شرح شاطبیہ

تلخيص المعاني

من عنايات رحماني شرح حرز الأماني ووجه التهاني

www.KitaboSunnat.com

المتن

للعلامة أبي القاسم بن فيرة بن خلف بن أحمد الرعيني الشاطبي رحمه الله

عنايات رحماني: حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم مدنی رحمه الله

تالیف

محمد تقی الاسلام دہلوی

مكتبة القراءة لاهور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (مسلم)

طلبائے قراءات کیلئے شاطبیہ کی آسان اور عام فہم شرح

تَلْخِيْصُ الْمَعَانِيْ

من عنايات رحماني شرح حِرز الأماني ووجه التهاني

المسمّٰی بہ

عَزِيْزُ الْمَعَانِيْ — و — الْفَضْفَضَةُ الْمَعَانِيْ

۱۴۱۹ھ — ۱۹۹۸م

المعروف بہ

شَرح شاطِبیہ

متن: الامام ابی القاسم وابی محمد القاسم بن فِیرُّہ بن خَلَف بن احمد الشَّاطبیّ الرُّعَینیّ الأَندلُسیّ رحمہ اللہ المتوفی ۵۹۰ھ

عنایات رحمانی: حافظ القراءات حضرت مولانا علامہ قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم مدنی رحمہ اللہ

www.kitabosunnat.com

تالیف

محمد تقی الاسلام دہلوی

مکتبۃ القراءۃ لاہور

مکتبۃ القراءۃ B-143 ماڈل ٹاؤن لاہور فون نمبر 042-35853171

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢

مکتبۃ القراءۃ لاہور پاکستان

قرآنی قاعدہ

زینۃ القرآن

جمال القرآن

ایضاح البیان

معلم التجوید للمبتدی المستفید

فوائد مکیہ

المقدمۃ الجزریۃ

اجراء التجوید

جامع الوقف

معرفۃ الوقوف

سبیل الرشاد

الشاطبیۃ

معلم الوقف والابتداء

تلخیص المعانی

شرح شاطبیہ

الزهرۃ

الدرۃ المضیئۃ

المیسر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

شمار	مضامین	صفحہ
١	حرفِ اوّل	٩
٢	مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ	١١
٣	جدول: شاطبیہ کے طرق	٢٦
٤	جدول: رموزِ حرفی مفرد اور ان کے مرموزین کی تشریح	٢٧
٥	جدول رموزِ حرفی جمع اور رموزِ کلمی	٣١
٦	اضداد کا طریقہ استعمال	٣٤
٧	بابِ استغنار اور بابِ اطلاق میں فرق	٣٥
٨	بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ	٤٤
٩	بَابُ الْبَسْمَلَةِ	٤٧
١٠	ابتدا ہر برأۃ کا حکم: بسملہ کی روایات	٤٩
١١	سُوْرَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ	٥٤
١٢	بَابُ الْإِدْغَامِ الْكَبِيْرِ	٥٨
١٣	بَابُ إِدْغَامِ الْحَرْفَيْنِ الْمُتَقَارِبَيْنِ فِيْ كِلْمَةٍ وَّفِيْ كِلْمَتَيْنِ	٦٥
١٤	بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ	٧٥
١٥	جدول: اختلافی کلمات ایک نظر میں	٧٧
١٦	جدول أَرْجِئْهُ	٧٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

١٧	بَابُ الْمَدِّ وَالْقَصْرِ	٨٠
١٨	بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَةٍ	٨٧
١٩	بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَتَيْنِ	٩٦
٢٠	بَابُ الْهَمْزِ الْمُفْرَدِ	١٠٢
٢١	بَابُ نَقْلِ حَرَكَةِ الْهَمْزَةِ إِلَى السَّاكِنِ قَبْلَهَا	١٠٨
٢٢	بَابُ وَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ عَلَى الْهَمْزِ	١١٤
٢٣	ہمزہ کی اصولی تین قسمیں	١١٥
٢٤	ہمزہ کی رسم کے اصولی قواعد وضوابط	١٢٢
٢٥	خلاصۃ الباب: ضروری باتیں	١٣٦
٢٦	پہلی قسم: ہمزہ ساکنہ کی چھ شاخیں	١٣٦
٢٧	دوسری قسم: ہمزہ متحرکہ ماقبل ساکن کی بارہ شاخیں	١٣٨
٢٨	تیسری قسم: ہمزہ متحرک ماقبل متحرک	١٤٢
٢٩	بَابُ الْإِظْهَارِ وَالْإِدْغَامِ	١٤٩
٣٠	ذِكْرُ ذَالِ إِذْ	١٥٠
٣١	ذِكْرُ دَالِ قَدْ	١٥٢
٣٢	ذِكْرُ تَاءِ التَّانِيْثِ	١٥٤
٣٣	ذِكْرُ لَامِ هَلْ وَبَلْ	١٥٦
٣٤	بَابُ اتِّفَاقِهِمْ فِيْ إِدْغَامِ إِذْ وَقَدْ وَتَاءِ التَّأْنِيْثِ وَهَلْ وَبَلْ	١٥٩
٣٥	بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا	١٦١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۶	بَابُ اَحْکَامِ النُّوْنِ السَّاکِنَۃِ وَالتَّنْوِیْنِ	۱۶۶
۳۷	بَابُ الْفَتْحِ وَالْاِمَالَۃِ وَبَیْنَ اللَّفْظَیْنِ	۱۶۹
۳۸	جداول: ورش کیلئے بدل، یائی اور لین وغیرہ	۱۸۲
۳۹	بَابُ مَذْھَبِ الْکِسَائِیِّ	۱۹۷
۴۰	بَابُ مَذَاھِبِ الرَّاءَاتِ	۲۰۰
۴۱	بَابُ اللَّامَاتِ	۲۰۹
۴۲	بَابُ الْوَقْفِ عَلٰی اَوَاخِرِ الْکَلِمِ	۲۱۲
۴۳	بَابُ الْوَقْفِ عَلٰی مَرْسُوْمِ الْخَطِّ	۲۱۸
۴۴	بَابُ مَذَاھِبِھِمْ فِیْ یَاءَاتِ الْاِضَافَۃِ	۲۲۴
۴۵	بَابُ مَذَاھِبِھِمْ فِی الْیَاءَاتِ الزَّوَائِدِ	۲۳۷
۴۶	بَابُ فَرْشِ الْحُرُوْفِ: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ	۲۴۸
۴۷	سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ	۲۹۱
۴۸	سُوْرَۃُ النِّسَآءِ	۳۱۱
۴۹	سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ	۳۲۳
۵۰	سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ	۳۳۱
۵۱	سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ	۳۵۴
۵۲	سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ	۳۶۷
۵۳	سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ	۳۷۲
۵۴	سُوْرَۃُ یُوْنُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ	۳۷۷

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٥٥	جدول: امالہ والے حروفِ مُقَطَّعَات کا حکم	٣٧٩
٥٦	سُوْرَةُ هُوْدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ	٣٨٥
٥٧	جداول: فَلَا تَسْئَلْنَ اور فَلَا تَسْئَلْنِی	٣٨٧
٥٨	سُوْرَةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ	٣٩٢
٥٩	سُوْرَةُ الرَّعْدِ	٣٩٨
٦٠	جدول: استفہام مکرر	٤٠١
٦١	سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ	٤٠٣
٦٢	سُوْرَةُ الْحِجْرِ	٤٠٥
٦٣	سُوْرَةُ النَّحْلِ	٤٠٧
٦٤	سُوْرَةُ الْاِسْرَآءِ	٤١٠
٦٥	سُوْرَةُ الْكَهْفِ	٤١٥
٦٦	سُوْرَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ	٤٢٥
٦٧	سُوْرَةُ طٰهٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ	٤٢٩
٦٨	سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ	٤٣٥
٦٩	سُوْرَةُ الْحَجِّ	٤٣٧
٧٠	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ	٤٤١
٧١	سُوْرَةُ النُّوْرِ	٤٤٥
٧٢	سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ	٤٤٨
٧٣	سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ	٤٥١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۴	سُوْرَةُ النَّمْلِ	۴۵۳
۷۵	سُوْرَةُ الْقَصَصِ	۴۵۸
۷۶	سُوْرَةِ الْعَنْكَبُوْتِ	۴۶۱
۷۷	وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ اِلٰى سُوْرَةِ السَّبَا	۴۶۳
۷۸	سُوْرَةُ سَبَا وَفَاطِرِ	۴۷۱
۷۹	سُوْرَةُ يٰسِيْنَ (عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ)	۴۷۵
۸۰	سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ	۴۷۸
۸۱	سُوْرَةُ صٓ	۴۸۱
۸۲	سُوْرَةُ الزُّمَرِ	۴۸۳
۸۳	سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ	۴۸۵
۸۴	سُوْرَةُ فُصِّلَتْ	۴۸۷
۸۵	سُوْرَةُ الشُّوْرٰى وَالزُّخْرُفِ وَالدُّخَانِ	۴۸۸
۸۶	سُوْرَةُ الشَّرِيْعَةِ وَالْاَحْقَافِ	۴۹۲
۸۷	وَمِنْ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) اِلٰى سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ (عَزَّ وَجَلَّ)	۴۹۵
۸۸	سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ (عَزَّ وَجَلَّ)	۵۰۰
۸۹	سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ وَالْحَدِيْدِ	۵۰۳
۹۰	وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُجَادِلَةِ اِلٰى سُوْرَةِ نٓ	۵۰۵
۹۱	وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ اِلٰى سُوْرَةِ الْقِيٰمَةِ	۵۱۰
۹۲	وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سُوْرَةِ النَّبَاءِ	۵۱۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۳	جدول اختلاف: سَلٰسِلَا، اول قَوَارِيْرَا، ثانی قَوَارِيْرَا	۵۱۷
۹۴	وَمِنْ سُوْرَةِ النَّبَاِ اِلٰى سُوْرَةِ الْعَلَقِ	۵۲۰
۹۵	وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ	۵۲۶
۹۶	بَابُ التَّكْبِيْرِ	۵۲۹
۹۷	بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَصِفَاتِهَا الَّتِيْ يَحْتَاجُ الْقَارِئُ اِلَيْهَا	۵۳٤

اربابِ علم وفضل سے معذرت

شاطبیہ قراءاتِ سبعہ کی شہرہ آفاق درسی کتاب ہے اور یہ شرح اس مقدس علم وفن کے طلبا کیلئے اس انداز میں لکھی ہے کہ اگر طلبا تھوڑی سی توجہ دیں گے تو ان شاء اللہ اکثر جگہ شرح کے بغیر ترجمہ ہی سے ناظم رحمہ اللہ کی مراد کو پالیں گے اور نفسِ متن سے قراءۃ کی وجوہ نکالنے لگیں گے، اس لئے بات بھی انہیں کی زبان میں ہوگی، اہلِ علم حضرات سے ادب واحترام کیساتھ معذرت خواہ ہوں۔ (مؤلف)

اَلْاِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِّنَ الْخَطَاِ وَالنِّسْيَانِ

سب جانتے ہیں کہ انسان خطاء ونسیان کا پتلا ہے، یہی وجہ ہے کہ کوشش واحتیاط کے باوجود کہیں نہ کہیں بھول چوک ہو ہی جاتی ہے، اس لئے اہلِ علم حضرات سے عرض ہے کہ اگر کہیں سقم پائیں تو اصلاح فرمادیں اور راقم وناشر کو بھی مطلع فرمادیں، عنایت درعنایت ہوگی۔ (مؤلف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَتْقِيَآءِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ۔ وَبَعْدُ:۔

[۱] طلباء کے گرتے ہوئے رجحان کو دیکھتے ہوئے یہ شرح لکھی ہے اور یہ کوئی نئی تاسیس نہیں ہے۔ بلکہ شاطبیہ کی شرح عنایات رحمانی تالیف حضرت شاطبیٔ وقت علامہ قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم مدنی حفظہ اللہ کا اختصار ہے۔ اس میں تفسیر اور نحوی مباحث کو نہیں چھیڑا اور متن کے نئے ترجمہ کے بجائے حضرت مؤلف والے بامحاورہ ترجمہ ہی کو اس حد تک تحت لفظی کیا ہے کہ طلباء شعر کے مفردات کے معنیٰ اور ان کا مفہوم آسانی سے سمجھ سکیں اور قرارۃ کی تمام وجوہ کو نفسِ متن سے اخذ کرسکیں۔ اور اس کاوش کا یہی مقصد ہے۔ اس کیلئے اصل ترجمہ میں جو نحوی ترکیب کے اشارات ہیں ان کو باقی رکھا ہے۔ البتہ جہاں کہیں نحوی ترکیب یا لغت کے اعتبار سے کئی کئی ترجمے ہیں، ان میں سے عموماً ایک ہی پر اکتفا کیا ہے۔

[۲] ترجمہ میں اتنا ضرور کیا ہے کہ اگر کہیں ترجمہ کو تحت لفظی لانے میں طلباء کیلئے کچھ الجھن محسوس ہوئی، تو متن کے مفردات کو بامحاورہ ترجمہ کے تابع کر کے آگے پیچھے کردیا ہے۔

[۳] رمزی کلمات کو بطورِ اسم ترجمہ میں شامل کر کے ان کے مرموزین کو قوسین میں اور ان کلمات کے لغوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معانی کو قوسین سے باہر رکھا ہے۔

[۴] ترجمہ میں ضمیر کے مرجع کو قوسین میں شامل رکھا ہے اور وہ تشریحی فقرے جن کے بغیر ترجمہ کا سمجھنا دشوار ہے، ان کو بھی قوسین میں رکھا گیا ہے۔ البتہ زائد تشریحات کو ترجمہ میں شامل نہیں کیا۔

[۵] قراءات کے گنجان اختلاف کو جدول میں کر دیا ہے۔ ایسے ہی "باب الامالہ" میں ایک ایک شق اور اس کی جزئیات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ اسی طرح باب وقف حمزہ وہشام میں ایک ایک شق کی وقفی تخفیف کی وجوہ کو بیان کیا ہے۔

[۶] باب وقف حمزہ وہشام کی بحث گنجان اور پیچیدہ ہے۔ اس میں طلبار کے لئے جدّت کی ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نمبر شمار کی جگہ حروفِ ہجاء بھی استعمال کیئے ہیں۔ یعنی [الف] [ب] [ت] [ث] وغیرہ۔ اس کے علاوہ پوری کتاب میں دو قسم کے نمبر چل رہے ہیں:۔ ایک تو اساسی (یعنی [۱] [۲] [۳] وغیرہ) اور دوسرے ذیلی (یعنی ①②③ وغیرہ)۔

[۷] اس شرح کا نام :۔

تلخیص المعانی

من عنایات رحمانی شرح حرز الأمانی ووجه التهانی

المعروف به شرح شاطبیه

اور تاریخی نام :۔

غزیر المعانی ۱۴۱۹ھ — و — الفضفضة المعانی ۱۹۹۸م

تجویز کیا ہے، حق تعالیٰ اس کو محض اپنے لطف وکرم سے شرفِ قبولیت سے نوازے اور شائقین کیلئے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے اور مؤلف وجملہ معاونین کے لئے ذریعہ نجات بنائے، آمین۔

لغات: "غَزِیْرٌ" بمعنیٰ کثیر۔ "اَلْفَضْفَضَةُ" بمعنیٰ کشادہ۔ یہ زَلْزَلَةٌ بروزن فَعْلَلَةٌ کی طرح مصدر بمعنیٰ اسم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ

[۱] علم قراءات ایک نقلی چیز ہے جو سند متصل اور تواتر اور ثقہ رُوَاۃ کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ [۲] ناظم رحمہ اللہ نے مقدمہ میں اپنی قائم کردہ اصطلاحات اور اندازِ بیان کو وضاحت کیساتھ بیان کیا ہے، جسکے سمجھنے اور یاد کر لینے ہی پر قصیدہ کا سمجھنا موقوف ہے اور اس مقصود سے پہلے فضائل قرآن اور قاری کے اوصاف بھی لائے ہیں۔

بَدَأْتُ بِبِسْمِ اللّٰهِ فِي النَّظْمِ اَوَّلَا ۱ تَبَارَكَ رَحْمَانًا رَّحِيمًا وَّمَوْئِلَا

ابتدا کی میں نے بِسْمِ اللّٰهِ کیساتھ اپنی نظم میں پہلی بار، وہ (اللہ) بہت برکتوں والا ہے، (اس حیثیت سے یا اس حال میں) کہ وہ بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے، اور (مخلوق کیلئے) مرجع (اور جائے پناہ) ہے۔

وَثَنَّيْتُ صَلَّى اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَى الرِّضٰى ۲ مُحَمَّدِ اِلْمُهْدٰى اِلَى النَّاسِ مُرْسَلَا

اور دوسری بات میں نے یہ کہی کہ رحمتِ کاملہ نازل فرمائے اللہ تعالیٰ یعنی میرا رب، پسندیدگی والی ذات (یعنی حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، جو (امت کو) تحفہ کے طور پر دیئے گئے ہیں، اس حال میں کہ وہ تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

فائدہ: ناظم رحمہ اللہ نے اَلرِّضٰی جو فرمایا ہے، اس میں ﴿لَعَلَّكَ تَرْضٰى﴾ (طٰہٰ: ع ۸) اور ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ (سورۃ والضحیٰ) اور اس حدیثِ قدسی کی طرف اشارہ ہے:-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ (ﷺ) أَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (نسائی، مسند احمد، الدارمی وسراج القاری لابن القاصح)

ترجمہ: کیا یہ بات آپ کو راضی نہیں کر دے گی اے میرے حبیب (ﷺ) کہ آپ کی امّت میں سے کوئی آپ پر ایک بار درود پڑھے، میں اس کے عوض اس پر دس بار رحمت نازل کروں، اور آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر ایک بار سلام پڑھے، میں اسکے عوض اس پر دس بار سلامتی بھیجوں۔ انتہیٰ

وَعِتْرَتِهٖ ثُمَّ الصَّحَابَةِ ثُمَّ مَنْ ۳ تَلَاهُمْ عَلَى الْإِحْسَانِ بِالْخَيْرِ وُبَّلَا

اور (اللہ تعالیٰ رحمتِ کاملہ نازل فرمائے) آپ کی آل اور اہل بیت پر بھی، پھر صحابہ کرام پر بھی، پھر ان لوگوں پر بھی جنہوں نے پیروی کی ان کی خلوص نیت کیساتھ (مراد تابعین)۔ بھلائی (یعنی علم قراءۃ اور علم حدیث وغیرہ کے پہنچانے) میں تیز بارشوں کے ساتھ تشبیہ دیئے گئے ہیں۔ (یہاں عَلٰی بمعنیٰ باء ہے)۔

مقام عبرت: ابوزکریا رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص حدیث لکھتے وقت کاغذ کی بچت کی غرض سے درود نہیں لکھتا تھا، اس کی نحوست سے اس کے دائیں ہاتھ میں ایک ایسی بیماری پیدا ہوئی جس سے اس کا ہاتھ ہی گل گیا۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)

وَثَلَّثْتُ أَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ دَائِمًا ۴ وَمَا لَيْسَ مَبْدُوْءًا بِهٖ أَجْذَمُ الْعَلَا

اور تیسری بات میں نے یہ کہی کہ بیشک تمام تعریفیں حق تعالیٰ ہی کیلئے ہیں، اس حال میں کہ یہ تعریف ہیشگی والی ہے۔ اور جو مقصد نہیں شروع کیا گیا اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ، وہ مَقْطُوْعُ الْبَرَكَةِ ہے یعنی اسکی بزرگی اور بلندی کٹی ہوئی ہے۔

فائدہ: [۱] ابتداء کی تین قسمیں ہیں:۔ حقیقی، اضافی، عرفی۔ [۲] ابتداء والی حدیث میں بِسْمِ اللّٰهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ، بِذِكْرِ اللّٰهِ تینوں چیزیں آئی ہیں۔ [۳] کسی چیز کا سب سے پہلے ہونا ابتداء حقیقی ہے، اور بعض سے پہلے اور بعض کے بعد ہونا ابتدائے اضافی ہے، اور مقصد سے پہلے ہونا ابتدائے عرفی ہے۔ اس طرح

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تینوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا۔

وَبَعْدُ فَحَبْلُ اللّٰهِ فِينَا كِتَابُهٗ ۵ فَجَاهِدْ بِهٖ حِبْلَ الْعِدَا مُتَحَبِّلَا

اور حمد وصلوٰۃ کے بعد (کہتا ہوں) پس اللہ تعالیٰ کی رسی ہمارے درمیان اسکی کتاب ہے۔ پس مقدور بھر کوشش کر تو اس کتاب (کی دلیلوں) کے ذریعہ دشمنوں کی مصیبت (یعنی ان کے مکر وفریب) کا، اس حال میں کہ تو (ان کا) جال سے شکار کرنے والا ہو۔

وَاَخْلِقْ بِهٖ اِذْ لَيْسَ يُخْلِقُ جِدَّةً ۶ جَدِيْدًا مُّوَالِيْهِ عَلَى الْجِدِّ مُقْبِلَا

اور کس قدر عجیب ہے (قرآن مجید جہاد کیلئے)، اس لئے کہ نہیں پرانا ہوتا اسکا نیا پن، اس حال میں کہ یہ (قرآن) عظمت والا ہے۔ اس (قرآن) کا دوست رکھنے والا (یا اس کی خدمت کرنے والا) مفید مقصد پر ہے، (جبکہ اس کی حالت یہ ہو کہ) وہ تلاوت وعمل سے اس کی طرف متوجہ ہو۔

وَقَارِئُهُ الْمَرْضِيُّ قَرَّ مِثَالُهٗ ۷ كَالْاُتْرُجِّ حَالَيْهِ مُرِيْحًا وَّمُوْكِلَا

[۱] اور قرآن کا پڑھنے والا جو پسندیدہ ہو، ثابت ہوئی ہے اس کی مثال ترنجبین کی طرح (یعنی) اس کی دونوں حالتوں کی طرح، اس حال میں کہ وہ (ترنجبین) خوشبو دینے والی اور مزہ دینے والی ہے۔

[۲] (دوسرا ترجمہ یہ بھی ہے) اور قرآن کا پڑھنے والا جو پسندیدہ ہو، اس کی مثال ترنجبین کی دو حالتوں جیسی ہے۔ قَرَّ: ٹھنڈی ہوں اس کی آنکھیں۔ اس ترجمہ میں قَرَّ: جملہ معترضہ دعائیہ ہوگا یعنی اسکا ماقبل اور مابعد سے کوئی تعلق نہیں۔

هُوَ الْمُرْتَضٰى اَمًّا اِذَا كَانَ اُمَّةً ۸ وَيَمَّمَهٗ ظِلُّ الرَّزَانَةِ قَنْقَلَا

هُوَ الْمُرْتَضٰى: وہ قاری پسندیدہ ہوگا، اَمًّا: ارادہ کے اعتبار سے، اِذَا كَانَ: جبکہ ہو وہ، اُمَّةً: خوبیوں کا جامع، وَيَمَّمَهٗ: اور ارادہ کرے گا اس (قاری) کا، ظِلُّ الرَّزَانَةِ: وقار اور عقل کی پختگی کا سایہ، قَنْقَلَا: اس حال میں کہ وہ (سایہ) تاج کسریٰ کے ساتھ تشبیہ دیا گیا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ الْحُرُّ اِنْ كَانَ الْحَرِيَّ حَوَارِيًا ٩ لَهٗ بِتَحَرِّيْهِ اِلٰى اَنْ تَنَبَّلَا

هُوَ الْحُرُّ: وہ قاری آزاد ہے، اِنْ كَانَ الْحَرِيَّ: اگر ہو وہ لائق، حَوَارِيًّا: خدمت کرنے والا، لَهٗ: اس (قرآن) کی، بِتَحَرِّيْهِ: اپنی بھرپور محنت کرنے کے ساتھ، اِلٰى اَنْ تَنَبَّلَا: یہاں تک کہ وہ وفات پا جائے (یا کامل ہو جائے)۔

مفہوم: ناظم رحمہ اللہ نے کس خوبصورتی سے حدیث ذیل کے مضمون کو منظوم فرمایا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:۔

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! تَعَلَّمِ الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمْهُ النَّاسَ وَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْمَوْتُ فَاِنَّهٗ اِنْ اَتَاكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ كَذٰلِكَ حَجَّتِ الْمَلَآئِكَةُ اِلٰى قَبْرِكَ كَمَا يَحُجُّ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ (اَوْكَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

(سراج القاری وعلی قاری وغیرهما)

اے ابو ہریرہ! قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ اس کام کو اپنا مقصدِ حیات بنا لو۔ اگر تم اس پر قائم رہے اور اسی حالت میں تمہاری موت آئی تو یاد رکھو فرشتے تمہاری قبر کی زیارت کیلئے ایسے آئیں گے جیسے اہلِ ایمان بیت اللہ الحرام کے حج کیلئے جاتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِلُطْفِكَ وَمَنِّكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

وَاِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ اَوْثَقُ شَافِعٍ ١٠ وَاَغْنٰى غَنَاءٍ وَّاهِبًا مُّتَفَضِّلَا

اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی کتاب (سب سفارش کرنے والوں سے بڑھ کر) زبردست سفارش کرنے والی ہے، اور (سب چیزوں سے) زیادہ غنی کرنے والی ہے، (بلکہ ضروریات سے زیادہ) بخشش کرنے والی ہے، اور فضیلت و بزرگی بھی دینے والی ہے۔

وَخَيْرُ جَلِيْسٍ لَّا يُمَلُّ حَدِيْثُهٗ ١١ وَتَرْدَادُهٗ يَزْدَادُ فِيْهِ تَجَمُّلَا

اور (قرآن) ایسا بہترین ہمنشیں ہے، نہیں ناگوار سمجھی جاتی اسکی بات (یعنی اس کی تلاوت سے اکتاتا نہیں)، اور بار بار پڑھنا (قاری کا) اس (قرآن) کو، بڑھاتا ہے اس (قرآن میں یا اس قاری) میں خوبصورتی کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَحَيْثُ الْفَتٰى يَرْتَاعُ فِيْ ظُلُمَاتِهٖ ۱۲ مِنَ الْقَبْرِ يَلْقَاهُ سَنًا مُّتَهَلِّلَا

اور جس جگہ جوان، یَرْتَاعُ: گھبرائے گا اپنے (گناہوں کے) اندھیروں میں، جو قبر سے (پیدا) ہوں گی یَلْقَاهُ: (وہاں) ملے گا یہ (قرآن) اس (قاری) کو، سَنًا: اس حالت میں کہ روشن ہوگا اور مُتَهَلِّلَا: خوش ہونے والا ہوگا (یا چاند کی طرح چمکنے والا ہوگا)۔

هُنَالِكَ يَهْنِيْهِ مَقِيْلًا وَّ رَوْضَةً ۱۳ وَمِنْ اَجْلِهٖ فِيْ ذُرْوَةِ الْعِزِّ يُجْتَلَا

هُنَالِكَ: وہاں (یا اس وقت)، يَهْنِيْهِ: خوشگوار معلوم ہوگی وہ (قبر) اس (قاری) کو جائے قیلولہ اور باغ ہونے کے اعتبار سے، وَمِنْ اَجْلِهٖ: اور اس (قرآن) کی وجہ سے، فِيْ ذُرْوَةِ الْعِزِّ: عزت کی بلندی میں يُجْتَلَا: جھانک کر دیکھا جائے گا وہ (قاری، یعنی اسکا معاملہ عظیم الشان ہوگا اور وہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ يَا كَرِيْمُ)۔

يُنَاشِدُ فِيْ اِرْضَائِهٖ لِحَبِيْبِهٖ ۱۴ وَاَجْدِرْ بِهٖ سُؤْلًا اِلَيْهِ مُوَصَّلَا

کثرت سے سوال کرے گا وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے بارے میں اپنے دوست کیلئے، اور کس قدر عجیب ہے یہ (قرآن) اس سوال کے اعتبار سے، جو اس (قاری) کی طرف پہنچا دیا جائیگا۔

فَيَا اَيُّهَا الْقَارِيْ بِهٖ مُتَمَسِّكًا ۱۵ مُجِلًّا لَّهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ مُّبَجِّلَا

پس اے وہ قاری جس کی حالت یہ ہو کہ کتاب اللہ کو مضبوط پکڑنے والا ہے، تعظیم کرنے والا ہے اس (کتاب اللہ) کی، ہر حال میں اس کی عزت کرنے والا ہے۔

هَنِيْئًا مَّرِيْئًا وَّالِدَاكَ عَلَيْهِمَا ۱۶ مَلَابِسُ اَنْوَارٍ مِّنَ التَّاجِ وَالْحُلَا

(فَيَا اَيُّهَا الْقَارِيْ شعر ۱۵ میں جو ندا ہے یہ اس کا جواب ہے کہ) تو خوش ہو کر زندگی گزار (کیونکہ) تیرے والدین جو ہیں ان دونوں پر انوار کے لباس (یعنی) تاج اور زیور ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَمَا ظَنُّكُمْ بِالنَّجْلِ عِنْدَ جَزَائِهِ ‏ ١٧ ‏ أُولٰئِكَ أَهْلُ اللّٰهِ وَالصَّفْوَةُ الْمَلَا

(جب قاری کے والدین کو تاج اور زیور ملیں گے) تو (اے لوگو) تمہارا کیا گمان ہے، اَلنَّجْلِ: (خود) اس بیٹے کے بارے میں اس کے جزاء دیئے جانے کے وقت۔ (مختصر یہ کہ) یہ (قراء) اللہ کے اہل (اور مقرب) ہیں اور ایسی جماعت ہیں جو خالص اشراف ہیں۔

أُولُو الْبِرِّ وَالْإِحْسَانِ وَالصَّبْرِ وَالتُّقٰى ‏ ١٨ ‏ حُلَاهُمْ بِهَا جَاءَ الْقُرْآنُ مُفَصَّلَا

(یہ حضرات) بِرّ: (اطاعت کرنے والے) اور اِحْسَانِ: (خلوص نیت سے نیکی کرنے والے) اور صَبْرِ: (نفس کو گناہوں سے روکنے والے) اور تُقٰی: (خدائے قدوس سے ڈرنے والے، شرک سے بچنے والے اور ماسوا کے وسوسہ سے دل کو خالی کرنے) والے ہیں۔ (یہ چاروں) ان کی صفات ہیں، ان (صفات) کے ساتھ آیا ہے قرآن مفصل طور پر۔

عَلَيْكَ بِهَا مَا عِشْتَ فِيهَا مُنَافِسًا ‏ ١٩ ‏ وَبِعْ نَفْسَكَ الدُّنْيَا بِأَنْفَاسِهَا الْعُلَا

عَلَيْكَ: لازم پکڑ لے تو، بِهَا: ان (نفیس صفات) کو، جب تک تو زندہ رہے اس (دنیا) میں، اس حال میں کہ تو ان (صفات عظیمہ کے حاصل کرنے) میں (اوروں پر) غالب آنے والا ہو، اور بیچ ڈال تو اپنے حقیر نفس کو ان عمدہ صفات کی بلند خوشبوؤں کے بدلے۔

جَزَى اللّٰهُ بِالْخَيْرَاتِ عَنَّا أَئِمَّةً ‏ ٢٠ ‏ لَنَا نَقَلُوا الْقُرْآنَ عَذْبًا وَسَلْسَلَا

جزائے خیر عطاء فرمائے اللہ تعالیٰ، عَنَّا: ہماری طرف سے ان ائمہ (قراءۃ) کو، جنہوں نے ہمارے لئے نقل کیا قرآن کو، جس کی حالت یہ ہے کہ (وہ) شیریں اور خوشگوار ہے۔ (پس ائمہ قراءۃ کا یہ اجمالی تذکرہ ہے)۔

فَمِنْهُمْ بُدُورٌ سَبْعَةٌ قَدْ تَوَسَّطَتْ ‏ ٢١ ‏ سَمَاءَ الْعُلٰى وَالْعَدْلِ زُهْرًا وَكُمَّلَا

پس ان (بہت سے ائمہ قراءۃ) میں سے سات امام چودھویں رات کے چاند ہیں، جو بیچوں بیچ پہنچ گئے ہیں بلندی اور عدل و صداقت کے آسمان کے، اس حال میں کہ وہ منوّر اور کامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَهَا شُهُبٌ عَنْهَا اسْتَنَارَتْ فَنَوَّرَتْ ۲۲ سَوَادَ الدُّجٰی حَتّٰی تَفَرَّقَ وَانْجَلَا

ان (بدور) کے لئے ایسے روشن ستارے ہیں کہ جنہوں نے ان (بُدُوْرٌ) سے روشنی حاصل کی ان شُهُبٌ یعنی ستاروں نے، پھر روشن کر دیا (ان ستاروں نے رات کی) اندھیریوں کی سیاہی (کی جگہ) کو، یہاں تک کہ چھٹ گئی (تاریکی) اور ظاہر ہوگئی (روشنی)۔

وَسَوْفَ تَرَاهُمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ ۲۳ مَعَ اثْنَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ مُتَمَثِّلَا

اور عنقریب دیکھے گا تو ان (بدورِ سبعہ) کو یکے بعد دیگرے، اپنے شاگردوں میں سے دو کیساتھ متعین ہو کر آئیگا۔

تَخَيَّرَهُمْ نُقَّادُهُمْ كُلَّ بَارِعٍ ۲۴ وَلَيْسَ عَلٰی قُرْاٰنِهٖ مُتَاكِّلَا

منتخب کرلیا ہے ان (بُدُوْر اور شُهُب) کو ان کے پرکھنے والوں نے (یعنی) ہر ماہر کو اور (ہر ایسی شخصیت کو) جو نہیں تھے اپنے قرآن کو ذریعہ معاش بنانے والے۔

تشریح: شعر ۲۰ میں عام ائمہ قراءۃ کا اجمالی تذکرہ تھا۔ شعر ۲۱ میں بدور سبعہ کے نام سے قراء سبعہ کا ذکر آیا جنہیں اصطلاح میں امام اور قاری کہتے ہیں۔ شعر ۲۲ میں شُهُب کے نام سے قراء سبعہ کے شاگردوں کا اجمالی ذکر ہے جنہیں اصطلاح میں "راوی" کہتے ہیں، اور راوی کی جمع رُوَاۃ ہے۔ شعر ۲۳ میں یہ ذکر ہے کہ ہر امام یعنی ہر قاری کے ساتھ ان کے دو دو راویوں کو متعین کر کے ترتیب لزومی کے ساتھ لائیں گے، پھر یہی ترتیب چلے گی۔ شعر ۲۴ میں بڑے زور دار الفاظ میں یہ بیان ہوا ہے کہ جن بُدُوْر اور شُهُب کا ذکر آنے والا ہے وہ اپنے وقت کے ارباب علم وفضل یعنی ائمہ افق کے منتخب کردہ ہیں، یہ معمولی لوگ نہیں ہیں، ہر اعتبار سے ان کی ثقاہت پر اجماع ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

فَاَمَّا الْكَرِيْمُ السِّرِّ فِي الطِّيْبِ نَافِعٌ ۲۵ فَذَاكَ الَّذِي اخْتَارَ الْمَدِيْنَةَ مَنْزِلَا

پس لیکن شریف بھید والے، فِي الطِّيْبِ: خوشبو کے بارے میں (امام) نافع ہیں، فَذَاكَ: پس یہ وہ ہیں اَلَّذِي: جنہوں نے، اِخْتَارَ: منتخب کیا مدینہ منورہ کو ٹھکانہ (یعنی وطن بنایا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالُوْنُ عِيْسٰى ثُمَّ عُثْمَانُ وَرْشُهُمْ ٢٦ بِصُحْبَتِهِ الْمَجْدَ الرَّفِيْعَ تَاَثَّلَا

اور قالون (یعنی) عیسیٰ، پھر عثمان ان (قراء) میں کے ورش جو ہیں، ان (امام نافع) کی صحبت کی وجہ سے بلند بزرگی کو جمع کر لیا ہے ان دونوں نے۔

تشریح: شعر ۲۵: بدورِ سبعہ میں سے پہلے قاری امام نافع بن عبدالرحمٰن مدنی ہیں، آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن یا ابو رُوَیم ہے، آپ اصلاً اصفہانی ہیں، مدینہ منورہ کو اپنا وطن بنالیا تھا، امام ابو جعفر یزید ابن قعقاع مدنی جو آپ کے شیوخ میں سے ہیں، ان کی وفات کے بعد آپ کی امامت پر اجماع ہے۔ اَلْکَرِیْمُ السِّرِّ (شریف بھید والے) کہنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جب امام نافع پڑھتے پڑھاتے تو آپ کے منہ سے مشک کی خوشبو آتی تھی کسی نے پوچھا کہ کیا آپ خوشبو استعمال کرتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ''نہیں! بلکہ بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو وَهُوَ يَقْرَأُ فِيْ فِيَّ کہ آپ میرے منہ میں (یعنی منہ سے منہ ملاکر) قرآن شریف پڑھ رہے ہیں، اس وقت سے میرے منہ سے خوشبو آتی ہے''۔ آپ نے مدینہ منورہ ہی میں ۱۶۷ھ میں ننانوے ۹۹ سال یا اس سے کچھ کم عمر پاکر رحلت فرمائی، اور جنت البقیع نے آپ کو مزید عزت سے نوازا۔ آپ کے قدموں کی طرف قریب ہی میں بندہ کے آخری شیخ و مرشد حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب مؤلف شرح عنایات رحمانی آرام فرما ہیں۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَاَرْحَمْنَا مَعَهُمْ

شعر ۲۶: [۱] امام نافع کے پہلے راوی عیسیٰ بن مینار مدنی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو موسیٰ اور لقب قالون ہے۔ یہ لقب آپ کی قراءۃ کے عمدہ ہونے کی وجہ سے امام نافع یا امام مالک نے دیا تھا۔ قالون رومی زبان میں عمدہ چیز کو کہتے ہیں۔ آپ نے ۲۲۵ھ میں مدینہ منورہ ہی میں سو سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ [۲] امام نافع کے دوسرے راوی ابو سعید عثمان بن سعید مصری ہیں۔ آپ کا لقب ورش ہے، جو امام نافع کا دیا ہوا ہے۔ آپ اصلاً مصری ہیں، اور مصر ہی میں ۱۹۷ھ میں بعمر ۸۷ سال رحلت فرمائی۔

فائدہ: قراء سبعہ کے رُواۃ تین طرح کے ہیں:۔ [۱] ایک وہ جو بلا واسطہ امام کے شاگرد ہیں جیسے قالون اور ورش۔ [۲] دوسرے وہ راوی جن کے اور امام کے درمیان صرف ایک واسطہ ہے، ناظم اس واسطہ کو بھی بیان کریں گے۔ [۳] تیسرے وہ راوی جن کے اور امام کے درمیان ایک سے زائد واسطے ہیں، ناظم ایسے راویوں کی بھی وضاحت کریں گے، لیکن واسطے بیان نہیں کریں گے، ان سب کی تشریح اپنے اپنے موقع پر آرہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَكَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ فِيهَا مُقَامُهُ ٢٧ هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ كَاثِرُ الْقَوْمِ مُعْتَلَا

اور مکہ جو ہے اس میں عبداللہ کی جائے اقامت ہے ، یہ (عبداللہ) ابن کثیر ہیں ، (اپنی) قوم (یا قراء میں) کے غالب اور نام آور ہیں ، اس حال میں کہ بلند ہیں۔

رَوٰى اَحْمَدُ الْبَزِّيْ لَهٗ وَمُحَمَّدٌ ٢٨ عَلٰى سَنَدٍ وَّهُوَ الْمُلَقَّبُ قُنْبُلَا

روایت کیا (قراءۃ کو) احمد بزی نے ان (ابن کثیر) سے اور محمد نے (بھی) سند کیساتھ ، اور یہ محمد جو ہیں ان کو لقب دیا گیا ہے قنبل۔

شرح: شعر ۲۷ بدورِ سبعہ میں سے دوسرے قاری امام ابو معبد عبداللہ بن کثیر مکی ہیں۔ جو بڑے درجہ کے تابعی ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ ۴۵ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے ، کچھ عرصہ تک عراق رہے ، پھر مکہ مکرمہ واپس آگئے ، اور ہشام بن عبدالملک کے زمانہ ۱۲۰ھ میں مکہ مکرمہ ہی میں بعمر ۷۵ سال رحلت فرمائی۔ آپ کے بھی دو راوی ہیں۔

شعر ۲۸: [۱] پہلے راوی ابوالحسن احمد بن محمد بزی ہیں۔ آپ چالیس سال تک مسجد حرام مکہ مکرمہ کے امام ومؤذن رہے۔ اپنے زمانہ میں مسلّم شیخ القراء تھے۔ ۱۷۰ھ میں پیدائش اور ۲۵۰ھ میں رحلت ہوئی۔ تیسیر اور علی قاری کے قول پر ۲۴۰ھ میں رحلت ہوئی۔ [۲] دوسرے راوی ابو عمر محمد بن عبدالرحمٰن قنبل ہیں۔ اس لقب کی وجہ سے آپ کے پورے گھرانے کو قنابلہ کہتے ہیں۔ آپ حجازِ مقدس کے شیخ القراء تھے ، ۱۹۵ھ میں پیدائش اور ۲۹۱ھ میں بعمر ۹۶ سال رحلت ہوئی۔

فائدہ: بزی ومکی کے درمیان دو اور قنبل ومکی کے درمیان تین واسطے ہیں ، اس لئے ناظم نے عَلٰی سَنَدٍ فرمایا ہے۔

وَاَمَّا الْاِمَامُ الْمَازِنِيُّ صَرِيحُهُمْ ٢٩ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيْ فَوَالِدُهُ الْعَلَا

اور رہے امام مازنی جو ان (قراء) میں کے خالص عرب (یعنی) ابو عمرو بصری ہیں؟ پس ان کے والد علا ہیں ، (جو خوب مشہور اور درجہ میں ہم عصروں پر مقدم تھے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَفَاضَ عَلٰی یَحْیَی الْیَزِیْدِیِّ سَیْبَهٗ ۳۰ فَاَصْبَحَ بِالْعَذْبِ الْفُرَاتِ مُعَلَّلَا

بہایا (ابوعمرو بصری نے) یحییٰ (ابن مبارک) یزیدی پر اپنے فیض کو، پس ہو گئے وہ (یحییٰ) شیریں (اور) پیاس دور کرنے والے پانی کے ساتھ سیراب۔

اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِیْ وَصَالِحُهُمْ اَبُوْ ۳۱ شُعَیْبٍ هُوَ السُّوْسِیُّ عَنْهُ تَقَبَّلَا

ابوعمر (حفص) دوری (پہلے راوی ہیں) اور (دوسرے راوی) ان (قراء) میں کے صالح ابوشعیب ہیں، (اور) وہ سوسی ہیں۔ ان (یزیدی) سے (قراءۃ کو) قبول (اور روایت) کیا ہے ان دونوں نے۔

شعوم: شعر۲۹ بدورسبعہ میں سے تیسرے قاری امام ابوعمرو بن علاء بصری ہیں۔ یہ نسباً خالص عرب ہیں، اس لئے ان کو صَرِیْح یعنی خالص فرمایا ہے اور قبیلہ مازن سے آپ کا تعلق ہے۔ بزمانہ عبدالملک ۶۸ھ یا ۶۹ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، پرورش بصرہ میں ہوئی اور ۱۵۴ھ یا ۱۵۵ھ میں زمانہ خلافتِ منصور میں بعمر۸۶ سال کوفہ میں دار بقاء کو روانہ ہوئے۔

شعر۳۰ امام ابوعمرو بصری اور ان کے دونوں راویوں کے درمیان ابو محمد یحییٰ بن مبارک عَدوی تیمی عرف یزیدی کا واسطہ ہے۔ آپ کی رحلت ۲۰۲ھ میں بعمر۷۴ سال ہوئی۔ یہ ابوعمرو بصری کے اَجِلَّہ تلامذہ میں سے تھے، اور ان کے دونوں راویوں کے درمیان واسطہ تھے۔

شعر۳۱: [۱] امام ابوعمرو بصری کے پہلے راوی ابوعمر حفص ازدی دوری بغدادی ہیں، موضع دُور بغداد کے قریب شرقی جانب ہے۔ اگرچہ آپ معذور البصر تھے لیکن علم قراءۃ کے موضوع پر سب سے پہلے آپ ہی نے کتاب لکھی ہے۔ پیدائش وطن "دُور" میں ۱۵۰ھ میں اور رحلت ۲۴۶ھ میں ہوئی (کل عمر۹۶ برس)۔ [۲] امام ابوعمرو بصری کے دوسرے راوی ابوشعیب صالح بن زیاد سوسی ہیں۔ آپ کی پیدائش وطن سوس میں ہوئی، جو اہواز کے علاقہ میں ہے، پھر آپ نے رِقّہ میں سکونت اختیار کی، اور رِقّہ میں ہی محرم ۲۶۱ھ میں بعمر نوے۹۰ سال رحلت فرمائی۔

وَاَمَّا دِمَشْقُ الشَّامِ دَارُ ابْنِ عَامِرٍ ۳۲ فَتِلْكَ بِعَبْدِ اللّٰهِ طَابَتْ مُحَلَّلَا

اور رہا ملک شام کا دمشق جو ابن عامر کا وطن ہے؟ سو یہ (دمشق) عبداللہ (ابن عامر) کے سبب عمدہ ہو گیا ہے جائے نزول کے اعتبار سے (یعنی طلباء کی آمد ورفت کی وجہ سے دمشق مہک اٹھا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هِشَامٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ وَهْوَ انْتِسَابُهُ ۳۳ لِذَكْوَانَ بِالْإِسْنَادِ عَنْهُ تَنَقَّلَا

ہشام اور عبداللہ، اور یہ (عبداللہ) جو ہیں ان کی نسبت ذکوان کی طرف ہے، سند کیساتھ ان (عبداللہ ابن عامر) سے نقل کیا ہے ان دونوں نے (علم قراءۃ کو)۔

مفہوم: شعر۳۲: بدورِ سبعہ میں سے چوتھے قاری امام عبداللہ ابن عامر یحصبی شامی ہیں۔ آپ قریہ جابیہ میں پیدا ہوئے اور فتح شام کے بعد دمشق میں مقیم ہو گئے تھے۔ اس وقت آپکی عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں ۱۱۸ھ میں بعمر ۹۷ سال عازم دار بقاء ہوئے۔ آپ ولید کے زمانہ میں دمشق کے قاضی اور عمر بن عبدالعزیز کے عہد میں خطیب بھی تھے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں نے واثلہ بن اسقع کی زیارت کی تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اس ہاتھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے؟ فرمایا ہاں، پس آپ نے بھی ان کا ہاتھ چوم لیا۔ سبحان اللہ! ان حضرات کی قسمت پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے۔

شعر۳۳: [۱] امام ابن عامر کے پہلے راوی ابو الولید ہشام بن عمار سلمی ہیں۔ آپکی پیدائش ۱۵۳ھ میں اور رحلت ۲۴۵ھ یا ۲۴۶ھ میں ہوئی۔ [۲] دوسرے راوی ابو عمرو عبداللہ بن احمد بن بشیر جن کو ابن ذکوان قرشی فہری کہتے ہیں۔ ان کی پیدائش دس محرم ۱۷۳ھ میں اور رحلت ۲۴۲ھ میں دمشق یا کوفہ میں ہوئی۔ ان دونوں راویوں اور امام ابن عامر کے درمیان دو واسطے ہیں۔

وَبِالْكُوفَةِ الْغَرَّاءِ مِنْهُمْ ثَلَاثَةٌ ۳۴ أَذَاعُوا فَقَدْ ضَاعَتْ شَذًا وَّقَرَنْفُلَا

اور روشن کوفہ میں ان (بدورِ سبعہ) میں سے ایسے تین امام ہیں، جنہوں نے ظاہر کیا (علم کو کوفہ میں)، سو مہک اٹھا وہ (کوفہ) عود اور قرنفل (لونگ) کی خوشبو کے اعتبار سے۔

مفہوم: مطلب یہ ہے کہ کوفہ کو علم قراءۃ اور دوسرے علوم کے اعتبار سے ایسی مرکزیت حاصل ہوئی کہ قراء سبعہ میں سے تین امام تو یہیں جمع تھے، اس لئے کوفہ کی تعریف فرمائی۔

فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ وَّعَاصِمٌ اِسْمُهُ ۳۵ فَشُعْبَةُ رَاوِيهِ الْمُبَرِّزُ أَفْضَلَا

پس لیکن ابوبکر جو ہیں، اور عاصم ان کا نام ہے، پس شعبہ ان کے ایسے راوی ہیں جو (اپنے ساتھیوں پر) سبقت لیجانے والے ہیں، اس حال میں کہ وہ افضل کام کرنے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَذَاكَ ابْنُ عَيَّاشٍ اَبُوْ بَكْرِ ﹻالرِّضٰى ۳۶ وَحَفْصٌ وَّبِالْاِتْقَانِ كَانَ مُفَضَّلَا

اور یہ (شعبہ) جو ہیں، ابن عیاش ابوبکر، پسندیدہ ہیں، اور حفص (جو دوسرے راوی ہیں) یہ ضبط کرنے (اور حافظ) میں (شعبہ پر) فضیلت دیئے گئے تھے۔

شعوم: شعر ۳۵: اور بدور سبعہ میں سے پانچویں قاری امام ابوبکر عاصم بن ابی النجود (ابن بہدلہ) اسدی ہیں۔ آپ قرآن وحدیث، نحو، لغت اور فقہ کے امام اور تابعی تھے۔ صحابہ میں سے حارث بن حسان کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ بڑے فصیح متقی فاضل اور تجوید میں باکمال تھے۔ خوش آوازی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ پچاس سال کے قریب قریب کوفہ میں قراءۃ کی مسند پر فائز رہے۔ خلیفہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کے آخری زمانہ میں کوفہ یا سماوہ میں ۱۲۷ھ یا ۱۲۸ھ میں رحلت فرمائی۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ آخری وقت میں ﴿ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ﴾ بار بار پڑھتے تھے، گویا کہ محراب میں قرآن مجید سنا رہے ہیں۔

شعر ۳۵: [۱] (دوسرا مصرع) امام عاصم کوفی کے پہلے راوی ابوبکر شعبہ بن عیاش ہیں۔ یہ اپنے وقت کے امام اور بڑے عالم تھے۔ علم حدیث میں آپ کو حضرت حفص پر برتری حاصل تھی۔ اسکے اظہار کیلئے ناظم رحمہ اللہ نے اَلْمُبَرِّزُ اَفْضَلَا فرمایا ہے۔ انکی پیدائش ۹۴ھ یا ۹۵ھ میں اور رحلت جمادی الاول ۱۹۳ھ میں ہوئی۔ اور چونکہ ابوبطام شعبہ بن حجاج کا نام بھی شعبہ ہے، اسلئے شبہ دور کرنے کیلئے ابوبکر اور ابن عیاش دو کنیتیں ذکر فرمائیں۔

[۲] امام عاصم کے دوسرے راوی ابوعمر وحفص بن سلیمان اسدی ہیں۔ امام عاصم کی قراءۃ کے ضبط کے بارے میں ان کو شعبہ پر فضیلت حاصل ہے۔ امام ذہبی کہتے ہیں کہ حفص قراءۃ میں ثقہ، ضابط اور ثبت تھے۔ مگر علم حدیث میں انکا مقام شعبہ جیسا نہیں تھا۔

وَحَمْزَةُ مَا اَزْكَاهُ مِنْ مُّتَوَرِّعٍ ۳۷ اِمَامًا صَبُوْرًا لِّلْقُرَانِ مُرَتِّلَا

اور حمزہ کس قدر پاکیزہ ہیں، پرہیزگار، امام، بہت صابر، قرآن کو ترتیل کیساتھ پڑھنے والا ہونے کے اعتبار سے۔

رَوٰى خَلَفٌ عَنْهُ وَخَلَّادُ ﹻالَّذِىْ ۳۸ رَوَاهُ سُلَيْمٌ مُّتْقَنًا وَّمُحَصَّلَا

روایت کیا خلف نے (بواسطہ سُلیم) ان (حمزہ) سے، اور خلاد نے (بھی) اس (خلاف یعنی روایت) کو، جس کو روایت کیا ہے سُلیم نے (خود حمزہ سے)، اس حال میں کہ وہ خلاف محفوظ ومضبوط کیا ہوا اور جمع کیا ہوا ہے، یا وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُلیم محفوظ و مضبوط کرنے والے اور جمع کرنے والے ہیں۔

شرح: شعر ۳۷: بدورِ سبعہ میں سے چھٹے قاری امام ابو عمارہ حمزہ بن حبیب بن اسمٰعیل الزیات ہیں۔ امام عاصم کے بعد کوفہ کے شیخ القراء تھے۔ عبدالملک کے زمانہ میں ۸۰ھ میں پیدائش اور ۱۵۶ھ میں منصور یا مہدی کے زمانہ میں حلوان میں رحلت ہوئی۔

شعر ۳۸: [۱] امام حمزہ کے پہلے راوی ابو محمد خَلَف بن ہشام البزار ہیں (راء مہملہ سے)۔ جمادی الثانی ۲۲۸ھ یا ۲۲۹ھ میں رحلت فرمائی۔ [۲] امام حمزہ کے دوسرے راوی ابو عیسیٰ خلاد بن خالد ہیں۔ انکی رحلت ۲۲۰ھ میں کوفہ میں ہوئی۔ [۳] ان دونوں راویوں نے ابو عیسیٰ سُلیم بن عیسیٰ حنفی سے اور سُلیم نے امام حمزہ سے پڑھا۔ سُلیم نے ۱۸۹ھ میں بعمر ستر سال کوفہ میں رحلت فرمائی۔ پس امام حمزہ اور ان کے دونوں راویوں کے درمیان سُلیم واسطہ ہیں۔

وَاَمَّا عَلِیٌّ فَالْکِسَائِیُّ نَعْتُہٗ ۳۹ لِمَا کَانَ فِی الْاِحْرَامِ فِیْہِ تَسَرْبَلَا

اور لیکن علی جو ہیں، پس کسائی ان کی صفت ہے، اس وجہ سے کہ انہوں نے احرام کے وقت کمبل پہنا تھا۔

رَوٰی لَیْثُھُمْ عَنْہُ اَبُوالْحَارِثِ الرِّضٰی ۴۰ وَحَفْصٌ ھُوَ الدُّوْرِیْ وَفِی الذِّکْرِ قَدْ خَلَا

روایت کیا ان (قراء) میں کے لَیث نے جو ابوالحارث پسندیدہ ہیں، اور حفص نے (بھی) اور یہ (حفص) دوری ہیں، اور یہ (ابوعمرو بصری کے) ذکر میں گزر چکے ہیں۔

شرح: شعر ۳۹: بدورِ سبعہ میں سے ساتویں قاری امام ابوالحسن علی بن حمزۃ بن قیس (بہمن) ابن فیروز نحوی ہیں۔ ان کو کسائی کہتے ہیں، اس بناء پر کہ کسائی کے معنیٰ ہیں: "کمبل والا"۔ آپ نے حج کیلئے کمبل کا احرام باندھا تھا، یا اس لئے کہ یہ امام حمزہ کی مجلس میں کمبل اوڑھ کر بیٹھتے تھے۔ اور ممکن ہے کہ دونوں وجوہ ہوں۔ کوفہ میں امام حمزہ کے بعد آپ شیخ القراء تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۱۹ھ اور رحلت ۱۸۹ھ میں ہوئی۔

شعر ۴۰: [۱] امام علی کسائی کے پہلے راوی ابوالحارث لَیث بن خالد مروزی بغدادی ہیں۔ آپ ثقہ، ضابط اور ماہرِ فن تھے، اور علی کسائی کے اجلہ اور بزرگ ترین تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ کی رحلت ۲۴۰ھ میں بغداد میں ہوئی۔ آپ سے یہ حدیث مروی ہے: اَلْقُرْاٰنُ غِنًی لَّا فَقْرَ بَعْدَہٗ وَلَا غِنًی دُوْنَہٗ۔ [۲] امام علی کسائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دوسرے راوی حفص دوری ہیں۔ یہ وہی دوری ہیں جن کا نام ابوعمرو بصری کے راوی کے طور پر آچکا ہے۔ پس یہ دونوں کے راوی ہیں۔ امتیاز کیلئے دوری بصری یا فقط دوری کہتے ہیں۔ اور جب کسائی سے روایت کرتے ہیں تو اس وقت دوری علی یا دوری کسائی کہتے ہیں۔ پیدائش ۱۵۰ھ میں اور رحلت ۲۴۶ھ میں ہوئی۔

فائدہ: [ف] سب سے پہلے ابن مجاہد نے "کتاب السبعة" میں سات قرارتوں پر اکتفار کیا ہے، اور قرار سبعہ کی جو ترتیب آج ہمارے سامنے ہے یہ ابن مجاہد کی قائم کردہ ہے، اور اس ترتیب میں قنبل بزی سے اور ابن ذکوان ہشام سے پہلے ہیں اور یہی ترتیب چلتی رہی (کتاب السبعة چوتھی صدی ہجری میں لکھی گئی ہے)، ویسے شیوخ وطبقات کے لحاظ سے قرار سبعہ کی ترتیب یہ ہے:۔ ① شامی ② عاصم ③ مکی ④ نافع ⑤ بصری ⑥ حمزہ ⑦ کسائی۔ [ب] تیسیر میں قنبل مقدم اور بزی مؤخر ہیں، لیکن ناظم نے بزی کو مقدم کیا ہے، جس کی تین وجوہ ہیں:۔ ① بزی اور مکی کے درمیان واسطے کم ہیں۔ ② بزی قنبل کے استاذ بھی ہیں۔ ③ بزی حدیث میں قنبل سے آگے ہیں۔ ایسے ہی ناظم نے بعض فضیلتوں کی وجہ سے ہشام کو ابن ذکوان پر مقدم کیا ہے۔ اس کے بعد سے ناظم ہی کی ترتیب رائج ہے۔

أَبُو عَمْرِوهِمْ وَالْيَحْصُبِيُّ ابْنُ عَامِرٍ ‏ ٤١ ‏ صَرِيحٌ وَّبَاقِيهِمْ أَحَاطَ بِهِ الْوَلَا

ان (قرار) میں کے ابوعمرو بصری اور یحصبی بھی جو ابن عامر ہیں خالص عرب ہیں اور ان (قرار) کا باقی (مجموع) جو ہے، گھیر لیا ہے اس کو عجمیت نے۔

شرح: [١] قرار سبعہ میں سے صرف ابوعمرو بصری اور عبداللہ ابن عامر یحصبی تو خالص عرب ہیں اور باقی سب نسلاً عجمی ہیں، اور یہ اکثر کا قول ہے۔ [٢] بعض کے قول پر ابن عامر بھی خالص عرب نہیں ہیں۔ [٣] بعض کے قول پر ابن کثیر اور حمزہ بھی خالص عرب ہیں۔ [٤] نافع، عاصم، کسائی بالاتفاق عجمی النسل ہیں۔

لَهُمْ طُرُقٌ يَّهْدِي بِهَا كُلُّ طَارِقٍ ‏ ٤٢ ‏ وَلَا طَارِقٌ يُّخْشٰي بِهَا مُتَمَحِّلَا

لَهُمْ: (قرار کے) ان (رُواۃ) کے لئے ایسے طرق ہیں، **يَهْدِي:** رہنمائی کرتا ہے، **بِهَا:** جن کی طرف، **كُلُّ طَارِقٍ:** (اس فن کا) ہر عالم، **وَلَا طَارِقٌ:** اور نہیں ہے کوئی ایسا مدلس عالم، **بِهَا:** ان (طرق) میں، **يُخْشٰي:** جس سے اندیشہ کیا جائے، **مُتَمَحِّلَا:** جس کی حالت یہ ہو کہ وہ دھوکہ دینے والا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: مدلس وہ ہے جو استاذ کے شیخ کو اپنا شیخ بتائے، تاکہ واسطے کم ہو کر اس کی سند عالی ہو جائے، نیز وہ بھی مدلس ہے جو اپنی سند کو غیر معتبر ہونے کی بناء پر بیان نہ کرے۔

وَهُنَّ اللَّوَاتِي لِلْمُوَاتِي نَصَبْتُهَا ۝۴۳ مَنَاصِبَ فَانْصَبْ فِي نِصَابِكَ مُفْضِلَا

وَهُنَّ اللَّوَاتِي: اور یہ (طرق) وہ ہیں جن کو، لِلْمُوَاتِي: موافقت کرنے والے کے لئے، نَصَبْتُهَا: بنا دیا ہے میں نے جن کو، مَنَاصِبَ: علامتیں، فَانْصَبْ: پس (اے علم قراءۃ کے طالب) تکلیف برداشت کر، فِي نِصَابِكَ: اپنی نیت کے درست کرنے میں اور (اپنے مقصد یعنی علم کے حاصل کرنے میں)، اس حال میں کہ تو افضل کام کرنے والا ہے۔

شرح: شعر۴۲: مطلب یہ ہے کہ سات قاریوں کے چودہ راوی ہیں اور ہر راوی کے دو دو شاگرد ہیں، جنہیں طرق کہتے ہیں جو طریق کی جمع ہے۔ چنانچہ اختلاف کی نسبت اگر قاری کی طرف ہو تو اس کو قراءۃ، اور اگر راوی کی طرف ہو تو اس کو روایت کہتے ہیں۔ ایسے ہی اگر اختلاف کی نسبت راوی کے کسی شاگرد کی طرف ہو تو اس کو طریق کہتے ہیں، اور ناظم نے ہر راوی کا صرف ایک ایک طریق لیا ہے، اس طرح چودہ راویوں کے چودہ طرق ہوں گے، اور ان سے جو منقول ہے وہ بیان کریں گے۔

علماءِ فن نے طرق کے اختلاط پر بھی گرفت فرمائی ہے اور اس کو ناجائز کہا ہے اور یہ تمام طرق ثقات، معتبر اور مشہور ہیں، ان میں کوئی بھی مدلس نہیں کہ گڑبڑ کا اندیشہ ہو۔

شعر۴۳: مطلب یہ ہے کہ قراءۃ کی جو وجوہ میں نے بیان کی ہیں ان کے صحیح اور غیر صحیح معلوم کرنے کیلئے انہی طرق کو میں نے علامتیں بنا دیا ہے، پس ان راویوں کی جو وجوہ ان طرق سے ہوں گی وہ تو صحیح ہوں گی اور جو دوسرے طرق سے ہوں گی وہ غیر صحیح اور خلافِ اَولیٰ سمجھی جائیں گی، اور یہ طرق اسی شخص کیلئے اصول اور علامتیں ہیں جو میری اصطلاحات اور رموز میں میری موافقت کرے ورنہ نہیں۔

تنبیہ: ناظم رحمہ اللہ نے طرق کی طرف صرف اشارہ کیا ہے، اور چونکہ نظم میں اختصار مقصود ہوتا ہے، اس لئے نظم کی اصل یعنی تیسیر پر اعتماد کرتے ہوئے ان کو بیان نہیں کیا۔ شاطبیہ کے طرق یہ ہیں، ان کو محفوظ کر لینا ضروری ہے:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمار	اسماء رُواۃ	اسماء طرق	وفات
۱	قالون	ابو نشیط محمد بن ھارون	شوال ۲۵۸ھ
۲	ورش	ابو یعقوب یوسف الازرق	قریب ۲۴۰ھ
۳	بزی	ابو ربیعہ محمد بن اسحاق	رمضان ۲۹۴ھ
۴	قنبل	ابوبکر احمد بن مجاہد	۱۹ شعبان ۳۲۴ھ
۵	دوری	ابو الزعراء عبد الرحمٰن بن عبدوس	۲۸۰ھ
۶	سوسی	ابو عمران موسیٰ بن جریر	۳۱۶ھ
۷	ہشام	ابو الحسن احمد بن یزید الحلوانی	۲۵۰ھ
۸	ابن ذکوان	ابو عبداللہ ھارون بن موسیٰ الاخفش	۲۹۲ھ
۹	ابوبکر شعبہ	ابو زکریا یحیٰی بن آدم الصلحی	۲۰۳ھ
۱۰	حفص	ابو محمد عبید بن الصباح النہشلی	۲۳۵ھ
۱۱	خلف	ابو الحسن احمد بن عثمان بن بویان عن ابی الحسن ادریس بن عبد الکریم الحداد	
۱۲	خلاد	ابوبکر محمد بن شاذان الجوھری	۲۸۶ھ
۱۳	ابو الحارث	ابو عبداللہ محمد بن یحیٰی البغدادی المعروف بالکسائی الصغیر	۳۰۰ھ
۱۴	دوری کسائی	ابو الفضل جعفر بن محمد النصیبی	۳۰۷ھ

وَهَا اَنَا ذَا اَسْعٰى لَعَلَّ حُرُوْفَهُمْ ٤٤ يَطُوْعُ بِهَا نَظْمُ الْقَوَافِيْ مُسَهَّلَا

اور خبردار ہو! میں وہ ہوں کہ کوشش کرتا ہوں، امید ہے قرار کے اختلافی کلمات جو ہیں موافقت کر جائے ان کے بیان کی اشعار کی نظم، اس حال میں کہ یہ آسان کی ہوئی ہے۔

شرح: چونکہ نظم میں مقصد کو مختصر الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے، اس لئے ھَا (خبردار ہو) کہہ کر تنبیہ فرمادی، کہ نظم کے تمام الفاظ پر پوری طرح غور وفکر اور سوچ بچار کر کے قراءۃ کو اخذ کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی لفظ کی طرف دھیان نہ کرنے سے مقصد کچھ کا کچھ بن جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَعَلْتُ اَبَا جَادٍ عَلٰى كُلِّ قَارِئٍ ٤٥ دَلِيْلًا عَلَى الْمَنْظُوْمِ اَوَّلَ اَوَّلَا

بنا دیا میں نے (حروفِ) اَبْجَد کو ہر قاری پر، دلالت کرنے والے نظم میں پہلا (حرف) پہلے (امام) کیلئے، (اور اسی طرح باقی دو حرف دونوں راویوں کیلئے)۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ ناظم رحمہ اللہ نے اختصار کی غرض سے قراء اور رُواۃ کے ناموں کے علاوہ حروف اَبْجَد بھی رموز کے طور پر استعمال کیئے ہیں۔ وہ اس طرح کہ اَبَجْ، دَهَزْ، حُطِّيْ، كَلِمْ، نَصَعْ، فَضَقْ رَسَتْ ان تین حرفی سات کلمات میں اکیس حروف ہیں اور سات قاری اور چودہ ان کے راوی یہ بھی اکیس ہیں، ان سات کلمات میں کا ہر پہلا حرف قاری کی رمز ہوگا، اور ہر کلمہ کا دوسرا حرف پہلے راوی کی اور تیسرا حرف دوسرے راوی کی رمز ہوگا، اور یہ بھی سمجھیں کہ کلمہ اَبَجْ میں پہلا حرف ہمزہ ہے جو امام نافع کی رمز ہے، یہ اکثر جگہ تو قطعی ہوگا اور کہیں کہیں وصلی بھی، اور ہمزہ وصلی کا درج کلام میں تلفظ سے گر جانا عام بات ہے، اس لئے اس سے کسی طرح کی تشویش نہ ہو۔ اس کو جدول میں یوں سمجھیئے:۔

جدول: رموز حرفی مفرد اور ان کے مرموزین کی تشریح

شمار	کلمات رمزیہ	رموز والے قراء سبعہ	رموز	رموز والے پہلے رُواۃ	رموز	رموز والے دوسرے رُواۃ	رموز
۱	اَبَجْ	امام نافع مدنی	أ	قالون	ب	ورش	ج
۲	دَهَزْ	امام ابن کثیر مکی	د	بزی	ه	قنبل	ز
۳	حُطِّيْ	امام ابو عمرو بصری	ح	دوری	ط	سوسی	ی
۴	كَلِمْ	امام ابن عامر شامی	ك	ہشام	ل	ابن ذکوان	م
۵	نَصَعْ	امام عاصم کوفی	ن	ابوبکر شعبہ	ص	حفص	ع
۶	فَضَقْ	امام حمزہ کوفی	ف	خلف	ض	خلاد	ق
۷	رَسَتْ	امام علی کسائی کوفی	ر	ابو الحارث	س	دوری کسائی	ت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ بَعْدِ ذِكْرِى الْحَرْفَ أُسْمِى رِجَالَهُ ۴۶ مَتٰى تَنْقَضِىْ اٰتِيكَ بِالْوَاوِ فَيْصَلَا

اور میں اپنے کلمہ قرآنی کے ذکر کرنے کے بعد ذکر کرونگا اسکے رجال کو، جب ختم ہو جائیں گی (ان کی رموز)، لاؤنگا میں تیرے پاس واؤ فاصل۔ (یہاں یہ بات لائق توجہ ہے کہ أُسْمِى بمعنیٰ اَذْكُرُ ہے یعنی ذکر کرونگا میں (قالہ شیخنا امام الفن حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ)۔

تشریح: [۱] بیان کی ترتیب یہ رہے گی کہ پہلے کلمہ قرآنی لائیں گے، پھر اسکی قیود یعنی حرکات وغیرہ کو بیان کریں گے، اس کے بعد قراء کی رموزِ حرفی لائیں گے۔ خواہ رموزِ حرفی مفرد ہوں یا ثَخَذْ، ظَغَشْ والی رموز حرفی جمع ہوں، پھر آخر میں واؤ فاصل لائیں گے اور یہ واؤ مسئلہ کا اختتامی ہوگا، جس کے بعد نیا مسئلہ شروع ہو گا۔ یہ ترتیب اس وقت ہوگی جب قراء کا ذکر رموز حرفی کے ذریعہ ہوگا ورنہ نہیں۔ اسکے علاوہ دوسری ترتیبیں آگے بیان ہوں گی۔ [۲] رموز حرفی ہمیشہ کلمہ کے شروع میں ہوں گی، نیز وہ کلمہ مہمل نہیں بلکہ بامعنیٰ ہوگا اور ایسے ہی واؤ فاصل بامعنیٰ کلمہ کا پہلا حرف ہوگا اور کبھی زائدہ بھی ہوگا۔

سِوٰى اَحْرُفٍ لَّارِيْبَةٌ فِى اتِّصَالِهَا ۴۷ وَبِاللَّفْظِ اَسْتَغْنِىْ عَنِ الْقَيْدِ اِنْ جَلَا

سوائے ان کلمات (رمزیہ) کے، کہ نہیں ہے شبہ جن کے (دوسرے کلمہ قرآنی کے ساتھ) مل جانے (کی صورت) میں، اور میں تلفظ کے ساتھ بے نیاز ہو جاؤنگا قیود (بیان کرنے) سے اگر ظاہر کر دے وہ (تلفظ مقصود کو۔ پس جَلَا کا فاعل اَلتَّلَفُّظُ ہے)۔

تشریح: [۱] اٰتِيكَ بِالْوَاوِ فَيْصَلَا کے تحت یہ بیان ہوا ہے کہ واؤ فاصل لانے کا اہتمام شبہ کے موقع میں توضروری ہوگا، اب سِوٰى اَحْرُفٍ ... الخ سے یہ استثناء ہے کہ جہاں بعد والے مسئلہ کے ساتھ اتصال کی صورت میں کسی قسم کے شک وشبہ اور خلط ملط ہونے کا اندیشہ نہیں ہوگا وہاں واؤ فاصل نہیں لائیں گے، پورے قصیدہ میں صرف ایک جگہ قصص شعر۴ و۵ میں ہے کہ ضرورت کے باوجود سہواً واؤ فاصل رہ گیا۔

[۲] جس جگہ شعر کے وزن کے سبب کلمہ کے تلفظ ہی سے اس کی قیدیں ظاہر ہو جائیں گی وہاں قیود کو بیان نہیں کریں گے، مثلاً وَحَمْزَةُ اَسْرٰى فِىْ اُسٰرٰى کہ حمزہ نے اَسْرٰى پڑھا ہے اُسٰرٰى کے موقع میں، یہاں آپ نے دیکھا کہ دونوں قراءتیں صرف تلفظ ہی سے معلوم ہوئی ہیں، ایسے موقعوں میں ناظم کے تلفظ کے خلاف پڑھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی گنجائش نہیں ورنہ شعر کا وزن ٹوٹ جائے گا۔اس انداز کو ناظم کی اصطلاح میں باب استغناء کہتے ہیں۔

٣ باب استغناء کی دوسری صورت یہ ہے کہ اختلافی لفظ کو رسم عثمانی کے خلاف لکھیں جیسے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں الف کے ساتھ مَالِكِ لکھا ہے، پس اس کو الف کیساتھ لکھنے میں کسائی اور عاصم کیلئے اثبات الف کی طرف اشارہ ہے، اور شعر کا وزن بھی اثبات الف ہی کی صورت میں درست رہے گا اور اس کی ضد سے دوسروں کیلئے الف کا حذف سمجھا جائے گا۔

وَرُبَّ مَكَانٍ كُرِّرَ الْحَرْفُ قَبْلَهَا ٤٨ لِمَا عَارِضٍ وَّالْاَمْرُ لَيْسَ مُهَوِّلَا

اورکم مواقع ایسے بھی ہیں (جن میں) مکرر لایا گیا ہے حرفِ (رمز) اس (واؤ فاصل) سے پہلےکسی عارض (یا مانع) کی وجہ سے، اور یہ معاملہ نہیں ہے گھبراہٹ میں ڈالنے والا۔

مفہوم: بعض جگہ کسی شعری ضرورت سے واؤ فاصل سے پہلے رمز مکرر آگئی ہے۔ مثلاً ① رمز حرفی مفرد مکرر ہو جیسے حُلًا حَلَا اور عُلًا عَلَا وغیرہ، ایسے موقع میں پہلا حرف رمز ہوگا اور دوسرا زائد۔ ② کسی قاری کے لئے مفرد رمز بھی آرہی ہے اور وہی قاری مرکب رمز میں بھی شامل ہے، خواہ پہلے مفرد اور بعد میں مرکب ہو یا پہلے مرکب اور بعد میں مفرد جیسے اِذْ سَمَا كَيْفَ عُوِّلَا اور سَمَا الْعُلَا وغیرہ، دونوں مثالوں میں نافع کی رمز ہمزہ بھی ہے اور سَمَا میں بھی شامل ہے، ایسے ہی ذَا اُسْوَةٍ تَلَا میں دوری کسائی ذال میں بھی شامل ہیں اور تَلَا کی تاء بھی ان ہی کی رمز ہے، ان صورتوں میں رمز مفرد کو زائد سمجھنا چاہیئے۔

وَمِنْهُنَّ لِلْكُوْفِيِّ (ثَاءٌ) مُّثَلَّثٌ ٤٩ وَسِتَّتُهُمْ بِالْ(خَاءِ) لَيْسَ بِاَغْفَلَا

اور ان (حروف اَبْجَدْ) میں سے کوفین کیلئے ایسی ثاء ہے جو تین نقطے والی ہے۔اور ان (قراء) میں کے چھ خاء کیساتھ (مرموز) ہیں، اس حال میں کہ نہیں ہے (یہ خاء) بے نقطہ والی (مراد خاء نقطہ والی ہے)۔

عَنَيْتُ الْاُوْلٰى اَثْبَتُّهُمْ بَعْدَ نَافِعٍ ٥٠ وَكُوْفٍ وَّشَامٍ (ذَالُـ)هُمْ لَيْسَ مُغْفَلَا

مراد لیا ہے میں نے (ان چھ سے) جن کو، کہ ثابت کیا ہے میں نے (بیان میں) ان (قراء) کو نافع کے بعد (یعنی خاء نافع کے سوا باقی چھ کیلئے رمز ہے)۔اور (تینوں) کوفی اور شامی جو ہیں ان کی ذال نہیں ہے بے نقطہ (یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذال شامی وکوفیین کی رمز ہے)۔

وَكُوْفٍ مَّعَ الْمَكِّيِّ بِالظَّاءِ مُعْجَمًا ۵۱ وَكُوْفٍ وَّبَصْرٍ غَيْنُهُمْ لَيْسَ مُهْمَلَا

اور (تینوں) کوفی اس حال میں کہ وہ (ابن کثیر) مکی کے ساتھ (ہوں)، ظاء کے ساتھ (مرموز) ہیں، اس حال میں کہ وہ (ظاء) نقطہ دی گئی ہے۔ اور (تینوں) کوفی اور (ابوعمرو) بصری جو ہیں، ان کا غین نہیں ہے بے نقطہ (پس کوفیین و مکی کی رمز ظاء ہے اور کوفیین و بصری کی رمز غین ہے)۔

وَذُوالنَّقْطِ شِيْنٌ لِلْكِسَائِيْ وَحَمْزَةٍ ۵۲ وَقُلْ فِيْهِمَا مَعْ شُعْبَةٍ صُحْبَةٌ تَلَا

اور نقطہ والا (حرف یعنی) شین حمزہ اور کسائی کیلئے (رمز) ہے۔ اور تو کہہ دے صُحْبَةٌ ان دونوں (حمزہ کسائی) کے بارے میں (رمز) ہے، اس حال میں کہ (یہ دونوں ابوبکر) شعبہ کے ساتھ (ہوں) اس (کلمی رمز) نے (حرفی رموز کی) پیروی کی ہے (یعنی ان کے بعد آئی ہے)۔

صِحَابٌ هُمَا مَعْ حَفْصِهِمْ عَمَّ نَافِعٌ ۵۳ وَشَامٍ سَمَا فِيْ نَافِعٍ وَّفَتَى الْعَلَا

صِحَابٌ ان دونوں (حمزہ کسائی) کی (رمز) ہے، اس حال میں (کہ یہ دونوں) ان (قراء) میں کے حفص کے ساتھ ہوں۔ اور عَمَّ نافع اور شامی (کی رمز) ہے۔ اور سَمَا نافع اور عَلَاء کے جوان (ابوعمرو بصری) اور مکی کے بارے میں (رمز) ہے۔ (وَمَكٍّ جو اگلے شعر میں ہے سَمَا والوں میں شامل ہے)۔

وَمَكٍّ وَّحَقٌّ فِيْهِ وَابْنِ الْعَلَاءِ قُلْ ۵۴ وَقُلْ فِيْهِمَا وَالْيَحْصُبِيْ نَفَرٌ حَلَا

اور تو کہہ دے کہ حَقٌّ اس (مکی) کے اور (ابوعمرو) اِبْنُ الْعَلَا کے بارے میں ہے۔ اور تو کہہ دے کہ نَفَرٌ ان دونوں (مکی بصری) اور (ابن عامر) یحصبی کے بارے میں (رمز) ہے، یہ (نَفَرٌ) شیریں ہوگیا ہے۔

وَحِرْمِيٌّ اِلْمَكِّيُّ فِيْهِ وَنَافِعٌ ۵۵ وَحِصْنٌ عَنِ الْكُوْفِيْ وَنَافِعِهِمْ عَلَا

اور حِرْمِيٌّ جو ہے اس میں مکی اور نافع ہیں۔ اور حِصْنٌ کوفیین اور ان (قراء) میں کے نافع سے بلند ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: جَعَلْتُ اَبَا جَادٍ (شعر۴۵) کے تحت اَبَجْ سے رَسَتْ تک کے سات کلمات میں بیان ہونے والی اکیس رموزِ حرفی مفرد کا جدول آچکا ہے، اب ایک جدول میں رموز حرفی جمع جو چھ ہیں اور ثَخَذْ، ظَغَشْ ان دوکلموں میں جمع ہیں، ان کے مرموزین بیان ہوں گے، اور ایک دوسرے جدول میں رموز کلمی جو آٹھ ہیں ان کے مرموزین آئیں گے:۔

رموز حرفی جمع	حضرات مرموزین
ث	تینوں کوفی
خ	نافع کے علاوہ باقی چھ قرار
ذ	شامی، تینوں کوفی
ظ	مکی، تینوں کوفی
غ	بصری، تینوں کوفی
ش	حمزہ، کسائی

رموز کلمی	حضرات مرموزین
صُحْبَةٌ	شعبہ حمزہ کسائی
صِحَابٌ	حفص حمزہ کسائی
عَمَّ	نافع شامی
سَمَا	نافع مکی بصری
حَقٌّ	مکی بصری
نَفَرٌ	مکی بصری شامی
حِرْمِيٌّ	نافع مکی
حِصْنٌ	نافع، تینوں کوفی

وَمَهْمَا اَتَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ بَعْدُ كِلْمَةٌ ۵۶ فَكُنْ عِنْدَ شَرْطِيْ وَاقْضِ بِالْوَاوِ فَيْصَلَا

اور جب آئے (حرفی رمز سے) پہلے یا (حرفی رمز کے) بعد کوئی کلمہ (یعنی کلمی رمز) پس تو (حاضر ہونے والا) رہ میری شرط (اصطلاح) کے پاس، اور حکم کر دے تو واؤ کے ساتھ، اس حال میں کہ یہ (واؤ دو مسئلوں میں) جدائی کرنے والا ہے۔

شرح: جب قاری کا ذکر رمز حرفی کے ذریعہ ہوگا تو یہ ہمیشہ کلمہ قرآنی اور قیود کے بعد ہی آئیگا۔ جیسا کہ شعر۴۶ کے تحت اس کی تفصیل گزری، یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ جب رمز حرفی اور رمز کلمی دونوں ملکر آئیں تو اس کی تین صورتیں ہیں:۔ الف پہلے کلمی ہو پھر حرفی۔ ب پہلے حرفی ہو پھر کلمی۔ ت کلمی دو حرفی رمزوں کے درمیان ہو۔ ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کی مثال موقع پر دیکھیں۔ چوتھی عقلی صورت یہ ہے کہ رمز حرفی دو کلموں کے درمیان ہو، یہ صورت قصیدہ میں کسی بھی جگہ واقع نہیں ہوئی، یہ مفہوم پہلے مصرعہ سے معلوم ہوا۔ اور فَكُنْ عِنْدَ شَرْطِيْ کا مطلب ہے کہ مذکورہ تینوں صورتوں میں دونوں قسم کی رمزیں اپنے اپنے مفہوم پر رہیں گی، ان کے مکرر آنے سے اور کوئی نیا مفہوم نہیں لیا جائیگا۔ اور وَاقْضِ بِالْوَاوِ فَيْصَلًا کا مطلب ہے کہ جس طرح حرفی رمز کے بعد واؤ فاصل آئیگا ایسے ہی کلمی رمز کے بعد بھی آئیگا اور جہاں ضرورت نہیں سمجھی جائے گی وہاں نہیں آئیگا۔

وَمَا كَانَ ذَا ضِدٍّ فَإِنِّيْ بِضِدِّهٖ ۵۷ غَنِيٌّ فَزَاحِمْ بِالذَّكَاءِ لِتَفْضُلَا

اور جو وجہ ہوگی ضد والی، تو میں اس کی ضد کے (ذکر کرنے کے) ذریعہ بے نیاز ہو جاؤں گا، پس تو سبقت لے جا سمجھ کی تیزی سے تاکہ تو فضیلت میں غالب آجائے۔

شرح: قراء کی رموز اور ان کی ترتیب بیان کرنے کے بعد قراءۃ کی وجوہ کو اضداد کی صورت میں بیان کرنے کا طریقہ بتارہے ہیں، کہ ایک قاری کے اختلاف کو بیان کروں گا اور غیر مذکورین کے اختلاف کو اضداد کے ذریعہ خود سمجھنا ہوگا، اسمیں اختصار بھی ہے اور مشق بھی، اس سے طلباء کے فہم وذکاء میں غیر معمولی ترقی ہوگی۔ کل وجوہ یعنی قیود اڑتیس ۳۸ ہیں، جن میں سے انیس ۱۹ دوسری انیس ۱۹ کی ضدیں ہیں، پس یہ کل انیس ۱۹ جوڑے ہوئے، ان میں سے تیرہ ۱۳ جوڑے تو عقلی ہیں یعنی ان کی ضدیں عقل سے سمجھی جاتی ہیں اور یہ [۱تا۷] اور [۹ تا ۱۴] ہیں، اور [۸] پھر [۱۵تا۱۹] قیود والے یہ چھ جوڑے وہ ہیں جن کی ضدیں خود ناظم نے متعین کی ہیں، ان کو اصطلاحی کہتے ہیں۔

كَمَدٍّ وَّاِثْبَاتٍ وَّفَتْحٍ وَّمُدْغَمٍ ۵۸ وَهَمْزٍ وَّنَقْلٍ وَّاخْتِلَاسٍ تَحَصَّلَا

(وہ ضد والی وجوہ) جیسے [۱] مد (وقصر) اور [۲] اثبات (وحذف) اور [۳] فتح (وامالہ اور تقلیل) اور [۴] ادغام (واظہار) اور [۵] ہمزہ (وتخفیف ہمزہ) اور [۶] نقل (وعدم نقل) اور [۷] وہ اختلاس (واتمام حرکت) جو (روایۃً) حاصل ہوا ہے۔

شرح: اول: اس شعر میں سات وجوہ یعنی قیود بیان ہوئی ہیں، جن کی ضدیں عقلی ہیں۔ **ثانی:** اضداد کے بیان میں پہلی جگہ فتح سے خالص الف مراد ہے جو پوری کتاب میں امالہ اور تقلیل کی ضد سے مفہوم ہوتا ہے۔ اور فتحہ وہ حرکت ہے جو کسرہ اور ضمہ کے مقابل ہے۔ **ثالث:** وزن شعری کی وجہ سے ادغام کی جگہ مُدْغَمْ اسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفعول کا صیغہ لائے ہیں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ مصدر میمی ہو، اور یہی راجح ہے۔

وَجَزْمٍ وَّتَذْكِيرٍ وَّغَيْبٍ وَّخِفَّةٍ ۵۹ وَجَمْعٍ وَّتَنْوِينٍ وَّتَحْرِيكٍ اُعْمِلَا

اور [۸] جزم (ورفع) اور [۹] تذکیر (وتانیث) اور [۱۰] غیب (وخطاب) اور [۱۱] تخفیف (وتشدید) اور [۱۲] جمع (وتوحید) اور [۱۳] تنوین (وترکِ تنوین) اور [۱۴] وہ تحریک (واسکان) جو (تینوں قسم کے کلمات میں) استعمال کی گئی ہے۔

وَحَيْثُ جَرَى التَّحْرِيكُ غَيْرَ مُقَيَّدٍ ٦٠ هُوَ الْفَتْحُ وَالْإِسْكَانُ اٰخَاهُ مَنْزِلَا

اور جس جگہ جاری ہو تحریک غیر مقید (یعنی مطلقاً) تو وہاں وہ (تحریک) فتحہ ہے۔ اور اسکان جو ہے بھائی چارا اس نے کیا ہے اس (تحریک) کے ساتھ جگہ کے اعتبار سے۔

شرح: تحریک کی دو قسمیں ہیں:۔ [۱] تحریک غیر مقید: جس میں صرف یہ کہا جائے کہ اس ساکن کو تحریک دو۔ یعنی تحریک کہنے میں فتحہ ضمہ کسرہ کی تعیین نہ ہو ایسے موقع میں ساکن کو فتحہ کی حرکت دینا مراد ہوگا۔ [۲] تحریک مقید: یعنی تحریک کے ساتھ ضمہ یا کسرہ کا بھی ذکر ہو تو ایسے موقع میں ضمہ یا کسرہ کی حرکت دینا ہوگا۔ رہی ضد؟ سو وہ دونوں قسم کی تحریکوں کیلئے اسکان ہی ہے۔ www.kitabosunnat.com

وَاٰخَيْتُ بَيْنَ النُّوْنِ وَالْيَا وَفَتْحِهِمْ ٦١ وَكَسْرٍ وَّبَيْنَ النَّصْبِ وَالْخَفْضِ مُنْزِلَا

اور بھائی چارا کیا میں نے نون اور یاء کے درمیان، اور (ایسے ہی) ان (قراء) کے فتحہ اور کسرہ کے درمیان، اور نصب اور جر کے درمیان، اس حال میں کہ میں اتارنے والا ہوں۔

وَحَيْثُ اَقُوْلُ الضَّمُّ وَالرَّفْعُ سَاكِتًا ٦٢ فَغَيْرُهُمْ بِالْفَتْحِ وَالنَّصْبِ اَقْبَلَا

اور جس جگہ کہوں میں ضمہ اور رفع، اس حال میں کہ (ان کی ضدیں بیان کرنے سے) خاموش رہوں تو وہاں ان (مذکورین) کے سوا (دوسرے قراء) فتحہ اور نصب کے ساتھ آئے ہیں۔

شرح: ان پانچ اشعار میں انیس وجوہ یعنی قیود بیان ہوئی ہیں، سات تو كَمَدٍّ وَّاِثْبَاتٍ...الخ میں، سات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجَزْمٍ ...الخ میں، تین وَاخَيْبُ ...الخ میں، اور دو وَحَيْثُ اَقُوْلُ...الخ میں۔ پہلی چودہ وجوہ کی ضدیں واضح ہونے کی بناء پر ناظم نے بیان نہیں کیں، لیکن ترجمہ میں انہیں بھی لکھ دیا ہے اور پانچ وجوہ وہ ہیں جن کی ضدیں بھی ناظم نے بیان کی ہیں، پس ان انیس جوڑوں میں اڑتیس قیود بیان ہوئی ہیں۔

اضداد کا طریقہ استعمال: ناظم رحمہ اللہ ضد والی دو وجوہ میں سے ایک وجہ کو مذکورین کیلئے بیان کریں گے اور دوسری وجہ کو ذکر نہیں کریں گے، وہ غیر مذکورین کیلئے ضد سے سمجھی جائے گی، کیونکہ ہر ایک ضد التزاماً دوسری پر دلالت کرتی ہے، ہاں اگر گنجائش ہوئی تو ضد کو بھی بیان کر دیں گے۔ ایسے ہی اگر دوسری وجہ ضد سے نہیں نکل سکے گی تو اس کو التزاماً بیان کریں گے۔

اضداد کی دو قسمیں ہیں: [۱] مطرد: یہ وہ ضدیں ہیں جن میں مقابلہ صرف ایک طرف سے ہوتا ہے، اور وہ یہ تین جوڑے ہیں:۔ نمبر ۸ یعنی جزم کی ضد رفع تو ہے لیکن رفع کی ضد جزم کے بجائے نصب ہے۔ نمبر ۱۸ ضمہ کی ضد فتحہ تو ہے لیکن فتحہ کی ضد ضمہ کی بجائے کسرہ ہے۔ نمبر ۱۹ رفع کی ضد نصب تو ہے، لیکن نصب کی ضد رفع کے بجائے جر ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ان تین جوڑوں میں مقابلہ صرف ایک طرف سے ہے۔ [۲] مطرد منعکس: یہ مذکورہ تین جوڑوں کے علاوہ باقی سولہ [۱۶] جوڑے ہیں، ان میں مقابلہ دونوں طرف سے ہوتا ہے۔

وَفِي الرَّفْعِ وَالتَّذْكِيرِ وَالْغَيْبِ جُمْلَةٌ ٦٣ عَلٰى لَفْظِهَا اَطْلَقْتُ مَنْ قَيَّدَ الْعُلَا

اور رفع اور تذکیر اور غیب میں، جُمْلَةٌ: کچھ (مواقع) ایسے بھی ہیں کہ ان کے تلفظ پر چھوڑ دیا ہے میں نے مَنْ: اس شخص کو، جو قید کرے (یعنی حاصل کرے ذہانت کے ذریعہ) بلندیوں کو۔

مفہوم: مطلب یہ ہے کہ اسلوبِ بیان کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جن موقعوں میں صرف رفع ونصب کا یا تذکیر وتانیث کا یا غیب وخطاب کا احتمال ہوگا، تو وہاں کلمہ قرآنی لاکر قاریوں کو ذکر کر دیں گے، اور بس۔ ایسے موقع میں اگر رفع ونصب کا احتمال ہے تو بلا کسی تصریح کے مذکورین کیلئے رفع متعین ہوگا، اور غیر مذکورین کیلئے اس کی ضد نصب ہوگا، ایسے ہی اگر تذکیر وتانیث کا احتمال ہے تو مذکورین کیلئے تذکیر اور غیر مذکورین کیلئے اس کی ضد تانیث ہوگی، اور اگر غیب وخطاب کا احتمال ہے تو مذکورین کیلئے غیب اور غیر مذکورین کیلئے اس کی ضد خطاب ہوگا۔ ناظم کی اصطلاح میں اس کو باب اطلاق کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب استغناء اور باب اطلاق میں فرق : باب استغناء کے تحت ہر وہ اختلاف آسکتا ہے جس کی ایک وجہ پر تو شعری وزن برقرار رہے اور دوسری وجہ پر وزن ٹوٹ جائے۔ جیسے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ رَاوِيْهِ نَاصِرٌ کہ مَالِكِ الف کے ساتھ کسائی عاصم کی قراءۃ ہے، یہاں الف کی تصریح کے بجائے الف کے ساتھ مَالِكِ لکھ دیا ہے، اگر اس کو مَلِكِ (الف کے بغیر) پڑھیں تو شعر کا وزن ٹوٹ جائے گا۔ اور باب اطلاق میں دونوں قراءتوں کے موافق تلفظ کرنے سے شعر کا وزن صحیح رہتا ہے، نیز باب اطلاق میں غیب و خطاب تذکیر و تانیث اور رفع و نصب یہی تین قسم کے اختلاف آئیں گے، فقط۔

وَقَبْلَ وَبَعْدَ الْحَرْفِ اٰتِیْ بِكُلِّ مَا ٦٤ رَمَزْتُ بِهٖ فِي الْجَمْعِ اِذْ لَيْسَ مُشْكِلَا

اور کلمہ قرآنی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی لے آؤں گا میں ان تمام کلمات کو، کہ رمز بنایا ہے میں نے، بِهٖ: جن کو جماعت کے بارے میں، اس لئے کہ نہیں ہے یہ مشکل (میں ڈالنے والا)۔

مفہوم : مطلب یہ ہے کہ رمز کلمی کلمہ قرآنی سے پہلے بھی آسکے گی اور بعد میں بھی۔ اور یہ کوئی اشکال والی بات نہیں ہے، کیونکہ رمز کلمی کیلئے صرف مخصوص کلمات ہیں اور اگر رمز کلمی کے ساتھ رمز حرفی بھی آئے تو وہ بھی تقدیم وتاخیر میں رمز کلمی کے تابع ہوگی، اور یہ بات پہلے گزر چکی ہے۔

وَسَوْفَ اُسَمِّیْ حَيْثُ يَسْمَحُ نَظْمُهٗ ٦٥ بِهٖ مُوْضِحًا جِيْدًا مُّعَمًّا وَّمُخْوَلَا

اور عنقریب ہی میں (قاری کا) نام بھی لے آؤں گا، جس جگہ آسان ہوگی اس نام کی نظم (یعنی جہاں گنجائش ہوگی وہاں نام بھی لائیں گے)، اس حال میں کہ میں خوب واضح کرنے والا ہوں گا اس گردن کی طرح جو چچاؤں اور ماموں والی ہے۔

مفہوم : اصل چیز تو قاری کا نام ہے، خواہ اسم صریح ہو یا کنیت یا نسبت یا لقب۔ اس میں جو وضاحت ہے وہ رموز میں نہیں، لیکن نظم میں ہر جگہ نام وغیرہ لانے کی گنجائش نہیں ہوتی، اسلئے مجبوراً رموز بھی لائیں گے۔

وَمَنْ كَانَ ذَا بَابٍ لَّهٗ فِيْهِ مَذْهَبٌ ٦٦ فَلَا بُدَّ اَنْ يُّسْمٰى فَيُدْرٰى وَيُعْقَلَا

اور جو (قاری) ایسے باب والا ہوگا کہ اس کیلئے اس (باب) میں کوئی مذہب ہوگا، پس ضروری ہے کہ اس کا نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صراحۃً لیا جائے تاکہ جان لیا جائے اور سمجھ لیا جائے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ اگر کسی باب میں کسی قاری یا راوی کے لئے مخصوص مذہب یعنی قواعد کلیہ ہوں گے تو باب کے شروع ہی میں اس کا صراحۃً نام لیا جائے گا اور ایسے موقع پر رمز استعمال نہیں ہوگی۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ باب کے ختم ہونے تک اس کا نام وغیرہ دوبارہ لانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی حرف کے رمز بننے کا احتمال ہوگا تو اس کو رمز نہیں سمجھا جائے گا، البتہ اگر اس قاری کا بیان ختم ہو کر اوروں کا شروع ہوگا تو پھر رموز استعمال ہو سکیں گی۔

اَهَلَّتْ فَلَبَّتْهَا الْمَعَانِيْ لُبَابُهَا ٦٧ وَصُغْتُ بِهَا مَا سَاغَ عَذْبًا مُّسَلْسَلَا

بلند آواز سے پکارا اس (قصیدہ کے الفاظ) نے (اس کے معانی کو) پس لَبَّيْكَ کہہ کر جواب دیا، هَا: ان الفاظ کو اَلْمَعَانِيْ نے، لُبَابُهَا (یعنی) ان (معانی) میں کے عمدہ اور خالص نے، وَصُغْتُ: اور نظم کر دیا میں نے بِهَا: ان معانی میں، مَا: اس (لفظ) کو، سَاغَ: جو عمدہ اور آسان ہے، اس حال میں کہ وہ (لفظ) ایسا شیریں ہے جو صاف کیا ہوا ہے۔

شرح: یعنی جب میں نے اس قصیدہ میں بیان کرنے کیلئے مضامین پر غور کیا تو میرے ذہن میں نہایت نفیس مضامین آگئے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بیان کرنے کیلئے الفاظ بھی عمدہ القاء فرما دیئے، پس اس قصیدہ کے الفاظ بھی عجیب ہیں اور معانی بھی بدیع ہیں۔

وَفِيْ يُسْرِهَا التَّيْسِيْرُ رُمْتُ اخْتِصَارَهٗ ٦٨ فَاَجْنَتْ بِعَوْنِ اللّٰهِ مِنْهُ مُؤَمَّلَا

اور اس (قصیدہ) کی آسانی میں تیسیر (کا مضمون) ہے، ارادہ کیا تھا میں نے اس (تیسیر) کے مختصر کرنے کا، پس زیادہ پھل لے آیا یہ (قصیدہ) اللہ تعالیٰ کی مدد کے سبب، مِنْهُ: اس (تیسیر) سے، اس حال میں کہ امید اس (تیسیر) ہی کی کی گئی تھی۔

شرح: یعنی میں نے تو تیسیر کے مضامین کو نظم کرنے کا ارادہ کیا تھا تاکہ طلباء آسانی سے یاد کر سکیں، لیکن حق تعالیٰ کے لطف و کرم سے تیسیر کے مضامین بھی اس میں آگئے اور ان کے علاوہ کچھ زائد مسائل بھی جمع ہو گئے۔ اور رب کریم نے اپنی خصوصی عنایتوں سے اس قصیدہ کو ادب و معانی اور اندازِ بیان کچھ ایسا بخشا کہ جس کی نظیر نہیں ﴿وَلَهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾۔ اور تیسیر ابو عمرو سعید بن عثمان دانی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے، اسکا قرارات کی کتابوں میں وہ مقام ہے جو حدیث کی کتابوں میں بخاری کا ہے۔

وَاَلْفَافُهَا زَادَتْ بِنَشْرِ فَوَائِدٍ ۶۹ فَلَفَّتْ حَيَاءً وَّجْهَهَا اَنْ تُفَضَّلَا

اور اس (قصیدہ) کے گنجان درخت (یعنی مضامین) بڑھ گئے (تیسیر سے) فائدوں کے ظاہر کرنے کے سبب۔ پس چھپالیا اس (قصیدہ) نے حیا کی وجہ سے اپنے چہرے کو، یہ کہ فوقیت دی جائے اس (قصیدہ) کو (تیسیر پر)۔

شرح: اہلِ فن کا اجماع ہے کہ قصیدہ کئی اعتبار سے تیسیر سے بڑھ چکا ہے۔ اور علامہ دانی، ناظم کے دو واسطوں سے شیخ ہیں، اس لئے ادب کا تقاضا یہی ہے کہ خوشی کے بجائے حیاء اور تواضع کا غلبہ ہو۔

وَسَمَّيْتُهَا حِرْزَ الْاَمَانِيْ تَيَمُّنًا ۷۰ وَوَجْهَ التَّهَانِيْ فَاهْنِهِ مُتَقَبَّلَا

اور نام رکھا میں نے اس (نظم) کا "حِرْزَ الْاَمَانِيْ وَوَجْهَ التَّهَانِيْ"۔ تَيَمُّنًا: برکت حاصل کرنے کیلئے۔ پس خوش ہو کر لے لے تو اس (نظم) کو، اس حال میں کہ تو قبول کرنے والا ہے (یا یہ نظم قبول کی ہوئی ہے)۔

وَنَادَيْتُ اَللّٰهُمَّ يَا خَيْرَ سَامِعٍ ۷۱ اَعِذْنِيْ مِنَ التَّسْمِيْعِ قَوْلًا وَّمَفْعَلَا

اور دعا کی میں نے: اے اللہ! اے بہترین سننے والے! پناہ میں رکھ مجھے (ریاکاری کی نیت سے اپنے اوصاف) سنانے سے، قول و فعل کے اعتبار سے۔

اِلَيْكَ يَدِيْ مِنْكَ الْاَيَادِيْ تَمُدُّهَا ۷۲ اَجِرْنِيْ فَلَا اَجْرِيْ بِجَوْرٍ فَاَخْطَلَا

آپ ہی کی طرف میرا ہاتھ (پھیلا ہوا) ہے۔ آپ کی جانب کی عنایتیں اور نعمتیں اس ہاتھ کو پھیلا رہی ہیں۔ مجھے پناہ دیجئے۔ پس نہ بہ جاؤں میں ظلم کے راستہ پر (یعنی نہ مبتلا ہو جاؤں میں کسی غلطی میں) جس کی وجہ سے میں فضول باتیں کہنے لگوں۔

شرح: ناظم نے پہلے تو دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے، پھر اپنے قصور کا اقرار کرتے ہوئے یہ عذر بیان کیا کہ اے اللہ آپ کی طرف سے جو مجھ پر ہر وقت انعامات اور احسانات کی بارش ہوتی رہتی ہے، ان کی وجہ سے آپ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کرنے کی ہمت ہوگئی، ورنہ میں ہرگز اس قابل نہیں تھا کہ دعا کے لئے آپ کے سامنے ہاتھ اٹھاتا کیونکہ میں بڑا گنہگار اور عیوب سے پُر ہوں، اب آئندہ مجھے لغزشوں سے محفوظ رکھئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں کوئی خطاء کر گزروں، جس کی نحوست کی وجہ سے میرے سب اعمال غلط ہو جائیں اور میں بیہودہ باتیں کہنے لگوں، پس ذرہ ذرہ سی بات پر اعمال کا محاسبہ کرنا اہل اللہ کا امتیازی وصف ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ

اَمِیْنَ وَاَمْنًا لِّلْاَمِیْنِ بِسِرِّهَا ۷۳ وَاِنْ عَثَرَتْ فَهُوَ الْاَمُوْنُ تَحَمُّلَا

میری دعا قبول فرما اور امن عطاء فرما، اس (قصیدہ) کے بھید کے امانتدار کو، اور اگر کہیں لغزش کر جائے (یہ قصیدہ یعنی ناظم) تو وہ (امین) قوی اونٹ کی طرح ہو برداشت کرنے کے اعتبار سے۔

اَقُوْلُ لِحُرٍّ وَّالْمُرُوْءَةُ مَرْءُهَا ۷۴ لِاِخْوَتِهِ الْمِرْاٰةُ ذُوالنُّوْرِ مِكْحَلَا

کہتا ہوں میں اس شخص سے جو (نفسانی خواہشات سے) آزاد ہو اور شرافت جو ہے اس کا انسان اپنے بھائیوں کیلئے نور دار آئینہ ہے، اس حال میں کہ وہ آئینہ آنکھوں کو روشن کرنے میں سلائی کے مانند ہے۔

اَخِيْ اَيُّهَا الْمُجْتَازُ نَظْمِيْ بِبَابِهٖ ۷۵ يُنَادٰى عَلَيْهِ كَاسِدَ السُّوْقِ اَجْمِلَا

اے میرے بھائی (یعنی) اے وہ شخص کہ گزر رہی ہے میری نظم جس کے دروازہ کے پاس سے، پکارا جارہا ہے اس پر (توجہ کرنے کیلئے)، اس حال میں کہ وہ بازار کا گھٹیا مال ہے، تو اسکے بارے میں ضرور اچھی بات کہہ۔

وَظُنَّ بِهٖ خَيْرًا وَّسَامِحْ نَسِيْجَهٗ ۷۶ بِالْاِغْضَاءِ وَالْحُسْنٰى وَاِنْ كَانَ هَلْهَلَا

اور گمان کر تو اس (نظم) کیساتھ اچھا، اور نرمی والا برتاؤ کر اسکے بُننے والے (یعنی ناظم) سے، چشم پوشی کرنے کے ساتھ اور اچھی عادت کیساتھ (یعنی میرے عیوب تلاش نہ کر)، اور اگرچہ ہے یہ (نظم) کمزور کپڑے کی طرح۔

وَسَلِّمْ لِاِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ اِصَابَةٌ ۷۷ وَالْاُخْرٰى اجْتِهَادٌ رَّامَ صَوْبًا فَاَمْحَلَا

اور (ناظم پر ملامت کرنے سے) خود کو سلامت رکھ، دو نیکیوں میں سے ایک کی وجہ سے:۔ ایک تو درستی کو پہنچنا ہے اور دوسرا کوشش کرنا ہے۔ ارادہ کیا تھا بارش کا، پس قحط پڑ گیا (یعنی درستی کو نہ پہنچ سکا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: شعر نمبر۷۴ اَقُوْلُ لِحُرٍّ...الخ ناظم فرماتے ہیں: میرا روئے سخن اخلاقِ رذیلہ سے آزاد اور شریف النفس لوگوں سے ہے جو اپنے بھائیوں کو نفع پہنچانے میں روشن آئینہ، اور سرمہ لگانے والی سلائی کی طرح ہیں۔

شعر۷۵: میں یہ فرمایا کہ بے عیب ذات اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی بھی معصوم نہیں ہے۔ میری یہ نظم پہلی کوشش ہے۔ لغزشوں سے پاک ہونے کا میں نے دعویٰ نہیں کیا۔ میں نظم کو بازار کا ہلکا مال سمجھتا ہوں، اگر کسی کو کوئی کمزوری معلوم ہو تو وہ اس کی عمدہ توجیہ کر دے۔

شعر۷۶: اور اس نظم کے ساتھ اچھا گمان کرنا اور اسکے ناظم کے ساتھ نرمی والا برتاؤ کرنا اور چشم پوشی کرنا اور دوسرے کے بارے میں اچھی بات کہنا اللہ پاک کو پسند ہے، پس تم بھی ایسا ہی کرو، کیونکہ یہ نظم ڈھیلی ڈھالی اور بازار کا گھٹیا مال ہے۔

شعر۷۷: اور مجھے ہدف ملامت نہ بنانا، بہرحال میں نے ایک عمدہ کوشش کر کے یہ قصیدہ لکھا ہے۔ اگر اربابِ علم وفضل کی نظروں میں یہ کوشش کامیاب ہے تو میرے لئے دو اجر ہیں، ورنہ میری کوشش کا ایک اجر تو کہیں نہیں گیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ناظم کی تواضع اور انکساری ہے۔ اربابِ علم وفضل کا اس پر اجماع ہے کہ اس جیسا قصیدہ نہ اس سے پہلے لکھا گیا اور نہ اس کے بعد۔ بہت سے اہل فضل وکمال نے قصائد لکھے ہیں لیکن اس کی اپنی ہی شان ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

وَاِنْ كَانَ خَرْقٌ فَادَّرِكْهُ بِفَضْلَةٍ ۷۸ مِنَ الْحِلْمِ وَلْيُصْلِحْهُ مَنْ جَادَ مِقْوَلَا

اور اگر ہو (اس نظم میں) کوئی پھٹن، پس درست کر دے تو اس (پھٹن) کو (علم کی) اس فضیلت (اور زیادتی) کے ساتھ جو حلم سے (پیدا ہونے والی) ہے، اور چاہیئے کہ اصلاح کرے وہ (عالم) اس (پھٹن) کی جو عمدہ یعنی فصیح ہو زبان کے اعتبار سے۔

وَقُلْ صَادِقًا لَّوْلَا الْوِئَامُ وَرُوْحُهٗ ۷۹ لَطَاحَ الْاَنَامُ الْكُلُّ فِي الْخُلْفِ وَالْقِلَا

اور کہہ دے تو اس حال میں کہ تو سچ بولنے والا ہو، اگر نہ ہوتی موافقت اور اس کی حقیقت، البتہ ہلاک ہو جاتے سب لوگ اختلاف اور بغض میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعِشْ سَالِمًا صَدْرًا وَّعَنْ غِيْبَةٍ فَغِبْ ٨٠ تُحَضَّرْ حِظَارَ الْقُدْسِ اَنْقٰى مُغَسَّلَا

زندگی بسر کر تو اس حال میں کہ تو سلامتی میں ہو سینہ کے اعتبار سے (یعنی سینہ کی خرابیوں سے پاک صاف ہو) اور غیبت سے غائب ہوجا (یعنی غیبت سے دور رہ)، تاکہ اس حال میں حاضر کیا جائے تو مقدس جنت میں کہ تو خوب پاک اور صاف کیا ہوا ہو۔

وَهٰذَا زَمَانُ الصَّبْرِ مَنْ لَّكَ بِالَّتِيْ ٨١ كَقَبْضٍ عَلٰى جَمْرٍ فَتَنْجُوْ مِنَ الْبَلَا

اور یہ زمانہ صبر کا ہے، (ان حالات میں) مَنْ: کون ہے جو موافقت کرے، لَكَ: تیری، بِالَّتِيْ: اس حال میں جو كَقَبْضٍ: مٹھی میں لینے کی طرح ہے، عَلٰى جَمْرٍ: آگ کی چنگاری کو، فَتَنْجُوْا: تاکہ نجات پالے تو مِنَ الْبَلَآءِ: (آخرت کے) عذاب سے۔

تشریح: ناظم اپنے زمانہ کا صحابہ کرام اور تابعین کے زمانہ کیساتھ تقابل فرمارہے ہیں، کہ پہلی جیسی خیر و برکت نہیں رہی، یہ زمانہ صبر کا ہے کہ نیتیں فاسد ہو چکی ہیں، نفاق کھل کر سامنے آچکا ہے، اہل علم اور اہل عزت فسادی اور کمینے لوگ باعزت کہلانے لگے، ان حالات میں دین کی راہ پر چلنا ایسا مشکل ہوگیا ہے جیسے مٹھی میں چنگاری کا لینا محال ہے۔ دنیا کی بلاؤں اور آخرت کے عذاب سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ قرآن وحدیث کو مضبوطی سے تھامو اور اہل اللہ کی جماعت کیساتھ جڑ جاؤ۔ ان کے شب و روز کے اعمال اور معاملات کی صفائی کو اپناؤ تب ہی خیر ہے۔

وَلَوْ اَنَّ عَيْنًا سَاعَدَتْ لَتَوَكَّفَتْ ٨٢ سَحَائِبُهَا بِالدَّمْعِ دِيْمًا وَّهُطَّلَا

اور اگر موافقت اور مدد کرتی آنکھ، تو بہاتیں اس کی بدلیاں آنسو، جھڑی اور موسلا دھار بارش بن کر۔

تشریح: گناہوں کی کثرت اس درجہ بڑھ چکی ہے کہ جس پر جتنا رویا جائے کم ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر نفس کے محاسبہ میں آنکھیں ساتھ دیں تو دن رات روتے روتے گزریں۔

وَلٰكِنَّهَا عَنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ قَحْطُهَا ٨٣ فَيَا ضَيْعَةَ الْاَعْمَارِ تَمْشِيْ سَبَهْلَلَا

اور لیکن قصہ یہ ہے کہ دل کی سختی سے اس (آنکھ کی بارش) کا قحط ہے، فَيَا قَوْمِ احْذَرُوْا ضَيْعَةَ الْاَعْمَارِ: پس اے لوگو ڈرو عمروں کے ضائع ہونے سے جن کی کیفیت یہ ہے کہ وہ بیکار ہونے کی حالت میں گزر رہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم: یعنی ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ رنج وغم کے آنسوں بارش کی طرح بہتے رہتے، لیکن اللہ کے ذکر کی غفلت کی وجہ سے دل اس درجہ سخت ہو چکا ہے کہ رونا آتا ہی نہیں۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ اللہ کا ذکر کثرت کیساتھ کیا جائے۔ آج کا رونا کل قیامت کے دن کام آئیگا۔ اے کریم محض اپنے لطف وکرم سے ہمیں بھی اپنا قرب اور اپنی محبت میں رونے والی آنکھیں نصیب فرما، آمین یا کریم۔

بِنَفْسِي مَنِ اسْتَهْدٰى اِلَى اللّٰهِ وَحْدَهٗ ٨٤ وَكَانَ لَهُ الْقُرْاٰنُ شِرْبًا وَّمَغْسَلَا

فدا کرتا ہوں میں اپنے آپ کو، مَنْ اس شخص پر جس نے ہدایت طلب کی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر، کہ وہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہے، اور (میں اس پر بھی فدا ہوتا ہوں کہ) ہو اس کیلئے قرآن مجید سیراب، اور پاک کرنے والا۔

وَطَابَتْ عَلَيْهِ اَرْضُهٗ فَتَفَتَّقَتْ ٨٥ بِكُلِّ عَبِيْرٍ حِيْنَ اَصْبَحَ مُخْضَلَا

اور (میں اپنے نفس کو اس پر بھی فدا کرتا ہوں کہ) خوش ہوگئی اس (مُسْتَهْدِىْ) پر اس کی زمین، پس پھٹ گئی وہ (زمین) ہر قسم کی خوشبو کے ساتھ، جبکہ ہوگیا وہ (قاری مستہدی اللہ کی رحمت سے) تروشاداب۔

فَطُوْبٰى لَهٗ وَالشَّوْقُ يَبْعَثُ هَمَّهٗ ٨٦ وَزَنْدُ الْاَسٰى يَهْتَاجُ فِي الْقَلْبِ مُشْعِلَا

پس خوشخبری (یعنی جنت) ہے اس (مستہدی) کیلئے، اس حال میں کہ شوق بھڑکاتا رہتا ہے اسکے ارادہ کو اور غم کی چقماق جوش مارتی رہتی ہے دل میں، اس حال میں کہ وہ (چقماق) شعلہ ڈالنے والی ہے۔

هُوَ الْمُجْتَبٰى يَغْدُوْ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ ٨٧ قَرِيْبًا غَرِيْبًا مُّسْتَمَالًا مُّؤَمَّلَا

(ان اوصاف والا) یہ (قاری اللہ تعالیٰ کا) پسندیدہ ہے، اس حال میں کہ وہ (قاری) گزرتا ہے سب لوگوں کے پاس سے ان حالات میں کہ قریب ہوتا ہے، اجنبی ہوتا ہے، اسکی توجہ طلب کی جاتی ہے، اس سے امید کی جاتی ہے۔

مفہوم: قاری مستہدی وہ ہے جو صفاتِ عالیہ سے مزین ہو اور اپنے اخلاقِ حمیدہ کی وجہ سے مخلوق کی نظر میں بھی مقبول ہو اور خالق کے نزدیک بھی پسندیدہ ہو۔ اس میں دنیوی طمع کی بو تک نہ ہو، بلکہ لوگ ہی اس سے طمع رکھتے ہوں۔ اور یہ قاری مستہدی اپنی ضروریات کو اس درجہ مخفی رکھتا ہے گویا یہ اجنبی ہے۔ ان اوصاف کی وجہ سے یہ ہر ایک کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے اور لوگ اس سے امیدیں لگاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلی حقیقت: حضرت امام الفن علّامہ قاری عبد المالک صاحب لکھنوی، حضرت امام القراءات قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم مدنی، استاذ الاساتذہ حضرت قاری فضل کریم صاحب لاہوری اور شیخ القراء حضرت قاری محمد شریف صاحب لاہوری رَحِمَهُمُ اللّٰه بلا مبالغہ قرآن کے سچے خادم اور زہد وتقویٰ اور امانت و دیانت اور اخلاص جیسی صفات عالیہ کے جامع تھے اور اس مقدس علم وفن کی اشاعت ان کی ہمہ وقت کی سوچ وفکر تھی۔ اسکے صلہ میں حق تعالیٰ نے ان حضرات کو دنیا کی طمع سے کوسوں دور رکھا تھا۔ یہ تھے راقم کے شیوخ۔ رب کریم ان کے درجات بلند سے بلندتر فرمائے اور ان حضرات کی طرح ہم سے بھی اپنی کتاب کی خدمت لے لے اور اپنے مخلص بندوں میں شامل فرمالے۔ آمین یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

يَعُدُّ جَمِيعَ النَّاسِ مَوْلًى لِاَنَّهُمْ ۝ ٨٨ عَلٰى مَا قَضَاهُ اللّٰهُ يَجْرُوْنَ اَفْعُلَا

گمان کرتا ہے یہ (مستہدی) سب لوگوں کو (اپنا) سردار (یا اللہ تعالیٰ کا غلام)، اسوجہ سے کہ یَجْرُوْنَ: وہ لوگ چل رہے ہیں، عَلٰی مَاقَضَاهُ اللّٰهُ: اسکے موافق جس کا حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے افعال کے اعتبار سے۔

تشریح: مَوْلٰی دو معنوں میں آتا ہے:۔ [١] مَوْلٰی بمعنیٰ سردار۔ یعنی سب کو اپنا سردار سمجھتا ہے۔ [٢] مَوْلٰی بمعنیٰ غلام، خادم قرآن سب کو اللہ تعالیٰ کا غلام سمجھتا ہے، کہ یہ لوگ اپنے نفع نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں، اس لئے نہ کسی سے امید رکھتا ہے اور نہ کسی سے ڈرتا ہے۔

يَرٰى نَفْسَهٗ بِالذَّمِّ اَوْلٰى لِاَنَّهَا ۝ ٨٩ عَلَى الْمَجْدِ لَمْ تَلْعَقْ مِنَ الصَّبْرِ وَالْاٰلَا

دیکھتا ہے وہ (مستہدی) اپنے نفس کو (بہ نسبت تعریف کے) ملامت کا زیادہ مستحق، کیونکہ اس (نفس) نے بزرگی (حاصل کرنے) کیلئے نہیں چکھا صبر اور اَلَا (تلخ چیزیں یعنی) علمی بزرگی حاصل کرنے کیلئے مشقتیں برداشت نہیں کیں

وَقَدْ قِيلَ كُنْ كَالْكَلْبِ يُقْصِيهِ اَهْلُهٗ ۝ ٩٠ وَمَا يَأْتَلِي فِي نُصْحِهِمْ مُتَبَذِّلَا

اور (بطور مثال) کہا گیا ہے: (اے مخلص مخاطب) ہو جا تو کتے کی طرح، کہ دور کرتے ہیں اسکو اس (کتے) کے مالک اور نہیں کوتاہی کرتا وہ (کتا) ان کی خیر خواہی میں، کہ (وہ ان کی حمایت میں اپنی جان کو) صرف کرنے والا ہوتا ہے۔

لَعَلَّ اِلٰهَ الْعَرْشِ يَا اِخْوَتِي يَقِي ۝ ٩١ جَمَاعَتَنَا كُلَّ الْمَكَارِهِ هُوَّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَا اِخْوَتِیْ: اے میرے بھائیو (اگر تم میری نصیحتوں کو قبول کرلو گے تو) لَعَلَّ: امید ہے عرش کا مالک، یَقِیْ: بچالے گا ہماری جماعت کو (دنیا و آخرت کی) تمام تکلیفوں سے، ھُوَّلَا: جن کی حالت یہ ہے کہ وہ گھبراہٹ میں ڈالنے والی ہیں۔

وَیَجْعَلُنَا مِمَّنْ یَّکُوْنُ کِتَابُہٗ ۹۲ شَفِیْعًا لَّھُمْ اِذْ مَا نَسُوْہُ فَیَمْحَلَا

اور (یہ بھی امید ہے کہ) بنادے ہمیں وہ (عرش کا مالک) مِمَّنْ: ان لوگوں میں سے، کہ ہو اس کی کتاب سفارش کرنے والی، لَھُمْ: ان کیلئے، اِذْ: اس لئے کہ، مَانَسُوْہُ: نہیں بھلایا تھا، انہوں نے اس (کتاب) کو کہ وہ (کتاب ان کی) شکایت کرے۔

وَبِاللّٰہِ حَوْلِیْ وَاعْتِصَامِیْ وَقُوَّتِیْ ۹۳ وَمَالِیَ اِلَّا سِتْرُہٗ مُتَجَلِّلَا

اور اللہ تعالیٰ کی مدد ہی کیساتھ ہے میرا (گناہوں سے) پھرنا اور میرا (گناہوں سے) محفوظ ہونا اور میرا (طاعت پر) قدرت پانا، اور نہیں ہے میرے لئے (کوئی چیز اعتماد کے قابل) سوائے اس کی پردہ پوشی کے، اس حال میں کہ میں اسی کے پردہ میں چھپنے والا ہوں۔

فَیَا رَبِّ اَنْتَ اللّٰہُ حَسْبِیْ وَعُدَّتِیْ ۹۴ عَلَیْکَ اعْتِمَادِیْ ضَارِعًا مُّتَوَکِّلَا

پس اے میرے رب! آپ اللہ ہیں، مجھے کافی ہیں، میرا سہارا ہیں، آپ ہی پر میرا بھروسہ ہے، اس حال میں کہ میں عاجزی کرنے والا (اور آپ پر) توکل کرنے والا ہوں۔

شرح: حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ: اس وظیفہ کو کثرت سے پڑھنے والا ہر خوف سے امن میں رہے گا (دیلمی عن شداد)۔ یہ کلمہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھا تھا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، پھر صحابہ کرام نے، اور قرآن مجید میں بھی ہے:۔ ﴿حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ﴾ پس ناظم نے بھی ان حضرات کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مقدمہ کے اختتام پر اَللّٰہُ حَسْبِیْ کہا اور یہ عاجز بندہ گنہگار بھی مقدمہ کی شرح کے اختتام پر یَا رَبِّ اَنْتَ اللّٰہُ حَسْبِیْ کہتا ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ

اِذَا مَا اَرَدْتَّ الدَّهْرَ تَقْرَأُ فَاسْتَعِذْ ٩٥ جِهَارًا مِّنَ الشَّيْطَانِ بِاللّٰهِ مُسْجَلَا

جب ارادہ کرے تو کسی بھی زمانہ میں (قرآن) پڑھنے کا، پس پناہ طلب کر تو (جہری قرارۃ میں) اونچی آواز سے شیطان (کی برائی) سے اللہ تعالیٰ کی، (کہ) یہ (استعاذہ) بلا قید کیا ہوا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ استعاذہ کسی خاص وقت یا کسی خاص موقع کیساتھ مقید نہیں ہے، بلکہ حکم عام ہے۔

عَلٰى مَا اَتٰى فِي النَّحْلِ يُسْرًا وَّاِنْ تَزِدْ ٩٦ لِرَبِّكَ تَنْزِيْهًا فَلَسْتَ مُجَهَّلَا

(استعاذہ کا یہ حکم) اس (دلیل کی بناء) پر ہے جو آئی ہے (سورۃ) نحل میں، اس حال میں کہ وہ (استعاذہ مختصر ہونے کی بناء پر) آسانی والا ہے، اور اگر زیادہ کرے تو اپنے رب کیلئے پاکی کے کلمات تو تو نہیں ہوگا جہالت کی طرف منسوب کیا ہوا۔

شرح: [١] استعاذہ کا حکم سورۃ نحل: ٩٨ میں آیا ہے :۔ ﴿فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝﴾ (پس جب تو قرآن پڑھے تو پناہ طلب کر اللہ تعالیٰ کی شیطان رجیم سے)۔ علماء نے اس حکم کی رو سے تعوذ کو عملاً ضروری قرار دیا ہے۔ [٢] استعاذہ کے الفاظ نحل والے ہی مختار ہیں کہ یہ مختصر اور آسان ہیں۔ [٣] ﴿فَاسْتَعِذْ﴾ میں طلب استعاذہ کا حکم ہے، حکم کے جواب میں اَسْتَعِيْذُ کے بجائے اَعُوْذُ کا لفظ خود باری تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو تعلیم فرمایا ہے۔ جیسے ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۝۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ۝۔ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۝۔ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ﴾ وغیرہ۔ ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ استعاذہ لفظ اَعُوْذُ ہی سے کرنا چاہیئے، اس میں قرآن کی مطابقت ہے۔ [٤] اللہ تعالیٰ کیلئے پاکی کے کلمات زیادہ کرنے کی اجازت ہے۔ بعض روایات میں اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصریح آئی ہے۔ رہا شیطان کیلئے لعنت کے کلمات کا اضافہ کرنا؟ سو یہ قراءۃ میں تو جائز نہیں، اگر چہ غیر قراءۃ میں جائز ہے۔

وَقَدْ ذَكَرُوْا لَفْظَ الرَّسُوْلِ فَلَمْ يَزِدْ ٩٧ وَلَوْ صَحَّ هٰذَا النَّقْلُ لَمْ يُبْقِ مُجْمَلَا

اور تحقیق ذکر کیا ہے (علم قراءۃ کے مصنفین نے) الفاظِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو، کہ آپ نے (نحل کے الفاظ پر کوئی لفظ بھی) زیادہ نہیں کیا، اور اگر صحیح ہوتی یہ نقل، نہ باقی رہنے دیتی اجمال کو۔

شرح: اس شعر میں دو روایتوں کا اجمالاً ذکر ہے:۔ [١] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے نحل والے الفاظ پر اضافہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا، انتہیٰ۔ ابو شامہ فرماتے ہیں کہ حدیث کی کتابوں میں اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔ [٢] نافع نے جبیر بن مطعم سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نحل والے الفاظ سے استعاذہ کیا اور فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام کے روبرو اسی طرح پڑھا ہے، یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں۔ اگر یہ روایتیں سند کی رو سے صحیح ہوتیں تو نحل والے الفاظ ہی متعین ہو جاتے۔ اسی لئے ناظم نے وَاِنْ تَزِدْ لِرَبِّكَ...الخ فرمایا ہے۔

خلاصہ: یہ ہے کہ مختار تو نحل والے الفاظ ہی ہیں، اگر ربّ کریم کی پاکی کے کلمات زیادہ کیئے جائیں تو مذکورہ دونوں روایتوں کی عدمِ صحت کی وجہ سے جائز ہیں۔

وَفِيْهِ مَقَالٌ فِي الْأُصُوْلِ فُرُوْعُهُ ٩٨ فَلَا تَعْدُ مِنْهَا بَاسِقًا وَّمُظَلِّلَا

اور اس (عملِ استعاذہ یا حکم استعاذہ یا الفاظِ استعاذہ) میں ایسی بحث ہے اُمہات الکتب میں، جس کی تفصیلات (درج) ہیں، پس نہ تجاوز کر تو ان (تفصیلات میں) سے، دراز اور سایہ ڈالنے والی (قوی دلیل) سے۔

شرح: استعاذہ کے بارے میں چار بحثیں ہیں:۔ [١] محل استعاذہ: اور وہ ابتدار قراءۃ ہے، گو بعض نے فَاسْتَعِذْ کی فاء کو تعقیب کیلئے بنا کر اسکا محل آخر قراءۃ قرار دیا ہے۔ [٢] حکم استعاذہ: جمہور مستحب کے اور بعض وجوب کے قائل ہوئے ہیں اور یہ ایک فقہی بحث ہے۔ عملاً اسکے سنت مؤکدہ ہونے پر سب کا اجماع ہے۔ [٣] الفاظِ استعاذہ: یہ بحث مفصل طور پر گزر چکی ہے۔ [٤] کیفیتِ استعاذہ: یہ بحث اگلے شعر میں آرہی ہے۔ اور ان سب کی تحقیق بڑی کتب میں دیکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِخْفَاؤُهُ (فَ)صْلٌ (اَ)بَاهُ (وُ)عَاتُنَا ٩٩ (وَ)كَمْ مِّنْ فَتًى كَالْمَهْدَوِیِّ فِيْهِ اَعْمَلَا

(دواحتمال ہیں):۔ ① اور (فاء وہمزہ کے مرموزین حمزہ ونافع کیلئے) آہستہ پڑھنا، اس (اَعُوْذُ) کا، فَصْلٌ: ایک ایسی فصل اور ایسا باب ہے، اَبَاهُ: انکار کیا ہے جس کا، وُعَاتُنَا: ہمارے حفاظ (یعنی ماہرین) نے اسکا واوٗ فاصل ہے۔ ② آہستہ پڑھنا اس (اَعُوْذُ) کا فَصْلٌ: جدائی کرنا ہے (قرآن وغیر قرآن میں)، اَبَاهُ: انکار کیا ہے اس (اخفاء) کا ہمارے حفاظ نے، اور بہت سے قوی جوان مثل (ابوالعباس احمد بن عمار) مہدوی (ف ۴۳۰ھ) کے (ہیں)۔ انہوں نے، فِيْهِ: اس (اخفاء کے صحیح اور ثابت کرنے) میں (اپنی فکر کو) استعمال کیا ہے۔

مفہوم: ① ابوشامہ اور جعبری کے قول پر فَصْلٌ کی فاء حمزہ کی اور اَبَاهُ کا ہمزہ نافع کی رمز ہے اور وُعَاتُنَا اور وَكَمْ کے دونوں واوٗ فاصل ہیں، اور یہ پہلا موقع ہے جس میں ناظم نے رمزیں استعمال کی ہیں، اور مقصد یہ ہے کہ حمزہ اور نافع سے اعوذ کا آہستہ پڑھنا بھی منقول ہے، لیکن محققین کے نزدیک یہ روایت ضعیف اور غیر معتبر ہے اسکی طرف ناظم نے اَبَاهُ وُعَاتُنَا سے اشارہ کیا ہے۔ ② ظاہر الفاظ کے لحاظ سے شعر کے دو مطلب ہیں:۔ (الف) فَصْلٌ اسم ہے جو بحث اور باب کے معنٰی میں ہے، اس تقدیر پر معنٰی یہ ہوں گے کہ اَعُوْذُ کا آہستہ پڑھنا فن قراءۃ کی بحثوں میں سے ایک بحث ہے۔ جس کو ماہرین ومحققین نے مکروہ سمجھا ہے اور اس کو اختیار نہیں کیا۔ (ب) فَصْلٌ مصدری معنٰی میں ہے، اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ اَعُوْذُ کا آہستہ پڑھنا قرآن اور غیر قرآن میں جدائی کرنا ہے، لیکن یہ کوئی قوی دلیل نہیں ہے، ماہرین ومحققین نے اسکا انکار کیا ہے، کیونکہ استعاذہ کے بارے میں نحل کی آیت مطلق ہے، اس میں اخفاء کی قید لگانا صحیح نہیں۔ البتہ جہر کی قید لگانا ظاہر کے خلاف نہیں ہے اور دوسرے مصرع میں فرماتے ہیں کہ فن کے بہت سے معتبر علماء نے اَعُوْذُ کے آہستہ پڑھنے کو پسند کیا ہے اور اس کو دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ان میں سے مہدوی بھی ہیں اور اہوازی کا بھی یہی مسلک ہے، اور حمزہ سے اس بارے میں تین روایتیں آئی ہیں:۔ ① تمام قرآن میں اَعُوْذُ آہستہ پڑھنا۔ ② خلاد کی روایت پر تمام قرآن میں تخییر ہے یعنی آہستہ پڑھو خواہ آواز سے۔ ③ دانی نے جامع البیان میں روایت نقل کی ہے کہ فاتحہ پر آواز سے اور باقی قرآن میں آہستہ، اور خلف نے بھی حمزہ سے یہی نقل کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اَعُوْذُ کو آہستہ اور آواز سے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، لیکن آواز سے پڑھنا زیادہ قوی، مختار اور طرق کے موافق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْبَسْمَلَةِ

بَسْمَلَ يُبَسْمِلُ بَسْمَلَةً ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھنا جعلی مصدر ہے یعنی ایک بڑے فقرے کو مختصر کرنے کی غرض سے فَعْلَلَةٌ کے وزن پر ایسا نیا کلمہ بنالینا جس سے بڑے فقرے کا مفہوم ظاہر ہو سکے۔ جیسے حَمْدَلَةٌ: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا)o حَوْقَلَةٌ: (لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہنا)o حَسْبَلَةٌ: (حَسْبِیَ اللّٰهُ کہنا)o هَلَّلَةٌ: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا)o حَیْعَلَةٌ: (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہنا) وغیرہ۔

وَبَسْمَلَ بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ (بِ)سُنَّـةٍ ١٠٠ (رِ)جَالٌ (نَّ)مَوْهَا (دِ)رْیَةً (وَّ)تَحَمُّلَا

اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھی ہے دو سورتوں کے درمیان بِسُنَّةٍ رِجَالٌ نَمَوْهَا دِرْیَةً (والے قالون کسائی عاصم مکی کے لئے) سنت پر عمل کرتے ہوئے ان لوگوں نے جنھوں نے اس (سنت) کو بلند کیا ہے، اس حال میں کہ یہ (حضرات) جاننے والے اور نقل کرنے والے ہیں (یعنی عقل ونقل کے جامع ہیں)۔

وَوَصْلُكَ بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ (فَ)صَاحَةٌ ١٠١ (وَ)صِلْ وَاسْكُتَنْ (كُ)لٌّ (جَ)لَا یَاهُ (حَ)صَّلَا

اور تیرا وصل کرنا دو سورتوں کے درمیان فَصَاحَةٌ (والے حمزہ کیلئے) ظاہر کر دینا ہے (متعدد احکام کا)۔ اور وصل کر یا ضرور سکتہ کر كُلٌّ جَلَا یَاهُ حَصَّلَا (والے شامی ورش بصری کیلئے)۔ ہر ایک نے اپنی تخییر کی ظاہر دلیلوں کو حاصل کرلیا ہے، (پس وَاسْكُتَنْ میں واؤ بمعنیٰ اَوْ ہے نہ کہ عاطفہ)۔

(وَ)لَا نَصَّ كَلَّا حُبَّ وَجْهٌ ذَكَرْتُهُ ١٠٢ وَفِیْهَا خِلَافٌ (جِ)یْدُهُ (وَ)اضِحُ الطُّلَا

اور (اس تخییر کے بارے میں ان اڑھائی قاریوں کی) کوئی نص نہیں ہے، كَلَّا: ہرگز نہیں (ان سے کوئی نص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں آئی یا کَلَّا: ہاں یہ صحیح ہے کہ ان سے کوئی نص نہیں آئی)، حُبّ: پسند کی گئی ہے، وہ ایک وجہ جس کو میں نے بیان کیا ہے۔ اور اس (بَسْمَلَه) میں ایسا خلف ہے جِیْدُهٗ (والے ورش کیلئے) جس کی گردن ظاہر کناروں والی ہے۔

مفہوم: شعر ۱۰۰ بِسُنَّةٍ، رِجَالٌ، نَمَوْهَا اور دِرْيَةً والے قالون کسائی عاصم مکی حدیث پر عمل کرتے ہوئے بین السورتین بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتے ہیں اور چونکہ بِسْمِ اللّٰهِ کا اختلاف اثبات وحذف کے قبیل سے ہے، اس لئے اس کی ضد سے باقی ساڑھے تین کیلئے بِسْمِ اللّٰهِ کا ترک ہے۔

شعر ۱۰۱ تارکین میں سے فَصَاحَةٌ والے حمزہ بین السورتین وصل کرتے ہیں اور اگر کسی وجہ سے سورۃ کے آخر پر وقف کر دیا تو دوسری سورۃ بسم اللہ کے ساتھ شروع کی جائے گی۔ ان کیلئے تمام قرآن ایک سورۃ کے حکم میں ہے۔ اور كُلٌّ جَلَا يَاهُ حَصَّلَا والے شامی ورش بصری کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ ① بسم اللہ کے بغیر وصل ② سورۃ کے آخر پر سکتہ کر کے دوسری سورۃ شروع کرنا، پس وَاسْكُتَنْ کا واؤ بمعنیٰ اَوْ ہے یعنی اختیار ہے کہ دونوں میں سے جو وجہ چاہو اختیار کر لو۔ اس طرح کے اختیار کو قراء کی اصطلاح میں تخییر کہتے ہیں اور یہ اصطلاح جگہ جگہ استعمال ہوگی۔

شعر ۱۰۲ لیکن اس تخییر کو ان کے لئے مشائخ نے اپنی رائے سے پسند کیا ہے، خود ان حضرات سے اس بارے میں کوئی نص وتصریح مروی نہیں۔ اور جِیْدُهٗ والے ورش کے لئے ایک تیسری وجہ بسم اللہ بھی ہے، جو خوب مشہور ہے، پس شامی بصری کیلئے وصل وسکتہ دو وجوہ ہیں، اور ورش کیلئے وصل، سکتہ اور بسم اللہ تین وجوہ ہیں اور بسم اللہ والی وجہ زیادات میں سے ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تیسری وجہ اصل ماخذ یعنی تیسیر میں نہیں ہے۔ لفظ زیادات کا ہر جگہ یہی مطلب ہوگا۔

فائدہ: (الف) بسم اللہ اور وصل وسکتہ، تینوں چیزوں میں کسی بھی قاری کیلئے سورتوں کی ترتیب شرط نہیں ہے۔
(ب) ذیل کی چار صورتوں میں سب کیلئے بالاتفاق بسم اللہ ہے:۔

۱ براءۃ کے سوا کسی اور سورۃ سے ابتداء کریں۔ ۲ سورۃ فاتحہ کے شروع میں۔ عام ہے کہ اسی سورۃ سے قراءۃ کی ابتداء ہو یا سنت پر عمل کرتے ہوئے ختم قرآن کے موقع پر وَالنَّاسِ کے بعد فاتحہ پڑھیں۔ ۳ کسی سورۃ کو ختم کر کے پھر اسی سورۃ کو شروع کریں جیسے حفظ کرنے یا وظیفہ پڑھنے میں کرتے ہیں۔ ۴ تارکین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسملہ کے اصول کے خلاف کریں۔ یعنی سورۃ کے آخر میں وصل وسکتہ کے بجائے وقف کردیں۔

ابتداء براءۃ کا حکم: وصلاً تو اسکے شروع میں کسی کیلئے بسم اللہ نہیں ہے، البتہ اگر براءۃ ہی سے پڑھنا شروع کریں تو علامہ سخاوی وغیرہ کے قول پر برکت کیلئے بسم اللہ پڑھ لی جائے۔ جیسا کہ درمیان کی آیتوں سے شروع کرتے وقت پڑھتے ہیں۔ اور دوسرے حضرات کے قول پر نہ پڑھی جائے، کیونکہ اس سورۃ کے شروع میں بسم اللہ لکھی ہوئی نہیں ہے، اگر پڑھیں گے تو رسم واجماع کے خلاف ہوگا، لیکن سخاوی کی دلیل قوی ہے۔

تنبیہ: اگر انفال کے بعد براءۃ شروع کریں تو سب کیلئے حتیٰ کہ حمزہ کیلئے بھی تین وجوہ ہیں، اور تینوں بسم اللہ کے بغیر ہیں:۔ ① عَلِيمٌ پر وقف، اور محقق یعنی علامہ جزری کے نزدیک یہی اولیٰ ہے۔ ② عَلِيمٌ پر سکتہ۔ ③ عَلِيمٌ کا براءۃ کے ساتھ وصل، اس کو شیخ المشائخ العلامہ المتولی نے صاحب نشر کی پیروی کرتے ہوئے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے، اسکے خلاف کسی کا قول التفات کے قابل نہیں۔ ۱۲

مُبَسْمِلِيْن کے دلائل: ناظم نے بسم اللہ پڑھنے والوں کے حق میں دِرْيَةً وَّتَحَمُّلًا فرمایا ہے، جس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں نے عقل ونقل کی مخالفت نہیں کی۔ کیونکہ اصول حدیث میں عقل کے خلاف ہونے کو بھی حدیث کے موضوع ہونے کا سبب بتایا ہے۔ بسم اللہ کا اختلاف اثبات وحذف کے قبیل سے ہے

اثبات بسملہ کی روایات: جن کی طرف ناظم رحمہ اللہ نے بِسُنَّةٍ سے اشارہ فرمایا ہے:۔

۱ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بسم اللہ کو مصاحف میں براءۃ کے سوا ہر سورۃ کے شروع میں لکھا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ جو مصاحف میں لکھا ہے اسے پڑھو۔

۲ جب تک بسم اللہ نازل نہیں ہوتی تھی اس وقت تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ کے ختم ہونے کا علم نہیں ہوتا تھا۔

۳ عبد اللہ ابن عباس اور سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بسم اللہ نازل ہوتی تو آپ سمجھ لیتے تھے کہ اب پہلی سورۃ ختم ہوگئی۔

۴ بسم اللہ براءۃ کے سوا ہر سورۃ کے اول میں لکھی ہوئی ہے، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بسم اللہ کئی بار نازل ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فَلِمَ كُتِبَتْ فِي الْمَصَاحِفِ اِنْ لَّمْ تُقْرَأْ کہ اگر بسم اللہ پڑھی نہیں جاتی تو مصاحف میں کس لئے لکھی ہے۔

٦ ابن مجاہد کے شاگرد ابو طاہر بن ابی ہاشم کہتے ہیں کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ابن عمر کے نزدیک بسم اللہ کا چھوڑ دینا ایسا ہی ہے جیسے اسکے سوا کسی اور آیت کو چھوڑ دیا جائے جو مصحف میں لکھی ہوئی ہو، کیونکہ جس طرح اور آیتیں مصاحف میں لکھی ہوئی ہیں، اسی طرح بسم اللہ بھی کسی فرق کے بغیر ہر سورۃ کے اول میں لکھی ہوئی ہے۔ نیز متعدد شہروں مکہ، مدینہ اور شام کے ائمہ قراءۃ کا اور عاصم کسائی کا بین السورتین بسم اللہ جہراً پڑھنے پر اجماع ہے۔

۷ حنفیہ میں سے محققین کا مذہب یہ ہے کہ بسم اللہ قرآن کی مستقل آیت ہے، جو دو سورتوں میں جدائی کرنے کیلئے نازل ہوئی ہے، اور یہ سورتوں کے اجزاء میں سے نہیں ہے۔

نماز میں بسملہ بالجہر ہو یا بالسر: اسکے بارے میں یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں میں تو ہمارے تمام علماء کرام کا آہستہ پڑھنے پر اتفاق ہے لیکن تراویح میں اختلاف ہے۔ حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب محدث پانی پتی کی رائے یہ ہے کہ بلند آواز سے پڑھی جائے، ورنہ سننے والوں کا قرآن روایت کے موافق کامل نہ ہوگا۔

حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب محدث پانی پتی کا علمی مقام کا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ شیوخ دیوبند نے جن میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب بھی شامل ہیں، آپ کو احادیث سنا کر آپ سے تبرکاً تدریس حدیث کی اجازت لی تھی۔ نیز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے صرف آپ سے تبرکاً سند حاصل کرنے کیلئے کانپور تک کا سفر فرمایا اور کانپور سٹیشن پر جہاں سے آپ دورانِ سفر گزر رہے تھے چہل حدیث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سنا کر آپ سے تبرکاً سند واجازت حاصل کی۔ (شرح سبعہ قراءات ۱/۸ حضرت مولانا قاری محی الاسلام عثمانی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ)۔

تراویح میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل: (از قلم مولانا عبدالحمید اعظمی) حضرت کے پیچھے نماز تراویح پڑھنے میں ہم نے یہ عجیب بات دیکھی کہ حضرت مرحوم ہر سورۃ کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی جہراً پڑھتے ہیں۔ مسلسل چند روز ایسا دیکھنے کے بعد آخر مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے عرض کر دیا: حضرت والا ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا! میں تراویح میں حفص کی قراءۃ پڑھتا ہوں، ان کی یہ تحقیق ہے کہ بسم اللہ ہر سورۃ کا جز ہے، اسلئے میں اس کی پابندی کرتا ہوں، لیکن چونکہ یہ مسئلہ بہرحال مختلف فیہ ہے، اس لئے میں فرائض میں ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَكْتُهُمُ الْمُخْتَارُ دُوْنَ تَنَفُّسٍ ۱۰۳ وَبَعْضُهُمُ فِي الْأَرْبَعِ الزُّهْرِ بَسْمَلَا

اور ان (ورش بصری شامی) کا سکتہ جو پسندیدہ ہے سانس لینے کے بغیر ہے۔ اور ان (شیوخ میں) کے بعض جو ہیں انہوں نے چار روشن (یعنی مشہور سورتوں) میں بسم اللہ پڑھی ہے

لَهُمْ دُوْنَ نَصٍّ وَّهُوَ فِيهِنَّ سَاكِتٌ ۱۰۴ لِحَمْزَةَ فَافْهَمْهُ وَلَيْسَ مُخَذَّلَا

ان (سکتہ کرنے والوں) کیلئے نص کے بغیر۔ وَهُوَ: اور یہی (بعض شیوخ)، فِيهِنَّ: ان (چار مشہور سورتوں) میں سکتہ کرتے ہیں حمزہ کیلئے، پس سمجھ لے تو اس (مسئلہ) کو، اور نہیں ہے یہ متروک العمل۔

تشریح: [۱] شعر ۱۰۱ میں سکتہ نون خفیفہ کے ساتھ ہے اور شعر ۱۰۳ میں سکتہ کے ساتھ اَلْمُخْتَارُ لانے میں تصریح ہے کہ ان اڑھائی قاریوں کیلئے وصل کے بجائے سکتہ پسندیدہ ہے۔

[۲] وہ مشہور چار سورتیں جن میں سے دو کے اوّل میں لَا اور دو کے شروع میں وَيْلٌ ہے یعنی قیامہ وبلد اور تطفیف وہُمَزۃ، ان چار کے شروع میں بعض شیوخ کی رائے پر وصل والوں کیلئے سکتہ اور سکتہ والوں کیلئے بسم اللہ ہوگی۔

وَمَهْمَا تَصِلْهَا أَوْ بَدَأْتَ بَرَاءَةً ۱۰۵ لِتَنْزِيلِهَا بِالسَّيْفِ لَسْتَ مُبَسْمِلَا

اور جب تو وصل کر کے پڑھے اس (براءۃ) کو (انفال کیساتھ)، یا ابتدا کرے تو براءۃ (کے شروع) سے، تو اس (براءۃ) کے سیف (یعنی حکم جہاد) پر نازل ہونے کی وجہ سے نہیں ہوگا تو بسم اللہ پڑھنے والا۔

تشریح: یعنی سورۃ براءۃ پر کسی قاری کیلئے کسی حالت میں بھی بسم اللہ نہیں ہے، خواہ اس کو انفال کے بعد شروع کریں یا اسی سے ابتدا کریں، اس بناء پر کہ اس کی ابتداء میں جہاد کی آیتیں آئی ہیں اور بسم اللہ آیتِ رحمت ہے پس رحمت اور عذاب وغصہ کا جمع کرنا مناسب نہیں، یہ نکتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، اور ابوبکر بن باقلانی کہتے ہیں کہ جمہور اہل علم اسی پر ہیں۔ اور بسم اللہ نہ ہونے کی اصل علت یہ ہے کہ باجماع صحابہ مصاحف میں براءۃ کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی اور نہ اس پر نازل ہوئی ہے، یا یہ وجہ ہے کہ یہ معنًی انفال کے ساتھ ہے۔ پس دونوں ایک سورۃ کے حکم میں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا بُدَّ مِنْهَا فِي ابْتِدَائِكَ سُوْرَةً ۱۰۶ سِوَاهَا وَفِي الْأَجْزَاءِ خُيِّرَ مَنْ تَلَا

اور ضروری ہے وہ (بسم اللہ) تیرے کسی اور سورۃ کو شروع کرنے کی حالت میں، سوا اس (براءۃ) کے، اور (سورتوں کے) اجزاء میں اختیار دیا گیا ہے اس شخص کو جو تلاوت کرے۔

شرح: یعنی جب سورۃ براءۃ کے سوا کسی اور سورۃ کے اول سے پڑھنا شروع کریں، عام ہے کہ یہ شروع کرنا وقف کے بعد ہو یا قطع کے، دونوں صورتوں میں تمام قراء کیلئے بسملہ ضروری ہے۔ اور سورۃ کے اجزاء میں یعنی سورۃ کے شروع کے بعد خواہ ایک ہی آیت کے بعد ہو، پڑھنے والے کو اختیار ہے، بسم اللہ پڑھے چاہے نہ پڑھے اور سورۃ براءۃ کی درمیانی آیتوں کا بھی یہی حکم ہے، کیونکہ ناظم نے یہ فرمایا ہے کہ اجزاء میں پڑھنے والے کو اختیار ہے۔ چونکہ اجزاء کو عام رکھا ہے جو عام سورتوں کی طرح سورۃ براءۃ کو بھی شامل ہے، لیکن متقدمین سے اس بارے میں کوئی نص نہیں ہے، اور بعض علماء نے براءۃ کی ابتداء کی طرح اس کے اجزاء میں بھی بسم اللہ کو جائز نہیں رکھا۔ ان کے نزدیک اس میں حکم جہاد کا سبب عام ہے، اور دونوں مذہب صحیح ہیں۔

وَمَهْمَا تَصِلْهَا مَعْ أَوَاخِرِ سُوْرَةٍ ۱۰۷ فَلَا تَقِفَنَّ الدَّهْرَ فِيهَا فَتَثْقُلَا

اور جب وصل کر دے تو اس (بسم اللہ) کا سورتوں کے آخر کے ساتھ، تو (اب) کبھی بھی وقف نہ کرنا اس (بسم اللہ) پر (ورنہ) تو گراں بار ہو جائیگا۔

مطلب یہ ہے کہ اگر سورۃ کے آخر کا بسم اللہ کے ساتھ وصل کر دیا جائے تو اب بسم اللہ پر وقف نہ کرنا چاہیئے، بلکہ اسکا بھی آئندہ سورۃ سے وصل ہی کرنا ضروری ہے، ورنہ اعتراضات کی بوچھاڑ ہو جائے گی اور تو ان کا جواب نہ دے سکے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ قَبْلِ هَمْزِ الْقَطْعِ صِلْهَا لِوَرْشِهِمْ ١١٢ وَأَسْكَنَهَا الْبَاقُوْنَ بَعْدُ لِتَكْمُلَا

اور ہمزہ قطعی سے پہلے صلہ کر تو اس (میم جمع) کا، ان (قراء میں) کے ورش کیلئے۔ اور ساکن پڑھا ہے اس (میم جمع) کو باقی قراء نے جو ان (نافع وکی) کے بعد ہیں، تاکہ (قراءۃ کی وجوہ) کامل ہو جائیں۔

تفہیم: ١ میم جمع وہ ہے جو کاف، تاء، ھاء کے بعد ساکن ہو:۔ جیسے ﴿مِنْكُمْ، اَنْتُمْ، مِنْهُمْ﴾ اور جب اسکے بعد حرفِ متحرک ہو تو دِرَاكًا والے مکی بلا خلف اور قالون بالخلف اس میم جمع کو ضمہ دے کر اسکا واؤ کے ساتھ صلہ کرتے ہیں:۔ جیسے ﴿عَلَيْهِمْ غَيْرِ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ﴾ یا تقدیری ہو:۔ جیسے ﴿كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ۔ فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ﴾ وغیرہ۔ اور فَاحْكُمْ۔ رَبِّ احْكُمْ وغیرہ میں میم ساکن جمع کی نہیں ہے، اس لئے ان دونوں کی میم میں صلہ نہیں ہوگا۔ ٢ صلہ یہ ہے کہ میم جمع کے ضمہ کو واؤ مدہ کی طرح ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جائے، اس سے کم مقدار جائز نہیں۔ ٣ مکی کیلئے میم جمع میں ہر جگہ صلہ ہوگا۔ اور چونکہ ان کی قراءۃ میں مدِ منفصل میں قصر ہے، اس لئے اگر صلہ کے بعد ہمزہ قطعی آجائے تب بھی صلہ کے ساتھ مدِ منفصل نہیں ہوگا۔ ٤ قالون کیلئے میم جمع میں صلہ وعدم صلہ دونوں ہیں۔ پھر ان کی روایت میں مدِ منفصل میں قصر وتوسط دو وجوہ ہیں۔ پس چاروں ضربی وجوہ پر عمل ہوگا۔ ٥ ورش کیلئے میم جمع میں صلہ صرف ہمزہ قطعی سے پہلے ہوگا، اور طول بھی ہوگا۔ ٦ صلہ والوں کیلئے صرف وصلاً صلہ ہوگا، اور اگر کسی وجہ سے میم جمع پر وقف کر دیا تو صلہ کسی کیلئے بھی نہیں ہوگا۔ ٧ باقی پانچ کیلئے میم جمع میں سکون ہے۔

وَمِنْ دُوْنِ وَصْلٍ ضَمُّهَا قَبْلَ سَاكِنٍ ١١٣ لِكُلٍّ وَّبَعْدَ الْهَاءِ كَسْرُ فَتَى الْعَلَا

اور صلہ کے بغیر ضمہ ہے اس (میم جمع) کا ساکن سے پہلے سب کیلئے۔ اور ھاء کے بعد کسرہ دینا (میم جمع کو ثابت ہے) فَتَى الْعَلَا کیلئے۔

مَعَ الْكَسْرِ قَبْلَ الْهَا اَوِ الْيَاءِ سَاكِنًا ١١٤ وَفِي الْوَصْلِ كَسْرُ الْهَاءِ بِالضَّمِّ (شَمْلَلَا

اس حال میں کہ وہ (میم جمع اس) کسرہ کیساتھ (ہو جو) ھاء سے پہلے (ہو) یا (اس) یاء ساکنہ (کیساتھ ہو) کہ وہ بھی (ھاء سے) پہلے ہو۔ اور وصل میں ھاء کا کسرہ جو ہے شَمْلَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) وہ (ضمہ کو) جلدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے لے آیا ہے، (پس ایسی ھاء میں ان دونوں کیلئے ضمہ ہے)۔

کَمَا بِهِمُ الْاَسْبَابُ ثُمَّ عَلَيْهِمُ الْـ ۱۱۵ ـقِتَالُ وَقِفْ لِلْكُلِّ بِالْكَسْرِ مُكْمِلَا

جیسے ﴿بِهِمُ الْاَسْبَابُ﴾ اور ﴿عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ﴾۔اور وقف کرتو (اس میم جمع پر) تمام (قراء) کیلئے (ھاء کے) کسرہ کے ساتھ، اس حال میں کہ تو (تمام قراء کی وجوہ کی معرفت کو) مکمل کرنے والا ہو۔

شرح: اگر میم جمع حرفِ ساکن سے پہلے ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں:۔ الف میم جمع سے پہلے کاف اور تاء ہو جیسے ﴿عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ﴾ ب میم جمع سے پہلے ھاء ہو اور اس ھاء سے پہلے یاء ساکنہ یا کسرہ نہ ہو جیسے ﴿مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ ان دونوں صورتوں میں کوئی اختلاف نہیں سب کیلئے میم اور اس سے پہلے والے حرف دونوں کا ضمہ ہے، (یہ حکم وَمِنْ دُوْنِ وَصْلٍ ضَمُّهَا قَبْلَ سَاكِنٍ۔ لِكُلِّ میں بیان ہوا۔اور وَبَعْدُ کا واؤ فاصل ہے)۔ ت میم جمع سے پہلے ھاء ہو اور اس ھاء سے پہلے یاء ساکنہ یا کسرہ ہو جیسے ﴿بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۔ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ﴾ اس صورت میں اختلاف ہے، پس بصری کیلئے ھاء اور میم دونوں کا کسرہ ہے: بِهِمِ الْاَسْبَابُ۔ عَلَيْهِمِ الْقِتَالُ، (یہ حکم وَبَعْدَ الْهَاءِ سے اَوِالْيَاءِ سَاكِنًا تک میں بیان ہوا) اور حمزہ کسائی کیلئے ھاء اور میم دونوں کا ضمہ ہے، (یہ حکم وَفِي الْوَصْلِ میں بیان ہوا، نیز وَفِي الْوَصْلِ کی قید سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم وصلاً ہیں)، اور باقیین کیلئے ھاء کا کسرہ اور میم کا ضمہ ہے، یہ حکم ضد سے نکلا۔ اگر میم جمع پر وقف کر دیا تو ساتوں کیلئے ھاء کا کسرہ اور میم کا سکون ہے، یہ حکم وَقِفْ لِلْكُلِّ بِالْكَسْرِ مُكْمِلَا سے معلوم ہوا۔

تنبیہ: حمزہ کے لئے ﴿عَلَيْهُمْ۔ اِلَيْهُمْ۔ لَدَيْهُمْ﴾ ان تین مخصوص کلمات میں وصلاً وقفاً ھاء کا ضمہ ہی ہوگا، یہ حکم شعر ۱۱۵ سے معلوم ہو چکا ہے۔

مکتبۃ القراءۃ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْإِدْغَامِ الْكَبِيرِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَدُونَكَ الْإِدْغَامُ الْكَبِيرُ وَقُطْبُهُ ۱۲۶ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ فِيهِ تَحَفَّلَا

[illegible]

[illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی دو وجوہ ہیں:۔ ابدال و تحقیق، لیکن تیسیر و نظم کے طریق سے سوسی کیلئے ادغام اور ہمزہ ساکنہ کا ابدال اور دوری کیلئے اظہار اور ہمزہ ساکنہ کی تحقیق ہے، اور اسی پر عمل ہے۔ اس کی تصریح علامہ سخاوی نے کی ہے جو بلا واسطہ ناظم کے شاگرد اور شاطبیہ کے پہلے شارح ہیں۔

فَفِي كِلْمَةٍ عَنْهُ مَنَاسِكَكُمْ وَمَا ۱۱۷ سَلَكَكُّمْ وَبَاقِي الْبَابِ لَيْسَ مُعَوَّلَا

پس ایک کلمہ میں اس (ابو عمرو بصری) سے ﴿مَنَاسِكَكُمْ﴾ اور ﴿مَاسَلَكَكُمْ﴾ (کا ادغام ہے)، اور اس (ایک کلمہ کے مثلین کے) باب کا باقی (حصہ) جو ہے، نہیں ہے وہ (ادغام کے بارے میں) اعتماد کیا ہوا۔

مفہوم: اس باب میں صرف مثلین کے ادغام کا ذکر مقصود ہے، اور یہ ایک کلمہ میں بھی ہوتا ہے اور دو میں بھی، ایک کلمہ والے مثلین میں سے بصری نے صرف ﴿مَنَاسِكَكُّمْ﴾ (بقرع ۲۵) اور ﴿مَاسَلَكَكُّمْ﴾ (مدثر ع۲) میں ادغام کیا ہے اور ﴿بِشِرْكِكُمْ۔ جِبَاهُهُمْ﴾ جیسے کلمات میں ہر جگہ اظہار ہی ہے اور ادغام والی روایت ضعیف ہے۔

وَمَا كَانَ مِنْ مِثْلَيْنِ فِي كِلْمَتَيْهِمَا ۱۱۸ فَلَا بُدَّ مِنْ إِدْغَامِ مَا كَانَ أَوَّلَا

اور جو (دو حروف کا مجموع) اس حال میں کہ ہو وہ مثلین میں سے اپنے دو کلموں میں (پایا جائے)، پس ضروری ہے ادغام اس (حرف) کا جو ہو اول۔

كَيَعْلَمُ مَا فِيهِ هُدًى وَّطُبِعَ عَلَى ۱۱۹ قُلُوبِهِمْ وَالْعَفْوَ وَأْمُرْ تَمَثَّلَا

جیسے يَعْلَمُ مَا، فِيهِ هُدًى اور طُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ اور الْعَفْوَ وَأْمُرْ ضرور جان لے تو (ان مثالوں کو)۔

إِذَا لَمْ يَكُنْ تَا مُخْبِرٍ أَوْ مُخَاطَبٍ ۱۲۰ أَوِ الْمُكْتَسِي تَنْوِينَهُ أَوْ مُثَقَّلَا

(مثلین میں سے پہلے حرف کا ادغام اس وقت ہوگا) جبکہ نہ ہو وہ (پہلا حرف) تاء متکلم، یا تاء مخاطب، یا (نہ ہو وہ حرف) جو لباس پہنانے والا ہو اپنی تنوین کو، یا (نہ ہو وہ حرف) مشدد۔

كَكُنْتُ تُرَابًا أَنْتَ تُكْرِهُ وَاسِعٌ ۱۲۱ عَلِيمٌ وَّأَيْضًا تَمَّ مِيقَاتُ مُثِّلَا

جیسے ﴿كُنْتُ تُرَابًا، أَنْتَ تُكْرِهُ، وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور نیز تَمَّ مِيقَاتُ﴾ مثال کے ذریعہ (ہر ایک مانع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو) بیان کر دیا گیا ہے، (پس یہ ادغام کے موانع ہیں)۔

شرح: شعر ۱۱۸: اگر مثلین دو کلموں میں جمع ہو رہے ہوں اور دونوں متحرک ہوں اور رسماً متصل ہوں، تو پہلے حرف کا دوسرے میں ادغام ضروری ہے۔ مثالیں بیان ہو چکی ہیں۔

شعر ۱۲۰: اسمیں ادغام مثلین کے چار موانع بیان ہوئے ہیں:۔ اگر ① پہلا حرف تاء متکلم ہو جیسے ﴿كُنْتُ تُرَابًا﴾ ② پہلا حرف تاء مخاطب ہو جیسے ﴿اَنْتَ تُكْرِهُ﴾ ③ پہلا حرف منون ہو جیسے ﴿وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ ④ پہلا حرف مشدد ہو جیسے ﴿تَمَّ مِيْقَاتُ﴾ تو موانع کی وجہ سے ان چاروں صورتوں میں ادغام نہ ہوگا۔

وَقَدْ اَظْهَرُوْا فِي الْكَافِ يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ۔ ۱۲۲ اِذِالنُّوْنُ تُخْفٰى قَبْلَهَا لِتُجَمَّلَا

اور تحقیق اظہار کیا ہے (ناقلین نے) يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ کے کاف میں، اس لئے کہ نون جو ہے وہ اخفاء سے پڑھا جاتا ہے اس (کاف) سے پہلے، تاکہ خوبصورت بنا دیا جائے یہ (کلمہ)۔

شرح: ﴿فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ﴾ (لقمان ع ۳) میں ادغام کا قاعدہ تو پایا جا رہا ہے کہ اجتماعِ مثلین یعنی دو کاف جمع ہیں اور کوئی مانع ادغام بھی نہیں ہے، اسکے باوجود اہل ادا نے اسمیں ادغام نہیں کیا، اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ کاف سے پہلے اخفاء والا نون ہے اور یہ اخفاء ہی ادغام کے قائم مقام ہے۔ لِتُجَمَّلَا تَجَمُّلًا (مزین کرنا) مضارع واحد مؤنث غائب۔ لِتُجَمَّلَا سے ایک تاء محذوف ہے اور الف اطلاقی ہے اور یہ باب تَفَعُّلٌ سے ہے۔

وَعِنْدَهُمُ الْوَجْهَانِ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ ۱۲۳ تَسَمّٰى لِاَجْلِ الْحَذْفِ فِيْهِ مُعَلَّلَا

اور (ان ادغام والوں) کے نزدیک دو وجوہ ہیں ہر ایسے کلمہ میں کہ نام پایا ہے جس نے مُعَلَّلَا (معلل)، اس حذف کی وجہ سے جو اس میں ہوا ہے (یعنی تعلیل ہونے کی وجہ سے اس کو معلل کہتے ہیں)۔

كَيَبْتَغِ مَجْزُوْمًا وَّاِنْ يَّكُ كَاذِبًا ۱۲۴ وَيَخْلُ لَكُمْ عَنْ عَالِمٍ طَيِّبِ الْخَلَا

جیسے يَبْتَغِ (غَيْرَ الْاِسْلَامِ) اور اِنْ يَّكُ كَاذِبًا اور يَخْلُ لَكُمْ، مَجْزُوْمًا: اس حال میں کہ (ان میں سے) ہر ایک جزم دیا گیا ہے، (تو ان کو) ایسے عالم سے (نقل کر دے) جو عمدہ علم والا ہے۔

شرح: ۱۲۳: تین کلمات ایسے ہیں جن کے آخر سے جازم کی وجہ سے حرفِ علت حذف ہو گیا اور بعد والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمہ سے ملنے سے اجتماعِ مثلین کی صورت پیدا ہوگئی، وہ یہ ہیں:۔ [۱] وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ (ال عمران ع ۹) اس کی اصل یَبْتَغِیْ تھی، مَنْ جازم نے یاء کو حذف کیا تو دو غین جمع ہوگئیں۔ [۲] اَرْضًا یَّخْلُ لَکُمْ (یوسف ع ۲) اس کی اصل یَخْلُوْ تھی، اس کے جازم یعنی جواب امر نے واؤ کو حذف کیا تو دو لام جمع ہو گئے۔ [۳] وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا (غافر ع ۴) اس کی اصل یَكُوْنُ تھی، اِنْ جازم نے نون کو ساکن کیا تو واؤ اور نون دو ساکن جمع ہو گئے، پھر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے واؤ کو حذف کیا، پھر آخر سے نون کو بھی خلافِ قیاس تخفیفاً حذف کیا تو دو کاف جمع ہو گئے۔ ابوعمرو بصری سے ادغام نقل کرنے والے ان تینوں میں ادغام واظہار دونوں وجوہ بتاتے ہیں، اور دونوں صحیح ہیں۔ موجودہ صورت کے اعتبار سے ادغام اور اصل کے اعتبار سے اظہار۔ اور سوسی کیلئے دونوں ہی وجوہ پڑھی جائیں گی۔

وَيٰقَوْمِ مَالِيْ ثُمَّ يٰقَوْمِ مَنْ بِلَا ۱۲۵ خِلَافٍ عَلَى الْاِدْغَامِ لَا شَكَّ اُرْسِلَا

اور يٰقَوْمِ مَالِيْ پھر يٰقَوْمِ مَنْ (يَّنْصُرُنِيْ) بلا خلاف ادغام پر، (اور) بلا کسی شک کے چھوڑے گئے ہیں۔

شرح: یہ ایک سوالِ مقدر کا جواب ہے، کہ جس طرح يَبْتَغِ، يَخْلُ اور يَكُ کے آخر سے حروفِ علت اور نون حذف ہوئے ہیں، ایسے ہی يٰقَوْمِ کے آخر سے بھی یاءِ متکلم حذف ہوئی ہے، کیونکہ اس کی اصل يٰقَوْمِيْ تھی، لہٰذا وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ (ھود ع ۳) اور يٰقَوْمِ مَالِيْ (غافر ع ۵) میں بھی ادغام واظہار دو وجوہ ہونی چاہئیں؟

جواب: ان کا يَبْتَغِ وغیرہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں، بلکہ یہ قیاس مع الفارق ہے، کیونکہ ان تین کلمات میں حروفِ علت نفسِ کلمہ کے ہیں، جو جازم کی وجہ سے حذف ہوئے ہیں، اور يٰقَوْمِ کے آخر سے جو یاءِ متکلم حذف ہوئی ہے وہ ایک علیحدہ کلمہ ہے، اس کا حذف کسی سبب سے نہیں ہوا، بلکہ بعض کے قول پر يٰقَوْمِ شروع ہی سے یاءِ متکلم کے بغیر ہے اور یہ بھی فصیح لغت ہے۔

وَاِظْهَارُ قَوْمٍ اٰلَ لُوْطٍ لِّكَوْنِهٖ ۱۲۶ قَلِيْلَ حُرُوْفٍ رَدَّهٗ مَنْ تَنَبَّلَا

اور اظہار سے پڑھنا ایک قوم کا اٰلَ لُوْطٍ (کے لام) کو، اس (اٰلَ) کے کم حرفوں والا ہونے کی بنا پر، رد کیا ہے اس (اظہار) کا اس (عالم) نے جو کامل ہوگیا ہے (علم میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِاِدْغَامِ لَكَ كَيْدًا وَّلَوْحَجَّ مُظْهِرٌ ١٢٧ بِاِعْلَالِ ثَانِيْهِ اِذَا صَحَّ لَاعْتَلَا

لَكَ كَيْدًا کے ادغام کے ذریعہ (اسکا تعلق ما قبل سے ہے)۔ اور اگر دلیل بناتا اظہار کرنے والا اس (اٰلَ) کے دوسرے حرف کی تعلیل کو، بشرطیکہ صحیح ہوتا یہ (اظہار نقلاً)، البتہ بلند (غالب) ہو جاتا وہ (اظہار کرنے والا)۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ بغداد کے عام علماء نے جن میں ابوبکر ابن مجاہد بھی ہیں، اور موقعوں میں ادغام کرتے ہوئے بھی اٰلَ لُوْطٍ (حجر ع ۴ و ع ۵ نمل ع ۴، قمر ع ۲) میں چاروں جگہ لام کا اظہار کیا ہے، اس بناء پر کہ اٰلَ میں حروف کم ہیں، دانی وغیرہ نے لَكَ كَيْدًا کے ادغام کے ذریعہ ان کا رد کیا ہے اور یہ بتایا کہ اگر قلیل الحروف ہونا مانع ادغام ہوتا تو لَكَ كَيْدًا میں ادغام نہ ہوتا۔ عجیب بات ہے کہ دو حرفی لَكَ کا تو ادغام کرتے ہیں اور اٰلَ جو تین حرفی ہے اسکا اظہار کرتے ہیں۔ ناظم نے ان کے جواب میں وَلَوْ حَجَّ مُظْهِرٌ... الخ فرمایا ہے، کہ اگر اظہار کرنے والے اٰلَ کے دوسرے حرف کی تعلیل کو اظہار کا سبب بتاتے اور یہ کہتے کہ اٰلَ کے دوسرے حرف میں دو مرتبہ تعلیل ہو چکی ہے جیسا کہ اگلے شعر میں ان دو تعلیلوں کا ذکر فرمایا ہے، اگر ادغام کریں تو ایک اور تعلیل ہو کر پے در پے تین تعلیلیں جمع ہو جائیں گی تو بات بن جاتی، بشرطیکہ نقلاً بھی ثابت ہوتا۔ شاطبیہ کے بعض شارحین نے اس توجیہ کو بھی قبول نہیں کیا، کیونکہ اظہار کرنے والے قَالَ لَهٗ میں ادغام کرتے ہیں، حالانکہ اٰلَ اور قَالَ میں حروف اور تعلیل کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، پس عام قاعدہ کی رو سے اٰلَ لُوْطٍ میں ادغام ہی ہوگا۔

فائدہ: حَجَّ یہاں اِحْتَجَّ کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی اس نے دلیل پیش کی اور غالب ہو گیا، لیکن یہاں یہ معنیٰ نہیں لے سکتے، کیونکہ اس صورت میں لَاعْتَلَا بے فائدہ ہو جائے گا، اس لئے کہ جو حجت میں غالب ہوتا ہے اس کو بلندی تو حاصل ہو ہی جاتی ہے۔

فَاِبْدَالُهٗ مِنْ هَمْزَةٍ هَاءُ اَصْلُهَا ١٢٨ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ مِنْ وَّاوٍ اُبْدِلَا

پس اس (اٰلَ کے الف) کا ابدال اس ہمزہ سے ہے جس کی اصل ھاء تھی، اور بعض لوگوں (ابوالحسن بن شنبوذ وغیرہ) نے کہا ہے کہ واؤ سے بدلا گیا ہے یہ (الف)۔

شرح: اٰلَ کی تعلیل میں دو مذہب ہیں:۔

[١] اٰلَ اصل میں اَهْلٌ تھا کیونکہ اس کی تصغیر اُهَيْلٌ آتی ہے، ھاء کو ہمزہ سے بدلا تاکہ اسکو الف سے بدلنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت نکل آئے، پس یہ أأْلٌ ہوگیا، دوسرے ہمزہ کو وجوباً الف سے بدلا آلٌ ہوگیا۔ یہ سیبویہ اور اکثر متقدمین کا مذہب ہے۔

٢ آلٌ کی اصل اَوَلٌ تھی، کیونکہ اس کی تصغیر اُوَیْلٌ آتی ہے، پھر قَالَ کے مشہور قاعدہ کی بنا پر واؤ الف سے بدل گیا آلٌ ہوگیا۔ یہ کسائی وغیرہ کا مذہب ہے، ابو شامہ اور بعض متاخرین نے اسی کو قوی کہا ہے۔ یہ دوسری تعلیل زیادات میں سے ہے۔

وَوَاوُ هُوَ الْمَضْمُومِ هَاءً كَهُوْ وَّمَنْ ١٢٩ فَأَدْغِمْ وَمَنْ يُّظْهِرْ فَبِالْمَدِّ عَلَّلَا

اور اس هُوَ کا واؤ جو ھاء کے اعتبار سے ضمہ دیا گیا ہو (یعنی اس کی ھاء مضموم) ہو جیسے ﴿هُوْ وَّمَنْ﴾، پس تو اس (کے واؤ) کا (بعد کے واؤ میں) ادغام کر۔ اور جو (اس واؤ کا) اظہار کرتا ہے، اس نے (واؤ کی) مدیت کیساتھ علت بیان کی ہے۔

شرح: اگر هُوَ کی ھاء مضموم ہو، اور یہ اس صورت میں ہوگا کہ ھاء سے پہلے واؤ، فاء اور لام نہ ہو اور اس کے بعد دوسرا واؤ آجائے۔ جیسے هُوَ وَالَّذِيْنَ اور هُوَ وَمَنْ يَّأْمُرُ وغیرہ، تو وہاں ادغام مثلین کے عام قاعدہ کے موافق صرف ادغام ہے یعنی هُوْ وَّالَّذِيْنَ اور هُوْ وَّمَنْ يَّأْمُرُ پڑھتے ہیں، اور ابن مجاہد وغیرہ نے ایسے موقعوں میں اظہار کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی کہ جب ادغام کیلئے واؤ کو ساکن کریں گے تو وہ مدہ ہو جائے گا، اور مدہ کا ادغام منع ہے، آگے اسکا رد کرتے ہیں۔

تنبیہ: وَوَاوُ هُوَ کے بعد اَلْمَضْمُوْمِ هَاءً قید احترازی ہے، اس سے واؤ، فاء اور لام کے بعد والی هُوَ کی واؤ نکل گئی، جس کی ھاء بصری کی قراءۃ پر ساکن ہے اور ایسے کلمات صرف تین ہیں:۔ ١ وَهْوَ وَّلِيُّهُمْ انعام ع ١٥ ٢ فَهْوَ وَّلِيُّهُمْ نحل ع ٨ ٣ وَهْوَ وَّاقِعٌ شوریٰ ع ٣، ان تینوں میں بلا خلف ادغام ہے، کیونکہ ان کا واؤ ساکن ہونے سے اس لئے مدہ نہیں ہوتا کہ ماقبل ضمہ نہیں ہے۔

يَأْتِيَ يَوْمٌ اُدْغِمُوْهُ وَنَحْوُهُ ١٣٠ وَلَا فَرْقَ يُنْجِيْ مَنْ عَلَى الْمَدِّ عَوَّلَا

([illegible]) [illegible] کہ يَأْتِيَ يَوْمٌ کا ادغام کیا ہے (تمام ناقلین نے) اور اس جیسے (نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى وغیرہ) کا [illegible] فرق جو بچائے اعتراض سے اس شخص کو جس نے (واؤ کے) مدہ (ہونے) پر اعتماد کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: مطلب یہ ہے کہ جولوگ ھُوَ وَمَنْ جیسی مثالوں میں ادغام کے بجائے اظہار کرتے ہیں، ان کے جواب میں جمہور علماء کہتے ہیں کہ یَأْتِیَ یَوْمٌ اور نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی وغیرہ میں ادغام پر اجماع ہے، ان میں آپ بھی ادغام ہی کرتے ہیں، حالانکہ ان میں بھی یاء ساکن ہونے کے بعد مدہ ہو جاتی ہے، اور ھُوَ وَمَنْ اور یَأْتِیَ یَوْمٌ میں ذرا بھی فرق نہیں، کیونکہ ان میں ادغام کے سبب واؤ یاء ساکن ہوکر عارضی طور پر مدہ بن جاتے ہیں، اسلئے عارضی مدیت مانع ادغام نہیں، البتہ وہ مدیت مانع ادغام ہے جو اصلی ہو جیسے وَمَاتُوْا وَھُمْ اور فِیْ یَوْمٍ وغیرہ میں ہے۔ اسکا باقی رکھنا ضروری ہے اور ادغام نہیں ہوگا۔

وَقَبْلَ یَئِسْنَ الْیَاءُ فِی الّٰٓئِ عَارِضٌ ۱۳۱ سُکُوْنًا اَوَاصْلًا فَھُوَ یُظْھِرُ مُسْھِلَا

اور یَئِسْنَ سے پہلے اَلّٰٓئِیْ میں یاء عارضی ہے، سکون کے اعتبار سے بھی اور اصل کے اعتبار سے بھی، پس وہ (ابوعمرو بصری) اظہار کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ آسانی کا راستہ اختیار کرنے والے ہیں۔

تشریح: اَلّٰٓئِیْ کو بزی بصری دو طرح پڑھتے ہیں:۔ [1] یاء کے بغیر صرف ہمزہ کی تسہیل سے۔ [2] ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال کر کے مد لازم کے ساتھ۔ پہلی صورت میں تو اس میں کسی جگہ بھی مثلین جمع نہ ہونے کی وجہ سے ادغام کا قاعدہ نہیں پایا جاتا اور دوسری صورت میں طلاق والے وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ میں ابدال کے سبب مثلین یعنی دو یاء جمع ہو جاتی ہیں، لیکن بصری اس میں ادغام نہیں کرتے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی یاء کا سکون بھی عارضی ہے اور اصل کے اعتبار سے بھی یاء عارضی ہے، کیونکہ یہ اصل میں ہمزہ تھی، اس لئے اس کو اظہار ہی سے پڑھتے ہیں، یہ تو دانی اور ناظم کا مذہب ہے اور دوسرے اہل ادا کی ایک جماعت کے نزدیک پہلی یاء کا دوسری میں ادغام ہے اور نشر میں نہ صرف سوسی کیلئے بلکہ پورے بصری اور بزی کیلئے اظہار وادغام دونوں وجوہ کو صحیح بتایا ہے اور آجکل عمل بھی اسی پر ہے۔ پس اظہار کی صورت میں وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ اور ادغام کی صورت میں وَالّٰٓئِیّ یَّئِسْنَ دونوں وجوہ ابدال کی صورت میں ہیں، اور اظہار کی صورت میں مد لازم کلمی مخفف اور ادغام کی صورت میں مد لازم کلمی مثقل ہوگا۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اِدْغَامِ الْحَرْفَيْنِ الْمُتَقَارِبَيْنِ فِيْ كِلْمَةٍ وَّفِيْ كِلْمَتَيْنِ

[۱] تقارب مخرج کے اعتبار سے ہو یا صفات کے اعتبار سے اور خواہ دونوں طرف سے ہو، اس لئے ناظم نے متقاربین کہا تاکہ متجانسین بھی شامل ہوسکیں۔ [۲] مثلین میں تو پہلے حرف کو ساکن کر کے ادغام کرتے ہیں اور متقاربین و متجانسین میں پہلے حرف کو ساکن کر کے دوسرے حرف سے بدلتے بھی ہیں اور پھر ادغام کرتے ہیں۔ [۳] ادغام میں دونوں حرفوں کے ادا کرنے میں عضو ایک ہی مرتبہ کام کرتا ہے۔ [۴] اس باب میں متقاربین اور متجانسین دونوں قسم کے ادغام کا بیان آئے گا۔

وَإِنْ كِلْمَةٌ حَرْفَانِ فِيْهَا تَقَارَبَا ١٣٢ فَإِدْغَامُهُ لِلْقَافِ فِي الْكَافِ مُجْتَلَا

اور اگر کوئی کلمہ (ایسا ہو) کہ ایسے دو حرف ہوں اس (کلمہ) میں جو (مخرج یا صفت کے اعتبار سے) قریب ہوں تو ادغام کرنا اس (بصری) کا قاف کا کاف میں دیکھا ہوا ہے (یعنی مشہور ہے)۔

وَهٰذَا إِذَا مَا قَبْلَهُ مُتَحَرِّكٌ ١٣٣ مُبِيْنٌ وَّبَعْدَ الْكَافِ مِيْمٌ تَخَلَّلَا

اور یہ (قاف کا کاف میں ادغام اس وقت ہوتا ہے) جبکہ اس (قاف) سے پہلے (ایسا) متحرک (حرف) واقع ہو جو ظاہر ہو اور کاف کے بعد میم (واقع) ہو، وہ (بصری اسی قاف کے ادغام کے ساتھ) مخصوص ہو گئے ہیں (جس میں یہ دونوں شرطیں ہوں)۔

كَيَرْزُقُكُمْ وَاثَقَكُمْ وَخَلَقَكُّمْ ١٣٤ وَمِيْثَاقَكُمْ أَظْهِرْ وَنَرْزُقُكَ انْجَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جس مدغم میں یہ دونوں شرطیں جمع ہوں اس کی مثالیں) یَرْزُقْکُّمْ (اور) وَاثَقَکُّمْ اور خَلَقَکُّمْ کی طرح ہیں۔ وَاَظْهِرْ: اور اظہار سے پڑھ تو مِیثَاقَکُمْ اور نَرْزُقُكَ (کے قاف) کو (مدغم و مظہر دونوں کی مثالوں سے بصری کا مذہب خوب) ظاہر ہوگیا۔

شعوہ: مطلب یہ ہے کہ ایک کلمہ والے متقاربین میں سے قاف کا کاف میں ادغام دو شرطوں کیساتھ ہوگا:۔ [۱] قاف سے پہلے حرفِ متحرک واضح طور پر ہو۔ لفظ مُبِیْنْ تاکید کیلئے ہے۔ [۲] کاف کے بعد میم جمع ہو:۔ یَرْزُقُکُمْ، وَاثَقَکُمْ، خَلَقَکُمْ جیسی مثالوں میں ادغام کی دونوں شرطیں موجود ہیں، اور مِیثَاقَکُمْ میں قاف سے پہلے الف (ساکن) ہے، اور نَرْزُقُكَ میں کاف کے بعد میم جمع نہیں ہے، اس لئے ان جیسی مثالوں میں ادغام نہیں ہوگا۔

وَاِدْغَامُ ذِی التَّحْرِیْمِ طَلَّقَکُنَّ قُلْ ١٣٥ اَحَقُّ وَبِالتَّانِیْثِ وَالْجَمْعِ اُثْقِلَا

وَقُلْ: اور کہہ دے تو ادغام سے پڑھنا تحریم والے طَلَّقَکُنَّ کا بہتر ہے (بہ نسبت اظہار کے) اور یہ (لفظ) تانیث اور جمع (یعنی نون متحرک اور مشدد) کی وجہ سے ثقیل پایا گیا ہے۔

شعوہ: طَلَّقَکُنَّ (تحریم ع ۱) میں اگرچہ ادغام کی دوسری شرط میم جمع نہیں ہے، اس لئے صرف اظہار ہونا چاہیئے تھا، لیکن نقلاً اظہار وادغام دونوں ثابت اور صحیح ہیں اور چونکہ کلمہ میں تانیث وجمع کی وجہ سے ثقل پایا جارہا ہے، اس لئے ادغام اَولیٰ ہے۔ اور یہاں دو وجوہ اَحَقُّ سے سمجھی گئی ہیں جو بمعنیٰ اَولیٰ ہے، اور یہ قاعدہ ذہن نشین رہے کہ جہاں بھی اسم تفضیل کا صیغہ استعمال ہوگا وہاں دو وجوہ ہوں گی۔ کیونکہ مفضل کیلئے مفضل علیہ کا ہونا ضروری ہے۔

وَمَهْمَا یَکُوْنَا کِلْمَتَیْنِ فَمُدْغِمٌ ١٣٦ اَوَائِلَ کِلْمِ الْبَیْتِ بَعْدُ عَلَی الْوِلَا

اور جب ہوں وہ دو (حرف قریب المخرج) دوکلموں والے، تو ادغام کرتے ہیں وہ (ابوعمرو بصری) اس شعر کے (سولہ) کلمات کے اوّل اوّل (حروف) کا جو اس (شعر) کے بعد (آرہا) ہے، اس حال میں کہ وہ (اوّل حروف) پے درپے آئیں گے۔

شعوہ: متقاربین اور متجانسین میں سے دوکلموں میں جمع ہونے والے ان سولہ حروف کا ادغام ہوتا ہے جو اگلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر کے سولہ کلمات کے شروع شروع میں آرہے ہیں، اور یہ ادغام اس وقت ہوگا جبکہ شرط ادغام موجود ہو اور مانع ادغام کوئی نہ ہو۔ اور موانع ادغام ابھی آرہے ہیں۔

(شِفَا (لَمْ (تَضِقْ (نَفْسًا (بِهَا (رُمْ (دَوَا (ضَنٍ ١٣٧ (ثَوٰى (كَانَ (ذَا (حُسْنٍ (سَاْى (مِنْهُ (قَدْ (جَلَا

شِفَا[١] نام محبوبہ، مراد جنت کی حور، لَمْ[٢] تَضِقْ[٣] نہیں ہے تنگ، نَفْسًا[٤] نفس کے اعتبار سے، بِهَا[٥] اسکے (وصل کے) ذریعہ، رُمْ[٦] طلب کرتو، دَوًا[٧] علاج، ضَنٍ[٨] ایسے لاغر (بیمار عاشق) کا، ثَوٰى[٩] ٹھہر گئی ہے وہ (لاغری اور بیماری جس میں)، كَانَ[١٠] تھا وہ (لاغر)، ذَا[١١] حُسْنٍ[١٢] حسن والا، (لیکن اب) سَاْى[١٣] بدنما ہوگیا وہ (لاغر)، مِنْهُ[١٤] اس (لاغری) کے باعث، قَدْ[١٥] جَلَا[١٦] تحقیق اس (لاغری) نے (اس کے حال کو) ظاہر کر دیا ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ دو کلموں کے متقاربین اور متجانسین میں مذکورہ سولہ کلمات کے شروع والے حروف کا ادغام ہوتا ہے، پس یہ سولہ حروف مدغم ہوں گے۔ اور کن کن حروف میں انکا ادغام ہوگا یہ تفصیل آگے آرہی ہے۔

اِذَا لَمْ يُنَوَّنْ اَوْيَكُنْ تَا مُخَاطَبٍ ١٣٨ وَمَا لَيْسَ مَجْزُوْمًا وَّلَا مُتَثَقِّلَا

(ابوعمرو ادغام اس وقت کرتے ہیں) جبکہ وہ (مدغم) تنوین نہ دیا گیا ہو، یا وہ (مدغم) تائے خطاب نہ ہو، اور اس (حرف) کا (ادغام کرتے ہیں) جو نہ تو مجزوم ہو، اور نہ مشدد ہو۔

شرح: یہاں موانع ادغام یہ ہیں:۔ [١] پہلا حرف منون ہو جیسے نَذِيْرٌ لَّكُمْ اس میں تنوین کا ادغام عام قاعدہ کی رو سے ہو رہا ہے مگر تنوین کی وجہ سے رار کا لام میں ادغام نہیں ہو رہا۔ [٢] پہلا حرف تائے خطاب ہو جیسے كُنْتَ ثَاوِيًا۔ [٣] پہلا حرف مجزوم ہو جو صرف وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً (بقرہ ع ٣٢) میں ہے۔ [٤] پہلا حرف مشدد ہو جیسے وَهَمَّ بِهَا، یہ چار تو موانع ادغام ہیں اور دونوں حرفوں کا رسماً متصل ہونا بھی شرطِ ادغام ہے اور اس شرطِ ادغام کی تصریح شارحین نے کی ہے، پس جب موانع نہ ہوں اور شرط موجود ہو تو ادغام ہوگا۔

فَزُحْزِحَ عَنِ النَّارِ الَّذِىْ حَاهُ مُدْغَمٌ ١٣٩ وَفِى الْكَافِ قَافٌ وَّهُوَ فِى الْقَافِ اُدْخِلَا

پس زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ (ایسی مثال ہے) جس کی حاء (عین میں) مدغم ہے۔ اور کاف میں قاف اور وہ (کاف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاف میں داخل کیا گیا ہے

خَلَقْ كُّلَّ شَىْءٍ لَّكْ قُّصُوْرًا وَّ اُظْهِرَا ۱۴۰ اِذَا سَكَنَ الْحَرْفُ الَّذِىْ قَبْلُ اُقْبِلَا

(جیسے) خَلَقْ كُّلَّ شَىْءٍ (اور) لَكْ قُّصُوْرًا۔ اور اظہار سے پڑھے گئے ہیں یہ (دونوں قاف اور کاف) جب ساکن ہو وہ حرف جو (قرآن میں) اس (مدغم یعنی قاف وکاف) سے پہلے لایا گیا ہے۔

شعوم: ان سولہ حروف میں سے [۱] پہلا حرف حاء ہے جس کا عین میں صرف ایک جگہ زُحْزِحْ عَّنِ النَّارِ (آل عمران ع ۱۹) میں ادغام ہوتا ہے، اس مخصوص کلمہ کے علاوہ اور کہیں ادغام نہیں ہوا جیسے جُنَاحَ عَلَيْهِ ۔ ذُبِحَ عَلَى وغیرہ۔ [۲] [۳] قاف کا کاف میں اور کاف کا قاف میں ان دو شرطوں سے ادغام ہوتا ہے:۔ ① دونوں دو کلموں میں ہوں ② دونوں سے پہلے حرفِ متحرک ہو جیسے خَلَقْ كُّلَّ شَىْءٍ۔ لَكْ قُّصُوْرًا۔ جَنَّتَكْ قُّلْتَ وغیرہ، اور اگر دونوں ایک کلمہ میں ہوں جیسے خَلَقَكَ اور عُنُقِكَ یا ان سے پہلے حرفِ ساکن ہو جیسے وَفَوْقَ كُلِّ اور اِلَيْكَ قَالَ تو ہر جگہ اظہار ہوگا۔

وَفِىْ ذِى الْمَعَارِجْ تَّعْرُجُ الْجِيمُ مُدْغَمٌ ۱۴۱ وَمِنْ قَبْلُ اَخْرَجْ شَّطْاَهٗ قَدْ تَثَقَّلَا

اور ذِى الْمَعَارِجْ تَّعْرُجُ (کی تاء) میں جیم (کا) ادغام کیا گیا ہے۔ اور اس (کلمہ) سے پہلے اَخْرَجْ شَّطْاَهٗ (فتح ع ۴ کا شین بھی ادغام کی بناء پر) مشدد ہوگیا ہے۔

شعوم: [۴] حرف جیم کا صرف دو حرفوں تاء اور شین میں ایک ایک جگہ ادغام ہوا ہے:۔ ① ذِى الْمَعَارِجْ تَّعْرُجُ (معارج ع ۱) کی تاء میں ② اَخْرَجْ شَّطْاَهٗ (فتح ع ۴) کے شین میں، پس جیم کا کسی اور جگہ یا کسی اور حرف میں ادغام نہیں ہوا۔

وَعِنْدَ سَبِيلًا شِيْنُ ذِى الْعَرْشِ مُدْغَمٌ ۱۴۲ وَضَادُ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ مُّدْغِمًا تَلَا

اور سَبِيلًا (کے سین) میں ذِى الْعَرْشِ (کا شین) مدغم ہوا ہے۔ اور لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ کا ضاد جو ہے اس نے مدغم ہوکر (دوسرے مدغمات کی) پیروی کی ہے۔ || یا لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ کے ضاد کو، تَلَا مُدْغِمًا: اس (ابوعمرو) نے پڑھا ہے، اس حال میں کہ وہ (ضاد کا شین میں) ادغام کرنے والے ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: ⑤ حرفِ شین کا سین میں صرف ایک جگہ ذِی الْعَرْشِ سَبِیلًا (اسرا، ع ۵) میں۔ ⑥ حرف ضاد کا شین میں صرف ایک جگہ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ (نور ع ۹) میں ادغام کیا ہے، ان کے علاوہ کسی اور جگہ یا کسی اور حرف میں ادغام نہیں کیا جیسے اَلْاَرْضَ شَقًّا، مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا وغیرہ، ان میں اظہار ہوگا۔

وَفِي زُوِّجَتْ سِينُ النُّفُوسِ وَمُدْغَمٌ ۱۴۳ لَهُ الرَّأْسُ شَيْبًا بِاخْتِلَافٍ تَوَصَّلَا

اور زُوِّجَتْ (کی تار) میں اَلنُّفُوْسُ کا سین (مدغم ہوا ہے)، اور مدغم ہوا ہے اسی (ابوعمرو) کے لئے اَلرَّأْسُ (کا سین) شَیْبًا (کے شین) میں، اس حال میں کہ یہ (کلمہ ایسے) اختلاف (یعنی خلف) کیساتھ ہے (جو ہم تک) پہنچا ہے۔

شرح: ⑦ حرفِ سین کا صرف دو حرفوں میں ادغام ہوتا ہے:۔ ① زار میں صرف ایک جگہ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (تکویر) میں بلا خلف۔ ② شین میں بھی صرف ایک جگہ اَلرَّاْسُ شَیْبًا (مریم ع ۱) لیکن اس میں ادغام واظہار دونوں ہیں، جو بِاخْتِلَافٍ سے سمجھے گئے ہیں مگر ہمارے طرق سے اس میں ادغام ہی پڑھا جائے (ارشاد المرید)۔ کسی اور جگہ سین کا ادغام نہیں ہوا۔

وَلِلدَّالِ كِلْمٌ (تُرْبُ (سَهْلٍ (ذَ)كَا (شَذًا ۱۴۴ (ضَفَا (ثَمَّ (زُ)هْدٌ (صِدْقُهُ (ظَاهِرٌ (جَلَا

اور (حرف) دال کے (ادغام کے) لئے چند کلمات ہیں۔ (ابومحمد) سہل (بن عبداللہ تستری کی قبر) کی مٹی مہک گئی ہے تیز خوشبو کے اعتبار سے، دراز ہوگئی ہے وہ (یعنی خوشبو کی مہک)، وہاں (ان کی قبر میں) ایسا زہد ہے جس کی سچائی ظہور کے اعتبار سے ظاہر ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ ان سولہ حرفوں میں سے ساتواں حرف دال ہے جس کا تُرْبُ سے جَلَا تک کے دس کلمات کے شروع شروع والے حروف میں ادغام ہوتا ہے۔

وَلَمْ تُدَّغَمْ مَفْتُوحَةً بَعْدَ سَاكِنٍ ۱۴۵ بِحَرْفٍ بِغَيْرِ التَّاءِ فَاعْلَمْهُ وَاعْمَلَا

اورنہیں مدغم ہوتی یہ (دال) مفتوح ہونے کی حالت میں ساکن کے بعد کسی حرف میں بھی تار کے سوا، پس جان لے تو اس (شرط) کو اور عمل (بھی) ضرور کر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نشوم: دال کی تین حالتیں ہیں:۔ ① دال پر کوئی حرکت ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو۔ جیسے عَدَدَ سِنِيْنَ اَلْمَسْجِدِ تِلْكَ۔ نَفْقِدُ صُوَاعَ۔ ② دال مضموم یا مکسور ہو اور اسکا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے يُرِيْدُ ظُلْمًا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ، ان دونوں صورتوں میں دس حروف میں سے جو حرف بھی آئے اس میں ادغام ہو گا۔ ③ دال مفتوح اور اسکا ماقبل ساکن ہو، اس صورت میں دال کا ادغام فقط تاء میں ہو گا۔

وَفِيْ عَشْرِهَا وَالطَّاءِ تُدْغَمُ تَاؤُهَا ۱۴۶ وَفِيْ اَحْرُفٍ وَّجْهَانِ عَنْهُ تَهَلَّلَا

اور اس (دال) کے دس حرفوں میں اور طاء میں مدغم ہوتی ہے ان (سولہ حرفوں میں) کی تاء اور چند (یعنی پانچ) کلمات میں۔ ایسی دو وجوہ ہیں جو ان (ابوعمرو) سے (چاند کی طرح) روشن ہوگئی ہیں۔

فَمَعْ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ الزَّكٰوةَ قُلْ ۱۴۷ وَقُلْ اٰتِ ذَا الْ وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ عَلَا

فَقُلْ مَعْ: پس کہہ دے تو، اس حال میں کہ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ کیساتھ اَلزَّكٰوةَ ثُمَّ بھی ہے، اور کہہ دے تو کہہ (دو وجوہ والا تیسرا کلمہ) اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (دو جگہ) وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ بھی ہے، (ان پانچوں میں) یہ (خلف) بلند ہوگیا ہے۔

وَفِيْ جِئْتِ شَيْئًا اَظْهَرُوْا لِخِطَابِهٖ ۱۴۸ وَنُقْصَانِهٖ وَالْكَسْرُ الْاِدْغَامَ سَهَّلَا

اور جِئْتِ شَيْئًا میں اظہار کیا ہے (ناقلین نے) اس (تائے) خطاب کی وجہ سے، اسکے نقصان (یعنی تعلیل کے سبب) اس (لفظ) کے (حروف) کم ہو جانے کی بناء پر۔ اور (تاء کا) کسرہ جو ہے، اس نے ادغام کو آسان (یعنی جائز) کر دیا ہے۔

مفہوم: ۱۴۶: [۹] حرف تاء کا دال والے دس اور طاء ان گیارہ حروف میں ادغام ہوتا ہے۔ ان گیارہ حروف میں تاء بھی شامل ہے۔ اگر تاء کے بعد تاء ہو تو یہ ادغام مثلین کی قسم سے ہو گا۔ باقی دس متقاربین اور متجانسین کی قسم سے کہلائیں گے، لیکن پانچ کلمات جو چھ جگہ ہیں:۔ ① اَلزَّكٰوةَ ثُمَّ (بقرہ ع ۱۰)۔ ② اَلتَّوْرٰىةَ ثُمَّ (جمعہ ع ۱)۔ ③ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (اسراء ع ۳) اور فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى (روم ع ۴)۔ ④ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ (نساء ع ۱۵)۔ ⑤ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا (مریم ع ۲)، ان سب میں ادغام و اظہار دونوں وجوہ ہیں۔ جِئْتِ کا اظہار تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے ہے کہ اس میں تار خطاب ہے جو مانع ادغام ہے، اور اظہار کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں تعلیل ہو چکی ہے کہ اس کی اصل جَیَأْتِ تھی، یار کو الف سے بدلا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کیا، یار محذوفہ پر دلالت کرنے کیلئے جیم کو کسرہ دیا، اس تعلیل کی وجہ سے عین کلمہ حذف ہو چکا ہے، اس لئے ادغام کے ذریعہ مزید تعلیل نہیں کی، اور ادغام اس لئے ہے کہ تار مکسور ہے جو ثقیل حرکت ہے، نیز تار خطاب تانیث کیلئے ہے جس میں معنوی ثقالت ہے۔

وَفِیْ خَمْسَةٍ وَّهْیَ الْاَوَائِلُ ثَاؤُهَا ۱۴۹ وَفِی الصَّادِ ثُمَّ السِّیْنِ ذَالٌ تَدَخَّلَا

(دال کے) پانچ (حروف) میں، اور وہ (تُرْبُ سَهْلٍ ذَكَا شَذَا ضَفَا کے) پہلے (پانچ حروف) ہیں، ان (سولہ حروف میں) کی ثار (ان میں مدغم ہوتی) ہے۔ اور صاد اور سین میں ذال داخل (مدغم) ہوئی ہے۔

تشریح: [۱۰] حرف ثار کا دال کے پہلے پانچ حروف (ت س ذ ش ض) میں ادغام ہوتا ہے۔ [۱۱] حرف ذال کا صاد اور سین ان دو حرفوں میں ادغام ہوتا ہے۔

وَفِی اللَّامِ رَاءٌ وَّهْیَ فِی الرَّا وَاُظْهِرَا ۱۵۰ اِذَا انْفَتَحَا بَعْدَ الْمُسَكَّنِ مُنْزَلَا

اور لام میں رار، اور وہ (لام) رار میں (مدغم ہوتا ہے)، اور یہ دونوں (اس وقت) اظہار سے پڑھے جاتے ہیں جبکہ مفتوح ہوں یہ (دونوں) حرفِ ساکن کے بعد محل کے اعتبار سے۔

سِوٰی قَالَ ثُمَّ النُّوْنُ تُدْغَمُ فِیْهِمَا ۱۵۱ عَلٰی اِثْرِ تَحْرِیْكٍ سِوٰی نَحْنُ مُسْجَلَا

سوائے قَالَ (کے لام) کے، پھر نون مدغم ہوتا ہے انہیں دونوں (لام و رار) میں حرکت کے بعد سوائے نَحْنُ (کے نون) کے، اس حال میں کہ وہ (نَحْنُ) عام کیا ہوا ہے۔

تشریح: [۱۲] حرف رار کا لام میں اور [۱۳] حرف لام کا رار میں ادغام ہوتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ رار اور لام کی تین حالتیں ہیں:۔ ① دونوں حرف حرکت کے بعد ہوں جیسے سَخَّرَلَنَا، جَعَلَ رَبُّكِ ② لام و رار مکسور یا مضموم ہوں اور ان کا ماقبل ساکن ہو جیسے بِالذِّكْرِ لَمَّا، سَبِیْلِ رَبِّكَ، یَغْفِرُ لِمَنْ، رُسُلُ رَبِّكَ وغیرہ۔ ان دونوں حالتوں میں لام کا رار میں اور رار کا لام میں ہر جگہ ادغام ہوتا ہے۔ ③ لام اور رار مفتوح ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ماقبل ساکن ہو جیسے اَلْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ، فَیَقُوْلُ رَبِّیْ وغیرہ۔ اس صورت میں ان کا آپس میں کسی جگہ بھی ادغام نہیں ہوگا لیکن قَالَ کا لام رار میں ہر جگہ مدغم ہوتا ہے جیسے قَالَ رَّبِّ ۱۴ حرف نون کا لام و رار میں ادغام ہوتا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ :۔ ① نون متحرک کے بعد ہو، اس صورت میں نون کا ہر جگہ ادغام ہوتا ہے جیسے اَذِنْ لَّکُمْ، خَزَآئِنُ رَّبِّكَ وغیرہ۔ ② نون حرف ساکن کے بعد ہو، اس صورت میں نون کا ہر جگہ اظہار ہوگا، لیکن صرف نَحْنُ کے نون کا لام میں ہر جگہ ادغام ہوگا جیسے وَنَحْنُ لَّهٗ وغیرہ۔

وَتُسْكَنُ عَنْهُ الْمِيمُ مِنْ قَبْلِ بَائِهَا ۱۵۲ عَلٰى اِثْرِتَحْرِيكٍ فَتَخْفٰى تَنَزُّلَا

اور ساکن کی جاتی ہے ان (ابوعمرو) سے میم ان (سولہ حرفوں میں کی) بار سے پہلے حرکت کے بعد، پھر اخفار سے پڑھی جاتی ہے وہ (میم تلفظ میں) کمی ہونے کیلئے۔

شرح: ۱۵ میم سے پہلے حرف پر حرکت ہو اور بعد میں بار ہو، تو ایسی میم کو ساکن کر کے عام قاعدہ کی رو سے اخفار شفوی کیساتھ پڑھتے ہیں جیسے اٰدَمُ بِالْحَقِّ، اَعْلَمُ بِمَا۔ اور اگر میم کا ماقبل ساکن ہو تو پھر میم کو ساکن نہیں کرتے جیسے اَلْیَوْمَ بِجَالُوْتَ، اور یہ اخفار شفوی ادغام کے قائم مقام سمجھا جائے گا۔

وَفِيْ مَنْ يَّشَاءُ بَا يُعَذِّبُ حَيْثُ مَا ۱۵۳ اَتٰى مُدْغَمٌ فَادْرِ الْاُصُوْلَ لِتَأْصُلَا

اور مَنْ یَّشَآءُ کی میم میں یُعَذِّبُ کی بار جس جگہ بھی آئے مدغم ہوتی ہے، پس تو (ادغام کے) ان قواعد کو جان لے تاکہ تو اصل (یعنی مرجع) بن جائے۔

شرح: ۱۶ حرفِ بار کا میم میں صرف یُعَذِّبُ کی بار کا مَنْ یَّشَآءُ کی میم میں ہر جگہ ادغام ہوتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور میں ادغام نہیں ہوتا جیسے یَضْرِبَ مَثَلًا۔ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وغیرہ۔

وَلَا يَمْنَعُ الْاِدْغَامُ اِذْ هُوَ عَارِضٌ ۱۵۴ اِمَالَةَ كَالْاَبْرَارِ وَالنَّارِ اَثْقَلَا

اور نہیں منع کرتا ادغام، کیونکہ وہ عارضی ہے، امالہ کو جیسے اَلْاَبْرَارْ رَّبَّنَا اور اَلنَّارْ رَّبَّنَا اس حال میں کہ وہ (ادغام) مشدد (اور کامل) ہو۔

شرح: یعنی جن کلمات کے الف میں آخری رار کے کسرہ کی وجہ سے وصلاً امالہ ہوتا ہے جیسے اَلنَّارِ، اَلْاَبْرَارِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر ایسی رار کا ادغام ہو جائے جیسے وَالنَّهَارَ لَاٰيٰتٍ اور اَلْاَبْرَارِ رَبَّنَا تب بھی امالہ بدستور باقی رہتا ہے۔ اور اگر اس رار پر وقف بالاسکان کریں تب بھی امالہ والوں کیلئے امالہ اور تقلیل والوں کیلئے تقلیل باقی رہے گا۔ کیونکہ کسرہ جو امالہ کا سبب ہے، وہ تو اصلی ہے اور ادغام اور وقف دونوں عارضی ہیں۔

وَاَشْمِمْ وَرُمْ فِیْ غَیْرِ بَاءٍ وَّمِیْمِهَا ۱۵۵ مَعَ الْبَاءِ اَوْمِیْمٍ وَّکُنْ مُّتَاَمِّلَا

اور اشمام کر تو، اور رَوم کر تو، بار اور ان (حروف) میں کی میم کے سوا (باقی مدغم حروف) میں، اس حال میں کہ یہ دونوں (حرفِ) بار کے ساتھ ہوں، یا (دونوں) میم کے ساتھ ہوں، اور تو (اشمام و رَوم کی تعریف میں) غور کرنے والا رہ۔

شرح: یعنی جس طرح وقف میں اسکان اور قاعدہ کے موافق روم واشمام بھی جائز ہیں، ایسے ہی ادغام کبیر کے تمام موقعوں میں اسکان کے علاوہ روم واشمام بھی کر سکتے ہیں، پس اگر مدغم مضموم ہو تو ادغام میں اسکان، روم اور اشمام تینوں جائز ہیں جیسے سَیُغْفَرُ لَّنَا، اور اگر مدغم مکسور ہو تو ادغام میں اسکان اور روم دونوں جائز ہیں جیسے مِنْ م بَعْدِ ظُّلْمِهٖ، اور اگر مدغم مفتوح ہو تو ادغام میں فقط اسکان ہو گا جیسے وَشَهِدَ شَّاهِدٌ۔ یہاں سب جگہ اسکان سے کامل ادغام مراد ہے۔

توضیح: ادغام کبیر میں بار اور میم رَوم واشمام سے مستثنیٰ ہیں۔ جس کی چار صورتیں ہیں:۔ ① بار کے بعد بار ہو جیسے نُصِیْبُ بِّرَحْمَتِنَا۔ ② بار کے بعد میم ہو جیسے یُعَذِّبُ مَّنْ یَّشَآءُ۔ ③ میم کے بعد میم ہو جیسے یَعْلَمُ مَّا۔ ④ میم کے بعد بار ہو جیسے اَعْلَمُ بِمَا اس صورت میں اخفار ہو گا، جو ادغام کے قائم مقام ہو گا۔ ⑤ بعض نے فار کے بعد فار کو بھی مستثنیٰ کیا ہے جیسے تَعْرِفُ فِّیْ۔ ⑥ بعض نے کسی صورت کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔

تنبیه: [۱] ادغام میں اشمام حرف کے تلفظ کیساتھ ہی ساتھ ہوتا ہے، وقف کی طرح اشمام تلفظ کے بعد نہیں ہوتا۔ [۲] جس طرح وقف میں حرف موقوف علیہ سے پہلے حرفِ مدہ یا حرفِ لین ہو تو طول توسط قصر تینوں جائز ہیں، ایسے ہی ادغام میں بھی تینوں جائز ہیں۔ [۳] جس طرح وقف مع الروم میں فقط قصر ہوتا ہے ایسے ہی ادغام مع الروم میں فقط قصر ہو گا۔ [۴] کامل ادغام اسکان واشمام کے ساتھ ہوتا ہے، رہا روم؟ سو اس میں کامل ادغام اس لئے نہیں ہوتا کہ حرف مدغم کی کچھ حرکت ادا ہوتی ہے جسے اختلاس بھی کہتے ہیں اور ادغام تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجازی طور پر کہتے ہیں۔

وَإِدْغَامُ حَرْفٍ قَبْلَهُ صَحَّ سَاكِنٌ ١٥٦ عَسِيرٌ وَّبِالْإِخْفَاءِ طَبَّقَ مَفْصِلَا

اور اس حرف کا ادغام جس سے پہلے صحیح ساکن ہو، مشکل ہے، اور (ایسے موقع میں) اخفاء (یعنی اختلاس) کرنے کے ذریعہ پہنچ گیا ہے وہ (قاری) درستی کو۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ ثُمَّ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ ١٥٧ وَفِي الْمَهْدِ ثُمَّ الْخُلْدِ وَالْعِلْمِ فَاشْمُلَا

(ادغام ما قبل حرف صحیح ساکن کی مثالیں) خُذِ الْعَفْوَ وَّأْمُرْ پھر مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ، وَفِي الْمَهْدِ (صَبِيًّا) پھر الْخُلْدِ (جَزَآءً) اور الْعِلْمِ (مَّا لَمْ يَأْتِكَ) ہیں، تو اور مثالیں بھی شامل کر لے (یہ ترجمہ میم کے فتحہ پر ہے)، یا ان قواعد کے یاد کرنے اور دوسروں کے سکھانے میں جلدی کر (یہ دوسرا ترجمہ میم کے ضمہ پر ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ

وَلَمْ يَصِلُوْا هَا مُضْمَرٍ قَبْلَ سَاكِنٍ ۱۵۸ وَمَا قَبْلَهُ التَّحْرِيْكُ لِلْكُلِّ وُصِّلَا

اور نہیں صلہ سے پڑھا (کسی نے بھی) ھاء ضمیر کو ساکن سے پہلے، اور وہ (ھاء ضمیر) جس سے پہلے حرکت ہو سب کیلئے صلہ سے پڑھی گئی ہے (ہر جگہ)۔

وَمَا قَبْلَهُ التَّسْكِيْنُ لِابْنِ كَثِيْرِهِمْ ۱۵۹ وَفِيْهِ مُهَانًا مَّعْهُ حَفْصٌ اَخُوْ وِلَا

اور وہ (ھاء ضمیر) جس سے پہلے (حرف پر) سکون ہو (اور مابعد متحرک ہو جیسے فِيْهِ هُدًى، وہ) ان (قراء) میں کے ابن کثیر کیلئے (صلہ سے پڑھی گئی ہے۔ اور (اس قسم میں سے) فِيْهِ مُهَانًا (کی ھاء) جو ہے (اس کے صلہ میں) اس (ابن کثیر) کیساتھ حفص (بھی نقل کی) متابعت کرنے والے ہیں۔

شرح: یعنی ماقبل اور مابعد والے حرف کے لحاظ سے ھاء ضمیر کی چار حالتیں ہیں:۔ [۱] ھاء ضمیر کا ماقبل متحرک اور مابعد ساکن ہو جیسے بِهِ اللّٰهُ۔ [۲] ھاء ضمیر کے دونوں طرف حرف ساکن ہوں جیسے مِنْهُ الْمَآءُ ان دو حالتوں میں ھاء ضمیر کا صلہ کسی کیلئے بھی نہیں ہے لیکن صرف عَنْهُ تَلَهّٰى (عبس) کی ھاء ضمیر کو بزی ہی صلہ اور مد سے پڑھتے ہیں۔ [۳] ھاء ضمیر کے دونوں طرف متحرک ہو جیسے لَهٗ اَخَاهُ، رَبَّهٗ كَانَ اس صورت میں سب کیلئے صلہ ہے، لیکن دس کلمات میں جو پندرہ جگہ آئے ہیں بعض نے اس قاعدہ کے خلاف کیا ہے۔ [۴] ھاء ضمیر کا ماقبل ساکن اور مابعد متحرک ہو اس صورت میں صرف مکی صلہ کرتے ہیں جیسے فِيْهِ كَبِيْرٌ فَاهُ وَمَاهُوَ اور اس قسم میں سے صرف فِيْهِ مُهَانًا (فرقان ع ۶) میں مکی کے ساتھ حفص بھی صلہ کرتے ہیں۔ اور اَرْجِئْهُ وَاَخَاهُ (اعراف ع ۱۴ وشعراء ع ۳) میں مکی کے ساتھ ہشام نے بھی صلہ کیا ہے۔ باقی سب کیلئے ہر جگہ عدم صلہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَكِّنْ يُؤَدِّهْ مَعْ نُوَلِّهْ وَنُصْلِهْ ١٦٠ وَنُؤْتِهِ مِنْهَا (فَـ)اعْتَبِرْ (صَـ)افِيًا (حَـ)لَا

اور ساکن کر دے تو یُؤَدِّہٖ (اور لَا یُؤَدِّہٖ) اور نُوَلِّہٖ اور نُصْلِہٖ اور نُؤْتِہٖ مِنْھَا (کی ھاء ضمیر) کو فَاعْتَبِرْ صَافِیًا حَلَا (والے حمزہ شعبہ بصری کے لئے)، پس تو (اس سکون کا) اعتبار کر۔ یہ (سکون نقل سے ثابت اور اعتراض سے) صاف ہے، (نیز) یہ (سکون) شیریں ہوگیا ہے۔

وَعَنْهُمْ وَعَنْ حَفْصٍ فَأَلْقِهْ وَيَتَّقِهْ ١٦١ (حَـ)مٰى (صَـ)فْوَهٗ (قَـ)وْمٌ بِخُلْفٍ (وَ)أَنْهَلَا

اور انہیں (حمزہ شعبہ بصری) سے اور حفص سے فَاَلْقِہْ (کی ھاء کا سکون منقول) ہے۔ وَیَتَّقِہْ (کی ھاء کا سکون) جو ہے حَمٰی صَفْوَہٗ (والے بصری شعبہ کیلئے بلا خلف) حفاظت کی ہے اس کی صفائی کی قَوْمٌ (والے خلاد کیلئے) ایک قوم نے خلف کیساتھ، وَاَنْھَلَا: اور (قراء کی) اس (قوم) نے (اپنے طلباء کو) سیراب کر دیا ہے۔

وَقُلْ بِسُكُونِ الْقَافِ وَالْقَصْرِ حَفْصُهُمْ ١٦٢ وَيَأْتِهِ لَدٰى طٰهٰ بِالْإِسْكَانِ (يُـ)جْتَلَا

اور تو کہہ دے (وَیَتَّقِہٖ کو) قاف کے سکون اور (ھاء کے) قصر (یعنی عدم صلہ) کے ساتھ ان (قراء میں) کے حفص (وَیَتَّقْہِ پڑھتے) ہیں۔ اور (وَمَنْ) یَّاْتِہٖ (مُؤْمِنًا) طٰہٰ (ع ۳) میں (ھاء کے) اسکان کے ساتھ یُجْتَلَا (والے سوسی کیلئے) دیکھا جاتا ہے۔

وَفِي الْكُلِّ قَصْرُ الْهَاءِ (بَـ)انَ (لِـ)سَانُهٗ ١٦٣ بِخُلْفٍ وَّفِيْ طٰهٰ بِوَجْهَيْنِ (بُـ)جِّلَا

اور (ان) تمام (یعنی ساتوں کلمات) میں ھاء کا عدم صلہ جو ہے بَانَ لِسَانُہٗ (والے قالون کیلئے بلا خلف اور ہشام کیلئے خلف کے ساتھ اس (عدم صلہ) کا لغت ظاہر ہوگیا ہے۔ اور (وَمَنْ یَّاْتِہٖ مُؤْمِنًا) طٰہٰ میں (ایسی) دو وجوہ (صلہ وعدم صلہ) کے ساتھ ہیں جو بُجِّلَا (والے قالون کیلئے) عظیم الشان قرار دی گئی ہیں (یعنی صحت ونقل میں دونوں مساوی ہیں)۔

مفہوم: ان اشعار میں سات کلمات ذکر ہوئے ہیں جو دس جگہ آئے ہیں:۔ [١] یُؤَدِّہٖٓ اِلَیْکَ (ال عمران ع ۸) میں دو جگہ۔ [٢] نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی (نساء ع ۱۷)۔ [٣] وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ (نساء ع ۱۷)۔ [٤] نُؤْتِہٖ مِنْھَا تین جگہ (ال عمران ع ۱۵ میں دو جگہ اور شوریٰ ع ۳ میں ایک جگہ)۔ [٥] فَاَلْقِہْ اِلَیْھِمْ (نمل ع ۲)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦ وَيَتَّقِهِ فَأُولَٓئِكَ (نور ع ۷)۔ ۷ وَمَنْ يَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا (طٰہٰ ع ۳)۔

ان تمام کلمات میں ھاء ضمیر کا ما قبل وما بعد اصل میں متحرک ہے، صلہ ہونا چاہیئے تھا، لیکن بعض حضرات نے نقل کی بناء پر اس کلیہ کے خلاف کیا ہے۔ آسانی کیلئے جدول میں تفصیل درج کی جاتی ہے:۔

اختلافی کلمات ایک نظر میں

اسماء قراء	يُؤَدِّهٖ	نُوَلِّهٖ	نُصْلِهٖ	نُؤْتِهٖ	فَأَلْقِهٖ	وَيَتَّقِهٖ	وَمَنْ يَّأْتِهٖ
قالون	عدم صلہ	عدم صلہ	عدم صلہ	عدم صلہ	عدم صلہ	عدم صلہ	صلہ وعدم صلہ (دونوں)
ہشام	صلہ و عدم صلہ	صلہ و عدم صلہ	صلہ و عدم صلہ	صلہ و عدم صلہ	صلہ و عدم صلہ	صلہ وعدم صلہ	صرف صلہ
دوری۔ شعبہ	ھاء کا سکون	ھاء کا سکون	ھاء کا سکون	ھاء کا سکون	ھاء کا سکون	ھاء کا سکون	صلہ
سوسی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ھاء کا سکون
خَلَف	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	صلہ	صلہ
خلاد	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ھاء کا سکون وصلہ	ایضاً
حفص	صلہ	صلہ	صلہ	صلہ	ھاء کا سکون	قاف کا سکون وعدم صلہ	صلہ
رموز ج دم ر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	صلہ	صلہ	ایضاً

ایک شبہ کا ازالہ: وَفِي الْكُلِّ قَصْرُ الْهَاءِ بَانَ لِسَانُهُ بِخُلْفٍ سے یہ شبہ نہ ہو کہ وَمَنْ يَّأْتِهٖ میں ہشام کیلئے خلف ہے، کیونکہ وَفِي طٰهٰ بِوَجْهَيْنِ بُجِّلَا میں تصریح موجود ہے کہ خلف فقط قالون کیلئے ہے، پس اس کی ضد سے ہشام خلف سے نکل گئے۔

وَإِسْكَانُ يَرْضَهُ (يُـ)ـمْنُهُ (لُـ)ـبْسُ (طَـ)ـيِّبٍ ١٦٤ بِخُلْفِهِمَا وَالْقَصْرُ (فَـ)ـاذْكُرْهُ (نَـ)ـوْفَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور يَرْضَهُ (لَكُمْ کی هاء) کا اسکان جو ہے يُمْنُهُ (والے سوسی کیلئے بلا خلف) اس کی برکت (اور) لُبْسُ طَيِّبٍ (والے ہشام دوری کیلئے) عمدہ (لباس) کا (ایسا) پہننا ہے جو ان دونوں (ہشام دوری) کے خلف کے ساتھ ہے۔ اور تو (اس کی هاء کے) قصر (یعنی عدم صلہ) کو فَاذْكُرْهُ نَوْفَلًا لَهُ الرُّحْبُ (والے حمزہ عاصم ہشام نافع کیلئے) یاد کر لے، اس حال میں کہ یہ (قصر) بہت انعام دینے والا ہے۔

(لَهُ (ا)لرُّحْبُ وَالزِّلْزَالُ خَيْرًا يَّرَهْ بِهَا ١٦٥ وَشَرًّا يَّرَهْ حَرْفَيْهِ سَكِّنْ (لِـ)يَسْهُلَا

(لَهُ الرُّحْبُ کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ اور (سورۃ) زلزال جو ہے بِهَا: اس میں خَيْرًا يَّرَهْ اور شَرًّا يَّرَهْ کو (یعنی) اس کے دونوں حرفوں (کی هاء ضمیر) کو ساکن کر دے تو لِيَسْهُلَا (والے ہشام کیلئے) تاکہ آسان ہو جائیں یہ دونوں (لفظ)۔

نوٹ: شعر۱۶۴: يَرْضَهُ لَكُمْ (زمر ع ۱) کی هاء ضمیر میں ① سوسی کیلئے صرف سکون اور دوری ہشام کے لئے خلف ہے جو بِخُلْفِهِمَا سے معلوم ہوا۔ پس ② دوری کیلئے سکون وصلہ دو وجوہ ہیں:۔ اسکان بیان سے اور صلہ اصل کی موافقت سے نکلا کیونکہ جانبین متحرک ہے ③ ہشام کیلئے اسکان اور عدم صلہ دو وجوہ ہیں کیونکہ ان کی رمز سکون اور قصر یعنی عدم صلہ دونوں میں آئی ہے، لیکن نشر کی تحقیق کی رو سے ان کے لئے عدم صلہ پڑھا جائے، سکون خلاف طریق ہے ④ حمزہ عاصم مدنی کیلئے صرف عدم صلہ ہے جو بیان سے معلوم ہوا ⑤ مکی ابن ذکوان کسائی کیلئے صرف صلہ ہے جو اصل کی موافقت سے معلوم ہوا۔

شعر۱۶۵: لِيَسْهُلَا والے ہشام کے لئے خَيْرًا يَّرَهْ اور شَرًّا يَّرَهْ (زلزال) کی هاء ضمیر کا سکون ہے، وقفاً اور وصلاً۔ باقی سب کیلئے وصلاً صلہ اور وقفاً اسکان۔ زلزال کی قید سے سورۃ بلد والا يَرَهْ نکل گیا۔

وَعَى (نَفَرٌ) أَرْجِئْهُ بِالْهَمْزِ سَاكِنًا ١٦٦ وَفِي الْهَاءِ ضَمٌّ (لَّـ)ـهُ (دَ)عْوَاهُ (حَـ)ـرْمَلَا

اور محفوظ کیا نَفَرٌ (والے مکی بصری شامی) نے أَرْجِئْهُ کو ہمزہ کے ساتھ، اس حال میں کہ وہ (ہمزہ) ساکن ہے اور (أَرْجِئْهُ کی) هاء میں (ایسا) ضمہ ہے لَفَّ دَعْوَاهُ حَرْمَلَا (والے ہشام مکی بصری کیلئے)، جمع کر لیا ہے جس کے دعویٰ نے مفرح ومقوی دواء کو۔

(وَ)أَسْكِنْ (نَـ)ـصِيرًا (فَـ)ـازَ (وَ)اكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ ١٦٧ (وَ)صِلْهَا (جَـ)ـوَادًا (دُ)ونَ (رَ)يْبٍ (لِّـ)ـتُوصَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ساکن کر دے تو (اس کی ھار ضمیر کو) نَصِيْرًا فَازَ (والے عاصم حمزہ کیلئے)، اس حال میں کہ تو ایسا مددگار ہے جو کامیاب ہوگیا ہے۔ اور کسرہ دے تو (ھار ضمیر کو) ان (ضمہ اور سکون والے ساڑھے چار) کے ماسوا کیلئے اور صلہ سے پڑھ تو اس (ھار ضمیر) کو جَوَادًا دُوْنَ رَيْبٍ لِّتَنُوْصَلَا (والے ورش مکی کسائی ہشام کیلئے)، اس حال میں کہ تو سخی ہے (نیز) اس حال میں کہ تو شک سے خالی ہے، تاکہ تو پہنچا دیا جائے (مقصود پر)۔

شرح: اَرْجِهْ دو جگہ اعراف ع ۱۴ و شعراء ع ۳ میں آیا ہے، اس میں دونوں جگہ چھ قراءتیں ہیں، آسانی کی غرض سے جدول میں درج ہیں :۔

اسماء قرار	قرارۃ	قیود	ماخذ مع توضیح
مکی ہشام	اَرْجِئْهُ	ہمزہ ساکنہ۔ ھار کا ضمہ مع صلہ	وَعَلٰى نَفَرٌ...الخ سے اثبات ہمزہ۔ وَفِي الْهَاءِ...الخ سے ھار کا ضمہ اور وَصِلْهَا سے صلہ۔ سب قیود ذکر سے نکلیں۔
ابو عمرو بصری	اَرْجِئْهُ	ہمزہ ساکنہ۔ ھار کا ضمہ و عدم صلہ	وَعَلٰى نَفَرٌ...الخ سے اثبات ہمزہ وَفِي الْهَاءِ...الخ سے ضمہ۔ وَصِلْهَا...الخ کی ضد سے عدم صلہ نکلا۔
ابن ذکوان	اَرْجِئْهِ	ہمزہ ساکنہ۔ ھار کا کسرہ و عدم صلہ	وَعَلٰى نَفَرٌ...الخ سے اثبات ہمزہ وَاكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ سے ھار کا کسرہ۔ وَصِلْهَا...الخ کی ضد سے عدم صلہ معلوم ہوا۔
قالون	اَرْجِهِ	ترک ہمزہ۔ ھار کا کسرہ و عدم صلہ	وَعَلٰى نَفَرٌ الخ کی ضد سے ترک ہمزہ۔ وَاكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ سے ھار کا کسرہ۔ وَصِلْهَا...الخ کی ضد سے عدم صلہ نکلا۔
ورش کسائی	اَرْجِهٖ	ترک ہمزہ۔ ھار کا کسرہ مع صلہ	وَعَلٰى نَفَرٌ کی ضد سے ترک ہمزہ۔ وَاكْسِرْ لِغَيْرِهِمْ سے ھار کا کسرہ۔ وَصِلْهَا سے صلہ معلوم ہوا۔
عاصم حمزہ	اَرْجِهْ	ترک ہمزہ۔ ھار کا سکون	وَعَلٰى نَفَرٌ...الخ کی ضد سے ترک ہمزہ۔ وَاَسْكِنْ...الخ سے ھار کا سکون معلوم ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْمَدِّ وَالْقَصْرِ

مد کی تعریف: حرف مدہ یا حرف لین میں روایت کے موافق آواز کا دراز کرنا۔

قصر کی تعریف: حرف مدہ کو اس کی اصلی اور طبعی مقدار کے موافق ایک الف کے برابر کھینچنا اور حرف لین کو بالکل نہ کھینچنا۔ یا یوں کہیں کہ مد فرعی کی مقدار سے روکنے کو قصر کہتے ہیں۔

اِذَا اَلِفٌ اَوْ يَاؤُهَا بَعْدَ كَسْرَةٍ ۱۶۸ اَوِالْوَاوُ عَنْ ضَمٍّ لَّقِي الْهَمْزَ طُوِّلَا

جب الف یا اس (الف) کی وہ یاء (ساکنہ) جو کسرہ کے بعد ہو، یا وہ واؤ (ساکن) جو ضمہ کے بعد ہو لَقِيَ: ملے (ان تینوں میں سے کوئی ایک حرف) ہمزہ سے (ایک ہی کلمہ میں) تو وہ (مدہ سب کیلئے) درازی سے پڑھا جائیگا

فَاِنْ يَّنْفَصِلْ فَالْقَصْرُ (بَـ)ـادِرْهُ (طَـ)ـالِبًا ۱۶۹ بِخُلْفِهِمَا (يُـ)ـرْوِيْكَ (دَ)رًّا (وَّ)مُخْضَلَا

پس اگر جدا ہو وہ (حرفِ مد ہمزہ سے) تو تُو اس (حرف مد کے) قصر کو بَادِرْهُ طَالِبًا (والے قالون دوری کے لئے) جلدی سے لے لے، اس حال میں کہ تو (اس کا) طالب ہو (نیز) اس حال میں کہ یہ (قصر) ان دونوں (قالون دوری) کیلئے خلف کیساتھ ہے۔ (اور) يُرْوِيْكَ دَرًّا (والے سوسی مکی کیلئے بلا خلف)، یہ (قصر) سیراب کر دے گا تجھ کو اس حال میں کہ یہ (قصر) دودھ سے تشبیہ دیا گیا ہے اور یہ (قصر) ترکیا ہوا یا ترکرنے والا ہے۔

كَجِيْءَ وَعَنْ سُوْءٍ وَّشَاءَ اتِّصَالُهُ ۱۷۰ وَمَفْصُوْلُهُ فِيْ اُمِّهَا اَمْرُهُ اِلٰى

(پس مد کی دو قسمیں ہیں: متصل و منفصل) اس (مد) کے متصل کی مثال جِيْءَ اور عَنْ سُوْءٍ اور شَاءَ کی طرح ہے اور اسکے منفصل کی مثال فِيْ اُمِّهَا، اَمْرُهُ اِلٰى (کی طرح) ہے۔

شفوح: اول حروفِ مدہ تین ہیں:۔ [۱] الف: یہ ہمیشہ مدہ ہی ہوتا ہے اور مدیت میں یہ اصل ہے۔ [۲] وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاء ساکنہ جس سے پہلے کسرہ ہو۔ [۳] وہ واؤ ساکنہ جس سے پہلے ضمہ ہو، تینوں حروفِ مدہ کی مثالیں نُوْحِيْهَا اور اُوْذِيْنَا وغیرہ ہیں۔ ان تینوں میں ایک الف کے برابر مد تو ہر حال میں ہوتا ہی ہے، اس سے کم میں مدہ کی ذات ہی باقی نہیں رہتی۔ ان تینوں حرفوں کو محل مد یا شرطِ مد کہتے ہیں۔

ثانی: سبب مد بھی دو ہیں:۔ [۱] ہمزہ: خواہ متصل ہو یا منفصل، اور خواہ مدہ پر مقدم ہو جیسے اٰمَنَ، اِيْمَانًا اُوْتُمِنَ۔ اور خواہ بعض کی قرارۃ پر ہو جیسے نافع کی قرارۃ پر اَلنَّبِيْءِ، اَلنَّبِيْئِيْنَ وغیرہ [۲] سکون: خواہ لازم ہو جو ہر حال میں ہوتا ہے، یا عارضی ہو جو وقف میں اور ادغام کبیر میں ہوتا ہے اور خواہ بعض کی قرارۃ پر ہو جیسے عَنْهُ تَّلَهّٰى بزی کی قرارۃ پر صلہ کے بعد تاء مشدد ہے۔

ثالث: حروفِ مدہ کی مدیت تو اصلی اور ذاتی ہے اور حروفِ لین میں صفتِ لین کی وجہ سے مدیت کی صلاحیت پیدا ہوگئی، بس اس تشبیہ کی بناء پر اس میں مد ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حروفِ لین میں اکثر احوال میں یا تو قصر ہی ہے یا قصر اولیٰ ہے۔

مد متصل: اگر ایک کلمہ میں حرفِ مدہ کے بعد ہمزہ ہو تو سب ہی کیلئے مد ہوگا، اور یہ مد ہر حال یعنی وقف وصل دونوں حالتوں میں ہوگا۔ اس کو مدّ متصل کہتے ہیں، اس میں قصر کسی کیلئے بھی نہیں ہے۔

مد منفصل: اگر مدہ ایک کلمہ کے آخر میں اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو جیسے بِمَآ اُنْزِلَ فِيْٓ اُمِّهَا، قَالُوْٓا اٰمَنَّا اس کو مدّ منفصل کہتے ہیں۔ اس میں قالون دوری کیلئے خلف یعنی قصر و مد دونوں ہیں اور قصر مقدم ہے۔ مکی سوسی کیلئے صرف قصر اور باقیین کیلئے صرف مد ہے، جو فَالْقَصْرُ کی ضد سے معلوم ہوا ہے، اور یہ صرف وصلاً ہوتا ہے اور اگر کسی سبب سے پہلے کلمہ پر وقف کر دیں تو پھر یہ مد نہ ہوگا۔

مد کی مقداریں: [۱] ناظم نے مدّ متصل اور مدّ منفصل میں قراء کی مقداریں بیان نہیں کیں۔ اس بارے میں کافی اقوال ہیں، جن پر عمل کرنا بھی دشوار ہے، گو تیسیر میں مد کے بارے میں چار مراتب اختیار کیے گئے ہیں، اور اگر ناظم اور محقق علامہ جزری کے عمل کے موافق دو مرتبوں کو اختیار کر لیا جائے تو اس میں اور بھی سہولت ہے، یعنی ورش حمزہ کیلئے تین یا پانچ الفی طول اور باقیین کیلئے دو یا تین الفی توسط۔ [۲] علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ ناظم دونوں مدوں میں دو ہی مرتبے اختیار کرتے تھے، اور ائمہ متقدمین و متاخرین کی رائے بھی اسی کے موافق ہے۔

وَمَا بَعْدَ هَمْزٍ ثَابِتٍ اَوْ مُغَيَّرٍ ۱۷۱ فَقَصْرٌ وَّقَدْ يُرْوٰى لِوَرْشٍ مُّطَوَّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ حرفِ مد جو ہمزہ ثابتہ یا ہمزہ مغیرہ کے بعد ہو، پس (اس میں تمام قراء کے لئے) قصر ہے۔ اور کبھی روایت کیا جاتا ہے وہ (ہمزہ کے بعد والا حرفِ مد) ورش کیلئے خوب دراز کیا ہوا۔

وَوَسَّطَهُ قَوْمٌ كَآمَنَ هٰٓؤُلَا ١٧٢ ءِ يَآلِهَةً آتٰى لِلْاِيْمَانِ مُثِّلَا

اور توسط سے پڑھا ہے اس (ہمزہ کے بعد والے حرف مد) کو ایک جماعت نے، (اور اس حرفِ مد کی مثالیں) اٰمَنَ (اور) هٰٓؤُلَآءِ يَآلِهَةً (اور) اٰتٰى (اور) لِلْاِيْمَانِ کی طرح ہیں۔ مثال کے ذریعہ بیان کر دیا گیا ہے وہ (ہمزہ کے بعد والا حرفِ مد)۔

سِوَا يَاءِ اِسْرَآءِيْلَ اَوْ بَعْدَ سَاكِنٍ ١٧٣ صَحِيْحٍ كَقُرْاٰنٍ وَّمَسْئُوْلًا اِسْئَلَا

سوائے اِسْرَآءِيْلَ کی یاء کے اور (سوائے اس حرفِ مد کے جس سے پہلا ہمزہ) ساکن صحیح کے بعد (ہو) جیسے قُرْاٰنٌ اور مَسْئُوْلًا۔ تو ضرور پوچھ لے (ان دونوں قسموں کے مستثنیٰ ہونے کی وجہ)۔

وَمَا بَعْدَ هَمْزِ الْوَصْلِ اِيْتِ وَبَعْضُهُمْ ١٧٤ يُؤَاخِذُكُمْ آلْـٰٔنَ مُسْتَفْهِمًا تَلَا

اور (سوائے) اس حرفِ مد کے جو ہمزہ وصلی کے بعد ہو، (اس کی مثال) اِيْتِ ہے۔ اور (نظم کے طرق سے ورش کے) ان (ناقلین) میں کے بعض نے يُؤَاخِذُكُمْ (وغیرہ) کو (اور) آلْـٰٔنَ کو اس حال میں کہ وہ استفہام والا ہو (صرف قصر سے) پڑھا ہے۔

وَعَادًا اِلُاوْلٰى وَابْنُ غَلْبُوْنَ طَاهِرٌ ١٧٥ بِقَصْرِ جَمِيْعِ الْبَابِ قَالَ وَقَوَّلَا

اور عَادًا اِلُاوْلٰى کو (بھی، پس تینوں کو طول توسط سے مستثنیٰ کر کے صرف قصر سے پڑھا ہے) اور ابن غلبون (یعنی ابوالحسن) طاہر اس (مد بدل کے) تمام باب کے قصر کے قائل ہوئے ہیں، اور انہوں نے (اس قصر کو ورش کی طرف) منسوب بھی کیا ہے۔

شرح: ١٧١: جب حرفِ مدہ ہمزہ سالم یا مغیرہ کے بعد ہو جیسے اٰمَنَ اِيْمَانًا اُوْتِيَ تو ان میں صرف ورش مد کرتے ہیں، اور چونکہ اکثر جگہ یہ مدہ ہمزہ سے بدلا ہوا ہوتا ہے، اس لئے اس کو مد بدل کہتے ہیں، اور یہ متصل یعنی ایک ہی کلمہ میں ہوتا ہے۔ یہ مدہ ہمزہ سالم کے بعد ہو جیسے اٰمَنَ اِيْمَانًا اُوْتِيَ یا ہمزہ مغیرہ کے بعد ہو، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تغیر تین طرح ہوتا ہے:۔ [۱] تسہیل سے جیسے ءَالِهَتُنَا، ءَاٰمَنۡتُمۡ، جَآءَ اٰلَ۔ [۲] ابدال سے ہو جیسے هٰۤؤُلَآءِ یٰلِهَةً (انبیاء ع ۷)، مِنَ السَّمَآءِ یٰیَةً (شعراء ع ۱) ان میں نافع مکی بصری دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلتے ہیں، اور اٰلِهَةً کے ساتھ هٰۤؤُلَآءِ اسی واسطے لائے ہیں کہ دو ہمزہ جمع ہونے کے سبب ابدال کا قاعدہ نکل آئے۔ [۳] نقل سے جیسے اَلۡاٰخِرَةَ، لِلۡاِیۡمَانِ، وَالۡاُوۡلٰی وغیرہ، پس مد بدل میں سب کیلئے قصر، اور ورش کیلئے تین وجوہ ہیں:۔ ① قصر: ایک الف کے برابر مد ② توسط: تین الفی مد ③ طول: پانچ الفی مد۔ ترتیب میں پہلے قصر پھر توسط اور پھر طول ہوگا۔

مد بدل کی آٹھ قسمیں توسط اور طول سے مستثنیٰ ہیں: ۱۷۳: ورش کے ناقلین نے ان آٹھ قسموں کو طول اور توسط سے مستثنیٰ کیا ہے۔ ان میں چار مخصوص کلمات اور چار کلیہ ہیں:۔

مخصوص کلمات: [۱] اِسۡرَآءِیۡلَ کی یاء جس جگہ بھی آئے۔ [۲] مادہ مُؤَاخَذَةٌ سے جو صیغہ بھی ہو۔ جیسے یُؤَاخِذُکُمۡ، یُؤَاخِذُ اللّٰهُ اسکا الف۔ [۳] استفہام والے آٰلۡئٰنَ (یونس ع ۵ وع ۹) کا دوسرا الف، جو ورش کی قراءۃ پر لام کے بعد ہے۔ استفہام کی قید سے دوسرے اَلۡئٰنَ جِئۡتَ وغیرہ نکل گئے۔ [۴] عَادًا الۡاُوۡلٰی (نجم ع ۳) کا واو مستثنیٰ ہے۔ عَادًا کی قید سے وَالۡاُوۡلٰی وغیرہ نکل گئے۔ پس ①② سب کے قول پر توسط سے مستثنیٰ ہیں، ان میں صرف قصر ہوگا اور ③④ بعض کے قول پر مستثنیٰ ہیں اور استثناء کی صورت میں ان میں بھی صرف قصر ہوگا، اور دوسری صورت میں تینوں وجوہ ہوں گی۔

استثناء والے چار کلیہ: [۵] وہ مدہ جس سے پہلے ہمزہ اسی کلمہ کے ساکن صحیح کے بعد ہو جیسے قُرۡاٰنٌ، اَلظَّمۡاٰنُ مَسۡـُٔوۡلًا وغیرہ [۶] وہ مدہ جو ہمزہ وصلی کے بعد ہو جیسے اِیۡتِ، اِیۡتُوۡنِیۡ [۷] وہ حرفِ مد جو ورش کے مذہب پر ہمزہ سے بدلا ہوا ہو، خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے اٰلِدُ (ھود ع ۷) اٰمِنۡتُمۡ (ملک ع ۲) یہ اصل میں ءَاَلِدُ ءَاَمِنۡتُمۡ تھے، خواہ ہمزہ اور مدہ دو کلموں میں ہوں جیسے جَآءَ اٰحَدٌ، فِی السَّمَآءِ یٰلٰهٌ، اَوۡلِیَآءُ وٗلٰٓئِكَ کہ اصل میں جَآءَ اَحَدٌ، فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ، اَوۡلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ تھے۔ [۸] وہ الف جو ہمزہ کے بعد وقفاً تنوین سے بدل گیا ہو جیسے جُفَآءً، نِدَآءً، نِسَآءً، کہ ان کی اصل جُفَآءً، نِدَآءً، نِسَآءً وغیرہ ہے۔

ان چاروں قسموں کو سب نے مستثنیٰ کیا ہے، ان میں صرف قصر ہی ہوگا۔ ناظم نے نمبر ۷ و ۸ کو واضح ہونے کی بناء پر بیان نہیں کیا۔ ابوالحسن طاہر بن غلبون بدل کے پورے باب میں صرف قصر نقل کرتے ہیں۔ ابوشامہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ حق یہی ہے، اور مجھ سے شیخ ابوالحسن سخاوی نے بیان کیا کہ ناظم کے نزدیک بھی پورے باب میں قصر ہی مختار ہے، لیکن عمل تینوں وجوہ پر ہے۔

فائدہ: [۱] ہمزہ حرفِ متحرک کے بعد ہو۔ جیسے لِاَبِيۡهِ اٰزَرَ، سَآوِیْ۔ [۲] ہمزہ حرفِ علت ساکن کے بعد ہو، عام ہے کہ مدہ ہو جیسے اَلنَّبِيّٖنَ یا لین ہو جیسے اَلْمَوْءٗدَةُ۔ [۳] ہمزہ پہلے کلمہ کے ساکن صحیح کے بعد ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو جس میں نقل ہوتی ہے جیسے مَنَ اٰمَنَ ان تینوں قسموں میں حسب دستور ہمزہ کے بعد والے مدہ میں قصر، توسط، طول تینوں وجوہ ہوں گی۔

وَعَنْ كُلِّهِمْ بِالْمَدِّ مَا قَبْلَ سَاكِنٍ ۱۷۶ وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ وَجْهَانِ اُصِّلَا

اور وہ (حرفِ مد) ان (قراء) میں کے تمام سے مد کیساتھ (منقول) ہے جو ساکن سے پہلے ہو۔ اور وقف (اور ادغام کبیر) کے سکون میں دو وجوہ (طول وتوسط) ہیں، جو اصل قرار دی گئی ہیں۔

شرح: یعنی اگر مدہ کے بعد سکون لازم آجائے تو تمام قراء اس میں مد کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ پہلے مصرع میں بیان ہوا، دوسرے مصرع میں سکون وقفی اور اسکے ضمن میں ادغام کبیر کے سکون کی بات ہے، کہ اس میں مد وقصر دو وجوہ ہیں اور مد کا اطلاق طول توسط دونوں پر ہوتا ہے، اس طرح وَجْهَانِ ہی سے تینوں وجوہ سمجھی جائیں گی۔ اور یہ بھی درست ہے کہ وَجْهَانِ کہہ کر طول توسط کو بیان کیا اور قصر اصل سے معلوم ہوا، یہ توجیہ عمدہ ہے۔ اور مَاقَبْلَ سَاكِنٍ سے سکون لازم مراد ہے کیونکہ یہ وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ کے مقابل ہے، جو عارض ہے۔

وَمُدَّ لَهٗ عِنْدَ الْفَوَاتِحِ مُشْبِعًا ۱۷۷ وَفِيْ عَيْنِ الْوَجْهَانِ وَالطُّوْلُ فُضِّلَا

اور مد کر تو اسی (سکون لازم) کی وجہ سے (سورتوں کے) شروع والے حروف (مقطعات) میں، اس حال میں کہ تو (ان میں کے) مدہ کو دراز کرنے والا ہو۔ اور (ان مقطعات میں سے) عین میں (وہی) دو وجوہ (طول توسط) ہیں، اور طول افضل قرار دیا گیا ہے۔

وَفِيْ نَحْوِ طٰهٰ الْقَصْرُ اِذْ لَيْسَ سَاكِنٌ ۱۷۸ وَمَا فِيْ اَلِفْ مِنْ حَرْفِ مَدٍّ فَيُمْطَلَا

اور طاء (اور) ھاء جیسے (دو حرفی مقطعات) میں (سب کیلئے) قصر ہے کیونکہ (ان میں مدہ کے بعد کوئی) ساکن (حرف) نہیں ہے (جو سبب مد بنتا)۔ اور نہیں ہے الف میں کوئی حرف مد تاکہ درازی سے پڑھا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: یعنی جن تین حرفی حروف مقطعات کا بیچ والا حرف مدہ ہے، ان میں سب کیلئے طول ہی ہوگا۔ اور عین مریم اور عین شوریٰ میں بیچ کا حرف لین ہے، اسلئے اس میں طول توسط دو وجوہ ہیں، اور طول افضل ہے، اور چونکہ دو حرفی مقطعات میں مدہ کے بعد سکون نہیں ہے، اور ایسے حروف پانچ ہیں جو حَیٌّ طَهُرَ میں جمع ہیں، ان میں صرف مد اصلی ہوگا، جس کی مقدار ایک الف ہے۔ اور الف میں محل مد ہی نہیں ہے یعنی اس میں بیچ کا حرف نہ مدہ ہے اور نہ لین، اس لئے اس میں مد ممکن ہی نہیں۔

وَإِنْ تَسْكُنِ الْيَا بَيْنَ فَتْحٍ وَّهَمْزَةٍ ١٧٩ بِكِلْمَةٍ اَوْ وَّاوٌ فَوَجْهَانِ جُمِّلَا

وَإِنْ تَسْكُنِ الْيَا اَوْ وَّاوٌ: اور اگر ساکن ہو یاء یا واؤ ایسے فتحہ اور ایسے ہمزہ کے درمیان جو (دونوں) ایک کلمہ میں ہوں، تو (اس یاء لین اور واؤ لین میں ورش کیلئے) ایسی دو وجوہ ہیں جو (مد کے ذریعہ) خوبصورت بنا دی گئی ہیں

بِطُوْلٍ وَّقَصْرٍ وَّصْلُ وَرْشٍ وَّوَقْفُهٗ ١٨٠ وَعِنْدَ سُكُوْنِ الْوَقْفِ لِلْكُلِّ اُعْمِلَا

(یعنی اس واؤ لین اور یاء لین میں) طول اور قصر (مد میں کمی کرنے یعنی توسط) کے ساتھ ہیں ورش کا وصل اور ان کا وقف (یعنی دونوں حالتوں میں طول توسط دونوں وجوہ ہیں)۔ اور سکون وقفی میں سب کیلئے استعمال کی گئی ہیں یہی دونوں (وجوہ، پس وَقَصْرٍ سے توسط مراد ہے نہ کہ اصطلاحی قصر۔ اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں)۔

وَعَنْهُمْ سُقُوْطُ الْمَدِّ فِيْهِ وَوَرْشُهُمْ ١٨١ يُوَافِقُهُمْ فِيْ حَيْثُ لَا هَمْزَ مُدْخَلَا

اور ان (قراء) سے مد کا ساقط ہونا بھی (منقول) ہے اسی (وقفی سکون) میں (اور لین میں، پس تینوں وجوہ نکل آئیں)۔ اور ان (قراء) میں کے ورش جو ہیں، وہ (لین کے قصر میں) موافقت کرتے ہیں ان (قراء) کی اس جگہ میں، جس میں ایسا ہمزہ نہ ہو جو (کلمہ کے اصلی حروف میں) داخل کیا گیا ہو۔

تشریح: ۱۷۹: یعنی اگر واؤ لین یا یاء لین کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ آجائے جیسے سَوْءَةَ، كَهَيْئَةِ، سَوْءٍ شَيْءٍ تو اس واؤ لین اور یاء لین میں ورش کیلئے وقفاً ووصلاً طول پانچ الفی اور توسط تین الفی دو وجوہ ہیں، قصر بالکل نہیں۔ اور اگر حرفِ لین کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے خَلَوْا اِلٰى، اِبْنَيْ اٰدَمَ تو اس صورت میں نقل کرتے ہیں۔ اور اگر لین کے بعد سکونِ وقفی یا سکون ادغام کبیر ہو جیسے خَوْفٍ، ضَيْفٍ، بِالْخَيْرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَّقُضِيَ، لَقَوْلُ رَسُوْلٍ تو اس صورت میں ورش کے سوا سب کیلئے قصر توسط طول تین وجوہ ہیں، رہے ورش؟ سو جن کلمات میں لین کے بعد ہمزہ نہ ہو، ان میں ان کیلئے بھی تین وجوہ ہیں۔

وَفِي وَاوِ سَوْاٰتٍ خِلَافٌ لِّوَرْشِهِمْ ۱۸۲ وَعَنْ كُلِّ اِلْمَوْءُدَةُ اقْصُرْ وَمَوْئِلًا

اور سَوْاٰتٍ کے واؤ میں خلف ہے ان (قراء میں) کے ورش کیلئے۔ اور (ورش کے) سب (ناقلین) سے (وَاِذَا) الْمَوْءُدَةُ اور مَوْئِلًا (کے واؤ لین) کو قصر سے پڑھ (یعنی طول اور توسط نہ کر)۔

شرح: یعنی یہ مسئلہ ابھی بیان ہوا ہے کہ لین کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو ورش کیلئے حالین میں توسط وطول دو وجوہ ہیں، لیکن سَوْاٰتُ جو اعراف ع ۲ وع ۳ میں چار جگہ اور طٰہٰ ع ۷ میں ایک ہے، اس کے واؤ میں ناقلینِ ورش کا خلف ہے:۔ [۱] بعض نے اسکو توسط وطول سے مستثنیٰ کیا ہے، انکے نزدیک اس میں قَوْلٌ، خَوْفٌ کی طرح صرف قصر ہے۔ [۲] بعض نے اس کو مستثنیٰ نہیں کیا، ان کے نزدیک حسب قاعدہ توسط وطول دونوں ہیں اور حق یہ ہے کہ یہ خلف قصر وتوسط میں ہے کیونکہ جو حضرات لین میں طول روایت کرتے ہیں، وہ سب سَوْاٰتُ کے واؤ کو مستثنیٰ کرنے پر متفق ہیں، اور جو اسکے واؤ میں توسط نقل کرتے ہیں وہ بدل میں بھی صرف توسط بتاتے ہیں پس سَوْاٰتُ میں کل چار وجوہ ہوں گی:۔ ① تا ③ واؤ کے قصر پر اٰتِ کے بدل میں قصر توسط طول تینوں ④ واؤ کے توسط پر اٰتِ کے بدل میں بھی صرف توسط۔

اَلْمَوْءُدَةُ (تکویر) اور مَوْئِلًا (کہف ع ۸) ان دونوں کے واؤ لین میں تمام ناقلین کے قول پر صرف قصر ہے، ان میں توسط وطول کسی نے بھی نقل نہیں کیا، اس بناء پر کہ یہ وَأْدٌ اور وَأْلٌ سے بنے ہیں، پس ان میں واؤ کا سکون عارضی ہے۔

تنبیہ: [۱] [الف] لین میں توسط روایت کرنے والے بدل میں تینوں وجوہ بتاتے ہیں۔ [ب] لین میں طول نقل کرنے والے بدل میں صرف طول روایت کرتے ہیں، پس لین وبدل کے جمع ہونے کی صورت میں کل چار وجوہ صحیح ہیں۔ [۲] اگر پہلے بدل پھر لین ہو جیسے اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا (بقرہ ع ۲۱) تو بدل کے قصر وتوسط پر لین میں صرف توسط ہوگا، اور بدل کے طول پر لین میں توسط وطول دونوں ہوں گے۔ [۳] اگر لین پہلے پھر بدل ہو جیسے شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ (احقاف ع ۳) تو لین کے توسط پر بدل میں تینوں ہوں گی، اور لین کے طول پر بدل میں بھی صرف طول ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كِلْمَةٍ

[۱] استفهام میں پہلا ہمزہ ہمیشہ مفتوح ہی ہوتا ہے، اور دوسرے ہمزہ پر تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ [۲] اگر دوسرا ہمزہ مفتوح ہو تو ذَاتُ الْفَتْحِ، اور اگر مکسور ہو تو ذَاتُ الْكَسْرِ، اور اگر مضموم ہو تو ذَاتُ الضَّمِّ کہلاتا ہے۔

[۳] دو ہمزہ قطعی متحرک کے درمیان ایک الف زائد لانے کو ادخال کہتے ہیں۔

وَتَسْهِيلُ أُخْرٰى هَمْزَتَيْنِ بِكِلْمَةٍ ۱۸۳ (سَمَا) وَبِذَاتِ الْفَتْحِ خُلْفٌ (لِّتَجْمُلَا

اور تسہیل سے پڑھنا دو ہمزوں میں سے دوسرے کو جو ایک کلمہ میں ہوں، سَمَا (والے نافع مکی بصری کیلئے) بلند ہو گیا ہے۔ اور (اسی آخری) ذَاتُ الْفَتْحِ (کے دوسرے ہمزہ) میں خلف ہے لِتَجْمُلَا (والے ہشام کیلئے) تاکہ (کلمہ) حسین ہو جائے۔

وَقُلْ اَلِفًا عَنْ اَهْلِ مِصْرَ تَبَدَّلَتْ ۱۸٤ لِوَرْشٍ وَّفِي بَغْدَادَ يُرْوٰى مُسَهَّلَا

اور تو کہہ دے کہ یہ (دوسرا فتحہ والا ہمزہ) ورش کیلئے اہل مصر سے تو الف سے بدل گیا ہے۔ اور بغداد میں (انہیں ورش کیلئے) یہ (ہمزہ) اس حال میں روایت کیا جاتا ہے کہ تسہیل کیا ہوا ہو (یعنی ذَاتُ الْفَتْحِ میں ورش کیلئے اہل مصر سے ابدال اور اہلِ بغداد سے تسہیل ہے)۔

شرح: اگر دو قطعی متحرک ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں تو ان میں پہلا ہمزہ مفتوح ہی ہوتا ہے اور دوسرے پر تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ جیسے ءَاَنْتَ، ءَاِنَّكَ، ءَاُنْزِلَ، وغیرہ تو سَمَا والے نافع مکی بصری تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں، اور ہشام کیلئے صرف پہلی قسم ءَاَنْتُمْ وغیرہ کلمات میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل و تحقیق دونوں ہیں اور دوسری و تیسری قسم ءَاِنَّكُمْ، ءَاُنَبِّئُكُمْ، وغیرہ میں دوسرے ہمزہ کی تحقیق ہے، اور بعض کلمات میں تسہیل بھی ہے، جو آگے آرہے ہیں، اور ورش کیلئے ءَاَنْتُمْ وغیرہ ذَاتُ الْفَتْحِ میں اہل مصر سے دوسرے ہمزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا الف سے ابدال اور اہل بغداد سے دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے۔ اور جن کلمات میں دوسرے ہمزہ کے بعد سکون ہے تو ابدال کی صورت میں مد لازم بھی ہوگا۔ اور دوسری و تیسری قسم ذَاتُ الْكَسْرِ وذَاتُ الضَّمِّ میں صرف تسہیل ہے، اور باقیین کیلئے تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کی تحقیق، اور جس نے بھی جہاں جہاں ان اصول کے خلاف کیا ہے، اسے آگے بیان کریں گے۔

فائدہ: [۱] قراءۃ میں تسہیل سے بین بین قریب مراد ہے یعنی ہمزہ کو اس کی حرکت کے موافق حرفِ مد اور ہمزہ کے درمیان ادا کرنا، جو نہ تو ہمزہ کی طرح سخت ہو اور نہ حروفِ مدہ کی طرح نرم۔ [۲] نحاۃ کے ہاں ایک بین بین بعید بھی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ کو حرفِ ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ مد اور ہمزہ کے درمیان ادا کرنا، یہ نقلاً ثابت نہیں۔

تنبیہ: ءَاَنْتَ، اَرَاَيْتَ، اَفَرَاَيْتَ ان تینوں کلمات میں ورش کے لئے وقفاً صرف تسہیل ہوگی، کیونکہ ابدال کرنے سے ان میں پے در پے تین ساکن جمع ہو جاتے ہیں جو جائز نہیں۔

وَحَقَّقَهَا فِي فُصِّلَتْ (صُحْبَةٌ) ءَاَعْـ ۱۸۵ جَمِيٌّ وَّالْاُوْلٰى اَسْقِطَنْ (لِـ)تُسْهِلَا

اور تحقیق سے پڑھا ہے اسی (دوسرے ہمزہ) کو (سورۃ) فصلت میں صُحْبَةٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی) نے (یعنی) ءَاَعْجَمِيٌّ میں۔ اور پہلے (ہمزہ استفہام) کو حذف کر دے تو لِتُسْهِلَا (والے ہشام کیلئے)، تاکہ تو آسانی کا راستہ اختیار کرنے والا بن جائے۔ اور لِتَسْهُلَا مجرد سے بھی درست ہے۔

شرح: ءَاَعْجَمِيٌّ (فصلت ع ۵) کو [۱] شعبہ حمزہ کسائی نے تحقیق سے [۲] ہشام نے اِخبار یعنی ایک ہمزہ سے پڑھا ہے [۳] ورش کیلئے ابدال و تسہیل دو وجوہ ہیں، اور ابدال میں مد لازم بھی ہوگا [۴] قالون مکی بصری ابن ذکوان حفص کیلئے تسہیل ہے۔

فائدہ: ایک کلمہ والے دو ہمزوں میں قالون بصری ہشام کیلئے ادخال بھی ہے، یہ بحث آگے آ رہی ہے۔

وَهَمْزَةُ اَذْهَبْتُمْ فِي الْاَحْقَافِ شُفِّعَتْ ۱۸۶ بِاُخْرٰى (كَـ)مَا (دَ)امَتْ (وِ)صَالًا مُّوَصَّلَا

اور اَذْهَبْتُمْ کا ہمزہ احقاف میں جفت (جوڑا) بنا دیا گیا ہے دوسرے (ہمزہ) کے ذریعہ، كَمَا دَامَتْ (والے شامی مکی کیلئے)، جس طرح ہمیشہ رہا ہے یہ (جفت)، ایسے وصال والا ہے جو خوب پہنچا دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: اَذْھَبْتُمْ (احقاف ع ۲) شامی مکی کیلئے ءَاَذْھَبْتُمْ میں دو ہمزہ ہیں۔ [۱] مکی کیلئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل۔ [۲] ہشام کیلئے دو ہمزہ، دوسرے کی تسہیل و تحقیق دو وجوہ۔ [۳] ابن ذکوان کیلئے دو ہمزہ دوسرے کی تحقیق سے۔ [۴] باقیین کیلئے ایک ہمزہ تحقیق سے۔

وَفِیْ نُوْنَ فِیْ اَنْ کَانَ شَفَّعَ حَمْزَةٌ ۱۸۷ وَشُعْبَةُ نَ اَیْضًا وَّالدِّمَشْقِیْ مُسَھِّلَا

اور (سورۃ) نون میں (یعنی اسکے) اَنْ کَانَ میں جفت (جوڑا) بنایا ہے (یعنی ایک ہمزہ زیادہ کیا ہے) حمزہ نے اور شعبہ نے بھی اور (ابن عامر) دمشقی نے (بھی)، اس حال میں کہ وہ دمشقی اسکے دوسرے ہمزہ کی) تسہیل (بھی) کرنے والے ہیں۔

شرح: اَنْ کَانَ ذَامَالٍ (قلم ع ۱) میں حمزہ شعبہ شامی کیلئے استفہام یعنی دو ہمزہ ہیں (ءَاَنْ کَانَ)۔ [۱] شعبہ حمزہ کیلئے دو ہمزہ بلا تسہیل۔ [۲] پورے شامی کیلئے دو ہمزہ، اور دونوں راویوں کیلئے صرف تسہیل جو مُسَھِّلًا کہنے سے نکلی۔ پس ہشام کیلئے ذَاتُ الْفَتْحِ میں عمومی طور پر جو خلف ہے وہ اس میں نہیں ہے، ایسے ہی اگرچہ ابن ذکوان کیلئے عمومی طور پر تسہیل نہیں ہے لیکن اس کلمہ میں ان کیلئے بھی تسہیل ہے۔ [۳] باقی سب کیلئے ایک ہمزہ ہے۔

وَفِیْ اٰلِ عِمْرَانٍ عَنِ ابْنِ کَثِیْرِھِمْ ۱۸۸ یُشَفَّعُ اَنْ یُّؤْتٰی اِلٰی مَا تَسَھَّلَا

اور سورۃ ال عمران میں ان (قراء میں) کے ابن کثیر سے جفت (جوڑا) بنایا جاتا ہے اَنْ یُّؤْتٰی (کا ہمزہ) اس حال میں کہ یہ (اَنْ یُّؤْتٰی) ان (الفاظ) کی طرف (ملایا گیا) ہے جن میں وہ (دوسرا ہمزہ) تسہیل والا ہو گیا ہے۔

شرح: اَنْ یُّؤْتٰی (ال عمران ع ۸) میں مکی کیلئے دو ہمزہ ہیں یعنی ءَاَنْ یُّؤْتٰی اور ان کیلئے اس میں حسب قاعدہ تسہیل بھی ہے، باقی سب اخبار یعنی ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔ ال عمران کی قید سے مدثر والا اَنْ یُّؤْتٰی نکل گیا۔

وَطٰہٰ وَفِی الْاَعْرَافِ وَالشُّعَرَا بِھَا ۱۸۹ ءَاٰمَنْتُمْ لِلْکُلِّ ثَالِثًا اُبْدِلَا

اور طٰہٰ (جو ہے) اسمیں اور اعراف میں اور شعراء جو ہے اس میں ءَاٰمَنْتُمْ ہے، تینوں سورتوں میں یہ سب کیلئے (الف سے) بدل دیا گیا ہے، ثَالِثًا: اس حال میں کہ وہ (بدل جانے والا ہمزہ اسکا) تیسرا (حرف) ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَحَقَّقَ ثَانٍ (صُحْبَةٌ) وَّلِقُنْبُلٍ ۱۹۰ بِإِسْقَاطِهِ الْأُوْلٰى بِطٰهٰ تُقُبِّلَا

اور تحقیق سے پڑھا ہے (اسکے) دوسرے (ہمزہ) کو صُحْبَةٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی) نے۔ اور یہ (ءَاٰمَنْتُمْ) قنبل کیلئے، بِطٰهٰ: طٰہٰ (ع ۳) میں اسکے پہلے (ہمزہ) کو حذف کرنے کیساتھ قبول کیا گیا ہے۔

وَفِي كُلِّهَا حَفْصٌ وَّاَبْدَلَ قُنْبُلٌ ۱۹۱ فِي الْاَعْرَافِ مِنْهَا الْوَاوَ وَالْمُلْكِ مُوْصِلَا

اور ان (تینوں میں) کے تمام (کلمات) میں حفص نے (پہلے ہمزہ کو حذف کیا ہے)۔ اور ابدال کیا ہے قنبل نے اعراف میں اور ملک میں، مِنْهَا: (ءَاٰمَنْتُمْ اور ءَاَمِنْتُمْ کے) اس (پہلے ہمزہ) کے بدلہ میں واؤ سے، اس حال میں کہ وہ (ءَاٰمَنْتُمْ کا فِرْعَوْنُ کے اور ءَاَمِنْتُمْ کا النُّشُوْرُ کیساتھ) وصل کرنے والے ہوں۔

شعوہ: ۱۸۹: ءَاٰمَنْتُمْ (اعراف ع ۱۴ و طٰہٰ ع ۳ و شعراء ع ۳) میں اصل کے لحاظ سے تین ہمزہ تھے، یعنی ءَءَأْمَنْتُمْ تھا، پہلے دو ہمزہ مفتوح ہیں اور تیسرا ساکن، ان میں سے تیسرے ساکنہ کو سب کیلئے الف سے بدل دیا اور باقی دو متحرک میں اختلاف ہے۔ [۱] شعبہ حمزہ کسائی کیلئے دو ہمزہ تحقیق کیساتھ۔ [۲] نافع بزی بصری شامی کیلئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل۔ [۳] حفص کیلئے تینوں جگہ ایک ہمزہ (اٰمَنْتُمْ) مع تحقیق۔ [۴] قنبل کیلئے طٰہٰ میں حفص کی طرح ایک ہمزہ سے (اٰمَنْتُمْ)۔ اور شعراء میں بزی وغیرہ کی طرح دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل سے (ءَاٰمَنْتُمْ)۔ اور اعراف میں فِرْعَوْنُ کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی صورت میں پہلے ہمزہ کا واؤ مفتوح سے ابدال اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل (فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ) اور فِرْعَوْنُ سے جدا کر کے ابتدا یا اعادہ کرنے کی صورت میں بزی کی طرح پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل۔

ءَاَمِنْتُمْ (ملک ع ۲) میں [۱] قالون بصری ہشام کیلئے دو ہمزہ مع تسہیل ثانیہ کے۔ [۲] ہشام کیلئے دوسری وجہ میں دونوں کی تحقیق۔ [۳] ورش بزی کیلئے دوسرے کی تسہیل۔ [۴] ورش کیلئے دوسری وجہ میں دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال صرف قصر کیساتھ۔ [۵] قنبل کیلئے اَلنُّشُوْرُ کے ساتھ وصل کی صورت میں پہلے ہمزہ کا واؤ مفتوح سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل (اَلنُّشُوْرُ وَاَمِنْتُمْ)، اور ءَاَمِنْتُمْ سے ابتداء کرنے کی صورت میں بزی کی طرح اول کی تحقیق اور ثانی کی تسہیل۔ [۶] ابن ذکوان کوفیین کیلئے دونوں کی تحقیق۔

وَاِنْ هَمْزُ وَصْلٍ بَيْنَ لَامٍ مُّسَكَّنٍ ۱۹۲ وَهَمْزَةِ الْاِسْتِفْهَامِ فَامْدُدْهُ مُبْدِلَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اگر ہمزہ وصلی ساکن کیئے ہوئے، لام (تعریف) اور ہمزہ استفہام کے درمیان ہو (جو صرف چار کلمات میں آیا ہے)، تو تو اس (ہمزہ وصلی یعنی دوسرے ہمزہ) کو مد سے پڑھ، اس حال میں کہ تو (اس ہمزہ کا الف سے) ابدال کرنے والا ہو۔

فَلِلْكُلِّ ذَا اَوْلٰى وَيَقْصُرُهُ الَّذِىْ ۱۹۳ يُسَهِّلُ عَنْ كُلٍّ كَاٰلْـنَ مُثِّلَا

پس (اس قسم کے چاروں کلمات میں) سب کیلئے یہ (الف سے ابدال مع مد لازم تسہیل سے) اَولیٰ ہے، اور (ناقلین میں سے) جو (فریق) قصر سے پڑھتا ہے وہ اس (ہمزہ وصلی کی) تسہیل کرتا ہے تمام (قراء) سے (اس قسم کی مثال) آلْـٰنَ کی طرح ہے۔ وہ (ہمزہ وصلی والی قسم) مثال کے ذریعہ بیان کر دی گئی ہے۔

وَلَا مَدَّ بَيْنَ الْهَمْزَتَيْنِ هُنَا وَلَا ۱۹۴ بِحَيْثُ ثَلَاثٌ يَتَّفِقْنَ تَنَزُّلَا

اور نہیں ہے مد (یعنی ادخال الف) دو ہمزوں کے درمیان یہاں، (یعنی اس ہمزہ وصلی والی قسم کے چاروں کلمات میں)، اور نہ اس جگہ میں ہے جس میں ایسے تین (ہمزہ واقع) ہوں جو اکٹھے ہو رہے ہوں نزول کے اعتبار سے (جو ءَاٰمَنْتُمْ، ءَاٰلِهَتُنَا میں ہیں)۔

شرح: ۱۹۲: اگر ہمزہ استفہام کے بعد ہمزہ وصلی ہو تو ہمزہ استفہام تو ہر جگہ مفتوح ہی ہوگا، اور ہمزہ وصلی مفتوح بھی ہوتا ہے اور مکسور بھی، پس اس کی دو قسمیں ہوئیں:۔

قسم اول: ہمزہ استفہام اور ہمزہ وصلی دونوں مفتوح ہوں، اس صورت میں ہر جگہ ہمزہ وصلی کے بعد لام تعریف آتا ہے، اور اس قسم کے صرف یہ چار کلمات ہیں:۔ [۱] ءٰاۤلذَّكَرَيْنِ (انعام ع ۱۷ میں) دو جگہ۔ [۲] آٰلْـٰنَ (یونس ع ۵ و ع ۹)۔ [۳] آٰللّٰهُ (یونس ع ۶ و نمل ع ۵) ان کلمات میں سب کی، اور [۴] ءٰاۤلسِّحْرُ (یونس ع ۸) صرف بصری کی قراءة پر۔ اگر ان کلمات میں ہمزہ وصلی کو وجوبی قاعدہ کی رو سے حذف کریں تو ایک ہمزہ رہ جائیگا جو قطعی ہے، اور ذہن اس طرف جائیگا کہ یہ ہمزہ وصلی ہے، جس سے معنوی یہ خرابی پیدا ہوگی کہ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ میں التباس پیدا ہو جائیگا، اس شبہ سے بچنے کیلئے ہمزہ وصلی کا الف سے ابدال کرتے ہیں۔ پھر چونکہ ابدال والے الف کے بعد لام تعریف بھی ساکن ہے، اس لئے طول کے ذریعہ دو ساکنوں میں جدائی کرنا ضروری ہے اور اگر اس لام تعریف پر نقل کے ذریعہ حرکت آجائے جیسے آلْـٰنَ میں نافع کی قراءة پر ہے، تو اس میں مد لازم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکون اصلی کی وجہ سے اور قصر نقل والی عارضی حرکت کی بناء پر دونوں جائز ہیں، اس کو سکون وقفی پر قیاس کر کے توسط کرنا جائز نہیں، اور اس قسم میں بجائے ابدال کے ہمزہ وصلی میں تسہیل بھی کافی ہے، تسہیل کی صورت میں صرف قصر ہی ہوگا، اور ابدال والی وجہ اَولیٰ ہے۔

مفہوم: ۱۹۴: اگرچہ ادخال کی بحث مستقل طور پر ابھی آرہی ہے لیکن ناظم نے یہاں جزوی طور پر یہ ضابطہ بیان فرمایا ہے کہ:۔ [۱] ہمزہ استفہام اور ہمزہ وصلی مفتوح والے مذکورہ چار کلمات میں تسہیل کی صورت میں ادخال نہیں ہوگا۔ [۲] ایسے ہی ان دو کلمات میں بھی ادخال نہیں ہوگا جن میں اصل کے اعتبار سے تین ہمزہ جمع ہوں اور وہ ءَاٰمَنْتُمْ (اعراف ع ۱۴، طٰہٰ ع ۳، شعراء ع ۳)، اور ءَاٰلِهَتُنَا (زخرف ع ٦) ہیں۔

قسم دوم: ہمزہ استفہام کے بعد ہمزہ وصلی مکسور ہو تو اس صورت میں ہمزہ وصلی بالاتفاق حذف ہو جاتا ہے جیسے اَسْتَكْبَرْتَ، اَسْتَغْفَرْتَ وغیرہ کیونکہ اس صورت میں استفہام کا خبر کے ساتھ التباس نہیں ہوتا۔

وَاَضْرُبُ جَمْعِ الْهَمْزَتَيْنِ ثَلَاثَةٌ ۱۹۵ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ اَئِنَّا ءَاُنْزِلَا

اور (حرکت والے) دو (قطعی) ہمزوں کے جمع ہونے کی تین قسمیں ہیں:۔ (جیسے) ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ (اور) اَئِنَّا (لَتَارِكُوْا، اور) ءَاُنْزِلَ (عَلَيْهِ)۔

وَمَدُّكَ قَبْلَ الْفَتْحِ وَالْكَسْرِ (حُجَّةٌ ۱۹٦ (بِهَا (لُـذْ وَقَبْلَ الْكَسْرِ خُلْفٌ (لَّهُ (وَ)لَا

اور تیرا ادخال کرنا فتحہ اور کسرہ (والے ہمزہ) سے پہلے حُجَّةٌ بِهَا لُذْ (والے بصری قالون ہشام کیلئے) دلیل والا ہے، اس (دلیل) کی طرف پناہ لے تو۔ اور کسرہ (والے ہمزہ) سے پہلے (ادخال میں) ایسا خلف ہے لَهٗ والے (ہشام کے لئے) جس کیلئے (دلائل کی) مدد ہے۔

مفہوم: یعنی فتحہ اور کسرہ والے ہمزہ سے پہلے بصری قالون کیلئے صرف ادخال ہے۔ اور ہشام کیلئے فتحہ والے ہمزہ سے پہلے فقط ادخال، اور کسرہ والے ہمزہ سے پہلے خلف یعنی ادخال و عدم ادخال دونوں ہیں۔

وَفِي سَبْعَةٍ لَّا خُلْفَ عَنْهُ بِمَرْيَمٍ ۱۹۷ وَفِي حَرْفَيِ الْاَعْرَافِ وَالشُّعَرَا الْعُلَا

اور (اس دوسری قسم میں سے) سات کلمات (کے ادخال) میں کوئی خلف نہیں ان ہشام سے (یعنی ان میں صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادخال ہے، اور وہ کلمات) مریم (ع ۵ کے ءَاِذَا مَامِتُّ) میں اور اعراف کے دو کلمات (ءَاِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ ع ۱۰ اور ءَاِنَّ لَنَا ع ۱۴) اور شعراء (ع ۳ کے اَئِنَّ لَنَا) میں (ہیں)، جو بلند ہیں۔

اَئِنَّكَ ائِفْكًا مَّعًا فَوْقَ صَادِهَا ۱۹۸ وَفِيْ فُصِّلَتْ حَرْفٌ وَّبِالْخُلْفِ سُهِّلَا

(اور یہ کلمات) اَئِنَّكَ (اور) اَئِفْكًا میں (بھی) ہیں، اس حال میں کہ دونوں (اس سورۃ صٰفّٰت ع ۲ و ع ۳ میں) مجتمع ہونے والے ہیں جو ان (مذکورہ بالا سورتوں) میں کی صاد سے اوپر ہے۔ اور فصلت (ع ۲) میں (انہیں میں سے) ایک (ساتواں) کلمہ (اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ) ہے اور یہ (یعنی اس کا دوسرا ہمزہ ہشام کیلئے) خلف کیساتھ تسہیل سے (بھی) پڑھا گیا ہے (یعنی اس میں تسہیل و تحقیق دونوں ہیں)۔

تنبیہ: ۱۹۶: میں یہ قاعدہ بیان ہوا ہے کہ [۱] حُجَّةٌ بِهَا والے بصری قالون کیلئے ذَاتُ الْفَتْحِ اور ذَاتُ الْكَسْرِ دونوں میں ادخال ہے۔ [۲] لُذْ والے ہشام کیلئے ذَاتُ الْفَتْحِ میں صرف ادخال اور ذَاتُ الْكَسْرِ میں خلف یعنی ادخال و عدم ادخال دونوں ہیں۔

استثناء: شعر ۱۹۷ و ۱۹۸ میں بیان ہونے والے سات کلمات میں قالون بصری کیلئے تو صرف ادخال ہی ہے اور ہشام کیلئے ان کے عام قاعدہ کی بناء پر ہونا تو چاہیئے تھا خلف، کیونکہ یہ ساتوں کلمات ذَاتُ الْكَسْرِ ہیں لیکن ان سب میں خلف کے بجائے صرف ادخال ہی ہے۔ اور فصلت والے ساتویں کلمہ میں ہشام کیلئے ادخال کے ساتھ تسہیل و تحقیق دونوں وجوہ ہیں جو وَبِالْخُلْفِ سُهِّلَا میں بیان ہوئیں۔

وَاَئِمَّةً بِالْخُلْفِ قَدْ مَدَّ وَحْدَهُ ۱۹۹ وَسَهِّلْ (سَمَا وَ)صْفًا وَّفِي النَّحْوِ اُبْدِلَا

اور (اسی دوسری قسم میں سے) اَئِمَّةً میں خلف کیساتھ ادخال کیا ہے اس (ہشام) نے، اس حال میں کہ وہ (ادخال کرنے میں) اکیلے ہیں۔ اور تسہیل کر تو (اسکے دوسرے ہمزہ کی) سَمَا (والے نافع مکی بصری کیلئے)، بلند ہوگئی ہے یہ (تسہیل) صفت کے اعتبار سے۔ اور (علماء) نحو (کی رائے) میں بدلا گیا ہے یہ (دوسرا ہمزہ یاء سے)۔

تنبیہ: [۱] یعنی اَئِمَّةً (توبہ ع ۲، انبیاء ع ۵، قصص ع ا و ع ۴، الم سجدہ ع ۲) میں پانچوں جگہ ہشام کیلئے ان کے عام قاعدہ کی رو سے خلف ہے۔ کیونکہ یہ ظاہری طور پر مکسور ہونے کی وجہ سے ذَاتُ الْكَسْرِ ہے، اگرچہ اصل کی رو سے اسکا دوسرا ہمزہ ساکن ہے۔ بس اسکے ذکر کرنے کی وجہ یہی ہے، تاکہ کسی کو کلمہ کی اصل سے شبہ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہو۔ نیز اس لئے بھی کہ اس میں ادخال صرف ہشام کیلئے ہے، بصری قالون کیلئے اس میں ادخال نہیں ہے، جو وَحْدَہٗ کی ضد سے معلوم ہوا کہ ادخال کرنے میں ہشام اکیلے ہیں۔ [۲] سَمَا والے مدنی مکی بصری کیلئے تسہیل بلا ادخال ہے۔ [۳] نحاۃ نے اس کے دوسرے ہمزہ کو یارِ مکسورہ سے بدلا ہے یعنی اَیِمَّۃً لیکن یہ ابدال تیسیر وشاطبیہ کے طریق سے نہیں ہے، پس اس کلمہ میں پانچوں جگہ چار مذہب ہیں:۔ [۱][۲] ہشام کیلئے دونوں ہمزوں کی تحقیق مع ادخال اور تحقیق بلا ادخال۔ [۳] مدنی مکی بصری کیلئے تسہیل بلا ادخال۔ [۴] ابن ذکوان کوفیین کیلئے تحقیق بلا ادخال۔

وَمَدُّكَ قَبْلَ الضَّمِّ (لَـ)ـبّٰى (حَـ)ـبِيْبُهٗ ٢٠٠ بِخُلْفِهِمَا (بَـ)ـرًّا (وَّ)جَاءَ لِيَفْصِلَا

اور تیرا ادخال کرنا ضمہ (والے ہمزہ) سے پہلے، لَبّٰى حَبِيْبُهٗ (والے ہشام بصری کیلئے)، لَبَّيْكَ کہہ کر جواب دیا اس (مد) کے دوست رکھنے والے نے ان دونوں کے خلف کیساتھ، (اور) بَرًّا (والے قالون کیلئے بلا خلف) موافقت اور اطاعت کرنے والے (قاری) کو، اور آیا ہے یہ (ادخال) تاکہ جدائی کردے (دو ہمزوں میں)۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ تیسری قسم ذَاتُ الضَّمِّ میں ہشام بصری کیلئے خلف کیساتھ ادخال ہے یعنی ادخال وعدم ادخال، اور قالون کیلئے صرف ادخال ہی ہے لیکن ہشام کیلئے آل عمران والے میں تو حفص کی طرح ہے اور باقی دو کلمات میں قالون کی طرح بھی ہے۔ تفصیل اگلے شعر میں آرہی ہے۔

• وَفِىْ اٰلِ عِمْرَانٍ رَّوَوْا لِهِشَامِهِمْ ٢٠١ كَحَفْصٍ وَّفِى الْبَاقِىْ كَقَالُوْنَ وَاعْتَلَا

اور آل عمران (ع ۲ کے قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ) میں روایت کیا ہے ان (ناقلین) نے ان (قراء میں) کے ہشام کیلئے حفص کی طرح (تحقیق بلا ادخال سے)۔ اور باقی (ءَاُنْزِلَ، ءَاُلْقِىَ) میں قالون کی طرح (تسہیل مع ادخال سے)۔ اور بلند ہوگئی ہے یہ (تیسری وجہ جو اس شعر میں بیان کی گئی ہے)۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ تیسری قسم ذَاتُ الضَّمِّ کے سب کی قراءۃ پر تین کلمات ہیں:۔ [۱] قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ (آل عمران ع ۲)۔ [۲] ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ (ص ع ۱)۔ [۳] ءَاُلْقِىَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ (قمر ع ۲) اور ایک چوتھا کلمہ ءَاُشْهِدُوْا (زخرف ع ۲) ہے جو صرف نافع کی قراءۃ پر ہے، باقی سب کے لئے اَشَهِدُوْا ہے۔ ان میں ہشام کیلئے یہ تفصیل ہے کہ آل عمران والے میں تو حفص کی طرح تحقیق بلا ادخال اور باقی دو میں قالون کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسہیل مع ادخال ہے۔

نتیجه: تینوں طرق کو ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہشام کیلئے ال عمران میں تو دو وجوہ ہیں:۔ ① تحقیق بلا ادخال ② تحقیق مع ادخال، اور صاد وقمر میں تین وجوہ ہیں:۔ ①② ال عمران والی دونوں میں تحقیق بلا ادخال اور تحقیق مع ادخال ③ تسہیل مع ادخال، اور چوتھی وجہ تسہیل بلا ادخال، ان کیلئے کسی طریق سے بھی صحیح نہیں۔ چوتھے کلمہ ءَاُشْهِدُوْا (زخرف ع ۲) میں قالون کیلئے تسہیل مع ادخال اور تسہیل بلا ادخال دو وجوہ ہیں، اسکا ذکر زخرف میں آئے گا، اور ورش کیلئے چاروں کلمات میں اور مکی کیلئے پہلے تین کلمات میں تسہیل بلا ادخال اور ابن ذکوان اور کوفیین کیلئے تینوں میں تحقیق بلا ادخال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كِلْمَتَيْنِ

[١] اگر دونوں ہمزوں کی حرکت یکساں ہو تو اس کو متفقتین کہتے ہیں، اور ان کی تین قسمیں ہیں۔ [٢] اگر دونوں ہمزوں کی حرکت مختلف ہو تو اس کو مختلفتین کہتے ہیں، اور ان کی پانچ قسمیں ہیں اور ان سب کی مثالیں آرہی ہیں۔ [٣] متفقتین میں تخفیف پہلے ہمزہ میں بھی ہوتی ہے اور دوسرے میں بھی، اور مختلفتین میں تخفیف صرف دوسرے ہی ہمزہ میں ہوتی ہے۔ پھر ان آٹھوں قسموں میں تسہیل یا ابدال جس جگہ بھی ہوتا ہے سَمَا والوں میں سے ہی کسی کیلئے ہوتا ہے، اور وہ بھی صرف وصل میں، اور اگر پہلے ہمزہ پر وقف کردیں تو پھر کوئی تخفیف نہیں ہوگی۔ باقی شامی کوفیین کیلئے اس باب میں کوئی تخفیف نہیں ہے، البتہ ہشام حمزہ کیلئے وقفاً تخفیف ہوگی۔

وَاَسْقَطَ الْاُوْلٰى فِي اتِّفَاقِهِمَا مَعًا ۲۰۲ اِذَا كَانَتَا مِنْ كِلْمَتَيْنِ فَتَى الْعَلَا

فَتَى الْعَلَا: فتی کے جوان (ابوعمرو بصری) نے حذف کیا ہے پہلے (ہمزہ) کو ان دونوں کے متفق الحرکت ہونے کی صورت میں، اِذَا كَانَتَا مَعًا: جبکہ ہوں وہ دونوں (ہمزہ) اکٹھے، دو کلموں (کے ملنے) سے۔

كَجَا اَمْرُنَا مِنَ السَّمَا اِنَّ اَوْلِيَا ۲۰۳ اُولٰٓئِكَ اَنْوَاعُ اتِّفَاقٍ تَجَمَّلَا

جیسے جَآءَ اَمْرُنَا ، مِنَ السَّمَآءِ اِنَّ ، اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ (یہ تینوں اس) اتفاق کی قسمیں ہیں جو خوبصورت ہو گیا ہے۔

وَقَالُوْنُ وَالْبَزِّيُّ فِي الْفَتْحِ وَافَقَا ۲۰۴ وَفِيْ غَيْرِهٖ كَالْيَا وَكَالْوَاوِ سَهَّلَا

اور قالون اور بزی نے (پہلی قسم میں) فتحہ (والے ہمزہ کے حذف) میں موافقت کی ہے (ابوعمرو بصری کی)، اور اس (فتحہ والے) کے سوا (مکسورتین اور مضمومتین) میں یاء اور واؤ کے مانند تسہیل کی ہے ان دونوں نے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبِالسُّوْءِ اِلَّا اَبْدَلَا ثُمَّ اَدْغَمَا ۲۰۵ وَفِيْهِ خِلَافٌ عَنْهُمَا لَيْسَ مُقْفَلَا

اور (کلمۂ خاص) بِالسُّوْٓءِ اِلَّا (کے پہلے ہمزہ) کا (واؤ سے) ابدال کیا ہے ان دونوں (قالون بزی) نے، پھر ادغام کیا ہے انہیں دونوں نے (پہلے واؤ کا ہمزہ سے بدلے ہوئے واؤ میں)۔ اور اس (پہلے ہمزہ) میں ایسا خلف ہے، ان دونوں (قالون بزی) سے جو نہیں ہے قفل لگا یا ہوا۔

شرح: جب دو ہمزہ قطعی دو کلموں میں جمع ہو جائیں اور ان دونوں کی حرکت بھی یکساں ہو، تو بصری کے لئے تینوں قسم کی حرکتوں میں پہلے ہمزہ کو حذف کر کے اس سے پہلے والے حرفِ مد کو قصر اور مد سے پڑھتے ہیں جیسے جَآ اَمْرُنَا، مِنَ السَّمَآ اِنَّ، اَوْلِيَآ اُولٰٓئِكَ، اور قالون بزی مفتوحتین میں بصری کی طرح پہلے ہمزہ کو حذف کر کے قصر و مد کے ساتھ پڑھتے ہیں اور دوسری قسم هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ وغیرہ میں یاء کی طرح اور تیسری قسم اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ میں واؤ کی طرح پہلے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں، اور تسہیل کی صورت میں ہمزہ سے پہلے والے مدہ میں پہلے مد سے پھر قصر سے دو وجوہ ہوں گی۔

ضروری بات: یہ ہے کہ ہمزہ کے حذف کی صورت میں پہلے قصر ہوگا پھر مد، اور تسہیل کی صورت میں پہلے مد ہوگا پھر قصر۔ ‖ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا (یوسف ع۷): دوسری قسم میں سے اس خاص موقع میں دو وجوہ ہیں:۔ ① جمہور کے مذہب پر پہلے ہمزہ کا واؤ سے ابدال کر کے پہلے واؤ کا دوسرے میں ادغام کریں گے (بِالسُّوِّ اِلَّا) اور یہی مختار ہے۔ ② پہلے ہمزہ کی یاء کی طرح تسہیل مد وقصر کے ساتھ عام قاعدہ کی بناء پر۔

وَلِاُخْرٰى كَمَدٍّ عِنْدَ وَرْشٍ وَّقُنْبُلٍ ۲۰۶ وَقَدْ قِيْلَ مَحْضُ الْمَدِّ عَنْهَا تَبَدَّلَا

اور (تینوں قسموں میں) دوسرا (ہمزہ) مدہ کی طرح ہے (یعنی دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہوگی) ورش اور قنبل کے نزدیک، اور (دوسری روایت پر یہ بھی) کہا گیا ہے کہ خالص حرفِ مد جو ہے وہ اس (ہمزہ) کے بدلہ میں آگیا ہے (یعنی دوسرا ہمزہ خالص حرفِ مد سے بدلا گیا ہے)

وَفِيْ هٰٓؤُلَا اِنْ وَّالْبِغَا اِنْ لِّوَرْشِهِمْ ۲۰۷ بِيَاءٍ خَفِيْفِ الْكَسْرِ بَعْضُهُمْ تَلَا

اور هٰٓؤُلَآءِ اِنْ (كُنْتُمْ بقرہ ع۴) اور (عَلَى) الْبِغَآءِ اِنْ (اَرَدْنَ نور ع۴) میں ان (قراء میں) کے ورش

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کیلئے ایسی یاء کیساتھ جو خفیف کسرہ والی ہے، ان (ناقلین میں) کے بعض نے پڑھا ہے۔

مفہوم: ۲۰۶: ورش قنبل کے لئے متفقتین کی تینوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کی تحقیق ہی ہے اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور خالص حرفِ مد سے ابدال، دو وجوہ ہیں۔ ابدال کی صورت میں جَآءَ اَحَدُ، فِي السَّمَآءِ بِلٰهُ اَوْلِيَآءُ وَلٰٓئِكَ، پس:۔ [۱] اگر دوسرے ہمزہ کے بعد والے حرف پر حرکت ہو، جیسے ان تینوں مثالوں میں ہے تو ابدال کے بعد حرفِ مدہ میں صرف قصر ہوگا، اور اگر دوسرے ہمزہ کے بعد حرف صحیح ساکن ہو تو وہاں سکون لازم کی وجہ سے مد لازم بھی ہوگا جس کی مقدار طول ہے جیسے جَآ اَمْرُنَا، هٰٓؤُلَآءِ يْنْ كُنْتُمْ۔ [۲] اور چونکہ عَلَى الْبِغَآءِ يْنَ اَرَدْنَ اور لِلنَّبِيّءِ يْنَ اَرَادَ (احزاب ع ۶) میں ورش کی اور مِنَ النِّسَآءِ يْنِ اتَّقَيْتُنَّ (احزاب ع ۴) میں ورش قنبل دونوں کی قراءۃ پر مدہ کے بعد والے ساکن پر تیسرے ساکن کی وجہ سے حرکت آجاتی ہے، اس بناء پر ان دونوں کیلئے یاء مدہ میں قصر اور مد دونوں جائز ہو جاتے ہیں۔ [۳] جَآءَ اٰلَ (حجر ع ۵ وقمر ع ۲) میں چونکہ ابدال کے بعد دو الف جمع ہو جاتے ہیں، اسلئے اس میں بھی دونوں کیلئے دو وجوہ ہو جاتی ہیں:۔ (۱) دونوں الفوں کو باقی رکھ کر ان میں جدائی کرنے کیلئے طول (۲) ایک الف کے حذف کی بناء پر قصر۔

مفہوم: ۲۰۷: هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ اور عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ میں ورش کیلئے تیسری وجہ میں دوسرے ہمزہ کا یاء مکسورہ سے ابدال بھی ہے، پس ان دونوں میں ورش کیلئے تین وجوہ ہوگئیں:۔ (۱) تسہیل (۲) یاء مدہ سے ابدال (۳) یاء مکسورہ سے ابدال۔ اور قنبل کیلئے تسہیل اور یاء مدہ سے ابدال، دو وجوہ ہیں۔

وَاِنْ حَرْفُ مَدٍّ قَبْلَ هَمْزٍ مُّغَيَّرٍ ۲۰۸ يَجُزْ قَصْرُهٗ وَالْمَدُّ مَازَالَ اَعْدَلَا

اور اگر (کسی کلمہ میں) حرفِ مد اس ہمزہ سے پہلے (واقع ہو رہا) ہو، جو تسہیل یا حذف کے ذریعہ) متغیر کیا گیا ہو جائز ہے اس (حرفِ مد) کا قصر سے پڑھنا، اور (اس میں) مد کرنا ہمیشہ درست تر ہے۔

مفہوم: مطلب یہ ہے کہ جس جگہ مد کے سبب میں تغیر آجائے، وہاں اصلی حالت کے لحاظ سے مد اور موجودہ حالت کے اعتبار سے قصر دونوں جائز ہو جاتے ہیں، اور یہ حکم مد کے دونوں سببوں کو شامل ہے، یعنی عام ہے کہ ہمزہ میں کسی قسم کی تبدیلی ہوئی ہو یا سکون لازم حرکت سے بدل گیا ہو جیسے الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ وغیرہ۔ ناظم نے اس شعر میں ہمزہ کی تغییر کا مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ اگر مدہ کے بعد ایسا ہمزہ پایا جائے جس میں کسی قسم کا تغیر ہوگیا ہو تو وہاں ہمزہ سے پہلے حرفِ مد میں قصر اور مد دونوں جائز ہیں، اور ان میں سے مد اولیٰ ہے وَالْمَدُّ مَازَالَ اَعْدَلَا سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی کی طرف اشارہ ہے، لیکن علامہ جزری کی رائے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تغیر کے بعد سبب کا اثر بھی باقی نہ رہا ہو جیسے جَا اَمْرُنَا وغیرہ میں، کہ سبب یعنی ہمزہ ہی حذف ہوگیا اور اسکا اثر تک باقی نہ رہا، اس صورت میں تو قصر اَولیٰ ہے پھر مد، اور اگر سبب یعنی ہمزہ کا اثر باقی ہو جیسے مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا میں تسہیل کی صورت میں ہمزہ کا اثر باقی رہتا ہے، تو اس صورت میں اول مد ہوگا پھر قصر۔

فائدہ: تغیر ہمزہ کی تین صورتیں ہیں:۔ [۱] حذف: جیسے جَا اَمْرُنَا وغیرہ میں پہلا ہمزہ حذف ہوگیا۔ [۲] تسہیل: جو مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا وغیرہ میں قالون بزی کی قراءۃ پر ہوتی ہے۔ [۳] ابدال: جو شَآءَ، مِنَ الْمَآءِ وغیرہ میں حمزہ کی قراءۃ پر وقفاً ہمزہ کا الف سے ابدال ہوتا ہے، پس دانی اور ناظم کی رائے پر تو تینوں حالتوں میں اول مد پھر قصر ہوگا اور محقق کی رائے پر حذف کی صورت میں پہلے قصر پھر مد ہوگا، اور تسہیل و ابدال کی صورت میں پہلے مد پھر قصر ہوگا، اور عمل بھی اسی پر ہے۔ www.kitabosunnat.com

---

وَتَسْهِيْلُ الْاُخْرٰى فِي اخْتِلَافِهِمَا (سَمَا) ۲۰۹ تَفِيْٓءَ اِلٰى مَعْ جَآءَ اُمَّةً نُّانْزِلَا

اور تسہیل (یعنی تخفیف) سے پڑھنا دوسرے (ہمزہ) کا ان دونوں کے مختلف الحرکت ہونے کی صورت میں، سَمَا (والے مدنی مکی بصری کیلئے) بلند ہوگیا ہے (اور ان کی مثال) تَفِیْٓءَ اِلٰی (کی طرح) ہے، اس حال میں کہ وہ جَآءَ اُمَّةً کے ساتھ ہے، یہ (ان دونوں میں سے ہر ایک مثال قرآن میں) نازل کی گئی ہے۔

نَشَاءُ اَصَبْنَا وَالسَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا ۲۱۰ فَنَوْعَانِ قُلْ كَالْيَا وَكَالْوَاوِ سُهِّلَا

(مختلفتین کی مثالیں) نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ اور اَلسَّمَآءِ اَوِائْتِنَا (کی طرح) ہیں۔ فَقُلْ نَوْعَانِ: پس کہہ دے تو (ان میں سے پہلی) دو قسمیں (یعنی ان کے ہمزے) یاء اور واؤ کی مانند تسہیل سے پڑھے گئے ہیں۔

وَنَوْعَانِ مِنْهَا اُبْدِلَا مِنْهُمَا وَقُلْ ۲۱۱ يَشَآءُ اِلٰى كَالْيَآءِ اَقْيَسُ مَعْدِلَا

اور (آخری) وہ دو قسمیں جو انہیں (چار) میں سے ہیں، ابدال کیئے گئے ہیں وہ دونوں (ہمزے) ان دونوں (یعنی واؤ اور یاء) سے۔ اور تو کہہ دے کہ (مختلفتین کی پانچویں قسم) یَشَآءُ اِلٰی (جیسی مثالوں کے دوسرے ہمزہ کی تسہیل) یاء کی مانند ہے، (اور یہ تسہیل) قیاس کے زیادہ موافق ہے انصاف اور درستی کی رو سے (یعنی اس ہمزہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیق سے تسہیل کی طرف منتقل ہونا قیاس سے زیادہ موافق ہے)۔

وَعَنْ اَكْثَرِ الْقُرَّاءِ تُبْدَلُ وَاوُهَا ۲۱۲ وَكُلٌّ بِهَمْزِ الْكُلِّ يَبْدَا مُفَصِّلَا

اور اکثر قراء سے بدلا جاتا ہے وہ (یعنی یَشَآءُ اِلٰی کا دوسرا ہمزہ) اپنے واؤ سے۔ اور ہر ایک (قاری اس باب کی آٹھوں قسموں میں سے) تمام (قسموں) کے (دوسرے) ہمزہ (کی تحقیق) کیساتھ ابتدار کرتا ہے، اس حال میں کہ وہ (اس ہمزہ کو) ظاہر کرنے والا (اور تحقیق سے پڑھنے والا) ہے۔

ملخوظ: جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ مختلفتین کی پانچ قسمیں ہیں، ان میں سے پہلے ہمزہ کی تحقیق تو سب ہی کیلئے ہے اور دوسرے میں نافع مکی بصری تینوں تخفیف کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے :۔

پہلی قسم: یعنی پہلا ہمزہ مفتوح اور دوسرا مکسور ہو جیسے تَفِیْٓءَ اِلٰی (حجرات ع ۱) اس میں سَمَا والے تینوں دوسرے ہمزہ کی یاء کے مانند تسہیل کرتے ہیں۔

دوسری قسم: یعنی پہلا ہمزہ مفتوح اور دوسرا مضموم ہو۔ جیسے جَآءَ اُمَّةً (مؤمنون ع ۳) اس میں دوسرے ہمزہ کی واؤ کے مانند تسہیل ہے سَمَا والے تینوں کیلئے۔

تیسری قسم: یعنی پہلا ہمزہ مضموم اور دوسرا مفتوح ہو جیسے نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ (اعراف ع ۱۲) اس میں پہلے ہمزہ کی حرکت کی مناسبت سے دوسرے ہمزہ کا واؤ مفتوح سے ابدال (نَشَآءُ وَصَبْنٰهُمْ)۔

چوتھی قسم: یعنی پہلا ہمزہ مکسور اور دوسرا مفتوح ہو جیسے مِنَ السَّمَآءِ اَوِئْتِنَا (انفال ع ۴) اس میں بھی پہلے ہمزہ کی حرکت کی مناسبت سے دوسرے ہمزہ کا یاء مفتوح سے ابدال (مِنَ السَّمَآءِ يَوِئْتِنَا)۔

پانچویں قسم: یعنی پہلا ہمزہ مضموم اور دوسرا مکسور ہو جیسے يَشَآءُ اِلٰی (بقرہ ع ۱۷) اس میں دو وجوہ ہیں:۔ ① بعض یعنی اہل بغداد کے مذہب پر دوسرے ہمزہ کی یاء کے مانند تسہیل، اور یہ قیاس سے موافق تر ہے۔ کیونکہ متحرک کے بعد متحرک کی تخفیف تسہیل ہی سے ہوا کرتی ہے۔ ② جمہور اور اکثر قراء کے مذہب پر دوسرے ہمزہ کا واؤ مکسور سے ابدال (يَشَآءُ وِلٰی۔ یہاں ایک تیسری وجہ اور بھی ہے جو اَقْيَسُ مَعْدِلًا کے مقابل ہے کیونکہ اَقْيَسُ اسم تفضیل ہے اور تفضیل کیلئے مفضل علیہ کا ہونا ضروری ہے، یعنی جس پر برتری ہوتی ہے، اور وہ یہاں دوسرے ہمزہ کی واؤ کی مانند تسہیل ہے جو اخفش کا مذہب ہے، اور یہ نہ تو نقلاً صحیح ہے اور نہ اداءً ہی ممکن ہے، کیونکہ یہ بین بین بعید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالِابْدَالُ مَحْضٌ وَّالْمُسَهَّلُ بَيْنَ مَا ‏ ۲۱۳ ‏ هُوَ الْهَمْزُ وَالْحَرْفِ الَّذِي مِنْهُ اُشْكِلَا

اور ابدال (ہمزہ کا) خالص (حرفِ علت) بنا دینا ہے۔ اور تسہیل اس (حرف) کے درمیان ہے کہ وہ ہمزہ ہے۔ اور اس حرف (علت) کے (درمیان ہے) جس (کی جنس) سے وہ (ہمزہ) حرکت دیا گیا ہے۔

شرح: چونکہ ناظم کے کلام میں ابدال وتسہیل کی بحث اکثر جگہ واقع ہوئی ہے، اس لئے یہاں ابدال وتسہیل کی تعریف فرمارہے ہیں کہ ابدال کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ کو خالص حرفِ علت یعنی الف سے یا واؤ اور یاء سے بدل دینے کو کہتے ہیں۔ عام ہے کہ واؤ اور یاء متحرک ہوں جیسے مِنَ السَّمَآءِ يَوْاُتِنَا، يَشَآءُ وِلٰى میں یاء متحرک اور واؤ متحرک سے ابدال ہوا ہے، یا دونوں ساکن ہوں جیسے يَأْلَمُوْنَ سے يَالَمُوْنَ، يُؤْمِنُوْنَ سے يُوْمِنُوْنَ شِئْتَ سے شِيْتَ وغیرہ، اور تسہیل کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ کو اس کی اپنی حرکت کے مناسب حرفِ علت اور ہمزہ کے درمیان ادا کرنا جو سننے میں نہ تو خالص ہمزہ ہوتا ہے اور نہ خالص حرفِ مدہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْهَمْزِ الْمُفْرَدِ

اس باب میں صرف ہمزہ کے ابدال کا بیان ہوگا اور ہمزہ مفرد سے وہ ہمزہ مراد ہے جس کیساتھ دوسرا ہمزہ نہ ہو۔

اِذَا سَكَنَتْ فَاءً مِّنَ الْفِعْلِ هَمْزَةٌ ۲۱۴ فَوَرْشٌ يُّرِيهَا حَرْفَ مَدٍّ مُّبَدِّلَا

جب ساکن ہو فعل (یا شبہ فعل) کے فاء (کلمہ) میں ہمزہ، پس ورش دکھاتے ہیں اس (ہمزہ ساکنہ) کو حرفِ مد (ہونے کی حالت میں)، اس حال میں کہ وہ (ورش) ابدال کرنے والے ہیں (ہر جگہ)۔

سِوٰى جُمْلَةِ الْاِيْوَاءِ وَالْوَاوُ عَنْهُ اِنْ ۲۱۵ تَفَتَّحَ اِثْرَ الضَّمِّ نَحْوُ مُؤَجَّلَا

سوائے مادہ اِيْوَاءِ کے تمام (الفاظ) کے، (کہ ان میں ابدال نہیں کرتے) اور واؤ ہے (اس ہمزہ کے عوض) اس (ورش) سے اگر مفتوح ہو وہ (ہمزہ) ضمہ کے بعد جیسے مُؤَجَّلَا۔

شرح: ہمزہ مفردہ سے وہ ہمزہ ساکنہ یا متحرکہ مراد ہے جو فعل یا شبہ فعل یعنی اسم فاعل یا اسم مفعول وغیرہ کے فاء کلمہ میں اَتَيْنَ مُوَفٍّ کے سات حروف میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو تو ورش اس کی تخفیف کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے :۔

۱ ہمزہ ساکنہ: جو علامت مضارع تاء، یاء، نون کے بعد ہو جیسے تَأْلَمُوْنَ، يُؤْثِرُوْنَ، نَأْخُذُ وغیرہ یا اسم فاعل اور اسم مفعول کی میم کے بعد ہو جیسے الْمُؤْمِنُوْنَ وغیرہ یا فاء اور واؤ کے بعد ہو جیسے فَأْذَنُوْا، وَأْمُرْ وغیرہ۔ اور اَتَيْنَ میں جو ہمزہ ہے اس سے ہمزہ وصلی مراد ہے یعنی وہ ہمزہ ساکنہ جو ہمزہ وصلی کے بعد ہو جیسے لِقَآءَنَا ائْتِ، ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا وغیرہ تو ورش ایسے تمام ہمزہ ساکنہ کا فتحہ کے بعد الف سے، کسرہ کے بعد یاء مدہ سے اور ضمہ کے بعد واؤ مدہ سے ابدال کرتے ہیں۔ جیسے :۔ تَالَمُوْنَ، يُوْثِرُوْنَ، نَاخُذُ، فَاذَنُوْا، وَامُرْ، لِقَآءَنَا ائْتِ، ثُمَّ اتُوْا صَفًّا وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[۲] ہمزہ متحرکہ: اس سے وہ ہمزہ مراد ہے جو فا کلمہ میں ضمہ کے بعد مفتوح ہو۔ جیسے یُؤَخِّرُهُمْ، مُؤَجَّلًا اَلْمُؤَلَّفَةِ وغیرہ، ورش نے ایسے ہمزہ کو بھی واؤ مفتوح سے بدلا ہے جیسے یُوَخِّرُهُمْ، مُوَجَّلًا، اَلْمُوَلَّفَةِ وغیرہ۔

استثناء: مادہ اِیْوَاء کے مشتقات میں ابدال نہیں ہوگا، اور ایسے تین ہی کلمات ہیں:۔ [۱] وَتُؤْوِیْ (احزاب ع ۶) اور اَلَّتِیْ تُؤْوِیْهِ (معارج ع ۲)۔ [۲] اَلْمَأْوٰی جیسے بھی آئے جیسے وَمَأْوٰهُ۔ مَأْوٰکُمْ۔ وَمَأْوٰهُمْ وغیرہ۔ [۳] فَأْوٗا (کہف ع ۲)۔ اور ایسے ہی یَؤُدُهٗ، تَؤُزُّهُمْ، مَأٰبٍ، مَأٰرِبُ، فَأْذَنَ وغیرہ میں ابدال کی شرطیں نہ ہونے کیوجہ سے ابدال نہیں ہوگا۔

وَيُبْدَلُ لِلسُّوْسِيِّ كُلُّ مُسَكَّنٍ ٢١٦ مِنَ الْهَمْزِ مَدًّا غَيْرَ مَجْزُوْمٍ نُاهْمِلَا

اور (ناظم کے اختیار کے اعتبار سے) بدلا جاتا ہے سوسی کیلئے ہر ہمزہ ساکنہ (حرفِ) مدہ سے، سوائے اس مجزوم (کلمہ کے ہمزہ) کے جو (اس ابدال کے قاعدہ سے) جدا کر دیا گیا ہے۔

شرح: ورش تو صرف اس ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں جو فا کلمہ میں ہو۔ اور سوسی کیلئے ہر ہمزہ ساکنہ کا ابدال ہوگا، خواہ فا کلمہ میں ہو جیسے ورش ابدال کرتے ہیں یا عین کلمہ میں ہو جیسے اَلْبَأْسُ، اَلرَّأْسُ، كَدَأْبِ، لُؤْلُؤٌ کا ہمزہ ساکنہ وغیرہ اور یا لام کلمہ میں ہو جیسے اَسَأْتُمْ، فَادّٰرَأْتُمْ، جِئْتَ، شِئْتَ وغیرہ۔ البتہ ہمزہ ساکنہ کی پانچ قسمیں سوسی کیلئے ابدال سے مستثنیٰ ہیں:۔

قسم اول: وہ ہمزہ ساکنہ جس کا سکون جزم کی وجہ سے ہو، جو ان چھ کلمات میں ہے جو اگلے شعر میں ہیں:۔

تَسُؤْ وَنَشَأْ سِتٌّ وَّعَشْرُ يَشَأْ وَمَعْ ٢١٧ يُهَيِّئْ وَنَنْسَأْهَا يُنَبَّأْ تَكَمَّلَا

(یعنی سوائے ایسے) تَسُؤْ اور نَشَأْ (کے) جو چھ ہیں، اور (سوائے) یَشَأْ کے دس (کلمات کے) اور (سوائے) یُهَيِّئْ اور نَنْسَأْهَا کے، ساتھ یُنَبَّأْ (بھی) ہے، یہ (مجزوم کی قسم) مکمل ہوگئی ہے۔

شرح: [۱] تَسُؤْ تین جگہ:۔ یعنی تَسُؤْهُمْ (آل عمران ع ۱۲ و توبہ ع ۷) اور تَسُؤْكُمْ (مائدہ ع ۱۴) [۲] اِنْ نَّشَأْ تین جگہ (شعراء ع ۱ و سبا ع ۱ و یٰس ع ۳)۔ [۳] یَشَأْ دس جگہ:۔ یعنی اِنْ یَّشَأْ سات جگہ (نساء ع ۱۹ انعام ع ۱۶، ابراہیم ع ۳، اسراء ع ۶ میں دو جگہ، فاطر ع ۳، شوریٰ ع ۴)، وَمَنْ یَّشَأْ یَجْعَلْهُ (انعام ع ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَّشَاِ اللّٰہُ اور فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰہُ (شوریٰ ع ۳) آخری دوکلموں میں ہمزہ اصل کے اعتبار سے ساکن ہے، ان پرکسرہ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے آیا ہے، پس ان دونوں کلموں میں وقفاً ابدال نہیں ہوگا، کیونکہ یہ ابدال سے مستثنیٰ ہیں۔ [۴] اَوْنُنْسَأْهَا (بقرہ ع ۱۳) اس میں مکی اور بصری کی قراءۃ پر ہمزہ ساکنہ ہے۔ [۵] وَيُهَيِّئْ لَكُمْ (کہف ع ۲)۔ [۶] اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ (نجم ع ۳)۔ ان چھ کلمات میں ہمزہ کا سکون جازم کی وجہ سے ہے، اس لئے تَكَمَّلَا میں اشارہ فرمادیا کہ مجزوم کلمات یہی چھ ہیں۔

وَهَيِّئْ وَاَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْ بِاَرْبَعٍ ۲۱۸ وَاَرْجِئْ مَعًا وَّاقْرَأْ ثَلٰثًا فَحَصِّلَا

اور (سوائے) هَيِّئْ اور اَنْبِئْهُمْ اور نَبِّئْ کے جو چار (جگہ واقع ہوا) ہے، اور (سوائے) اَرْجِئْ کے، اس حال میں کہ یہ دو جگہ ہے، اور (سوائے) اِقْرَأْ کے، اس حال میں کہ یہ تین جگہ ہے، پس تو (ان بنائی سکون والے گیارہ کلمات کو) ضرور حاصل کرلے۔

شرح: قسم دوم: یعنی وہ کلمات جن میں ہمزہ کا سکون صیغہ امر ہونے کی بناء پر بنائی ہے، جن کے پانچ کلمات ہیں جو گیارہ جگہ آئے ہیں:۔ [۱] وَهَيِّئْ لَنَا (کہف ع ۱) [۲] اَنْبِئْهُمْ (بقرہ ع ۴) [۳] نَبِّئْ چار جگہ:۔ نَبِّئْنَا (یوسف ع ۵) اور نَبِّئْ عِبَادِيْ (حجر ع ۴) اور وَنَبِّئْهُمْ (حجر ع ۴ و قمر ع ۲)۔ [۴] اَرْجِئْهُ دو جگہ (اعراف ع ۱۴ و شعراء ع ۳)۔ [۵] اِقْرَأْ تین جگہ (اسراء ع ۲ اور علق میں دو جگہ)۔ فَحَصِّلَا میں اشارہ ہے کہ بنائی سکون والے یہی پانچ کلمات ہیں۔

وَتُئْوِيْ وَتُئْوِيْهِ اَخَفُّ بِهَمْزِهٖ ۲۱۹ وَرِءْيًا بِتَرْكِ الْهَمْزِ يُشْبِهُ الِامْتِلَا

اور (سوائے تُئْوِيْ اور تُئْوِيْهِ (کے، اور یہ کلمہ دونوں جگہ بہ نسبت ابدال کے) اپنے ہمزہ (کی تحقیق) کے ساتھ زیادہ خفیف ہے، اور (سوائے) رِءْيًا (کے) یہ ہمزہ کے ترک کر دینے کے سبب (یعنی ابدال وادغام کے ذریعہ) مشابہ ہوجاتا ہے سیراب کر دینے (کے معنیٰ) والے (رِيًّا) کے۔

شرح: اس شعر میں مستثنیٰ کی دو قسموں کا ذکر ہے:۔

قسم سوم: یعنی وہ کلمات جن میں ابدال کرنے سے کلمہ ثقیل ہوجاتا ہے اور نہ کرنے سے خفیف رہتا ہے، اور ایسے دو کلمات ہیں:۔ [۱] وَتُئْوِيْ (احزاب ع ۶)۔ [۲] تُئْوِيْهِ وَمَنْ (معارج ع ۱)۔ ثقالت کی وجہ یہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہ نسبت ہمزہ ساکنہ کے ایک جنس کے دو حرف یعنی دو واؤ کا جمع ہو جانا زیادہ ثقیل ہے، اس لئے ان میں ابدال نہیں ہوگا۔

قسم چہارم: یعنی وہ قسم جس میں ایک معنیٰ کا لغت دوسرے معنیٰ والے کے ساتھ ملتبس یعنی خلط ملط ہو جائے، اور ایسا صرف ایک ہی کلمہ ہے: وَرِئْيًا (مریم ع ۵)۔ رِئْيًا وہ چیز ہے جو دیکھنے میں خوشنما معلوم ہو، جب اس میں ہمزہ کا یاء سے ابدال کردیں گے تو دو یاء جمع ہو جائیں گی، پھر ادغام کے بعد رِيًّا ہو کر اس رِيًّا کے مشابہ ہو جائیگا جو رَوِیَ (س) سے بنا ہے اور سیراب کرنے کے معنیٰ میں ہے، اسلئے وَرِئْيًا میں ابدال نہیں کرتے۔

وَمُؤْصَدَةٌ اَوْصَدْتُّ يُشْبِهُ كُلُّهٗ ۲۲۰ تَخَيَّرَهٗ اَهْلُ الْاَدَاءِ مُعَلَّلَا

اور (سوائے) مُؤْصَدَةٌ (کے) یہ (ابدال کرنے کی صورت میں) اَوْصَدْتُّ (واوی) کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اس (مستثنیٰ) کا تمام (باب) جو ہے پسند کیا ہے اس کو اہل ادا نے، اس حال میں کہ یہ علت بیان کیا ہوا ہے۔

مفہوم: قسم پنجم: وہ ہے جس میں ابدال کرنے کے بعد لفظ کے اعتبار سے ایک لغت دوسرے لغت کے مشابہ ہو جائے، اور اس قسم کا ایک ہی کلمہ ہے جو دو جگہ آیا ہے:۔ یعنی مُؤْصَدَةٌ بلد و ہُمزہ میں، یہ بصری کے نزدیک اٰصَدَ مہموز الفاء سے بنا ہے، اور دوسرے حضرات کی رائے پر اَوْصَدَ مثال واوی سے ہے، اگرچہ ان دونوں میں معنیٰ کا فرق واضح نہیں ہے لیکن لغت بدل جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر اس میں ابدال کرتے تو مُوْصَدَةٌ ہو کر یہ شبہ ہو جاتا کہ یہ ابوعمرو بصری کے نزدیک بھی اَوْصَدَ (مثال واوی) ہی سے ہوگا، اسلئے ابدال نہیں کیا۔

كُلُّهٗ تَخَيَّرَهٗ ...الخ میں تصریح فرمادی کہ یہ مستثنیٰ غیر معتبر حضرات کا مذہب نہیں ہے، بلکہ ابن مجاہد ابن غلبون نقاش مکی مہدوی وغیرہ ماہرینِ فن کا طریق ہے اور دانی و ناظم نے بھی اسی مذہب کو اختیار فرمایا ہے۔

وَبَارِئِكُمْ بِالْهَمْزِ حَالَ سُكُوْنِهٖ ۲۲۱ وَقَالَ ابْنُ غَلْبُوْنٍ بِيَاءٍ تَبَدَّلَا

اور بَارِئِكُمْ (کو بھی سوسی نے مستثنیٰ کیا ہے)، اس حال میں کہ یہ ہمزہ (کی تحقیق) کے ساتھ ہے، (نیز) اس (ہمزہ) کے سکون کی حالت میں ہے (یعنی ہمزہ کو ساکن پڑھا ہے، ابدال نہیں کیا)۔ اور کہا ہے ابن غلبون نے کہ یہ (ہمزہ) یاء سے بدل گیا ہے۔

مفہوم: یعنی بَارِئِكُمْ جو بقرہ ع ٦ میں دو جگہ ہے، سوسی نے دونوں جگہ ہمزہ کو ساکن پڑھا ہے اور یہ بھی ابدال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مستثنیٰ ہے، حالانکہ اس میں ابدال کا قاعدہ پایا جاتا ہے۔ نشر کی رو سے اس میں ابدال پسندیدہ نہیں کیونکہ ہمزہ کا سکون عارضی ہے، اسی بناء پر اَنْشَاَ اور لُؤْلُؤٍ وغیرہ میں وقفاً ابدال نہیں ہوگا۔ ابوالحسن طاہر بن غلبون نے اس میں ابدال روایت کیا ہے، لیکن وہ اس میں منفرد ہیں، اسلئے محققین نے اس روایت پر اعتماد نہیں کیا۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ ابدال سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ بَرْیٰ سے بنا ہوگا، جو مٹی کے معنیٰ میں ہے، اور اسی شبہ سے بچنے کیلئے بصری نے مُؤْصَدَةٌ میں ابدال نہیں کیا، حالانکہ اس میں ہمزہ کا سکون اصلی ہے۔ (غیث از نشر)

وَوَالَاهُ فِيْ بِئْرٍ وَّفِيْ بِئْسَ وَرْشُهُمْ ۲۲۲ وَفِي الذِّئْبُ وَرْشٌ وَّالْكِسَائِيْ فَاَبْدَلَا

اور موافقت کی ہے (سوسی کی) بِئْرٍ میں اور بِئْسَ میں ان (قراء میں) کے ورش نے، اور اَلذِّئْبُ میں (تینوں جگہ) ورش اور کسائی نے (سوسی کی موافقت کی ہے) پس (سوسی کیساتھ) ان دونوں نے بھی (ہمزہ کا یاء سے) ابدال کیا ہے۔

شعوم: بِئْرٍ (حج ع ٦) اور بِئْسَ ہر جگہ ان دونوں میں سوسی کے ساتھ ورش نے بھی ابدال کیا ہے، اور ایسے ہی اَلذِّئْبُ میں تینوں جگہ سوسی کے ساتھ ورش اور کسائی کیلئے بھی ابدال ہے۔

وَفِيْ لُؤْلُؤٍ فِي الْعُرْفِ وَالنُّكْرِ شُعْبَةٌ ۲۲۳ وَيَأْلِتْكُمُ الدُّوْرِيْ وَالِابْدَالُ (يُـ)ـجْتَلَا

اور لُؤْلُؤٍ (کے پہلے ہمزہ کا واؤ سے ابدال کرنے) میں (اس کے) معرفہ ہونے اور نکرہ ہونے میں شعبہ نے (سوسی کی موافقت کی ہے) اور (لَا يَلِتْكُمْ کے بجائے) لَا يَأْلِتْكُمْ (ہمزہ ساکنہ کی زیادتی اور اس کی تحقیق کے ساتھ) دوری (کی قراءۃ) ہے (جو تلفظ سے نکلی ہے)، اور (ہمزہ کا الف سے) ابدال يُجْتَلَا (والے سوسی کیلئے) دیکھا جاتا ہے۔

شعوم: اَللُّؤْلُؤُ اور لُؤْلُؤٌ جس طرح بھی ہو یعنی معرفہ ہو یا نکرہ ہر جگہ ہر حال میں شعبہ اور سوسی کیلئے پہلے ہمزہ ساکنہ کا واؤ مدہ سے ابدال ہے۔ اور لَا يَلِتْكُمْ (حجرات ع ۲) میں بصری کیلئے یاء کے بعد ہمزہ ساکنہ کا اضافہ ہے یعنی لَا يَأْلِتْكُمْ ہے۔ سوسی اپنے قاعدہ کے موافق ہمزہ کا ابدال کریں گے (لَا يَالِتْكُمْ)، اور یہ ہمزہ تلفظ سے سمجھا گیا ہے، پس یہ باب استغناء سے ہے، اوروں کیلئے ضد سے نکل آیا کہ یاء کے بعد ہمزہ نہیں ہے

وَوَرْشٌ لِّئَلَّا وَالنَّسِيْءُ بِيَائِهِ ۲۲٤ وَاَدْغَمَ فِيْ يَاءِ النَّسِيِّ فَثَقَّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ورش نے لِئَلَّا اور اَلنَّسِیٓءُ کو (ابدال کیساتھ پڑھا ہے)، اس حال میں کہ (ان دونوں میں سے ہر ایک) اپنی یاء کے ساتھ ہے۔ اور ادغام کیا ہے (ورش نے) اَلنَّسِیٓءُ کی (دوسری) یاء میں (پہلی یاء کا)، پس انہوں نے (اس یاء کو) مشدد کر دیا ہے۔

شرح: یعنی ورش لِئَلَّا میں تینوں جگہ (بقرہ ع ۸ اور نساء ع ۲۳ و حدید ع ۴) میں قیاسی تخفیف کے موافق ہمزہ کا یاء سے ابدال کر کے لِیَلَّا پڑھتے ہیں اور اِنَّمَا النَّسِیٓءُ (توبہ ع ۵) میں ہمزہ کو یاء سے بدلکر پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام کر کے اِنَّمَا النَّسِیُّ پڑھتے ہیں، اور غیر مذکورین کیلئے ان دونوں میں بھی اور پورے باب کی تمام قسموں میں ہمزہ کا اثبات تحقیق کے ساتھ ہے۔

وَاِبْدَالُ اُخْرَی الْهَمْزَتَیْنِ لِکُلِّهِمْ ۲۲۵ اِذَا سَکَنَتْ عَزْمٌ کَاٰدَمَ اُوْهِلَا

اور دو ہمزوں میں کے آخری (ہمزہ) کا ابدال کرنا ان (قراء میں) کے تمام کیلئے جبکہ ساکن ہو وہ (دوسرا ہمزہ) ضروری ہے جیسے اٰدَمَ (اور) اُوْهِلَا۔ (۱ اس صورت میں "اُوْهِلَا" اٰدَمَ کی طرح مثال ہے ۲ اُوْهِلَا بمعنیٰ لائق بنایا گیا یعنی دو ہمزوں کے جمع ہونے کے سبب ابدال یا مثال کے لائق بنا دیا گیا ۳ حضرت آدم علیہ السلام خلافت و نبوت کے مستحق بنائے گئے ہیں)۔

شرح: ۱ اگر ایک کلمہ میں دو ہمزہ اس طرح جمع ہوں کہ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو اس صورت میں تمام قراء ہمزہ ساکنہ کا ماقبل کے موافق حرفِ مد سے ابدال کرتے ہیں جیسے اٰمَنَ، اِیْمَانًا، اُوْتِیَ کہ اصل میں اَءْمَنَ، اِئْمَانًا، اُؤْتِیَ تھے۔ ۲ اگر یہ دونوں ہمزہ قطعی ہوں تب تو وصل و ابتداء دونوں حالتوں میں سب کیلئے دوسرے ہمزہ کا ابدال ہی ضروری ہے، اور اگر پہلا وصلی اور دوسرا قطعی ہو تو ابتداء کی حالت میں سب کیلئے یہی حکم ہوگا، اور ماقبل سے وصل کی صورت میں ہمزہ وصلی حذف ہو جائیگا، تو اب صرف ورش اور سوسی کیلئے دوسرے ہمزہ ساکنہ کا ابدال ہوگا ماقبل کی حرکت کے موافق جیسے قَالَ ائْتُوْنِیْ، لِقَآءَنَا ائْتِ، فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ اَلَّذِی ائْتُمِنَ، یَقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ۔ ان تمام مثالوں میں ہمزہ ساکنہ کا ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ مد سے ابدال ہوگا، باقی غیر مذکورین ہمزہ وصلی کے حذف کی صورت میں ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ نَقْلِ حَرْكَةِ الْهَمْزَةِ اِلَى السَّاكِنِ قَبْلَهَا

فنی اصطلاحات: [۱] ذوالّلام: اس سے وہ لام تعریف مراد ہے، جس کے بعد ہمزہ قطعی ہو جیسے اَلْاَرْضِ اَلْاَبْرَارِ وغیرہ۔ [۲] موصول: یعنی وہ ساکن صحیح جس کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ قطعی ہو۔ اگر چہ اس تعریف میں عموم ہے لیکن اس سے صرف شَیْءٍ، شَیْئًا ہی مراد ہے، خواہ یہ مضموم ہو یا مجرور یا منصوب، اس نوعیت کا اور کوئی کلمہ اس اصطلاح میں داخل نہیں ہوگا جیسے مَسْئُوْلًا، مَذْءُوْمًا وغیرہ۔ [۳] مفصول: یعنی وہ ساکن صحیح جو کلمہ کے آخر میں ہو، اور دوسرے کلمہ کے شروع میں ہمزہ قطعی ہو جیسے مَنْ اٰمَنَ، عَذَابٌ اَلِیْمٌ وغیرہ، اس کو ساکن منفصل بھی کہتے ہیں۔ جس کی طرف ورش حالین میں نقل کرتے ہیں۔ اور خلف کیلئے وصلاً خُلف ہے، یعنی سکتہ وعدم سکتہ۔

وَحَرِّكْ لِوَرْشٍ كُلَّ سَاكِنٍ اٰخِرٍ ۲۲۶ صَحِيْحٍ بِشَكْلِ الْهَمْزِ وَاحْذِفْهُ مُسْهِلَا

اور حرکت دے تو ورش کے لئے ہر ایسے ساکن کو جو (کلمہ کے) آخر والا ہو، (نیز) صحیح ہو (یعنی حرفِ مدہ نہ ہو) ہمزہ کی حرکت (نقل کرنے) کے ذریعہ، اور حذف کر دے تو اس (ہمزہ) کو اس حال میں کہ تو آسانی کا راستہ اختیار کرنے والا ہے۔

مفہوم: اگر ہمزہ قطعی متحرک کلمہ کے شروع میں ہو اور اس سے پہلے کلمہ کے آخر میں حرف صحیح ساکن ہو، تو ورش تخفیف کی غرض سے حالین میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اور ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے قَدَ افْلَحَ، مَنَ اٰمَنَ، عَذَابُ نَ الِيْمٌ وغیرہ۔ یہاں حرف صحیح کی قید سے صرف حروفِ مدہ کو نکالا ہے، لام تعریف، حرفِ لین، تنوین، تاء تانیث وغیرہ حرفِ صحیح ساکن میں شامل ہیں جیسے اَلَابْرَارِ، خَلَوِا الٰی، اِبْنَیَ اٰدَمَ قُوَّةَ نَ اَوَاوِیْ، مُبِيْنُ نَ انِ عْبُدُوا اللّٰهَ، كُفُوًا نَ احَدٌ، قَالَتُ اُوْلٰهُمْ، الٓمّٓ اَحَسِبَ وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استثناء: میم جمع اس حکم سے خارج ہے، کیونکہ اس میں ورش صلہ کرتے ہیں۔

وَعَنْ حَمْزَةٍ فِي الْوَقْفِ خُلْفٌ وَّعِنْدَهٗ ۲۲۷ رَوٰی خَلَفٌ فِي الْوَصْلِ سَكْتًا مُّقَلَّلَا

اور حمزہ سے (بھی اسی ساکن پر) حالت وقف میں (نقل میں) خلف ہے (یعنی نقل و عدم نقل دونوں ہیں)۔
وَعِنْدَهٗ: اور اسی (ساکن صحیح) میں روایت کیا ہے خَلَف نے وصل میں سکتہ قلیلہ۔

وَيَسْكُتُ فِي شَيْءٍ وَّشَيْئًا وَّبَعْضُهُمْ ۲۲۸ لَدَى اللَّامِ لِلتَّعْرِيفِ عَنْ حَمْزَةٍ تَلَا

اور (یہی خَلَف) سکتہ کرتے ہیں شَيْءٍ اور شَيْئًا میں بھی (وصلاً)۔ اور ان (ناقلین) میں کے بعض نے اس لام میں جو تعریف کیلئے ہو (پورے) حمزہ سے (روایت کرتے ہوئے سکتہ) پڑھا ہے۔

وَشَيْءٍ وَّشَيْئًا لَّمْ يَزِدْ .... ۲۲۹ ....

اور شَيْءٍ اور شَيْئًا میں بھی، اس حال میں کہ ان بعض (ناقلین) نے (موصول اور ذواللّام پر (اور کسی قسم کو) زیادہ نہیں کیا۔

شرح: وَعَنْ حَمْزَةٍ فِي الْوَقْفِ خُلْفٌ کا مطلب ہے: وہ تمام کلمات جن میں ورش حالین میں نقل کرتے ہیں، ان میں پورے حمزہ کیلئے صرف وقفاً نقل و عدم نقل دونوں ہیں جو خُلف سے معلوم ہوئیں، اور وصلاً سکتہ ہے۔ جسکا ذکر آرہا ہے، اور اس بارے میں دو روایتیں ہیں:۔

پہلی روایت: وَعِنْدَهٗ کی ضمیر کا مرجع ورش والا ساکن صحیح ہے یعنی مفصول اور ذواللّام۔ وَعِنْدَهٗ رَوٰی خَلَفٌ سے وَيَسْكُتُ فِي شَيْءٍ وَّشَيْئًا تک کا مطلب ہے کہ مفصول و ذواللّام میں اور شَيْءٍ وَشَيْئًا میں صرف خَلَف نے وصلاً سکتہ قلیلہ روایت کیا ہے، اور چونکہ مفصول میں موصول داخل نہیں تھا، اسلئے وَيَسْكُتُ شَيْءٍ وَشَيْئًا فرما کر اس لفظ کو بھی سکتہ کے حکم میں شامل فرمالیا۔ اب مطلب یہ ہوگا کہ خَلَف وصلاً مفصول و ذواللّام اور موصول تینوں قسموں میں سکتہ کرتے ہیں۔

دوسری روایت: وَبَعْضُهُمْ لَدَى اللَّامِ لِلتَّعْرِيفِ سے لَمْ يَزِدْ تک کا مطلب ہے: بعض ناقلین نے صرف ذواللّام اور موصول ان دو قسموں میں حمزہ سے خَلَف وخلاد دونوں کیلئے سکتہ پڑھا ہے، اور لَمْ يَزِدْ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مفصول کی نفی ہے یعنی اس روایت میں ناقلین نے مفصول میں سکتہ روایت نہیں کیا۔

تفویج: دونوں روایتوں کو ملانے سے یہ نکلا کہ :۔ [۱] خلف کیلئے ذوالاّم اور موصول میں صرف سکتہ ہے کیونکہ دونوں روایتوں میں سکتہ کی دونوں قسموں کا ذکر ہے، اور مفصول میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں کیونکہ خلف کیلئے پہلی روایت میں مفصول کا ذکر ہے، لیکن دوسری روایت میں لَمْ یَزِدْ نے اس کو خارج کر دیا ہے، اس لئے پہلی روایت سے سکتہ اور دوسری روایت سے عدم سکتہ نکلا۔ [۲] خلاد کیلئے ذوالاّم وموصول میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں، کیونکہ ان کا پہلی روایت میں تو کوئی ذکر نہیں ہے اور دوسری روایت میں وَبَعْضُهُمْ فرمایا ہے، جس کا مطلب ہے کہ خلاد کیلئے ذوالاّم وموصول میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں اور چونکہ اس روایت میں لَمْ یَزِدْ کہہ کر مفصول کو سکتہ کی بحث سے خارج کر دیا ہے، اس لئے مفصول میں صرف عدم سکتہ ہے۔

تتمہ: [۱] اگر افراداً موصول اور ذوالاّم میں وصلاً سکتہ پڑھا جائے، جو نظم کے طریق سے خَلَف اور خلاد دونوں کیلئے ثابت ہے، ان میں سے خَلَف کے لئے ذوالاّم (اَلْاَرْضِ، اَلْاٰخِرَةِ) میں وقفاً نقل اور سکتہ دو وجوہ ہوں گی۔ [۲] اگر خلاد کیلئے موصول وذوالاّم میں وصلاً عدم سکتہ پڑھا جائے تو ان میں سے ذوالاّم (اَلْاَرْضِ وغیرہ) میں وقفاً صرف نقل ہوگی۔ [۳] اگر مفصول (مَنْ اٰمَنَ وغیرہ) میں وصلاً سکتہ پڑھا جائے تو وقفاً اس میں نقل وسکتہ دو وجوہ ہوں گی۔ [۴] اور اگر اس میں وصلاً عدم سکتہ پڑھا جائے تو وقفاً نقل وتحقیق ہوگی۔ پس مفصول میں وقفاً خَلَف کیلئے تین وجوہ ہوں گی:۔ نقل، سکتہ، عدم سکتہ۔ اور خلاد کیلئے دو ہیں:۔ نقل اور عدم سکتہ، لیکن مفصول میں نقل طریق کے خلاف ہے، گو صحیح ہے، اس لئے ترک اَولیٰ ہے۔

توضیح: جس طرح ورش میم جمع کی طرف نقل نہیں کرتے، ایسے ہی حمزہ وقفاً بھی میم جمع کی طرف نقل نہیں کرتے البتہ خَلَف کیلئے سکتہ ہوگا۔

وَلِنَافِعٍ ۲۲۹ لَدٰى يُوْنُسٍ آٰلْـٰٔنَ بِالنَّقْلِ نُقِّلَا ....

اور پورے نافع کیلئے (سورۃ) یونس میں آٰلْـٰٔنَ نقل کیساتھ روایت کیا گیا ہے۔

شرح: آٰلْـٰٔنَ (یونس ع ۵ وع ۹) میں دونوں جگہ پورے نافع ءٰنَ کے ہمزہ کی حرکت لام تعریف کی طرف نقل کر کے آٰلَانَ پڑھتے ہیں۔ اس نقل میں ورش تو اپنے قاعدہ پر ہیں اور قالون نے روایت کی پیروی کرتے ہوئے نقل کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقُلْ عَادًا اِلْاُوْلٰی بِاِسْكَانِ لَامِهٖ ۲۳۰ وَتَنْوِیْنُهٗ بِالْكَسْرِ (كَ)اسِیْهِ (ظِ)لَّلَا

اور کہ دے تو (اے قاری) کہ عَادًا اِلْاُوْلٰی (نجم ع ۳) اپنے لام کے اسکان کے ساتھ ہے۔ اور اسکا (نونِ) تنوین کسرہ کے ساتھ ہے، اس (تنوین) کے لباس پہنانے والے (شامی) نے (اس پر) سایہ ڈالا ہے (ابن کثیر اور کوفیین کیلئے)۔

وَاَدْغَمَ بَاقِیْهِمْ وَبِالنَّقْلِ وَصْلُهُمْ ۲۳۱ وَبَدْؤُهُمْ وَالْبَدْءُ بِالْاَصْلِ فُضِّلَا

اور ادغام کیا ہے (تنوین کا لام میں) ان میں کے باقی (نافع وبصری) نے۔ اور نقل کے ساتھ ہے ان ہی باقین کا وصل بھی، اور ان کی ابتداء بھی (یعنی دونوں میں سے ہر ایک)۔ وَالْبَدْءُ: اور ابتداء کرنا (اس کلمہ سے) اصل کے موافق افضل قرار دیا گیا ہے

لِقَالُوْنَ وَالْبَصْرِیْ وَتُهْمَزُ وَاوُهٗ ۲۳۲ لِقَالُوْنَ حَالَ النَّقْلِ بَدْءً وَّمَوْصِلَا

قالون اور بصری کیلئے (ان کا تعلق ماقبل کیساتھ ہے)۔ اور ہمزہ سے بدلا جاتا ہے اس (کلمہ) کا واؤ قالون کیلئے نقل کی حالت میں، ابتداء کرتے ہوئے بھی اور وصل کرتے ہوئے بھی۔

نشرح: عَادًا اِلْاُوْلٰی میں وصلاً تین قراءتیں ہیں:۔ [۱] مکی شامی کوفیین کیلئے عَادًا اِلْاُوْلٰی یعنی اجتماعِ ساکنین کی بناء پر نون تنوین مکسور اور لام تعریف ساکن، پھر نفس کلمہ کا ہمزہ مضموم، اس کے بعد واؤ مدہ جیسا کہ شعر ۲۳ میں ناظم نے تلفظ بھی فرمایا اور قیود بھی بیان کیں۔ [۲] قالون کیلئے عَادَ الُّؤْلٰی یعنی ہمزہ کی حرکت لام کو دے کر ہمزہ کو حذف کیا اور واؤ مدہ کو ہمزہ سے بدلا اور تنوین کا لام میں ادغام کیا، جیسا کہ فرمایا: وَاَدْغَمَ بَاقِیْهِمْ بِالنَّقْلِ وَصْلُهُمْ اور وَتُهْمَزُ وَاوُهٗ لِقَالُوْنَ حَالَ النَّقْلِ بَدْءً وَّمَوْصِلَا۔ [۳] ورش وبصری کیلئے: عَادَ الُّوْلٰی یعنی پہلے نقل، پھر ہمزہ وصلی کا حذف، پھر تنوین کا ادغام۔ یہاں تک تمام قیود قالون کے موافق ہیں، اس کے بعد وَتُهْمَزُ وَاوُهٗ ...الخ میں ان دونوں کا ذکر نہیں ہے، پس ورش وبصری کیلئے واؤ مدہ اپنی اصل حالت پر رہے گا۔

توضیح: ورش اور بصری اپنے قاعدہ کے موافق اس میں تقلیل بھی کریں گے، جس کا بیان باب الامالہ میں آرہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور ورش کیلئے اس میں بدل کی وجوہ بھی ہوں گی۔

ابتداء یا اعادہ کی حالت میں :۔ [١] مکی شامی کوفیین کیلئے اَلْاُوْلٰی اصل کے موافق۔ [٢] قالون کیلئے اس میں تین وجوہ ہیں :۔ (١) اَلُاوْلٰی ہمزہ وصلی کا اثبات، لام کا ضمہ، پھر ہمزہ ساکنہ وصل کے موافق، بس اس میں صرف ہمزہ وصلی کا اثبات ہے جس کا بیان ابھی آرہا ہے (٢) اُلُاوْلٰی ہمزہ وصلی کا حذف، لام کا ضمہ، پھر ہمزہ ساکنہ (وصل کے موافق) (٣) اَلْاُوْلٰی اصل کے موافق۔ [٣] ابوعمرو بصری کیلئے بھی تین وجوہ ہیں :۔ (١) اَلُاوْلٰی (٢) الُاوْلٰی دونوں قالون کی طرح ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ واؤ مدہ کو ہمزہ سے نہیں بدلتے اور یہ تقلیل بھی کرتے ہیں (٣) اَلْاُوْلٰی اصل کے موافق، اسمیں بھی تقلیل ہوگی۔ [٤] ورش کیلئے دو وجوہ ہیں :۔ (١) اَلُاوْلٰی (٢) الُاوْلٰی ان دونوں وجوہ میں بدل کی وجوہ اور تقلیل بھی ہوں گی اور حمزہ وکسائی کیلئے امالہ بھی، اور حمزہ کیلئے وقفی تخفیف کی وجوہ بھی شامل کی جائیں گی جس سے قراءتیں اور زیادہ ہو جائیں گی۔

وَتَبْدَا بِهَمْزِ الْوَصْلِ فِي النَّقْلِ كُلِّهِ ٢٣٣ وَاِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا بِعَارِضِهِ فَلَا

اور ابتداء کرے گا تو ہمزہ وصلی کیساتھ نقل کی حالت میں اس کے تمام موقعوں میں، اور اگر تو اعتبار کرنے والا ہو جائے اس نقل کے عارضی ہونے کے ساتھ، تو (پھر ہمزہ وصل سے ابتداء) نہیں (کرے گا)۔

شرح: جو قراء ہمزہ قطعی کی حرکت لام تعریف کی طرف نقل کرتے ہیں، اگر ان کیلئے ایسے کلمات سے ابتداء یا اعادہ کرنا چاہیں تو دو طرح کر سکتے ہیں :۔ [١] یہ کہ اس عارضی حرکت کا اعتبار نہ کریں جو لام پر نقل کی وجہ سے آئی ہے، بلکہ اب بھی لام کو حکماً ساکن ہی سمجھیں اور لام سے پہلے اسی طرح ہمزہ وصلی مفتوح لائیں، جیسے نقل نہ کرنے والوں کیلئے ابتداء کرتے وقت لاتے ہیں اور اَلَارْضُ اَلِانْسَانُ پڑھیں اور رسم کے موافق ہونے کی بناء پر یہی وجہ اَولیٰ ہے۔ [٢] نقل والی لام کی حرکت کا اعتبار کر کے لام کو حقیقتاً متحرک سمجھ لیں، اور ضرورت نہ رہنے کی بناء پر ہمزہ وصلی نہ لائیں اور لَارْضُ لِانْسَانُ پڑھیں، لیکن یہ دو وجوہ اس صورت میں ہیں کہ جو کلمہ لام تعریف سے پہلے ہو وہ بسیط یعنی ایک حرفی نہ ہو جیسے تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ اور فِي الْاَرْضِ وغیرہ، پس ایسی صورت میں تو ابتدا اور اعادہ کے وقت اَلَانْهَارُ۔ اَلَارْضِ اور لَانْهَارُ۔ لَارْضِ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں اور اگر لام سے پہلے کلمہ بسیط یعنی ایک حرفی کلمہ ہو جیسے وَالْاُوْلٰی۔ وَالْاٰخِرَةُ وغیرہ تو وہاں ابتدا اور اعادہ اسی کلمہ بسیط ہی کے ساتھ ضروری ہے، اس کے بغیر جائز نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنَقْلُ رِدًا عَنْ نَّافِعٍ وَّكِتٰبِيَهْ ٢٣٤ بِالِاسْكَانِ عَنْ وَّرْشٍ اَصَحُّ تَقَبُّلَا

اور رِدْءًا (قصص ع ۴) کی نقل (پورے) نافع سے ہے۔ اور کِتٰبِیَہْ (اِنِّیْ حاقہ ع ا ھار کے) اسکان کیساتھ ورش سے (بلانقل کے) ہے، اور صحیح تر ہے یہ (کلمہ نقل کے بغیر) قبولیت کے اعتبار سے۔

مفہوم: رِدْءًا (قصص ع ۴) میں قالون و ورش دونوں نقل کرتے ہیں، کیونکہ قالون تو نقل کیا ہی نہیں کرتے اور ورش کیلئے نقل اس صورت میں ہے کہ ساکن اور ہمزہ دو کلموں میں ہوں، اور یہاں ایک ہی کلمہ میں ہیں، باقی چھ کیلئے رِدْءًا نقل کے بغیر دال کے سکون اور ہمزہ کے اثبات سے۔ اور کِتٰبِیَہْ اِنِّیْ (حاقہ ع ۱) میں ورش کے لئے دو وجوہ ہیں:۔ [۱] کِتٰبِیَہْ اِنِّیْ نقل کے بغیر ھار کے سکون اور ہمزہ کی تحقیق سے، اور یہی اَولیٰ ہے۔ اسی کی طرف ناظم نے اَصَحُّ سے اشارہ فرمایا ہے۔ [۲] کِتٰبِیَہِ انِّیْ نقل کے سبب ہمزہ کے حذف اور ھار کے کسرہ کے ساتھ، کیونکہ نقل کا قاعدہ پایا جارہا ہے، یہ صحیح تو ہے لیکن قوی نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ وَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ عَلَى الْهَمْزِ

اس باب کے مشکل ترین ہونے پر علامہ جزری جیسے اربابِ علم وفضل بھی قائل ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس باب میں بیان ہونے والی ہمزہ کی تخفیف کا تعلق وقف کے ساتھ ہی خاص ہے، اور چونکہ یہ تخفیف قیاسی یعنی صرفی بھی ہے اور رسمی بھی، جسکا تعلق ہمزہ کی رسم کے ساتھ ہے، اس طرح تخفیف کی بہت سی صورتیں بن جاتی ہیں اور جب اچانک قاری وقف کیلئے مجبور ہوتا ہے تو اس وقت یہ سوچنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہاں ہمزہ کی رسم کس طرح ہے اور اس کلمہ میں تخفیف کی کتنی صورتیں ہیں اور ان میں سے کس کس پر عمل ہوسکتا ہے اور کس کس پر نہیں۔ یہ ایک اچھی خاصی طویل اور الجھاؤ والی بحث ہے، جس پر عبور حاصل کرنا آسان کام نہیں۔

علاوہ ازیں اس باب کے مشکل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ طالب علم شیخ سے پڑھتے وقت تمام کلمات پر تو وقف کرتا نہیں حسب حال چند کلمات ہی پر کرتا ہے، سو ان پر تو وقف کرنے کا طریقہ معلوم ہو جاتا ہے، لیکن جب اس کو کسی اور کلمہ پر وقف کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے یا اس سے کوئی سوال کرتا ہے تو اس کے ادا کرنے کا طریقہ سمجھ میں نہیں آتا اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ اس کلمہ کو اس کے ہم مثلوں میں شامل نہیں کر سکتا، اس لئے اس کو حیرت ہوتی ہے۔ شیخ کو چاہیئے کہ اس باب کا خوب اجراء کروائیں۔

وَحَمْزَةُ عِنْدَ الْوَقْفِ سَهَّلَ هَمْزَهُ ۲۳۵ إِذَا كَانَ وَسْطًا أَوْ تَطَرَّفَ مَنْزِلَا

اور حمزہ وقف میں تسہیل یعنی تخفیف سے پڑھتے ہیں اس (وقف) کے ہمزہ کو، جبکہ ہو (وہ ہمزہ کلمہ کے) درمیان میں یا (ہو کلمہ کے) آخر میں موقع کے اعتبار سے۔

شعوم: یعنی جب امام حمزہ کسی ہمزہ والے کلمہ پر وقف کرتے ہیں، تو اس کلمہ کے ہمزہ میں تخفیف کرتے ہیں، جو تین طرح سے ہوتی ہیں:۔ [۱] ابدال سے۔ (اس کا بیان شعر ۲۳۶ اور ۲۳۹ تا ۲۴۱ میں آرہا ہے)۔ [۲] نقل وحذف سے۔ اگرچہ نقل اور حذف تخفیف کی دو جدا جدا قسمیں ہیں، لیکن یہاں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ کو حذف کرنا مقصود ہوتا ہے، اس لئے یہاں دونوں کو ایک ہی قسم سمجھا گیا ہے۔ (اس کو شعر ۲۴۷ میں بیان کیا ہے)۔ [۳] تسہیل یعنی بین بین سے۔ (اس کو شعر ۲۳۸ اور ۲۴۲ میں بیان کیا ہے)، اسی لئے شعر میں تسہیل سے مطلقاً تخفیف مراد لی ہے، تاکہ تینوں قسموں کو شامل ہو جائے، لیکن تخفیف کی شرط یہ ہے کہ ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو، جیسے يَأْخُذُ، شِئْتَ، فَأْوُا وغیرہ یا کلمہ کے آخر میں ہو، جیسے اَلْخَبْءَ، سُوْٓءٍ شَيْءٍ وغیرہ۔ اور اگر ہمزہ کلمہ کے اول میں ہو تو اس میں کوئی تخفیف نہیں ہوگی، اسی لئے ناظم نے وَسْطًا اَوْتَطَرَّفَ فرما کر ہمزہ ابتدائیہ کو نکال دیا جیسے ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ، اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وغیرہ۔ البتہ کلمہ کے اول میں دو قسم کے ہمزوں میں تخفیف ہوتی ہے:۔ [۱] وہ ہمزہ جو لام تعریف یا ساکن منفصل کے بعد ہو جیسے اَلْاَرْضُ اَلْاٰخِرَةُ، مَنْ اٰمَنَ، قَدْ اُوْتِيَ وغیرہ، اس میں وقفاً نقل کرتے ہیں، اس سے پہلے باب میں اسکا بیان آچکا ہے۔ [۲] وہ ہمزہ ابتدائیہ جس سے پہلے کوئی زائد حرف ہو، جس کی وجہ سے وہ متوسط بن گیا ہو جیسے لِاُوْلٰهُمْ لِئَلَّا اور فَاْتُوْهُنَّ وغیرہ (اس کی تخفیف کا بیان شعر ۲۴۸ اور ۲۴۹ میں آرہا ہے)۔

ہمزہ کی اصولی تین قسمیں: [۱] ہمزہ ساکنہ خواہ کلمہ کے درمیان ہو جیسے يُؤْمِنُوْنَ یا آخر میں ہو جیسے نَبِّئْ اِقْرَأْ وغیرہ۔ [۲] ہمزہ متحرک ماقبل ساکن ہو جیسے يَسْئَلُوْنَ، يَجْئَرُوْنَ، دِفْءٌ۔ [۳] ہمزہ بھی متحرک ہو اور ماقبل بھی متحرک ہو جیسے سَاَلْتَهُمْ، بَئِيْسٍ، رَءُوْفٌ پھر ان میں سے پہلی قسم کی چھ اور دوسری قسم کی بارہ اور تیسری کی نو شاخیں ہیں، یہ کل ستائیس صورتیں ہو جاتی ہیں۔ ناظم آئندہ اشعار میں ان تینوں اصولی قسموں کو اسی ترتیب سے بیان فرمائیں گے۔

فَاَبْدِلْهُ عَنْهُ حَرْفَ مَدٍّ مُّسَكِّنَا ۲۳۶ وَمِنْ قَبْلِهٖ تَحْرِيْكُهٗ قَدْ تَنَزَّلَا

پس بدل دے تو اس (ہمزہ) کو، عَنْهُ: ان (حمزہ) کیلئے، حرفِ مد سے، اس حال میں کہ تو (اس ہمزہ کو) ساکن (ادا) کرنے والا ہو، اور اس حال میں کہ اس (ہمزہ) سے پہلے (جو حرف ہو) اس کی تحریک واقع ہوئی ہو۔

شرح: اس شعر میں ہمزہ ساکن ماقبل متحرک کا قاعدہ بیان ہوا ہے، کہ اسکا حرفِ مد سے ابدال ہوتا ہے:۔ فتحہ کے بعد الف سے، کسرہ کے بعد یاء سے اور ضمہ کے بعد واؤ سے۔ عام ہے کہ ہمزہ کلمہ کے درمیان میں ہو جس کو متوسّطہ کہتے ہیں اور خواہ کلمہ کے آخر میں ہو جس کو متطرّفہ کہتے ہیں، نیز ہمزہ کا سکون اصلی ہو یا وقفی، اس لحاظ سے ہمزہ کی چھ قسمیں ہیں:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[١] ہمزہ متطرفہ جس کا سکون لازمی ہو۔ جیسے اِقْرَأْ، نَبِّئْ یہ ضمہ کے بعد نہیں آتا۔

[٢] ہمزہ متوسط بنفسہٖ جو خود کلمہ کے درمیان ہو۔ جیسے یَأْكُلُوْنَ، وَبِئْرٍ، تُؤْفَكُوْنَ

[٣] ہمزہ متوسط بالحرف جو کسی حرفِ زائد کی وجہ سے درمیان میں آگیا ہو، اور یہ صرف فتحہ کے بعد آتا ہے۔ جیسے فَأْوٗا، وَأْتَمِرُوْا

[٤] ہمزہ متوسط بالکلمہ جس سے پہلے کوئی کلمہ آرہا ہو، جس کی وجہ سے وہ متوسط بن گیا ہو۔ جیسے قَالَ ائْتُوْنِیْ اَلَّذِی اؤْتُمِنَ، قَالُوا ائْتِنَا۔ ان چاروں قسموں میں ہمزہ کا صرف حرفِ مد سے ابدال ہے۔

[٥] ہمزہ متوسط بنفسہٖ جس کے بعد یاء ہو یا واؤ ہو، اور یہ صرف تین کلمات میں آیا ہے:۔ ① رِءْیًا ② تُئْوِیْ تُئْوِیْهِ ③ رُءْیَا، رُءْیَایَ، رُءْیَاكَ وغیرہ، اس میں قیاسی وجہ کے موافق صرف ابدال ہے، مزید تفصیل آرہی ہے۔

[٦] ہمزہ متطرفہ ساکنہ جس کا سکون وقفی ہو، اس میں بھی قیاسی تخفیف حرفِ مد سے ابدال ہے جیسے لِلْمَلَإِ، وَقَالَ الْمَلَأُ، مِنْ نَّبَإِی سے لِلْمَلَا، وَقَالَ الْمَلَا، مِنْ نَّبَای۔

خلاصہ: یہاں ہمزہ ساکنہ کا حکم بیان ہوا ہے، اور اس میں عموم ہے کہ ہمزہ متوسطہ بطور اصل ہو یا زوائد کی وجہ سے متوسط بن گیا ہو اور خواہ متطرفہ ہو، ایسے ہی اسکا سکون لازمی ہو جیسے ہمزہ متوسطہ کا ہوتا ہے، رہا ہمزہ متطرفہ کا سکون؟ سو یہ لازمی بھی ہوتا ہے اور عارضی بھی، جو وقف کے سبب ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ اگر ہمزہ ساکنہ کا ماقبل متحرک ہو تو اس کا حرفِ مد سے ابدال ہوگا۔

ابدال ہمزہ کی صورت: ① اِقْرَا، نَبِّیْ ② یَاْلُمُوْنَ، بِیْرٍ، تُوْفَكُوْنَ ③ فَاوٗا، وَاتَمِرُوْا ④ قَالَ ائْتُوْنِیْ، اَلَّذِی ایْتُمِنَ، قَالُوْا ائْتِنَا ⑤ رِیْیًا، تُوْوِیْ، تُوْوِیْهِ، رُوْیَا، رُوْیَایَ، رُوْیَاكَ۔

تنبیہ: رسمی تخفیف کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

وَحَرِّكْ بِهٖ مَا قَبْلَهٗ مُتَسَكِّنًا ٢٣٧ وَاَسْقِطْهُ حَتّٰی یَرْجِعَ اللَّفْظُ اَسْهَلَا

اور متحرک کر دے تو اس (ہمزہ کی حرکت) سے اس (حرف) کو، جو اس (ہمزہ) سے پہلے ہو، اس حال میں کہ وہ (حرف) ساکن ہو۔ اور حذف کر دے تو اس (ہمزہ) کو، تاکہ (اس نقل کے سبب کلمہ کا) تلفظ نہایت سہولت والا ہو جائے۔

شرح: ہمزہ متحرک ماقبل ساکن کی پانچ قسمیں ہیں۔ جن میں سے تین اس شعر میں مذکور ہیں:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسم اوّل: ہمزہ متحرک کے ماقبل حرفِ علت کے سوا کوئی حرف صحیح ساکن ہو، خواہ ہمزہ متوسط ہو یا متطرفہ۔ متوسط کی مثالیں: مَسْئُولًا، مَذْءُومًا، اَلْاَفْئِدَةَ، اَلْقُرْاٰنُ، اَلظَّمْاٰنُ، شَطْئَهٗ وغیرہ، اور متطرفہ کی مثالیں:۔ جُزْءٌ، دِفْءٌ، اَلْمَرْءِ، اَلْخَبْءَ مِلْءُ اور اس نوع کی یہی پانچ مثالیں ہیں۔

قسم دوم: ہمزہ متحرک ماقبل حرف لین اصلی ہو، خواہ ہمزہ متوسط ہو یا متطرفہ۔ متوسط کی مثالیں:۔ سَوْءَةَ مَوْئِلًا، سَوْاٰتِكُمْ، شَيْئًا، كَهَيْئَةِ وغیرہ۔ متطرفہ کی مثالیں:۔ اَلسَّوْءِ، شَيْءٍ وغیرہ۔

قسم سوم: ہمزہ متحرک ماقبل واؤ مدہ اور یاء مدہ اصلی ہو، خواہ ہمزہ متوسط ہو یا متطرفہ۔ متوسط کی مثالیں:۔ سِيْٓـَٔتْ اَلسُّوْٓاٰی وغیرہ۔ متطرفہ کی مثالیں:۔ اَلْمُسِيْٓءُ، اَنْ تَبُوْٓاَ، سِيْٓءَ وغیرہ۔ ناظم نے ان تینوں قسموں کا حکم وَحَرِّكْ بِهٖ... الخ میں بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل حرف ساکن کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیں گے۔

سِوٰی اَنَّهٗ مِنْ بَعْدِ مَا اَلِفٍ جَرٰی ۲۳۸ يُسَهِّلُهٗ مَهْمَا تَوَسَّطَ مَدْخَلَا

سوائے اس (صورت) کے کہ وہ ہمزہ الف کے بعد آرہا ہو، (اس صورت میں نقل کے بجائے) تسہیل کرتے ہیں (امام حمزہ) اس (ہمزہ) کی، جبکہ درمیان واقع ہو وہ (ہمزہ) جگہ کے اعتبار سے۔

شرح: جو حکم وَحَرِّكْ بِهٖ... الخ میں بیان ہوا ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کر دینا، اس حکم سے استثناء فرمایا ہے، اور وہ یہ ہے:۔

قسم چہارم: ہمزہ متحرک متوسط ماقبل الف واقع ہو تو اس صورت میں ہمزہ کا ماقبل الف ہونے کی وجہ سے نقل حرکت تو ممکن نہیں، اسلئے تسہیل بین بین ہوگی جیسے اَوْلِيَآؤُهٗ، خَآئِفِيْنَ، اَلْمَلٰٓئِكَةُ، دُعَآءً وغیرہ۔

توضیح: اس قسم میں مدّ متصل ہے، لیکن سبب مد میں تسہیل سے تغیر آ گیا ہے، اس لئے مد اور قصر دونوں جائز ہیں پس ایسے موقعوں میں دو وجوہ ہوں گی یعنی پہلے مد مع تسہیل پھر قصر مع تسہیل۔

وَيُبْدِلُهٗ مَهْمَا تَطَرَّفَ مِثْلَهٗ ۲۳۹ وَيَقْصُرُ اَوْ يَمْضِیْ عَلَی الْمَدِّ اَطْوَلَا

(وَيُبْدِلُهٗ مِثْلَهٗ مَهْمَا): اور بدل لیتے ہیں وہ (امام حمزہ) اس (ہمزہ) کو اس (کے ماقبل) جیسے (دوسرے الف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے، جب کہ (ہمزہ) کلمہ کے آخر میں ہو، اور (ابدال کے بعد اس الف میں یا تو) قصر کرتے ہیں، یا جاری رہتے ہیں مد پر، اس حال میں کہ وہ (مد) نہایت طویل ہو۔

تشریح: اس شعر میں بھی قسم چہارم ہی کا حکم بیان فرمایا ہے، اور وہ یہ ہے کہ الف کے بعد ہمزہ متطرفہ ہو جیسے اَضَآءَ، جَآءَ، اَلسُّفَهَآءُ، اَلْمَآءِ اس صورت میں ہمزہ کا اس سے پہلے والے حرف کے موافق الف سے ابدال ہوتا ہے، جس سے دو الف جمع ہو جاتے ہیں:۔ ایک اصلی اور دوسرا ہمزہ سے بدلا ہوا۔ یا تو وقف کے سبب دونوں الفوں کو باقی رکھ کر ان میں جدائی کیلئے تین الفی طول کیا جائے، مگر عمل پانچ الفی مد پر ہے، یا وقفی سکون ہی کی بناء پر تین یا دو الفی توسط کیا جائے، اور یہ بھی جائز ہے کہ دونوں میں سے ایک الف کو حذف کر دیں۔ اگر تو پہلے کو محذوف مانیں اور یہی قیاس کے بھی موافق ہے تو دوسرے الف میں صرف قصر ہو گا، کیونکہ اب یہ یَاْمُرُ کے الف کی طرح ہمزہ ساکنہ سے بدلا ہوا ہے، جس کے بعد مد کا سبب نہیں ہے، اور اگر دوسرے کو محذوف مانیں تو پہلے عارض کا اعتبار کرنے اور نہ کرنے کی بناء پر قصر و مد دونوں ہوں گے، کیونکہ یہ الف اس ہمزہ سے پہلے ہے، جس میں اول ابدال سے پھر حذف سے تغیر ہوا ہے۔

خلاصہ: اس قسم میں ہمزہ کا الف سے ابدال کرنے کے بعد طول توسط قصر تین وجوہ ہیں۔

وَيُدْغِمُ فِيهِ الْوَاوَ وَالْيَاءَ مُبْدِلًا ۲۴۰ اِذَا زِيْدَتَا مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يُفَصِّلَا

اور ادغام کرتے ہیں وہ (امام حمزہ) اس (ہمزہ) میں واؤ اور یاء کا ابدال کرنے والے بن کر، جبکہ زیادہ کیئے گئے ہوں وہ دونوں (یعنی واؤ اور یاء) اس (ہمزہ) سے پہلے، تاکہ جدائی کر دیں وہ (امام حمزہ واؤ و یاء اصلیہ اور زائدہ میں)۔

تشریح: یہ قسم پنجم ہے: یعنی وہ ہمزہ جو واؤ زائدہ اور یاء زائدہ کے بعد ہو تو اس صورت میں ہمزہ کو واؤ کے بعد واؤ سے اور یاء کے بعد یاء سے بدل کر پہلے واؤ اور پہلی یاء کا دوسرے واؤ اور یاء میں ادغام کرتے ہیں، خواہ ہمزہ متوسطہ ہو یا متطرفہ جیسے خَطِيْٓئَتُهٗ، هَنِيْٓـًٔا، مَرِيْٓـًٔا، اَلنَّسِيْٓءُ، قُرُوْٓءٍ، بَرِيْٓءٌ سے خَطِيَّتُهٗ، هَنِيًّا مَرِيًّا، اَلنَّسِيّْ، قُرُوّْ، بَرِيّْ وغیرہ۔ اس قسم میں صرف ابدال اور پھر ادغام ہی ہے۔

وَيُسْمِعُ بَعْدَ الْكَسْرِ وَالضَّمِّ هَمْزَهٗ ۲۴۱ لَدٰى فَتْحِهٖ يَاءً وَّوَاوًا مُّحَوَّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ (امام حمزہ) سناتے ہیں کسرہ اور ضمہ کے بعد اپنے (تخفیفی) ہمزہ کو اسکے مفتوح ہونے کے وقت، یاء (کی) اور واؤ (کی شکل میں)، اس حال میں کہ وہ (ہمزہ کو یاء اور واؤ سے) بدلنے والے ہیں۔

وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ وَمِثْلُهٗ ٢٤٢ يَقُوْلُ هِشَامٌ مَّا تَطَرَّفَ مُسْهِلَا

اور اس (کسرہ اور ضمہ کے بعد فتحہ والے ہمزہ) کے سوا (باقی سات قسموں) میں بین بین (یعنی تسہیل) ہے۔ اور ان (حمزہ) کی طرح تخفیف سے پڑھتے ہیں ہشام (صرف) اس (ہمزہ) کو جو (کلمہ کے) آخر میں ہو، اس حال میں کہ یہ (ہشام) آسانی کا راستہ اختیار کرنے والے ہیں۔

مفہوم: امام حمزہ ہمزہ کی تین اصولی قسموں میں سے تیسری قسم کی جو نو قسمیں ہیں، ان میں سے ہمزہ مفتوح ماقبل کسرہ کا یاء مفتوح سے اور ہمزہ مفتوح ماقبل ضمہ کا واؤ مفتوح سے ابدال کرتے ہیں جیسے مِايَهْ، فِيَهْ، وَنُنْشِيَكُمْ مُوَجَّلًا، فُوَادَكَ وغیرہ، باقی سات قسموں میں تسہیل کرتے ہیں، اور وہ یہ ہیں:۔ ③ تا ⑤ فتحہ کے بعد تینوں حرکتیں جیسے شَنَانُ، لِجَبْرَءِيْلَ، يَكْلَؤُكُمْ ⑥⑦ کسرہ کے بعد کسرہ والا اور ضمہ والا جیسے بَارِئِكُمْ، يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑧⑨ ضمہ کے بعد کسرہ اور ضمہ والا جیسے سُئِلُوْا، بِرُءُوْسِكُمْ وغیرہ۔

مذہب ہشام: وَمِثْلُهٗ ... يَقُوْلُ هِشَامٌ ... الخ کا مطلب یہ ہے کہ ہمزہ کی تین اصولی قسموں میں سے پہلی اور دوسری قسموں میں سے صرف ہمزہ متطرفہ میں بالکل حمزہ کی طرح تخفیف کرتے ہیں۔ رہی تیسری قسم؟ سو اس میں ہمزہ متوسط ہی ہوتا ہے، متطرفہ کہیں نہیں آیا۔

وَرِءْيًا عَلٰى اِظْهَارِهٖ وَادِّغَامِهٖ ٢٤٣ وَبَعْضٌ بِكَسْرِ الْهَا لِيَاءٍ تَحَوَّلَا

اور (کلمہ) رِءْيًا جو ہے (اس کا ہمزہ یاء سے ابدال کے بعد) اپنے اظہار پر بھی ہے اور اپنے ادغام پر بھی۔ اور بعض (ناقلین) نے (جمع مذکر غائب کی ضمیر هُمْ کو ابدال کے بعد) ھاء کے کسرہ سے پڑھا ہے، اس کی یاء کی وجہ سے کہ وہ (ہمزہ اس یاء کی طرف) منتقل ہوگیا ہے

كَقَوْلِكَ اَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ ...... ٢٤٤ ....

(اس کی مثال) تیرے قول اَنْبِئْهُمْ اور نَبِّئْهُمْ کی طرح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفوم: ۲۴۳ [۱] یعنی اَثَاثًا وَّرِئْیًا (مریم ع ۵) میں وقفاً ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال ہے جیسا کہ شعر ۲۳۶ میں بیان ہوا ہے، پھر ابدال کے بعد اس میں اظہار وادغام دونوں ہیں یعنی وَرِیْیَا اور وَرِیًّا اور دونوں صحیح ہیں اور ادغام والی وجہ میں رسم کی موافقت بھی ہے۔ اور اسی طرح تُـئْوِیْ (احزاب ع ۶) وَتُـئْوِیْهِ (معارج ع ۱) میں اور رُءْیًا میں ہر جگہ ابدال کے بعد اظہار وادغام دونوں ہیں، اظہار کی صورت میں تُوْوِیْ، تُوْوِیْهُ رُوْیَا اور ادغام کی تقدیر تُوِّیْ، تُوِّیْهٗ، رُیًّا ہوگا۔ [۲] اَنْبِئْهُمْ (بقرہ ع ۴) وَنَبِّئْهُمْ (حجر ع ۴ وقمر ع ۲) میں بھی وقفاً ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال کرنے کے بعد هُمْ ضمیر کی هاء میں ضمہ اور کسرہ دونوں ہیں یعنی اَنْبِیْهِمْ اور نَبِّیْهُمْ اور دونوں صحیح ہیں، ضمہ اصل کی بناء پر اور کسرہ یاء کی مناسبت سے ہے۔

.... وَقَدْ ۲۴۴ رَوَوْا اَنَّهٗ بِالْخَطِّ كَانَ مُسَهِّلَا

اور (حمزہ کے) ناقلین نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ وہ (حمزہ) رسم عثمانی کے موافق بھی تخفیف کرنے والے تھے۔

نفوم: رسمی تخفیف کا بیان: اب وَقَدْ رَوَوْا...الخ سے رسمی تخفیف کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض ناقلین کی روایت ہے کہ امام حمزہ وقفاً ہمزہ کی تخفیف میں رسم عثمانی کا بھی لحاظ رکھتے تھے، لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ عربیت کے موافق ہو۔ چنانچہ اکثر جگہ تو تخفیف رسمی قیاسی تخفیف کے موافق ہوتی ہے، اگرچہ ایک ہی وجہ سے ہو، البتہ بعض جگہ تخفیف رسمی قیاسی تخفیف کے خلاف ہوتی ہے، اور ایسے کلمات کی دو صورتیں ہیں:۔ [۱] وہ کلمات جن میں رسمی تخفیف پر عمل ہو ہی نہیں سکتا، مثلاً کسرہ یا ضمہ کے بعد ہمزہ الف کی صورت میں ہو جیسے اَلسَّیِّاٰتِ ایسی صورت میں فتحہ کے سوا کسرہ اور ضمہ کے بعد الف کسی طرح بھی ادا نہیں ہوسکتا، یا رسمی تخفیف کی وجہ سے دو یا تین ساکن جمع ہو جاتے ہوں جیسے اِسْرَآءِیْلَ میں ہمزہ کے حذف کے بعد الف اور یاء مدہ دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں، یا کوئی اور خرابی لازم آتی ہو، یا واؤ کے بعد ہمزہ الف کی صورت میں ہو جیسے اَلسُّوْاٰی (روم ع ۱) میں ہے، پس یہاں رسم کی بناء پر ہمزہ کا الف سے ابدال لغت اور نقل دونوں کے خلاف ہے۔ نیز ساکن کے بعد الف ادا ہو بھی نہیں سکتا، ایسی صورت میں رسمی تخفیف ساقط ہوکر صرف قیاسی تخفیف ہی پر عمل ہوگا۔ [۲] جہاں دونوں قسم کی تخفیف پر عمل ہوسکتا ہو تو وہاں دونوں پر عمل کریں گے جیسے سَنُقْرِئُكَ، اس میں قیاسی تخفیف تسہیل سے اور رسمی تخفیف یاء کے ابدال سے ہوتی ہے، پس عربیت کے موافق ہونے کا لحاظ رکھتے ہوئے رسمی تخفیف اس طرح ہوتی ہے کہ جو ہمزہ الف کی صورت میں ہو اس کا الف سے اور یاء کی صورت والے کا یاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اور واؤ کی صورت والے کا واؤ سے ابدال کرتے ہیں، اور بے صورت کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور ناظم نے الف کی صورت والے کا حکم اس لئے بیان نہیں کیا کہ واؤ اور یاء کے حکم سے خود سمجھ میں آجاتا ہے۔ اور ایک یہ بھی ضابطہ ہے کہ اگر کسی جگہ قیاسی تخفیف کی دو صورتیں پائی جائیں اور دونوں صحیح ہوں اور ان میں ایک راجح اور زیادہ قوی ہو، لیکن ظاہراً رسم کے خلاف ہو، اور دوسری وجہ اس درجہ کی قوی تو نہ ہو لیکن ظاہراً رسم کے موافق ہو تو وہاں اہل ادا کے نزدیک یہ دوسری ہی وجہ مختار ہوگی۔

فَفِي الْيَا يَلِيْ وَالْوَاوِ وَالْحَذْفِ رَسْمَهُ ۲۴۵ وَالْاَخْفَشُ بَعْدَ الْكَسْرِ ذَا الضَّمِّ اَبْدَلَا

بِيَاءٍ وَّعَنْهُ الْوَاوُ فِيْ عَكْسِهٖ وَمَنْ ۲۴۶ حَكٰى فِيْهِمَا كَالْيَا وَكَالْوَاوِ اَعْضَلَا

پس (صرف ہمزہ کے) یاء اور واؤ (اور الف سے ابدال کرنے) میں، اور (ہمزہ کے) حذف کرنے (کے بارے) میں، یَلِیْ: پیروی کرتے تھے (امام حمزہ) اس (ہمزہ) کی رسم کی، اور اخفش (ابوالحسن سعید بن مسعدہ نحوی) نے بھی کسرہ کے بعد ضمہ والے (ہمزہ) کا یاء سے ابدال کیا ہے۔ اور انہیں (اخفش) سے اس (صورت) کے عکس میں واؤ ہے۔ اور جس نے روایت کیا ہے ان دونوں (صورتوں) میں (ہمزہ کو)، اس حال میں کہ وہ (تسہیل کی بناء پر) یاء اور واؤ کی مانند ہو، اس نے مشکل بات کو اختیار کیا ہے۔

شرح: [۱] رسمی تخفیف کے اصول ابھی بیان ہوئے ہیں، ان کی روشنی میں یَسْـَٔلُوْنَ میں ہمزہ بصورت الف ہے، اسکا الف سے ابدال ہوکر یَسَالُوْنَ ہوگا، اَنَـٰٓئِیْ میں ہمزہ بصورت یاء ہے اسکا یاء سے ابدال ہوکر اَنَایْ ہوا، اور شُرَكٰٓؤُا میں ہمزہ بصورت واؤ ہے، اس کا واؤ سے ابدال ہوا شُرَكٰوْا پڑھیں گے، اور جو ہمزہ بے صورت ہو اس کو حذف کر دیں گے جیسے تَطَـُٔوْهَا کو تَطَوْهَا پڑھیں گے۔ [۲] اخفش نے تخفیف رسمی میں کسرہ کے بعد ضمہ والے ہمزہ کا یاء سے ابدال کیا ہے اور اسکا عکس یعنی ضمہ کے بعد کسرہ والے ہمزہ کا واؤ سے ابدال کیا ہے جیسے سَنُقْرِئُكَ سے سَنُقْرِيُكَ اور سُئِلُوْا سے سُوِلُوْا ہو جاتا ہے اور جس نے اخفش والی دونوں صورتوں میں یاء اور واؤ کی مانند تسہیل روایت کی ہے، اس نے اعتراض والی بات اختیار کی ہے، جو نہ روایتاً صحیح ہے اور نہ اداءً اس پر عمل ہوسکتا ہے۔

فائدہ: قابل توجہ بات یہ ہے کہ تسہیل کی دو قسمیں ہیں:۔ قریب اور بعید۔ [۱] تسہیل قریب تو یہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمزہ کو ہمزہ اور اس حرفِ مد کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کی اپنی حرکت کے موافق ہے، علم تجوید وقراءۃ میں تسہیل اور بین بین سے یہی مراد ہے۔ [۲] تسہیلِ بعید یہ ہے کہ ہمزہ کو ہمزہ اور اس حرفِ علت کے درمیان پڑھنا جو ہمزہ کے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق ہو، اور یہ روایۃً ثابت نہیں اور نہ اداءً ہی اس پرعمل ہوسکتا ہے کیونکہ ضمہ والے ہمزہ میں ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یاء کی مانند تسہیل کرنا اور کسرہ والے ہمزہ میں ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے واؤ کی مانند تسہیل کرنا اس پر موقوف ہے کہ یا تو ضمہ کو کسرہ سے اور کسرہ کو ضمہ سے بدل دیں، یا ان دونوں حرکتوں میں اشمام کریں اور یہ دونوں چیزیں روایۃً ثابت نہیں، اس لئے ناظم نے اَعْضَلَا فرمایا کہ جس نے كَالْيَا وَكَالْوَاوِ کہا ہے، اس نے نقلاً غیر صحیح اور اداءً مشکل بات کو اختیار کیا ہے، اس لئے یہ قول قابل توجہ نہیں ہے۔

تنبیہ: [۱] رسمی تخفیف کیلئے روایتی ثبوت کا ہونا بطور شرط ضروری ہے۔ جہاں ثبوت نہیں ملے گا وہاں صرف قیاسی تخفیف پرعمل ہوگا۔ [۲] وَالَاخْفَشُ سے فِيْ عَكْسِهٖ تک کے دو جملوں میں تخفیف قیاسی مختلف فیہ کی تین صورتوں میں سے ایک صورت کو بیان کیا ہے یعنی اخفش کسرہ کے بعد ضمہ والے ہمزہ کا یاء سے اور ضمہ کے بعد کسرہ والے کا واؤ سے ابدال کرتے ہیں جیسے مُسْتَهْزِيُوْنَ اور سُوِلُوْا، پس ان دونوں قسموں میں دو دو وجوہ ہوں گی:۔ (۱) سیبویہ اور جمہور کے مذہب پر اول میں واؤ کی اور ثانی میں یاء کی مانند تسہیل، اس کو شعر ۲۴۲ وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ میں بیان کیا ہے (۲) اخفش کے مذہب پر اول میں ہمزہ کا یاء سے اور ثانی میں واؤ سے ابدال، پس سیبویہ خود ہمزہ کی اور اخفش ماقبل حرف کی حرکت کا اعتبار کرتے ہیں۔ [۳] وَمَنْ حَكٰى.... الخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض نے ان دونوں قسموں میں اخفش سے ایک تیسری وجہ بھی نقل کی ہے یعنی پہلی قسم مُسْتَهْزِءُوْنَ وغیرہ میں ہمزہ کی یاء کی مانند تسہیل اور دوسری قسم سُئِلُوْا وغیرہ میں واؤ کے مانند تسہیل، یہ نقلاً بھی درست نہیں اور اسکا ادا کرنا بھی ناممکن ہے جیساکہ ابھی اسکی وضاحت ہوئی ہے۔

ہمزہ کی رسم کے اصولی قواعد وضوابط

تمہید: پہلا ضابطہ یہ ہے کہ ہمزہ کلمہ کے شروع میں ہر جگہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے، خواہ ہمزہ قطعی ہو یا وصلی۔ دوسرا ضابطہ یہ ہے کہ ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو یا آخر میں، اپنی تخفیف کے اعتبار سے لکھا جاتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ تخفیف تین طرح (ابدال، حذف تسہیل) سے ہوتی ہے، چنانچہ ابدال تو الف، یاء، واؤ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے، اور تسہیل الف کے یا یاء کے یا واؤ کے مانند ہوتی ہے، پس وہ ہمزہ جس کا ابدال الف سے ہو یا اس میں الف کے مانند تسہیل ہو وہ تو بصورت الف لکھا جاتا ہے، اور وہ ہمزہ جس کا ابدال یاء سے ہو یا اس میں یاء کے مانند تسہیل ہو وہ بصورت یاء لکھا جاتا ہے، اور وہ ہمزہ جس کا ابدال واؤ سے ہو یا اس میں واؤ کے مانند تسہیل ہو وہ بصورت واؤ لکھا جاتا ہے، اور جس ہمزہ کی تخفیف حذف یا نقل یا ادغام سے ہوتی ہے تو وہ رسم سے محذوف ہوتا ہے اور ایسے ہمزہ کو بے صورت کہتے ہیں۔

ہمزہ کی رسم کے قیاسی ضوابط: علامہ دانی کی کتاب رسم المصاحف سے ہمزہ کی رسم کے قواعد کا خلاصہ:۔

ضابطہ نمبر ا: ہمزہ ساکنہ کلمہ کے درمیان ہو یا آخر میں، ہر جگہ پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علت کی صورت میں لکھا جاتا ہے جیسے بَأْسٌ، بِئْرٍ، بُؤْسٌ، اِقْرَأْ، نَبِّئْ

ضابطہ نمبر ۲: ہمزہ متحرک ماقبل متحرک: اس کی تین صورتیں ہیں:۔ [۱] وہ ہمزہ جو اصل کے اعتبار سے کلمہ کے شروع میں ہو، گو اس سے پہلے کوئی زائد حرف ہو جیسے سَاَصْرِفُ، فَبِاَيِّ، بِاِيْمَانٍ یہ ہمزہ ہر جگہ بصورت الف ہوتا ہے۔ [۲] ہمزہ متحرک متوسط ماقبل متحرک: یہ اپنی حرکت کے اعتبار سے لکھا جاتا ہے یعنی مفتوح بصورت الف اور مکسور بصورت یاء اور مضموم بصورت واؤ لکھا جاتا ہے۔

استثناء: [۱] ذیل کی تین صورتوں میں ہمزہ بجائے اپنی حرکت کے ماقبل حرف کی حرکت کے اعتبار سے لکھا جاتا ہے:۔ ① زیر کے بعد پیش والا ہمزہ بصورت یاء ہوگا جیسے سَنُقْرِئُكَ، اَؤُنَبِّئُكُمْ ② زیر کے بعد زبر والا ہمزہ بصورت یاء ہوگا جیسے سَيِّئَاتِكُمْ ③ پیش کے بعد زبر والا ہمزہ بصورت واؤ ہوگا جیسے يُؤَيِّدُ مُؤَجَّلًا۔ [۲] ذیل کی تین حالتوں میں ہمزہ محذوف ہوتا ہے:۔ ① ہمزہ مفتوح کے بعد الف ہو جیسے مَاٰرِبُ شَنَاٰنُ ② ہمزہ مکسور کے بعد یاء مدہ ہو جیسے خٰطِئِيْنَ، مُتَّكِئِيْنَ ③ ہمزہ مضموم کے بعد واؤ مدہ ہو جیسے لِيُطْفِئُوْا، وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ، يَطَئُوْنَ۔

ضابطہ نمبر ۳: ہمزہ متطرفہ ماقبل متحرک: یعنی وہ ہمزہ جو کلمہ کے آخر میں ہو، یہ ہر جگہ ماقبل حرف کی حرکت کے اعتبار سے لکھا جاتا ہے جیسے قَرَاَ، لِلْمَلَاِ، اَلْمَلَاُ، قُرِئَ، شَاطِئِ، يُبْدِئُ، اَللُّؤْلُؤُ، وَلُؤْلُؤٍ۔

ضابطہ نمبر ۴: ہمزہ متحرک ماقبل ساکن: یہ ہمزہ ساکن صحیح کے بعد ہو یا حرفِ علت کے بعد، نیز کلمہ کے درمیان ہو یا کلمہ کے آخر میں، ہر جگہ محذوف الرسم ہوتا ہے۔ جیسے يَجْــَٔرُوْنَ، شَطْـَٔهٗ، جُزْءٌ، دِفْءٌ، سِيْٓـَٔتْ لَتَنُوْٓءُ، اَلْمُسِيْٓءُ، كَهَيْـَٔةِ۔ ایسے ہی ہمزہ مفتوح ماقبل الف بھی محذوف ہوتا ہے جیسے اٰبَآءَكُمْ نِسَآءَنَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استثناء: ذیل کی دو صورتوں میں الف کے بعد ہمزہ اپنی حرکت کے اعتبار سے ہوگا:۔

[۱] ہمزہ مکسور ماقبل الف ہو تو بصورت یاء ہوگا جیسے نِسَآئِهِمْ، ابَآئِهِمْ۔

[۲] ہمزہ مضموم ماقبل الف ہو تو بصورت واؤ ہوگا جیسے دُعَآؤُكُمْ، ابَآؤُكُمْ۔

بہت سے کلمات میں ہمزہ کی رسم ان ضوابط کے خلاف ہے، اور اس کو خلاف قیاس کہتے ہیں، لیکن تخفیف کی وجہیں ان میں بھی وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئی ہیں۔

ہمزہ کی خلافِ قیاس رسم: طلباء کی سہولت کی غرض سے اس بحث کو یہیں پورا کیا جارہا ہے، طلباء اس کو پوری توجہ سے سمجھیں، بہت سی الجھنوں سے بچ جائیں گے:۔

اول: ہمزہ ساکنہ خلافِ قیاس: ہمزہ ساکنہ متوسطہ گیارہ اور متطرفہ چار کلمات میں خلافِ قیاس آیا ہے، متوسطہ کے گیارہ کلمات یہ ہیں:۔ [۱] وَرِءْيًا (مریم ع ۵) [۲] وَتُـْٔوِىٓ (احزاب ع ۲) [۳] وَتُـْٔوِيهِ (معارج ع ۱) تینوں میں ہمزہ بے صورت ہے، اول میں ایک یاء اور باقی دو میں ایک واؤ لکھا ہے، پس ان میں دَاوٗدَ کی طرح تماثل فی الرسم کی وجہ سے ایک یاء اور ایک واؤ محذوف ہے۔ ان کلمات کو رسمی تخفیف کی بناء پر ایک یاء اور ایک واؤ سے وَرِيًا اور تُوِىْ، تُوِيـْهِ پڑھنا صحیح نہیں [۴] رُءْيَا ہر جگہ اس میں بھی ہمزہ بے صورت ہے اور ایک یاء لکھی ہوئی ہے، اگر ہمزہ مرسوم ہوتا تو بصورت واؤ ہوتا، پس اس میں ادغام اور اظہار دو وجوہ ہیں، لیکن اظہار اَولیٰ ہے، پس اسکو رُيَا پڑھنا صحیح نہیں [۵] فَادّٰرَءْتُمْ (بقرہ ع ۹) اس میں تخفیف کی بناء پر دال کے بعد الف اور راء کے بعد ہمزہ دونوں محذوف الرسم ہیں، اسکو رسمی تخفیف کی بناء پر فَادّٰرَتُمْ پڑھنا صحیح نہیں [۶] يَسْتَأْخِرُوْنَ تَسْتَأْخِرُوْنَ ہر جگہ [۷] اِسْتَأْجِرْهُ [۸] اِسْتَأْجَرْتَ (قصص ع ۳) [۹] يَسْتَأْذِنُ جس طرح بھی آئے [۱۰] اِسْتَأْذَنُوْكَ (نور ع ۹) [۱۱] هَلِ امْتَلَـْٔتِ (قٓ ع ۳) ان چھ کلمات میں اکثر مصاحف میں ہمزہ محذوف ہے، لیکن تخفیف ابدال ہی سے ہوگی، رسمی تخفیف کی بناء پر ہمزہ کا حذف جائز نہیں۔

ہمزہ متطرفہ ساکنہ: اسکے خلاف قیاس چار کلمات یہ ہیں:۔ [۱] وَهَيِّءْ (کہف ع ۱) [۲] وَيُهَيِّءْ (کہف ع ۲) [۳] وَمَكْرَ السَّيِّءِ کا ہمزہ صرف حمزہ کی قراءۃ پر ساکن ہے [۴] اَلْمَكْرُ السَّيِّءُ (فاطر ع ۵) کا ہمزہ کسی قراءۃ پر بھی ساکن نہیں، ان چاروں کلمات میں بعض مصاحف میں ہمزہ بجائے یاء کے بصورت الف ہے، تاکہ اجتماع تماثل فی الرسم نہ ہو، ان کلمات میں وقفاً ہمزہ کا صرف یاء سے ابدال ہوگا، رسم کی بناء پر الف سے ابدال صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیونکہ کسرہ کے بعد الف کا ادا کرنا کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

ثانی: ہمزہ متحرک جو الف کے سوا کسی اور ساکن کے بعد ہو: یہ درج ذیل پندرہ۱۵ کلمات میں خلافِ قیاس لکھا ہے:۔ [۱] هُزُوًا ہر جگہ (جو گیارہ موقعوں میں آیا ہے) [۲] كُفُوًا (اخلاص میں) ان دوکلموں میں ہمزہ واؤ کی صورت میں ہے [۳] مَذْءُومًا (اعراف ع ۲) [۴] مَسْئُولًا (اسراء ع ۴ واحزاب ع ۲) ان دو کلموں میں صرف ایک واؤ ہے اور ہمزہ قیاس کے موافق بے صورت ہے [۵] وَلَا تَايْئَسُوْا [۶] لَا يَايْئَسُ (یوسف ع ۱۰) [۷] اَفَلَمْ يَايْئَسِ (رعد ع ۴) تینوں میں تاء اور یاء کے بعد الف ہے اور ہمزہ ساکن کے بعد ہونے کی بناء پر محذوف ہے، پس ان میں خلافِ قیاس کہنے کی حاجت نہیں [۸] لِيَسُوْٓءٗا (اسراء ع ۱) اس میں ایک واؤ اور اس کے بعد الف ہے، پس لِیَسُوْءٗا والی قراءۃ پر تو ہمزہ بصورت الف ہے، جو ساکن کے بعد خلاف قیاس لکھا گیا ہے اور لِیَسُوْءٗا والی قراءۃ پر ہمزہ قیاس کے موافق بے صورت ہے اور الف واؤ جمع کے بعد زائد ہے جیسے قَالُوْا میں ہے [۹] مَوْئِلًا (کہف ع ۸) اسمیں بے صورت ہونے کے بجائے تمام مصاحف میں یاء کی صورت میں ہے [۱۰] اَلنَّشْاَةَ تین جگہ (عنکبوت و واقعہ ع ۲ و نجم ع ۳) [۱۱] يَسْاَلُوْنَ (احزاب ع ۲) ان دونوں میں بے صورت ہونے کے بجائے بعض مصاحف میں بصورت الف ہے اور نقل کے بعد ہمزہ کا الف سے ابدال بھی رسمی وجہ ہے [۱۲] اَلسُّوْٓاٰى (روم ع ۱) اسمیں ہمزہ بے صورت ہونے کے بجائے بصورت الف ہے اور اس الف کے بعد یاء ہے، جو تانیث کے الف کی صورت ہے اور امالہ کی لغت کی بناء پر ہے، اس میں وقفاً تسہیل ضعیف ہے [۱۳] اَلْمَوْءٗدَةُ (تکویر) اس میں تماثل سے بچنے کیلئے صرف ایک واؤ ہے، اور ہمزہ قیاس یعنی تماثل والے قاعدہ کے موافق محذوف ہے [۱۴] اَنْ تَبُوْٓاَ (مائدہ ع ۵) ساکن کے بعد متطرفہ صرف اسی کلمہ میں بے صورت ہونے کے بجائے الف کی صورت میں ہے [۱۵] لَتَنُوْٓاُ (قصص ع ۸) اس میں واؤ کے بعد ایک الف لکھا ہوا ہے، جو دانی اور شاطبی کی رائے پر ہمزہ کی صورت ہے اور خلافِ قیاس ہے، لیکن اگر اس کو تَفْتَؤُا کے الف کی طرح زائد مان لیں تو ہمزہ قیاس کے موافق محذوف ہوگا اور خلافِ قیاس کہنے کی حاجت نہ ہوگی۔

ثالث: الف کے بعد ہمزہ متوسطہ بنفسہٖ: اس کے بھی چند کلمات خلافِ قیاس آئے ہیں، اور اس کی تین صورتیں ہیں:۔ [۱] الف کے بعد ہمزہ مفتوح جیسے جَآءَنَا، اَبْنَآءَنَا اور ایسا ہمزہ ہر جگہ محذوف ہوتا ہے تاکہ تماثل نہ ہو [۲] الف کے بعد ہمزہ مکسورہ جیسے اِسْرَآءِيْلَ، وَالّٰٓـِٔيْ اس قراءۃ پر جس میں ہمزہ کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یار مدہ ہے، اس میں تماثل سے بچنے کے لئے صرف ایک یار لکھی جاتی ہے [۳] الف کے بعد ہمزہ مضمومہ جیسے یَشَآءُوْنَ، یُرَآءُوْنَ اس میں بھی تماثل سے بچنے کیلئے صرف ایک واؤ لکھا جاتا ہے۔

صورت ثانی اور ثالث میں دو احتمال ہیں:۔ [۱] ہمزہ محذوف ہو اور یار اور واؤ جو لکھے ہوئے ہیں، وہ خود اپنی ہی صورت میں ہوں [۲] ہمزہ یار اور واؤ کی صورت میں ہو اور نفس کلمہ کے یار اور واؤ محذوف ہوں۔

اختلافی چار کلمات: [۱] اَوْلِیٰٓئُهُمْ (بقرہ ع ۳۴ وانعام ع ۱۵) [۲] اِلٰی اَوْلِیٰٓئِهِمْ (انعام ع ۱۴) [۳] اَوْلِیٰٓئِکُمْ (احزاب ع ۱) [۴] اَوْلِیٰٓؤُکُمْ (فصلت ع ۴) عراقی اکثر مصاحف میں تو ان میں ہمزہ محذوف ہے اور باقی مصاحف میں ہمزہ مضموم بصورت واؤ اور ہمزہ مکسور بصورت یار ہے [۵] اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗ (انفال ع ۴) میں اکثر مصاحف میں قیاس کے موافق بصورت واؤ ہے اور بعض میں محذوف ہے، اور تخفیف صرف تسہیل سے ہوگی مد و قصر کیساتھ (دو وجوہ) اور شیخ علی الضبّاع نے اس میں مد و قصر دونوں کیساتھ واؤ سے ابدال بھی بتایا ہے، لیکن اتحاف اور غیث النفع وغیرہ کتب سے اسکی تائید نہیں ہوتی، اسلئے متروک ہے (عنایات رحمانی ۱/۲۵۰)

[۶] جَزَآؤُهٗ (یوسف ع ۹) میں بھی غازی کی رائے پر ہمزہ محذوف اور باقی حضرات کے قول پر بصورت واؤ ہے، اور تخفیف شروع سے لے کر یہاں تک تمام کلمات میں قیاس کے موافق تسہیل سے ہے، جو مد اور پھر قصر کیساتھ ہوگی [۷] تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ (شعراء ع ۴) تمام مصاحف میں ایک الف سے لکھا ہوا ہے، اور یہ الف بعض کی رائے پر پہلا ہے اور بعض کی رائے پر دوسرا ہے جو ہمزہ کی صورت میں ہے۔

رابع: الف کے بعد ہمزہ متطرّفہ: اس کے بھی چند کلمات خلافِ قیاس آئے ہیں، اور یہ ہمزہ مضموم بھی ہوتا ہے اور مکسور بھی۔

www.kitabosunnat.com

نمبرا الف کے بعد ہمزہ مضموم: ان گیارہ کلمات میں خلافِ قیاس آیا ہے:۔ [۱] جَزٰٓؤُا چار جگہ (مائدہ ع ۵ میں دو جگہ، جو اس سورۃ کے اول والے ہیں اور شوریٰ ع ۴ وحشر ع ۲) [۲] شُرَکٰٓؤُا دو جگہ (انعام ع ۱۱ وشوریٰ ع ۳) [۳] مَا نَشٰٓؤُا (هود ع ۸) [۴] اَلضُّعَفٰٓؤُا دو جگہ (ابراہیم ع ۳ و غافر ع ۵) [۵] شُفَعٰٓؤُا (روم ع ۲) [۶] اَلْبَلٰٓؤُا (صٰفّٰت ع ۳) اور بَلٰٓؤُا (دخان ع ۲) [۷] وَمَا دُعٰٓؤُا (غافر ع ۵) [۸] بُرَءٰٓؤُا (ممتحنہ ع ۱) ان میں سے پہلے سات کلمات میں ہمزہ بصورت واؤ ہے اور واؤ کے بعد الف زائدہ ہے، اور ہمزہ سے پہلا الف محذوف ہے، اور بُرَءٰٓؤُا میں پہلا ہمزہ محذوف ہے، اس میں رار کے بعد واؤ ہے جو دوسرے ہمزہ کی صورت ہے اور اسکے بعد الف زائد ہے [۹] اَنْبٰٓؤُا دو جگہ ہے (انعام ع ۱ و شعراء ع ۱) [۱۰] جَزٰٓؤُا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کہف ع ۱۱ و طٰہٰ ع ۳) [۱۱] عُلَمٰٓؤُا (شعراء ع ۶) اور اَلْعُلَمٰٓؤُا (فاطر ع ۴) نمبر ۱۰ والے دو اور نمبر ۱۱ والا ان تین میں بعض مصاحف میں ہمزہ بصورت واؤ ہے اور بعض میں محذوف ہے۔

نمبر۲ الف کے بعد ہمزہ مکسور: ان چار کلمات میں بصورت یاء آیا ہے :۔ [۱] بِلِقَآئِ (روم ع ۱) اور وَلِقَآئِ (روم ع ۲) [۲] وَاِیْتَآئِ (نحل ع ۱۳) [۳] اٰنَآئِ (طٰہٰ ع ۸) [۴] اَوْمِنْ وَّرَآئِ (شوریٰ ع ۵)۔

خامس: ہمزہ متطرفہ متحرکہ ماقبل مفتوح: یہ ہمزہ مکسور بھی ہوتا ہے اور مضموم بھی، پس زبر کے بعد ہمزہ مکسور صرف مِنْ نَّبَاۡئِ (انعام ع ۴) میں بصورت یاء ہے اور یاء سے پہلے ایک الف بھی لکھا ہوا ہے، اور نشر کی رو سے صحیح یہ ہے کہ اس میں الف زائد ہے اور ہمزہ یاء کی صورت میں ہے، لیکن قاعدہ تو یہ ہے کہ ہمزہ متطرفہ حرکت کے بعد ہو تو ماقبل حرف کی حرکت کے اعتبار سے لکھا جاتا ہے، اس لئے مناسب یہ ہے کہ الف کو ہمزہ کی صورت اور یاء کو زائد کہا جائے۔

سادس: ہمزہ متوسطہ متحرک ماقبل متحرک: اس کی دو صورتیں ہیں :۔

قسم اول: وہ ہمزہ متوسطہ جسکے بعد یاء اور واؤ مدہ ہوں، یہ ہر جگہ محذوف ہوتا ہے، اسکی چار صورتیں ہیں :۔ [۱] کسرہ کے بعد کسرہ والا جسکے بعد یاء مدہ ہو جیسے خٰطِئِیْنَ، خٰسِئِیْنَ [۲] کسرہ کے بعد ضمہ والا جس کے بعد واؤ مدہ ہو جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ، لِیُطْفِئُوْا [۳] ضمہ کے بعد ضمہ والا جسکے بعد واؤ مدہ ہو جیسے بِرُءُوْسِكُمْ ان تینوں قسموں میں ہمزہ کی حرکت کے موافق یاء اور واؤ کے مانند تسہیل اور رسم کی بناء پر حذف ہے، اور دوسری قسم مُسْتَهْزِءُوْنَ، لِیُطْفِئُوْا وغیرہ میں یاء مضمومہ سے ابدال بھی ہے، پس اس میں تین وجوہ ہیں۔ [۴] فتحہ کے بعد ضمہ والا جسکے بعد واؤ ہو اسمیں سے یَطَـُٔوْنَ (توبہ ع ۱۵) اور تَطَـُٔوْهَا (احزاب ع ۳) اور تَطَـُٔوْهُمْ (فتح ع ۳) ان تینوں میں تسہیل اور حذف ہے، اور گو وَیَدْرَءُوْنَ (رعد ع ۳ قصص ع ۶) اور یَـُٔوْسًا، یَـُٔوْسٌ فَادْرَءُوْا (آل عمران ع ۱۷) بھی اسی قسم میں سے ہیں، لیکن ان میں صرف تسہیل ہی ہے، حذف کسی بھی کتاب میں نہیں ملا (عنایات رحمانی ۱/۲۵۱)، لیکن صاحب البدور الزاہرۃ نے اس قسم کے تمام کلمات میں حذف بھی بتایا ہے۔

قسم ثانی: وہ ہمزہ متوسطہ جس کے بعد یاء اور واؤ مدہ نہ ہوں اور کوئی ساکن ہو یا حرفِ لین ہو، اس کی تین صورتیں ہیں :۔

[الف] وہ ہمزہ جو فتحہ کے بعد ہو، اسمیں سے فتحہ کے بعد فتحہ والا ان سات کلمات میں خلافِ قیاس ہے :۔ اِطْمَاَنُّوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یونس ع ۱) [۲] لَاَمْلَـَٔنَّ کا دوسرا ہمزہ ہر جگہ [۳] اِشْمَاَزَّتْ (زمر ع ۵) تینوں میں اکثر عراقی قرآنوں میں محذوف اور بعض میں بصورت الف ہے [۴] اَرَاَیْتَ، اَفَرَاَیْتَ، اَرَاَیْتُمْ، اَفَرَاَیْتُمْ جس طرح بھی آئے اس میں بھی ہر جگہ دوسرا ہمزہ بعض مصاحف میں بصورت الف ہے اور بعض میں محذوف ہے [۵] رَاٰ میں ہر جگہ راء کے بعد الف ہے یاء کے بغیر، لیکن نجم (ع ۱) کے پہلے اور تیسرے میں الف کے بعد یاء بھی ہے، جو امالہ کی لغت کی بناء پر ہے [۶] وَنَاٰ میں دونوں جگہ نون کے بعد ایک الف ہے، تاکہ دونوں قراءتوں کو شامل ہو جائے چنانچہ نَآءَ والی قراءۃ پر تو ظاہر ہے کہ الف اپنی صورت میں ہے اور ہمزہ محذوف ہے اور دوسری قراءۃ پر الف ہمزہ کی صورت ہے، اور جو الف یاء سے بدلا ہوا ہے وہ محذوف ہے [۷] فتحہ کے بعد کسرہ والا یَوْمَئِذٍ اور حِیْنَئِذٍ میں یاء کی صورت میں ہے، جو ما قبل یعنی یَوْمَ اور حِیْنَ سے رسماً متصل ہے، اور یہ دونوں ایک کلمہ کے حکم میں ہیں، اور ان سب کلمات میں صرف تسہیل ہوگی [۸] مَلَاْئِهٖ اور مَلَاْئِهِمْ میں ہمزہ قیاس کے موافق یاء کی صورت میں ہے اور اس سے پہلے ایک الف زائد ہے، اور دانی اور شاطبی کا یاء کو زائد کہنا خلافِ قاعدہ ہے [۹] فتحہ کے بعد ضمہ والا صرف قَالَ یَبْنَؤُمَّ (طٰہٰ ع ۵) میں بصورت واؤ ہے، جو اِبْنَ کے نون سے اور اِبْنَ یاء ندائیہ سے متصل ہے اور یاء ندائیہ کا الف محذوف ہے، پس یہ تمام رسماً ایک کلمہ ہے، اور یہ متوسط بغیرہ ہے، اس لئے اس میں تسہیل و تحقیق دو وجوہ ہیں۔

[ب] وہ ہمزہ جو کسرہ کے بعد ہو:۔ [۱] کسرہ کے بعد متوسط مفتوح سَیِّئَةٌ کی جمع سَیِّـَٔاتِ جیسے سَیِّـَٔاتِکُمْ سَیِّـَٔاتِهِمْ میں ہر جگہ تماثل کی بناء پر ہمزہ محذوف ہے اور اس کے بجائے خلافِ قیاس جمع مؤنث کے الف کو ثابت رکھا ہے، اور سَیِّئَةٌ واحد میں ہمزہ یاء کی صورت میں ہے، اور مِائَةٌ اور مِائَتَیْنِ میں ہمزہ قیاس کے موافق بصورت یاء ہے، اور اس سے پہلے الف زائدہ ہے [۲] کسرہ کے بعد ضمہ والا سَنُقْرِئُكَ وَلَا یُنَبِّئُكَ وغیرہ میں ہمزہ بصورت یاء ہے اور اس میں دو وجوہ ہیں:۔ ① تسہیل واؤ کی مانند ② رسم کی بناء پر یاء سے ابدال (سَنُقْرِیُكَ)۔

[ت] وہ ہمزہ مکسور جو ضمہ کے بعد ہو، اور یہ صرف سُئِلَ، سُئِلُوْا، سُئِلَتْ میں قیاس کے موافق بصورت یاء ہے، اس میں بھی دو وجوہ ہیں:۔ ① تسہیل ② واؤ سے ابدال، اور متوسط بزائدہ جن کلمات میں ہمزہ خلاف قیاس ہے، ان کا ذکر شعر ۲۴۸ و ۲۴۹ کے ذیل میں دیکھیں۔

وَمُسْتَهْزِءُوْنَ الْحَذْفُ فِیْهِ وَنَحْوِهٖ ۲۴۷ وَضَمٌّ وَّكَسْرٌ قَبْلُ قِیْلَ وَاُخْمِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مُسْتَهْزِءُوْنَ جو ہے حذف ہے اس میں، اور اسکے مانند (دوسرے تمام کلمات) میں، اور (اس قسم میں حذف کے بعد ہمزہ سے پہلے حرف پر) ضمہ ہے، اور (اسی قسم میں ہمزہ سے) پہلے (حرف پر) کسرہ بھی کہا گیا ہے، اور یہ (کسرہ والی وجہ) پوشیدہ (یعنی ضعیف) پائی گئی ہے۔

تشریح: یعنی جن کلمات میں کسرہ کے بعد ہمزہ پر ضمہ ہو اور اسکے بعد واؤ مدہ ہو جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ، لِيُطْفِـُٔوْا لِيُوَاطِـُٔوْا وغیرہ میں ایک وجہ تو وَفِيْ غَيْرِ هٰذَا بَيْنَ بَيْنَ کی رو سے تسہیل ہے، اور دوسری وجہ ماقبل کسرہ کی مناسبت سے ہمزہ کا یاءِ مضمومہ سے ابدال (مُسْتَهْزِيُوْنَ وغیرہ) جو شعر ۲۴۵ وَالْاَخْفَشُ...الخ سے نکلا تیسری وجہ ہمزہ کا ضمہ زاء کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا (مُسْتَهْزُوْنَ وغیرہ)، یہ تیسری وجہ رسم کی بناء پر ہے، اور اس کے بعد وَكَسْرٌ قَبْلُ قِيْلَ وَاُخْمِلَا سے ان لوگوں کا رد فرمایا جو کہتے ہیں کہ ہمزہ کو ضمہ سمیت حذف کر کے ماقبل کے کسرہ کو باقی رکھا جائے، اس صورت میں واؤ مدہ سے پہلے کسرہ کا ادا کرنا ممکن ہی نہیں اور نہ نقلاً ثابت ہے، پس اس قسم میں صحیح وجوہ تین ہو گئی ہیں:۔ تسہیل، یاء سے ابدال اور حذف۔

وَمَا فِيْهِ يُلْفٰى وَاسِطًا بِزَوَائِدٍ ۲۴۸ دَخَلْنَ عَلَيْهِ فِيْهِ وَجْهَانِ اُعْمِلَا

اور وہ (لفظ) جس میں پایا جائے (ہمزہ) اس حال میں کہ متوسط بن جانے والا ہو (وہ ہمزہ)، ان زائد حروف کے سبب جو داخل ہو گئے ہوں اس (ہمزہ) پر، اس (ہمزہ) میں ایسی دو وجوہ ہیں جو استعمال کی گئی ہیں (پڑھنے پڑھانے میں، یعنی متوسط بزائدہ میں ہر جگہ دو وجوہ ہیں:۔ تحقیق، اور جو قاعدہ پایا جائے اسکے موافق تخفیف)۔

تشریح: متوسط بزائدہ وہ ہمزہ ہے جس سے پہلے کوئی ایسا حرف زائد آرہا ہو جسکے جدا کر دینے کے بعد بھی کلمہ باقی رہے، خواہ وہ حرف زائد ہمزہ سے رسماً متصل ہو یا جدا ہو جیسے يٰاَيُّهَا، هٰاَنْتُمْ، لَاَنْتُمْ وغیرہ، پس ایسے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں:۔ [۱] قیاسی یا رسمی: جو قاعدہ اس میں پایا جا رہا ہو اسکی رو سے تخفیف، جو تسہیل سے بھی ہوتی ہے اور ابدال سے بھی [۲] تحقیق: یعنی حرف زائدہ کا اعتبار نہ کرتے ہوئے ہمزہ کو ابتدائیہ ہی سمجھا جائے۔

كَمَا هَا وَيَا وَاللَّامِ وَالْفَا وَنَحْوِهَا ۲۴۹ وَلَامَاتِ تَعْرِيْفٍ لِّمَنْ قَدْ تَأَمَّلَا

(ان زائد حروف کی مثالیں:۔ تنبیہ کی) ھاء، اور (نداء کی) یاء، اور لام (جارہ وابتدائیہ)، اور فاء (استنافیہ یا جزائیہ)، اور ان کے مانند (دوسرے حروف واؤ عاطفہ، باء جارہ وغیرہ) کی، اور تعریف کے ان لامات کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں (جن کو میں مکرر لایا ہوں) اس شخص کیلئے جو سوچے اور غور کرے۔

شرح: قرآن مجید میں ہمزہ سے پہلے ایسے زائد حروف گیارہ آئے ہیں:۔ [۱] ھار تنبیہ [۲] یار ندار، ان دونوں کے بعد والے ہمزہ میں تحقیق مد کیساتھ، اور تسہیل مد وقصر کیساتھ تین وجوہ ہیں، اور ھٰٓاَنۡتُمۡ میں الف سے اور ھٰٓؤُلَآءِ میں واؤ سے ابدال ضعیف اور متروک ہے [۳] لام ابتدائیہ جو مفتوح ہوتا ہے جیسے لَاَنۡتُمۡ [۴] لام جارہ جو مکسور ہوتا ہے جیسے لِؤُلُؤُهُمۡ [۵] بار جارہ جیسے بِاَنَّهُمۡ [۶] ہمزہ استفہام جیسے ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ [۷] سین استقبال جیسے سَاُصۡرِفُ [۸] کاف تشبیہ جیسے كَاَنَّهُمۡ [۹] فار استینافیہ یا جزائیہ جیسے فَاٰمِنُوۡا [۱۰] واؤ عاطفہ وغیرہ جیسے وَاَنۡتُمۡ، ان سات حرفوں میں تفصیل یہ ہے کہ اگر ہمزہ مفتوح لام جارہ یا بار کے بعد ہو تو اس میں یہ دو وجوہ ہیں:۔ (۱) تحقیق (۲) ہمزہ کا یار مفتوحہ سے ابدال، جیسے وَلِاَبَوَيۡهِ، لِئَلَّا، بِاَنَّهُمۡ، فَبِاَيِّ بِاٰخَرِيۡنَ اور اگر ہمزہ مکسور لام جارہ یا بار کے بعد ہو تو پھر تحقیق اور تسہیل دو وجوہ ہوں گی جیسے لَبِاِمَامٍ لِاِيۡلٰفِ اور اگر ہمزہ مضموم لام جارہ کے بعد ہو تو اس میں تین وجوہ ہیں:۔ تحقیق، واؤ کے مانند تسہیل، یائے مضمومہ سے ابدال جیسے لِيُؤۡلُؤُهُمۡ، لِيُخۡرِجَهُمۡ، اور لام ابتدائیہ، ہمزہ استفہام، سین کاف، فار اور واؤ ان سب پر چونکہ زبر ہے، اسلئے ان کے بعد والے ہمزہ میں ہر حال میں تحقیق اور ہمزہ کی حرکت کے اعتبار سے تسہیل یہ دو وجوہ ہوں گی [۱۱] لام تعریف جیسے اَلۡاٰخِرَةُ، اَلۡاَنۡهَارُ اس میں خلف کیلئے نقل اَلۡاَرۡضِ اور تحقیق کے ساتھ سکتہ دو وجوہ ہیں، اور خلاد کیلئے یہ تفصیل ہے کہ اگر وصلاً لام تعریف اور ساکن موصول یعنی شَيۡءٍ میں سکتہ پڑھا ہے تو وقفاً مثل خلف کے نقل اور سکتہ دو وجوہ ہیں، اور اگر وصلاً عدم سکتہ پڑھ رہے ہوں تو پھر وقفاً لام تعریف میں صرف نقل ہوگی۔ اس فن کے محققین کی تحقیق ایسے ہی ہے۔ دیکھئے عنایات رحمانی: ۲۳۶/۱

ہمزہ متوسطہ بزائدہ کے خلافِ قیاس چند کلمات

ان کلمات کی دو صورتیں ہیں:۔

قسم اول: وہ کلمات جن میں ہمزہ ہمزہ ہی کے بعد ہو:۔

[۱] پہلا مفتوح دوسرا مضموم: قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ (آل عمران ع ۲) میں پہلا ہمزہ بصورت الف، دوسرا بصورت واؤ اور تیسرا جو بار کے بعد ہے بصورت یار ہے، اسکے پہلے ہمزہ میں تین وجوہ ہیں:۔ (۱) نقل قُلَ (۲) سکتہ اور ہمزہ کی تحقیق (۳) عدم سکتہ اور تحقیق۔ اور دوسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں:۔ (۱) تحقیق (۲) واؤ کے مانند تسہیل۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں:۔ ① واؤ کے مانند تسہیل ② ضمہ والی یاء سے ابدال۔ ان سب کو ملائیں تو دس وجوہ جائز اور باقی ناجائز ہیں، تفصیل کیلئے اصل ماخذ (۲۳۹/۱) دیکھئے، اس قسم کے باقی کلمات میں قیاس کے موافق پہلا محذوف اور دوسرا بصورت الف ہے جیسے ءَاُنْزِلَ، ءَاُلْقِیَ۔ ایسے ہی وہ تمام کلمات جن کے شروع میں دو یا تین ہمزہ جمع ہیں، ان میں ایک بصورت الف اور باقی محذوف ہوں گے جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ، ءَاٰلِهَتُنَا تاکہ رسم میں تماثل نہ ہو۔

② پہلا مفتوح دوسرا مکسور: اس قسم میں قیاس کے موافق پہلا محذوف اور دوسرا بصورت الف ہوتا ہے، لیکن ان آٹھ کلمات میں وصل کی نیت کی بناء پر پہلا بصورت الف اور دوسرا بصورت یاء ہے:۔ ① اَئِنَّكُمْ چار جگہ (انعام ع ۲)، فصلت ع ۲، نمل ع ۴ میں اور عنکبوت ع ۳ میں دوسرا)، ہاں عنکبوت ع ۳ کے پہلے ءَاِنَّكُمْ میں دو ہمزہ پڑھنے والوں کیلئے پہلا محذوف اور دوسرا بصورت الف ہے ② اَئِنَّ لَنَا (شعراء ع ۳) ③ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ (نمل ع ۶) ④ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ (یٰسٓ ع ۲) ⑤ اَئِمَّةً پانچوں جگہ ⑥ اَئِفْكًا (صٰفّٰت ع ۳) ان تینوں میں عراقی مصاحف میں پہلا بصورت الف اور دوسرا بصورت یاء ہے اور باقی مصاحف میں صرف ایک ہمزہ بصورت الف ہے اور دوسرا بصورت یاء نہیں ہے یعنی قیاس کے موافق ایک محذوف اور دوسرا بصورت الف ہے ⑦ اَئِنَّا لَتَارِكُوْا (صٰفّٰت ع ۲) ⑧ اَئِذَا مِتْنَا (واقعہ ع ۲)، پس ان آٹھ کلمات میں خلاف قیاس دوسرا ہمزہ بصورت یاء ہے اور پہلا بصورت الف۔

توضیح: اَئِمَّةً کا دوسرا ہمزہ گو فاء کلمہ میں ہے لیکن یہ متوسط بنفسہٖ ہے، کیونکہ پہلا ہمزہ جمع کا ہے جو جدا نہیں ہوسکتا، اسلئے اسمیں وقفاً صرف تسہیل ہوگی، اور اسی قسم میں سے اَفَائِنْ مَّاتَ (ال عمران ع ۱۵) اور اَفَائِنْ مِّتَّ (انبیاء ع ۳) میں فاء کے بعد الف پھر ہمزہ بصورت یاء ہے۔ ان میں نشر کی روسے الف زائد اور ہمزہ بصورت یاء ہے اور یہی صحیح ہے، لیکن چونکہ ان کا ہمزہ کلمہ کے شروع میں ہے، اس لئے قیاس چاہتا ہے کہ یاء کو زائد کہا جائے، اور ہمزہ بصورت الف ہے (عنایات رحمانی ۲۵۴/۱)۔ اور اَئِمَّةً میں دوسرے ہمزہ کا یاء کی صورت میں ہونا قیاس کے بالکل مطابق ہے، کیونکہ یہ ہمزہ متوسط بنفسہٖ ہے۔

قسم ثاني: وہ کلمات جن میں ہمزہ کسی اور زائد حرف کے بعد ہو۔

① ہمزہ مضموم فتحہ کے بعد: اس قسم میں سَاُورِيْكُمْ (اعراف ع ۱۷ وانبیاء ع ۳) اور وَلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ (طٰہٰ ع ۳ وشعراء ع ۳) دونوں میں سین اور لام کے بعد الف پھر واؤ ہے، نشر واتحاف میں ہے کہ سَاُورِيْكُمْ میں اکثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصاحف میں اور وَلَاُوصَلِّبَنَّکُمْ (طٰہٰ وشعرا) میں بعض مصاحف میں واؤ زائد لکھا ہے اور دانی مقنع میں لکھتے ہیں کہ میں نے سَاُورِیْکُمْ میں دونوں جگہ مدنی مصاحف میں اور عراقی تمام مصاحف میں الف کے بعد واؤ دیکھا ہے، اور وَلَاُوصَلِّبَنَّکُمْ (طٰہٰ وشعرا) میں بعض مصاحف میں ہمزہ کے بعد واؤ مرسوم ہے اور بعض میں واؤ کے بغیر ہے، اور لَاُوصَلِّبَنَّکُمْ (اعراف ع ۱۴) میں تمام مصاحف واؤ کے حذف پر متفق ہیں، پھر طٰہٰ وشعراء والے دونوں میں بعض کے قول پر الف ہمزہ کی صورت ہے اور واؤ زائدہ ہے اور یہی اَولیٰ ہے، اور بعض کے نزدیک ہمزہ بصورت واؤ اور الف زائد ہے، اور نشر کی تحقیق پر ظاہر یہ ہے کہ وَلَاْ اَوْضَعُوْا اور لَاْ اَذْبَحَنَّهٗ کی طرح ان دونوں میں بھی الف ہی کو زائد کہا جائے۔

[۲] **ہمزہ مکسور فتحہ کے بعد:** صرف وَلَئِنْ میں ہر جگہ بصورت یاء ہے، جو لام سے رسماً متصل ہے، اور تخفیف تسہیل سے ہوگی ابدال سے نہیں۔

[۳] **ہمزہ مفتوح کسرہ کے بعد:** (۱) لِئَلَّا میں تینوں جگہ بصورت یاء ہے (۲) بِاَیْیدٍ (ذٰریٰت ع ۳) (۳) بِاَیِّکُمُ (ن ع ۱) دونوں میں باء کے بعد الف پھر دو یائیں ہیں، اور قیاس کی رو سے ان میں الف ہمزہ کی صورت ہے اور یاء زائدہ ہے، اور نشر کی رو سے مِائَةٌ کی طرح ان میں بھی الف زائد ہے اور پہلی یاء ہمزہ کی صورت ہے، مگر ان میں یہ فرق ہے کہ ان دونوں میں تو ہمزہ متوسطہ بزائدہ ہے اور مِائَةٌ میں بنفسہٖ ہے، اسلئے ان دونوں کو مِائَةٌ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا (۴) بِاٰیٰتِ اور بِاٰیٰتِنَا میں ہر جگہ بعض عراقی مصاحف میں باء کے بعد الف پھر دو یائیں ہیں، لیکن یہ قول مشہور اور معمول نہیں ہے۔ ان چاروں میں تخفیف یاء کے ساتھ ابدال سے ہوگی اور چونکہ ہمزہ متوسطہ بزائدہ ہے، اس لئے تحقیق بھی ہے۔

[۴] **وہ ہمزہ جو ھاء تنبیہ کے بعد ہو:** اس میں سے (۱) هٰٓؤُلَآءِ میں ہمزہ بصورت واؤ ہے، جو ھاء سے ملا ہوا ہے اور ھاء تنبیہ کا الف محذوف ہے، اس کے ہمزہ متوسطہ میں تحقیق مد کے ساتھ اور تسہیل مد وقصر کے ساتھ تین وجوہ ہیں، اور ہمزہ متطرفہ کا الف سے ابدال ہوگا، اور اس میں پانچ وجوہ ہیں (۲) هٰٓاَنْتُمْ میں الف ہمزہ کی صورت ہے اور ھاء تنبیہ کا الف محذوف ہے، اس میں مد وقصر کے ساتھ تسہیل اور صرف مد کے ساتھ تحقیق، یہ تین وجوہ ہیں اور رسم کی بناء پر الف سے ابدال ضعیف ہے۔

[۵] **وہ ہمزہ جو لام تعریف کے بعد ہو:** اس میں (۱) اٰلْـٰٔنَ میں ہر جگہ جن میں (یونس ع ۵ و ع ۹) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں استفہام والے آٰلْـٰٔنَ بھی شامل ہیں، ان کے لام کے بعد والا ہمزہ محذوف ہے، اور ② سورہ جن کے اَلْاٰنَ میں بعض مصاحف میں لام کے بعد الف ہے، جو ہمزہ کی صورت ہے، اسکے بعد والا الف اختصاراً محذوف ہے، اس میں نقل وسکتہ دو وجوہ ہیں ③ اَلْئَيْكَةِ دونوں جگہ (شعراء ع ۱۰ و ص ع ۱) میں لام سے پہلے اور بعد والے دونوں ہمزہ قیاس کی رو سے بصورت الف ہوتے، لیکن دونوں ہمزہ محذوف ہیں، اور اس کی تخفیف بھی اَلْـٰٔنَ کی طرح ہے۔

انتباہ: جعبری کی رائے پر ہشام ہمزہ متطرفہ کی قیاسی تخفیف کی طرح رسمی تخفیف میں بھی حمزہ کیساتھ شریک ہیں، لیکن علی قاری فرماتے ہیں کہ اولاً تو یہ مشہور قول کے خلاف ہے، دوسرے ناظم نے اس موافقت کو رسمی تخفیف سے پہلے بیان کیا ہے، جس سے یہ نکلتا ہے کہ ہشام فقط قیاسی تخفیف میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔ تیسرے شعر نمبر ۲۴۴ کے وَقَدْ رَوَوْا اَنَّهُ بِالْخَطِّ میں اَنَّهُ کی ضمیر بھی بلا شبہ حمزہ ہی کیلئے ہے، انتہیٰ۔ اور تیسیر میں بھی رسمی تخفیف کی نسبت حمزہ ہی کی طرف کی ہے۔

وَاَشْمِمْ وَرُمْ فِيمَا سِوٰى مُتَبَدِّلٍ ۲۵۰ بِهَا حَرْفَ مَدٍّ وَّاعْرِفِ الْبَابَ مَحْفِلَا

اور تو اشمام بھی کر اور رَوم بھی کر اس (ہمزہ) کے ماسوا (باقی ہمزوں) میں، جو بدل جانے والا ہو وہ (ہمزہ) ان (کلمات کے آخر) میں (خالص) حرفِ مد سے، اور سمجھ لے تو (پورے) باب (کے قواعد) کو، اس حال میں کہ تو (ان کا) اہتمام کرنے والا ہے۔

شرح: ۱ مطلب یہ ہے کہ جو ہمزہ کلمہ کے آخر میں ہو، اس کی تخفیف مذکورہ بالا قواعد میں سے جس قاعدہ سے بھی ہو، اس میں حرکت کے اعتبار سے رَوم واشمام بھی جائز ہیں، اور روم واشمام کا یہ ضابطہ ہمزہ متطرفہ کی ہر قسم کی تخفیف کو شامل ہے، حتیٰ کہ وہ ہمزہ متطرفہ جس کا پہلے تو واؤ اور یاء متحرک سے ابدال ہوا، پھر ان پر وقف کے سبب سکونِ عارض آیا، چونکہ ایسے واوٌ ویاء کا مدہ ہونا سبب عارضی یعنی وقف کی بناء پر ہے، اسلئے بلا شبہ ان میں بھی رَوم واشمام جائز ہیں۔ ۲ ایک بڑی جماعت ہمزہ متحرکہ کا ابدال حرف مدہ سے کرتی ہے، وہ اسکو مدہ اصلی کے حکم میں سمجھ کر رَوم واشمام نہیں کرتی۔ ۳ وہ ہمزہ متطرفہ جسکا سکون لازمی ہو، جیسے اِقْرَأْ، نَبِّئْ اور یہ سکون لازم ضمہ کے بعد نہیں آتا، جب ایسے ہمزہ ساکنہ کا ابدال ہوگا تو وہ خالص اور اصلی مدہ ہوگا، یہاں اسی کو رَوم واشمام سے مستثنیٰ کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا وَاوٌ اَصْلِيٌّ تَسَكَّنَ قَبْلَهٗ ۲۵۱ اَوِالْيَا فَعَنْ بَعْضٍ بِالْاِدْغَامِ حُمِّلَا

وَمَا: اور وہ (ہمزہ)، قَبْلَهٗ: جس سے پہلے واؤ اصلی ساکن ہو یا یاء (ساکن اصلی) ہو، پس بعض (اہل ادا) سے (ابدال و) ادغام کے ساتھ روایت کیا گیا ہے وہ (ہمزہ)۔

مفہوم: مطلب یہ ہے کہ واؤ ساکن اور یاء ساکن کی دو قسمیں ہیں:۔ اصلی اور زائدہ، اصلی وہ ہے جو حروفِ اصلیہ میں سے ہو، اور زائدہ وہ ہے جو حروف اصلیہ میں سے نہ ہو۔ واؤ یاء اصلیہ کا حکم نقل وحذف ہے، جو شعر ۲۳۷ وَحَرِّكْ بِهٖ مَا قَبْلَهٗ... الخ میں بیان ہوا، اور واؤ و یاء زائدہ کا حکم ابدال وادغام ہے، جو شعر ۲۴۰ وَيُدْغِمُ فِيْهِ الْوَاوَ وَالْيَآءَ... الخ میں بیان ہوا۔ یہاں اس شعر میں واؤ ویاء اصلیہ کا ایک اور حکم بیان کیا ہے اور وہ ابدال وادغام ہے مثل واؤ و یاء زائدہ کے، اور یہ بعض ناقلین کا مذہب ہے، پس ان بعض کے نزدیک واؤ و یاء اصلی وزائدہ کا ایک ہی حکم ہے، مثالیں:۔ اَلسُّوَّا، سِيَّتْ، سَوَّهْ، كَهَيَّهْ، اَلْمُسِيّْ، لَتَنُوّْ، شَيّْ ان کی اصل اَلسُّوْاٰى، سِيْئَتْ، سَوْءَةَ، كَهَيْئَةِ، اَلْمُسِيْٓءُ، لَتَنُوْٓءُ، شَيْءٍ ہے۔

وَمَا قَبْلَهُ التَّحْرِيْكُ اَوْ اَلِفٌ مُّحَرْ ۲۵۲ رَكًا طَرَفًا فَالْبَعْضُ بِالرَّوْمِ سَهَّلَا

اور وہ (ہمزہ) جس سے پہلے (حرف پر) حرکت ہو یا (اس سے پہلے) الف ہو، اس حال میں کہ وہ (ہمزہ) حرکت دیا گیا ہو، نیز اس حال میں وہ (ہمزہ کلمہ کے) آخر میں ہو، پس بعض نے (اس ہمزہ کو) روم کے ساتھ (پڑھتے ہوئے اس کی) تسہیل کی ہے۔

مفہوم: یعنی اگر ہمزہ متطرفہ متحرک الف یا حرکت کے بعد واقع ہو تو اس میں جمہور کے نزدیک تو الف کے بعد الف سے اور حرکت کے بعد ماقبل کی حرکت کے موافق مدہ سے ابدال ہے جیسے لِلْمَلَاِ، اَلْمَلَاُ، اَلْمَآءِ، يَشَآءُ سے لِلْمَلَا، اَلْمَلَا، اَلْمَا، يَشَا ہوا۔ ناظم نے اسکو شعر ۲۳۶ و ۲۳۹ میں بیان کیا ہے، اور بعض کے مذہب پر اس میں روم کے ساتھ تسہیل بھی ہے اور یہ بھی حمزہ ہی سے منقول ہے، اور اس بارے میں چار مذہب ہیں:۔

[۱] اگر ہمزہ مکسور یا مضموم ہو جیسے لِكُلِّ امْرِئٍ، مِنْ مَّآءٍ، مِنَ السَّمَآءِ، تَفْتَؤُا، نَشَآءُ تو روم کیساتھ تسہیل جائز ہے۔

[۲] اگر مذکورہ دونوں قسموں میں کسرہ اور ضمہ والا ہمزہ بصورت یاء اور واؤ ہو جیسے مِنْ نَّبَإِئ، اَتَوَكَّؤُا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنَآئِ، شُرَكَٰٓؤُا تب تو رسم کی موافقت کی بناء پر روم کے ساتھ تسہیل جائز ہے، ورنہ ناجائز۔

۳ تینوں حرکتوں میں یعنی فتحہ کے ساتھ کسرہ وضمہ میں بھی روم کے ساتھ تسہیل ناجائز ہے۔

۴ تینوں حرکتوں میں ہر حال میں روم کے ساتھ تسہیل جائز ہے، اگرچہ فتحہ میں وقفاً روم کے ناجائز ہونے پر اتفاق ہے، لیکن اس کیلئے ان حضرات نے یہ بھی عذر پیش کیا کہ ہمزہ کی تخفیف کی بناء پر رَوم کی ضرورت پیش آگئی۔ پہلے اور دوسرے مذہب کا ماخذ شعر ۲۵۲ وَمَاقَبْلَهُ التَّحْرِيكُ...الخ ہے، اور تیسرے وچوتھے مذہب کا رد اگلے شعر وَمَنْ لَّمْ يَرُمْ...الخ میں آرہا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَرُمْ وَاعْتَدَّ مَحْضًا سُكُوْنَهُ ۲۵۳ وَاَلْحَقَ مَفْتُوْحًا فَقَدْ شَذَّ مُوْغِلَا

اور جس نے (تینوں حرکتوں میں سے کسی میں بھی تسہیل کے ساتھ) روم نہیں کیا اور اس (آخری حرف) کے سکون کو خالص سکون سمجھا ہے، اور جس نے (تسہیل مع الروم کے جائز رکھنے میں) ملایا ہے فتحہ والے کو بھی، (ان دونوں میں سے ہر ایک کا مذہب) شاذ ہو گیا ہے، اس حال میں کہ یہ (شاذ ہونے میں راہِ حق سے) دور چلا جانے والا ہے۔

شرح: یعنی ۱ جس نے فتحہ کی طرح کسرہ وضمہ میں بھی روم نہیں کیا ۲ اور جس نے کسرہ وضمہ کی طرح فتحہ میں بھی روم کو جائز بتایا، یہ دونوں ہی مذہب راہِ حق سے دور چلے گئے اور یہ دونوں ہی مذہب شاذ اور حق سے دور ہیں، پس پہلے دو مذہب صحیح اور دوسرے دو مذہب غیر صحیح ہیں۔

وَفِي الْهَمْزِ اَنْحَاءٌ وَّعِنْدَ نُحَاتِهٖ ۲۵۴ يُضِيْءُ سَنَاهُ كُلَّمَا اسْوَدَّ اَلْيَلَا

اور (قیاسی ورسمی تخفیف کے جو اصول وضوابط بیان ہوئے ہیں، ان کے علاوہ) ہمزہ (کی تخفیف کے بارے) میں (اور بہت سی) وجوہ ہیں، اور اس (ہمزہ) کے نحویوں کے نزدیک روشن کر دیتی ہیں اس (ہمزہ کی تحقیقات) کی روشنی ہر اس چیز کو جو سیاہ ہو، اس حال میں کہ وہ اندھیری رات سے تشبیہ دی گئی ہو۔

شرح: یعنی ہمزہ کی مذکورہ بالا تخفیفی قسموں کے علاوہ تخفیف کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں جو عربیت کے ماہر علماء کو خوب معلوم ہیں، اور ان میں سے جو قواعد دوسروں سے بالکل پوشیدہ ہیں، وہ بھی ان علماء کے روبرو ظاہر اور روشن ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصۃ الباب ۔ اور ضروری باتیں

مقصود سے پہلے چند ضروری باتیں: ① تخفیف کی دو قسمیں ہیں:۔ قیاسی یعنی تصریفی اور رسمی، پھر تخفیف قیاسی کی دو قسمیں ہیں:۔ ① متفق علیہ: جس کو عربیت کے تمام ائمہ نے نقل کیا ہے، جس کی قرآن میں سات صورتیں آئی ہیں ② مختلف فیہ: جو عربیت کے بعض علماء کے یہاں مستعمل ہیں، ان میں سے قرآن میں تین صورتیں آئی ہیں۔ ② قیاسی و رسمی تخفیف اکثر تو ایک ہی طرح سے ہوتی ہے، اس کیلئے کسی وضاحت کی ضرورت نہیں، اور جہاں ایک دوسرے سے مختلف ہوگی اس کی تصریح ہوگی۔

پہلی قسم ۔ ہمزہ ساکنہ کی چھ شاخیں

① ہمزہ متطرفہ ساکنہ بسکون لازم: اس صورت میں ہمزہ کا ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ مد سے ابدال فقط، (روم واشمام کے بغیر) جیسے اِقْرَاْ، نَبِّئْ وغیرہ، اور ہمزہ ساکنہ سے پہلے ضمہ نہیں آیا۔

② ہمزہ متوسطہ بنفسہٖ: ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ مد سے ابدال جیسے يَاْلَمُوْنَ، بِيْرٍ، تُوْفَكُوْنَ

③ ہمزہ متوسطہ بالحرف: ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ مد سے ابدال جیسے فَاْوٗا، وَاْتَمِرُوْا، اس صورت میں ہمزہ سے پہلے ضمہ و کسرہ نہیں آیا۔

④ ہمزہ متوسطہ بالکلمہ: اس صورت میں بھی ماقبل کی حرکت کے موافق ابدال ہے جیسے قَالَ ائْتُوْنِیْ ہمزہ ساکنہ کا الف سے ابدال، الَّذِی اؤْتُمِنَ ہمزہ ساکنہ کا یاء مدہ سے ابدال، قَالُوْا ائْتِنَا ہمزہ ساکنہ کا واوٴ مدہ سے ابدال، قَالُوْا کا واوٴ جمع تو حذف ہوگیا اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے، اب جو واوٴ مدہ کا تلفظ ہو رہا ہے یہ ہمزہ سے بدلا ہوا ہے۔

⑤ ہمزہ متوسطہ بنفسہٖ کے تین مخصوص کلمات: ہمزہ ساکنہ کے بعد واوٴ ہو یا یاء ہو، اور ایسے کلمات رِءْيًا، تُئْوِیْ، رُءْيَا یہی تین ہیں، ان میں قیاسی تخفیف تو صرف ابدال ہے، پھر ابدال کے بعد بعض کے قول پر اظہار ہے رِيْيًا، تُوْوِیْ، رُوْيَا، اور بعض کے پر قول ادغام ہے رِيًّا، تُوِّیْ، رُيَّا اور ادغام میں رسمی موافقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے۔

۶ الف ہمزہ متطرفہ ساکن بسکون وقفی : اس میں بھی قیاسی تخفیف ماقبل کی حرکت کے موافق ابدال ہے جیسے بَدَا، قُرِیَ، اَللُّؤلُؤ اور یہ اکثر کا مذہب ہے۔

۶ ب فتحہ کے بعد کسرہ وضمہ والا ہمزہ بصورت الف : جیسے لِلْمَلَاِ، وَقَالَ الْمَلَاُ اس میں دو وجوہ ہیں :۔ اکثر کے مذہب پر الف سے ابدال لِلْمَلَا، وَقَالَ الْمَلَا، اور بعض کے مذہب پر تسہیل مع الروم ہے۔

۶ ت مخصوص کلمہ مِنْ نَّبَاْیِٔ (انعام ع ۴) : یعنی فتحہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ بصورت یاء صرف اسی ایک کلمہ میں ہے، اس میں چار وجوہ ہیں :۔ ① الف سے ابدال (مِنْ نَّبَا) ② روم کے ساتھ ہمزہ کی تسہیل ③ یاء ساکنہ سے ابدال (مِنْ نَّبَاْیْ) اس میں الف تلفظ سے خارج ہے ④ یاء مکسورہ سے ابدال مع الروم۔

۶ ث اَتَوَکَّؤُا جیسے گیارہ مخصوص کلمات : ① یَبْدَؤُا ہر جگہ ② تَفْتَؤُا (یوسف ع ۱۰) ③ یَتَفَیَّؤُا (نحل ع ۶) ④ اَتَوَکَّؤُا (طٰہٰ ع ۱) ⑤ لَا تَظْمَؤُا (طٰہٰ ع ۷) ⑥ اَلْمَلَؤُا چار جگہ (مؤمنون ع ۲) اور اس قید سے ع ۳ والا نکل گیا کیونکہ اس میں ہمزہ بصورت الف ہے، اور واؤ کیساتھ والے باقی تین یہ ہیں :۔ نمل ع ۲ میں ایک اور ع ۳ میں دو جگہ ⑦ وَیَدْرَؤُا (نور ع ۱) ⑧ یَعْبَؤُا (فرقان ع ۶) ⑨ یُنَشَّؤُا (زخرف ع ۲) ⑩ یُنَبَّؤُا (قیامہ ع ۱) ⑪ نَبَؤُا چار جگہ (ابراہیم ع ۲، صٓ ع ۲ و ع ۵، تغابن ع ۱)۔

پہلے نو کلمات میں پانچ وجوہ ہیں :۔ (۱) الف سے ابدال۔ (۲) تسہیل مع الروم۔ (۳) رسم کی بناء پر ہمزہ کا واؤ سے ابدال اور وقف بالسکون (۴) واؤ میں اشمام (۵) واؤ کے ضمہ میں روم اور آخری دو کلمات میں بعض مصاحف میں ہمزہ بصورت الف اور بعض میں بصورت واؤ ہے، پس بصورت الف میں الف سے ابدال اور تسہیل مع روم دو وجوہ ہیں، اور بصورت واؤ میں مذکورہ بالا پانچ وجوہ ہیں۔

۶ ج مِنْ شَاطِیِٔ (قصص ع ۴) : کسرہ کے بعد کسرہ والے ہمزہ میں تین وجوہ ہیں :۔ ① جمہور کے مذہب پر یاء ساکنہ سے ابدال، اس صورت میں روم نہ ہوگا ② ہمزہ میں تسہیل مع الروم ③ اخفش کے مذہب پر یاء مکسورہ سے ابدال مع الروم۔

۶ ح وَمَا اُبَرِّیُٔ (یوسف ع ۷) : کسرہ کے بعد ضمہ والے ہمزہ میں چار وجوہ ہیں :۔ ① جمہور کے مذہب پر یاء ساکنہ سے ابدال روم واشمام کے بغیر ② ہمزہ کی تسہیل مع الروم ③④ اخفش کے مذہب پر ہمزہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا مضمومہ سے ابدال پھر اس میں روم واشمام یعنی ابدال مع الروم اور ابدال مع الاشمام۔

٦ خ وَلُؤْلُؤٍ یعنی ضمہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ: اس میں تین وجوہ ہیں:۔ ① واؤ ساکنہ سے ابدال ② روم کیساتھ ہمزہ میں تسہیل ③ اخفش کے مذہب پر دوسرے ہمزہ کا واؤ مکسورہ سے ابدال مع الروم۔

٦ د مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ (سورہ رحمٰن ع ا) : یعنی ضمہ کے بعد ضمہ والے میں چار وجوہ ہیں:۔ ① ہمزہ کا واؤ مدہ سے ابدال (بغیر روم واشمام کے ② دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع الروم ③④ اخفش کے مذہب پر ہمزہ سے بدلے ہوئے واؤ مضمومہ میں روم واشمام۔

دوسری قسم ہمزہ متحرکہ ماقبل ساکن کی بارہ شاخیں

١ ہمزہ متطرفہ محذوف ماقبل صحیح ساکن متصل: اس نوع کے یہ پانچ کلمات ہیں:۔ ① اَلْخَبْءَ (نمل ع ۲) ② اَلْمَرْءِ (بقرہ ع ۱۲ وانفال ع ۳) اور اَلْمَرْءُ (نبا ع ۲) ③ مِلْءُ (ال عمران غ ۹) ④ جُزْءٌ (حجر ع ۳) ⑤ دِفْءٌ (نمل ع ا) ان سب میں صرف نقل اور حذف ہے (اَلْخَبْ، اَلْمَرْ، مِلْ، جُزْ، دِفْ)، اَلْخَبْءَ میں وقف بالاسکان، اَلْمَرْءِ میں وقف بالاسکان اور وقف بالروم، اور اَلْمَرْءُ اور باقی تین میں تین وجوہ ہیں:۔ وقف بالاسکان، بالروم اور بالاشمام۔

٢ ہمزہ متوسط محذوف الرسم: جیسے یَجْئَرُوْنَ، یَسْئَلُوْنَ اس نوع میں صرف نقل وحذف ہے یَجَرُوْنَ یَسَلُوْنَ۔

٣ الف ہمزہ متوسط بصورت الف: جیسے اَلنَّشْاَۃَ، شَطْاَہٗ، یَسْاَلُوْنَ، اس نوع میں دو وجوہ ہیں:۔ ① نقل کے بعد حذف اَلنَّشَہْ، شَطَہْ، یَسَلُوْنْ ② رسم کی بناء پر نقل کے بعد الف کا باقی رکھنا اَلنَّشَاہْ شَطَاہْ، یَسَالُوْنْ۔

٣ ب ہمزہ متوسط بصورت واؤ: هُزُؤًا، کُفُؤًا اس نوع کے یہی دو کلمات ہیں، ان میں دو وجوہ ہیں:۔ ① نقل کے بعد حذف: هُزْوا، کُفْوا یعنی ان میں نقل کے بعد ہمزہ تو حذف ہوا پھر تنوین کا وقفاً الف سے ابدال ہوا ② رسم کی بناء پر نقل کے بغیر واؤ سے ابدال هُزْوَا، کُفْوَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ ہمزہ متوسطہ لام تعریف کے بعد: جیسے اَلۡاَرۡضُ، اَلۡاَبۡرَارُ اس نوع میں خلف کے لئے دو وجوہ ہیں:۔
① نقل اَلَارۡضُ ② تحقیق کے ساتھ سکتہ، اور خلاد کیلئے یہ تفصیل ہے کہ اگر اَلۡ اور شَیۡءٍ میں وصلاً سکتہ پڑھ رہے ہوں تو وقفاً خلف کی طرح نقل اور تحقیق کے ساتھ سکتہ دو وجوہ ہیں اور اگر عدم سکتہ پڑھ رہے ہوں تو پھر اَلۡ میں وقفاً صرف نقل ہوگی جیسا کہ پہلے وضاحت ہو چکی ہے۔

⑤ الف ہمزہ منفصل حرفِ صحیح یا لین کے بعد: جیسے عَذَابٌ اَلِیۡمٌ، مِنۡ اٰیٰتِنَا، خَلَوۡا اِلٰی، اِبۡنَیۡ اٰدَمَ اس نوع میں خلف کیلئے تین وجوہ ہیں:۔ ① نقل عَذَابُ نَ الِیۡمٌ، مِنَ ایٰتِنَا، خَلَوِا الٰی، اِبۡنَیَ ادَمَ ② سکتہ مع تحقیق ③ عدم سکتہ مع تحقیق، اور خلاد کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ ① نقل ② عدم سکتہ مع تحقیق۔

تنبیہ: خلف کیلئے وصلاً ساکن منفصل کے سکتہ کے ساتھ، اس ساکن منفصل میں وقفاً نقل وسکتہ مع تحقیق، یہ دو وجوہ ہوں گی، اور اگر وصلاً عدم سکتہ پڑھا ہو تو وقفاً نقل وعدم سکتہ دو وجوہ ہوں گی، اور خلاد کیلئے ساکن منفصل میں وصلاً سکتہ نہیں ہے تو وقفاً بھی سکتہ نہیں ہے، اسلئے صرف دو وجوہ ہوں گی:۔ ① نقل ② عدم سکتہ مع تحقیق۔

⑤ ب ہمزہ منفصل حرفِ مدہ کے بعد: جیسے اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ، فِیۡٓ اَنۡفُسِكُمۡ، قَالُوۡٓا اٰمَنَّا۔ اس نوع میں نظم کے طرق سے صرف مد اور تحقیق ہے، ہاں طیبہ کے طریق سے اس میں تخفیف ہے۔

⑥ ہمزہ متطرفہ واؤ و یاء اصلی کے بعد: یعنی ہمزہ متطرفہ واؤ اور یاء اصلی مدہ کے بعد ہو یا لین کے بعد جیسے سُوۡٓءُ، سِیۡٓءَ، اَلسَّوۡءِ، شَیۡءٍ۔ اس نوع میں جمہور کے مذہب پر نقل کے بعد ہمزہ کا حذف ہے سُوۡ سِیۡ، اَلسَّوۡ، شَیۡ اور بعض کے قول پر ابدال وادغام ہے: سُوّ، سِیّ، اَلسَّوّ، شَیّ۔

⑦ الف ہمزہ متوسطہ بنفسہٖ واؤ و یاء اصلی کے بعد: یعنی یہ واؤ اور یاء مدہ ہوں یا لین۔ جیسے سِیۡٓـَٔتۡ اَلسُّوۡٓاٰی، شَیۡـًٔا اس نوع میں جمہور کے مذہب پر نقل کے بعد ہمزہ کا حذف ہے: سِیَتۡ، اَلسُّوَای، شَیَا اور بعض کے قول پر واؤ و یاء زائدہ کی طرح واؤ و یاء اصلی کے بعد بھی ابدال وادغام ہے: سُوّ، سِیّ، سِیَّتۡ شَیّ، اَلسَّوّ، شَیَّا۔

⑦ ب اَلۡمَوۡءٗدَةُ (تکویر): اس مخصوص کلمہ میں صحیح قول کی بناء پر نقل اَلۡمَوَدَةُ قوی ہے، اور ادغام اَلۡمَوَّدَةُ ضعیف۔

⑦ ت مَوۡئِلًا (کہف ع ۸): اس مخصوص کلمہ میں بھی نقل مَوِلًا اور ادغام مَوِّلًا دو وجوہ جائز ہیں اور نشر کی رو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس میں یاء سے ابدال ضعیف ہے۔

تفویع: چھٹی قسم ہمزہ متطرفہ میں حرکت کے موافق سکون اور رَوم واشمام بھی جائز ہیں، پس سِیٓءَ میں دو وجوہ ہیں:۔نقل اور ابدال وادغام دونوں مع الاسکان، اور شَیۡءٍ میں چار وجوہ ہیں:۔ ① ② نقل وادغام مع الاسکان ③ ④ نقل وادغام مع الروم، اور شَیۡءٌ میں چھ وجوہ ہیں:۔ ① تا ③ بحالت نقل اسکان، اشمام، روم ④ تا ⑥ بحالت ادغام اسکان، اشمام، روم۔

⑧ **ہمزہ متوسطہ بنفسہٖ الف کے بعد:** جیسے جَآءَنَا، اٰبَآءَهُمۡ اس نوع میں صرف تسہیل ہے مد اور قصر کے ساتھ۔

⑨ **ہمزہ متوسطہ بحرف زائدہ:** جیسے یٰٓاٰدَمُ، هٰٓاَنۡتُمۡ، هٰٓؤُلَآءِ اس نوع میں وہ ہمزہ مراد ہے، جو ھاء تنبیہ اور یاء ندائیہ کے بعد آتا ہے، اس میں تین وجوہ ہیں:۔ ① ② تسہیل مع المد وتسہیل مع القصر ③ تحقیق مع المد۔ پہلی دو وجوہ سِوٰی اَنَّہٗ میں اور تیسری شعر ۲۴۸ میں مذکور ہے۔

⑩ الف **ہمزہ متطرفہ الف کے بعد:** جیسے بِمَا شَآءَ، مِنَ السَّمَآءِ، اَلسُّفَهَآءُ اگر ہمزہ محذوف الرسم مفتوح ہو تو الف سے ابدال کے بعد طول توسط قصر تین وجوہ ہیں، اور اگر ہمزہ مکسور یا مضموم محذوف الرسم ہو تو اس میں پانچ وجوہ ہیں:۔ ① تا ③ جمہور کے قول پر الف سے ابدال کے بعد طول توسط قصر مع الاسکان ④ ⑤ تسہیل مع الروم مد وقصر کے ساتھ۔

⑩ ب **ہمزہ متطرفہ مکسورہ الف کے بعد بصورت یاء:** ① مِنۡ تِلۡقَآئِ (یونس ع ۲) ② اِیۡتَآئِ (نحل ع ۱۳) ③ وَمِنۡ اٰنَآئِ (طٰہٰ ع ۶) ④ اَوۡمِنۡ وَّرَآئِ (شوریٰ ع ۵) ان چار کلمات میں الف کے بعد ہمزہ متطرفہ مکسورہ بصورت یاء ہے، اور بِلِقَآئِ (روم ع ۱)، وَلِقَآئِ (روم ع ۲) ان دو کلمات میں ہمزہ بعض مصاحف میں محذوف اور بعض میں بصورت یاء ہے، ان میں نو وجوہ ہیں:۔ ① تا ③ جمہور کے مذہب پر الف سے ابدال کے بعد طول توسط قصر مع الاسکان ④ ⑤ بعض کے مذہب پر ہمزہ میں تسہیل مع الروم مد وقصر کیساتھ ⑥ تا ⑧ رسم کی بناء پر ہمزہ کا یاء سے ابدال اور اس سے پہلے الف میں طول توسط قصر مع الاسکان جیسے اٰنَآیۡ ⑨ ان کی یاء میں روم مع القصر۔

توضیح: ⑩ ت وَاِیۡتَآئِ: اسکے پہلے ہمزہ میں تحقیق وتسہیل دونوں ہیں اور دونوں میں سے ہر ایک کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دوسرے ہمزہ کی نونو وجوہ پڑھی جائیں تو کل اٹھارہ وجوہ ہوجائیں گی، اور یہ سب صحیح ہیں۔

توضیح: ۱۰ ث وَمِنْ اٰنَآئِ: اسمیں چونکہ پہلا ہمزہ ساکن منفصل کے بعد ہے، جس میں خلف کیلئے تین وجوہ ہیں: ① نقل ② ساکن منفصل پر سکتہ ③ عدم سکتہ، ان تینوں میں سے ہر ایک کیساتھ دوسرے ہمزہ کی نونو وجوہ پڑھیں تو کل ستائیس وجوہ ہو جائیں گی، اور خلاد کیلئے دو ہیں:۔ نقل اور عدم سکتہ اسی تفصیل کیساتھ، اور یہ سب صحیح ہیں۔

توضیح: ۱۰ ج بِلِقَآئِ اور وَلِقَآئِ: ان میں ہمزہ کے بے صورت اور بصورت یاء ہونے میں اختلاف ہے، اس لئے پہلے قول پر پانچ اور دوسرے قول پر نو وجوہ ہوں گی۔

۱۰ ح ہمزہ متطرفہ مضموم الف کے بعد بصورت واؤ: جیسے شُرَکٰٓؤُا والے گیارہ کلمات جن میں الف کے بعد ہمزہ مضموم بصورت واؤ ہے، ان میں بارہ وجوہ ہیں:۔

پانچ قیاسی: جمہور کے قول پر ① تا ③ ہمزہ کا الف سے ابدال کے بعد طول توسط قصر ④ ⑤ بعض کے قول پر تسہیل مع الروم مدوقصر کے ساتھ۔

سات رسمی: یعنی ہمزہ کا واؤ سے ابدال کے بعد ⑥ تا ⑧ طول توسط قصر مع الاسکان (شُرَکٰوْا) پھر ⑨ تا ⑪ یہی تینوں مع الاشمام ⑫ اس واؤ میں روم مع القصر، اور وہ گیارہ کلمات یہ ہیں:۔ ① جَزٰٓؤُا چار جگہ ② شُرَکٰٓؤُا دو جگہ ③ مَانَشٰٓؤُا ④ اَلضُّعَفٰٓؤُا دو جگہ ⑤ شُفَعٰٓؤُا ⑥ اَلْبَلٰٓؤُا اور بَلٰٓؤُا ⑦ وَمَا دُعٰٓؤُا ⑧ بُرَءٰٓؤُا ان کلمات میں ہمزہ بصورت واؤ ہے اور پھر واؤ کے بعد الف زائد بھی ہے، اور ہمزہ سے پہلے والا الف محذوف الرسم ہے اور بُرَءٰٓؤُا میں پہلا ہمزہ محذوف الرسم ہے، اس میں صرف تسہیل ہے ⑨ اَنۢبٰٓؤُا دو جگہ (انعام ع ۱ و شعراء ع ۱) ⑩ جَزٰٓؤُا دو جگہ (کہف ع ۱۰ وطٰہٰ ع ۳) ⑪ عُلَمٰٓؤُا (شعراء ع ۱۱) اور اَلْعُلَمٰٓؤُا (فاطر ع ۴)، ان تینوں کلمات میں ہمزہ بعض مصاحف میں بصورت واؤ اور بعض میں محذوف ہے، پہلے قول پر ان میں بارہ اور دوسرے قول پر صرف پانچ قیاسی وجوہ ہیں۔

۱۱ ہمزہ متطرفہ واؤ و یاء زائدہ کے بعد: جیسے ① بَرِیْٓءٌ ② اَلنَّسِیْٓءُ ③ دُرِّیٌّ یہ تیسرا لفظ حمزہ کی قراءۃ پر ہے اور ہشام اس کو ہمزہ کے بغیر یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں ④ قُرُوْٓءٍ، پہلے تین میں اسکان اشمام رَوم تین تین اور چوتھے میں اسکان و رَوم دو دو وجوہ ہیں۔

۱۲ ہمزہ متوسطہ یاء زائدہ کے بعد: جیسے خَطِیْٓئَتُہٗ، ھَنِیْٓئًا، مَرِیْٓئًا اس نوع میں فقط ابدال وادغام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری قسم - ہمزہ متحرک ماقبل متحرک

مفہوم: اس تیسری قسم کا ہمزہ متوسطہ ہی ہوتا ہے، اور اس کی دو قسمیں ہیں :۔

(الف) **متوسطہ بنفسہٖ:** اور اس پر تینوں حرکتیں آتی ہیں۔

(ب) **متوسطہ بزائدہ:** خود ہمزہ پر تو تینوں حرکتیں آتی ہیں، لیکن ماقبل فتحہ وکسرہ ہی آتا ہے، ضمہ نہیں آیا۔

پھر متوسطہ بنفسہٖ میں تو بلا خلاف تخفیف ہوتی ہے اور متوسطہ بزائدہ میں تحقیق اور جو قاعدہ پایا جائے اس کی رو سے تخفیف دونوں ہیں، اور متوسطہ بزائدہ کی تمام قسموں میں تحقیق مقدم اور تخفیف مؤخر ہوگی۔ ان سب قسموں میں وجوہ کی تفصیل یہ ہے :۔

١ **فتحہ کے بعد ہمزہ پر تینوں حرکتیں:** متوسطہ بنفسہٖ جیسے سَاَلْتُمُوْهُمْ، بِئْسَ، رَءُوْفٌ ان میں صرف تسہیل اور متوسطہ بزائدہ جیسے كَاَنَّهُنَّ، وَاِنَّهٗ، وَاُوْتِيْنَا ان میں تسہیل وتحقیق دونوں ہیں۔

٢ **تین مخصوص کلمات:** وَلَا يَطَئُوْنَ (توبہ ع ١٥) تَطَئُوْهَا (احزاب ع ٣)) تَطَئُوْهُمْ (فتح ع ٣) ان تینوں میں تسہیل اور حذف دونوں ہیں، حذف کی صورت میں وَلَا يَطَوْنَ، تَطَوْهَا، تَطَوْهُمْ پڑھیں گے۔

٣ شیخنا حضرت قاری فتح محمد صاحب مدنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ گو وَيَدْرَءُوْنَ (رعد ع ٣) اور يَئُوْسًا اور يَئُوْسٌ اور قُلْ فَادْرَءُوْا (آل عمران ع ١٧) بھی اسی قسم میں سے ہیں، لیکن ان میں حذف کسی کتاب میں بھی نہیں ملا، اس بناء پر ان میں تسہیل ہی پڑھنی چاہیے، انتہیٰ۔

٤ (الف) **متوسطہ بنفسہٖ: کسرہ کے بعد فتحہ والا:** ہمزہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال ہوگا جیسے سَيِّيَاتِكُمْ، مِيَةٌ، فِيَةٌ کہ اصل میں سَيِّاٰتِكُمْ، مِائَةٌ، فِئَةٌ تھے۔

٤ (ب) **متوسطہ بزائدہ: کسرہ کے بعد فتحہ والا:** اس نوع میں ہمزہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال بِيَاسْمَآئِهِمْ بِيَامْرِهِمْ اور تحقیق بِاَسْمَآئِهِمْ، بِاَمْرِهِمْ دونوں ہیں۔

٥ (الف) **متوسطہ بنفسہٖ: کسرہ کے بعد کسرہ والا:** جیسے بَارِئِكُمْ اس نوع میں صرف تسہیل ہے۔

٥ (ب) **کسرہ کے بعد کسرہ والے ہمزہ کے بعد یاءِ ساکنہ:** جیسے خٰطِئِيْنَ، خٰسِئِيْنَ اس نوع میں دو وجوہ ہیں :۔ ① تسہیل ② حذف خٰطِيْنَ، خٰسِيْنَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ ت متوسط بزائدہ: کسرہ کے بعد کسرہ والا: جیسے بِإِحْسَانٍ، لَبِإِمَامٍ، لِإِيلَٰفِ اس نوع میں تحقیق اور تسہیل دو وجوہ ہیں۔

٦ الف متوسط بنفسہٖ: کسرہ کے بعد ضمہ والا: جیسے سَنُقْرِئُكَ، أَؤُنَبِّئُكُمْ اس نوع میں دو وجوہ ہیں:۔ ① جمہور کے قول پر تسہیل ② اخفش کے مذہب پر یاءِ مضمومہ سے ابدال سَنُقْرِيُكَ، أَؤُنَبِّيُكُمْ۔

٦ ب متوسط بنفسہٖ محذوفہ: کسرہ کے بعد ضمہ والا: جیسے مُسْتَهْزِءُونَ، لِيُطْفِـُٔوا یعنی ہمزہ کے بعد واؤ جمع کا ہو تو اس میں تین وجوہ ہیں:۔ ① تسہیل ② یاءِ مضمومہ سے ابدال مُسْتَهْزِيُونَ، لِيُطْفِيُوا ③ ہمزہ کا ضمہ ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کر دینا مُسْتَهْزُونَ، لِيُطْفُوا۔

٦ ت متوسط بزائدہ: کسرہ کے بعد ضمہ والا: جیسے لِأُولَٰهُمْ، لِأُخْرَٰهُمْ اس نوع میں تین وجوہ ہیں:۔ ① تحقیق ② تسہیل ③ یاءِ مضمومہ سے ابدال لِيُولَٰهُمْ، لِيُخْرَٰهُمْ لیکن دانی کی تحقیق پر ہمزہ کا یاء سے ابدال صرف اس صورت میں ہوگا جبکہ کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ بصورت یاء مرسوم ہو۔

۷ متوسط بنفسہٖ: ضمہ کے بعد فتحہ والا: جیسے يُؤَيِّدُ، مُؤَجَّلًا اس نوع میں ہمزہ کا فتحہ والے واؤ سے ابدال ہے يُوَيِّدُ، مُوَجَّلًا۔

۸ متوسط بنفسہٖ: ضمہ کے بعد کسرہ والا: جیسے سُئِلُوا اس نوع میں بھی دو وجوہ ہیں:۔ ① جمہور کے مذہب پر تسہیل۔ ② اخفش کی رائے پر کسرہ والے واؤ سے ابدال سُوِلُوا۔

۹ متوسط بنفسہٖ: ضمہ کے بعد ضمہ والا: جیسے بِرُءُوسِكُمْ، بِرُءُوسِهِمْ اس نوع میں صرف تسہیل ہے اور اگر ہمزہ محذوف ہو تو پھر دو وجوہ ہیں:۔ ① تسہیل ② رسم کی بناء پر ہمزہ کا حذف بِرُوسِكُمْ، بِرُوسِهِمْ۔

تنبیہ: اول: رسمی تخفیف کا تعلق صرف ہمزہ سے ہے، اس بناء پر مَا نَشَٰٓؤُا، الْعُلَمَٰٓؤُا جیسے کلمات میں الف کو اسلئے حذف نہیں کر سکتے کہ لکھا ہوا نہیں ہے۔ اور لِشَاْيْءٍ (کہف) اور وَلَاْ أَوْضَعُوا اور لَاْ أَذْبَحَنَّهُ وغیرہ میں الف کو اسلئے ثابت نہیں رکھ سکتے کہ وہ لکھا ہوا ہے، کیونکہ اس قسم کے حذف و اثبات سے کلمہ کی بناء ہی فاسد ہو جاتی ہے۔ **ثانی**: بُرَءَٰٓؤُا (ممتحنہ میں راء کے بعد واؤ پھر الف ہے اور محققین کی رائے پر پہلا ہمزہ اور اس کے بعد کا الف دونوں محذوف ہیں اور واؤ دوسرے ہمزہ کی صورت ہے، اسکے بعد والا الف زائد ہے، جو فاصلہ کیلئے ہے، اس تحقیق کے برخلاف ابوشامہ کی رائے یہ ہے کہ اس میں واؤ پہلے ہمزہ کی اور الف دوسرے ہمزہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت ہے، پس رسمی تخفیف میں پہلا ہمزہ واوٴ مفتوح سے بدل جائیگا، اور دوسرے ہمزہ میں قیاسی ورسمی تخفیف متحد ہیں، کیونکہ ہمزہ وقف کی بناء پر ساکن ہوگیا اور اس سے پہلے فتحہ ہے، اسلئے الف سے بدل جائیگا، اس صورت میں اسکا تلفظ بُرَوَا ہوگا۔ نیز فرماتے ہیں کہ رسمی تخفیف میں رَءَا اور تَرَاءَا میں متطرفہ کا قاعدہ جاری ہوگا، کیونکہ ان میں ہمزہ کے بعد کوئی حرف لکھا ہوا نہیں ہے، اور دوسرے سب حضرات رَءَا اور تَرَاءَا کے ہمزہ کو متوسطہ کہتے ہیں جو ایک کھلی حقیقت ہے۔ نیز علی قاری فرماتے ہیں کہ رسم کی بناء پر اٰبَآءَنَا میں ہمزہ کا حذف اور اَبْنَآئِکُمْ میں یاء سے اور جَزَآؤُکُمْ میں واوٴ سے ابدال ہے، اور حذف وابدال دونوں میں مد بھی ہے اور قصر بھی، اور اِسْرَآءِیْلَ اور جَآءُوْکُمْ میں بھی مد وقصر کیساتھ یاء اور واوٴ سے ابدال کے قائل ہیں، اور کہتے ہیں کہ محذوف ہونے کی تقدیر پر اَوْلِیَآئُکُمْ بھی اٰبَآءَنَا کی طرح ہے، کیونکہ اس سے کلمہ اپنے اصلی تلفظ پر رہتا ہے۔ اور اصفہانی نے رسمی ابدال کو ضعیف بتایا ہے، اور قُرُوْٓءٍ اور اَلنَّسِیْٓءُ میں ادغام میں قیاسی اور رسمی دونوں کو متحد بتا کر مد وقصر دونوں کیساتھ حذف کو ناجائز کہا ہے، لیکن اس کی وجہ نہ عقلاً ظاہر ہے اور نہ نقلاً (انتہیٰ تقریر علی قاری)۔

مقام کی تقریر طویل ہے، یہاں ابو شامہ اور علی قاری دونوں کے یہ ارشاد اس غرض سے نقل کیئے گئے ہیں کہ قارئین کو معلوم ہوجائے کہ ایسے محققین نے بھی رسمی تخفیف میں بعض جگہ خلاف چیزیں بیان کر دی ہیں، چنانچہ بُرَوَا، رَءَا، تَرَا، اٰبَانَا، اَبْنَایِکُمْ جَزَاوُکُمْ، اِسْرَایِیْلَ، جَاوُوْ، اَوْلِیَاکُمْ، قُرُوْ، اَلنَّسِیْ یہ سب محققین کی رائے پر غیر صحیح ہیں، اس لئے رسمی تخفیف میں خصوصاً اور دونوں تخفیفوں میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے اور تخفیف صرف انہی وجوہ سے کی جائے جو اوپر بیان کی گئی ہیں، ان سے ذرا بھی تجاوز نہ کیا جائے ورنہ غلطی میں مبتلا ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔

تخفیفِ ہمزہ کی مزید مشق

ملّا علی قاری نے پورے باب کے قواعد کی مشق اور ان میں پوری بصیرت پیدا کرنے کی غرض سے ستائیس مثالیں درج کی ہیں، طاہر اصفہانی کی تحقیق کی روشنی میں مزید افادہ کیلئے اختصاراً پیش ہیں:۔

[١] لِقَآءَنَا ائْتِ: میں وقفاً الف سے اور اعادہ میں ہمزہ کا یاء سے ابدال ہے لِقَآءَنَا اتْ اور اِیْتِ۔

[٢] اَلَّذِی اؤْتُمِنَ: میں وقفاً یاء اور اعادہ میں واوٴ ہے اَلَّذِی اوْیْتُمِنَ اور اُوْتُمِنَ۔

[٣] یَقُوْلُ ائْذَنْ: میں وقفاً واوٴ اور اعادہ میں یاء ہے یَقُوْلُ اوْذَنْ اور اِیْذَنْ لِّیْ۔

[٤] وَرِءْیًا: میں جعبری کی رائے پر ایک یاء کے حذف سے وَرِیًا بھی صحیح ہے (اور تُئْوِیْ اور رِءْیًا کا بھی یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم ہے کہ ان میں بھی ایک واوٗ کے حذف سے تُوِیْ اور رُیَا ہے) لیکن اصفہانی کے قول پر ان میں ابدال کے بعد یاء اور واوٗ کا اظہار اور ادغام دو توصحیح ہیں اور حذف کو فرماتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ حلال بھی نہیں ہے اور رسم کی اتباع ادغام ہی سے حاصل ہو جاتی ہے (اسلئے حذف کی حاجت نہیں) اور فرماتے ہیں کہ اَلرُّءْ یَا رُءْیَایَ، رُءْیَاكَ، لِلرُّءْیَا میں گو اظہار وادغام دونوں صحیح ہیں اور ادغام رسم کے بھی موافق ہے، لیکن ناظم کے طرق سے اس میں اظہار ہی صحیح ہے اَلرُّوْیَا۔

5 مِنْ اَمْرٍ اور قَدْ اَفْلَحَ: میں جعبری کی رائے پر رسم کی بناء پر الف سے ابدال منع ہے، کیونکہ دو ساکن جمع ہو جانے کی بناء پر مِنْ کے نون کو فتحہ اور قَدْ کے دال کو کسرہ دینا پڑے گا (اور اس سے کلمہ میں فساد آئیگا)، اور اس کے مفہوم مخالف سے یہ نکلتا ہے کہ جب ہمزہ سے پہلے حرکت ہو تو الف سے ابدال صحیح ہے جیسے وَاَحِبَّآؤُهٗ وَاَفْلَحَ اصفہانی نے اسکو بھی ضعیف بتایا ہے، اور یہی ظاہر تر ہے فَتَدَبَّرْ کیونکہ ہمزہ مبتدیہ کلیہ کے طور پر الف کی صورت میں ہوتا ہے اور رسمی تخفیف کا حال بدلتا رہتا ہے، اسلئے مبتدیہ کو اس میں شامل کرنا مناسب نہیں۔

6 یَسَآلُوْنَ: میں جس موقع میں ہمزہ الف کی صورت میں ہو جو احزاب ع ۲ میں ہے، وہاں رسم کی بناء پر یَسَالُوْنَ بھی صحیح ہے، اور محذوف کے موقعوں میں صرف یَسْلُوْنَ ہے۔

7 اَلنَّشَاَۃَ: میں رسمی تخفیف اَلنَّشَاۃَ بالاتفاق جائز ہے۔

8 دِفْءٌ اور جُزْءٌ: میں حذف ہے، اور اس میں قیاس ورسم دونوں ہی پر عمل ہو جاتا ہے، لیکن رسم کی بناء پر بلا نقل حذف ماننے کی صورت میں اشمام وروم جائز نہ ہوں گے، کیونکہ حرف موقوف علیہ ساکن لسکون لازم ہے۔

9 هُزُوًا اور کُفُوًا: میں اصل کے لحاظ سے (نقل کے بغیر) واوٗ سے ابدال ہی میں قیاس ورسم دونوں پر عمل ہو جاتا ہے هُزُوَا اور کُفُوَا، کیونکہ اصل میں زاء اور فاء پر ضمہ تھا، جس کے بعد ہمزہ متوسط واوٗ ہی کی صورت میں ہوا کرتا ہے، اور موجودہ حالت کے اعتبار سے نقل بھی صحیح ہے هُزْوَا اور کُفْوَا۔

10 هَیْـئَةَ، سَوْءَةَ، سَیِّـئَتْ: میں چونکہ یاء اور واوٗ کے بعد تانیث کی ھاء اور تاء ہے، اسلئے رسم کی بناء پر حذف ناجائز ہے، کیونکہ اس سے سَوْۃْ اور هَیْۃْ ہو کر کلمہ کی بناء فاسد ہو جائیگی، البتہ نقل صحیح ہے جو قیاسی ہے۔

11 مَوْئِلًا: نقل وادغام مَوِلًا، مَوِّلًا تو صحیح اور یاء سے ابدال مَوْیِلًا ضعیف ہے۔

12 تَرَآءَ: (شعراء ۴) میں اصفہانی کے قول پر قیاسی تخفیف کی رو سے صرف دو وجوہ ہیں:۔ یعنی ہمزہ کی تسہیل مد وقصر کیساتھ، اور یہ ہمزہ دو امالہ والے الفوں کے درمیان ہے، اور پہلا امالہ دوسرے امالہ کی مناسبت سے ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہی حق ہے اور اس تسہیل ہی سے رسم کی موافقت بھی حاصل ہو جاتی ہے، پس ان دونوں وجوہ میں قیاس و رسم متحد ہیں، اور بعض لوگوں نے محض عقل وقیاس کی بناء پر اس میں ہمزہ متطرفہ کے احکام جاری کیئے ہیں، جو بے حقیقت ہیں۔

۱۳ تَرَآءَتْ: (انفال ع ۶) میں مد وقصر کے ساتھ تسہیل ہے، اور اسی میں قیاسی و رسمی تخفیف متحد ہیں۔ بعض نے تَرَاتْ میں ہمزہ کا حذف اور الف میں مد بھی بتایا ہے، اور یہ محض قیاس ہے۔

۱۴ اَلّٰـئِیْ: اِلٰـی جارہ کی طرح لکھا ہوا ہے، اسکا ہمزہ یقیناً متوسط ہے ہشام وحمزہ کی قراءۃ پر، یاء ہمزہ کی صورت ہے اور اسکی وجوہ تَرَآءَتْ کی طرح ہیں اور تخفیف بھی صرف حمزہ کیلئے ہے، اور اسی میں دونوں طرح کی تخفیف پر عمل ہو جائیگا، لیکن بلاتحقیق رسمی تخفیف کے شیدائی اسمیں بھی ہمزہ کو متطرفہ قرار دیکر حمزہ وہشام دونوں کیلئے ہمزہ کا یاء سے ابدال کر کے اَلّٰـیْ مد وقصر کیساتھ پڑھتے ہیں اور اسمیں روم بھی جائز قرار دیتے ہیں، جو کہ غلط ہے۔

۱۵ بُرَءٰٓؤُا: اصفہانی کہتے ہیں کہ اس میں اس کی ہم شکلوں مَانَشٰٓؤُا اور شُرَکٰٓؤُا کی طرح بارہ وجوہ ہیں:۔

پانچ قیاسی:۔ جمہور کے قول پر ۱ تا ۳ دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال، ابدال کے بعد طول توسط قصر بُرَءٰوا ۴ ۵ بعض کے قول پر دوسرے ہمزہ کی تسہیل مع الروم مد وقصر کے ساتھ۔

سات رسمی:۔ یعنی دوسرے ہمزہ کا واؤ سے ابدال، ابدال کے بعد ۶ تا ۸ طول توسط قصر مع الاسکان بُرَءٰوا پھر ۹ تا ۱۱ یہی تینوں مع الاشمام ۱۲ اس واؤ میں روم مع القصر، نیز بُرَءٰٓؤُا میں ان بارہ وجوہ کے ساتھ پہلے ہمزہ میں تسہیل بھی ہوگی۔

۱۶ هٰٓؤُلَآءِ: اس کے پہلے ہمزہ میں تین وجوہ ہیں:۔ ۱ تحقیق مع المد ۲ ۳ تسہیل مد وقصر کے ساتھ، اور دوسرے ہمزہ میں پانچ وجوہ ہیں:۔ ۱ تا ۳ جمہور کے قول پر الف سے ابدال، ابدال کے بعد طول توسط قصر مع الاسکان ۴ ۵ تسہیل مع الروم مد وقصر کے ساتھ، ان کو ضرب دینے سے پندرہ وجوہ ہوں گی۔

۱۷ خَطِیْٓـَٔـةٌ: میں چونکہ ہمزہ یاء زائدہ کے بعد ہے اور یاء کے بعد تاء تانیث ہے، اسلئے اس میں فقط ابدال وادغام ہے خَطِیَّۃْ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں چونکہ یاء کے بعد تانیث کی ھاء ہے، اس لئے رسم کی بناء پر ہمزہ کا حذف صحیح نہیں۔

۱۸ قُرُوْٓءٍ میں اصفہانی کے قول پر صرف ابدال وادغام ہے، اس کے بعد سکون وروم دونوں جائز ہیں۔ اس میں بعض نے مد وقصر کے ساتھ حذف بھی بتایا ہے، جو صحیح نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹ وَنَا: اس میں نون کے بعد صرف ایک الف لکھا ہوا ہے۔ اس میں حمزہ کیلئے قیاسی تخفیف صرف تسہیل ہے۔ اسی سے رسم پر بھی عمل ہو جاتا ہے۔

۲۰ اَللُّؤْلُؤُ: پہلے ہمزہ کا واؤ ساکنہ سے ابدال ہوگا اور دوسرے میں چار وجوہ ہیں:۔ ① تا ③ دوسرے ہمزہ کا واؤ سے ابدال اسکان واشمام وروم کیساتھ ④ تسہیل مع الروم۔

۲۱ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ (آل عمران ع ۲): اصفہانی کے قول پر اس میں صرف دس وجوہ صحیح ہیں اور سترہ غیر صحیح، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس میں پہلا ہمزہ استفہام کا ہے، جس سے پہلے قُلْ کا لام ساکن ہے، اس میں تین وجوہ ہیں:۔ ① نقل قُلَ ② قُلْ کے لام پر سکتہ اور ہمزہ کی تحقیق ③ عدم سکتہ اور تحقیق۔ دوسرا ہمزہ متوسطہ بزائدہ ہے، کیونکہ اس سے پہلے ہمزہ استفہام ہے، جو کلمہ کے اصلی حروف میں سے نہیں ہے، اسلئے اس دوسرے ہمزہ میں تحقیق اور واؤ کے مانند تسہیل دو وجوہ ہیں، اور تیسرا ہمزہ متوسطہ بنفسہٖ ہے:۔ اس میں بھی دو وجوہ ہیں:۔ ① واؤ کے مانند تسہیل ② ضمہ والی یاء سے ابدال قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ تینوں ہمزوں کی وجوہ ملائیں تو اس مثال میں صحیح وجوہ کل دس ہیں:۔ ① ② پہلے کی نقل پر دوسرے میں فقط واؤ کی مانند تسہیل اور تیسرے میں تسہیل کالواؤ اور ابدال بالیاء دو وجوہ ہیں، لام پر سکتہ کریں تو چار وجوہ ہوں گی:۔ ③ تا ⑥ لام کے سکتہ پر پہلے کی تحقیق اور دوسرے ہمزہ میں تحقیق اور تسہیل کالواؤ دو وجوہ ہیں، اور ان میں سے ہر ایک کیساتھ تیسرے ہمزہ میں تسہیل کالواؤ اور ابدال بالیاء دو وجوہ ہیں۔ لام پر عدم سکتہ کریں تو یہی ⑦ تا ⑩ چار وجوہ ہوں گی اور باقی سب وجوہ ناجائز ہیں۔

۲۲ فَادّٰرَءْتُمْ میں ہمزہ کا صرف الف سے ابدال ہے، رسم کی بناء پر حذف صحیح نہیں، اس سے کلمہ غلط ہو جاتا ہے

۲۳ اِمْتَلَئْتِ، اِسْتَاْجَرْتَ وغیرہ میں رسم کی بناء پر حذف صحیح نہیں، ورنہ کلمہ غلط ہو جائے گا، پس ان میں صرف ابدال ہی ہے۔

۲۴ اِسْرَآءِيلَ، جَآءُوكُمْ، يُرَآءُونَ وغیرہ میں صرف تسہیل ہوگی، رسمی تخفیف پر عمل کرنا بالاتفاق دشوار ہے۔

۲۵ اَلْمَوْءُدَةُ میں صحیح قول کی بناء پر نقل قوی ہے اَلْمَوَدَةُ، ادغام اور دوسری وجوہ سب ضعیف یا شاذ ہیں۔

۲۶ رَءُوْفٌ، تَؤُزُّهُمْ: میں صرف تسہیل ہے، باقی ضمہ والے واؤ سے ابدال ضعیف ہے۔ اصفہانی کہتے ہیں کہ رُءُوْسٌ میں تسہیل وحذف دونوں صحیح ہیں، جو نص سے ثابت ہیں۔

۲۷ اَلْاَرْضُ، اَلْاٰخِرَةُ وغیرہ میں ہمزہ متوسطہ بزائدہ ہونے کی بناء پر تین وجوہ ہیں:۔ ① سکتہ ② نقل ③ تحقیق بلا سکتہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قابل ذہن نشین اہم بات: تخفیف کے قواعد بیان کرنے کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہمزہ والے ہر کلمہ پر بلا ضرورت وقف کیا جائے، بلکہ مقصد یہ ہے کہ جب کسی کلمہ کی وجوہ بتانے کیلئے اختیاری یا غیر اختیاری یا اضطراری یا انتظاری وقف کی ضرورت پیش آجائے تو غلط طریقہ سے وقف نہ ہو۔

خِتَامُهٗ مِسْكٌ: تین اہم اصول: [۱] ہمزہ متطرفہ ماقبل ساکن پر وقف کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کر کے پھر ہمزہ کو حذف کرنا، اس صورت میں حرکت کے اعتبار سے روم واشمام جائز ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہمزہ کو بلا نقل حرکت کے حذف کرنا، اب اس میں روم واشمام جائز نہیں کیونکہ حرفِ موقوف علیہ پہلے ہی سے ساکن بسکون لازم ہے، اور روم واشمام کرنے نہ کرنے میں پڑھنے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا کہ کس نیت سے وقف کیا ہے، کیونکہ بظاہر دونوں کا تلفظ ایک ہی طرح ہوتا ہے۔ [۲] اگر ہمزہ متطرفہ کا حرف مدہ اصلی سے ابدال کیا ہے تب تو روم اشمام جائز نہیں، کیونکہ مدہ اصلی میں یہ جائز نہیں ہیں اور اگر ہمزہ کا پہلے غیر مدہ سے ابدال کیا پھر جب وقف کے سبب اس کو ساکن کیا تو وہ مدہ ہوگیا، اس صورت میں یہ حرف مدہ اصلی نہ ہوگا، اس لئے حرکت کے اعتبار سے بلا شبہ روم واشمام جائز ہوں گے، یہاں بھی پڑھنے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا، کیونکہ مدہ اصلی اور غیر اصلی دونوں کا تلفظ ایک ہی طرح ہوگا۔ [۳] ابھی نمبر ۲٦ میں یہ مسئلہ گزرا ہے کہ رَءُوْفٌ اور تَؤُزُّهُمْ میں صرف تسہیل ہے، اور رُءُوْسٌ میں تسہیل اور حذف دونوں صحیح ہیں، اس فرق کی وجہ صرف نقل وروایت ہی ہے، اسلئے وجوہ کے اختیار کرنے میں پوری تحقیق اور دل جمعی ضروری ہے محض سرسری قیاس کافی نہیں ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاِظْهَارِ وَالْاِدْغَامِ

سَاَذْكُرُ اَلْفَاظًا تَلِيهَا حُرُوفُهَا ٢٥٥ بِالْاِظْهَارِ وَالْاِدْغَامِ تُرْوٰى وَتُجْتَلَا

میں ابھی ذکر کروں گا ایسے کلمات (یعنی اِذْ، قَدْ، تاء تانیث، لام ھَلْ وبَلْ) کو کہ آئیں گے انکے بعد ان (کلمات) کے (وہ) حروف (جن میں ان کلمات کے آخری حروف کا ادغام ہوگا) نیز وہ (کلمات) ایسے ہیں جو اظہار وادغام (دونوں) سے روایت کیے جاتے ہیں اور (کتابوں میں) دیکھے جاتے ہیں

فَدُونَكَ اِذْ فِي بَيْتِهَا وَحُرُوفَهَا ٢٥٦ وَمَا بَعْدُ بِالتَّقْيِيدِ قُدْهُ مُذَلَّلَا

پس لے لے تو اِذْ کو اسکے شعر میں، اور اس (اِذْ) کے (مدغم فیہ) حروف کو بھی، وَمَا بَعْدُ بِالتَّقْيِيدِ: اور وہ حکم جو بعد (والے شعر) میں ہو قید (اصطلاح) کے ذریعہ کھینچ لے (اپنی طرف)، اس حال میں کہ وہ (حکم) آسان کیا ہوا ہے۔

مفہوم: یعنی پہلے تو اِذْ وغیرہ کو لینا، پھر اسی شعر میں اس کے اظہار یا ادغام والے حروف آئیں گے اور ساتھ ہی ان کا حکم بھی بیان ہوگا، اور یہ ترتیب کوئی مشکل نہیں، جب دل لگا کر سمجھنے اور یاد کرنے کی کوشش کرو گے تو خوف جاتا رہے گا اور خوش ہو جاؤ گے۔

سَاُسْمِي وَبَعْدَ الْوَاوِ تَسْمُو حُرُوفُ مَنْ ٢٥٧ تَسَمّٰى عَلٰى سِيمَا تَرُوقُ مُقَبَّلَا

نام لونگا (یعنی بیان کرونگا) میں (قراء کا ان کی رموز کے ذریعہ، اسکے بعد واؤ فاصل لاؤں گا)، اور (پھر اس) واؤ کے بعد بلند ہوں گے حروف اس (قاری) کے جس نے نام پایا ہے (اس بیان میں)، عَلٰى سِيمَا: ایسے طریق پر، تَرُوقُ: جو فضیلت میں بڑھ رہا ہے جائے بوسہ کے اعتبار سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِیْ دَالِ قَدْ اَیْضًا وَّتَاءِ مُؤَنَّثٍ ۲۵۸ وَفِیْ هَلْ وَ بَلْ فَاحْتَلْ بِذِهْنِكَ اَحْیَلَا

اور قَدْ کی دال میں بھی (اپنی اصطلاح کی طرف) لوٹنے والا بن کر، اور تاء تانیث اور هَلْ وبَلْ (کے لام) میں بھی (ایسا ہی کروں گا)، پس تو (مقصد سمجھنے کیلئے) حیلہ (اور تدبیر) کر اپنے ذہن کی تیزی کیساتھ، اس حال میں کہ تو بہت حیلہ کرنے والا ہے۔

شرح: اس باب میں ایک نئی اصطلاح کا اضافہ ہوا ہے، اور وہ یہ ہے کہ اس باب میں بیان کی ترتیب یہ ہوگی کہ شعر میں پہلے تو اِذْ، قَدْ، تاء تانیث ساکنہ اور هَلْ وبَلْ میں سے جسکا بھی بیان شروع ہوگا، اس کو اور ساتھ ہی اس کے ان تمام حروف کو لائیں گے، جن میں اسکا ادغام ہوتا ہے، اور وہ سب مدغم فیہ حروف بامعنیٰ کلمات کے پہلے پہلے حرف ہوں گے یعنی ہر کلمہ کے پہلے حرف کو شمار کریں گے، اس کے بعد اگر قراء کا ذکر رموز کے ذریعہ لائیں گے تو رموز سے پہلے ایک واوٴ فاصل لائیں گے، تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ یہاں ادغام کے حروف ختم ہو گئے ہیں اور اب یہ قراء کی رموز حرفی ہیں، اور پھر جب مسئلہ ختم ہوگا تو حسبِ نظام واوٴ فاصل لائیں گے جو اختتامی ہوگا۔

توضیح: اس باب میں مزید ایک واوٴ فاصل کا جو اضافہ ہوا ہے، یہ اس وقت آئیگا، جب قراء کا ذکر رموز کے ذریعہ ہو، اور جہاں قراء کا ذکر صراحت کے ساتھ آئیگا وہاں اس عارضی واوٴ فاصل کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ ذَالِ اِذْ

نَعَمْ اِذْ (تَـ)مَشَّتْ (زَ)یْنَبٌ (صَـ)الَ (دَ)لُّهَا ۲۵۹ (سَـ)مِیَّ (جَـ)مَالٍ (وَّ)اصِلًا مَّنْ تَوَصَّلَا

ہاں جب چلی زینب، تو حملہ کیا اسکے ناز نے (اپنے عاشق پر)، اس حال میں کہ وہ (ناز) بلند حسن والا ہے، نیز اس حال میں کہ وہ (ناز) اس (عاشق) کو ملا دینے والا ہے جو (اس محبوبہ سے) ملنے کا ارادہ کرے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ اِذْ کی ذال کے ادغام والے حروف تَمَشَّتْ کی تاء، زَیْنَبٌ کی زاء، صَالَ کی صاد دَلُّهَا کی دال، سَمِیَّ کی سین اور جَمَالٍ کی جیم، یہ چھ حروف ہیں، جن میں قراء سبعہ کا اختلاف ہے۔ اور وَاصِلًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا واؤ فاصل ہے، جس سے یہ معلوم ہوا کہ اِذْ کے مدغم فیہ صرف یہی چھ حروف ہیں، جس کی تفصیل اگلے شعر میں آرہی ہے۔

فَاِظْهَارُهَا (اَ)جْرٰی (دَ)وَامَ (نَ)سِیْمِهَا ۲۶۰ (وَ)اَظْهَرَ (رَ)یَّا (قَ)وْلِهٖ (وَ)اصِفٌ (جَ)لَا

پس اس (زینب) کے اظہار نے جاری کر دیا ہے ہمیشہ رہنے والی اس (زینب) کی عمدہ اور نرم ہوا کو، اور ظاہر کر دیا ہے عمدہ خوشبو کو اپنے کلام کی تعریف کرنے والے نے جو جلوہ افروز ہوا۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ اَجْرٰی (نافع) دَوَامَ (مکی) نَسِیْمِ (عاصم) نے اِذْ کی ذال کو مذکورہ چھ حروف سے پہلے اظہار سے پڑھا ہے۔ اور رَیَّا (کسائی) قَوْلِهٖ (خلاد) نے اِذْ کی ذال کو صرف جیم سے پہلے اظہار سے اور باقی حروف میں ادغام سے پڑھا ہے۔ اور وَاَظْهَرَ کا واؤ فاصل ہے، جس نے حروفِ اظہار اور رموز کے درمیان جدائی کی، پھر وَاصِفٌ کا واؤ فاصل ہے۔

وَاَدْغَمَ (ضَ)نْكًا (وَّ)اصِلٌ (تُ)وْمَ (دُ)رِّهٖ ۲۶۱ (وَ)اَدْغَمَ (مَ)وْلًى (وُّ)جْدُهٗ (دَ)ائِمٌ (وِّ)لَا

اور چھپا لیا (اپنے دل کی) تنگی (یعنی تکلیف) کو ملانے والے نے اپنے موتی جیسے چاندی کے دانتوں کو، اور چھپا لیا (اس) غلام نے بھی (اپنی کامیابی کو) جسکا سرمایہ دائمی محبت ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ ضَنْكًا (خَلَف) نے اِذْ کی ذال کا تاء اور دال میں ادغام اور باقی چار سے پہلے اظہار کیا ہے۔ ضَنْكًا کا ضاد خَلَف کی رمز ہے، وَاصِلٌ کا واؤ فاصل ہے، تُوْمَ کی تاء اور دُرِّهٖ کی دال میں خَلَف کیلئے ادغام اور باقی سے پہلے اظہار ہے۔ وَاَدْغَمَ کا واؤ فاصل اختتام کیلئے اور مَوْلًی (والے ابن ذکوان) نے دَائِمٌ کی دال میں ادغام اور باقی پانچ سے پہلے اظہار کیا ہے۔

خلاصہ: اِذْ کی ذال کے ادغام واظہار کیلئے ت ج د ز س ص یہ چھ حروف ہیں۔ [۱] نافع مکی عاصم کیلئے چھیوں سے پہلے ہر جگہ ذال کا اظہار ہے۔ [۲] خلاد کسائی کیلئے صرف جیم سے پہلے اظہار اور باقی پانچ میں ادغام ہے۔ [۳] خَلَف کیلئے تاء اور دال میں ادغام اور باقی چار سے پہلے اظہار ہے۔ [۴] ابن ذکوان کیلئے دال میں ادغام اور باقی پانچ سے پہلے اظہار ہے۔ [۵] بصری وہشام کے لئے چھ کے چھ میں ہر جگہ ادغام ہے۔ مثالیں: اِذْ تَّبَرَّاَ اِذْ جَّعَلْنَا، اِذْ دَّخَلُوْا، اِذْ زَّيَّنَ، اِذْ سَّمِعْتُمُوْهُ، وَاِذْ صَّرَفْنَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذِکْرُ دَالِ قَدْ

وَقَدْ (سَ)حَبَتْ (ذَ)یْلًا (ضَ)فَا (ظَ)لَّ (زَ)رْنَبٌ ۲۶۲ (جَ)لَتْہُ (صَ)بَاہُ (شَ)ائِقًا (وَ)مُعَلِّلَا

وَقَدْ سَحَبَتْ: اور تحقیق کھینچا اس (زینب) نے (چلتے وقت)، ذَیْلًا: اس دامن کو، ضَفَا: جو دراز ہوگیا ہے (یعنی زینب ناز و فخر سے دراز دامن کو کھینچتی ہوئی چلتی ہے)، وہ زَرْنَبٌ: (یعنی) عمدہ خوشبو، جَلَتْہُ: ظاہر کیا تھا جس کو، صَبَاہُ: اس (دامن) کی شرقی ہوا نے، ظَلَّ: ہمیشہ رہی ہے، شَآئِقًا: (عاشق کو) مشتاق بنانے والی وَمُعَلِّلَا: اور سیراب کر دینے والی۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ س ذ ض ظ ز ج ص ش ان آٹھ حرفوں سے پہلے قَدْ کی دال کے اظہار وادغام میں قرار سبعہ کا اختلاف ہے، جو سَحَبَتْ سے لے کر شَائِقًا تک کے آٹھ کلمات کے پہلے پہلے حروف ہیں، اس شعر میں حسب وعدہ یہی کچھ بیان کیا ہے۔

فَاَظْہَرَھَا (نَ)جْمٌ (بَ)دَا (دَ)لَّ (وَ)اضِحًا ۲۶۳ وَاَدْغَمَ وَرْشٌ (ضُ)رَّ (ظَ)مْاٰنَ (وَ)امْتَلَا

پس ظاہر کر دیا اس (زینب) کو اس ستارہ (عالم) نے جو (اسکے آنے سے پہلے) ظاہر ہوا تھا، اس (ستارہ) نے (زینب کے آنے کی) خبر دی ہے، اس حال میں کہ وہ (ستارہ) واضح ہے۔ اور چھپا لیا ورش نے پیاسے (عاشق) کی تکلیف کو، (سو اس نے اس شراب کو پی لیا) اور وہ سیراب ہوگیا۔

شرح: یعنی [۱] نَجْمٌ (عاصم) بَدَا (قالون) دَلَّ (مکی) کیلئے ان آٹھوں حرفوں سے پہلے قَدْ کی دال کا اظہار ہے۔ وَاضِحًا کا واؤ فاصل اختتامی ہے۔ [۲] ورش کیلئے قَدْ کی دال کا ضاد و ظاء میں ادغام باقی چھ سے پہلے اظہار ہے۔ اور وَامْتَلَا کا واؤ بھی اختتامی فاصل ہے۔

وَاَدْغَمَ (مُ)رْوٍ (وَ)اکِفٌ (ضَ)یْرَ (ذَ)ابِلٍ ۲۶۴ (زَ)وٰی (ظِ)لَّہٗ (وَ)غْرٌ تَسَدَّاہُ کَلْکَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور چھپالیا سیراب کرنے والے نے (اور بخششوں کے اعتبار سے) بہنے والے نے، اس دبلے (عاشق) کے نقصان کو، زَوٰی: جمع کیا ہے جسکے سایہ کو، وَغْرٌ: سخت حرارتوں نے، تَسَدّٰی: بلند ہوگئی اور چھاگئی، کَلْکَلَہٗ: اس کے سینہ پر۔

مفہوم: یعنی مُرْوٍ (ابن ذکوان) کیلئے قَدْ کی دال کا ض ذ ز ظ ان چار حرفوں میں ادغام اور باقی چار سے پہلے اظہار ہے۔ وَاکِفٌ کا واؤ اور وَغْرٌ کا واؤ فاصل ہے، جو حروفِ ادغام کی تمامی کو ظاہر کرنے کیلئے ہے، اسی بناء پر تَسَدَّاہُ کی تاء اور کَلْکَلَا کا کاف رمز نہیں ہے۔

وَفِيْ حَرْفِ زَيَّنَّا خِلَافٌ (وَّ)مُظْهِرٌ ۲۶۵ هِشَامٌ بِصَادٍ حَرْفَهُ مُتَحَمِّلَا

اور (وَلَقَدْ) زَیَّنَّا (ملک ع ۱) کے کلمہ میں (انہی ابن ذکوان کا) خلف ہے (یعنی اظہار وادغام)۔ اور اظہار سے پڑھنے والے ہیں ہشام (سورہ) ص میں اپنے کلمہ (لَقَدْ ظَلَمَكَ) کو، اس حال میں کہ وہ روایت (بھی) کرنے والے ہیں۔

www.kitabosunnat.com

مفہوم: ابن ذکوان کیلئے وَلَقَدْ زَيَّنَّا (ملک ع ۱) میں خلف ہے یعنی اظہار وادغام دونوں ہیں لیکن طریق کے موافق اظہار ہی ہے۔ اور ہشام کیلئے لَقَدْ ظَلَمَكَ (ص ع ۲) میں اظہار ہے، اگرچہ ناظم نے مطلقاً سورہ ص کہا ہے جس سے بظاہر اس کلمہ کی تخصیص نہیں ہوتی لیکن سورہ ص میں قَدْ کی دال کے بعد ادغام والے آٹھ حروف میں سے صرف ظاء آئی ہے جو لَقَدْ ظَلَمَكَ میں ہے، اس لئے حَرْفَهُ کہنے سے اس کی تعین ہوگئی۔

خلاصہ: [۱] قَدْ کی دال کا قالون مکی عاصم کیلئے آٹھوں حرفوں سے پہلے اظہار ہے۔ [۲] ورش کیلئے ض ظ میں ادغام باقی چھ سے پہلے اظہار ہے۔ [۳] ابن ذکوان کیلئے ذ ز ض ظ میں ادغام باقی چار سے پہلے اظہار ہے۔ اور وَلَقَدْ زَيَّنَّا (ملک ع ۱) میں خلف ہے، مگر اس میں ادغام طریق کے خلاف ہے، اس لئے اس میں اظہار ہی پڑھنا چاہیئے۔ [۴] ہشام کیلئے صرف ظاء سے پہلے ایک جگہ لَقَدْ ظَلَمَكَ (ص ع ۲) میں اظہار ہے اور باقی آٹھوں حروف میں ہر جگہ ادغام ہے، جو ضد سے نکلا۔ [۵] باقی بصری حمزہ کسائی کیلئے آٹھوں حرفوں میں ہر جگہ ادغام ہے، جو فَأَظْهِرْهَا (شعر ۲۶۳) کی ضد سے نکلا۔

ادغام کی مثالیں:۔ [۱] جیم میں جیسے لَقَدْ جَآءَكُمْ۔ [۲] ذال ایک جگہ وَلَقَدْ ذَّرَأْنَا (اعراف ع ۲۲)۔ [۳] زاء ایک جگہ وَلَقَدْ زَّيَّنَّا (ملک ع ۱)۔ [۴] سین جیسے لَقَدْ سَّمِعَ۔ [۵] شین ایک جگہ قَدْ شَّغَفَهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یوسف ع ۴)۔ [٦] صاد جیسے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا۔ [٧] ضاد جیسے فَقَدْ ضَلَّ۔ [٨] ظاء جیسے فَقَدْ ظَلَمَ۔

ایک شبہ کا ازالہ : ناظم نے ابن ذکوان کیلئے قَدْ کی دال کیلئے حروف ادغام میں زاء کو بھی ذکر فرمایا ہے پھر وَلَقَدْ زَيَّنَّا (ملک ع ۱) میں خلف بتایا، جس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ملک والے کے علاوہ اور سب جگہ ادغام ہے اور بعض شارحین نے یہی مفہوم بیان کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ پورے قرآن میں سورہ ملک کے علاوہ قَدْ کی دال کے بعد زاء کسی اور جگہ نہیں آئی، جس سے خود ہی ازالہ ہو جاتا ہے۔

ذِكْرُ تَآءِ التَّأْنِيْثِ

اس سے فعل ماضی واحد مؤنث غائب کی تاء ساکنہ مراد ہے جیسے وَجَبَتْ کی تاء۔

وَاَبْدَتْ (سَ)نَا (ثَ)غْرٍ (صَ)فَتْ (زُ)رْقُ (ظَ)لْمِهٖ ۲٦٦ (جَ)مَعْنَ (وُ)رُوْدًا بَارِدًا عَطِرَ الطِّلَا

اور ظاہر کر دیا اس (زینب) نے (مسکرا کر چلتے وقت)، سَنَا ثَغْرٍ: اگلے دانتوں کی چمک اور روشنی کو، صَفَتْ: صاف تھا، زُرْقُ ظَلْمِهٖ: چمک والے دانتوں کا صاف شفاف پانی یعنی لعاب، جَمَعْنَ: جمع کر رکھا ہے (ان اوصاف نے)، وُرُوْدًا: ایسے حضوری والے لعاب کو، بَارِدًا: جو ٹھنڈک والا، عمدہ خوشبودار شیرہ انگور والا ہے۔ (لعاب کو حضوری والا اس لئے کہا کہ وہ ہر وقت موجود رہتا ہے)۔

شعوم: سَنَا کی سین، ثَغْرٍ کی ث، صَفَتْ کا ص، زُرْقُ کی ز، ظَلْمِهٖ کی ظ، جَمَعْنَ کی ج، ان چھ حروف سے پہلے تاء تانیث کے اظہار و ادغام میں اختلاف ہے، اور وُرُوْدًا کا واؤ فاصل ہے۔

فَاِظْهَارُهَا (دُ)رٌّ (نَّ)مَتْهُ (بُ)دُوْرُهٗ ۲٦٧ (وَ)اَدْغَمَ وَرْشٌ (ظَ)افِرًا (وَّ)مُخَوِّلَا

پس ظاہر کرنا اس (زینب) کا (مسکراتے وقت دانتوں کا، خوبی اور صفائی میں ایسے) موتی (کی مانند) ہے، جس (کی صفات) کو (متصل سند سے) مرفوع (اور ثابت کیا) ہے، اس (موتی) کے کامل چاندوں (دوستوں) نے، اور چھپا لیا ہے ورش نے (ان لطائف کو غیروں سے)، اس حال میں کہ وہ (اس چھپانے میں) کامیاب ہونے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور وہ (ورش یعنی عاشق یہ کمالات دوسرے عاشقوں کو بھی) دینے والا (اور ان کو شوق دلانے والا) ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ [۱] دُرٌّ (مکی) نَمَتْهُ (عاصم) بُدُوْرُهٗ (قالون) کیلئے تاء تانیث کا چھیوں حرفوں سے پہلے اظہار ہے، اور وَاَدْغَمَ کا مستقل واوٗ فاصل ہے۔ [۲] اور ورش کیلئے ظاء میں ادغام اور باقی پانچ سے پہلے اِظہار ہے، وَمُخَوِّلًا کا واوٗ فاصل ہے۔

وَاَظْهَرَ كَهْفٌ (وَّ)افِرٌ (سَ)يْبُ (جُ)وْدِهٖ ۲۶۸ (زَ)كِيٌّ (وَّ)فِيٌّ عُصْرَةً وَّمُحَلَّلًا

اور ظاہر کر دیا ایسے قوی (مرد) نے، کہ بہت زیادہ ہے عطاء اس کی بخشش کی، خوب پاکیزہ ہے، (خالق ومخلوق دونوں سے وعدہ کا) خوب پورا کرنے والا ہے، اس حال میں کہ وہ (قوی مرد طلباء کا) ٹھکانہ اور (ان کے) نازل ہونے کی جگہ ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ تاء تانیث کا كَهْفٌ (شامی) کیلئے س ج ز سے پہلے اظہار اور ثاء وظاء میں ہر جگہ ادغام ہے، اور صاد کے بارے میں تفصیل ابھی آرہی ہے۔ وَافِرٌ اور وَفِيٌّ دونوں کے واوٗ فاصل ہیں۔

وَاَظْهَرَ رَاوِيهِ هِشَامٌ لَّهُدِّمَتْ ۲۶۹ وَفِيْ وَجَبَتْ خُلْفُ ابْنِ ذَكْوَانَ يُفْتَلَا

اور اظہار کیا ہے ان (ابن عامر) کے راوی (یعنی) ہشام نے لَهُدِّمَتْ (حج ع۶ کی تاء) کا (صَوَامِعُ سے پہلے)۔ اور وَجَبَتْ (جُنُوْبُهَا حج ع ۵ کے ادغام) میں ایسا خلف ہے ابن ذکوان کا جو غور وتدبر سے دیکھا جاتا ہے۔ (یعنی اس میں بعض نے ابن ذکوان کیلئے ادغام بھی بیان کیا ہے جو صحیح نہیں ہے، پس اس میں ان کیلئے بھی ہشام کی طرح فقط اظہار ہی ہے)۔

شرح: [۱] تاء تانیث کا قالون مکی عاصم کیلئے چھیوں حرفوں سے پہلے ہر جگہ اظہار ہے۔ [۲] ورش کیلئے صرف ظاء میں ادغام اور باقی پانچ سے پہلے اظہار ہے۔ [۳] شامی کیلئے س ج ز سے پہلے ہر جگہ اظہار اور ث ظ ص میں ہر جگہ ادغام ہے۔ [۴] حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ (نساء ع ۱۲) میں ہشام وابن ذکوان دونوں کیلئے ادغام ہے۔ اور لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ (حج ع۶) میں ہشام کیلئے اظہار اور ابن ذکوان کیلئے ادغام ہے، اس سے نکل آیا کہ وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا (حج ع ۵) میں ابن ذکوان کیلئے صرف اظہار ہے، ناظم نے اسمیں جو خلف بتایا ہے جس سے اظہار وادغام دونوں سمجھے جاتے ہیں، یہ نہ نظم وتیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے، پس اسکو اظہار ہی سے پڑھنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔ [۵] باقی بصری حمزہ کسائی کیلئے چھیوں حرفوں میں ہر جگہ تاء تانیث کا ادغام ہے۔
ادغام کی مثالیں:۔ [۱] ثاء جیسے رَحُبَتْ ثُمَّ۔ [۲] جیم جیسے نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ۔ [۳] زاء ایک جگہ خَبَتْ زِدْنٰهُمْ۔ [۴] سین جیسے اَقَلَّتْ سَحَابًا۔ [۵] صاد دو جگہ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اور لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ۔ [۶] ظاء جیسے حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا۔

ذِكْرُ لَامِ هَلْ وَبَلْ

اَلَا بَلْ وَهَلْ (تَـ)ـرْوِىْ (ثَـ)ـنًى (ظَـ)ـعْنُ (زَ)يْنَبٍ ۲۷۰ (سَـ)ـمِيْرَ (نَـ)ـوَاهَا (طِـ)ـلْحَ (ضُـ)ـرٍّ (وَّ)مُبْتَلَا

خبردار (غلط بیانی نہ کر) بلکہ (صحیح بات کر)، اور کیا روایت کرے گا تو، کہ موڑ دیا (اور ٹیڑھا کر دیا) زینب کے سفر نے (اس کی جدائی کا) قصہ سنانے والے (کی پیٹھ) کو، اس حال میں کہ وہ (قصہ گو) تکلیف (کی حالت) کا تھکا ہوا اور (شوق وعشق کی جلن میں) پھنسا ہوا ہے۔ (اگر تو یہ روایت کرے گا تو میرے حال پر بڑی عنایت ہوگی)۔

مفہوم: مطلب یہ ہے کہ تَرْوِىْ کی ت، ثَنًى کی ث، ظَعْنُ کی ظ، زَيْنَبٍ کی ز، سَمِيْرَ کی س، نَوَاهَا کا ن طِلْحَ کی ط اور ضُرٍّ کا ض، ان آٹھ حروف سے پہلے هَلْ وبَلْ کے لام کے اظہار وادغام میں اختلاف ہے۔ وَمُبْتَلَا کا واوٌ فاصل ہے۔ اس بیان کا یہ مطلب نہیں کہ یہ آٹھوں حروف هَلْ وبَلْ دونوں کے بعد آئے ہیں بلکہ بات یہ ہے کہ هَلْ کے بعد تو تاء، وثاء ونون یہ تین حروف آئے ہیں اور بَلْ کے بعد ثاء کے سوا باقی سات حروف آئے ہیں۔

فَاَدْغَمَهَا (رَ)اوٍ (وَّ)اَدْغَمَ (فَـ)ـاضِلٌ ۲۷۱ (وَ)قُوْرٌ (ثَـ)ـنَاهُ (سَـ)ـهْرٌ (تَـ)ـيْمًا وَّقَدْ حَلَا

پس چھپالیا اس (زینب کے محاسن واوصاف) کو روایت کرنے والے نے، اور (نیز) چھپالیا صاحب فضیلت صاحب وقار (یعنی پختہ عقل والے عالم) نے جس کی تعریف نے خوش کر دیا (قبیلہ) تیم کو اور واقعی وہ (تعریف) شیریں ہوگئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

شرح: مطلب یہ ہے کہ [۱] رَاوِ (کسائی) کیلئے دونوں لاموں کا آٹھوں حرفوں میں ادغام ہے، اور وَادَّغَمَ کا واؤ فاصل اختتامی ہے۔ [۲] اور فَاضِلٌ (حمزہ) کیلئے ثَنَاهُ کی ثار، سَرَّ کے سین، تَيَمَّا کی تار میں ادغام ہے۔ ثار میں هَلْ کا، سین میں بَلْ کا اور تار میں دونوں کا۔ وَقُوْرٌ کا واؤ فاصل ہے جس سے فَاضِلٌ کی فار رمز اور بعد والے ادغام کے حروف میں جدائی ہوئی۔ باقی پانچ حروف ز س ض ط ظ سے پہلے اظہار ہے۔

وَبَلْ فِي النِّسَا خَلَّادُهُمْ بِخِلَافِهِ ۲۷۲ وَفِي هَلْ تَرَى الْاِدْغَامُ (حُـ)ـبَّ وَ(حُـ)ـمِّلَا

اور بَلْ (طَبَعَ اللّٰهُ) سورہ نسآر میں ان قرار میں کے خلاد نے اپنے خلف کیساتھ (ادغام کیا) ہے، (اور گو نظم کی اس تصریح کی ضد سے خَلَف کیلئے صرف اظہار نکلتا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ خَلَف کیلئے بھی اسمیں خُلف ہے) اور صرف هَلْ تَرٰى (ملک ع ۱ وحاقہ ع ۱) میں حُبَّ (والے بصری کیلئے) پسند کیا گیا ہے ادغام، اور نقل بھی کیا گیا ہے۔

شرح: [۱] چونکہ حمزہ کیلئے ادغام ثار سین تار ان تین حروف ہی میں بیان ہوا ہے اور باقی پانچ حروف سے پہلے اظہار ہے، اس لئے خلاد کیلئے نسآر والے بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ میں ادغام خلف کے [illegible] کیا ہے یعنی اظہار وادغام دونوں ہیں۔ شارحین کی تحقیق کی رو سے خَلَف کے لئے بھی ا[illegible] کا ادغام تَرٰى کی تار میں ہے، جو دو جگہ (ملک ع ۱ وحاقہ ع ۱ میں) آیا ہے [illegible] لاموں کا اظہار ہے۔

وَاَظْهِرْ (لَـ)ـهُدٰى (وَ)اعٍ (نَـ)ـبِيلٍ (ضَـ)ـمَانُهُ ۲۷۳ (وَ)فِي الرَّعْدِ هَلْ (وَ)اسْتَوْفِ لَا زَاجِرًا هَلَا

اور اظہار کر تو لَدٰى (ہشام) کیلئے جو ماہر حافظ ہے، بلند اور بزرگ ہے جس کی سند۔ اور سورہ رعد میں (انہیں کے لئے) هَلْ (تَسْتَوِی کے لام) کا بھی (اظہار کر)۔ اور تو (ان قواعد کو) پوری طرح لے لے، اس حال میں کہ تو ان کو (کلمہ) هَلَا کے ذریعہ دور کرنے والا (یعنی منع کرنے والا) نہ ہو (جو گھوڑے کے جھڑکنے کیلئے مقرر ہے)۔

شرح: ہشام کیلئے نون وضاد سے پہلے اظہار ہے یعنی نون سے پہلے دونوں لاموں کا اور ضاد سے پہلے صرف بَلْ کا۔ اور رعد ع ۲ کے هَلْ تَسْتَوِی میں بھی اظہار ہے۔ اور باقی چھ حرفوں میں ہر جگہ ادغام ہے۔ اسکی تفصیل یوں ہے کہ:۔ ثار میں صرف هَلْ کا اور تار میں دونوں کا اور زار، سین، طار، ظار میں صرف بَلْ کا ادغام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاعٍ کا واوٗ فاصل ہے، جو رمز اور ادغام کے حروف میں فاصل ہے، اور وَفِي الرَّعْدِ کا واوٗ بھی فاصل ہے، اور وَاسْتَوْفِ کا واوٗ فاصل اختتام مسئلہ کیلئے ہے۔

خلاصہ: [۱] هَلْ وَبَلْ کے لاموں کا کسائی کیلئے آٹھوں حرفوں میں ہر جگہ ادغام ہے۔ [۲] حمزہ کیلئے تاء ثاء سین میں ادغام اور باقی پانچ سے پہلے اظہار ہے، لیکن بَلْ طَّبَعَ اللّٰهُ (نسآء ع ۲۲) میں خلف اور خلاد دونوں کیلئے اظہار وادغام دونوں ہیں، اور نشر واتحاف کی رو سے یہی صحیح ہے اور دونوں راویوں سے اظہار مشہورتر ہے۔ [۳] بصری کیلئے هَلْ تَّرٰی (ملک وحاقہ) میں ادغام اور باقی سب جگہ آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار ہے۔ [۴] ہشام کیلئے نون سے پہلے دونوں لاموں کا اور ضاد سے پہلے صرف بَلْ کا اظہار ہے، اور هَلْ تَسْتَوِیْ (رعد ع ۲) میں بھی اظہار ہے، ان کے سوا ہر جگہ ادغام ہے، پس رعد والے هَلْ تَسْتَوِیْ میں ادغام کسی کے لئے بھی نہیں ہے، کیونکہ حمزہ وکسائی کیلئے اس میں یاء ہے اور ہشام کیلئے تاء پڑھنے کے باوجود ادغام نہیں ہے۔ [۵] ضد سے معلوم ہوا کہ نافع مکی ابن ذکوان عاصم کیلئے آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار ہے۔

ادغام کی مثالیں: [۱] تاء هَلْ کے بعد نو جگہ جیسے هَلْ تَّنْقِمُوْنَ۔ [۲] تاء بَلْ کے بعد پانچ جگہ جیسے بَلْ تَّحْسُدُوْنَنَا۔ [۳] ثاء صرف هَلْ کے بعد ایک جگہ هَلْ ثُّوِّبَ۔ [۴] زاء صرف بَلْ کے بعد دو جگہ جیسے بَلْ زُّيِّنَ (رعد ع ۵) اور بَلْ زَّعَمْتُمْ (کہف ع ۶)۔ [۵] سین صرف بَلْ کے بعد دو جگہ جیسے بَلْ سَّوَّلَتْ (یوسف ع ۲ و ع ۱۰)۔ [۶] ضاد صرف بَلْ کے بعد ایک جگہ بَلْ ضَّلُّوْا (احقاف ع ۳)۔ [۷] طاء صرف ایک جگہ بَلْ طَّبَعَ اللّٰهُ (نسآء ع ۲۲)۔ [۸] ظاء صرف ایک جگہ بَلْ ظَّنَنْتُمْ (فتح ع ۲)۔ [۹] نون هَلْ کے بعد جیسے فَهَلْ نَّجْعَلُ (کہف ع ۱۱)۔ [۱۰] نون بَلْ کے بعد جیسے بَلْ نَّتَّبِعُ (بقرہ ع ۲۱)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اتِّفَاقِهِمْ فِیْ اِدْغَامِ اِذْ وَقَدْ وَتَاءِ التَّانِيْثِ وَهَلْ وَبَلْ

یہ باب زیادات میں سے ہے، اس میں کوئی اختلافی مسئلہ بیان کرنا مقصود نہیں ہے، صرف فائدہ کی غرض سے لائے ہیں۔

وَلَا خُلْفَ فِی الْاِدْغَامِ اِذْ (ذَّ) لَّ (ظَّ) الِمٌ ۲۷۴ (وَ) قَدْ (تَّ) يَّمَتْ (دَّ) عْدٌ (وَّ) سِيْمًا تَبَتَّلَا

اور نہیں ہے خلاف (اس وقت محبت کے) چھپانے میں، جب ذلیل ہو جائے (اپنے نفس پر) ظلم کرنے والا۔ اور تحقیق بیمار کر دیا، دَعْدٌ: (محبوبہ) نے حسین وجمیل (عاشق کے دل) کو، جو (اوروں سے) منقطع ہوکر اسی کا ہو گیا۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ ذال اِذْ کا ذال اور ظاء میں اور دال قَدْ کا تاء اور دال میں سب کیلئے بلاخلاف ادغام ہے۔ وَقَدْ کا واؤ اور وَسِيْمًا کا واؤ دونوں فاصل ہیں، پہلے واؤ سے اِذْ کے ادغام کیلئے ذال اور ظاء مخصوص ہوئے پھر دوسرے واؤ سے قَدْ کے ادغام کیلئے تاء اور دال متعین ہوئے۔

وَقَامَتْ (تُّ) ُهرِيْهِ (دُ) مْيَةٌ (طِ) يْبَ (وَ) صْفِهَا ۲۷۵ وَقُلْ بَلْ وَهَلْ (رَّ) اهَا لَبِيْبٌ (وَّ) يَعْقِلَا

اور کھڑی ہوئی، دُمْيَةٌ: یعنی حسین وجمیل محبوبہ، اس حال میں کہ دکھاتی ہے وہ (دُمْيَةٌ یعنی محبوبہ) اس (عاشق) کو خوشبو اپنی صفت کی، اور کہہ دے تو بَلْ: یعنی ادھر بھی انتقال اور توجہ کر، هَلْ: کیا، رَاهَا: اس حالت میں دیکھا ہے اس (محبوبہ) کو، لَبِيْبٌ: کسی عاقل نے کہ وہ اپنی عقل پر بھی قائم رہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ تاء تانیث کا تاء، دال، طاء میں بلا خلاف ادغام ہے۔ وَصْفِهَا کا واؤ فاصل اختتام مسئلہ کیلئے ہے۔ وَقُلْ کا واؤ استینافیہ ہے۔ هَلْ وَبَلْ کے لام کا بھی راء اور لام میں بلا خلاف ادغام ہے۔ اختتام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ کیلئے وَیَعْقِلَا کا واؤ فاصل ہے۔ شارحین نے ھَلْ وَبَلْ کے لام کے ساتھ قُلْ کے لام کو بھی ضمناً شامل کرلیا ہے، اس کو طَرْدًا لِّلْبَاب کہتے ہیں (علی قاری)۔ قرآن میں ھَلْ کے بعد راء نہیں آئی۔

ادغام کی مثالیں: [۱] ذال اِذْ کا ذال اور ظاء میں جیسے اِذْ ذَّھَبَ اور اِذْ ظَّلَمْتُمْ، قرآن میں اِذْ کے بعد ثاء نہیں آئی۔ [۲] دال قَدْ کا دال اور تاء میں جیسے قَدْ دَّخَلُوْا اور قَدْ تَّبَیَّنَ، قرآن میں اِذْ کے بعد ثاء اور قَدْ کے بعد طاء نہیں آئی، ورنہ ثاء وطاء میں بھی ادغام ہوتا۔ [۳] تاء تانیث کا تاء، دال، طاء میں جیسے رَبِحَتْ تِّجَارَتُھُمْ، اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ، وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ۔ [۴] ھَلْ وَبَلْ دونوں کے لام کا راء ولام میں جیسے بَلْ رَّبُّکُمْ، بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ، ھَلْ لَّکُمْ، اور کلمہ ھَلْ رَّاَیْتُمْ قرآن میں نہیں آیا، کیونکہ ھَلْ کے بعد راء قرآن میں نہیں آئی۔ [۵] قُلْ کے لام کا بھی لام وراء میں جیسے قُلْ لَّکُمْ، قُلْ رَّبِّیْ۔

وَمَا اَوَّلُ الْمِثْلَیْنِ فِیْہِ مُسَکَّنٌ ۲۷۶ فَلَا بُدَّ مِنْ اِدْغَامِہٖ مُتَمَثِّلَا

اور وہ (مثال) فِیْہِ: جس میں اَوَّلُ الْمِثْلَیْنِ: مثلین میں کا پہلا (حرف) ساکن کیا ہوا ہو، فَلَا بُدَّ: پس ضروری ہے اس (پہلے ساکن حرف) کا (دوسرے حرف میں) ادغام کرنا، اس حال میں کہ وہ (ساکن حرف) معین ہونے والا ہو (یعنی مدہ کے علاوہ ہو جس کی مقدار معین ہوتی ہے)۔

شرح: یعنی جب مثلین میں سے پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو وہاں سب کے لئے اول کا دوسرے میں ادغام واجب ہے، عام ہے کہ مثلین ایک کلمہ میں ہوں جیسے یُدْرِکْکُّمْ، یُوَجِّھْہُّ، یا دو کلموں میں ہوں جیسے وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ لیکن اگر مثلین میں سے پہلا واؤ یا یاء مدہ ہو جیسے قَالُوْا وَھُمْ، فِیْ یَوْمٍ تو اس میں سب کیلئے اظہار ضروری ہے، کیونکہ یہاں ادغام کرنے سے حرفِ مد کا مدہ ہونا باقی نہیں رہتا، پس مُتَمَثِّلَا کہنے سے مدہ کا ادغام خارج ہوگیا۔

فائدہ: مَالِیَہْ ○ ھَلَکَ میں حمزہ کے سوا باقیین کیلئے وصلاً ادغام کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، لیکن یہ ھاء سکتہ کی ہے، اس لئے اس کا ادغام نہ کرنا ہی مناسب ہے، اور اس میں وصلاً دو وجوہ ہیں:۔ [۱] اظہار مع السکتہ اور یہی اولیٰ ہے۔ [۲] ھاء سکتہ کا ادغام۔

تنبیہ: اگر ورش کیلئے کِتَابِیَہْ اِنِّیْ میں عدم نقل پڑھی ہو تو مَالِیَہْ ○ ھَلَکَ میں اظہار ضروری ہوگا اور اگر کِتَابِیَہِ اِنِّیْ میں نقل پڑھی ہو تو مَالِیَہْ ○ ھَّلَکَ میں ادغام ضروری ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ حُرُوْفٍ قَرُبَتْ مَخَارِجُهَا

وَاِدْغَامُ بَاءِ الْجَزْمِ فِي الْفَاءِ (قَـ)ـدْ (رَ)سَا ۲۷۷ (حَـ)ـمِيْدًا وَّخَيِّرْ فِي يَتُبْ (قَـ)ـاصِدًا (وَّ)لَا

اور بار مجزوم کا ادغام فار میں قَدْ رَسَا حَمِيْدًا (والے خلاد کسائی بصری) کے لئے ثابت ہو چکا ہے، اس حال میں کہ یہ (ادغام) پسندیدہ ہے۔ اور اختیار دیدے تو (صرف) يَتُبْ (کی بار کے اظہار و ادغام) میں قَاصِدًا (والے خلاد کیلئے)، اس حال میں کہ تو ارادہ کرنے والا ہو (تخییر والی وجہ کی) مدد کا۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ فار سے پہلے بار مجزوم پانچ جگہ آئی ہے:۔ [۱] يَغْلِبْ فَّسَوْفَ (نسآر ع ۱۰) [۲] وَاِنْ تَعْجَبْ فَّعَجَبٌ (رعد ع ۱)۔ [۳] قَالَ اذْهَبْ فَّمَنْ (اسرار ع ۷)۔ [۴] فَاذْهَبْ فَّاِنَّ (طہ ع ۵) [۵] يَتُبْ فَّأُولَٰٓئِكَ (حجرات ع ۲)، پس بصری کسائی کیلئے پانچوں جگہ بار ساکنہ کا فار میں صرف ادغام ہے اور خلاد کے لئے پہلے چار میں صرف ادغام اور حجرات والے میں خلف یعنی اظہار و ادغام دونوں ہیں اور باقیین کیلئے پانچوں جگہ صرف اظہار ہے۔

وَمَعْ جَزْمِهِ يَفْعَلْ بِذٰلِكَ (سَـ)ـلَّمُوْا ۲۷۸ وَيَخْسِفْ بِهِمْ (رَ)اعَوْا وَشَذًّا تَثَقُّلَا

اور يَفْعَلْ (کے لام کے ادغام) کو، اس حال میں کہ وہ اپنے (لام کے) جزم کیساتھ ہو ذٰلِكَ (کی ذال) میں سَلَّمُوْا (والے ابوالحارث کیلئے اعتراضات سے) بچا لیا ہے ان (اہل ادا) نے۔ اور يَخْسِفْ بِهِمْ (کی فار کے ادغام) کو رَاعَوْا (والے کسائی کیلئے) محفوظ کیا ہے ان (اہل ادا) نے۔ اور یہ (يَفْعَلْ اور يَخْسِفْ) دونوں شاذ ہو گئے ہیں مشدد ہونے کی رو سے (یعنی ان دونوں کا ادغام لغت کی رو سے شاذ ہے)۔

شرح: یعنی وَمَنْ يَّفْعَلْ ذّٰلِكَ جبکہ مجزوم ہو تو اس کے لام کا ذال میں ادغام صرف ابوالحارث کیلئے ہے اور یہ چھ جگہ آیا ہے:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[١] وَمَنْ يَّفْعَلْ ذّٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ (بقرہ ع ۲۹)

[٢] وَمَنْ يَّفْعَلْ ذّٰلِكَ فَلَيْسَ (ال عمران ع ۳)

[٣] وَمَنْ يَّفْعَلْ ذّٰلِكَ عُدْوَانًا (نسآء ع ۵)

[٤] وَمَنْ يَّفْعَلْ ذّٰلِكَ ابْتِغَآءَ (نسآء ع ۱۷)

[٥] وَمَنْ يَّفْعَلْ ذّٰلِكَ يَلْقَ (فرقان ع ۶)

[٦] وَمَنْ يَّفْعَلْ ذّٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ (منافقون ع ۲)

باقی ساڑھے چھ کیلئے چھیوں جگہ اظہار ہے۔ اور جزم کی قید سے فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ وغیرہ نکل گئے، ان میں سب کیلئے اظہار ہے۔ اور اِنْ يَّشَأْ يَخْسِفْ بِهِمُ (سبا ع ۱) میں صرف کسائی کیلئے فار کا بار میں ادغام ہے اور باقی چھ کیلئے اظہار۔ پس فار کے جزم کی قید سے دوسرے تمام کلمات نکل گئے۔ وَشَذَّا تَثَقَّلَا میں اسطرف اشارہ ہے کہ اگرچہ لغت میں یہ دونوں ادغام قلیل الوقوع ہیں لیکن قراءۃ میں نقل کی روسے متواتر اور قوی ہیں، پس کسی کلمہ کا لغوی اور صرفی قیاس کی روسے شاذ ہونا اسکے متواتر ہونے کے منافی نہیں۔

وَعُذْتُ عَلٰى اِدْغَامِهٖ وَنَبَذْتُهَا ۲۷۹ (شَوَاهِدُ (حَمَّادٍ وَّاُوْرِثْتُمُوْا (حَلَا

(لَهُ (شَرْعُهٗ وَالرَّاءُ جَزْمًا ؍ بِلَامِهَا ۲۸۰ كَوَاصْبِرْ لِحُكْمِ (طَالَ بِالْخُلْفِ (يَذْبُلَا

اور عُذْتُ جو ہے اسکے اور فَنَبَذْتُهَا کے ادغام (کی صحت) پر شَوَاهِدُ حَمَّادٍ (والے حمزہ کسائی بصری کیلئے) کثرت سے (حق تعالیٰ کی) تعریف کرنے والے (قاری) کی دلیلیں ہیں۔ اور اُوْرِثْتُمُوْهَا (کی ثار کا تار میں ادغام) جو ہے، حَلَالَهٗ شَرْعُهٗ (والے بصری ہشام حمزہ کسائی کے لئے) شیریں ہوگیا ہے اس (حماد) کیلئے اس (ادغام کے ثبوت) کا طریق۔ اور رار مجزوم ہونے کی حالت میں (بھی) اپنے لام میں (مدغم) ہے جیسے وَاصْبِرْ لِّحُكْمِ (یہ ادغام) طَالَ (والے دوری کیلئے) دراز ہوگیا ہے خلف کیساتھ، اس حال میں کہ یہ (ادغام بلا خلف قوت میں) يَذْبُلَا (والے سوسی کیلئے) ہے۔ (يَذْبُل ایک پہاڑ کا نام ہے جو مشہور ہے)۔

شعوم: عُذْتُ بِرَبِّيْ میں دونوں جگہ (غافر ع ۳ و دخان ع ۱ میں) اور فَنَبَذْتُهَا (طٰہٰ ع ۵) میں تینوں میں بصری حمزہ کسائی کیلئے ذال کا تار میں ادغام ہے اور باقی چار کیلئے اظہار۔ اور اُوْرِثْتُمُوْهَا (اعراف ع ۵ وزخرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع ۷) میں دونوں جگہ بصری ہشام حمزہ کسائی کیلئے ثار کا تار میں ادغام اور باقی ساڑھے تین کیلئے اظہار ہے۔ اور وَاصْبِرْ لِحُكْمِ، نَغْفِرْ لَكُمْ اور اَنِ اشْكُرْ لِيْ جیسے کلمات میں رار ساکنہ کا لام میں دوری کیلئے خلف کے ساتھ اور سوسی کیلئے بلا خلف ادغام ہے، نظم سے تو یہی مفہوم ہوتا ہے اور محققین کی تحقیق میں دوری کیلئے بھی ادغام ہی ہے، اور اظہار جو خلف سے نکلا ہے وہ خلافِ طریق ہے گو صحیح ہے، اور باقین کیلئے اس قسم میں ہر جگہ صرف اظہار ہے۔

وَيٰسِيْنَ اَظْهِرْ (عَـ)نْ (فَـ)تًى (حَـ)قُّهُ (بَـ)دَا ۲۸۱ وَنُوْنَ وَفِيْهِ الْخُلْفُ عَنْ وَّرْشِهِمْ خَلَا

اور یٰسٓ (وَالْقُرْاٰنِ) اور نٓ (وَالْقَلَمِ) کے نون (ساکنہ) کا اظہار کر (وَالْقُرْاٰنِ اور وَالْقَلَمِ کے واؤ سے پہلے) عَنْ فَتًى حَقُّهُ بَدَا (والے حفص حمزہ مکی بصری قالون کیلئے) اس جوان سے جس (کی تعریف) کا حق ظاہر ہوگیا ہے۔ اور اس (نٓ وَالْقَلَمِ) میں ان میں کے ورش سے خلف گزر چکا ہے (یعنی متقدمین نے اسکو بیان کیا ہے)۔

شرح: یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ دونوں میں قالون مکی بصری حفص حمزہ کے لئے اس نون ساکنہ کا اظہار ہے جو دونوں کلموں میں واؤ سے پہلے تلفظ میں ہے۔ اور ورش کے لئے یٰسٓ وَّالْقُرْاٰنِ میں تو صرف ادغام ہے اور نٓ وَالْقَلَمِ میں خلف یعنی اظہار و ادغام دونوں ہیں، اور اظہار مشہور تر اور اکثر کا مذہب ہے۔ باقی شامی شعبہ کسائی کیلئے دونوں میں صرف ادغام ہے غنہ کے ساتھ۔

وَ(حِرْمِيٌّ) (نَـ)صْرٍ صَادَ مَرْيَمَ مَنْ يُّرِدْ ۲۸۲ ثَوَابَ لَبِثْتُ الْفَرْدَ وَالْجَمْعَ وَصَّلَا

اور حِرْمِيٌّ نَصْرٍ (والے نافع مکی عاصم قرارات کے) مددگار حِرْمِی جو ہیں انہوں نے مریم کے (شروع کے) صاد (اور وَ) مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ (ال عمران ع ۱۵ کی دال، اور) لَبِثْتُ واحد (متکلم اور واحد حاضر) اور جمع (حاضر کی ثار تینوں) کو (ہم تک اظہار کے ساتھ) پہنچایا ہے۔

شرح: یعنی كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ (مریم ع ۱) وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ میں جو (ال عمران ع ۱۵) میں دو جگہ ہے، اور لَبِثْتَ لَبِثْتُ لَبِثْتُمْ تینوں میں ہر جگہ نافع مکی عاصم کیلئے دال کا ذال اور ثار سے پہلے اور ثار کا تار سے پہلے اظہار ہے اور باقی چار کیلئے تینوں میں ادغام ہے، مثالیں: كٓهٰيٰعٓصٓ ذِّكْرُ، يُرِدْ ثَّوَابَ، لَبِثْتَّ، لَبِثْتُّ لَبِثْتُّمْ اور چونکہ لَبِثْنَا میں ثار کے بعد تار نہیں ہے، اس لئے اس میں اظہار ہی ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَطٰسِيْنَ عِنْدَ الْمِيْمِ (فَـ)ازَ اتَّخَذْتُمْ ٢٨٣ اَخَذْتُمْ وَفِي الْاِفْرَادِ (عَـ)اشَرَ (دَ)غْفَلَا

طٰسٓ (کے نون کا اظہار) میم کے پاس فَازَ (والے حمزہ کیلئے) کامیاب ہوگیا ہے۔ (اور) اِتَّخَذْتُمْ (اور) اَخَذْتُمْ (کا اظہار) جو ہے، اس نے (ان کی جمع حاضر میں) اور (ان دونوں کے) واحد (حاضر و متکلم اِتَّخَذْتَ اور اَخَذْتُ) میں عَاشَرَ دَغْفَلَا (والے حفص مکی کے لئے) اس نے گزران میں شرکت کی ہے وسعت والے کے ساتھ۔

شرح: شعراء و قصص والے طٰسٓمّٓ میں حمزہ کیلئے سین کے نون ساکن کا اظہار ہے یعنی نہ تو نون کا میم میں ادغام ہے اور نہ غنہ ہے، اسکا تلفظ طٰسٓمٓ ہے، بلا تشدید، بلا غنہ اور اخفاء بھی نہیں۔ باقی چھ کے لئے نون کا میم میں ادغام مع الغنّہ ہے۔ اور اَخَذْتُمْ، فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ، اِتَّخَذْتُمْ جمع حاضر اور واحد حاضر اور واحد متکلم اَخَذْتُ، اِتَّخَذْتَ وغیرہ یعنی اس مادہ کے وہ تمام کلمات جن میں ذال ساکنہ کے بعد تاء ہو، سب میں مکی حفص کیلئے اظہار اور باقیوں کیلئے ادغام ہے۔

وَفِي ارْكَبْ (هُـ)دٰى (بَـ)رٍّ (قَـ)رِيْبٍ بِخُلْفِهِمْ ٢٨٤ كَمَا (ضَـ)اعَ (جَـ)ا يَلْهَثْ (لَـ)هُ (دَ)ارِ (جُـ)هَّلَا

اور اِرْكَبْ (کی باء کے اظہار) میں هُدٰى بَرٍّ قَرِيْبٍ (والے بزی قالون خلاد کیلئے ایسے) نیکی کرنے والے کی ہدایت ہے جو (لوگوں سے) قریب ہے، اس حال میں کہ یہ (اظہار) ان کے خلف کیساتھ ہے۔ (اور) كَمَا ضَاعَ جَا (والے شامی خلف ورش کیلئے بلاخلاف یہ اظہار اسی طرح) آیا ہے، جس طرح کہ (یہ) پھیل گیا ہے۔ (اور) يَلْهَثْ (کی ثاء کا اظہار) جو ہے لَهٗ دَارِ جُهَّلَا (والے ہشام مکی ورش کیلئے) تو اس (کی حفاظت) کیلئے (اس پر سے) جاہلوں (کے اعتراض) کو دفع کر دے (یا نرمی اختیار کر جاہلوں سے)۔

شرح: یعنی يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا (ھود ع ۴) میں قالون بزی خلاد کے لئے اظہار ادغام دونوں ہیں، اور شامی خلف ورش کیلئے صرف اظہار ہے، باقی قنبل بصری عاصم کسائی کیلئے صرف ادغام ہے۔ اور يَلْهَثْ ذٰلِكَ (اعراف ع ۲۲) میں ورش مکی ہشام کیلئے ثاء کا اظہار ہے، اور قالون کیلئے اظہار و ادغام دونوں ہیں، لیکن اظہار ابوالفتح کے بجائے ابوالحسن سے ہے، اور باقی ساڑھے چار کیلئے صرف ادغام ہے یعنی يَلْهَثْ ذّٰلِكَ، اور قالون کا ذکر اگلے شعر کے وَقَالُوْنُ ذُوْ خُلْفٍ میں آرہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: اگرچہ اِرْکَبْ مَّعَنَا میں قالون کیلئے اظہار کیساتھ ادغام اور بزی وخلاد کیلئے ادغام کیساتھ اظہار صحیح تو ہے لیکن طریق کے موافق نہیں ہے، اس لئے قالون کیلئے اظہار اور بزی وخلاد کیلئے ادغام طریق کے موافق ہونے کی بنا پر قوی ہے، لہٰذا اسی کو اختیار کیا جائے۔

وَقَالُوْنُ ذُوْخُلْفٍ وَّفِي الْبَقَرَهْ فَقُلْ ٢٨٥ يُعَذِّبُ (دَ)نَا بِالْخُلْفِ (جَ)وْدًا وَّمُوْبِلَا

اور (اسی یَلْهَثْ کے اظہار میں) قالون خلف والے ہیں، پس تو کہہ دے کہ سورہ بقرہ میں (وَ)یُعَذِّبُ (کی بار کا اظہار) دَنَا (والے مکی کیلئے) قریب ہوگیا ہے خلف کے ساتھ، اس حال میں کہ یہ (اظہار) جَوْدًا (والے ورش کیلئے) بہت بارش (سے تشبیہ دیا گیا) ہے، اور بہت بارش لانے والا (بادل) ہے۔

شرح: وَقَالُوْنُ ذُوْخُلْفٍ کا تعلق ما قبل سے ہے۔ اور وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ (بقرہ ع ۴۰) میں جو بار کا جزم پڑھتے ہیں، ان میں سے ورش کیلئے صرف اظہار ہے، اور ابن کثیر کیلئے اظہار ادغام دونوں ہیں، لیکن نشر کی رو سے ادغام طریق کے خلاف ہے، اور قالون بصری حمزہ کسائی کیلئے صرف ادغام ہے۔ اور وَیُعَذِّبُ مَّنْ یَّشَآءُ کی بار ابن عامر عاصم کیلئے مضموم ہے، اس لئے ان کیلئے ادغام کا قاعدہ نہیں پایا جاتا، کیونکہ اس باب میں ساکن حروف کا ادغام بیان ہوا ہے، اور ان تمام کلمات کے اظہار کا حکم وَبِیَسِیْنَ اَظْهِرْ شعر ۲۸۱ پر عطف سے نکلا ہے۔

توضیح: ناظم ایک مسئلہ کے دو حکموں میں رمز اور اسم صریح کو جمع کر دیتے ہیں اور ایک حکم میں ایسا نہیں کرتے اور یہاں یَلْهَثْ میں خلف دوسرے مسئلہ کے مرتبہ میں ہے، اس لئے رمز کے بعد وَقَالُوْنُ ذُوْ خُلْفٍ میں قالون کا اسم صریح لے آئے، اور وَبَصْرٍ وَّهُمْ اَدْرٰی (یونس ع ۴) بھی اسی قبیل سے ہے، پس گویا وَقَالُوْنُ ذُوْ خُلْفٍ سے ایک جدا مسئلہ شروع کیا ہے، اسی لئے ذُوْ کو خبریت کی بنا پر مرفوع لائے ہیں، ورنہ وَقَالُوْنُ کو ما قبل پر معطوف کرتے تو ذَا خُلْفٍ کہتے اور اسکا نصب حال ہونے کی بنا پر ہوتا۔

مکتبۃ القراءۃ لاہور
1192014/1064135

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اَحْكَامِ النُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِيْنِ

وَكُلُّهُمُ التَّنْوِيْنَ وَالنُّوْنَ اَدْغَمُوْا ٢٨٦ بِلَا غُنَّةٍ فِي اللَّامِ وَالرَّا لِيَجْمُلَا

اور ان (اہل ادا) میں کے سب نے تنوین اور نون (ساکن) کا (ایسا) ادغام کیا ہے (جو) غنہ کے بغیر (ہے) لام اور راء میں، تاکہ دونوں (مدغم و مدغم فیہ تلفظ میں) جمیل ہو جائیں۔

وَكُلٌّ بِيَنْمُوْ اَدْغَمُوْا مَعْ غُنَّةٍ ٢٨٧ وَفِي الْوَاوِ وَالْيَا دُوْنَهَا خَلَفٌ تَلَا

اور سب (قراء) نے یَنْمُوْ (کے چار حروف) میں (نون ساکن وتنوین کا ایسا) ادغام کیا ہے (جو) غنہ کے ساتھ ہے۔ اور واؤ اور یاء میں خَلَف نے (ایسے ادغام سے) پڑھا ہے (جو) اس (غنہ) کے بغیر (ہے)۔

شرح: یعنی نون ساکن وتنوین کے چار احکام ہیں:۔ اول ادغام: اور یہ ان چھ حروف میں ہوتا ہے جو یَرْمَلُوْنَ میں جمع ہیں جیسے ١ یاء میں مَنْ يَّقُوْلُ، فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ ٢ راء میں مِنْ رَّبِّهِمْ، ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ٣ میم میں مِنْ مَّالٍ، سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ ٤ لام میں فَاِنْ لَّمْ، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ٥ واؤ میں مِنْ وَّالٍ، رَعْدٌ وَّبَرْقٌ ٦ نون میں مِنْ نَّفْسٍ، مَلِكًا نُّقَاتِلْ، پس ان سب حروف میں تمام قراء نون ساکن وتنوین کا ادغام کرتے ہیں، لیکن لام و راء میں غنہ کے بغیر، جس سے نون کی آواز بالکل نہیں رہتی اور نون و میم میں غنہ کیساتھ اور واؤ اور یاء میں خَلَف غنہ کے بغیر ادغام کامل کرتے ہیں، باقی قراء غنہ کے ساتھ ادغام ناقص کرتے ہیں اور اس باب میں یہی ایک مسئلہ اختلافی ہے باقی سب اتفاقی ہیں۔

وَعِنْدَ هُمَا لِلْكُلِّ اَظْهِرْ بِكِلْمَةٍ ٢٨٨ مَخَافَةَ اِشْبَاهِ الْمُضَاعَفِ اَثْقَلَا

اور ان دونوں (واؤ اور یاء) کے پاس تمام (قراء) کیلئے (نون ساکن کا) اظہار کر ایک کلمہ میں مضاعف کے ساتھ

" مخکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشابہ ہو جانے کا خوف کرنے کی وجہ سے، اس حال میں کہ یہ (مضاعف ہمیشہ) مشدد (ہی ہوتا) ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ نون ساکن کا واؤ اور یاء میں ادغام اس شرط پر ہوتا ہے کہ نون کے بعد واؤ و یاء دوسرے کلمہ میں ہوں، اور اگر نون ساکن اور واؤ و یاء ایک ہی کلمہ میں جمع ہو جائیں جو ان چار کلمات میں جمع ہیں: [١] قِنْوَانٌ (انعام ع ١٢) [٢] صِنْوَانٌ (رعد ع ١) [٣] بُنْيَانٌ [٤] دُنْيَا (یہ دونوں جہاں بھی ہوں) ان چاروں میں تمام قراء نون ساکن کو اظہار سے پڑھتے ہیں تاکہ یہ ادغام کے سبب مشدد ہوکر مضاعف کے مشابہ نہ ہو جائیں، اور مضاعف اس کو کہتے ہیں جس میں ایک ہی طرح کے دو حرف جمع ہو رہے ہوں، اور یہ خَلَف کی روایت میں تو بالکل مضاعف ہو ہی جائیں گے۔

وَعِنْدَ حُرُوْفِ الْحَلْقِ لِلْكُلِّ أُظْهِرَا ﴿٢٨٩﴾ (أ)لَا (هَـاجَ (حُـكْمٌ (عَـمَّ (خَـالِيْـهِ (غُـفَّلَا

لفظی ترجمہ: اور حروفِ حلقی کے پاس تمام (قراء) کیلئے دونوں اظہار سے پڑھے گئے ہیں (یعنی نون ساکن وتنوین)۔ اَلَا: خبردار، هَاجَ: گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے، حُكْمٌ: ایسے حکم (موت یا قیامت) نے، عَمَّ: (سب کو) شامل ہوگیا ہے، خَالِيْهِ: جس کا گزرنے والا حصہ، غُفَّلَا: غافل لوگوں کو، (حروفِ حلقی مذکورہ چھ کلمات کے شروع شروع میں جمع ہیں، یہاں انہیں کو بیان کرنا مقصود ہے)۔

شرح: دوم اظہار، اور وہ ان چھ حروفِ حلقی سے پہلے ہوتا ہے جو اَلَا، هَاجَ، حُكْمٌ، عَمَّ، خَالِيْهِ اور غُفَّلَا کے چھ کلمات کے پہلے پہلے حرف ہیں، اور یہ حروف تنوین کے بعد تو دوسرے ہی کلمہ میں آتے ہیں کیونکہ تنوین تو کلمہ کے آخر ہی میں آتی ہے اور نون ساکن کلمہ کے درمیان میں بھی اور کلمہ کے آخر میں بھی آتا ہے، اس لئے تنوین کی چھ، نون ساکن متوسطہ کی چھ اور نون ساکن متطرفہ کی چھ مثالیں آئی ہیں، یہ کل اٹھارہ مثالیں بنتی ہیں ان کو کتب تجوید میں دیکھا جا سکتا ہے۔

وَقَلْبُهُمَا مِيمًا لَّدَى الْبَا وَأُخْفِيَا ﴿٢٩٠﴾ عَلٰى غُنَّةٍ عِنْدَ الْبَوَاقِي لِيَكْمُلَا

اور (تیرا) بدل لینا (ثابت) ہے ان دونوں (یعنی نون ساکن وتنوین) کا میم سے باء کے پاس، اور وہ دونوں (نون ساکن وتنوین) اخفاء سے پڑھے گئے ہیں غنہ کیساتھ باقی (پندرہ حروف) کے پاس، تاکہ (اس اخفاء کے سبب) دونوں (نون) کامل (اور تلفظ میں عمدہ) ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوم: سوم اقلاب، یا ابدال اور یہ صرف بار سے پہلے ہوتا ہے، جیسے اَنۢبِئُوۡنِیۡ، سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ، مِنۢ بَعۡدِ پس تمام قرار بار سے پہلے نون ساکن وتنوین دونوں کو خالص میم سے بدل کر اس میم کو غنہ اور اخفار سے پڑھتے ہیں، ادغام نہیں کرتے، کلامِ عرب میں میم ساکن کے بعد اسی کلمہ میں بار نہیں آئی، صرف اقلاب کی صورت میں بار سے پہلے آجاتی ہے، اور اقلاب کی صورت میں صرف اخفار ہی ہوتا ہے اور اسکا تلفظ اخفار شفوی اصلی کی طرح ہوتا ہے اور اس کی مقدار بھی ایک الف کے برابر ہے، پس اقلاب والی میم کا اظہار کسی کے لئے بھی جائز نہیں۔

چہارم اخفار: اور یہ الف سمیت چودہ حروف کو نکال کر باقی پندرہ حروف سے پہلے ہوتا ہے، اور اس صورت میں بھی نون ساکن متوسطہ بھی ہوتا ہے اور متطرفہ بھی اور تنوین کے بعد بھی۔ یہ سب حروف دوسرے کلمہ کے شروع میں آئے ہیں، ان پندرہ حروف سے پینتالیس مثالیں بن جاتی ہیں:۔ پندرہ نون متوسطہ کی، پندرہ نون متطرفہ کی اور پندرہ تنوین کی، ان کی مثالیں کتب تجوید میں دیکھیں۔

حالتِ اخفار: اظہار وادغام کی درمیانی کیفیت کا نام ہے، نون کے اخفار کے معنیٰ ہیں: نون کی ذات کو بالکل معدوم کر کے صرف اس کی صفتِ غنہ کو باقی رکھنا، اس میں نون کا زبان سے تعلق نہیں رہتا، پس نون اور میم کے اخفار میں فرق یہ ہے کہ میم میں تو اس کی ذات اور غنہ دونوں چیزیں باقی رہتی ہیں اور میم کا اپنے ہی مخرج سے تعلق رہتا ہے، مگر میم کسی قدر ضعیف اور ہلکی ادا ہوتی ہے، اور نون کے اخفار میں صرف غنہ رہتا ہے حرف نہیں رہتا اور نہ مخرج کیساتھ تعلق رہتا ہے، یہ پانی پتی شیوخ اور بعض دوسرے محققین کی رائے ہے، ہمارے مشائخ اور دوسرے محققین کی تحقیق یہ ہے کہ نون مخفاۃ میں مخرج اصلی کا بھی خفیف سا تعلق ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْفَتْحِ وَالْاِمَالَةِ وَبَيْنَ اللَّفْظَيْنِ

تشریح: فتح کے معنیٰ ہیں حرف کا تلفظ کرتے ہوئے منہ اور آواز کا کھولنا اور امالہ لغت میں جھکاؤ کو کہتے ہیں یعنی فتحہ کو کسرہ کی طرف اور الف کو یار کی طرف جھکانا، اگر جھکاؤ کم ہو تو امالہ صغریٰ، تقلیل اور بین بین کہلائے گا، اور اگر جھکاؤ زیادہ ہو تو امالہ کبریٰ، اضجاع وغیرہ کہیں گے۔

اس میں بحث ہے کہ فتح اصل ہے یا امالہ، اور حق یہ ہے کہ فتح ہی اصل ہے، کیونکہ یہ سبب پر موقوف نہیں اور امالہ سبب پر موقوف ہے، نیز امالہ کے تمام موقعوں میں فتح بھی جائز ہے لیکن فتح کے موقعوں میں امالہ نہیں، اور امالہ کے بڑے بڑے سبب دو ہیں:۔ ① کسرہ ② یار

وَحَمْزَةُ مِنْهُمْ وَالْكِسَائِيُّ بَعْدَهُ ۲۹۱ اَمَالَا ذَوَاتِ الْيَاءِ حَيْثُ تَاَصَّلَا

اور حمزہ نے جو انہیں (قرار سبعہ) میں سے ہیں اور کسائی نے جو ان (حمزہ) کے بعد ہیں، امالہ کیا ہے دونوں نے یار والے (الفات) کا، اسلئے کہ وہ (یار امالہ کے اسباب کے بارے میں) اصل ہوگئی ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ حمزہ اور کسائی نے ہر اس الف میں امالہ کبریٰ کیا ہے جو ① تحقیقاً یار سے بدلا ہوا ہو ② کلمہ کے آخر میں یعنی لام کلمہ میں ہو ③ اسم میں ہو جیسے اَلْهُدٰى، اَلْهَوٰى، اَلزِّنٰى، وَمَاْوٰىهُ، وَمَثْوٰىكُمْ اور جیسے اَدْنٰى، اَزْكٰى، اَلْاَعْلٰى، اَلْاَتْقٰى ④ خواہ فعل میں ہو جیسے اَتٰى، رَمٰى، سَعٰى، تَخْشٰى، وَيَرْضٰى فَسَوّٰى، اِبْتَلٰى، اِسْتَعْلٰى، پس:۔ [۱] وَسَارِبٌ، نَآئِمٌ، قَآئِمٌ، ان تین میں امالہ اس لئے نہیں ہوگا کہ نہ تو الف کلمہ کے آخر میں ہے اور نہ یار سے بدلا ہوا ہے، بلکہ زائد ہے۔ [۲] وَمَنٰوةَ اور اَلْحَيٰوةَ ان دونوں میں امالہ اس لئے نہیں ہوگا کہ ان میں بعض کے قول پر الف واؤ سے اور بعض کی رائے پر یار سے بدلا ہوا ہے پس تحقیقاً یار سے بدلا ہوا نہیں ہے۔ [۳] دُعَاءُ اور عَصَاهُ ان دونوں میں الف واؤ سے بدلا ہوا ہے، اس لئے ان میں بھی امالہ نہیں ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتَثْنِيَةُ الْاَسْمَاءِ تَكْشِفُهَا وَاِنْ ۲۹۲ رَدَدْتَ اِلَيْكَ الْفِعْلَ صَادَفْتَ مَنْهَلا

اور (تیرا) اسموں کو تثنیہ بنالینا ان (امالہ کے الفات کے یائی ہونے) کو ظاہر کر دے گا۔ اور اگر لوٹا لے گا تو اپنی طرف فعل کو (اور متکلم کا صیغہ بنالے گا) تو تو پالے گا پانی پینے کے گھاٹ کو۔

شرح: یعنی اس چیز کی پہچان قدرے مشکل تھی کہ یہ الف یاء سے بدلا ہوا ہے یا واؤ سے، اس کیلئے ناظم نے ایک آسان طریقہ بتادیا کہ وہ الف اسم میں ہو تو اسکا تثنیہ بنا کر دیکھ لو، اور اگر فعل میں ہو تو ماضی معروف سے واحد متکلم کا صیغہ بنالو، اگر اسم کے تثنیہ اور فعل کے متکلم میں الف کی جگہ یاء آئے تو اس کو یاء سے بدلا ہوا سمجھ لینا اور اگر واؤ آئے تو واؤ سے بدلا ہوا سمجھنا جیسے فَتٰىهَا (یوسف ع ۴)، اَلْعَمٰى (فصلت ع ۲) انکا تثنیہ فَتَيَانِ اور اَلْعَمَيَانِ ہے، اسلئے فَتٰى اور اَلْعَمٰى کے الف میں امالہ ہوگا، اور اَلصَّفَا (بقرہ ع ۱۹) اور شَفَا (ال عمران ع ۱۱ وتوبہ ع ۱۳) اور سَنَا (نور ع ۶) اور عَصَا اور اَبَا اَحَدٍ انکا تثنیہ اَلصَّفَوَانِ، شَفَوَانِ، سَنَوَانِ عَصَوَانِ، اَبَوَانِ ہے، اسلئے ان پانچوں کلمات کے الف میں امالہ نہیں ہوگا، کیونکہ ان میں الف یاء سے بدلا ہوا نہیں ہے اور فعلوں کی مثالیں یہ ہیں:۔ سَعٰى سے سَعَيْتُ، رَمٰى سے رَمَيْتُ، عَفَا سے عَفَوْتُ، دَعَا سے دَعَوْتُ، پس سَعٰى اور رَمٰى کے الف میں تو امالہ ہوگا اور عَفَا اور دَعَا کے الف میں نہ ہوگا، اور ایسے ہی هَدٰى اور اِشْتَرٰىهُ کے الف میں بھی امالہ ہوگا، کیونکہ یہ فعل ہیں اور ان سے متکلم کا صیغہ هَدَيْتُ، اِشْتَرَيْتُ ہے، اور اَلْهَوٰى اور هُدٰىهُمْ کے الف میں بھی امالہ ہوگا، کیونکہ یہ دونوں اسم ہیں اور ان کا تثنیہ اَلْهَوَيَانِ اور هُدَيَانِ ہے۔

هَدٰى وَاشْتَرٰىهُ وَالْهَوٰى وَهُدٰىهُمْ ۲۹۳ وَفِي اَلِفِ التَّاْنِيْثِ فِي الْكُلِّ مَيَّلا

(اس یائی الف کی مثالیں) هُدٰى اور اِشْتَرٰىهُ اور اَلْهَوٰى اور هُدٰىهُمْ (کی طرح) ہیں۔ اور تانیث کے الف میں (یعنی اسکے) تمام (کلمات) میں بھی انہیں دونوں (حمزہ اور کسائی) نے امالہ کیا ہے، (پس اس شعر کے پہلے مصرعہ میں مثالیں دینا مقصود ہے)۔

وَكَيْفَ جَرَتْ فَعْلٰى فَفِيهَا وُجُودُهَا ۲۹۴ وَاِنْ ضُمَّ اَوْ يُفْتَحْ فَعَالٰى فَحَصِّلا

اور جیسے بھی جاری ہو فِعْلٰى (کے وزن پر یعنی اس کی فاء مفتوح ہو یا مکسور یا مضموم)، اس (فِعْلٰى کے وزن کے تمام کلمات) میں اس (تانیث کے الف) کا وجود ہے۔ اور اگر ضمہ سے پڑھا جائے یا فتحہ سے پڑھا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَعَالٰی (کا فاء کلمہ) تو تو (اس میں بھی تانیث کے الف کو) ضرور حاصل کر لے۔

تشریح: تانیث کے الف سے وہ الف مراد ہے جو اصل حروف میں سے نہ ہو اور کلمہ کے چوتھے یا اس سے زائد حرف کی جگہ آرہا ہو، جو حقیقی یا مجازی مؤنث پر دلالت کرتا ہو، اور چونکہ علم صرف نہ جاننے والوں کو اس الف کا معلوم کرنا مشکل تھا، اس لئے اس کی نہایت آسان پہچان بتادی کہ تانیث کا الف وہ ہے جو ان پانچ وزنوں میں سے کسی ایک کے آخر میں آتا ہے:۔

۱ فَعْلٰی جیسے دَعْوٰی، تَقْوٰی، قَتْلٰی

۲ فِعْلٰی جیسے اِحْدٰی، سِیْمَا، ضِیْزٰی، ذِکْرٰی

۳ فُعْلٰی جیسے اَلْقُصْوٰی، اَلْقُرْبٰی، اَلدُّنْیَا، اَلْعُلْیَا، اَلْاُنْثٰی

۴ فَعَالٰی جیسے یَتٰمٰی، اَلْاَیَامٰی، اَلْحَوَایَا، اَلنَّصٰرٰی

۵ فُعَالٰی جیسے کُسَالٰی، فُرَادٰی، سُکٰرٰی، اُسٰرٰی، یہ الف یاء سے بدلا ہوا تو نہیں ہے، لیکن اس کو بدلے ہوئے کے مشابہ قرار دیکر اس میں امالہ کرتے ہیں اور یَحْیٰی، عِیْسٰی، مُوْسٰی بھی اسی قسم میں شامل ہیں کیونکہ گو یہ عجمی کلمات ہیں اور وزن عربی کلمات کا ہوا کرتا ہے، لیکن عربی زبان میں نقل کرنے کے بعد ان کو بھی انہیں وزنوں پر سمجھا گیا ہے، اسی لئے ان میں امالہ جاری کر دیا گیا جو عربی کلمات کے احکام میں سے ہے، یہ بات توجیہ کے درجہ میں ہے، اصل میں تو روایۃً ثابت ہے۔

وَفِی اسْمٍ فِی الِاسْتِفْهَامِ اَنّٰی وَفِیْ مَتٰی ۲۹۵ مَعًا وَّعَسٰی اَیْضًا اَمَالَا وَقُلْ بَلٰی

اور (اس) اسم (یعنی) اَنّٰی میں (جو) استفہام (کے معنیٰ) میں (استعمال کیا گیا) ہے، اور مَتٰی میں (بھی) ان دونوں (یعنی حمزہ اور کسائی) نے امالہ کیا ہے، اس حال میں کہ یہ دونوں (حضرات امالہ کرنے میں) شریک ہیں۔ اور (ان دونوں نے) رجوع کرنے والے بن کر عَسٰی (کے الف) کو (بھی امالہ سے پڑھا ہے)، اور تو کہہ دے کہ بَلٰی (کا الف بھی دونوں کیلئے امالہ سے پڑھا گیا ہے)۔

تشریح: اس شعر میں چار لفظوں کے امالہ کا ذکر ہے :۔ مَتٰی، عَسٰی، بَلٰی، اَنّٰی استفہامیہ، ان چاروں کے الف میں حمزہ کسائی دونوں کیلئے امالہ ہے، اَنّٰی چار معنوں میں استعمال ہوتا ہے، لیکن امالہ اَنّٰی استفہامیہ میں ہوتا ہے جس کی پہچان یہ ہے کہ اسکے بعد شَلَیْتَہٗ کے پانچ حرفوں میں سے کوئی حرف ہوتا ہے جیسے اَنّٰی شِئْتُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنّٰی لَكِ، اَنّٰی یَكُوْنُ، فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ، اَنّٰی هٰذَا، دوسری پہچان یہ ہے کہ اَنّٰی کی جگہ اَیْنَ، كَیْفَ مَتٰی لے آئیں تو معنیٰ درست رہیں، ناظم نے اَنّٰی کیساتھ استفہام کی قید لگائی ہے جس سے اَنَّا نَأْتِی الْاَرْضَ جیسے کلمات نکل گئے، پس ان میں امالہ نہیں ہوگا، کیونکہ اَنَّا مشبّہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کیساتھ آرہا ہے۔

وَمَا رَسَمُوْا بِالْیَاءِ غَیْرَ لَدٰی وَمَا ۲۹۶ زَكٰی وَاِلٰی مِنْ بَعْدِ حَتّٰی وَقُلْ عَلٰی

اور (انہیں دونوں نے) ان (الفات) کا (بھی امالہ کیا ہے) جن کو ان (عثمانی مصاحف کے کاتبین) نے یاء سے لکھا ہے، سوائے لَدٰی اور مَازَكٰی اور (اس) اِلٰی کے (جو ذکر میں) ان (دونوں یعنی لَدٰی اور مَازَكٰی) کے بعد ہے، اور (سوائے) حَتّٰی کے۔ اور تو کہہ دے کہ عَلٰی بھی (مستثنیٰ ہے، پس ان پانچ کلمات میں کسی کیلئے بھی امالہ نہیں ہے)۔

مفہوم: وہ تمام الفات جو مصاحف میں بصورت یاء ہیں، اسم میں ہوں خواہ فعل میں، اصلی ہوں یا زائد جیسے یٰوَیْلَتٰی، یٰحَسْرَتٰی، یٰاَسَفٰی، اور وَفٰی، جَزٰی، لَقٰی، نَجّٰنَا، ان میں بھی حمزہ کسائی نے امالہ کیا ہے لیکن اس قسم میں سے پانچ کلمات مستثنیٰ ہیں:۔ [۱] لَدٰی دو جگہ (یوسف ع ۳ وغافر ع ۲ میں) [۲] مَازَكٰی (نور ع ۳) [۳] اِلٰی جارہ جس جگہ بھی آئے [۴] حَتّٰی [۵] عَلٰی یہ دونوں بھی، گو ان پانچوں کلمات میں بھی الف بصورت یاء ہے، لیکن کسی قراءۃ پر بھی ان میں امالہ نہیں ہے۔

وَكُلُّ ثُلَاثِیٍّ یَزِیْدُ فَاِنَّهٗ ۲۹۷ مُمَالٌ كَزَكّٰهَا وَاَنْجٰی مَعَ ابْتَلٰی

اور ہر وہ ثلاثی (یعنی تین حرفی لفظ) جو (علامت مضارع وغیرہ کسی زائد حرف کے مل جانے کی بناء پر حروف کے لحاظ سے) مزید ہو جائے، (خواہ باب کے اعتبار سے مجرد ہی رہے) وہ بھی امالہ سے پڑھا گیا ہے (یعنی اس کے الف میں بھی دونوں امالہ کرتے ہیں، اور اس قسم کی مثال) زَكّٰهَا اور اَنْجٰی کی طرح ہے، اس حال میں کہ وہ اِبْتَلٰی کے ساتھ ہے۔

مفہوم: یعنی ان تمام کلمات کے آخری الفات میں حمزہ کسائی نے امالہ کیا ہے جو پہلے تین حرفی ہوں اور ان کا الف واؤ سے بدلا ہوا ہو پھر علامت مضارع یا کوئی اور زائد حرف مل جانے کے سبب تین سے زیادہ حرف والے ہو گئے ہوں، عام ہے کہ وہ ثلاثی مجرد ہی میں رہیں یا مزید کے کسی باب میں داخل ہو جائیں، جیسے تَلَا سے یُتْلٰی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَعَا سے یُدْعٰی، زَکٰی سے زَکّٰھَا، نَجَا سے اَنْجٰنَا، بَلَا سے اِبْتَلٰی اور جیسے تَجَلّٰی، اِعْتَدٰی اِسْتَعْلٰی اور اَفْعَلُ کے وزن والے اسم بھی اسی قسم میں شامل ہیں جیسے اَرْبٰی، اَزْکٰی، اَعْلٰی کیونکہ حروف کی زیادتی کے سبب یہ واوی کلمات بھی یائی بن جاتے ہیں، چنانچہ ان سے ماضی کے متکلم میں اور اسموں کے تثنیہ میں الف کے بجائے یاء آجاتی ہے جیسے اِعْتَدٰی سے اِعْتَدَیْتُ اور اَرْبٰی سے اَرْبَیَانِ وغیرہ، گو عَدٰی اور رَبٰی میں یاء نہیں تھی، اسی طرح اوروں کو بھی سمجھ لو۔

اسباب امالہ ایک نظر میں: ۱ یاء سے بدلے ہوئے الفات میں امالہ اس لئے ہے کہ اس کی اصل کی طرف اشارہ ہو جائے کہ یہ الف یاء سے بدلا ہوا ہے، اگرچہ مصاحف میں وہ بصورت یاء نہ ہو۔ ۲ فَعْلٰی فِعْلٰی فُعْلٰی اور فَعَالٰی فُعَالٰی کے پانچ اوزان پر آنے والے کلمات کے الفات میں امالہ اس لئے ہے کہ اس کی تانیث کی طرف اشارہ ہو جائے، اگرچہ کہیں ان کا الف بصورت یاء نہ ہو جیسے اَلْحَوَایَا، ایسے ہی کسرہ بھی امالہ کے اسباب میں سے ہے، اس کا بیان آگے آرہا ہے۔

وَلٰکِنَّ اَحْیَا عَنْھُمَا بَعْدَ وَاوِہٖ ۲۹۸ وَفِیْمَا سِوَاہُ لِلْکِسَائِیِّ مُیِّلَا

اور لیکن اَحْیَا (جو ہے) اس حال میں کہ وہ اپنے واؤ کے بعد ہو (جو صرف وَاَحْیَا نجم ع ۳ میں ہے، اس کا امالہ تو) ان دونوں (حمزہ وکسائی) سے ہے، اور اس (واؤ والے اَحْیَا) کے سوا (تمام صورتوں) میں (صرف) کسائی کیلئے (اَحْیَا میں) امالہ (واقع) کیا گیا ہے۔

نفوم: اَحْیَا تین طرح آتا ہے:۔ ۱ واؤ کے بعد جو صرف اَمَاتَ وَاَحْیَا (نجم ع ۳) میں ہے، اس میں حمزہ وکسائی دونوں کے لئے امالہ ہے۔ ۲ فاء یا ثُمَّ عاطفہ کے بعد ہو جیسے فَاَحْیَابِہٖ، فَاَحْیَاکُمْ، ثُمَّ اَحْیَاھُمْ۔ ۳ فاء، ثُمَّ، واؤ ان تینوں کے بغیر ہو جیسے وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ، پس بعد کی دونوں صورتوں میں صرف کسائی کیلئے امالہ ہے، اور اَحْیَا النَّاسَ میں صرف وقفاً امالہ ہوگا۔

وَرُءْیَایَ وَالرُّءْیَا وَمَرْضَاتَ کَیْفَ مَا ۲۹۹ اَتٰی وَخَطَایَا مِثْلُہٗ مُتَقَبَّلَا

اور رُءْیَایَ اور اَلرُّءْیَا اور مَرْضَاتَ جس طرح بھی آئے، (ان کا امالہ بھی صرف کسائی کیلئے ہے)۔ اور خَطَایَا (بھی کسی طرح کا ہونے میں اور امالہ میں) اسی (مَرْضَاتَ) کے مانند ہے، اس حال میں کہ یہ (خَطَایَا امالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے) قبول کیا ہوا ہے۔

وَمَحْيَاهُمْ اَيْضًا وَّحَقَّ تُقَاتِهٖ ۳۰۰ وَفِیْ قَدْ هَدٰنِیْ لَیْسَ اَمْرُكَ مُشْكِلَا

اور مَحْيَاهُمْ (جاثیہ ع ۲) اور حَقَّ تُقٰتِهٖ (ال عمران ع ۱۱ کا امالہ) بھی (انہیں کیلئے) ہے، اور قَدْ هَدٰنِیْ (انعام ع ۹) میں (بھی امالہ انہیں کیلئے ہے)، تیرا (ان کلمات کے امالہ کو کسائی کیلئے خاص کر دینے کا) معاملہ (تجھے) دشواری میں ڈالنے والا نہیں ہے۔

وَفِی الْكَهْفِ اَنْسَانِیْ وَمِنْ قَبْلُ جَاءَ مَنْ ۳۰۱ عَصَانِیْ وَاَوْصٰنِیْ بِمَرْيَمَ يُجْتَلَا

اور کہف (ع ۹) میں (وَمَا) اَنْسٰنِيْهُ (کا امالہ) اور (اس اَنْسٰنِيْهُ سے) پہلے (وَ) مَنْ عَصَانِیْ (ابراہیم ع ٦ کا امالہ بھی انہیں کیلئے) آیا ہے، اور مریم میں (وَ) اَوْصٰنِیْ (کا امالہ بھی انہیں کے لئے کتابوں میں) دیکھا جاتا ہے، (پس ان تینوں کا امالہ بھی صرف کسائی کیلئے ہے)۔

وَفِيْهَا وَفِیْ طٰسِيْنَ اٰتٰنِیَ الَّذِیْ ۳۰۲ اَذَعْتُ بِهٖ حَتّٰی تَضَوَّعَ مَنْدَلَا

اور اس (مریم ع ۲) میں اور طٰسٓ (نمل ع ۳) میں اٰتٰنِیْ (کے دوسرے الف کا امالہ بھی انہیں کیلئے) ہے۔ (تو اس اٰتٰنِیْ کو لے لے) جس کو میں نے (اپنے بیان کے ذریعہ) ظاہر کر دیا ہے، یہاں تک کہ یہ (اٰتٰنِیْ امالہ کے ساتھ) مہک گیا ہے عودِ ہندی کے اعتبار سے۔

وَحَرْفُ تَلٰهَا مَعْ طَحٰهَا وَفِیْ سَجٰی ۳۰۳ وَحَرْفُ دَحٰهَا وَهْیَ بِالْوَاوِ تُبْتَلَا

اور تَلٰهَا کا لفظ اس حال میں کہ یہ طَحٰهَا کیساتھ ہے (دونوں وَالشَّمْسِ میں ہیں)، اور سَجٰی (وَالضُّحٰی کے الف) میں اور دَحٰهَا (نٰزعٰت) کا لفظ (بھی انہیں کیلئے امالہ سے پڑھا گیا ہے)۔ اور یہ (چاروں کلمات) واوٌ کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں۔

نفعوم: شعر ۲۹۸ کے وَفِيْمَا سِوَاهُ... الخ سے لے کر شعر ۳۰۳ تک کے ساڑھے پانچ اشعار میں وہ سولہ کلمات آئے ہیں جن کا امالہ صرف کسائی کیلئے ہے۔ [۱] اَحْيَا تین طرح آتا ہے جس کی تفصیل شعر ۲۹۸ کے پہلے مصرع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ضمن میں گزر چکی ہے، یہاں وہ اَحْیَا مراد ہے جو واوٗ کے بغیر ہو۔ [۲] وہ رُءْ یَایَ جس کے بعد یاء متکلم ہو جو دو جگہ (یوسف ع ٦ و ع ١١) میں ہے۔ [۳] اَلرُّءْ یَا (جوالْ کے ساتھ ہو) چار جگہ ہے (یوسف ع ٦، صٰفّٰت ع ۳، فتح ع ۴ اور اسراء ع ٦) لیکن اسراء والے میں امالہ صرف وقفاً ہوگا۔ اور رُءْ یَاكَ کا امالہ آگے بیان ہوگا۔ [۴] مَرْضَاتِ جس طرح بھی آئے۔ [۵] خَطَایَا جس طرح بھی آئے، امالہ اس کے دوسرے الف میں ہوگا۔ [٦] وَمَحْیَاهُمْ (جاثیہ ع ۲) [۷] حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران ع ١١) [۸] قَدْ هَدٰنِیْ (انعام ع ۹)۔ [۹] وَمَا اَنْسٰنِیْهُ (کہف ع ۹)۔ [۱۰] وَمَنْ عَصَانِیْ (ابراہیم ع ٦) [۱۱] وَاَوْصٰنِیْ (مریم ع ۲)۔ [۱۲] اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ (مریم ع ۲) اور اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ (نمل ع ۳)۔ [۱۳] دَحٰهَا (نزعت ع ۲)۔ [۱۴] تَلٰهَا (الشمس)۔ [۱۵] طَحٰهَا (الشمس)۔ [۱٦] سَجٰی (والضحیٰ)، پس یہ سولہ کلمات وہ ہیں جن میں امالہ صرف کسائی کیلئے ہے۔

توضیح: [۱] آل عمران والے حَقَّ تُقٰتِهٖ کے ساتھ حَقَّ کی قید احترازی ہے، اس سے مِنْهُمْ تُقٰةً (آل عمران ع ۳) نکل گیا۔ پس اس میں امالہ دونوں کیلئے ہے۔ [۲] قَدْ هَدٰنِیْ (انعام ع ۹) میں قَدْ کی قید احتراز کیلئے ہے۔ اس سے اِنَّنِیْ هَدٰنِیْ (انعام ع ۲۰) اور هَدٰنِیْ لَکُنْتُ (زمر ع ٦) نکل گئے۔ [۳] اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ اور اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ کے ساتھ مریم اور نمل کی قید احترازی ہے۔ اس سے وَاٰتٰنِیْ (ہود ع ۳ و ع ٦) والے نکل گئے۔ پس قیود سے نکلنے والے تمام کلمات میں حمزہ وکسائی کیلئے امالہ ہے۔ [۴] آخری چار کلمات دَحٰهَا تَلٰهَا، طَحٰهَا اور اِذَا سَجٰی کا الف واوی ہے مگر امالہ ہوگا۔

وَاَمَّا ضُحٰهَا وَالضُّحٰی وَالرِّبٰوا مَعَ الْـ ۳۰۴ ـقُوٰی فَاَمَالَاهَا وَبِالْوَاوِ تُخْتَلَا

اور رہا (واوی کلمات میں سے) ضُحٰهَا اور اَلضُّحٰی اور اَلرِّبٰوا، اس حال میں کہ یہ (تینوں) اَلْقُوٰی کے ساتھ ہیں، سوان (کے الفات) کا (حمزہ کسائی) دونوں نے امالہ کیا ہے، اس حال میں کہ یہ (چاروں کلمات) واوٗ کے ساتھ چنے جاتے ہیں۔

شرح: اس سے پہلے شعر میں وہ چار واوی کلمات بیان ہوئے ہیں جن کے الفات میں امالہ صرف کسائی کیلئے ہے اور یہ مذکورہ چار کلمات بھی واوی ہیں، ان کے الفات میں امالہ دونوں کیلئے ہے۔ اور اَلرِّبٰوا میں تو امالہ ہر جگہ ہے لیکن مِنْ رِّبًا (روم ع ۴) میں امالہ دونوں کیلئے صرف وقفاً ہے اور گو اَلْعُلٰی (طٰہٰ ع ۱) کا الف بھی واوی ہے اور اسمیں امالہ دونوں کیلئے ہے، لیکن اسکا ذکر مستقل طور پر ابھی رءوسِ آیات والے کلمات کے امالہ میں آرہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَرُءْيَاكَ مَعْ مَثْوَايَ عَنْهُ لِحَفْصِهِمْ ۳۰۵ وَمَحْيَايَ مِشْكٰوةٍ هُدَايَ قَدِ انْجَلَا

اور رُءْيَاكَ اس حال میں کہ یہ مَثْوَايَ کے ساتھ ہے۔ اور (وَ) مَحْيَايَ (اور) كَمِشْكٰوةٍ (اور) هُدَايَ (ان پانچوں کے الف کا امالہ) ان (کسائی) سے (منقول ہوکر) ان (قراء) میں کے حفص (دوری) کیلئے ہے، یہ (خصوصیت والی نقل) خوب ظاہر ہوگئی ہے۔

تشریح: ذیل کے پانچ کلمات میں صرف کسائی کے دوری کیلئے امالہ ہے:۔ [۱] رُءْيَاكَ (یوسف ع ۱) [۲] مَثْوَايَ (یوسف ع ۳) [۳] وَمَحْيَايَ (انعام ع ۲۰)۔ [۴] كَمِشْكٰوةٍ (نور ع ۵)۔ [۵] هُدَايَ (بقرہ ع ۴ وطٰہٰ ع ۷)۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ ہر کلمہ کے امالہ کا سبب اور ماخذ فوراً ذہن میں آجانا چاہیئے، اس کے بغیر مہارت حاصل نہیں ہوگی۔

وَمِمَّا أَمَالَاهُ أَوَاخِرُ آيِ مَا ۳۰۶ بِطٰهٰ وَآيِ النَّجْمِ كَيْ تَتَعَدَّلَا

اور ان موقعوں میں سے کہ جن میں امالہ کیا ہے ان دونوں (حمزہ کسائی) نے، ان آیات کے آخر والے (الفات) ہیں جو سورہ طٰہٰ میں ہیں، اور نجم کی آیات کے آخر والے (الفات) میں بھی، تاکہ یہ (تمام آیات کے آخری الفات امالہ کے سبب تلفظ میں) یکساں ہوجائیں۔

وَفِي الشَّمْسِ وَالْأَعْلٰى وَفِي اللَّيْلِ وَالضُّحٰى ۳۰۷ وَفِي اقْرَأْ وَفِي وَالنّٰزِعَاتِ تَمَيَّلَا

اور (سورہ) اَلشَّمْسِ اور اَلْأَعْلٰى میں اور اَللَّيْلِ (اور) وَالضُّحٰى میں اور اِقْرَأْ میں اور وَالنّٰزِعٰتِ (کی آیتوں کے آخری الفات) میں امالہ کیا ہے ان دونوں (حمزہ کسائی) نے۔

وَمِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ فِي الْ ۳۰۸ مَعَارِجِ يَامِنْهَالُ أَفْلَحْتَ مُنْهِلَا

اور اس (نزٰعت) کے نیچے (والی سورہ عَبَسَ میں) پھر قِيٰمَة میں اور معارج میں (ان نو سورتوں کی آیتوں کے آخری الفات میں بھی دونوں نے امالہ کیا ہے)۔ يَامِنْهَالُ: اے اونٹ کو بار بار پانی کے گھاٹ پر لانے والے، اَفْلَحْتَ: تو کامیاب ہوگیا ہے، مُنْهِلَا: اس حال میں کہ تو پانی کے گھاٹ پر لانے والا (اور عطا کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا) ہے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا پانچ قسموں کی طرح ان گیارہ سورتوں یعنی طٰہٰ، نَجم، مَعَارِج قِیٰمَة نٰزِعٰت، عَبَسَ، اَعلٰی، شَمس، وَالَّیل، وَالضُّحٰی اور عَلَق کی آیتوں کے آخری الفات میں بھی حمزہ کسائی دونوں کیلئے امالہ کبریٰ ہے، اور آیتوں کے آخری کلمات کو رءوسِ آیات کہتے ہیں، لیکن قرارۃ کی کتابوں میں اکثر جگہ رءوسِ آیات سے انہیں گیارہ سورتوں کی آیتوں کے آخری الفات مراد ہوتے ہیں، پس ① جو الفات ② تحقیقاً یا تقدیراً ③ ان سورتوں کی آیات کے ④ آخر میں ہوں ⑤ حمزہ کیلئے امالہ سے مستثنٰی بھی نہ ہوں ⑥ تنوین سے بدلے ہوئے بھی نہ ہوں، عام ہے کہ یہ الفات واوی کلمات میں ہوں خواہ یائی میں، نیز اصلی ہوں یا زائد اسم میں ہوں خواہ فعل میں، جب یہ چھ شرطیں پائی جائیں تو حمزہ اور کسائی دونوں ان تمام آیتوں میں امالہ کرتے ہیں اور پھر ان میں سے تین سورتیں اَعلٰی، شَمس، لَیل تو ایسی ہیں جن کے تمام فواصل میں امالہ ہے، لیکن وَالشَّمس میں فَعَقَرُوْهَا پر مدنی اول اور مکی کیلئے ایک قول کی رو سے آیت تو ہے مگر اس میں امالہ اسلئے نہیں کہ ھاء سے پہلے الف کے بجائے واو ہے، جس میں امالہ کی صلاحیت ہی نہیں۔

رَمٰی (صُحْبَةٌ) اَعْمٰی فِی الِاسْرَاءِ ثَانِیًا ۳۰۹ سِوًی وَّسُدًی فِی الْوَقْفِ عَنْهُمْ تَسَبَّلَا

(اور لفظ) رَمٰی (انفال ع ۲ میں اور) اسرا (ع ۸) میں اَعْمٰی (کے الف کا امالہ)، اس حال میں کہ یہ (اس سورۃ کا) دوسرا (اَعْمٰی) ہے، صُحْبَةٌ (شعبہ حمزہ کسائی کی قرارۃ) ہے، (اور صرف) وقف میں سِوًی (طٰہٰ ع ۳) اور سُدًی (قِیٰمَة ع ۲ کا امالہ بھی) انہیں (حضرات) سے مقید ہوا ہے۔

تشریح: ذیل کے چار کلمات میں شعبہ حمزہ کسائی کیلئے امالہ ہے:۔ [۱] رَمٰی (انفال ع ۲) [۲] دوسرا اَعْمٰی جو فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (اسراع ۸) میں ہے، رہا اسی سورۃ کا پہلا والا اَعْمٰی جو فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی میں ہے، اس کے امالہ میں شعبہ حمزہ کسائی کیساتھ بصری بھی شریک ہیں (اسکا ذکر اگلے شعر میں آرہا ہے) [۳] سِوًی (طٰہٰ ع ۳) [۴] سُدًی (قیامہ ع ۲) دونوں کی تنوین کا ابدال حالت وقف ہی میں ہوگا، اسلئے ان میں امالہ بھی وقفاً ہی ہوگا۔

وَرَاءُ تَرَاءٰ (فَـ)ـازَ فِیْ شُعَرَائِهٖ ۳۱۰ وَاَعْمٰی فِی الِاسْرَا (حُـ)ـكْمُ (صُحْبَةٍ) (اَ)وَّلَا

تَرَآءٰ کی راء اپنی شعراء میں (حمزہ کیلئے امالہ کیساتھ) کامیاب ہوگئی ہے۔ اور اسرا میں اَعْمٰی کا (کا امالہ بصری شعبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمزہ کسائی کیلئے) ایک جماعت کا حکم کیا ہوا ہے، اس حال میں کہ وہ (اَعْمٰی) پہلا ہے۔

شرح: یعنی تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ (شعراء ع ۴) کی راء اور اسکے بعد والے الف میں حمزہ کیلئے وصل ووقف دونوں حالتوں میں امالہ ہے، اور جب تَرَآءٰ پر وقف کرتے ہیں تو ہمزہ اور اس کے بعد والے الف میں بھی امالہ کرتے ہیں، کیونکہ یہ یائی کلمات میں سے ہے اور اپنے قاعدہ کے موافق وقفاً مد وقصر کیساتھ ہمزہ کی تسہیل بھی کرتے ہیں پس اس میں وقفاً امالہ والے چار حرف جمع ہو جاتے ہیں یعنی راء اور اس کے بعد کا الف اور ہمزہ اور اس کے بعد والا الف، اس میں ان کیلئے راء کا امالہ ہمزہ کے امالہ کی مناسبت سے ہے، گو وصلاً ہمزہ کا امالہ نہیں رہتا لیکن استصحاب حال یعنی وقف کے حکم کو بدستور باقی رکھنے کیلئے راء میں وصلاً بھی امالہ کرتے ہیں، اور کسائی صرف وقفاً ہمزہ اور اسکے بعد والے الف میں امالہ کرتے ہیں، راء میں نہیں کرتے اور وصلاً راء اور ہمزہ دونوں ہی کا فتح پڑھتے ہیں۔ اور ورش کیلئے بھی وقفاً صرف ہمزہ میں فتح اور تقلیل دونوں ہیں اور ورش کا حکم آگے آرہا ہے۔ اور اسراء ع ۸ کے پہلے اَعْمٰی میں بصری شعبہ حمزہ کسائی کیلئے امالہ ہے، پس بصری کیلئے تو پہلے اَعْمٰی میں امالہ اور دوسرے میں فتح ہے اور شعبہ حمزہ کسائی کیلئے دونوں میں امالہ ہے، ورش کیلئے دونوں میں فتح اور تقلیل دونوں ہیں اور یہ بات آگے آرہی ہے، اور باقیین کیلئے دونوں میں صرف فتح ہے۔

وَمَا بَعْدَ رَاءٍ (شَاعَ (حُـ) كْمًا وَّحَفْصُهُمْ ۳۱۱ يُوَالِيْ بِمَجْرٰىهَا وَفِيْ هُوْدَ اُنْزِلَا

اور (یائی کلمات کا) جو (الف) راء کے بعد ہو، وہ (یعنی اسکا امالہ) شَاعَ حُكْمًا (والے حمزہ کسائی بصری کیلئے) مشہور ہوگیا ہے حکم کے اعتبار سے۔ اور ان (قراء) میں کے حفص، يُوَالِيْ: موافقت کرتے ہیں (ان تینوں کی) مَجْرٰىهَا (کے امالہ) میں، اور ھود (ع ۴) میں یہ (مَجْرٰىهَا) نازل کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی اگر یائی کلمات کا الف راء کے بعد ہو، عام ہے کہ فعل میں ہو جیسے اِشْتَرٰى، اَرٰى، يَرٰى، نَرٰى فَارٰىهُ، يُفْتَرٰى، تَتَمَارٰى، يَتَوَارٰى، خواہ اسم میں ہو تانیث کیلئے ہو جیسے بُشْرٰى، ذِكْرٰى، اُسْرٰى اَلنَّصٰرٰى، سُكٰرٰى، یا لام کلمہ کا ہو جیسے اَلْقُرٰى، اَلثَّرٰى، چنانچہ یائی کلمات ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ امالہ ان میں بھی ہوتا ہے جو یائی سے ملحق ہوں جیسے تَتْرٰى۔

خلاصہ: یہ کہ راء کے بعد والے ہر اس الف میں تینوں کیلئے امالہ ہے جو یاء کی شکل میں ہو، پس اس قسم کے تمام کلمات میں ہر جگہ حمزہ کسائی بصری تینوں امالہ محضہ کرتے ہیں۔ اور اَلتَّوْرٰىةَ میں تفصیل ہے جو ال عمران کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع میں آئے گی۔ اور اسی قسم میں سے یٰبُشْرٰیَ (یوسف ع ۲) میں بصری کیلئے فتح محضہ تقلیل تینوں ہیں، ان میں سے فتح افضل ہے، پھر محضہ اور پھر تقلیل کا درجہ ہے (غیث النفع)۔ اور مَجْرٖىهَا (ھود ع ۴) میں ان تینوں کے ساتھ حفص بھی محضہ کرنے میں شریک ہیں، پس حفص کیلئے اسی ایک کلمہ میں امالہ ہے۔

نَاٰ (شَـ) رْعُ (يُـ) مْنٍ بِاخْتِلَافٍ وَّشُعْبَةٌ ۳۱۲ فِي الْإِسْرَا وَهُمْ وَالنُّوْنُ (ضَـ) وْءُ (سَـ) نًا (تَـ) لَا

(فصلت میں وَ) نَاٰ (بِجَانِبِهٖ کے ہمزہ کا امالہ) شَرْعُ (والے حمزہ کسائی کیلئے بلا خلف اور) يُمْنٍ (والے سوسی کیلئے) خلف کے ساتھ مبارک طریق ہے۔ وَشُعْبَةٌ وَّهُمْ فِي الْإِسْرَا: اور شعبہ اور یہ (تینوں جو ہیں جن میں سے حمزہ کسائی بلا خلف اور سوسی خلف کے ساتھ ہیں، ان کیلئے اسرا میں نَاٰ کے ہمزہ کا امالہ بھی مبارک طریق ہے) اور (نَاٰ کے) نون (کا امالہ بھی) ضَوْءُ سَنًا تَلَا (والے خَلَف اور کسائی کے دونوں راویوں کیلئے) چمکدار روشنی ہے، اس (نون کے امالہ) نے (ہمزہ کے امالہ کی) پیروی کی ہے۔

نفعوم: یعنی وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ (اسراع ۹ و فصلت ع ۶) میں دونوں جگہ چھ قراءتیں ہیں:۔ [۱] خلف اور کسائی کیلئے دونوں جگہ نون اور ہمزہ دونوں کا امالہ محضہ (کیونکہ ان کا ذکر دونوں حرفوں کے امالہ میں دو جگہ آیا ہے)۔ [۲] خلاد کیلئے دونوں جگہ صرف ہمزہ کا امالہ (اسلئے کہ نون کے امالہ میں ان کا ذکر نہیں آیا)۔ [۳] شعبہ کیلئے اسراء والے میں فقط ہمزہ کا امالہ اور فصلت میں نون وہمزہ دونوں کا فتح (اسلئے کہ ان کا ذکر صرف اسراء والے ہمزہ میں آیا ہے)۔ [۴] ورش کیلئے دونوں جگہ ہمزہ میں فتح وتقلیل دونوں اور ان کا ذکر آگے آرہا ہے۔ [۵] ابن ذکوان کیلئے دونوں جگہ وَنَآءَ ہے یعنی الف مقدم اور ہمزہ مؤخر (جیسا کہ اسراء میں آئیگا)۔ [۶] باقی قالون مکی بصری ہشام حفص کیلئے دونوں جگہ نون اور ہمزہ کا فتح۔

اِنّٰهُ (لَـ) هُ (شَـ) افٍ وَّقُلْ اَوْ كِلَاهُمَا ۳۱۳ (شَـ) فٰى وَلِكَسْرٍ اَوْ لِيَاءٍ تَمَيَّلَا

اِنّٰهُ (کا اضجاع) جو ہے، لَهُ شَافٍ (والے ہشام حمزہ کسائی کیلئے) اس (اضجاع) کیلئے شافی (اور کافی دلیل) ہے۔ اور تو کہہ دے کہ اَوْ كِلٰهُمَا (اسراء ع ۳ کا اضجاع) جو ہے شَفٰى (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس نے (بھی دلیل کے اعتبار سے) شفا دی ہے، اور یہ (كِلٰهُمَا کاف کے) کسرہ کی وجہ سے یا (لام کلمہ کی) یاء کی وجہ سے امالہ والا ہوگیا ہے، (یا اِنّٰهُ اور كِلٰهُمَا دونوں کسرہ یا یاء کے سبب امالہ والے ہو گئے ہیں، پس پہلے معنیٰ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَمَيَّلَا کا الف اطلاقی ہے اور دوسرے معنٰی میں تثنیہ کیلئے)۔

شعر: یعنی اِنَّـهُ (احزاب ع ۷) کے الف میں حمزہ کسائی کے ساتھ ہشام کیلئے بھی امالہ ہے اور ورش کیلئے ان کے قاعدہ کے موافق فتح اور تقلیل دونوں ہیں اور ہشام کی شرکت ہی کیلئے اس کو علیٰحدہ بیان کیا ہے۔ اور اَوْ کِلٰهُمَا (اسراء ع ۳) کے الف میں حمزہ اور کسائی کیلئے امالہ ہے، پھر اس کی توجیہ فرمائی کہ کِلٰهُمَا کا امالہ یا تو کاف کے کسرہ کی وجہ سے ہے یا اس لئے کہ لام کے بعد والا الف یاء سے بدلا ہوا ہے، اگرچہ اس میں امالہ انہیں دونوں کیلئے ہے، لیکن اس امالہ کے سبب کے بارے میں اختلاف ہے، اس لئے اس کو علیٰحدہ بیان کیا ہے، وگرنہ اس میں نہ تخصیص ہے اور نہ موافقت۔

فائدہ: کِلَا اور کِلْتَا کا الف بعض کے قول پر واؤ سے بدلا ہوا ہے اسی بناء پر مصاحف میں یہ دونوں بصورت الف ہیں، اور اس صورت میں مذکورہ بالا پانچ قسموں میں یہ شامل نہیں ہیں، اسی لئے اس کو علیٰحدہ بیان کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس کی توجیہ بھی بیان فرمائی۔

وَذُوالرَّاءِ وَرْشٌ بَيْنَ بَيْنَ وَفِي اَرٰى ۳۱۴ كَهُمْ وَذَوَاتِ الْيَا لَهُ الْخُلْفُ جُمِّلَا

اور (یائی کلمات کا) راء والا (الف) جو ہے، ورش نے (اس کو ایسے امالہ سے پڑھا ہے جو فتح کے) درمیان (ہے اور امالہ محضہ کے) درمیان ہے۔ اور (رائی کلمات میں سے) اَرٰكَهُمْ (انفال ع ۵ میں) اور (غیر رائی میں سے) یاء والے (تمام الفات) میں ان (ورش) کیلئے خلف (توجیہ کے ذریعہ) خوبصورت بنا دیا گیا ہے۔

وَلٰكِنْ رُءُوسُ الْاٰيِ قَدْ قَلَّ فَتْحُهَا ۳۱۵ لَهُ غَيْرَ مَا هَا فِيهِ فَاحْضُرْ مُكَمَّلَا

اور لیکن رءوسِ آیات (کے الفات) جو ہیں، (عام ہے کہ واوی ہوں جیسے وَالضُّحٰی اور سَجٰی یا یائی ہوں جیسے لِتَشْقٰٓی اور یَخْشٰی) تحقیق کم ہو گیا ہے فتح ان کا ان (ورش) کیلئے، (یعنی رءوس آیات میں صرف تقلیل ہے) غَيْرَ مَا هَا فِيهِ: سوائے اس (آیت) کے جس (کے آخر) میں ھاء ہو (عام ہے کہ واوی ہو جیسے دَحٰهَا خواہ یائی ہو جیسے جَلّٰهَا)، پس تو (علم کی مجلس میں) حاضر ہو مکمل ہونے کی حالت میں۔

شعر: ان دو شعروں میں ورش کے امالہ کا قاعدہ بیان کیا ہے اور ان کے مذہب پر امالہ والے کلمات کی پانچ قسمیں کر دی ہیں۔ جن میں سے تین پہلے شعر میں ہیں اور دو دوسرے شعر میں، واضح رہے کہ ورش کیلئے صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طٰهٰ کی ھاء میں امالہ محضہ ہے جیسا کہ یونس شعر ۲ میں آئے گا، باقی ہر جگہ بین بین ہی ہے جس کو تقلیل بھی کہتے ہیں، وہ پانچ قسمیں یہ ہیں:۔

۱ اَرٰىكَهُمْ (انفال ع ۵) کے سوا وہ یائی کلمات جن میں الف سے پہلے راء ہو جیسے يَرٰى، تَرٰى، اَرٰىهُ نَرٰىهَا وغیرہ ان کو ذوات الراء اور ایک کو ذوالراء کہتے ہیں، اس قسم میں حمزہ کسائی کیساتھ بصری بھی امالہ محضہ کرتے ہیں، عام ہے کہ یہ کلمات ان رء وس آیات والی گیارہ سورتوں میں ہوں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے نیز ان میں امالہ والے الف کے بعد ھاء ہو جو صرف ذِكْرٰىهَا نٰزِعٰت میں ہے یا نہ ہو جیسے اُخْرٰى، اَلْكُبْرٰى وغیرہ یا رء وسِ آیات کے علاوہ دوسرے موقعوں میں ہوں جیسے اِفْتَرٰى، فَتَرٰىهُ وغیرہ۔

۲ وہ یائی کلمات جن میں الف سے پہلے راء نہ ہو، ان کو ذوات الیاء اور ایک کو ذوالیاء کہتے ہیں اور یہ کلمات رء وسِ آیات میں ہوں اور الف کے بعد ھاء نہ ہو جیسے اَلْحُسْنٰى، طُوٰى وغیرہ، ان دونوں قسموں میں صرف امالہ بین بین یعنی تقلیل ہے، اور اسی طرح رَا کے دونوں حرفوں یعنی راء اور ہمزہ میں بھی ہر جگہ صرف تقلیل ہے۔ عام ہے کہ اس کے بعد حرف متحرک ہو جیسے رَاٰ كَوْكَبًا، رَاٰهُ، رَاٰهَا یا ساکن منفصل ہو اور راء پر وقف کر دیا جائے جیسے رَاَ الْقَمَرَ، کیونکہ اس میں فتح کسی نے بھی نقل نہیں کیا۔

۳ رائی کلمات میں سے اَرٰىكَهُمْ (انفال ع ۵)۔

۴ وہ یائی کلمات جو غیر رائی ہوں اور رء وس آیات میں نہ ہوں جیسے فَاَحْيَاكُمْ، ثُمَّ اسْتَوٰى وغیرہ۔

۵ وہ رء وس آیات جن میں الف کے بعد "ھا" ہو اور الف سے پہلے راء نہ ہو، عام ہے کہ واوی ہوں جیسے دَحٰىهَا وغیرہ خواہ یائی ہوں جیسے بَنٰىهَا وغیرہ، ان تینوں قسموں میں فتح اور تقلیل دونوں ہیں۔

فائدہ: ابو شامہ نے تمام قسموں کے جمع کرنے اور مطلب کو آسان کرنے کی غرض سے ان دونوں شعروں کو اس طرح بدل دیا ہے:۔

وَذُو الرَّاءِ وَرْشٌ بَيْنَ بَيْنَ وَفِي رُءُوْ ... سِ الْاٰيِ سِوَى الَّتِيْ بِهَاهَا تَحَصَّلَا
بِهَا وَاَرٰىكَهُمْ وَذِي الْيَا خِلَافُهُمْ ... كِلَا وَالرِّبٰوا مَرْضَاتَ مِشْكٰوةٍ اُهْمِلَا

ان دو شعروں میں چھ قسمیں بیان کی ہیں۔ اول وہ دو قسمیں ہیں جن میں صرف تقلیل ہے، پھر وہ تین قسمیں ہیں جن میں فتح اور تقلیل دونوں ہیں، پھر وہ چار کلمات ہیں جن میں صرف فتحہ ہے اور تقلیل ناجائز۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: چونکہ ورش کے لئے بدل اور یائی کے اور بدل اور لین کے اور ایسے ہی بدل یائی لین کے جمع ہونے کی صورت میں بہت سی وجوہ پیدا ہو جاتی ہیں، جن میں سے بعض صحیح ہیں اور بعض غیر صحیح، اس لئے طلباء کی سہولت کی غرض سے تمام صورتیں مع ان کی وجوہ کے جدولوں کی شکل میں پیش کی جا رہی ہیں:۔

پہلی قسم: دو دو کے جمع ہونے کی چھ صورتیں

مثال	بدل	یائی	حکم	مثال	یائی	بدل	حکم	مثال	بدل	لین	حکم
١ وَاٰتٰکُمْ (ابراہیم ع۵)	قصر	فتح	صحیح	٢ فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ (بقرہ ع٣)	فتح	قصر	صحیح	٣ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا (بقرہ ع٢١)	قصر	توسط	صحیح
	توسط	تقلیل	صحیح		فتح	طول	صحیح		توسط	توسط	صحیح
	طول	فتح	صحیح		تقلیل	توسط	صحیح		طول	توسط	صحیح
	طول	تقلیل	صحیح		تقلیل	طول	صحیح		طول	طول	صحیح
	قصر	تقلیل	غیرصحیح		تقلیل	قصر	غیرصحیح		قصر	طول	غیرصحیح
	توسط	فتح	غیرصحیح		فتح	توسط	بطریق نشر شاطبیہ سے نہیں		توسط	طول	غیرصحیح

مثال	لین	بدل	حکم	مثال	لین	یائی	حکم	مثال	یائی	لین	حکم
۴ اَفَلَمْ یَایْئَسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (رعد ع۴)	توسط	قصر	صحیح	۵ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی (نسآء ع٦)	توسط	فتح	صحیح	٦ وَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا (بقرہ ع٢٦)	فتح	توسط	صحیح
	توسط	توسط	صحیح		توسط	تقلیل	"		فتح	طول	صحیح
	توسط	طول	صحیح		طول	فتح	"		تقلیل	توسط	صحیح
	طول	طول	صحیح		طول	تقلیل	"		تقلیل	طول	صحیح
	طول	قصر	غیرصحیح								
	طول	توسط	غیرصحیح								

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری قسم: تین تین کے جمع ہونے کی چھ صورتیں

مثال	شمار	بدل	یائی	لین	حکم
۱	۱	قصر	فتح	توسط	صحیح
وَآتَیْتُمْ	۲	توسط	تقلیل	توسط	صحیح
اِحْدٰىهُنَّ	۳	طول	فتح	توسط	صحیح
قِنْطَارًا	۴	طول	فتح	طول	صحیح
فَلَا	۵	طول	تقلیل	توسط	صحیح
تَأْخُذُوْا	۶	طول	تقلیل	طول	صحیح
مِنْهُ شَیْئًا	۱/۷	قصر	فتح	طول	غیرصحیح
(نساء ع ۳)	۲/۸	قصر	تقلیل	توسط	غیرصحیح
	۳/۹	قصر	تقلیل	طول	غیرصحیح
	۴/۱۰	توسط	تقلیل	طول	غیرصحیح
	۵/۱۱	توسط	فتح	توسط	غیرصحیح
	۶/۱۲	توسط	فتح	طول	غیرصحیح

مثال	شمار	بدل	لین	یائی	حکم
۲	۱	قصر	توسط	فتح	صحیح
فَمَا	۲	توسط	توسط	تقلیل	صحیح
اُوْتِیْتُمْ	۳	طول	توسط	فتح	صحیح
مِّنْ شَیْءٍ	۴	طول	توسط	تقلیل	صحیح
فَمَتَاعُ	۵	طول	طول	فتح	صحیح
الْحَیٰوةِ	۶	طول	طول	تقلیل	صحیح
الدُّنْیَا	۱/۷	قصر	توسط	تقلیل	غیرصحیح
(شوریٰ ع ۴)	۲/۸	قصر	طول	فتح	غیرصحیح
	۳/۹	قصر	طول	تقلیل	غیرصحیح
	۴/۱۰	توسط	توسط	فتح	غیرصحیح
	۵/۱۱	توسط	طول	فتح	غیرصحیح
	۶/۱۲	توسط	طول	تقلیل	غیرصحیح

مثال	شمار	لین	بدل	یائی	حکم
۳	۱	توسط	قصر	فتح	صحیح
اِنَّهٗ عَلٰى	۲	توسط	توسط	تقلیل	صحیح
كُلِّ شَیْءٍ	۳	توسط	طول	فتح	صحیح
قَدِیْرٌ اِنَّ	۴	توسط	طول	تقلیل	صحیح
الَّذِیْنَ	۵	طول	طول	فتح	صحیح
یُلْحِدُوْنَ	۶	طول	طول	تقلیل	صحیح
فِیْٓ اٰیٰتِنَا	۱/۷	توسط	قصر	تقلیل	غیرصحیح
لَا یَخْفَوْنَ	۲/۸	توسط	توسط	فتح	غیرصحیح
عَلَیْنَا	۳/۹	طول	قصر	فتح	غیرصحیح
اَفَمَنْ	۴/۱۰	طول	قصر	تقلیل	غیرصحیح
یُّلْقٰى	۵/۱۱	طول	توسط	فتح	غیرصحیح
(فصلت ع ۵)	۶/۱۲	طول	توسط	تقلیل	غیرصحیح

مثال	شمار	لین	یائی	بدل	حکم
۴	۱	توسط	فتح	قصر	صحیح
وَاعْلَمُوْا	۲	توسط	فتح	طول	صحیح
اَنَّمَا	۳	توسط	تقلیل	توسط	صحیح
غَنِمْتُمْ	۴	توسط	تقلیل	طول	صحیح
مِّنْ شَیْءٍ	۵	طول	فتح	طول	صحیح
سے	۶	طول	تقلیل	طول	صحیح
اِنْ كُنْتُمْ	۱/۷	توسط	تقلیل	قصر	غیرصحیح
اٰمَنْتُمْ	۲/۸	توسط	فتح	توسط	غیرصحیح
(انفال ع ۵)	۳/۹	طول	فتح	قصر	غیرصحیح
	۴/۱۰	طول	فتح	توسط	غیرصحیح
	۵/۱۱	طول	تقلیل	قصر	غیرصحیح
	۶/۱۲	طول	تقلیل	توسط	غیرصحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال	شمار	یائی	لین	بدل	حکم
۵	۱	فتح	توسط	قصر	صحیح
فَمَآ اَغْنٰی	۲	فتح	توسط	طول	صحیح
عَنْهُمْ	۳	فتح	طول	طول	صحیح
سَمْعُهُمْ	۴	تقلیل	توسط	توسط	صحیح
ـسے بِاٰیٰتِ	۵	تقلیل	توسط	طول	صحیح
اللّٰهِ	۶	تقلیل	طول	طول	صحیح
(احقاف ع ۳)	۱/۷	فتح	توسط	توسط	غیرصحیح
	۲/۸	فتح	طول	قصر	غیرصحیح
	۳/۹	فتح	طول	توسط	غیرصحیح
	۴/۱۰	تقلیل	توسط	قصر	غیرصحیح
	۵/۱۱	تقلیل	طول	قصر	غیرصحیح
	۶/۱۲	تقلیل	طول	توسط	غیرصحیح

مثال	شمار	یائی	لین	بدل	حکم
۶	۱	فتح	توسط	قصر	صحیح
اِنَّا نَحْنُ	۲	فتح	توسط	طول	صحیح
نُحْیِ	۳	فتح	طول	طول	صحیح
الْمَوْتٰی	۴	تقلیل	توسط	توسط	صحیح
وَنَکْتُبُ	۵	تقلیل	توسط	طول	صحیح
مَا قَدَّمُوْا	۶	تقلیل	طول	طول	صحیح
وَاٰثَارَهُمْ	۱/۷	فتح	توسط	توسط	غیرصحیح
وَکُلَّ شَیْءٍ	۲/۸	فتح	طول	قصر	غیرصحیح
اَحْصَیْنٰهُ	۳/۹	فتح	طول	توسط	غیرصحیح
(یٰسٓ ع ۱)	۴/۱۰	تقلیل	توسط	قصر	غیرصحیح
	۵/۱۱	تقلیل	طول	قصر	غیرصحیح
	۶/۱۲	تقلیل	طول	توسط	غیرصحیح

فائدہ: بدل یائی کے جمع ہونے کی صورت میں جو چار وجوہ ہیں، ان کے بارے میں کسی عالم کے یہ دو شعر یاد کر لینا انتہائی مفید ہے :۔

وَاِنْ نَّحْوُ مُوْسٰی جَاءَ مَعْ بَابِ اٰمَنُوْا فَوَجْهَا کَمُوْسٰی مَعْ طَوِیْلٍ بِهٖ تَجْرِیْ

اور مُوْسٰی اور اٰمَنُوْا کی طرح یائی اور بدل جمع ہو جائیں تو بدل کے طول میں یائی کی دونوں وجوہ ہوں گی۔

وَیَأْتِیْ عَلَی التَّقْلِیْلِ فِیْهِ تَوَسُّطٌ وَمَعْ فَتْحِهٖ قَصْرٌ کَذَا قَالَ مَنْ یَّدْرِیْ

اور بدل کا توسط یائی کی تقلیل ہی پر ہوگا نہ کہ فتح پر بھی اور بدل کا قصر صرف یائی کے فتح پر ہوگا نہ کہ تقلیل پر بھی۔

وَکَیْفَ اَتَتْ فَعْلٰی وَاٰخِرُ اٰیِ مَا ۳۱۶ تَقَدَّمَ لِلْبَصْرِیْ سِوٰی رَاهُمَا اعْتَلَا

اور جس طرح بھی آئے فَعْلٰی (کا وزن) اور ان (گیارہ سورتوں) کی آیات کا آخری الف، جو اوپر بیان ہو چکی ہیں، بصری کیلئے (اسی امالہ بین بین سے پڑھی جاتی) ہیں، سوائے ان (دونوں قسموں) کی راء کے، یہ راء (امالہ کے بارے میں) بلند ہوگئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: یعنی ابوعمرو بصری ورش کی طرح تمام قسموں میں نہیں بلکہ صرف ذیل کی دوقسموں میں تقلیل کرتے ہیں:۔
پہلی قسم: تو یہ ہے کہ تانیث کے ان الفات میں جو فَعْلٰی فِعْلٰی فُعْلٰی کے وزن والے کلمات کے آخر میں ہوں جیسے نَجْوٰی، سِیمَا، رُءْیَا اور یَحْیٰی، عِیسٰی، مُوْسٰی بھی اسی قسم میں سے ہیں۔ دوسری قسم: ان گیارہ سورتوں کی آیتوں کے آخری الفات میں جن کا بیان اوپر گزر چکا ہے، عام ہے کہ ان الفات کے بعد ھاء ہو یا نہ ہو نیز یہ الفات واوی ہوں یا یائی، لیکن شرط یہ ہے کہ ان دونوں قسموں میں الف سے پہلے راء نہ ہو، جیسے دَعْوٰی ضِیْزٰی، رُءْیَا، قُرْبٰی وغیرہ میں راء نہیں ہے، کیونکہ اگر ان دونوں قسموں میں الف سے پہلے راء ہو جیسے یَرٰی، ذِکْرٰی، بُشْرٰی، پس اس قسم کے رائی کلمات میں بصری کیلئے تقلیل کی بجائے امالہ محضہ ہوگا، یہ حکم وَمَا بَعْدَ رَاءٍ شَاعَ حُکْمًا شعر ۳۱۱ میں بیان ہوا ہے اور تقلیل کے حکم کا عطف وَذُو الرَّاءِ شعر ۳۱۴ پر ہے۔

فائدہ: [۱] فَعْلٰی (فاء مفتوح) کا وزن ان گیارہ کلمات میں آیا ہے:۔ اَلسَّلْوٰی، اَلْمَوْتٰی، تَقْوٰی، قَتْلٰی مَرْضٰی، نَجْوٰی، دَعْوٰی، شَتّٰی، صَرْعٰی، طَغْوٰی، یَحْیٰی۔ [۲] فِعْلٰی (فاء مکسور) کا وزن ان چار کلمات میں آیا ہے:۔ سِیمَا، اِحْدٰی، ضِیْزٰی، عِیسٰی۔ [۳] فُعْلٰی (فاء مضموم) کا وزن ان بیس کلمات میں آیا ہے:۔ مُوْسٰی، اُنْثٰی، دُنْیَا، قُرْبٰی، وُسْطٰی، قُصْوٰی، عُزّٰی، وُثْقٰی، حُسْنٰی، اُوْلٰی، عُقْبٰی سُفْلٰی، عُلْیَا، رُءْیَا، طُوْبٰی، مُثْلٰی، اَلسُّوْاٰی، زُلْفٰی، سُقْیٰی، رُجْعٰی۔

مناسب یہ ہے کہ ان کلمات کو یاد کرلیا جائے تاکہ کسی قسم کا تردّد نہ رہے۔ اور مَوْلٰی کا وزن مَفْعَلٌ ہے اور صحیح قول کی رو سے یَحْیٰی اسمی کا وزن فَعْلٰی ہے اور یَحْیٰی فعلی کا وزن یَفْعَلُ ہے اور اَوْلٰی کا وزن اَفْعَلُ۔

کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ (کہف ع ۵) میں کِلْتَا کا الف جمہور کی رائے پر تثنیہ کا اور بعض کے قول پر تانیث کا ہے، پس اسمیں وقفاً پہلے قول پر سب کیلئے فتح ہے اور دوسرے قول پر امالہ والوں کیلئے امالہ اور تقلیل والوں کیلئے تقلیل ہے، یعنی حمزہ کسائی کیلئے محضہ، ابوعمرو کیلئے صرف تقلیل اور ورش کیلئے فتح اور تقلیل دونوں ہیں۔ نشر میں ہے کہ کِلْتَا میں ان حضرات کیلئے فتح اور امالہ دونوں صحیح ہیں لیکن میرا میلان فتح کی طرف ہے۔ (نشر۔ از عنایات رحمانی ۱/۳۴۰)

تنبیہ: آیات کے بارے میں امالہ والے حضرات اپنے اپنے شہروں کے شمار کا اعتبار کرتے ہیں، پس حمزہ کسائی کوفی شمار کو اور ابوعمرو ایک قول پر بصری کو اور دوسرے قول پر مدنی اول اور بصری دونوں کو اور ورش مدنی آخر کو اور دانی جعبری کے قول پر مدنی اول کو لیتے ہیں۔

علی ضباع فرماتے ہیں کہ نشر کی پیروی کی بناء پر ہم ورش کیلئے مدنی آخر ہی کو لیتے ہیں، اور جن رء وس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیات میں امالہ ہے ان میں سے ذیل کی دس رر دس آیات میں اہل شمار کا اختلاف ہے، ان میں سے پانچ طٰہٰ میں ہیں:۔ [۱] طٰہٰ ع ۱ کوفی [۲] اِلٰی مُوْسٰی ع ۴ شامی [۳] وَاِلٰـهُ مُوْسٰی ع ۴ مدنی اول اور مکی [۴] مِنِّیْ هُدًی ع ۷، [۵] اَلدُّنْیَا ع ۸ دونوں کوفی اور حمصی کے سوا باقی پانچ کیلئے۔ اور دو نجم میں ہیں [۶] عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ع ۲ شامی [۷] اَلدُّنْیَا ع ۲ دمشقی کے سوا باقی چھ کے لئے [۸] مَنْ طَغٰی (نٰزعٰت ع ۲) کوفی بصری شامی [۹] فَسَوّٰىهَا (وَالشَّمْس) حمصی کے سوا باقی چھ کیلئے [۱۰] یَنْهٰی (علق) شامی کے سوا باقی پانچ کیلئے۔ اور اس اختلاف کا فائدہ صرف دو موقعوں وَاِلٰـهُ مُوْسٰی (طٰہٰ ع ۴) اور طَغٰی (نٰزعٰت) میں ظاہر ہوتا ہے، پس اول میں ورش کیلئے دانی کے قول پر صرف تقلیل اور صاحب نشر کی رائے پر دونوں وجوہ ہیں، کیونکہ اس پر مدنی اول میں آیت ہے اور مدنی آخر میں نہیں اور عمل نشر ہی کی رائے پر ہے۔ اور مَنْ طَغٰی میں بصری کیلئے صرف تقلیل اور ورش کیلئے دونوں وجوہ ہوں گی، کیونکہ بصری شمار میں اس پر آیت ہے اور مدنی آخر میں نہیں، اسی سے یہ بھی نکل آیا کہ ان گیارہ سورتوں میں امالہ کے جو الفات آیات کے آخر میں نہیں ہیں، ان میں سب اپنے قاعدہ پر ہیں، پس طٰہٰ میں سے اَتٰىكَ، اَتٰىهَا، لِتُجْزٰی، هَوٰىهُ، فَاَلْقٰىهَا ع ۱ میں اور اَعْطٰی ع ۲ میں، فَتَوَلّٰی، لَهُمْ مُّوْسٰی، یٰمُوْسٰی اِمَّآ، خَطٰیٰنَا ع ۳ میں، اور اِلٰی مُوْسٰی، مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ، اَلْقَی السَّامِرِیُّ ع ۴ میں، فَتَعٰلَی اللّٰهُ، اَنْ یُّقْضٰی ع ۶ میں وَعَصٰی، اِجْتَبٰىهُ، هُدَایَ، حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی ع ۷ میں۔ اور نجم میں سے فَاَوْحٰی اِلٰی، اِذْ یَغْشٰی، وَمَا تَهْوٰی ع ۱ میں، عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ع ۲ میں، اور وَاَعْطٰی، یُجْزٰىهُ، اَغْنٰی، فَغَشّٰىهَا ع ۳ میں، اور معارج میں سے فَمَنِ ابْتَغٰی میں۔ اور قیٰمۃ میں سے بَلٰی، اَلْقٰی، اَوْلٰی لَكَ، ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ میں۔ اور نٰزعٰت میں سے اَتٰىكَ، اِذْ نَادٰىهُ ع ۱ میں، وَنَهَی النَّفْسَ ع ۲ میں۔ اور اعلٰی میں سے اَلَّذِیْ یَصْلٰی میں۔ اور لیل میں سے اَعْطٰی، اور لَا یَصْلٰىهَا میں، ان تمام کلمات میں ابو عمرو کیلئے صرف فتح ہے، لیکن صرف مُوْسٰی میں سب جگہ فُعْلٰی ہونے کی بناء پر صرف تقلیل ہے۔ اور ورش کے لئے ان سب میں فتح اور تقلیل دونوں ہیں۔ اور یَصْلٰی اور لَا یَصْلٰىهَا میں ان کیلئے لام کے پُر ہونے کے سبب فتح زیادہ قوی ہے (جیسا کہ انشاء اللہ بَابُ اللَّامَاتِ میں آئے گا)۔ اور حمزہ کسائی کیلئے ان سب میں محضہ ہے، لیکن خَطٰیٰنَا میں صرف کسائی کیلئے اور هُدَایَ میں فقط کسائی کے دوری کیلئے ہے۔ اور ان میں سے جن کلمات میں الف کے بعد ساکن ہے، ان میں تقلیل یا امالہ صرف وقفاً ہے۔

وَیٰوَیْلَتٰی اَنّٰی وَیٰحَسْرَتٰی (طَ)وَوَا ۳۱۷ وَعَنْ غَیْرِهٖ قِسْهَا وَیَآ اَسَفٰی الْعُلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

تشریح: [illegible]

[illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعبہ حمزہ کسائی) نے (امالہ کیا ہے) بَلْ رَّانَ (کے الف) کا۔ اور تو صحبت اختیار کر معتبر عالم کی۔

مفہوم: مطلب یہ ہے کہ ان تین شعروں میں بیان ہونے والے دس الفاظ کے عین کلمہ میں حمزہ کیلئے امالہ محضہ ہے، جبکہ یہ تین شرطیں پائی جائیں:۔ [۱] فعل ہوں اسم نہ ہوں [۲] ثلاثی مجرد ہوں مزید نہ ہوں، یعنی ان کی فاء کلمہ سے پہلے کوئی زائد حرف ہمزہ وغیرہ نہ آرہا ہو [۳] ماضی معروف کے پہلے چار صیغوں میں سے کسی ایک صیغہ سے آرہے ہوں۔ اور وہ دس فعل یہ ہیں:۔ ① خَابَ چار جگہ ② خَافَ، خَافُوْا، خَافَتْ ہر جگہ (اور وَخَافُوْنِ ال عمران ع ۱۸ میں امالہ نہیں کیونکہ وہ امر کا صیغہ ہے) ③ طَابَ (نسآء ع ۱ میں) ④ وَضَاقَ (ھود ع ۷ وعنکبوت ع ۴) اور ضَاقَتْ (توبہ ع ۴ وع ۱۴) ⑤ حَاقَ ہر جگہ ⑥ زَاغَ (نجم ع ۱) اور زَاغُوْ (صف ع ۱) لیکن اس میں سے زَاغَتْ (احزاب ع ۲ وصٓ ع ۴) مستثنیٰ ہے، اس میں امالہ نہیں ہے ⑦ جَآءَ، جَآئَهُ، جَآءُوْا، جَآءَتْ ہر جگہ ⑧ شَآءَ ہر جگہ ⑨ زَادَ اور زَادُوْهُمْ، زَادَتْهُ، زَادَتْهُمْ ہر جگہ ⑩ بَلْ رَّانَ (تطفیف) میں، اور ان میں سے جَآءَ، شَآءَ کے امالہ میں حمزہ کے ساتھ ابن ذکوان بھی شریک ہیں، اور زَادَ میں بھی شریک ہیں لیکن اس میں یہ تفصیل ہے کہ اس کے پہلے موقع فَزَادَهُمُ اللّٰهُ (بقرہ ع ۲) میں تو ان کیلئے صرف امالہ ہے اور باقی سب موقعوں زَادُوْا، زَادَتْ وغیرہ میں ان کیلئے فتح اور امالہ دونوں ہیں۔ اور بَلْ رَّانَ میں حمزہ کے ساتھ شعبہ کسائی بھی شریک ہیں۔

ان تینوں شرطوں کے فوائد: پہلی شرط سے اسم ضَآئِقٌ، خَآئِفًا اور دوسری شرط سے ثلاثی مزید کی ماضی فَاَجَآءَهَا، اَزَاغَ اللّٰهُ اور تیسری شرط سے مضارع اور امر یَخَافُوْا، نَخَافُوْا، یَشَآءُ، وَخَافُوْنِ نکل گئے پس ان میں امالہ نہیں ہے۔

وَفِيْ اَلِفَاتٍ قَبْلَ رَا طَرَفٍ اَتَتْ ۳۲۱ بِكَسْرٍ اَمِلْ (تُـ)ـدْعٰى (حَـ)ـمِيْدًا وَّتُقْبَلَا

اور ان الفات میں جو (کلمہ کے) آخر کی اس راء سے پہلے ہوں، جو آرہی ہو کسرہ کیساتھ، امالہ کر تو تُدْعٰی حَمِیْدًا (والے دوری کسائی بصری کیلئے)، پکارا جائیگا تو اس حال میں کہ تو خوبیوں والا ہے اور تو ضرور مقبول بھی ہو جائیگا۔

كَاَبْصَارِهِمْ وَالدَّارِ ثُمَّ الْحِمَارِ مَعْ ۳۲۲ حِمَارِكَ وَالْكُفَّارِ وَاقْتَسْ لِتَنْضُلَا

(اس قسم کے الفات کی مثالیں) اَبْصَارِهِمْ اور اَلدَّارِ اور اَلْحِمَارِ اور اَلْكُفَّارِ کی طرح ہیں، اس حال میں کہ یہ چاروں حِمَارِكَ کے ساتھ ہیں۔ اور تو قیاس کر لے (ان مثالوں پر اس قسم کی دوسری مثالوں کو بھی) تاکہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کمال میں) غالب ہو جائے۔

شرح: یعنی جن الفات کے بعد کسرہ والی راء کلمہ کے آخر میں ہو، ان میں ہر جگہ دوری کسائی اور بصری کیلئے امالہ محضہ ہے اور ورش کیلئے تقلیل کا حکم آگے آرہا ہے، عام ہے کہ یہ الفات زائد ہوں یا عین کلمہ ہوں جیسے اَلْقَھَّارِ بِدِیْنَارٍ، قِنْطَارٍ، اَلنَّھَارِ، بِمِقْدَارٍ، اَلْاِبْکَارِ، اَلْاَشْرَارِ، اور پانچ مثالیں شعر میں ہیں، اور وَاقْتَسْ: (قیاس کرلے تو) میں اشارہ ہے کہ یہ قاعدہ انہیں مثالوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ قاعدہ کلیہ ہے۔

فائدہ: [۱] فَلَا تُمَارِ (کہف ع ۳) اصل کے اعتبار سے تُمَارِیْ تھا، یہ راء حقیقتاً متطرفہ نہیں ہے، اسلئے نظم کے طریق سے اسمیں کسی کیلئے بھی امالہ نہیں ہے۔ [۲] اس قسم میں سے آٹھ کلمات میں بعض قراء نے اپنے اصول کے خلاف کیا ہے، انکا بیان آرہا ہے، وہ آٹھ کلمات یہ ہیں:۔ ① اَلْجَارِ (نساء ع ٦) میں دو جگہ ② جَبَّارِیْنَ (مائدہ ع ۴ وشعراء ع ۷) ③ حِمَارِكَ (بقرہ ع ۳۵) ④ اَلْحِمَارِ (جمعہ ع ۱) ⑤ ھَارٍ (توبہ ع ۵) ⑥ اَلْبَوَارِ (ابراہیم ع ۵) ⑦ اَلْقَھَّارِ (ابراہیم ع ۷ وغافر ع ۲) ⑧ اَنْصَارِیْ (آل عمران ع ۵ وصف ع ۲)۔ [۳] الف کے بعد راء متطرفہ مکسورہ کے کلمات ان دس اوزان پر آئے ہیں:۔ ① اَفْعَالٍ، اَبْصَارِ ② فَعْلٍ، اَلدَّارِ، اَلنَّارِ ③ فِعَالٍ، اَلْحِمَارِ، حِمَارِ ④ فُعَّالٍ، اَلْکُفَّارِ، اَلْفُجَّارِ ⑤ فِعَّالٍ، بِدِیْنَارٍ جو اصل میں دِنَّارٍ تھا پھر پہلا نون یاء سے بدل گیا ⑥ فَعَّالٍ، اَلْغَفَّارِ، اَلْقَھَّارِ، کَفَّارٍ ⑦ فَعَالٍ، اَلنَّھَارِ ⑧ مِفْعَالٍ، بِمِقْدَارٍ ⑨ اِفْعَالٍ اَلْاِبْکَارِ ⑩ فِعْلَالٍ، بِقِنْطَارٍ، ناظم نے پانچ مثالیں لاکر ان مختلف وزنوں کی طرف اشارہ کر دیا۔ [۴] لِلْحَوَارِیّٖنَ میں نسبت کی یاء کی وجہ سے راء متطرفہ نہیں رہی اسلئے نظم کے طریق سے اس میں امالہ کسی کیلئے بھی نہیں، رہی وہ متصل ضمیر جو اَبْصَارِھِمْ، حِمَارِكَ وغیرہ میں راء کے بعد ہے، یہ چونکہ معنیٰ کے اعتبار سے کلمہ کا جز نہیں، اسلئے اس کے آنے سے راء متوسط نہیں بنی بلکہ متطرفہ ہی رہتی ہے اور اسی لئے ان کلمات میں امالہ ہوتا ہے۔ [۵] اوپر کی تقریر سے نکل آیا کہ اَنْصَارِیْ جس میں دوری کسائی ہی کیلئے امالہ ہے، اسی قسم میں سے ہے کیونکہ یاء متکلم بھی ضمیر ہے جو کلمہ کا جز و نہیں، پس راء معنیٰ کے اعتبار سے متطرفہ ہی ہے، گو رسماً متوسط ہے۔ [٦] اَلدَّارِ میں الف عین کلمہ ہے اور باقی چار میں زائد ہے۔

وَمَعْ کٰفِرِیْنَ الْکٰفِرِیْنَ بِیَائِہٖ ۳۲۳ وَھَارٍ (رَ) وٰی (مُـ) ـرْوٍ بِخُلْفٍ (صَـ) ـدٍ (حَـ) ـلَا

اور وہ اَلْکٰفِرِیْنَ جو کٰفِرِیْنَ کیساتھ ہے، اس حال میں کہ (ان میں سے ہر ایک) اپنی یاء کے ساتھ ہو (ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ حمزہ کیلئے بھی تقلیل ہے۔

وَاِضْجَاعُ ذِیْ رَائَیْنِ (حَـجَّ (رُ)وَاتُـهٗ ۳۲۶ كَالْاَبْرَارِ وَالتَّـقْلِیْلُ (جـ)ادَلَ (فَـیْـصَلَا

اور امالہ محضہ سے پڑھنا جو ہے، دو راؤں (کے درمیان) والے (الف) کا حَجَّ رُوَاتُـهٗ (والے بصری اور کسائی کیلئے) غالب آگئے ہیں اس (اضجاع) کے ناقلین، (اس کی مثال) اَلْاَبْرَارِ کی طرح ہے۔ اور تقلیل جو ہے (اسی الف میں) جَادَلَ فَیْـصَلَا (والے ورش حمزہ کیلئے) مناظرہ کیا ہے (منکرین سے) اس (تقلیل) نے، اس حال میں کہ وہ (تقلیل ان منکرین کی مخالفت کو) خوب جدا کر دینے والی ہے۔ (جَادَلَ مُجَادَلَۃً مناظرہ کرنا ماضی واحد مذکر، فَیْـصَلَا فَصْلٌ بمعنیٰ قَطْعٌ جدا کرنا سے مبالغہ کا صیغہ ہے)۔

شروح: یعنی وہ الف جس میں رار کے کسرہ کی وجہ سے امالہ ہوتا ہے، اگر وہ الف دو راؤں کے درمیان ہو اور دوسری رار مکسور ہو، جو صرف ان تین کلمات میں آئی ہے:۔ [۱] اَلْاَبْرَارِ (ال عمران ع ۲۰ و تطفیف میں)۔ [۲] اَلْفُرَارِ اور قَرَارِ ہر جگہ جبکہ اسمیں دوسری رار مکسور ہو۔ [۳] مِنَ الْاَشْرَارِ (صٓ ع ۴) تو اس الف میں بصری اور پورے کسائی کیلئے امالہ محضہ ہے۔ ابھی شعر ۳۲۱ میں یہ مسئلہ بیان ہوا ہے کہ الف کے بعد رار متطرفہ مکسور ہو تو دوری کسائی اور بصری کیلئے محضہ ہے، یہاں بصری کے ساتھ پورے کسائی ہیں اور اسی قسم میں ورش اور حمزہ کیلئے تقلیل ہے، باقی ساڑھے تین کیلئے صرف فتح ہے، اور اگر رار متطرفہ منصوب یا مرفوع ہو جیسے فَبِئْسَ الْقَرَارُ اور اِنَّ الْاَبْرَارَ میں ہے تو ان میں کسی کیلئے بھی امالہ نہیں ہے۔

وَاِضْجَاعُ اَنْصَارِیْ (تَـ)مِیْمٌ وَّسَارِعُوْا ۳۲۷ نُسَارِعُ وَالْبَارِیْ وَبَارِئِكُمْ (تَـ)لَا

اور اَنْصَارِیْ کا امالہ محضہ تَمِیْمٌ (والے دوری کسائی کے لئے) تمیم (کالغت) ہے (یا نہایت کامل ہے)۔ اور سَارِعُوْا (اور) نُسَارِعُ اور اَلْبَارِئُ اور بَارِئِكُمْ (کے الف) نے (بھی امالہ میں اَنْصَارِیْ کی) تَلَا (والے دوری کسائی کی) پیروی کی ہے (یعنی ان چار میں بھی صرف دوری کسائی کیلئے امالہ ہے)۔

وَاٰذَانِهِمْ طُغْيَانِهِمْ وَيُسَارِعُوْ ۳۲۸ نَ اٰذَانِنَا عَنْهُ الْجَوَارِ (تَـ)مَثَّلَا

اور اٰذَانِهِمْ (اور) طُغْيَانِهِمْ اور يُسَارِعُوْنَ (اور) اٰذَانِنَا (کے الف کا امالہ بھی) انہیں (دوری کسائی) سے ہے۔ (اور) اَلْجَوَارِ (کا امالہ بھی) تَمَثَّلَا (والے دوری کسائی کیلئے) متعین ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یُوَارِیْ اُوَارِیْ فِی الْعُقُوْدِ بِخُلْفِهٖ ۳۲۹ ضِعٰفًا وَّحَرْفَا النَّمْلِ اٰتِیْكَ (قُـ)وِّلَا

(اور) یُوَارِیْ (اور) فَاُوَارِیْ (کے الف کا بھی امالہ سورہ) عُقُوْد (مائدہ) میں (دوری ہی نے کیا ہے)، اس حال میں کہ وہ (اس میں) اپنے خلف کے ساتھ ہیں (یعنی ان دونوں لفظوں میں دوری کسائی کیلئے خلف ہے اور طریق کے موافق فتح ہی ہے۔ اور) ضِعٰفًا اور نمل کے دونوں لفظ (یعنی) اٰتِیْكَ (اٰتِیْكَ) جو ہیں، یہ دونوں (یعنی ضِعٰفًا اور اٰتِیْكَ امالہ میں) قُوِّلَا (والے خلاد کیلئے) نقل کیئے گئے ہیں خلف کے ساتھ۔

بِخُلْفٍ (ضَـ)مَمْنَاهُ مَشَارِبُ (لَـ)امِعٌ ۳۳۰ وَاٰنِیَةٍ فِیْ هَلْ اَتٰىكَ (لِـ)اَعْدَلَا

بِخُلْفٍ اسکا ترجمہ ماقبل کے ساتھ ہو چکا ہے۔ (اور) ضَمَمْنَاهُ (والے خَلَف کیلئے) بلا خلف محضہ) ہے، جس کو ہم نے (اپنے بیان کے ذریعہ) ملا دیا ہے۔ (اور) مَشَارِبُ (کے الف کا امالہ) لَامِعٌ (والے ہشام کیلئے) چمکدار ہے۔ اور هَلْ اَتٰىكَ (غاشیہ) میں اٰنِیَةٍ (کے الف کا امالہ بھی) لِاَعْدَلَا (والے ہشام کیلئے) بہت انصاف کرنے والے (ہشام ہی) کیلئے ہے۔

وَفِی الْكٰفِرُوْنَ عَابِدُوْنَ وَعَابِدٌ ۳۳۱ وَخُلْفُهُمْ فِی النَّاسِ فِی الْجَرِّ (حُـ)صِّلَا

اور (سورہ) کٰفِرُوْنَ میں عٰبِدُوْنَ (کے دونوں کلمات میں) اور عَابِدٌ (کے الف کا امالہ بھی ہشام ہی نے کیا ہے)۔ اور ان (ناقلین) کا خلف اَلنَّاسِ (مجرور) میں (یعنی) جر (کے موقعوں) میں حُصِّلَا (والے ابو عمرو بصری کیلئے) حاصل کیا گیا ہے (جس کی صورت یہ ہے کہ اَلنَّاسِ جو مجرور ہو، اس میں دوری کیلئے صرف محضہ اور سوسی کیلئے صرف فتح ہے)۔

شعوم: یعنی ان بارہ کلمات میں صرف دوری کسائی کیلئے امالہ محضہ ہے:۔ [۱] اَنْصَارِیْ (آل عمران ع ۵ وصف ع ۲) [۲] وَسَارِعُوْا (آل عمران ع ۱۴) [۳] نُسَارِعُ (مؤمنون ع ۴) [۴] اَلْبَارِئُ (حشر ع ۳) [۵] بَارِئِكُمْ (بقرہ ع ۶ میں دو جگہ) [۶] اٰذَانِهِمْ سات جگہ، اسکے دوسرے الف میں امالہ ہے [۷] طُغْیَانِهِمْ پانچ جگہ [۸] یُسَارِعُوْنَ سات جگہ [۹] اٰذَانَّا (فصلت ع ۱) اس میں بھی امالہ دوسرے الف میں ہے [۱۰] اَلْجَوَارِ تین جگہ [۱۱] یُوَارِیْ [۱۲] فَاُوَارِیْ (مائدہ ع ۵) ان دونوں میں فتح اور امالہ دونوں ہیں، لیکن طریق کے موافق فتح ہی ہے، چونکہ ان دونوں کیساتھ عقود (مائدہ) کی قید احترازی ہے اسلئے اعراف (ع ۳) نکل گیا، اور حق یہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تینوں کا حکم ایک ہی ہے یعنی تینوں میں نظم وتیسیر سے صرف فتح اور طیبہ کے طریق سے فتح اور امالہ دونوں ہیں۔ اور یُوَارِیْ (اعراف ع ۳) میں بھی امالہ ہوگا گو ناظم نے اسکے ساتھ مائدہ کی قید لگائی ہے اور حق یہ ہے کہ امالہ دونوں جگہ ہوگا، اور ضِعٰفًا (نسآء ع ۱) اور اٰتِیْكَ (نمل ع ۳) میں دونوں جگہ تینوں میں خلف کیلئے صرف امالہ اور خلاد کیلئے فتح اور محضہ دونوں ہیں، ابو الفتح سے تو تینوں میں فتح ہے اور طریق بھی انہی سے ہے اور ابو الحسن سے ضِعٰفًا میں فتح اور محضہ دونوں ہیں اور اٰتِیْكَ میں صرف امالہ ہے، پس ضِعٰفًا کے فتح پر تو اٰتِیْكَ میں دونوں وجوہ پڑھ سکتے ہیں اور ضِعٰفًا کے امالہ پر اٰتِیْكَ میں بھی صرف امالہ ہی ہوگا، ورنہ طرق میں خلط ہو جائیگا۔

اور ذیل کے چار کلمات میں صرف ہشام کیلئے محضہ ہے :۔ [۱] وَمَشَارِبُ (یٰس ع ۵) [۲] اٰنِیَةٍ (غاشیہ) کی قید سے بِاٰنِیَةٍ (دھر ع ۱) والا نکل گیا، اس میں سب کے لئے فتح ہے [۳] عٰبِدُوْنَ دو جگہ [۴] عَابِدٌ دونوں سورہ کافرون میں اور تَعْبُدُوْنَ کی قید احترازی ہے، پس اور موقعوں میں سب کیلئے فتح ہے۔ اَلنَّاسِ جبکہ مجرور ہو تو اس میں ہر جگہ دوری کیلئے محضہ اور سوسی کیلئے فتح ہے، گو یہاں خلف کی نسبت پورے بصری کی طرف کی ہے، لیکن اس کا مطلب یہی ہے جو اوپر درج ہوا، یہ معنٰی ہرگز نہیں کہ دونوں راویوں کیلئے دو دو وجوہ ہیں، پس یہ خلاف مرتب ہے مفرع نہیں، یعنی ایک وجہ ایک کیلئے اور دوسری دوسرے کیلئے متعین ہوگی۔

حِمَارِكَ وَالْمِحْرَابِ اِكْرَاهِهِنَّ وَالْـ ٣٣٢ ـحِمَارِ وَفِي الْاِكْرَامِ عِمْرٰنَ (مُـ)ـثِّلَا

حِمَارِكَ اور اَلْمِحْرَابِ (اور) اِكْرَاهِهِنَّ اور اَلْحِمَارِ (کے الف کا اضجاع) مُثِّلَا (والے ابن ذکوان کیلئے) متعین کیا گیا ہے، اور اَلْاِكْرَامِ (اور) عِمْرَانَ میں (بھی انہیں کیلئے امالہ واقع کیا گیا ہے۔

وَكُلٌّ بِخُلْفٍ لِّابْنِ ذَكْوَانَ غَيْرَمَا ٣٣٣ يُجَرُّ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاعْلَمْ لِتَعْمَلَا

اور (ان چھیوں میں سے) ہر ایک خلف کیساتھ ابن ذکوان کیلئے (امالہ سے پڑھا گیا) ہے، (ان میں سے) اس (لفظ) کے سوا جو جر دیا جاتا ہے، اس حال میں کہ وہ (لفظ) اَلْمِحْرَابِ ہے (یعنی جو اَلْمِحْرَابِ مجرور ہو اسمیں ان کیلئے خلف نہیں بلکہ صرف محضہ ہے) پس تو (اس باب کے تمام مسائل کو) جان لے تاکہ تو (ان کے موافق) عمل کرے۔

مفہوم: یعنی ذیل کے چھ کلمات میں ابن ذکوان کیلئے فتح اور محضہ دونوں ہیں:۔ [۱] حِمَارِكَ (بقرہ ع ۳۵) [۲] اِكْرَاهِهِنَّ (نور ع ۴) [۳] اَلْحِمَارِ (جمعہ ع ۱) [۴] اَلْاِكْرَامِ (رحمٰن ع ۲ و ع ۳) [۵] عِمْرَانَ تین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہ (ال عمران ع ۴ میں دو وتحریم ع ۲) [۶] اَلْمِحْرَابَ منصوب دو جگہ ہے زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ (ال عمران ع ۴)، اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ (صٓ ع ۲) ان سب میں خلف ہے اور امالہ ہی طریق کے موافق ہے۔ اور فِي الْمِحْرَابِ (ال عمران ع ۴) اور مِنَ الْمِحْرَابِ (مریم ع ۱) میں مجرور ہونے کی بناء پر صرف محضہ ہی ہے، ان میں سے حِمَارِكَ اور اَلْحِمَارِ میں بصری اور دوری کسائی کیلئے شعر ۳۲۱ والے قاعدہ کی بناء پر محضہ ہے اور ورش کیلئے ان کے عام قاعدہ کی بناء پر تقلیل ہے، باقی چار کلمات میں ان تینوں کیلئے فتح ہے، اور باقی ساڑھے چار کیلئے ان سب میں فتح ہے، یہاں امالہ کا بیان ختم ہوا۔ فرماتے ہیں: فَاعْلَمْ لِتَعْمَلَا اس باب کے کلیات وجزئیات کا محض مطالعہ کر لینا کافی نہیں بلکہ عمل کیلئے ان کا سمجھنا اور یاد کرنا بھی ضروری ہے۔

وَلَا يَمْنَعُ الْاِسْكَانُ فِي الْوَقْفِ عَارِضًا ۳۳۴ اِمَالَةَ مَا لِلْكَسْرِ فِي الْوَصْلِ مُيِّلَا

اور اسکان جس کی حالت یہ ہو کہ وہ وقف (یا ادغام) میں عارضی طور پر پیش آنے والا ہو، اس (الف) کے امالہ کو منع نہیں کرتا، جو کسرہ کے سبب وصل میں محضہ (یا تقلیل) سے پڑھا گیا ہو۔

مفہوم: اس کی شرح بعینہٖ وہی ہے جو باب الادغام شعر ۱۵۴ کی شرح میں گزر چکی ہے یعنی وقف بالاسکان اور ایسے ہی ادغام، امالہ اور تقلیل کے سبب یعنی کسرہ کو زائل کر کے امالہ وتقلیل کو ختم نہیں کر سکتا، کیونکہ وقف اور ادغام شئے عارضی ہیں اور امالہ کا سبب یعنی کسرہ اصل ہے۔

وَقَبْلَ سُكُونٍ قِفْ بِمَا فِي اُصُوْلِهِمْ ۳۳۵ وَذُوالرَّاءِ فِيهِ الْخُلْفُ فِي الْوَصْلِ (يُـ)ـجْتَلَا

اور سکون سے پہلے تو وقف کر، اس (وجہ) کے موافق جو ان (قراء) کے اصول (یعنی قواعد) میں (بیان ہو چکی) ہے۔ اور راء (کے بعد) والا (الف) جو ہے، اس میں خلف ہے وصل میں يُجْتَلَا (والے سوسی کیلئے) وہ (یعنی اسکا اضجاع فن کی کتابوں میں) دیکھا جاتا ہے۔

كَمُوسَى الْهُدٰى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَالْقُرَى الْـ ۳۳۶ ـلَتِي مَعَ ذِكْرَى الدَّارِ فَافْهَمْ مُحَصِّلَا

(سکون سے پہلے بغیر راء والے اور راء والے الف کی مثالیں) مُوسَى الْهُدٰى، عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اور اَلْقُرَى الَّتِي۔ اس حال میں کہ یہ (کلمہ) ذِكْرَى الدَّارِ کے ساتھ ہے، پس تو (امالہ کے مسائل کو) سمجھ لے، اس حال میں کہ تو (ان کا) حاصل کرنے والا ہے۔

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: یعنی جس الف میں امالہ اور تقلیل کا قاعدہ پایا جاتا ہو اگر اس کے بعد کوئی ساکن حرف آجائے، خواہ تنوین ہو یا اور کوئی حرف جیسے مُوْسَى الْهُدٰى، عِيْسَ ابْنَ مَرْيَمَ، طَغَا الْمَآءُ، اَحْيَا النَّاسَ اور مُسَمًّى اور مَوْلًى تو چونکہ وہ الف اس ساکن کے سبب وصلاً حذف ہو جاتا ہے، اسلئے اس میں امالہ اور تقلیل بھی نہیں رہتی۔ ہاں اگر اس الف سے پہلے راء ہو اور اس پر تنوین نہ ہو جیسے نَرَى اللّٰهَ، وَسَيَرَى اللّٰهُ، وَيَرَى الَّذِيْنَ ذِكْرَى الدَّارِ، اَلْقُرَى الَّتِيْ، اَنْصَرَى الْمَسِيْحُ تو اس راء میں اور قراء کیلئے تو فتح ہی ہے لیکن سوسی کیلئے وصلاً بھی راء میں فتح اور محضہ دونوں ہیں، جو فِيْهِ الْخُلْفُ فِي الْوَصْلِ سے نکلتے ہیں، لیکن اگر اس الف پر وقف کر دیں جو وصلاً حذف ہو جاتا ہے اور ایسے ہی تنوین والے کلمات مُسَمًّى، مَوْلًى وغیرہ پر وقف کر دیں تو پھر ان تمام الفات میں قراء کے اصول کے موافق فتح والوں کیلئے فتح اور تقلیل والوں کیلئے تقلیل اور محضہ والوں کے لئے محضہ تینوں وجوہ جاری ہوں گی، اس بناء پر کہ وقف کے سبب محل امالہ یعنی الف لوٹ آتا ہے اور کوئی رکاوٹ نہیں رہتی، عام ہے کہ یہ الف راء کے بعد ہو یا کسی اور حرف کے بعد نیز اس اسم پر تنوین ہو یا نہ ہو، وقفاً دونوں صورتوں کا حکم ایک ہی ہے، پس ذِكْرَى الدَّارِ میں ذِكْرٰى، نَرَى اللّٰهَ میں نَرٰى، مُوْسَى الْهُدٰى میں مُوْسٰى، مُسَمًّى اور مَوْلًى میں مُسَمّٰى اور مَوْلٰى میں ہر ایک اپنے اپنے قاعدہ پر ہوگا۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ ① اس قسم میں سوسی کیلئے امالہ کی شرط یہ ہے کہ الف "ی" کی صورت میں مرسوم ہو، ورنہ امالہ نہیں ہوگا ② راء کے بعد والے جس الف میں سوسی کیلئے خلف ہے، اگر اسکے بعد لفظ اَللّٰه ہو جیسے نَرَى اللّٰهَ اور وَسَيَرَى اللّٰهُ میں ہے، تو اسمیں امالہ کی صورت میں لام جلالہ میں تفخیم و ترقیق دونوں وجوہ ہونگی اور تفخیم اولیٰ ہے فتح کے ساتھ ③ غیر مذکورین کیلئے پورے باب میں فتح ہے، جو امالہ کی ضد سے سمجھا گیا ہے۔

وَقَدْ فَخَّمُوا التَّنْوِيْنَ وَقْفًا وَّرَقَّقُوْا ‎ ۳۳۷ ‎ وَتَفْخِيْمُهُمْ فِي النَّصْبِ اَجْمَعُ اَشْمُلَا

اور تحقیق ان (علماء) نے تفخیم (یعنی فتح) سے بھی پڑھا ہے تنوین (والے اسم مقصور کے الف) کو (اس پر) وقف کرنے کی حالت میں، اور ترقیق (امالہ اور تقلیل) سے بھی پڑھا ہے، اور انہیں (علماء) کا تفخیم (فتح) سے پڑھنا نصب (کی حالت) میں زیادہ جامع ہے جماعتوں کے اعتبار سے۔

مُسَمًّى وَّمَوْلًى رَّفْعُهُ مَعْ جَرِّهٖ ‎ ۳۳۸ ‎ وَمَنْصُوْبُهٗ غُزًّى وَّتَتْرًا تَنْزِيْلَا

اس (تنوین والے اسم مقصور) کے مرفوع کی مثال اس حال میں کہ وہ اس (اسم) کے مجرور (کی مثال) کیساتھ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُسَمًّی اور مَوْلًی ہے (جیسے وَاَجَلٌ مُّسَمًّی، اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی اور لَا یُغْنِیْ مَوْلًا عَنْ مَّوْلًی)، اور اس (اسم) کے منصوب کی مثال غُزًّی، اور تَتْرًا ہے، یہ (منصوب کی مثال باقی دونوں کی مثالوں سے) جدا (ممتاز) ہوگئی ہے۔

نفوح: ابھی اوپر ساکن سے پہلے امالہ والے الف کا حکم بیان ہوا ہے، اس میں تنوین کا حکم بھی شامل ہے، لیکن چونکہ اس میں اختلاف ہے، اسلئے فائدہ کے طور پر علیحدہ بھی بیان کر دیا، جس کا حاصل یہ ہے کہ تنوین والے اسم مقصور میں وقفاً تین مذہب ہیں:۔

مذهب اول: رفعی، نصبی، جری تینوں حالتوں میں امالہ والوں کیلئے امالہ اور تقلیل والوں کیلئے تقلیل۔

مذهب ثاني: تینوں حالتوں میں فتح۔ اس بناء پر کہ مُسَمًّی اور مَوْلًی وغیرہ میں جو الف وقفاً پایا جاتا ہے وہ اصلی نہیں بلکہ تنوین سے بدلا ہوا ہے، جس میں امالہ نہیں ہوا کرتا۔

مذهب ثالث: نصبی حالت میں فتح اور رفعی وجری میں امالہ۔ کیونکہ وقف کے عام قاعدہ کے موافق نصبی حالت میں الف تنوین سے بدلا ہوا ہے اور رفعی وجری حالت میں تنوین حذف ہوگئی ہے اور الف اصل ہے (ابراز اور نشر کی تحقیق پر یہ آخری دونوں نحاۃ کے مذہب ہیں قراء کے نہیں، جن کو تکمیل فائدہ کی غرض سے بیان کر دیا ہے، پس مذہب اول پر عمل ہوگا۔

فائده: [۱] امالہ کے الف کے بعد تنوین ان پندرہ کلمات میں آئی ہے:۔ مُفْتَرًی، قُرًی، هُدًی، مُسَمًّی سُوًی، سُدًی، فَتًی، ضُحًی، عَمًی، غُزًّی، اَذًی، مُصَفًّی، مَثْوًی، مُصَلًّی، مَوْلًی اور حمزہ کسائی کی قراءۃ پر طُوًی (طٰہٰ نزعٰت) اور رِبًا (روم ع ۴) بھی انہیں میں شامل ہے، اور ابو عمرو کی قراءۃ پر تَتْرًا (مؤمنون ع ۴) بھی بعض کے قول پر انہیں میں سے ہے۔ [۲] مذکورہ بالا تین مذہبوں میں سے پہلا رَقِّقُوْا سے نکلتا ہے، کیونکہ اسکو بلا قید لائے ہیں یعنی تینوں حالتوں میں امالہ ہے، دوسرا فَخَّمُوْا سے اور تیسرا وَتَفْخِیْمُهُمْ اور اسکے معطوف مقدر سے نکلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَذْهَبِ الْكِسَآئِيِّ فِيْ اِمَالَةِ هَاءِ التَّانِيْثِ فِي الْوَقْفِ

وَفِيْ هَاءِ تَانِيْثِ الْوُقُوْفِ وَقَبْلَهَا ۳۳۹ مُمَالُ الْكِسَائِيْ غَيْرَ عَشْرٍ لِّيَعْدِلَا

اور وقف (ہی) کی ھاء تانیث میں اور اس (ھاء) سے پہلے (تمام حروف میں) کسائی کا امالہ (واقع) ہے، سوائے دس (حرفوں یعنی مستعلیہ کے سات اور عین وحاء اور الف) کے، تاکہ وہ (کسائی ان دس حروف کو اس فتح کے ذریعہ) معتدل کردیں (جو ان حروف کے مناسب ہے)۔

وَيَجْمَعُهَا (حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظًا) ۳۴۰ وَ(اَكْهَرُ) بَعْدَ الْيَاءِ يَسْكُنُ مُيِّلَا

اور جمع کر رہا ہے ان (دس حروف) کو (جن میں امالہ منع ہے) حَقٌّ ضِغَاطُ عَصٍ خَظًا (کا مجموع، جس کے معنیٰ یہ ہیں): حق ہے (آخرت اور قبر میں) موٹے گنہگار کی تنگیاں۔ اور اَكْهَرُ (بمعنیٰ شدید ترش رو کے حروف کا مجموع) یاء کے بعد اس حال میں کہ وہ (یاء) ساکن ہو۔ اَوِ الْكَسْرِ یا کسرہ کے بعد مُيِّلَا امالہ سے پڑھا گیا ہے۔

اَوِ الْكَسْرِ وَالْاِسْكَانُ لَيْسَ بِحَاجِزٍ ۳۴۱ وَيَضْعُفُ بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ اَرْجُلَا

(لفظ اَوِ الْكَسْرِ کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ اور (وہ) اسکان (جو کسرہ اور ان حروف کے درمیان آجائے، امالہ کے لئے) مانع نہیں ہے۔ اور ضعیف ہے یہ (ان چار حرفوں کا اضجاع) فتح اور ضمہ کے بعد پیروں کے اعتبار سے۔

لَعِبْرَهْ مِائَهْ وِجْهَهْ وَالَايْكَهْ وَبَعْضُهُمْ ۳۴۲ سِوَى اَلِفٍ عِنْدَ الْكِسَائِيِّ مَيَّلَا

(اَكْهَرُ کے حروف میں امالہ ہونے کی صورتوں کی مثالیں) لَعِبْرَهْ، مِائَهْ، وِجْهَهْ اور لَيْكَهْ ہیں اور ان (اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادا) میں کے بعض نے الف کے سوا (تمام حروف) کو کسائی کیلئے امالہ سے پڑھا ہے۔

مفہوم: تانیث کی وہ ھار جو وصلاً تار پڑھی جاتی ہو اور وقفاً ھار ساکنہ سے بدل جائے، خواہ سب کے لئے ہو یا کسائی کے لئے جیسے جَنَّةٌ، بِرَبْوَةٍ یا لفظاً تو تار تانیث ہو مگر تانیث پر دلالت نہ کرتی ہو جیسے هُمَزَةٍ، لُمَزَةٍ، بَصِيرَةٌ اور كَاشِفَةٌ اس میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں، اور اس بارے میں دو قول آئے ہیں:۔

پہلا قول: [۱] اگر ھار تانیث سے پہلے فَجِئْتُ زَيْنَبَ لِذَوْدِ شَمْسٍ کے پندرہ حروف میں سے کوئی حرف ہو جیسے خَلِيفَةً، بَهْجَةٍ وغیرہ۔ [۲] یا ھار تانیث سے پہلے اَكْهَرُ کے چار حروف میں سے کوئی حرف ہو اور ان حروف سے پہلے یار ساکنہ ہو جیسے كَهَيْئَةِ، اَلْاَيْكَةِ یا ان چار حروف سے پہلے کسرہ متصل ہو، یا کسرہ اور ان حروف کے درمیان کوئی ساکن حرف آرہا ہو جیسے فِئَةٌ، مُشْرِكَةٌ، لَعِبْرَةً اور وِجْهَةٌ وغیرہ، ان دو صورتوں میں تو بلا خلاف امالہ ہے۔ [۳] اور اگر ھار تانیث سے پہلے قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ حَاعٍ کے دس حروف میں سے کوئی حرف ہو جیسے لَا طَاقَةَ، وَمَوْعِظَةٌ وغیرہ۔ [۴] یا ھار تانیث سے پہلے اَكْهَرُ کے چار حروف میں سے کوئی حرف ہو اور ان سے پہلے نہ تو کسرہ ہو اور نہ یار ساکنہ جیسے اَلنَّشْاَةَ، بِبَكَّةَ وغیرہ تو ان دونوں صورتوں میں ھار تانیث اور اس سے پہلے حرف کا صرف فتح ہے، ناظم اور دانی کی رائے پر یہی تفصیل مختار ہے۔

دوسرا قول: اگر ھار تانیث سے پہلے الف ہو جیسے اَلصَّلٰوةَ وغیرہ تو اس میں فتح اور باقی سب حروف میں ہر حال میں امالہ ہوگا۔

نتیجہ: دونوں قولوں کے جمع کرنے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ھار تانیث سے پہلے حروف کی چار صورتیں ہیں:۔
[۱] فَجِئْتُ زَيْنَبَ لِذَوْدِ شَمْسٍ کے پندرہ حروف میں سے کوئی حرف ہو، ان میں بلا خلاف امالہ ہے۔ کیونکہ ان کو امالہ سے کسی نے بھی مستثنیٰ نہیں کیا، یہ حکم وَفِي هَاءِ تَانِيْثِ الْوُقُوْفِ وَقَبْلَهَا مُمَالُ الْكِسَائِيْ سے نکلا ہے۔ [۲] تار تانیث سے پہلے الف ہو اس میں بلا خلاف فتح ہے، کیونکہ یہ سب کے قول پر مستثنیٰ ہے۔ غَيْرَ عَشْرٍ والے حروف ضِغَاطٌ میں بھی اس کا استثنار ہے اور وَبَعْضُهُمْ سِوَى اَلِفٍ میں بھی۔ [۳] ھار تانیث سے پہلے قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ حَعٍ کے نو حروف میں سے کوئی حرف ہو اس میں فتح اور امالہ دونوں ہیں، فتح تو غَيْرَ عَشْرٍ کے ذریعہ امالہ سے مستثنیٰ ہونے کی بنار پر ہے، اور امالہ وَبَعْضُهُمْ سِوَى اَلِفٍ ... الخ سے ماخوذ ہے۔ [۴] ھار تانیث سے پہلے اَكْهَرُ کے حروف میں سے کوئی حرف ہو، ان کی دو حالتیں ہیں:۔ (۱) اگر ان سے پہلے یار ساکنہ یا کسرہ ہو، خواہ کسرہ متصل ہو یا کسرہ اور ان حروف کے درمیان کوئی ساکن ہو، اس صورت میں تو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی قسم میں داخل ہیں اور ان میں بھی صرف امالہ ہوگا، یہ حکم وَاَکْهَرُ بَعْدَ الْیَاءِ سے اَوِالْکَسْرِ کے بیان کی قیود سے نکلا ہے۔ ② اور اگر ان سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو اور خواہ کوئی ساکن فاصل ہو تو پھر یہ تیسری قسم میں شامل ہیں اور قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ حَعٍ کے نو حروف کی طرح ان چار میں بھی فتح اور امالہ دونوں ہیں۔

فائدہ: ① اَلتَّوْرٰىةَ اور مَرْضَاتَ دونوں لفظوں میں ہر جگہ اور تُقٰىةً (ال عمران ع ۳) اور مُزْجٰىةٍ (یوسف ع ۱۰) اور کَمِشْکٰوةٍ (نور ع ۵) ان پانچوں میں امالہ والوں کیلئے حالین میں امالہ ہے، اور اس لئے ہے کہ ان میں بدلا ہوا الف موجود ہے، پس یہ ھاء تانیث کا امالہ نہیں جو الف کی بناء پر منع ہو جائے یا وقفاً کسائی کیلئے مخصوص ہو۔ چنانچہ ان پانچوں کلمات کا شمار ان الفاظ میں ہے جن میں الف کا امالہ ہے، یہ ھاء تانیث کے امالہ والے الفاظ میں نہیں۔ ② کسائی ہر تاء تانیث کو وقفاً ھاء سے بدلتے ہیں، خواہ وہ گول تاء ہو یا دراز تاء، اور امالہ بھی دونوں ہی میں کرتے ہیں۔ ③ صحیح تر یہ ہے کہ اَکْهَرُ کے حروف جب فتحہ اور ضمہ کے بعد ہوں اور خواہ ساکن فاصل ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں ان میں دونوں وجوہ ہیں، اسی لئے بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ کو بلا قید لائے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِی الرَّآءَاتِ

وَرَقَّقَ وَرْشٌ كُلَّ رَاءٍ وَّقَبْلَهَا ۳۴۳ مُسَكَّنَةً يَاءٌ اَوِالْكَسْرُ مُوْصَلَا

اور باریک پڑھا ہے ورش نے (فتحہ اور ضمہ والی) ہرایک راء کو، جس راء کی حالت یہ ہو کہ اس سے پہلے ساکن کی ہوئی (ہونے کی حالت میں) یاء ہو، یا (اس راء سے پہلے) کسرہ ہو، اس حال میں کہ وہ (یاء اس راء سے) متصل کی ہوئی ہو (جیسے خَیْرًا، خَبِیْرًا)۔

مفہوم: یعنی ورش ہر اس راء مفتوح اور مضموم کو بھی مرقق پڑھتے ہیں جو متوسط ہو یا متطرفہ اور اس کے ماقبل اسی کلمہ کے حروف میں سے یاء ساکنہ ہو یا حرفِ مکسور جیسے خَیْرًا، خَبِیْرًا، وَالْاٰخِرَةُ، اسی کلمہ کی قید سے فِیْ رَیْبٍ، وَقَالَتِ امْرَاَتُ جیسے کلمات نکل گئے، کیونکہ ان میں یاء ساکنہ اور کسرہ اسی کلمہ میں نہیں ہیں، ایسے ہی بِرَبِّهِمْ، لِرَسُوْلٍ وغیرہ میں حرفِ مکسور علیٰحدہ حرف ہے نفس کلمہ کا نہیں۔ یہ تمام قیود مُوْصَلًا سے ماخوذ ہیں۔ پس ان مثالوں میں اوروں کی طرح ورش کیلئے بھی تفخیم ہی ہے۔

وَلَمْ يَرَ فَصْلًا سَاكِنًا بَعْدَ كَسْرَةٍ ۳۴۴ سِوٰی حَرْفِ الْاِسْتِعْلَا سِوَی الْخَافَكَمَّلَا

اور نہیں دیکھا (یعنی نہیں سمجھا) ان (ورش) نے (کسرہ اور راء کے درمیان) فاصل اس ساکن کو جو کسرہ کے بعد ہو، سوائے استعلاء کے (ساکن) حروف کے، سوائے (مستعلیہ میں کی) خاء (ساکنہ) کے، پس ان (ورش) نے (مستعلیہ میں سے خاء کو مستثنیٰ کر کے اپنی روایت کی خوبی کو) کامل کر دیا ہے۔

مفہوم: ورش کسرہ متصلہ لازمہ اور راء کے درمیان کسی حرف ساکن کو فاصل نہیں سمجھتے، اسی بناء پر وَالْاٰخِرَةُ وغیرہ کی طرح لَعِبْرَةً، اِجْرَامِیْ وغیرہ میں بھی راء کو باریک ہی پڑھتے ہیں، کیونکہ حرف ساکن قوی فاصل نہیں ہے، ہاں حروفِ مستعلیہ کو قوی ہونے کی بناء پر فاصل سمجھتے ہیں، اسلئے وِقْرًا، اِصْرًا، مِصْرًا، فِطْرَتَ اور قِطْرًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ میں رار کو مفخم پڑھتے ہیں، البتہ خار ساکنہ کو فاصل نہیں مانتے، اسی لئے وَالْاِكْرَامِ وغیرہ کی طرح اِخْرَاجُهُمْ اِخْرَاجًا وغیرہ میں رار کو باریک ہی پڑھتے ہیں۔ سِوٰى حَرْفِ الْاِسْتِعْلَآءِ پہلا استثنار ہے اور سِوَى الْخَآءِ دوسرا استثنار، اور ضابطہ یہ ہے کہ اگر استثنار پر استثنار داخل ہو تو مسئلہ استثنار سے نکل کر اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے، اسلئے کسرہ اصلیہ اور رار کے درمیان خار حرف فاصل نہیں بنے گی۔

وَفَخَّمَهَا فِي الْاَعْجَمِيِّ وَفِيْ اِرَمَ ۳۴۵ وَتَكْرِيْرِهَا حَتّٰى يُرٰى مُتَعَدِّلَا

اور تفخیم سے پڑھا ہے ان (ورش) نے اس (رار) کو، (کسرہ کے بعد ہونے کے باوجود بھی) عجمی (یعنی غیر عربی اسموں اِبْرٰهِيْمَ، اِسْرَآءِيْلَ، عِمْرٰنَ) میں اور اِرَمَ (وَالْفَجْرِ) میں اور (کلمہ میں) اس (رار) کے مکرر آنے (کی صورت) میں بھی، تاکہ وہ (پہلی رار تلفظ میں دوسری رار کیساتھ) برابر (اور یکساں) سنی جائے۔

شرح: ساکن کے فاصلہ والے کسرہ کے بعد رار عجمی کلمات میں ہو جو بالاتفاق تو صرف تین آئے ہیں:۔ [۱] اِبْرٰهِيْمَ [۲] اِسْرَآءِيْلَ [۳] عِمْرٰنَ ہر جگہ اور چوتھا کلمہ اِرَمَ (والفجر) ہے، یہ بعض کے قول پر عجمی اور بعض کی رائے پر عربی ہے، لیکن نظم اور تیسیر کے طرق سے اس کی رار میں بھی بلا خلاف تفخیم ہے۔

کسرہ متصلہ اور منفصلہ کے بعد رار مکرر ہو، جو صرف ان چار کلمات میں ہے:۔ [۱] ضِرَارًا (بقرہ ع ۲۹ وتوبہ ع ۱۳) [۲] مِدْرَارًا ہر جگہ (انعام ع ا وھود ع ۵ ونوح ع ۱) [۳] فِرَارًا ہر جگہ (کہف ع ۳ واحزاب ع ۲ ونوح ع ۱) اور اَلْفِرَارُ (احزاب ع ۲) [۴] اِسْرَارًا (نوح ع ۱)، ان دونوں صورتوں میں اوروں کی طرح ورش کیلئے بھی تفخیم ہے۔

وَتَفْخِيْمُهٗ ذِكْرًا وَّسِتْرًا وَّبَابَهٗ ۳۴۶ لَدٰى جِلَّةِ الْاَصْحَابِ اَعْمَرُ اَرْحُلَا

اور تفخیم سے پڑھنا ان (ورش) کا ذِكْرًا اور سِتْرًا (کے وزن) اور اسکے باب (فِعْلًا منصوب منون غیر مشدد) کو (ان کے) جلیل القدر اصحاب کے نزدیک زیادہ آباد ہے منزلوں کی رو سے۔

شرح: یعنی فِعْلًا کے وزن والے وہ کلمات جن کی رار پر دو زبر ہوں لیکن تشدید نہ ہو، اور درمیان کا ساکن حرفِ مستعلیہ بھی نہ ہو، اس قسم کے یہ چھ کلمات آئے ہیں:۔ [۱] ذِكْرًا ہر جگہ [۲] سِتْرًا (کہف ع ۱۱) [۳] اِمْرًا (کہف ع ۱۰) [۴] وِزْرًا (طٰہٰ ع ۵) [۵] حِجْرًا (فرقان ع ۳ و ع ۵) [۶] وَصِهْرًا (فرقان ع ۵)، ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کلمات میں حالین میں تفخیم و ترقیق دونوں ہیں، اور تفخیم اَولیٰ ہے کیونکہ یہ جمہور کا مذہب ہے اور ترقیق صرف بعض کی رائے پر ہے۔ سِرًّا تشدید کے اور قِطْرًا استعلاء کے سبب اس قسم میں داخل نہیں، ان میں سے اول میں صرف ترقیق اور ثانی میں فقط تفخیم ہے۔

تنبیه: اگر اس قسم کے چھ کلمات میں سے کوئی کلمہ مد بدل کیساتھ جمع ہو جائے جیسے اٰبَآءَكُمْ اَوْاَشَدَّ ذِكْرًا (بقرہ ع ۲۵) میں ہے تو اس میں بدل کی تینوں وجوہ کو ذِکْرًا کی دو وجوہ میں ملانے سے چھ وجوہ ہو جاتی ہیں لیکن قصر و طول کے ساتھ تو ذِکْرًا کی دونوں صحیح ہیں اور توسط کے ساتھ صرف راء کی تفخیم درست ہے، اس لئے پانچ وجوہ رہ جاتی ہیں۔ علامہ متولی فرماتے ہیں کہ شیخ سلطان اور ان کے متبعین نے توسط کے ساتھ ترقیق کو ناجائز بتایا ہے، لیکن مجھے معلوم نہیں کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ (ارشاد المرید : عنایات رحمانی جلد اول صفحہ ۲۷۷)

وَفِي شَرَرٍ عَنْهُ يُرَقِّقُ كُلُّهُمْ ۳۴۷ وَحَيْرَانَ بِالتَّفْخِيمِ بَعْضٌ تَقَبَّلَا

اور بِشَرَرٍ میں ان (ورش) سے ترقیق سے پڑھتے ہیں ان کے تمام (شاگرد فتحہ والی راء کو بھی)، اور حَيْرَانَ کو (راء کی) تفخیم کے ساتھ (ان کے) بعض (ناقلین) نے قبول کیا ہے۔

شرح: اور بِشَرَرٍ (مرسلات) کی پہلی راء میں کسرہ اور یاء ساکنہ کے بعد نہ ہونے کے باوجود بھی ورش کیلئے بلا خلف ترقیق ہے، جو دوسری راء کی ترقیق کی مناسبت سے ہے اور دانی و مکی کی تصریح کے موافق یہ ترقیق حالین میں ہوتی ہے اور ناظم کے اطلاق سے بھی یہی نکلتا ہے، اور حَيْرَانَ (انعام ع ۹) میں تفخیم و ترقیق دونوں ہیں اور دونوں صحیح ہیں۔

وَفِي الرَّاءِ عَنْ وَرْشٍ سِوَى مَا ذَكَرْتُهُ ۳۴۸ مَذَاهِبُ شَذَّتْ فِي الْاَدَاءِ تَوَقُّلَا

اور راء (کے مستثنیٰ ہونے کے بارے) میں ورش سے سوائے اس (طریق) کے جس کو میں نے (شعر ۳۴۴ تا ۳۴۷ میں) بیان کیا ہے، (اور بھی) طرق ہیں جو شاذ ہو گئے ہیں (ہم تک) منقول ہونے میں، بلند ہونے کے اعتبار سے۔ ((تَوَقُّلَا: فِي الْجَبَلِ (پہاڑ پر چڑھنا) مصدر))۔

شرح: یعنی جس طرح وہ اصلیں اور الفاظ ترقیق سے مستثنیٰ ہیں جو یہاں شعر ۳۴۴ تا ۳۴۷ میں مذکور ہیں، اسی طرح اہل قیروان وغیرہم کی روایات پر کچھ اور الفاظ بھی مستثنیٰ ہیں جو فن کی کتب میں مل سکتے ہیں، لیکن ان روایات کو بلندی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور شہرت حاصل نہیں ہوئی اور ان کے ضعف ہی کی بناء پر ہم نے ان الفاظ کو بیان نہیں کیا۔

وَلَابُدَّ مِنْ تَرْقِيْقِهَا بَعْدَ كَسْرَةٍ ۳۴۹ إِذَا سَكَنَتْ يَا صَاحِ لِلسَّبْعَةِ الْمَلَا

اور ضروری ہے ترقیق سے پڑھنا اس (راء) کا کسرہ کے بعد جبکہ ساکن ہو وہ (راء)، اے (میرے) ساتھی ساتوں اشراف (یعنی قراء سبعہ) کیلئے۔

مفہوم: یعنی جو راء لازمی اور متصل کسرہ کے بعد ہو اور راء ساکن ہو خواہ کلمہ کے درمیان ہو یا آخر میں، نیز اس کا سکون لازمی ہو یا عارضی جو وقف کی بناء پر آگیا ہو، اور راء کے بعد اسی کلمہ میں حرفِ مستعلیہ نہ ہو جیسے مِرْيَةٍ فِرْعَوْنَ، وَاصْطَبِرْ، فَانْتَصِرْ، وَازْدُجِرْ، وہ راء ساتوں کیلئے مرقق ہوتی ہے۔

وَمَا حَرْفُ الْاِسْتِعْلَاءِ بَعْدُ فَرَاءُهُ ۳۵۰ لِكُلِّهِمُ التَّفْخِيْمُ فِيْهَا تَذَلَّلَا

اور وہ (لفظ) جس (کی راء) کے بعد استعلاء کا حرف ہو، اس (لفظ) کی راء جو ہے، ان (ساتوں) میں کے تمام کیلئے فِيْهَا: اس (راء) میں تفخیم تابع ہوگئی ہے۔

وَيَجْمَعُهَا قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ وَّخُلْفُهُمْ ۳۵۱ بِفِرْقٍ جَرٰى بَيْنَ الْمَشَائِخِ سَلْسَلَا

اور جمع کر رہا ہے ان (حروفِ مستعلیہ) کو قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ (کا مجموع، جسکے معنی یہ ہیں) قِظْ: سخت گرمی کے زمانہ میں بھی سکونت اختیار کر، ضَغْطٍ: تنگ، خُصَّ: سرکنڈوں کے جھونپڑے میں۔ اور ان (قراء) کا خلف (کُلٌّ) فِرْقٍ (شعراء ۴) میں جاری ہوگیا ہے مشائخ کے درمیان، اس حال میں کہ وہ (خلف حلق میں) آسانی سے اتر جانیوالے پانی سے تشبیہ دیا گیا ہے۔

مفہوم: جس راء میں صرف ورش کیلئے یا تمام قراء کیلئے ترقیق ہونے کا قاعدہ پایا جارہا ہو، اگر اسکے بعد اسی کلمہ میں حروفِ مستعلیہ میں سے کوئی حرف آجائے، عام ہے کہ راء کے بعد یہ حروف الف کے فاصلہ سے آرہے ہوں جیسا کہ ورش کے قاعدہ میں ہے یا بلا فاصلہ ہوں جیسا کہ اجماعی صورت میں ہے اور ان سات حروف میں سے ورش کے قاعدہ پر ضاد طاء قاف اور تمام قراء کے قاعدہ پر صاد طاء قاف واقع ہوئے ہیں، اور باقی خاء ظاء غین راء کے بعد کسی جگہ بھی نہیں آئے، وہ راء سب کیلئے مفخم ہوتی ہے، اور اس قاعدہ میں دو قسم کی رائیں شامل ہیں:-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف کسرہ کے بعد مفتوح ہو جو صرف ورش کیلئے مرقق ہوا کرتی ہے، اس رار کے بعد حروفِ مستعلیہ ان چار کلمات میں آئے ہیں:۔ ۱ صِرَاطَ ہر جگہ ۲ اِعْرَاضًا (نسآء ع ۱۹) اور اِعْرَاضُهُمْ (انعام ع ۴) ۳ فِرَاقُ بَيْنِي (کہف ع ۱۰) اور اَلْفِرَاقُ (قیامہ ع ۱) وَالْاِشْرَاقِ (ص ع ۲)۔

ب کسرہ کے بعد رار ساکنہ جو سب کیلئے مرقق ہوا کرتی ہے اور اس کے بعد حروفِ مستعلیہ ان پانچ کلمات میں آئے ہیں:۔ ۱ قِرْطَاسٍ (انعام ع ۱) ۲ وَارْصَادًا ۳ فِرْقَةٍ (توبہ ع ۱۳ و ع ۱۵) ۴ مِرْصَادًا (نبا ع ۱) اور لَبِالْمِرْصَادِ (والفجر) ۵ كُلُّ فِرْقٍ (شعراء ع ۴)، ان سب کلمات میں سب کیلئے رار کی تفخیم ہے۔ وَالْاِشْرَاقِ میں ورش کیلئے اور كُلُّ فِرْقٍ میں سب کیلئے دونوں وجوہ ہیں اور نشر کی رو سے اس میں دونوں وجوہ صحیح ہیں، اور علی ضباع کی ارشاد المرید میں ہے کہ ہمارا عمل بھی دونوں پر ہے اور كُلُّ فِرْقٍ پر قیاس کرتے ہوئے فِرْقَةٍ (توبہ) میں بھی وقفاً کسائی کیلئے امالہ کی صورت میں دونوں وجوہ صحیح ہیں، پس رار کے بعد حرفِ مستعلیہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اس صورت میں سب اپنے قاعدہ پر ہیں۔

وَمَا بَعْدَ كَسْرٍ عَارِضٍ اَوْ مُفَصَّلٍ ۳۵۲ فَفَخِّمْ فَهٰذَا حُكْمُهُ مُتَبَذِّلَا

اور وہ (رار) جو عارضی (متصل) کسرہ کے بعد ہو یا (کسرہ) منفصل کے (بعد ہو)، تو تو تفخیم سے پڑھ (ان دونوں کسروں کے بعد والی رار کو)، پس یہ (پُر پڑھنا) اس (رار) کا حکم ہے (جو دونوں قسم کے کسروں کے بعد ہو)، اس حال میں کہ یہ (یہ حکم ہر زمانہ کے قرار کی جانب سے) خرچ ہونے والا ہے۔

شرح: جو رار کسرہ عارضی یا کسرہ منفصلہ کے بعد ہو، وہ بھی سب کیلئے پُر پڑھی جاتی ہے جیسے اِمْرُؤٌا، اِمْرَاَةٌ بِرُوْحٍ، بِاِذْنِ اور رَبِّهِمْ وغیرہ۔

توضیح: کسرہ کی چار قسمیں ہیں:۔ ۱ کسرہ متصلہ لازمہ جو اصلی حروف پر ہو جیسے مِرْيَةٍ، یا اس حرف پر اصل کے حکم میں ہو جس کے جدا کر دینے سے کلمہ درست نہ رہتا ہو جیسے مِرْفَقًا، اَلْمِحْرَابَ اور اِخْرَاجُ اس کے بعد تو سب حضرات رار کو مرقق پڑھتے ہیں یعنی ساکنہ کو ساتوں اور فتحہ وضمہ والی کو صرف ورش، جبکہ رار کے بعد اسی کلمہ میں حرفِ مستعلیہ نہ ہو۔ ۲ کسرہ متصلہ عارضہ، جو ورش کے قاعدہ پر تو ہمزہ وصلی اور بار جارہ اور لام جارہ پر آتا ہے جیسے اِمْرَاَةٌ، اِمْرُؤٌا وغیرہ اور سب کے قاعدہ پر صرف ہمزہ وصلی پر آتا ہے اور اسکے بعد رار ساکن ہی ہوتی ہے جیسے اِرْجِعُوْا، اِرْجِعْ وغیرہ۔ اور بار ولام کے کسرہ کو عارضی اس لئے کہتے ہیں کہ ان دونوں کو جدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دینے پر بھی کلمہ پورا رہتا ہے اور چونکہ جار مجرور معنًی دو کلمہ ہیں، جن میں سے ایک حرف ہے اور دوسرا اسم۔ ③ کسرہ منفصلہ لازمہ، جو دوسرے کلمہ کا ہو اور بنائی ہو جیسے اَبُوْكِ امْرَاَ، فِيْهِ رَبِّيْ ورش کے قاعدہ پر، اور رَبِّ ارْجِعُوْنِ سب کے قاعدہ پر، اور يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا عاصم کے علاوہ سب کی قراءۃ پر یاء کا کسرہ ہے وغیرہ، علی قاری کی رائے پر ظاہر یہ ہے کہ ان میں کسرہ کو لازمی کہا جائے۔ ④ کسرہ منفصلہ عارضہ جو دوسرے کلمہ کا ہو اور ورش کے قاعدہ پر اعرابی ہو۔ جیسے اَلْمَدِيْنَةِ امْرَاَتِ، بِحَمْدِ رَبِّكَ اور بِاَمْرِ رَبِّكَ، یا دو ساکن جمع ہو جانے کی بناء پر آیا ہو جیسے قَالَتِ امْرَاَتُ وغیرہ، اور سب کے قاعدہ پر دو ساکن جمع ہو جانے کی وجہ سے آیا ہو جیسے اَمِ ارْتَابُوْا، مَنِ ارْتَضٰى، اِنِ ارْتَبْتُمْ وغیرہ، ان تینوں کسروں کے بعد سب راء کو پُر پڑھتے ہیں اور اسی طرح یاء ساکنہ منفصلہ کے بعد بھی اوروں کی طرح ورش بھی راء کو مفخم ہی پڑھتے ہیں جیسے مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ اَلَّذِيْ رُزِقْنَا۔

وَمَا بَعْدَهٗ كَسْرٌ اَوِالْيَا فَمَا لَهُمْ ۳۵۳ بِتَرْقِيْقِهٖ نَصٌّ وَّثِيْقٌ فَيَمْثُلَا

اور وہ (راء جو مذکورہ بالا قواعد کی بناء پر پُر ہو) جسکے بعد کسرہ (ہو) یا یاء ہو، پس نہیں ہے ان (ہمارے مشائخ) کیلئے اس (قسم کی راء) کے باریک پڑھنے پر (کوئی) تصریح مضبوط، تاکہ وہ (نص) ظاہر ہو سکے۔

وَمَا لِقِيَاسٍ فِي الْقِرَاءَةِ مَدْخَلٌ ۳۵٤ فَدُوْنَكَ مَا فِيْهِ الرِّضَا مُتَكَفِّلَا

اور قیاس کیلئے نہیں ہے قراءۃ (یعنی قرآن) میں (کوئی) دخل، پس تو اُس (نقل) کو لازم پکڑ لے جس میں (ائمہ کی) پسندیدگی ہے، اس حال میں کہ تو (اس نقل کی حفاظت کا) ذمہ دار بننے والا ہو۔

شرح: بعض حضرات صرف ورش کیلئے اور بعض تمام قراء کیلئے بَيْنَ الْمَرْءِ میں دونوں جگہ اور مَرْيَمَ، قَرْيَةٍ میں ہر جگہ راء کو باریک پڑھتے ہیں، اس بناء پر کہ ان میں راء کے بعد کسرہ اور یاء ہے، اور یہی دونوں چیزیں کسرہ اور یاء ساکنہ اگر راء سے پہلے ہوتی ہیں تو راء باریک ہوا کرتی ہے، نیز وقف والی راء بھی پہلے کسرہ اور یاء ساکنہ کیوجہ سے باریک ہوا کرتی ہے، اسی طرح بعد کے کسرہ اور یاء سے بھی راء باریک ہی ہونی چاہیئے، نیز الف میں امالہ بھی دونوں طرف کے کسرہ اور یاء سے ہوتا ہے، اور ترقیق بھی امالہ ہی کی طرح ہے، اس لئے اس میں بھی دونوں طرف کے کسرہ اور یاء کا اعتبار ہونا چاہیئے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قیاس کے جواب میں ناظم فرماتے ہیں: کہ بعد کے کسرہ اور یاء سے راء کا باریک ہونا کسی معتبر دلیل سے ثابت نہیں ہے اور نہ اکثر اماموں سے منقول ہے، جبکہ پہلی یاء اور کسرہ کی وجہ سے راء کا باریک ہونا متواتر نقل سے ثابت ہے، اس لئے دونوں قسموں میں فرق ظاہر ہے، پھر یہ قیاس کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ نشر میں ہے کہ اَلْمَرْءِ، مَرْيَمَ اور قَرْيَةٍ میں قیاس کی رو سے راء کا پُر ہی پڑھنا صحیح ہے اور وَمَا لِقِيَاسٍ...الخ میں ایک کلیہ بتا دیا کہ قرآن میں قیاس کا ایسا دخل نہیں ہے جس کی بناء پر کوئی مستقل قاعدہ اپنی رائے سے بنالیا جائے، پس ترقیق کا امالہ پر اور راء کے بعد والی یاء اور بعد والے کسرہ کا پہلی یاء اور کسرہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں، اس لئے کہ قراءات کی وجوہ متواتر نقل سے منقول ہیں، جن میں رائے کا ذرہ بھی دخل نہیں، اور یہ حق تعالیٰ کی خاص حفاظت ہے، جس کی وجہ سے علماء نے لوگوں کو یہ موقع نہیں دیا کہ وہ اپنی رائے سے قرآن میں کوئی چیز شامل کر سکیں، پس جب قراءۃ کا مدار قیاس پر نہیں بلکہ صحیح نقل پر ہے، تو اے قراءۃ کے خادم! تجھے چاہیئے کہ جن وجوہ کو قراء نے نقل کے موافق ہونے کی بناء پر پسند کیا ہے، ان کی مدد کا اور ان کے شائع کرنے کا ذمہ دار بن کر ان کی پوری حفاظت کر اور اپنے قیاس کو بالکل دخل نہ دے۔

وَتَرْقِيقُهَا مَكْسُورَةً عِنْدَ وَصْلِهِمْ ۳۵۵ وَتَفْخِيمُهَا فِي الْوَقْفِ أَجْمَعُ أَشْمُلَا

اور (تیرا) باریک (ہی) پڑھنا اس (راء) کو کسرہ والی ہونے کی حالت میں ان (قراء) کے وصل کے وقت (تو ثابت) ہے۔ اور (تیرا) پُر پڑھنا اسی (کسرہ والی راء) کو وقف میں (جبکہ اس سے پہلے کسرہ اور یاء ساکنہ اور امالہ اور ترقیق والی راء نہ ہو، بہ نسبت باریک پڑھنے کے) زیادہ جامع ہے جماعتوں کے اعتبار سے۔

وَلٰكِنَّهَا فِي وَقْفِهِمْ مَعَ غَيْرِهَا ۳۵۶ تُرَقَّقُ بَعْدَ الْكَسْرِ أَوْمَا تَمَيَّلَا

اور لیکن وہ (راء مکسورہ جو کلمہ کے آخر میں ہو)، ان (قراء) کے (راء پر) وقف (کرنے کی صورت) میں، اس حال میں کہ وہ اپنے ماسوا (یعنی فتحہ ضمہ سکون والی راء) کے سمیت ہے، باریک پڑھی جاتی ہے کسرہ اور اس (الف) کے بعد جس میں امالہ واقع ہوا ہو۔

أَوِ الْيَاءِ تَأْتِي بِالسُّكُونِ وَرَوْمُهُمْ ۳۵۷ كَمَا وَصْلِهِمْ فَابْلُ الذَّكَاءَ مُصَقَّلَا

اور یاء کے (بعد بھی باریک پڑھی جاتی ہے) جس (یاء) کی حالت یہ ہو کہ وہ سکون پر (شامل ہو کر) آرہی ہو (یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راء یا راء ساکنہ کے بعد ہو)۔ اور ان (قراء) کا (راء پر) رَوم (سے وقف کرنا) ان کے وصل کی طرح ہے، پس تو (اس اجمال سے تفصیل کے نکالنے میں اپنی) سمجھ کی تیزی کو آزما، اس حال میں کہ وہ (سمجھ) خوب صاف کی ہوئی ہے۔

شرح: [۱] یعنی راء مکسورہ کو وصلاً سب ہی باریک پڑھتے ہیں، عام ہے کہ ① یہ کسرہ کاملہ ہو لازمہ ہو جیسے رِزْقًا ② خواہ عارضہ ہو جو دو ساکن جمع ہو جانے کی یا نقل کی بناء پر آیا ہو جیسے وَاَنْذِرِ النَّاسَ، وَانْحَرِ اِنَّ ورش کی قراءۃ پر ③ یا یہ کسرہ بعضیہ ہو جو اختلاس اور امالہ کی حالت میں ہوتا ہے جیسے وَاَرِنَا (اختلاس کی مثال) اور رَاٰ (امالہ کی مثال) میں ہے، نیز یہ راء کلمہ کے شروع میں ہو یا درمیان میں یا آخر میں، راء سے پہلے حرف ساکن ہو یا اس پر کوئی حرکت ہو، راء کے بعد والا حرف مستعلیہ ہو یا مستفلہ، اسم میں ہو خواہ فعل میں، اور مثالیں ظاہر ہیں یہ سب قیدیں تعمیم و توضیح کیلئے ہیں۔ یہاں پہنچ کر راء کے وہ احکام ختم ہوگئے جو وصل کے متعلق ہیں اور ناظم نے وَصْلِهِمْ سے اس کو ظاہر کر دیا۔

[۲] وَتَفْخِيمُهَا سے راء کے وقفی احکام شروع کرتے ہیں:۔ یعنی اگر یہی راء مکسورہ کلمہ کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ ہو جیسے وَنَهَرٍ، یا ضمہ ہو جیسے دُسُرٍ، یا پہلا حرف ساکن ہو جو یاء کے سوا ہو اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ ہو یا ضمہ، جیسے اَلْقَدْرِ اور خُسْرٍ، ان تینوں حالتوں میں راء پر سکون سے وقف کریں تو یہ راء سب کیلئے پُر ہوتی ہے، اکثر اہل ادا اسی پر ہیں اور یہی صحیح بھی ہے۔ مکی اور حصری وغیرہ وقفی سکون کو عارضی سمجھ کر راء موقوفہ پر وصل والے احکام جاری کرتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں ہے، لیکن ذیل کی چار صورتوں میں کسرہ، فتحہ ضمہ والی اور ساکنہ چاروں قسم کی راء بالاتفاق باریک ہوتی ہے:۔ ① راء کسرہ متصلہ کے بعد ہو جیسے كُفِرَ، مُنْهَمِرٍ عَسِيرٌ، فَانْتَصِرْ، یا حرفِ مستعلیہ کے سوا کسی اور ساکن کے فاصلہ سے ہو جیسے اَلذِّكْرَ، حِجْرٍ، ذِكْرٌ لیکن اگر راء اور کسرہ کے درمیان کا ساکن حرف مستعلیہ ہو، جو صرف عَيْنَ الْقِطْرِ (سباع ۲) اور مِصْرَ میں چاروں جگہ ہے، تو اس صورت میں راء کو پُر بھی پڑھ سکتے ہیں اور باریک بھی، لیکن وصل اور اصل کے لحاظ سے صاحب نشر کی رائے پر مِصْرَ میں وقفاً تفخیم اور اَلْقِطْرِ میں وقفاً ترقیق اَولیٰ ہے۔ ② راء یاء ساکنہ کے بعد ہو، عام ہے کہ یاء مدہ ہو یا لین جیسے لَا ضَيْرَ، كَبِيرٌ۔ ③ راء امالہ یا تقلیل والے الف کے بعد ہو جیسے اَلنَّارِ، اَلْاَبْرَارِ (امالہ اور تقلیل والوں کی قراءۃ پر)۔ ④ ترقیق والی راء کے بعد ہو جو صرف ورش کی قراءۃ پر بِشَرَرٍ (مرسلات) میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر ایک اور دو میں سب کیلئے اور نمبر تین میں صرف امالہ اور ترقیق والوں کیلئے اور نمبر چار میں صرف ورش کیلئے سکون سے وقف کرنے کی صورت میں راء باریک ہوتی ہے اور کسرہ کے بعد تو راء چاروں طرح آتی ہے اور یاء ساکنہ کے بعد تینوں حرکتوں والی آتی ہے، ساکنہ نہیں آتی۔ امالہ اور ترقیق والی راء کے بعد صرف کسرہ والی راء آتی ہے۔

قاعدہ: اگر راء متطرفہ پر رَوم سے وقف کیا جائے تو اس راء کا حکم وصل کی طرح ہے۔ یعنی جو راء وصل میں پُر تھی وہ رَوم میں بھی پُر ہوگی، اور جو وصل میں باریک تھی تو وہ رَوم میں بھی باریک ہوگی، پس اگر راء پر کسرہ ہو جیسے مِنَ النَّارِ، مِنْ خَيْرٍ، وَدُسُرٍ، اَلْقَدْرِ، فِي الْكُفْرِ تو رَوم میں سب کیلئے باریک ہوگی، اگر راء مضموم ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں:۔ [۱] اس راء سے پہلے یاء ساکنہ ہو جیسے كَبِيْرٌ، خَبِيْرٌ، یا راء سے پہلے کسرہ متصلہ ہو جیسے عَسِرٌ یا یاء کے سوا اور کوئی ساکن فاصل ہو جیسے اَلسِّحْرُ، اَلذِّكْرُ تو راء ورش کیلئے باریک اور باقی سب کیلئے پُر ہوگی۔ [۲] راء مضمومہ سے پہلے یاء ساکنہ اور کسرہ نہ ہو جیسے اَلْقَمَرُ، كُفْرٌ، اَلْكَفُوْرُ، اَلنَّارُ اس صورت میں رَوم میں راء سب کیلئے پُر ہوگی۔

وَفِيمَا عَدَا هٰذَا الَّذِي قَدْ وَصَفْتُهُ ۳۵۸ عَلَى الْاَصْلِ بِالتَّفْخِيمِ كُنْ مُّتَعَمِّلَا

اور ان (تمام راءات) میں جو اس (مجموع) کے سوا ہیں، جس کو میں نے (اس باب میں) بیان کر دیا ہے، (راء کی) اصل کے موافق پُر پڑھنے کیلئے تو عمل کرنے والا رہ۔

مفہوم: راءات تین طرح کی ہیں:۔ [۱] وہ جن میں ورش کیلئے ترقیق بیان کی ہے، یہ تو ورش کیلئے باریک اور باقی سب کیلئے پُر ہوں گی۔ [۲] وہ جن میں سب کیلئے ترقیق بتائی ہے، یہ سب کیلئے باریک ہوں گی۔ [۳] وہ جن کو بیان ہی نہیں کیا، جیسے رَبَّنَا، رُحَمَآءُ، يَرْحَمْنَا وغیرہ، یہ سب کیلئے پُر ہوں گی، اس بناء پر کہ راء میں اصل تفخیم ہے، پس جن راءات میں ترقیق کا کوئی سبب نہ پایا جائے، ان میں راء کی اصل پر عمل ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اللَّامَاتِ

وَغَلَّظَ وَرْشٌ فَتْحَ لَامٍ لِّصَادِهَا ۳۵۹ اَوِالطَّاءِ اَوْ لِلظَّاءِ قَبْلُ تَنَزُّلَا

اور تفخیم سے پڑھا ہے ورش نے فتحہ والے لام کو، اس (لام) کے (تعلق والے) صاد یا طاء یا ظاء کی وجہ سے، قَبْلَ (اللَّامِ): اس حال میں کہ اس (لام) سے پہلے یہ (تینوں حروف) نازل ہونے والے ہوں۔

اِذَا فُتِحَتْ اَوْ سُكِّنَتْ كَصَلَاتِهِمْ ۳۶۰ وَمَطْلَعِ اَيْضًا ثُمَّ ظَلَّ وَيُوْصَلَا

جب یہ (تینوں حروف) فتحہ دیے گئے ہوں یا ساکن کیئے گئے ہوں جیسے صَلَاتِهِمْ اور مَطْلَعِ اور ظَلَّ اور يُوْصَلَ۔

مفہوم: ورش ان تین شرطوں سے ہر ایک لام کو پُر پڑھتے ہیں:۔ [۱] لام مفتوح ہو، عام ہے کہ اس پر تشدید ہو یا نہ ہو۔ [۲] لام سے پہلے اسی کلمہ میں صاد، طاء، ظاء میں سے کوئی حرف ہو۔ [۳] یہ تینوں حرف یا تو ساکن ہوں یا ان پر فتحہ ہو، تشدید ہو یا نہ ہو جیسے صَلَاتِهِمْ، يُصَلَّبُوْا، اَلطَّلَاقُ، طَلَّقْتُمْ، اَظْلَمَ، وَظَلَّلْنَا۔ پس صَلْصَالٍ میں پہلی اور ضَلَلْنَا وغیرہ میں دوسری اور اَلظُّلَّةِ، فُصِّلَتْ، ظِلٰلٍ میں تیسری شرط نہ ہونے کی وجہ سے تفخیم نہیں ہوگی۔ لَسَلَّطَهُمْ، لَظٰى، خَلَطُوْا میں طاء اور ظاء پہلے ہونے کے بجائے لام کے بعد ہیں اس لئے تفخیم نہیں ہوگی بلکہ ان سب صورتوں میں لام کی ترقیق ہوگی۔

وَفِيْ طَالَ خُلْفٌ مَّعْ فِصَالًا وَّعِنْدَمَا ۳۶۱ يُسَكَّنُ وَقْفًا وَّالْمُفَخَّمُ فُضِّلَا

اور اس طَالَ میں (تینوں جگہ) خلف ہے جو فِصَالًا (بقرہ ع ۳۰ اور اَنْ يَّصَّلَحَا نساء ع ۱۹) سمیت ہے۔ اور اس (لام متطرفہ) میں بھی (خلف ہے) جو ساکن کر دیا جائے وقف میں، اور (دونوں صورتوں میں) تفخیم کو افضل قرار دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: [۱] یعنی صاد طار ظار اور لام کے درمیان الف فاصل ہو، جو صرف ان تین کلمات طَالَ (طٰہٰ ع ۵ انبیار ع ۴، حدید ع ۲) میں اور فِصَالًا (بقرہ ع ۳۰) میں اور اَنْ یَّصّٰلَحَا (نسار ع ۱۹) میں آیا ہے [۲] ان حروف کے بعد لام کلمہ کے آخر میں ہو اور اس پر وقف کر دیا جائے، ایسا لام ان چھ کلمات میں آیا ہے:۔ یُوْصَلَ (بقرہ ع ۳ رعد ع ۳)، فُصِّلَ (بقرہ ع ۳۳)، فَصَّلَ (انعام ع ۱۴)، وَبَطَلَ (اعراف ع ۱۴) ظَلَّ (نمل ع ۷ زخرف ع ۲)، وَفَصَلَ (ص ع ۲)، پس ان تمام جگہ نشر کی رو سے تفخیم و ترقیق دونوں صحیح ہیں اور تفخیم اَولیٰ ہے۔

وَحُكْمُ ذَوَاتِ الْيَاءِ مِنْهَا كَهٰذِهِ ۳۶۲ وَعِنْدَ رُءُوْسِ الْآيِ تَرْقِيقُهَا اعْتَلَا

اور ذوات الیار (یعنی یار سے بدل جانے والے الفات کے پاس والے لامات) کا حکم بھی، مِنْهَا: ان (لامات) میں سے (جن میں تفخیم کا قاعدہ موجود ہو) انہی (لامات) کی طرح ہے (جو ابھی شعر ۳۶۱ میں مذکور ہوئے ہیں) اور رءوسِ آیات میں اس (لام) کا باریک پڑھنا بلند ہو گیا ہے۔

شرح: یعنی مذکورہ تین حروف میں سے صاد کے بعد لام یائی کلمات میں ہو یعنی لام کے بعد امالہ والا الف آرہا ہو، جو ان چھ کلمات میں ہے:۔ مُصَلًّى (بقرہ ع ۱۵) میں وقفاً، یَصْلٰهَا (اسرا ع ۲، واللیل)، وَیُصَلّٰی تشدید سے (انشقاق)، اَلَّذِیْ یَصْلَی وقفاً (اعلیٰ)، تَصْلٰی (غاشیہ)، سَیَصْلٰی (تبت)، ان لامات میں بھی دونوں وجوہ ہیں اور تفخیم اَولیٰ ہے، لیکن ان کلمات میں لام کی تفخیم کے ساتھ الف میں صرف فتح ہوگا، امالہ قطعاً نہیں ہوگا۔ اور لام کی ترقیق کے ساتھ الف میں صرف تقلیل ہوگی، فتح ہرگز نہیں ہوگا، یہ دونوں وجوہ باب الامالہ کے شعر ۳۱۴ سے نکلی ہیں۔ اور جو لام صاد کے بعد رءوسِ آیات میں ہو جو صرف صَلّٰی (قیامہ ع ۲، اعلیٰ، علق) میں آیا ہے اس میں بھی خلف ہے، لیکن اس کا باریک پڑھنا اور اسکے بعد والے الف میں تقلیل کرنا افضل ہے بلکہ یہی ضروری ہے۔ اور اس صَلّٰی میں تینوں جگہ لام کی تفخیم صحیح نہیں بلکہ ترقیق و تقلیل متعین ہیں۔

وَكُلٌّ لَدَى اسْمِ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ كَسْرَةٍ ۳۶۳ يُرَقِّقُهَا حَتّٰى يَرُوقَ مُرَتَّلَا

اور ہر ایک (قاری) اللہ کے نام میں کسرہ کے بعد باریک پڑھتا ہے اس (لام) کو، تاکہ وہ (اسم جلالہ سننے والے کو) عمدہ (اور خوشنما) معلوم ہو، اس حال میں کہ وہ (نام لام کی ترقیق کے سبب) ہموار بنا دیا گیا ہے۔

كَمَا فَخَّمُوْهُ بَعْدَ فَتْحٍ وَّضَمَّةٍ ۳۶۴ فَتَمَّ نِظَامُ الشَّمْلِ وَصْلًا وَّفَيْصَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کسرہ کے بعد لام کی ترقیق اسی طرح ہے) جس طرح تفخیم سے پڑھا ہے ان (تمام قراء) نے اس (اسم جلالہ) کو فتحہ اور ضمہ کے بعد، پس کامل ہوگیا (لام کی) جماعت (کے احکام) کا اکٹھا ہونا وصل (کی حالت) میں (بھی) اور وقف (کی حالت) میں (بھی)۔

مفہوم: یعنی اللہ کے لام کو کسرہ کے بعد سب حضرات باریک پڑھتے ہیں، اور فتحہ اور ضمہ کے بعد سب پُر پڑھتے ہیں، مثالیں واضح ہیں۔

تنبیہ: [۱] اگر لفظ اللہ سے پہلے امالہ والا الف آرہا ہو جو نَرَى اللّٰهَ اور وَسَيَرَى اللّٰهُ میں سوسی کی روایت پر ہے تو اس لام میں امالہ کے ساتھ دونوں وجوہ صحیح ہیں اور فتح کیساتھ تفخیم ہوگی، کیونکہ امالہ کی صورت میں لام سے پہلے خالص فتحہ کا نہ ہونا ترقیق کو اور خالص کسرہ کا نہ ہونا تفخیم کو چاہتا ہے، اور نشر کی تصریح کے موافق ناظم کی رائے پر تفخیم اَولیٰ ہے۔ [۲] اگر لفظ اللہ زبر اور پیش والی باریک راء کے بعد ہو جیسا کہ اَغَيْرَ اللّٰهِ اور ذِكْرُ اللّٰهِ میں ورش کی قراءۃ پر ہے، تو لام میں صرف تفخیم ہوتی ہے، کیونکہ ترقیق سے فتحہ اور ضمہ میں ذرا بھی فرق نہیں آتا، پس بعض حضرات کا یہ قیاس صحیح نہیں کہ امالہ کے بعد والے لام کی طرح ترقیق کے بعد والے میں بھی دونوں وجوہ درست ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰى اَوَاخِرِ الْكَلِمِ

وَالِاسْكَانُ اَصْلُ الْوَقْفِ وَهْوَ اشْتِقَاقُهُ ۳۶۵ مِنَ الْوَقْفِ عَنْ تَحْرِيْكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا

اور اسکان وقف کی اصل ہے۔ اور یہ (اصطلاحی وقف) جو ہے، اس کا نکلنا (اور بننا) اَلْوَقْفُ عَنْ تَحْرِيْكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا سے ہے (یعنی رک جانا حرف کے حرکت دینے سے) جو (وقف کے سبب تحریک سے) جدا (اور خالی) ہوگیا ہے، (یا حرف کی اس تحریک سے رک جانا جو اپنے مقام سے جدا ہوگئی ہے)۔

نفوم: وقف تین طرح ہوتا ہے:۔ اسکان، روم، اشمام، اور وقف بالاسکان اصل ہے، جس کی چار وجوہ ہیں:۔

١ وقف راحت کیلئے ہوتا ہے، اور وہ پوری طرح وقف بالاسکان ہی میں ہے۔

٢ یہ ہر قسم کی حرکت میں جاری ہے، پس اس کیلئے کوئی شرط نہیں ہے۔

٣ نقلاً بھی سب سے ثابت ہے۔

٤ وقف ابتداء کی ضد ہے اور ابتداء میں حرکت ہوتی ہے تو اسکی ضد سے وقف میں سکون ہونا چاہیئے۔

اَلْوَقْفُ عَنْ تَحْرِيْكِ حَرْفٍ تَعَزَّلَا وقف کی اصطلاحی تعریف ہے اور وقف کی لغوی تعریف اَلْوَقْفُ عَنِ الشَّيْءِ ہے، یعنی کسی چیز سے رک جانا، اور یہی لغوی تعریف اصطلاحی تعریف کا ماخذ ہے، پس قراء کے نزدیک لفظ وقف مذکورہ بالا اصطلاحی تعریف کا مخفف ہے، اور جملہ وَهْوَ اشْتِقَاقُهُ کو لغوی اور اصطلاحی وقف میں مناسبت بتانے کیلئے لائے ہیں۔

وَعِنْدَ اَبِيْ عَمْرٍو وَّكُوْفِيِّهِمْ بِهٖ ۳۶۶ مِنَ الرَّوْمِ وَالْاِشْمَامِ سَمْتٌ تَجَمَّلَا

اور ابوعمرو (بصری) اور ان (قراء) میں کے کوفیین سے اس (وقف) کے بارے میں (وقف بالاسکان کے علاوہ) رَوم اور اشمام سے (وقف کرنا بھی) ایک ایسا طریق ہے، جو (نقل کے سبب) خوبصورت ہوگیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَكْثَرُ اَعْلَامِ الْقُرْاٰنِ يَرَاهُمَا ٣٦٧ لِسَائِرِهِمْ اَوْلَى الْعَلَائِقِ مِطْوَلَا

اورقرآن (یعنی قراءۃ) کے اکثر (مشاہیر) علماء، یَرٰی (بمعنٰی یَخْتَارُ) پسند کرتے ہیں ان دونوں (یعنی روم واشمام) کو، ان (قراء) میں کے تمام کیلئے (وقف کے) اسباب میں کا بہتر (سبب) مِطْوَلَا: رسی (یعنی سبب ہونے) کے اعتبار سے۔

شرح: یعنی وقف بالروم اور وقف بالاشمام) نص کے طور پر تو ابوعمرو اور کوفیین ہی سے ثابت ہیں، لیکن اہل ادا نے عملاً ان دونوں کو بھی سب کیلئے پسند کیا ہے، نتیجہ یہ کہ تمام قراء کیلئے تینوں طرح سے وقف کرنا جائز ہے۔

وَرَوْمُكَ اِسْمَاعُ الْمُحَرَّكِ وَاقِفًا ٣٦٨ بِصَوْتٍ خَفِيٍّ كُلَّ دَانٍ تَنَوَّلَا

اور تیرا (کسرہ اور ضمہ میں) روم کرنا، سنا دینا ہے متحرک (حرف کی حرکت) کا وقف کرتے ہوئے پوشیدہ (ہلکی) آواز سے، ہر اس نزدیکی والے کو جس نے (تلاوت کو اپنے کانوں میں) لیا ہو۔

شرح: یعنی روم کے معنٰی ہیں کسرہ اور ضمہ کو ایسی ہلکی آواز سے ادا کرنا جس کو صرف وہ شخص سن سکے، جو تلاوت کی طرف پوری طرح متوجہ ہو اور قوت سماعت کمزور نہ ہو، پس بہرا اور وہ شخص جس کا دھیان تلاوت کی طرف نہ ہو، یہ دونوں رَوم کو معلوم نہیں کر سکتے۔

وَالْاِشْمَامُ اِطْبَاقُ الشِّفَاهِ بُعَيْدَمَا ٣٦٩ يُسَكَّنُ لَا صَوْتٌ هُنَاكَ فَيَصْحَلَا

اور (تیرا ضمہ میں) اشمام کرنا ہونٹوں کا (کلی کی طرح گول بنا کر) بند کر لینا ہے، یُسَکَّنُ: اس (حرفِ متحرک) کے ساکن کیئے جانے کے، بُعَيْدَمَا: تھوڑی ہی دیر بعد (یعنی فوراً) آواز (بالکل) نہیں (ہوتی) یہاں، تاکہ (اسکے سبب) گلا گھٹ جائے (اور آواز ضعیف ہو جائے)۔

شرح: یعنی رَوم میں جو ہلکی آواز ہوتی ہے، اس کو گلا گھٹنے کی حالت سے تشبیہ دی ہے، اور اشمام میں وہ ہلکی سی آواز بھی قطعاً نہیں ہوتی جو رَوم میں ہوتی ہے، اسی لئے رَوم کو نابینا معلوم کرسکتا ہے اور بہرا نہیں سن سکتا، اور اشمام کو بہرا تو بینائی کے ذریعہ معلوم کرسکتا ہے کہ یہ قاری ہونٹوں کو گول کر کے اشمام کر رہا ہے اور نابینا معلوم نہیں کرسکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِعْلُهُمَا فِی الضَّمِّ وَالرَّفْعِ وَارِدٌ ۳۷۰ وَرَوْمُكَ عِنْدَ الْكَسْرِ وَالْجَرِّ وُصِّلَا

اور ان (رَوم واشمام) دونوں کا (ادا) کرنا (تو) ضمہ اور رفع میں آیا ہے اور تیرا رَوم (ہی) کرنا کسرہ اور جر میں (ہم تک نقلاً) پہنچایا گیا ہے۔

وَلَمْ يَرَهُ فِی الْفَتْحِ وَالنَّصْبِ قَارِئٌ ۳۷۱ وَعِنْدَ إِمَامِ النَّحْوِ فِی الْكُلِّ أُعْمِلَا

اور نہیں دیکھا اس (رَوم) کو فتحہ اور نصب میں (قراء میں سے) کسی قاری نے بھی۔ اور نحو کے امام (سیبویہ) کے (یا نحو کے بڑے بڑے اماموں کے) نزدیک تمام (حرکات) میں استعمال کیا گیا ہے یہ (رَوم)۔

وَمَا نُوِّعَ التَّحْرِيكُ إِلَّا لِلَازِمٍ ۳۷۲ بِنَاءً وَّإِعْرَابٍ غَدَا مُتَنَقِّلَا

اور (تینوں حرکتوں میں سے ایک ایک) حرکت کی (دو) دوقسمیں (کسی وجہ سے بھی) نہیں کی گئیں، لیکن (صرف بناء کی رو سے لازم ہو جانے والی، اور اس اعراب والی (حرکت) کی وجہ سے (کی گئی ہیں) جو (عاملوں کے آنے سے) بدل جانے والی ہو گئی ہے۔

شروح: شعر ۳۷۰: یعنی ضمہ مبنی حرکت کو اور رفع اعرابی حرکت کو کہتے ہیں، اور رَوم واشمام ضمہ اور رفع دونوں میں نقلاً ثابت ہیں، اور ایسے ہی کسرہ مبنی حرکت اور جر اعرابی حرکت میں صرف روم جائز ہے، اس میں اشمام جائز نہیں۔

شعر ۳۷۱: یعنی فتحہ مبنی حرکت اور نصب اعرابی حرکت میں رَوم واشمام کسی قاری نے بھی جائز نہیں سمجھا، اور امام النحو سیبویہ یا ائمہ نحاۃ کے نزدیک فتحہ، کسرہ، ضمہ تینوں حرکتوں میں روم کو جائز بتاتے ہیں۔ لغت کی کتاب مختار الصحاح کے مصنف فرماتے ہیں کہ حرکت کا وہ رَوم جس کو سیبویہ نے بیان کیا ہے (اس سے مراد) اختلاس والی حرکت ہے جو ایک قسم کی تخفیف کے سبب پوشیدہ ہو جاتی ہے، اور یہ بہ نسبت اشمام کے اکثر (اور قوی تر) ہے، کیونکہ یہ سننے میں آتی ہے، گو یہ حرکت اختلاس والی ہے، لیکن تسہیل والے ہمزہ کی طرح یہ بھی حرکت ہی کے مرتبہ میں ہے۔

شعر ۳۷۰ اور ۳۷۱ میں ایک ایک حرکت کے جو دو دو نام لئے ہیں، اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ حرکات کی چھ قسمیں ہیں، قسمیں تو تین ہی ہیں، لیکن دو دو نام لینے کی وجہ یہ ہے کہ حرکت دو طرح کی ہوتی ہے:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[١] لازمی اور بنائی۔ جو مبنی میں آتی ہے اور عاملوں کے آنے سے بدلتی نہیں جیسے عَادَ، هٰٓؤُلَآءِ، مِنْ قَبْلُ۔ چونکہ تینوں کلمات کی آخری حرکت مبنی ہے، اس لئے عاملوں کے بدلنے سے ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ [٢] اعرابی۔ جو عاملوں کے آنے سے بدلتی رہتی ہے جیسے اِنَّ الْمَلَاَ، اِلَى الْمَلَاِ، قَالَ الْمَلَاُ۔ ان مثالوں میں اَلْمَلَاُ معرب ہے، اس لئے عامل کے بدلنے سے اس کی آخری حرکت جس کو اعراب کہتے ہیں بدلتا گیا ہے، پس نحاۃ کی اصطلاح میں بنائی حرکات کو فتحہ کسرہ ضمہ اور اعرابی حرکات کو نصب جر رفع کہتے ہیں، لیکن قراءۃ کی رو سے روم واشمام کیلئے دونوں قسم کی حرکات کا ایک ہی حکم ہے، صرف شبہ کو دور کرنے کیلئے ہر حرکت کے دو دو نام لیئے ہیں۔

وَفِيْ هَاءِ تَأْنِيْثٍ وَّمِيْمِ الْجَمِيْعِ قُلْ ۳۷۳ وَعَارِضِ شَكْلٍ لَّمْ يَكُوْنَا لِيَدْخُلَا

وَقُلْ فِيْ هَآءِ: اور کہہ دے تو ھاء تانیث میں، میم جمع میں، حرکت عارضی میں، (سکون اصلی میں اور فتحہ میں) لَمْ يَكُوْنَا: ایسے نہیں ہیں یہ دونوں (یعنی روم واشمام) کہ (ان پانچ صورتوں میں) داخل ہو جائیں یہ دونوں۔

وَفِي الْهَاءِ لِلْاِضْمَارِ قَوْمٌ اَبَوْهُمَا ۳۷٤ وَمِنْ قَبْلِهٖ ضَمٌّ اَوِ الْكَسْرُ مُثِّلَا

اور اس ھاء (ضمیر) میں جو (فاعل کے نام کو) اختصار کے ساتھ لانے کیلئے (مقرر) ہے، (مکی اور ابن شریح وغیرہ کی) ایک جماعت نے انکار کیا ہے ان دونوں (روم واشمام) کا (اور اسکان ہی کو متعین کر دیا ہے)، اس حال میں کہ اس (ھاء ضمیر) سے پہلے ایسا ضمہ یا کسرہ ہو، جو (ان دونوں میں سے ہر ایک ھاء ضمیر سے پہلے) معین کیا گیا ہو (یعنی آرہے ہوں)۔

اَوُ امَّا هُمَا وَاوٌ وَّيَاءٌ وَّبَعْضُهُمْ ۳۷۵ يُرٰى لَهُمَا فِيْ كُلِّ حَالٍ مُّحَلِّلَا

یا (اسی ھاء ضمیر سے پہلے) ان دونوں (کسرہ وضمہ) کی مائیں (یعنی) واؤ (ساکن) اور یاء (ساکن) ہوں (یعنی خواہ مدہ ہوں یا لین، ان صورتوں میں اکثر کے قول پر ھاء ضمیر میں روم واشمام منع ہیں)۔ اور ان میں کے بعض لَهُمَا: ان (روم واشمام) دونوں کو فِيْ كُلِّ حَالٍ: ہر حال میں (یعنی ھاء ضمیر کی ساتوں صورتوں میں) يُرٰى: دیکھے جاتے ہیں مُحَلِّلَا: جائز بتانے والے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم: شعر۳۷۳: ذیل کی پانچ صورتوں میں سب کیلئے صرف وقف بالاسکان ہوتا ہے اور رَوم واشمام بالاتفاق منع ہیں:۔ [۱] تاء تانیث جیسے اَلْجَنَّۃُ، لَعِبْرَۃً وغیرہ، پس نَفَقَۃُ اور هٰذِهٖ کی ھاء نفسِ کلمہ کی ہے، اس لئے ان جیسے کلمات میں وقف بالاسکان کے ساتھ رَوم واشمام بھی جائز ہیں۔ اور جن کلمات میں تاء تانیث دراز تاء کی صورت میں ہو جیسے بَقِيَّتُ، رَحْمَتُ وغیرہ ان میں مکی بصری کسائی کیلئے تو صرف سکون ہے، کیونکہ یہ ان پر ھاء سے وقف کرتے ہیں اور باقی چار کیلئے رَوم واشمام جائز ہیں، کیونکہ وہ ایسی تاء پر تاء ہی سے وقف کرتے ہیں۔

[۲] میم جمع۔ خواہ ساکن ہو (لَهُمْ، بِهِمْ) یا مضموم ہو (هُمُ الظّٰلِمُوْنَ، وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وغیرہ) اگرچہ صلہ والا کیوں نہ ہو (عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی وغیرہ) صلہ والوں کی قراءۃ پر اس میں تینوں صورتوں میں رَوم واشمام منع ہیں، کیونکہ گو میم جمع اصل کے لحاظ سے مضموم ہے، لیکن اہل ادا وقفاً اس کے سکون کو لازمی سکون سمجھتے ہیں۔

[۳] حرکت عارضی جو دو ساکن جمع ہو جانے کی بناء پر یا نقل کی بناء پر آتی ہے جیسے قُمِ الَّيْلَ، اَنْذِرِ النَّاسَ وَرَاَوُا الْعَذَابَ، لَهُمُ النَّاسُ، وَانْحَرْ اِنَّ وغیرہ اور يَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ بھی اسی قسم میں سے ہیں، کیونکہ ان میں ذال اصل کی رو سے ساکن تھی، پھر جب تنوین آئی تو دو ساکن (ایک ذال دوسری تنوین) جمع ہو جانے کی بناء پر پہلا ساکن ذال کو کسرہ دے دیا گیا، پھر جب ان پر وقف کرتے ہیں تو تنوین حذف ہو جاتی ہے اور ذال اپنی اصل یعنی سکون کی طرف لوٹ آتی ہے، اسلئے سکون اصلی کی طرح ان میں بھی رَوم منع ہے۔ جبکہ غَوَاشٍ اور كُلٌّ میں اصل کے اعتبار سے آخری حرف پر حرکت تھی، پس ان میں تنوین حرکت پر داخل ہوئی ہے نہ کہ سکون پر، اس لئے ان میں وقفاً آخری حرکت کے اعتبار سے رَوم واشمام بھی درست ہیں۔ اس شعر میں تو ان تین ہی موقعوں میں رَوم واشمام کو ناجائز بتایا ہے۔ [۴] فتحہ اور نصب میں رَوم کے ناجائز ہونے پر امام النحو فراء بھی قراء کے ساتھ متفق ہیں۔ فتحہ میں اشمام کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا! رہا رَوم؟ سو یہ شعر ۳۷۱ وَلَمْ يَرَهُ فِي الْفَتْحِ وَالنَّصْبِ قَارِئٌ میں بیان ہو چکا ہے کہ فتحہ میں رَوم کسی بھی قاری کے نزدیک جائز نہیں۔ [۵] سکون اصلی۔ رَوم واشمام تو حرکت میں ہوتا ہے، اسلئے اس میں رَوم واشمام کا امکان ہی نہیں اسی لئے یہ دو آخری مواقع یہاں بیان نہیں ہوئے۔

شعر۳۷۴: ھاء ضمیر کی ماقبل کے اعتبار سے سات صورتیں ہیں:۔ [۱] ضمہ کے بعد ہو جیسے رَبُّهٗ۔ [۲] کسرہ کے بعد ہو جیسے بِهٖ۔ [۳] واؤ ساکنہ کے بعد ہو، خواہ مدہ ہو یا لین جیسے رَاوَدُوْهُ اور رَاَوْهُ۔ [۴] یاء ساکنہ کے بعد ہو، خواہ مدہ ہو یا لین جیسے فِيْهِ اور اِلَيْهِ۔ [۵] فتحہ کے بعد ہو جیسے لَهٗ۔ [۶] الف کے بعد ہو جیسے فَاهُ اِنَّهٗ۔ [۷] ساکن صحیح کے بعد ہو جیسے عَنْهُ اور اَرْجِئْهُ ہمزہ والوں کی اور وَيَتَّقْهِ حفص کی قراءۃ پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ھاءِ ضمیر میں روم واشمام کے بارے میں تین مذہب ہیں:۔ ① پہلی چار صورتوں میں منع ہیں، جو وَفِی الْهَآءِ لِلاِضْمَارِ سے اَوُامًّاهُمَا وَاوٌ وَّيَآءٌ تک میں بیان ہوئیں، اس کی ضد سے نکلا کہ باقی تین صورتوں میں جائز ہیں۔نشر میں ہے کہ میرے نزدیک یہ درست ترین مذہب ہے۔ ② ساتوں صورتوں میں روم واشمام دونوں جائز ہیں، یہ اکثر کا مذہب ہے اور تیسیر سے بھی یہی نکلتا ہے، کیونکہ اس میں ھاءِ ضمیر کی کسی صورت کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ ناظم نے اس مذہب کو وَبَعْضُهُمْ ...الخ میں بیان کیا ہے۔ ③ ساتوں صورتوں میں روم واشمام ناجائز اس کو دانی نے تیسیر کے علاوہ دوسری کتابوں میں بیان کیا ہے اور نظم میں بھی اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔ جو وَبَعْضُهُمْ...الخ کی ضد سے نکلتا ہے یعنی بعض ایسے بھی ہیں جن کی رائے پر ہر صورت میں منع ہیں۔

تنبیہ: فِیْ کُلِّ حَالٍ سے محققین کی رائے پر ھاءِ ضمیر کی تمام صورتیں مراد ہیں، نہ کہ شیخ علی ضباع کی رائے پر فتحہ اور نصب کے سوا تمام صورتیں، جن میں وہ تین صورتیں بھی شامل ہیں جو شعر ۳۷۲ میں مذکور ہیں۔ جن میں روم واشمام بالاتفاق منع ہیں اور بعض نے اس کے عموم میں فتحہ اور نصب کو بھی شامل کر دیا ہے، لیکن یہ محض قیاس ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوَقْفِ عَلٰی مَرْسُوْمِ الْخَطِّ

وَكُوْفِيُّهُمْ وَالْمَازِنِيُّ وَنَافِعٌ ۳۷۶ عُنُوْا بِاتِّبَاعِ الْخَطِّ فِيْ وَقْفِ الْإِبْتِلَا

ان (قرار) میں کے کوفی اور (ابوعمرو) مازنی اور نافع (پانچوں) نے عُنُوْا: اہتمام کیا ہے، رسم الخط کی پیروی کرنے کا وقف اختیاری (اور اضطراری) میں (بھی، پس ان دونوں قسم کے وقفوں میں بھی رسم کی پابندی ضروری ہوگی۔

وَلِابْنِ كَثِيْرٍ يُّرْتَضٰى وَابْنِ عَامِرٍ ۳۷۷ وَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ حَرٍ اَنْ يُّفَصَّلَا

اور (باقی دو) ابن کثیر اور ابن عامر کیلئے (بھی وقف میں) یُرْتَضٰی: پسند کی جاتی ہے یہی (رسم کی پیروی)۔ وَمَا: اور (رسم کی) وہ (پیروی)، اختلاف کیا ہے ان (قرار سبعہ) نے فِیْهِ: جس میں حَرٍ: اس لائق ہے کہ تفصیل سے بیان کر دی جائے۔

مفہوم: یعنی شیوخ کا عمل یہ ہے کہ وقف اختیاری اور اضطراری تک میں رسم کی پابندی کرتے ہیں۔ چنانچہ قَالُوْا الْئٰنَ میں سے قَالُوْا پر وقف کرتے ہوئے رسم کی بنا پر واؤ کو ثابت رکھتے ہیں اور یَدْعُ الدَّاعِ (قمر ع ۱) میں وقفاً یَدْعُ پڑھتے ہیں، کیونکہ رسم میں واؤ محذوف ہے، اور یہ رسم کی پابندی وقف اختیاری و اضطراری میں بھی کرتے ہیں جس میں کسی قدر مجبوری ہوتی ہے، اس سے نکل آیا کہ وقف اختیاری اور وقف انتظاری میں تو رسم کی پیروی اور بھی ضروری ہے۔ اس بارے میں نافع بصری اور تینوں کوفی سے تو نص بھی آئی ہے اور مکی وشامی سے کوئی نص تو نہیں آئی لیکن شیوخ نے ان کے لئے بھی رسم کے موافق ہی وقف کرنے کو پسند کیا ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ یہ رسم کی پابندی اکثر موقعوں میں ہوتی ہے سب جگہ نہیں، اسی لئے وَمَا اخْتَلَفُوْا ...الخ میں فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ جن موقعوں میں کسی حکمت کی بنا پر قرار نے رسم کے خلاف وقف کیا ہے ان کو تفصیل سے بتا دیا جائے، تاکہ ان میں رسم کے موافق وقف کرنے سے منقول یعنی روایت کی مخالفت لازم نہ آئے، اور یہ مخالفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان پانچ میں سے کسی ایک طریق سے ہوتی ہے :۔ ① ابدال ② حذف ③ فصل وقطع ④ زیادت ⑤ وصل۔ آگے اس کی تفصیل آرہی ہے۔

اِذَا كُتِبَتْ بِالتَّاءِ هَاءُ مُؤَنَّثٍ ۳۷۸ فَبِالْهَاءِ قِفْ (حَقًّا) (رِّ)ضًى وَّمُعَوَّلَا

اور جب لکھی جائے (دراز) تاء سے ہاء تانیث، پس ہاء سے وقف کر تو حَقًّا رِّضًی (والے مکی بصری کسائی کے لئے)، اس حال میں کہ تو درستی (والا نیز) پسندیدگی (والا) اور اعتماد (والا) ہے۔

شرح: رسم کی رو سے تاء تانیث کی دو صورتیں ہیں :۔ الف تاء مدوّرہ یعنی گول تاء جو ھاء کی شکل میں ہو، خواہ اس پر تنوین ہو جیسے رَحْمَةٌ یا نہ ہو جیسے اَلرَّحْمَةُ اس تاء پر تو سب ہی ھاء سے وقف کرتے ہیں۔ ب تاء مجرورہ یا تاء مربوطہ جو دراز ہو (یعنی تاء کی شکل میں ہو) ایسی تاء والے کلمات کی چار صورتیں ہیں :۔

اوّل: وہ کلمات جو سب کیلئے واحد کے صیغہ سے ہوں اور اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں جیسے رَحْمَتُ اللّٰهِ اور ایسے کلمات تیرہ ہیں :۔ ۱ رَحْمَتُ سات جگہ ۲ نِعْمَتَ گیارہ جگہ ۳ اِمْرَاَتُ سات جگہ ۴ لَعْنَتَ دو جگہ ۵ كَلِمَتُ ایک جگہ ۶ سُنَّتُ پانچ جگہ ۷ بَقِيَّتُ ایک جگہ ۸ قُرَّتُ ایک جگہ ۹ فِطْرَتَ ایک جگہ ۱۰ شَجَرَتَ ایک جگہ ۱۱ وَجَنَّتُ ایک جگہ ۱۲ وَمَعْصِيَتِ دو جگہ ۱۳ اِبْنَتَ ایک جگہ، ان سب میں مکی بصری کسائی ھاء سے اور باقی چار تاء سے وقف کرتے ہیں۔ (ان تاءات کی تفصیل اور تعیین کے لئے التقدمة الشريفية في شرح المقدمة الجزرية دیکھئے)۔

دوم: وہ کلمات جن کو بعض واحد کے اور بعض جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہیں، اور ایسے کلمات سات ہیں :۔ ۱ كَلِمَتُ چار جگہ (انعام ع ۱۴، یونس ع ۴ وع ۱۰، غافر ع ۱) ۲ اٰيٰتٌ دو جگہ (یوسف ع ۲، عنکبوت ع ۵) ۳ غَيٰبَتِ (یوسف ع ۲ میں دو جگہ) ۴ اَلْغُرُفٰتِ (سباع ۵) ۵ بَيِّنٰتٍ (فاطر ع ۵) ۶ ثَمَرٰتٍ (فصلت ع ۶) ۷ جِمٰلَتٌ (مرسلات ع ۱)، ان میں جمع کی قراءة پر تو تاء سے پہلے الف ہے اور وقف سب کیلئے تاء ہی سے ہے، اور واحد والی قراءة پر تاء سے پہلے الف نہیں ہے اور یہ حضرات اگر مکی بصری کسائی میں سے ہوں تو ھاء سے اور باقیین میں سے ہوں تو تاء سے وقف کرتے ہیں۔

سوم: وہ کلمات جو سب قراء توں پر جمع کے صیغہ سے ہیں جیسے حَسَرٰتٍ لَاٰيٰتٍ وغیرہ، ان پر سب حضرات تاء ہی سے وقف کرتے ہیں، ان میں ھاء سے وقف کرنا لحن اور قراءة اور عربیت دونوں کی رو سے غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہارم : وہ کلمات جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں اور واحد کے صیغہ سے ہوں جیسے نِعْمَتَهٗ، نِعْمَتِي یا جمع کے صیغہ سے ہوں جیسے وَكَلِمٰتِهٖ، اٰيٰتِيْ ایسے کلمات میں تاء کلمہ کے درمیان ہے، اس لئے وقف تاء سے بعد والے حرف پر ہوتا ہے اور تاء تاء ہی رہتی ہے۔

وَفِي اللّٰتَ مَعْ مَرْضَاتَ مَعْ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۳۷۹ وَلَاتَ (ر)ضًى هَيْهَاتَ (هـ)ادِيْهِ (ر)فِّلَا

اور (تو اس) اَللّٰتَ (نجم ع ۱) میں جو مَرْضَاتَ کیساتھ ہے (نیز) ذَاتَ بَهْجَةٍ (نمل ع ۵) کیساتھ ہے اور لَاتَ (حِيْنَ صٓ ع ۱) میں (چاروں میں) رِضًى (والے صرف کسائی کیلئے ھاء سے وقف کر، یہ وقف اماموں کا) پسند کیا ہوا ہے۔ (اور) هَيْهَاتَ (مؤمنون ع ۳ میں دونوں جگہ) هَادِيْهِ رُفِّلَا (والے بزی کسائی کیلئے ھاء سے وقف کر یعنی هَيْهَاهْ)، اس (هَيْهَاتَ) پر ھاء سے وقف کرنے کی (طرف) ہدایت کرنے والا باعزت سمجھا گیا ہے۔

مفہوم: یعنی اس شعر کے پہلے چار کلمات میں صرف کسائی ھاء سے وقف کرتے ہیں یعنی اَللّٰهْ، مَرْضَاهْ، ذَاتَ بَهْجَةٍ میں ذَاهْ اور وَلَاتَ حِيْنَ میں وَلَاهْ پڑھتے ہیں، ذَاتَ کے ساتھ بَهْجَةٍ قید کیلئے ہے، اس سے ذَاتَ بَيْنِكُمْ، ذَاتَ قَرَارٍ وغیرہ نکل گئے۔ اور هَيْهَاتَ میں دونوں جگہ صرف بزی اور کسائی ھاء سے وقف کرتے ہیں اور هَيْهَاهْ پڑھتے ہیں۔

وَقِفْ يٰاَبَهْ (كُـ)ـفْؤًا (دَ)نَا وَكَاَيِّنِ الْـ ۳۸۰ ـوُقُوْفُ بِنُوْنٍ وَّهْوَ بِالْيَاءِ (حُـ)ـصِّلَا

اور تو وقف کر (يٰاَبَتِ میں) يٰاَبَهْ (ھاء سے) كُفْؤًا دَنَا (والے ابن عامر اور ابن کثیر کیلئے)، اس حال میں کہ تو ایسا ہمسر ہے جو (تواضع کے سبب مخلوق سے یا زہد کے باعث خالق سے) قریب ہوگیا ہے۔ اور كَاَيِّنْ جو ہے (اس میں اوروں کیلئے تو) وقف نون پر ہے، اور یہی (وقف) یاء پر ہے حُصِّلَا (والے ابو عمرو بصری کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (وقف اہل ادا سے اسی طرح بصری کیلئے) حاصل کیا گیا ہے۔

مفہوم: یعنی وَكَاَيِّنْ میں ساتوں جگہ بصری كَاَيْ یاء پر وقف کرتے ہیں، کیونکہ یہ کلمہ ہے جس پر تشبیہ کا کاف داخل ہوگیا ہے اور اس میں خلاف قاعدہ تنوین کو نون کی شکل میں لکھا ہے، پس بصری زیر کی تنوین کو وقف کے عام قاعدہ کے موافق حذف کر دیتے ہیں اور باقی چھ رسم کی پیروی میں وقف نون پر کرتے ہیں، ان کیلئے وصلاً اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقفاً کَایِّنْ ہی رہتا ہے۔

وَمَالِ لَدَی الْفُرْقَانِ وَالْكَهْفِ وَالنِّسَا ۳۸۱ وَسَالَ عَلٰى مَا (حَـجَّ وَالْخُلْفُ (رُ)تِّلَا

اور (وہ) مَالِ جو فرقان (ع ۱) اور کہف (ع ٦) اور نسآء (ع ۱۱) اور سَالَ (معارج ع ۲) میں ہے، عَلٰى مَا: مَا پر (وقف کرنا دلائل کے اعتبار سے) حَجَّ (والے بصری کے لئے) غالب ہوگیا ہے۔ اور (مَا پر وقف کرنے میں) خلف رُتِّلَا (والے کسائی کیلئے) ظاہر کر دیا گیا ہے۔

شرح: یعنی فَمَالِ هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ (نسآء ع ۱۱) اور مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ (کہف ع ٦) اور مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ (فرقان ع ۱)، فَمَالِ الَّذِيْنَ (معارج ع ۲) چاروں جگہ بصری مَا پر اور کسائی مَا اور لام دونوں پر اور باقی پانچ صرف لام پر وقف کرتے ہیں، اور یہاں باقیین کی قراءۃ مَالِ کے تلفظ سے نکلی ہے اور چاروں جگہ وقف اختباری یا وقف اضطراری ہوسکتا ہے، ان جگہوں میں وقف اختیاری یا انتظاری جائز نہیں اور وقف کے بعد مَا اور فَمَا سے اعادہ ضروری ہے۔

وَيٰاَيُّهَا فَوْقَ الدُّخَانِ وَاَيُّهَا ۳۸۲ لَدَى النُّوْرِ وَالرَّحْمٰنِ (رَ)افَقْنَ (حُـ)مَّلَا

اور يٰاَيُّهَا نے دخان کے اوپر (والی سورہ زخرف ع ۵ میں) اور اَيُّهَا نے نور (ع ۴) اور رحمٰن (ع ۲) میں، ان (تینوں) نے رَافَقْنَ حُمَّلَا (والے کسائی بصری کیلئے وقفاً ھاء کے بعد الف والا ہوکر) صحبت اختیار کی ہے ناقلین نے۔

وَفِى الْهَا عَلَى الْاِتْبَاعِ ضَمَّ ابْنُ عَامِرٍ ۳۸۳ لَدَى الْوَصْلِ وَالْمَرْسُوْمُ فِيْهِنَّ اَخْيَلَا

اور (ان تینوں کلمات کی) ھاء میں ضَمَّ ابْنُ عَامِرٍ: ایسا ضمہ واقع کیا ہے ابن عامر نے عَلَى الْاِتْبَاعِ: جو (یاء کے ضمہ کی) پیروی (کی بناء) پر ہے وصل میں۔ اور رسم نے ان (تینوں کلمات) میں (ضمہ کے لغت کو) ظاہر کر دیا ہے۔ ((اَخْيَلَا: اَیْ بَيَّنَ (ظاہر کرنا) ماضی واحد مذکر، الف اطلاقی))۔

شرح: یعنی يٰاَيُّهَ السّٰحِرُ (زخرف ع ۵)، اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ (نور ع ۴) اور اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ (رحمٰن ع ۲) تینوں میں ابوعمرو اور کسائی کیلئے وقفاً يٰاَيُّهْ اور اَيُّهْ اصل کی بناء پر ھاء کے بعد الف پڑھتے ہیں، جو تلفظ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھا گیا ہے، کیونکہ ان کو شعر میں الف کے بغیر پڑھنے سے وزن درست نہیں رہتا، گو ان میں رسماً الف نہیں ہے لیکن اصل کی رو سے تھا جو وصل میں بعد والے ساکن کے سبب حذف ہو گیا تھا۔ اور شامی تینوں کلمات میں وصلاً یار کے ضمہ کی مناسبت سے ھار کا بھی ضمہ پڑھتے ہیں: یَاَیُّهُ السّٰحِرُ، اَیُّهُ الْمُؤْمِنُوْنَ، اَیُّهُ الثَّقَلٰنِ۔ اور وقفاً ھار میں سکون اور رَوم واشمام تینوں درست ہیں۔ اور باقی چار کیلئے ھار مفتوح ہے، اس لئے ان کیلئے نہ روم جائز ہے اور نہ اشمام۔ اور جہاں الف مرسوم ہے وہاں سب کیلئے وصلاً فتحہ اور وقفاً الف ہے۔

وَقِفْ وَیْکَاَنَّهٗ وَیْکَاَنَّ بِرَسْمِهٖ ۳۸۴ وَبِالْیَاءِ قِفْ (رِ)فْقًا وَّبِالْکَافِ (حُـ)لِّلَا

اور وقف کر تو (سب کیلئے قصص ع ۸ کے وَیْکَاَنَّهٗ میں) وَیْکَاَنَّهٗ (اور وَیْکَاَنَّ اللّٰهَ میں) وَیْکَاَنَّ (پر) اس کی (یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک کی) رسم کے موافق (پورے کلمہ پر)۔ اور تو (ان دونوں میں) یار پر (بھی) وقف کر (یعنی وَیْ پر) رِفْقًا (والے کسائی کے لئے)، اس حال میں کہ تو (طلبار پر) نرمی والا ہو۔ اور (ان دونوں میں) کاف پر (وقف کر یعنی وَیْلَکَ پڑھ) حُلِّلَا (والے ابوعمرو بصری کیلئے) یہ (وقف معنیٰ کی رو سے) جائز کر دیا گیا ہے۔

شرح: یعنی قصص ع ۸ کے وَیْکَاَنَّ اللّٰهَ اور وَیْکَاَنَّهٗ دونوں میں تمام قرار پورے کلمہ پر وقف کرتے ہیں یعنی وَیْکَاَنَّ اور وَیْکَاَنَّهٗ پڑھتے ہیں۔ اور ھار میں اسکان و روم واشمام تینوں درست ہیں۔ اور چونکہ رسم کی رو سے پورا مجموعہ ایک کلمہ ہے، اس بنار پر کہ وَیْ کاف سے اور کاف اَنَّ سے رسماً متصل ہے، نشر کی رو سے سب کیلئے پورے ہی کلمہ پر وقف کرنا اَولیٰ ہے۔ اور کسائی کیلئے یار پر وقف کرنا بھی درست ہے، کیونکہ ان کی رائے پر وَیْ ایک کلمہ، کَاَنَّ اور کَاَنَّهٗ دوسرا کلمہ ہے۔ اور بصری کیلئے یار پر تو نہیں البتہ کاف پر وقف کرنا درست ہے کیونکہ یہ بھی ان کو دو کلمہ مانتے ہیں:۔ ایک وَیْکَ، دوسرا اَنَّ اور اَنَّهٗ۔ اور اتحاف میں ہے کہ وَیْ پر وقف کر کے کاف سے اور کاف پر وقف کر کے اَنَّ اور اَنَّهٗ سے ابتدار کرنا درست نہیں بلکہ پورے کلمہ سے اعادہ کیا جائے اور اس کلمہ میں یہ تینوں وقف اختباری اور اضطراری ہیں، اختیاری نہیں۔

وَاَیًّا بِاَیًّامَّا (شُـ)فَا وَسِوَاهُمَا ۳۸۵ بِمَا وَبِوَادِ النَّمْلِ بِالْیَا (سَـ)نًا (تَـ)هَلَا

اور اَیًّامَّا (اسراء ع ۱۲) میں اَیًّا (پر وقف کرنا) جو ہے شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس نے شفا دی ہے۔ (ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک اَیًّا رسماً مَا سے جدا ہے)، اور ان (دونوں) کے سوا (باقی پانچ) نے (اس میں) مَا پر (وقف کیا ہے اَیًّا پر نہیں کیا)۔ اور وَادِ النَّمْلِ (نمل ع ۲) پر یاء سے (وقف کرنا) سَنَا تَلَا (والے ابوالحارث اور دوری یعنی پورے کسائی کیلئے) ایسی روشنی ہے، جس نے (نقل کی) پیروی کی ہے۔

مفہوم: یعنی اَیًّا مَّا تَدۡعُوۡا (اسراع ۱۲) میں حمزہ وکسائی ضرورت کے وقت اَیًّا پر وقف کرتے ہیں اور قاعدہ کے موافق تنوین کو الف سے بدل لیتے ہیں۔ اور باقی پانچ مَا پر وقف کرتے ہیں، اس بنار پر کہ مَا اَیًّا کا تتمہ ہے اور گو یا حکماً کلمہ اسی پر ختم ہوتا ہے، اور یہ وہ ہے جو نظم و تیسیر اور عام قرار کا مذہب ہے۔ اور نشر وطیبہ کی رو سے اَولیٰ یہ ہے کہ تمام قرار کیلئے اَیًّا اور مَا دونوں پر وقف درست ہے، کیونکہ دونوں رسم میں ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اور وَادِالنَّمْلِ (نمل ع ۲) میں کسائی دال کے بعد یاء زیادہ کر کے وقف کرتے ہیں اور وَادِیۡ پڑھتے ہیں۔ اور باقی چھ رسم کے موافق یاء کے بغیر دال پر وقف کرتے ہیں اور وَادۡ پڑھتے ہیں۔

وَفِیۡمَهۡ وَمِمَّهۡ قِفۡ وَعَمَّهۡ لِمَهۡ بِمَهۡ ۳۸۶ بِخُلۡفٍ عَنِ الۡبَزِّیِّ وَادۡفَعۡ مُجَهِّلَا

وَقِفۡ: اور وقف کر تو فِیۡمَهۡ اور مِمَّهۡ اور عَمَّهۡ (اور) لِمَهۡ (اور) بِمَهۡ میں (ھاء سکتہ سے کہنے والا بن کر) خلف کیساتھ بزی کے لئے۔ اور تو (ھاء والی قرارۃ کو) جہالت کی طرف منسوب کرنے والے (کے اعتراض) کو (دلائل کے ذریعہ) دفع کر دے۔

مفہوم: بزی مذکورہ پانچ کلمات فِیۡمَ اَنۡتَ، مِمَّ خُلِقَ، عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ، لِمَ اَذِنۡتَ اور بِمَ یَرۡجِعُ پر دو طرح وقف کرتے ہیں:۔ [۱] ناظم کے تلفظ کے موافق ھاء سکتہ زیادہ کر کے فِیۡمَهۡ، مِمَّهۡ، عَمَّهۡ، لِمَهۡ، بِمَهۡ پڑھتے ہیں۔ تیسیر، کافی اور تبصرہ میں یہی درج ہے۔ [۲] باقیین کی طرح ھاء کے بغیر، اور یہی طریق کے موافق ہے۔ اور یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ ان جیسے تمام کلمات جن پر وقف اختیاری اور وقف انتظاری جائز نہیں ہے، ان پر صرف وقف اضطراری اور اختباری ہی ہو سکتا ہے، اس بیان کا مقصد یہ ہے کہ وقف اضطراری تک میں صحیح روایت کی اتباع ضروری ہے، ورنہ وقف صحیح نہ ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِيْ يَاءَاتِ الْإِضَافَةِ

شرح: اضافت کی یاء سے یاء متکلم مراد ہے، جو اکثر جگہ مضاف الیہ ہوا کرتی ہے، اسی بناء پر اس کو اضافت کی یاء کہتے ہیں اور بعض جگہ کسی ناصب حرف کے بعد آنے یا مفعول واقع ہونے کی بناء پر منصوب بھی ہوتی ہے، پس اس صورت میں اس کو یاء اضافت کہنا مجاز کی بناء پر ہے۔

وَلَيْسَتْ بِلَامِ الْفِعْلِ يَاءُ إِضَافَةٍ ۳۸۷ وَمَا هِيَ مِنْ نَّفْسِ الْأُصُولِ فَتُشْكِلَا

اور نہیں ہے فعل کے لام (کلمہ) میں یاء اضافت اور نہ وہ (یاء اضافت) نفسِ اصول (یعنی کلمات کے اصلی حروف) میں سے ہے، تاکہ وہ (یاء تمہیں) مشکل میں ڈال دے۔

وَلٰكِنَّهَا كَالْهَاءِ وَالْكَافِ كُلُّ مَا ۳۸۸ تَلِيهِ يُرٰى لِلْهَاءِ وَالْكَافِ مَدْخَلَا

اور لیکن یہ (یاء اضافت اس بات میں) ھاء (ضمیر) اور کاف (ضمیر) کی طرح ہے، (کہ) ہر وہ (لفظ) جس سے متصل ہوکر آتی ہے، دیکھا جاتا ہے (یعنی خیال کیا جاتا ہے) وہ (یعنی ہر ایک لفظ) ھاء اور کاف کیلئے داخل ہونے کی جگہ۔

شرح: یعنی یاء اضافت نہ تو لام کلمہ ہی ہے اور نہ کلمہ کے اصل حروف میں سے ہے بلکہ ہمیشہ زائد ہوا کرتی ہے، اس لئے اسکا پہچاننا مشکل نہیں ہے۔ اور اگر یہ یاء اصلی حروف میں سے بھی ہوا کرتی تو پھر دیکھنے والے کو دشواری پیش آتی۔ اس یاء کی علامت یہ ہے کہ جس لفظ کے ساتھ یہ مل کر آرہی ہو، اس کی جگہ ھاء ضمیر اور کاف خطاب آسکے۔ جیسے اِنِّیْ، اِنَّهٗ، اِنَّكَ، نَفْسِیْ، نَفْسَهٗ، نَفْسُكَ وغیرہ۔ اور بعض کلمات میں یاء اضافت کی جگہ صرف ھاء ضمیر ہی آسکتی ہے، کاف خطاب آنے سے معنیٰ فاسد ہو جاتے ہیں، پس اَلدَّاعِیْ، اَتُهْتَدِیْ اَدْرِیْ، اُلْقِیَ، اُوْحِیَ، اَلّٰتِیْ، اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ وغیرہ کی یاء نکل گئی۔ اسی طرح مؤنث کی ضمیر کی اور جمع مذکر سالم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی یار بھی نکل گئی جو هُزُوِیْ، وَاشْرَبِیْ، عَابِرِیْ وغیرہ میں ہے۔

وَفِیْ مِائَتَیْ یَاءٍ وَّعَشْرٍ مُّنِیْفَةٍ ۳۸۹ وَثِنْتَیْنِ خُلْفُ الْقَوْمِ اَحْکِیْهِ مُجْمَلَا

اور (ان میں سے) دوسو یارات میں اور (ان) دس میں جو (دوسو پر) زائد ہونے والی ہیں اور دو میں (یعنی دوسو ۲۱۲ بارہ میں قراء کی) جماعت کا خلاف ہے۔ میں اس (خلاف) کو بیان کروں گا، اس حال میں کہ وہ مختصر کیا ہوا ہوگا (یا میں مختصر کرنے والا ہوں گا)۔

شعوم: یعنی اضافت کی یارات میں سے کل دوسو بارہ ۲۱۲ میں قراء سبعہ کا اختلاف ہے، جو فتحہ اور سکون کی قسم سے ہے، جس کو ناظم مختصر طور پر بیان کریں گے۔ www.kitabosunnat.com

فَتِسْعُوْنَ مَعْ هَمْزٍ بِفَتْحٍ وَّتِسْعُهَا ۳۹۰ (سَمَا) فَتْحُهَا اِلَّا مَوَاضِعَ هُمَّلَا

پس (ان دوسو بارہ یارات میں سے) نوے اور ان (یارات) میں کی نو (یعنی ننانوے ۹۹) تو ایسی ہیں جو اس ہمزہ (قطعی) کیساتھ ہیں جو فتحہ کے ساتھ ہو، سَمَا (والے نافع مکی بصری کیلئے) بلند ہوگیا ہے ان (ننانوے یارات) کا فتحہ سوائے ایسے (چند) موقعوں کے جو متروک ہیں۔

شعوم: یعنی دوسو بارہ یارات میں سے ننانوے تو ایسی ہیں جن کے بعد ہمزہ قطعی مفتوح آرہا ہے۔ ان میں سے چونسٹھ ۶۴ یارات میں سَمَا والے نافع مکی بصری کیلئے فتحہ ہے اور باقی پینتیس ۳۵ یارات اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں، جن کی تین قسمیں ہیں:۔ [۱] وہ جن میں ان تینوں میں سے بھی بعض نے فتحہ کے بجائے سکون پڑھا ہے اور وہ چوبیس ہیں۔ [۲] وہ جن کے فتحہ میں ان تینوں کے ساتھ دوسرے بعض حضرات بھی شامل ہوگئے ہیں اور وہ دس ۱۰ ہیں۔ [۳] ایک وہ یار ہے جس میں ان تینوں میں سے صرف مکی کیلئے فتحہ اور سکون دونوں ہیں تفصیل آرہی ہے:۔

فَاَرِنِیْ وَتَفْتِنِّیْ اتَّبِعْنِیْ سُکُوْنُهَا ۳۹۱ لِکُلٍّ وَّتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ وَّلَقَدْ جَلَا

پس اَرِنِیْ (اَنْظُرْ اعراف ع ۱۷) اور تَفْتِنِّیْ (اَلَا توبہ ع ۷ اور) فَاتَّبِعْنِیْ (اَهْدِكَ مریم ع ۳) اور تَرْحَمْنِیْ اَکُنْ (هود ع ۴) سُکُوْنُهَا لِکُلٍّ: ان (چار یارات) کا سکون تمام (قراء) کیلئے ہے اور اس (مذکور یارات کے سکون) نے (اختلافی یارات کو) ظاہر کر دیا ہے، (پس ان چار یارات میں سکون سب کیلئے ہے، اس سے نکل آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جن ننانوے یاءات میں اختلاف ہے وہ ان کے علاوہ ہیں۔ نیز یہ چار یاءات دو سو بارہ میں بھی شامل نہیں ہیں، کیونکہ ان کا سکون اجماعی ہے۔

ذَرُوْنِیَ وَادْعُوْنِیَ اذْكُرُوْنِیَ فَتْحُهَا ۳۹۲ (دَ)وَاءٌ وَّاَوْزِعْنِیَ مَعًا (جَ)ادَ (هُ)طَّلَا

ذَرُوْنِیَ (اَقْتُلْ) اور اُدْعُوْنِیَ (اَسْتَجِبْ غافر ع ۳ وع ۶ اور) فَاذْكُرُوْنِیَ (اَذْكُرْكُمْ بقرہ ع ۱۸) جو ہیں ان (تینوں کی یاءات) کا فتحہ دَوَاءٌ (والے مکی کیلئے عجیب) دوا ہے۔ اور اَوْزِعْنِیَ (اَنْ) جو دو جگہ ہے (یعنی اَوْزِعْنِیَ اَنْ اَشْكُرَ نمل واحقاف ع ۲) جَادَ هُطَّلَا (والے ورش بزی کیلئے) وہ (یعنی اسکا فتحہ) عمدہ ہوگیا ہے اس حال میں کہ وہ (فتحہ) لگا تار برسنے والی بارشوں سے تشبیہ دیا گیا ہے۔

مطلب : یہ ہے کہ پہلے تین کلمات کی یاءات میں فتحہ صرف ابن کثیر ہی کیلئے ہے۔ اور اَوْزِعْنِیْ میں فتحہ صرف ورش اور بزی ہی کیلئے ہے اور باقیین کیلئے سب میں سکون ہے۔

لِيَبْلُوَنِیْ مَعْهُ سَبِيْلِیْ لِنَافِعٍ ۳۹۳ وَعَنْهُ وَلِلْبَصْرِیْ ثَمَانٍ تُنُخِّلَا

لِيَبْلُوَنِیَ (ءَاَشْكُرُ نمل ع ۳) جو ہے، اس حال میں کہ اس کیساتھ سَبِيْلِیَ (اَدْعُوْا یوسف ع ۱۲ بھی) ہے (ان دونوں کا فتحہ فقط) نافع کیلئے ہے۔ اور ان (نافع) سے اور بصری سے (ایسی) آٹھ (یاءات) ہیں (جن میں سے) ہر ایک (فتحہ دینے کیلئے) چن لی گئی ہے۔

مطلب : یہ ہے کہ ان دونوں یاءات کا فتحہ صرف نافع ہی کیلئے ہے اور آگے آنے والی آٹھ یاءات کا فتحہ نافع اور بصری ہی کیلئے ہے، اور باقیوں کیلئے سب میں سکون ہے۔

بِيُوْسُفَ اِنِّیْ الْاَوَّلَانِ وَلِیْ بِهَا ۳۹۴ وَضَيْفِیْ وَيَسِّرْلِیْ وَدُوْنِیْ تَمَثَّلَا

(ان آٹھ یاءات میں پہلی اور دوسری) یوسف (ع ۵) میں (اس) اِنِّیْ (اِنِّیْ کی یاء) ہے جو پہلے ہیں (یعنی اِنِّیْ اَرٰىنِیْ ع ۵ میں دو جگہ) اور (تیسری) اسی (یوسف ع ۱۰) میں لِیَ (اَبِیْ کی یاء) ہے، اور (چوتھی) ضَيْفِیَ (اَلَيْسَ ھود ع ۷ کی یاء) ہے، اور (پانچویں) يَسِّرْلِیَ (اَمْرِیْ طٰہٰ ع ۲ کی یاء) ہے، اور (چھٹی مِنْ) دُوْنِیَ (اَوْلِيَآءَ کہف ع ۱۲ کی یاء) ہے۔ (ان پانچ کلمات کے ذریعہ) یہ (چھ یاءات کا مجموع) معین ہوگیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم: اَلَا وَّلَانِ کی قید سے پہلی دو یاء جو ع ۵ میں اِنِّیْ دو جگہ ہے، مراد ہے۔ پس ان کے علاوہ اِنِّیْ اَرٰی سَبْعَ ع ۶ اور اِنِّیْ اَنَا ع ۹ اور اِنِّیْ اَعْلَمُ ع ۱۱ کی یاء نکل گئی۔ کیونکہ ان تینوں میں قاعدہ کے موافق سَمَا والے تینوں کے لئے فتحہ ہے۔ پس ان چھ یاءات میں فتحہ صرف نافع اور بصری ہی کیلئے ہے اور باقی سب کیلئے ان سب میں سکون ہے۔

وَيَا اٰنِ فِي اجْعَلْ لِّيْ وَاَرْبَعٌ (ا)ذْ (حَـ)مَتْ ۳۹۵ (هُـ)دَاهَا وَلٰكِنِّيْ بِهَا اثْنَانِ (وُ)جِّلَا

اور (ساتویں اور آٹھویں) دو یائیں اِجْعَلْ لِّیْ (اٰیَۃً آل عمران ع ۴ و مریم ع ۱) میں ہیں۔ (پس ان آٹھوں میں نافع اور بصری ہی کیلئے فتحہ ہے) اور چار (یاءات) اِذْ حَمَتْ هُدَاهَا (والے نافع بصری بزی ہی کیلئے فتحہ دی گئی ہیں) اس لئے کہ ان (یاءات) نے اپنے (فتحہ کی طرف) ہدایت کرنے والوں (یا ہدایت پانے والوں) کی حفاظت کی ہے۔ (اور) وَلٰكِنِّیْ (اَرٰكُمْ جو ہے)، اس میں (ان چار میں سے ایسی) دو (یائیں) ہیں جو (ھود واحقاف ع ۳ ہی میں) مقرر کی گئی ہیں۔ (چنانچہ یہ لفظ کسی اور صورت میں نہیں آیا)۔

وَتَحْتِيْ وَقُلْ فِيْ هُوْدَ اِنِّيْ اَرٰكُمْ ۳۹۶ وَقُلْ فَطَرَنْ فِيْ هُوْدَ (هَـ)ادِيْهِ (اَ)وْصَلَا

اور (ان چار میں سے تیسری) تَحْتِیْ (اَفَلَا زخرف ع ۵ کی یاء) ہے۔ اور تو کہہ دے کہ (ان چار میں سے چوتھی) ھود (ع ۸) میں اِنِّیْ اَرٰكُمْ (کی یاء) ہے۔ (پس ان چار یاءات میں نافع بصری بزی ہی کیلئے فتحہ ہے اور باقی سب کے لئے سکون)۔ اور تو کہہ دے ھود (۵) میں فَطَرَنِیْ (اَفَلَا کی یاء) ہے۔ هَادِيْهِ اَوْصَلَا (والے بزی اور نافع ہی کیلئے فتحہ ہے)۔ اس (یاء کے فتحہ) کی (طرف) ہدایت کرنے والے نے (اس کو ہم تک) پہنچا دیا ہے۔

وَيَحْزُنُنِيْ (حِرْمِيُّـ)هُمْ تَعِدَانِنِيْ ۳۹۷ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى تَاْمُرُوْنِيْ (وَ)صَّلَا

اور ان (قراء) میں کے حِرْمِیْ (نافع و ابن کثیر) نے لَيَحْزُنُنِیْ (اَنْ یوسف ع ۲ اور) اَتَعِدَانِنِیْ (اَنْ احقاف ع ۲ اور) حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی (طٰہٰ ع ۷ اور) تَاْمُرُوْنِّیْ (اَعْبُدُ زمر ع ۷ ان چار یاءات کے فتحہ) کو (ہم تک) پہنچایا ہے۔ (پس ان چاروں میں نافع اور مکی ہی کے لئے فتحہ ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَرَهْطِيْ (سَمَا مَوْلًى وَّمَالِيْ (سَمَا) (لِـ)وًى ۳۹۸ لَعَلِّيْ (سَمَا كُفْؤًا مَّعِيْ (نَفَرُ ا)لْعُلَا

اَرَهْطِيَ (اَعَزُّ ہود ع ۸ کی یاء کا فتحہ) سَمَا مَوْلًى (والے نافع مکی بصری ابن ذکوان کیلئے) بلند ہو گیا ہے، اس حال میں کہ یہ (فتحہ) سردار ہے (یا اپنے قاریوں کا مددگار ہے۔ پس اس میں سَمَا اور ابن ذکوان کیلئے فتحہ ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ اس میں ہشام کیلئے بھی فتحہ اور سکون دونوں ہیں اور دونوں صحیح ہیں، لیکن فتحہ مشہور تر اور طریق کے موافق ہے، گو ناظم نے تیسیر کی پیروی کرتے ہوئے فتحہ کو بیان نہیں کیا)۔ اور مَالِيَ (اَدْعُوْكُمْ غافر ع ۵ کی یاء کا فتحہ بھی) سَمَالِوًى (والے نافع مکی بصری ہشام کیلئے) بلند ہو گیا ہے، اس حال میں کہ یہ (فتحہ) جھنڈے والا ہے۔ (اور) لَعَلِّيَ (کی یاء کا فتحہ بھی چھیوں جگہ) سَمَا كُفْؤًا (والے نافع مکی بصری شامی کے لئے) بلند ہو گیا ہے، اس حال میں کہ یہ (فتحہ صحت میں دوسری یاءات کے) ہمسر ہے۔ مَعِيَ (کی یاء کا فتحہ دونوں جگہ) نَفَرُ الْعُلَا عِمَادُ (والے مکی بصری شامی نافع حفص کیلئے) بلند دلیلوں والی جماعت (کی قراءۃ) ہے، (یہ سب حضرات اس یاء کے فتحہ کے بارہ میں) اعتماد کے لائق ہیں (اور وہ دو جگہ یہ ہیں:۔ مَعِيَ اَبَدًا توبہ ع ۱۱ اور مَعِيَ اَوْرَحِمَنَا ملک ع ۲)۔

(عِـ)مَادُ وَّتَحْتَ النَّمْلِ عِنْدِيَ (حُـ)سْنُهُ ۳۹۹ (اِ)لَى (دُ)رِّهِ بِالْخُلْفِ وَافَقَ مُوْهَلَا

(عِمَادُ کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ اور نمل کے نیچے (سورہ قصص ع ۸ میں) عِنْدِيَ (اَوَلَمْ کی یاء کا فتحہ) ہے (جو) حُسْنُهُ اِلٰى (والے بصری نافع کے لئے بلا خلف اور) دُرِّهِ (والے مکی کیلئے) خلف کے ساتھ ہے، اس (فتحہ) کی خوبی اس کی چمک کی طرف (ملادی گئی) ہے، اس حال میں کہ یہ (فتحہ) دُرِّهِ (والے مکی کے) خلف کے ساتھ ہے، (پس ان کے لئے فتحہ اور سکون دونوں ہیں لیکن طریق کے موافق بزی کیلئے صرف سکون اور قنبل کیلئے صرف فتحہ ہے)، اس (فتحہ) نے (اپنے قاری کی) موافقت کی ہے اس حال میں کہ یہ (فتحہ موافقت کیلئے) لائق بنا دیا گیا ہے۔

تنبیہ: [۱] ناظم نے اختصاراً ان باقی چونسٹھ[۶۴] یاءات کو جن کے بعد ہمزہ قطعی مفتوح ہے، بیان نہیں کیا، ان سب میں قاعدہ کے موافق سَمَا والوں کیلئے فتحہ اور ابن عامر اور کوفیین کیلئے سکون اور مد ہے۔ [۲] پورے باب میں ہر ہر کلمہ کے متعلق یہ ضابطہ ذہن نشین رہے کہ مذکورین کیلئے حسب بیان فتحہ یا خلف اور غیر مذکورین کیلئے سکون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، لیکن اس باب میں جن یاءات کا مذکورین کیلئے سکون بیان کیا ہے، ان میں غیر مذکورین کیلئے فتحہ ہے۔

وَثِنْتَانِ مَعْ خَمْسِيْنَ مَعْ كَسْرِ هَمْزَةٍ ۴۰۰ بِفَتْحِ (اُ)ولِي (حُـ)كْمٍ سِوٰى مَاتَعَزَّلَا

اور (وہ) دو جو پچاس کیساتھ ہیں (یعنی باون[۵۲] یاءات) ہمزہ (قطعی) کے کسرہ کیساتھ ہیں، (یہ سب یاءات) اُولِیْ حُکْمٍ (والے نافع بصری ہی کیلئے) انصاف والوں کے فتحہ کیساتھ ہیں، سوائے (ان باون[۵۲] میں سے) اس (مجموع) کے جو (اس قاعدہ سے) جدا ہوگیا ہے۔

شرح: یعنی دو سو بارہ یاءات میں سے باون اختلافی یاءات ایسی ہیں، جن کے بعد ہمزہ قطعی مکسور ہے۔ ان میں صرف نافع اور بصری ہی کیلئے فتحہ ہے، لیکن ان میں سے کچھ یاءات اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہیں اور ان سب کے شامل کر لینے کے بعد اس قسم کی کل یاءات کی تین نوعیں ہو جاتی ہیں:۔ **اول:** وہ یاءات جو نہ تو یہاں مذکور ہیں اور نہ قصیدہ میں ان کیلئے اس کے سوا کوئی اور حکم بتایا ہے، پس ان میں نافع اور بصری کیلئے فتحہ ہے، اور ایسی یاءات چھبیس[۲۶] ہیں جیسے مِنِّیَ اِنَّکَ (ال عمران ع ۴)۔ **دوم:** وہ یاءات جو یہاں مذکور ہیں اور یہ پچیس[۲۵] ہیں اور ایک فصلت کے آخر میں آئے گی، ان چھبیس[۲۶] کی تین صورتیں ہیں:۔ ① وہ یاءات جن کو نافع وبصری میں سے بھی بعض فتحہ کے بجائے سکون سے پڑھتے ہیں اور یہ نو ہیں۔ ② وہ یاءات جن کے فتحہ میں نافع اور بصری کیساتھ بعض دوسرے حضرات بھی شریک ہوگئے ہیں اور یہ پندرہ ہیں۔ ③ وہ یاءات جن میں فتحہ پڑھنے والے تو دو ہی ہیں کم وبیش نہیں لیکن اس پر بھی وہ قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں اور یہ دو ہیں:۔ ایک اَنَا وَرُسُلِیَ اِنَّ اللّٰهَ (مجادلہ ع ۳) اور دوسری رَبِّیَ اِنَّ لِیْ (فصلت ع ۶) اور اس دوسری میں قالون کیلئے فتحہ اور سکون دونوں ہیں۔ **سوم:** وہ یاءات جن میں سب کیلئے سکون ہے اور وہ نو ہیں، اس اجمال کی تفصیل ابھی آرہی ہے۔

بَنَاتِیْ وَاَنْصَارِیْ عِبَادِیْ وَلَعْنَتِیْ ۴۰۱ وَمَا بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ بِالْفَتْحِ (اُ)هْمِلَا

بَنَاتِیَ (اِنْ كُنْتُمْ حجر ع ۵) اور اَنْصَارِیَ (اِلَى اللّٰهِ ال عمران ع ۵ وصف ع ۲ اور) بِعِبَادِیَ اِنَّكُمْ (شعراء ع ۴) اور لَعْنَتِیَ (اِلٰی صٓ ع ۵) اور وہ (سَتَجِدُنِیَ) جسکے بعد اِنْ شَآءَ (اللّٰهُ) ہے، (جو کہف ع ۹ وقصص ع ۳ وصٰفّٰت ع ۳ میں ہے، یہ آٹھوں نافع ہی کیلئے یاء کے) فتحہ کے ساتھ ہیں۔ یہ (آٹھ یاءات کا مجموع مذکورہ بالا قاعدہ سے) علیحدہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ (پس ان آٹھوں میں نافع کیلئے فتحہ اور بصری کیلئے سکون ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِيْ اِخْوَتِيْ وَرْشٌ يَدِيْ (عَـ)ـنْ (اُ)وِلِيْ (حِـ)ـمًى ۴۰۲ وَفِيْ رُسُلِيْ (اَ)صْلٌ (كَـ)ـسَا وَافِي الْمُلَا

اور اِخْوَتِيْ (اِنَّ یوسف ع ۱۱ کی یاء) میں ورش (ہی کا فتحہ) ہے۔ اور يَدِيْ (اِلَيْكَ مائدہ ع ۵ کی یاء کا فتحہ) عَنْ اُولِيْ حِمًى (والے حفص نافع بصری ہی کیلئے ہے، جو قرارۃ کی) حفاظت والوں سے (منقول) ہے، (پس اس میں حفص ان دونوں کے ساتھ شریک ہو گئے ہیں)۔ اور رُسُلِيْ (اِنَّ اللّٰهَ مجادلہ ع ۳ کی یاء کے فتحہ) میں اَصْلٌ كَسَا (والے نافع ابن عامر کیلئے) ایسی اصل ہے جس نے (فتحہ کو) پہنادی ہیں وَافِيَ الْمُلَا کامل (اور) سفید چادریں۔

وَاُمِّيْ وَاَجْرِيْ سُكِّنَا (دِ)يْنَ (صُحْبَةٍ) ۴۰۳ دُعَاءِيْ وَاٰبَاءِيْ لِكُوْفٍ تَجَمَّلَا

اور (وَ) اُمِّيَ (اِلٰهَيْنِ مائدہ ع ۱۶) اور اَجْرِيَ (اِلَّا سب جگہ) دونوں (یاء کے) سکون سے پڑھے گئے ہیں دِيْنَ صُحْبَةٍ (والے مکی اور شعبہ حمزہ کسائی ہی کیلئے، اضافت کی یاء میں) ایک جماعت کے عادت بنا لینے کی طرح، (پس ان دونوں میں غیر مذکورین کیلئے فتحہ ہے جو سُكِّنَا کی ضد سے معلوم ہوا۔ اور) دُعَاءِيْ (اِلَّا نوح ع ۱) اور اٰبَاءِيْ (اِبْرٰهِيْمَ یوسف ع ۵ کی یاء کا سکون) کوفیین (ہی) کیلئے خوبصورت ہو گیا ہے، (پس ان دونوں میں سَمَا (نافع مکی بصری) اور شامی کیلئے فتحہ ہے، جو سُكِّنَا کی ضد سے معلوم ہوا)۔

وَحُزْنِيْ وَتَوْفِيْقِيْ (ظِـ)ـلَالٌ وَّكُلُّهُمْ ۴۰۴ يُصَدِّقُنِيْ انْظِرْنِيْ وَاَخَّرْتَنِيْ اِلٰى

اور (وَ) حُزْنِيَ (اِلَى اللّٰهِ یوسف ع ۱۰) اور (وَمَا) تَوْفِيْقِيَ (اِلَّا هود ع ۸ کی یاء کا سکون ظِلَالٌ (والے مکی کوفیین کیلئے) حق تعالیٰ کی حفاظت کے سایوں والا ہے، (ان دونوں کا عطف بھی سُكِّنَا پر ہے اور باقیین کے لئے فتحہ ہے)۔ اور ان (قراء میں) کے تمام يُصَدِّقُنِيْ (اِنِّيْ قصص ع ۴ کی پہلی اور) اَنْظِرْنِيْ (اِلٰى اعراف ع ۲ و حجر ع ۳ و ص ع ۵) اور اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى (منافقون ع ۲ کی یاء) کو (ساکن پڑھتے ہیں)۔

وَذُرِّيَّتِيْ يَدْعُوْنَنِيْ وَخِطَابُهُ ۴۰۵ وَعَشْرٌ يَّلِيْهَا الْهَمْزُ بِالضَّمِّ مُشْكَلَا

اور ذُرِّيَّتِيْ (اِنِّيْ احقاف ع ۲ اور) يَدْعُوْنَنِيْ (اِلَيْهِ یوسف ع ۴ کی یاء) کو (ساکن پڑھتے ہیں) اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یَدْعُوْنَنِیْ) کا خطاب (والا صیغہ تَدْعُوْنَنِیْ اِلَی النَّارِ اور تَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ غافرع ۵ بھی غائب والے کی طرح ہے، کہ اس میں بھی سب کیلئے سکون ہے)۔ اور (اختلافی یاءات میں سے وہ) دس (یاءات بھی) ہیں کہ ملتا ہے جن سے ہمزہ ضمہ کیساتھ حرکت دیا ہوا ہونے کی حالت میں۔

فَعَنْ نَّافِعٍ فَافْتَحْ وَاَسْکِنْ لِکُلِّهِمْ ۴۰۶ بِعَهْدِیْ وَاٰتُوْنِیْ لِتَفْتَحَ مُقْفَلَا

پس نافع (ہی) کیلئے فتحہ دے تو (ان دس کی دس یاءات کو)۔ اور ساکن کر دے تو تمام (قراء) کیلئے بِعَهْدِیْ (اُوْفِ بقرہ ع ۵) اور اٰتُوْنِیْ (اُفْرِغْ کہف ع ۱۱ کی یاء) کو، (پس تو ان دو یاءات کو بھی یاد کر لے) تاکہ تو کھول لے قفل سے بند کیئے ہوئے (دروازہ) کو۔

نفوم: شعر ۴۰۱ سے شعر ۴۰۶ تک کے چھ شعروں میں چھیالیس[۴۶] یاءات بیان ہوئی ہیں، ان میں سے پہلی آٹھ یاءات میں صرف نافع کیلئے اور شعر ۳۹۵ میں صرف ورش کیلئے اور شعر ۳۹۶ میں نافع بصری حفص کیلئے اور شعر ۳۹۷ میں نافع اور ابن عامر کیلئے فتحہ ہے۔ اور شعر ۳۹۸ تا ۴۰۷ میں جو ایک جگہ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ اور اَجْرِیَ اِلَّا نو جگہ میں ہیں، ان دسوں میں مکی اور صُحْبَة کیلئے سکون اور باقی سب کیلئے فتحہ ہے۔ اور شعر ۴۰۸ و ۴۰۹ میں کوفیین کے لئے سکون اور باقی چار کیلئے فتحہ ہے۔ اور شعر ۴۱۰ و ۴۱۱ میں ابن کثیر اور کوفیین کیلئے سکون اور باقی کیلئے فتحہ ہے۔ اور یُصَدِّقُنِیْ سے تَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ تک کی نو یاءات میں سب کیلئے سکون ہے۔ اور تَدْعُوْنَنِیْ کی دونوں یاءات کی طرف خِطَابُہٗ سے اشارہ کیا ہے۔ اور جن یاءات کے بعد ہمزہ قطعی مضموم ہو جیسے اِنِّیْ اُرِیْدُ وہ کل بارہ آئی ہیں، ان میں سے بِعَهْدِیْ اور اٰتُوْنِیْ میں سب کیلئے سکون ہے اور باقی دس ۱۰ میں صرف نافع کیلئے فتحہ اور باقی چھ کیلئے سکون ہے۔

وَفِی اللَّامِ لِلتَّعْرِیْفِ اَرْبَعَ عَشْرَةً ۴۰۷ فَاِسْکَانُهَا (فَـ)ـاشٍ وَّعَهْدِیَ (فِـ)ـی (عُـ)ـلَا

اور (اس) لام میں جو تعریف کیلئے ہے (یعنی لام تعریف سے پہلے اختلافی یاءات میں سے) چودہ (یاءات) ہیں، پس ان (سب) کا سکون (وحذف) فَاشٍ (والے حمزہ ہی کے لئے) شائع (اور مشہور) ہے۔ اور عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ بقرہ ع ۱۵ کی یاء کا سکون فِیْ عُلَا (والے حمزہ اور حفص ہی کے لئے) بلند ہونے والی (نقلوں اور دلیلوں) میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ (کَـ)انَ (شَـ)رْعًا وَّفِی النِّدَا ۴۰۸ (حِـ)مًی (شَـ)اعَ اٰیٰتِیْ (کَـ)مَا (فَـ)احَ مَنْزِلَا

اور قُلْ لِّعِبَادِیَ (الَّذِیْنَ ابراہیم ع ۵ کی یاء کا سکون) کَانَ شَرْعًا (والے شامی حمزہ وکسائی ہی کیلئے) طریق (والا) ہے۔ اور (یہی اسکان) ندا (کے بعد والی یاء یعنی یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ عنکبوت و زمر ع ۶) میں حِمًی شَاعَ (والے بصری حمزہ کسائی ہی کیلئے) حفاظت کے اعتبار سے مشہور ہوگیا ہے۔ (اور) اٰیٰتِیَ (الَّذِیْنَ اعراف ع ۱۷ کی یاء کا سکون) کَمَا فَاحَ (والے شامی حمزہ ہی کیلئے اسی طرح ثابت ہے) جیسا کہ مہک گیا ہے منزل کے اعتبار سے۔ (اور چونکہ لام تعریف سے پہلے کل یاءات بتیس[۳۲] ہیں اور اختلاف چودہ ہی میں ہے اور باقی میں ساتوں کیلئے فتحہ ہے، اس لئے آئندہ دوشعروں میں ان چودہ یاءات کو شمار کراتے ہیں، تاکہ اختلافی یاءات اجماعی سے ممتاز ہوجائیں)۔

فَخَمْسُ عِبَادِیْ اعْدُدْ وَعَهْدِیْ اَرَادَنِیْ ۴۰۹ وَرَبِّیَ الَّذِیْ اٰتٰنِ اٰیٰتِیَ الْحُلَا

پس تو عِبَادِیْ کے پانچ (کلمات کی یاء) کو (جو ① قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ابراہیم ع ۵ ② عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ انبیاء ع ۷ ③ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ سبا ع ۲ ④ و ⑤ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ عنکبوت و زمر ع ۶ میں ہیں) ⑥ عَهْدِی (الظّٰلِمِیْنَ بقرہ ع ۱۵ اور) ⑦ اَرَادَنِیَ (اللّٰهُ زمر ع ۴) اور ⑧ رَبِّیَ الَّذِیْ (بقرہ ع ۳۵ اور) ⑨ اٰتٰنِیَ (الْکِتٰبَ مریم ع ۲ اور) ⑩ اٰیٰتِیَ (الَّذِیْنَ اعراف ع ۱۷)۔ اُعْدُدْ: شمار کرلے تو ایسے (کلمات کی ان سب یاءات) کو جو زیوروں والے ہیں۔

وَاَهْلَكَنِیْ مِنْهَا وَفِیْ صَادَ مَسَّنِیْ ۴۱۰ مَعَ الْاَنْبِیَا رَبِّیْ فِی الْاَعْرَافِ كَمَّلَا

اور ⑪ اَهْلَكَنِیَ (اللّٰهُ ملک ع ۲ بھی) انہیں (چودہ یاءات) میں سے ہے، اور صٓ (ع ۴) ⑫ مَسَّنِیَ (الشَّیْطٰنُ بھی انہیں میں سے) ہے، اس حال میں کہ یہ انبیاء (ع ۶ والے ⑬ مَسَّنِیَ الضُّرُّ) کے ساتھ ہے۔ (اور) ⑭ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ جو اعراف (ع ۳) میں ہے، اس نے (ان چودہ یاءات کے شمار کو) کامل کر دیا ہے۔

تنبیہ: اس قسم کی اختلافی یاءات چودہ ہیں جو شعر ۴۰۹ و ۴۱۰ میں مذکور ہیں۔ حمزہ کیلئے ان سب میں وصلاً سکون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور حذف ہے۔ اور پانچ یاءات میں دوسرے حضرات بھی ان کیساتھ شامل ہو گئے ہیں :۔ چنانچہ نمبر۱ میں شامی وکسائی نے، نمبر۴ و۵ میں بصری وکسائی نے، نمبر۶ میں حفص نے اور نمبر۱۰ میں صرف ابن عامر نے ان کی موافقت کی ہے۔ نتیجہ یہ کہ نافع مکی شعبہ کیلئے ان سب یاءات میں فتحہ ہے اور حمزہ کیلئے سب میں سکون وحذف ہے۔ اور بصری کیلئے صرف یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ عنکبوت وزمر میں سکون وحذف اور باقی بارہ میں فتحہ ہے اور شامی کیلئے اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ اعراف (ع ۱۷) اور قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ابراہیم (ع ۵) میں سکون وحذف اور باقی بارہ میں فتحہ ہے۔ اور حفص کیلئے عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ میں سکون وحذف اور باقی تیرہ میں فتحہ ہے۔ اور کسائی کیلئے قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ میں اور دونوں جگہ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ میں ان تین میں سکون وحذف اور باقی گیارہ میں یاء کا فتحہ ہے اور وقفاً سب کیلئے سب میں یاء کا اثبات اور سکون ہے اور وصلاً سکون والوں کے لئے یاء کا حذف بعد کے ساکن کی بناء پر ہے۔

وَسَبْعٌ بِهَمْزِ الْوَصْلِ فَرْدًا وَّفَتْحُهُمْ ۴۱۱ اَخِیْ مَعْ اِنِّیْ (حَـ)ـقُّهُ لَیْتَنِیْ (حَـ)ـلَا

اور (دوسو بارہ میں سے) سات (یاءات) ہمزہ وصلی کے ساتھ ہیں (یعنی اس سے پہلے ہیں)، اس حال میں کہ وہ (ہمزہ لام تعریف سے) اکیلا ہو۔ اور (اس قسم میں سے) ان (قراء) کا فتحہ دینا جو ہے، اَخِیَ (اشْدُدْ طٰہٰ ع ۲ کی یاء) کو اِنِّیَ (اصْطَفَیْتُكَ اعراف ع ۱۷) سمیت حَقُّهٗ (والے مکی بصری ہی کیلئے) اس (فتحہ) کا حق (مشہور ہو گیا ہے اور) یٰلَیْتَنِیَ (اتَّخَذْتُ فرقان ع ۳ کی یاء کا فتحہ) حَلَا (والے ابوعمرو ہی کیلئے) شیریں ہو گیا ہے۔

وَنَفْسِیْ (سَمَا) ذِكْرِیْ (سَمَا) قَوْمِیَ (ا)لرِّضٰی ۴۱۲ (حَـ)ـمِیْدُ (هُـ)ـدًی بَعْدِیْ (سَمَا صَـ)ـفْوُهٗ وِلَا

اور لِنَفْسِیَ (اذْهَبْ طٰہٰ ع ۲ کی یاء کا فتحہ) سَمَا (والے نافع مکی بصری ہی کیلئے) بلند ہو گیا ہے۔ اور ذِكْرِیَ (اذْهَبَا طٰہٰ ع ۲ کی یاء کا فتحہ بھی) سَمَا (والے نافع مکی بصری ہی کیلئے) بلند ہو گیا ہے۔ (اور) قَوْمِیَ (اتَّخَذُوْا فرقان ع ۳ کی یاء کا فتحہ) اَلرِّضٰی حَمِیْدُ هُدًی (والے نافع بصری بزی ہی کیلئے) پسندیدگی والا ہے، (یہ فتحہ) خوبی والا ہے ہدایت کی رو سے۔ بَعْدِیَ (اسْمُهٗ صف ع ۱ کی یاء کا فتحہ) جو ہے، سَمَا صَفْوُهٗ (والے نافع مکی بصری شعبہ ہی کیلئے) بلند ہو گئی ہے اس کی عمدگی موافقت کے اعتبار سے۔

شرح: ان دو شعروں میں سات یاءات مذکور ہیں، جن کے بعد ہمزہ وصلی بلا لام ہے۔ ان میں سے نمبر۱ و۲ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکی بصری ہی کیلئے اور نمبر۳ میں صرف بصری کیلئے اور نمبر۴ و ۵ میں سَمَا والے تینوں کیلئے اور نمبر۶ میں نافع بصری بزی کیلئے اور نمبر۷ میں سَمَا اور شعبہ کیلئے فتحہ ہے، لیکن شامی کی قراءۃ پر چھ ہیں اور فرق واضح ہے۔ اور ہر ایک یاء میں جو باقی رہے، ان کیلئے یاء کا سکون اور بعد والے ساکن کی بناء پر اسکا حذف ہے۔ اس سے نکل آیا کہ ظلا میں حفص کیلئے بھی وصلاً لِنَفْسِي اذْهَبْ اور ذِكْرِي اذْهَبَا میں یاء کا حذف ہے۔

وَمَعْ غَيْرِ هَمْزٍ فِي ثَلٰثِينَ خُلْفُهُمْ ۴۱۳ وَمَحْيَایَ (جِـ)ئْ بِالْخُلْفِ وَالْفَتْحُ (خُـ)وِّلَا

اور ہمزہ کے سوا (دوسرے حروف) کیساتھ تیس[۳] (یاءات کے فتحہ اور سکون) میں ان (قراء) کا خلاف ہے۔ (اور) وَمَحْيَایَ (انعام ع ۲۰ کی یاء) جو ہے، تو (اس میں) جِئْ (والے ورش ہی کیلئے) خلف کو لے آ، (پس اس میں ورش کیلئے سکون اور فتحہ دونوں ہیں)، اور (اس میں) فتحہ جو ہے خُوِّلَا (والے نافع کے سوا باقی چھ کیلئے یاء کو اس کا) مالک بنا دیا گیا ہے، (پس غیر مذکور یعنی قالون کیلئے صرف سکون نکل آیا)۔

وَ(عَـ)مَّ (عُـ)لًا وَجْهِيَ وَبَيْتِيَ بِنُوحِ (عَـ)ـنْ ۴۱۴ (لِـ)ـوًى وَّسِوَاهُ (عُـ)ـدَّ (أَ)صْلًا (لِـ)ـيُحْفَلَا

اور وَجْهِيَ (آل عمران ع ۲ و انعام ع ۹ کی یاء کا فتحہ) عَمَّ عُلًا (والے نافع شامی حفص ہی کیلئے) عام ہو گیا ہے بلندی کے اعتبار سے۔ اور (اس) بَيْتِيَ (مُؤْمِنًا کی یاء کا فتحہ) جو نوح (ع ۲) میں ہے عَنْ لِوًى (والے حفص ہشام ہی کیلئے) جھنڈے والے (مشہور قاری) سے (منقول) ہے۔ اور اس (نوح والے بَيْتِيَ) کے سوا (بقرہ ع ۱۵ و حج ع ۴ کا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ) جو ہے، وہ (یعنی اسکی یاء کا فتحہ) عُدَّ اَصْلًا لِيُحْفَلَا (والے حفص نافع ہشام ہی کیلئے) اصل شمار کیا گیا ہے (یا تو اس فتحہ کو اصل شمار کر لے) تاکہ یہ (فتحہ) ظاہر کیا جائے (اور اس کو محفوظ کیا جائے)۔

وَمَعْ شُرَكَآءِيَ مِنْ وَّرَآءِيَ (دَ)وَّنُوا ۴۱۵ وَلِيَ دِينِ (عَـ)ـنْ (هَـ)ـادٍ بِخُلْفٍ (لَـ)ـهُ (ا)لْحُلَا

اور شُرَكَآءِيَ (فصلت ع ۶ کی یاء کے فتحہ) کیساتھ مِنْ وَّرَآءِيَ (مریم ع ۱ کی یاء کے فتحہ) کو دَوَّنُوا (والے ابن کثیر ہی کیلئے) ان (قراء) نے ثابت کیا ہے (اور جمع کیا ہے، پس ان دونوں میں مکی ہی کیلئے فتحہ ہے۔ اور) وَلِيَ دِينِ (کافرون کی یاء کا فتحہ) عَنْ هَادٍ لَّهُ الْحُلَا (والے حفص ہشام نافع کیلئے بلا خلاف اور هَادٍ والے بزی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے) ہدایت کرنے والے (قاری) سے ایسے خلف کیساتھ ہے جس کیلئے (دلائل کے) زیور ہیں، (پس وَلِیَ دِیْنِ میں حفص ہشام نافع کیلئے صرف فتحہ اور بزی کیلئے فتحہ اور سکون دونوں ہیں کیونکہ بِخُلْفٍ کا تعلق صرف ھَادٍ والے بزی ہی کے ساتھ ہے، گو بزی کیلئے خلف ہے لیکن مشہور اور طریق کے موافق سکون ہی ہے اور باقی ساڑھے چار کیلئے صرف سکون ہے۔

مَمَاتِيْ (اَ)تـٰى اَرْضِيْ صِرَاطِي ابْنُ عَامِرٍ ۴۱۶ وَفِي النَّمْلِ مَالِيْ (دُ)مْ (لِـ)مَنْ (رَّ)اقَ (نَـ)وْفَلَا

(وَ) مَمَاتِيَ (انعام ع ۲۰ کی یاء کا فتحہ) اَتٰی (والے نافع ہی کیلئے) آیا ہے۔ (اور) اَرْضِيَ (وَاسِعَةٌ عنکبوت ع ۶ اور) صِرَاطِيَ (مُسْتَقِيْمًا انعام ع ۱۹ کی یاء کا فتحہ) ابن عامر (ہی کی قراءۃ) ہے۔ اور نمل (ع ۲) میں مَالِيَ (لَا کی یاء کا فتحہ) دُمْ لِمَنْ رَّاقَ نَوْفَلَا (والے مکی ہشام کسائی عاصم ہی کیلئے) ہے۔ تو ہمیشہ رہ اس (طالب علم) کے لئے جو (ظاہر و باطن کے اعتبار سے) صاف ہو گیا ہے۔ سخی (اور علم کی دولت کا خوب تقسیم کرنے والا۔ یا یہ فتحہ لِمَنْ: اس کے لئے ہے، رَاقَ: جو خوشنما ہو گیا ہے، نَوْفَلَا: اس حال میں کہ وہ سخی ہے، دُمْ: اللہ کرے تو ہمیشہ پسندیدہ عیش سے رہے۔ اور باقی ساڑھے تین نافع بصری ابن ذکوان حمزہ کیلئے سکون یعنی مَالِيْ ہے)۔

وَلِيْ نَعْجَةٌ مَّاكَانَ لِيَ اثْنَيْنِ مَعْ مَعِيْ ۴۱۷ ثَمَانٍ (عُـ)لًا وَّالظُّلَّةُ الثَّانِ (عَـ)نْ (جِـ)لَا

(اور) وَلِيَ نَعْجَةٌ (ص ع ۲ اور) مَا كَانَ لِيَ اس حال میں کہ یہ دو (کو پہنچنے والا) ہے (یا مکرر ہے یعنی ابراہیم ع ۴ و ص ع ۵ میں ہے)، اس حال میں کہ یہ (دونوں) مَعِيْ کے ساتھ ہیں، (اور وہ مَعِيْ آٹھ ہیں، ان گیارہ یاءات کا فتحہ عُلًا (والے حفص ہی کیلئے) بلندیوں والا ہے۔ اور (سورہ) ظُلَّة (شعرا یعنی اس) کا دوسرا (مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ جو ع ۶ میں ہے، اس کا فتحہ) عَنْ جِلَا (والے حفص ورش ہی کیلئے) ظہور (اور شہرت والے قاری) سے ہے۔

وَمَعْ تُؤْمِنُوْا لِيْ يُؤْمِنُوْا بِيْ (جَـ)ا وَيَا ۴۱۸ عِبَادِيَ (صِـ)فْ وَالْحَذْفُ (عَـ)نْ (شَـ)اكِرٍ (دَ)لَا

اور تُؤْمِنُوْا لِيَ (دخان ع ۱ کی یاء کے فتحہ) کے ساتھ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيَ (بقرہ ع ۲۳ کی یاء کا فتحہ) جَآءَ (والے ورش ہی کیلئے) آیا ہے (ہمزہ ضرورۃً محذوف ہے)۔ اور يٰعِبَادِيَ (زخرف ع ۷ کی یاء کے فتحہ) کو صِفْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(والے ابوبکر شعبہ ہی کیلئے) تو بیان کر دے، (پس اس میں ان کیلئے وصلاً یار کا اثبات اور اس کا فتحہ ہے اور وقفاً یار کا سکون)۔ اور (اس میں حالین میں یار کا) حذف عَنْ شَاكِرٍ دَلَا (والے حفص حمزہ کسائی مکی ہی کیلئے اس) شکرگزار (قاری) سے ہے، جس نے (اپنا) ڈول بھر کر نکالا ہے۔ (فتحہ اور حذف کی ضد سے نکل آیا کہ نافع بصری شامی کیلئے حالین میں یار کا اثبات اور سکون ہے)۔

وَفَتْحُ وَلِیَ فِیهَا لِوَرْشٍ وَّحَفْصِهِمْ ۴۱۹ وَمَالِیَ فِی یٰسِیْنَ سَكِّنْ (فَتُكْمِلَا

اور وَلِیَ فِیهَا (طٰہٰ ع ۱ کی یار) کا فتحہ ورش اور ان میں کے حفص ہی کیلئے ہے۔ اور مَالِیَ (لَا کی یار) کو یٰس (ع ۲) میں تو ساکن کر دے فَتُكْمِلَا (والے حمزہ ہی کیلئے)۔ تاکہ تو (اسکے ذریعہ تین[۳] یارات کے شمار کو) کامل کر دے۔ (اس لفظ سے باب کے ختم ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے فَلِلّٰهِ دَرُّهٗ)۔

نفعوم: اس باب میں فتحہ کی ضد سکون اور سکون کی ضد فتحہ ہے، باقیین کی قراءۃ خود سمجھ لینی چاہیئے۔ وَجْهِیَ سے یٰعِبَادِیَ تک کی تمام یارات کا فتحہ وَالْفَتْحُ خُوِّلَا کے تحت میں داخل ہونے سے نکلا ہے۔ ان تین[۳] یارات میں سے وَمَحْیَایَ میں ورش کیلئے سکون اور فتحہ دونوں صحیح وجوہ ہیں۔ اور قالون کیلئے اس میں صرف سکون اور مد ہے اور باقی چھ کیلئے صرف فتحہ ہے۔ تمام یارات کی سہل الحصول ترجمہ ہی نے تشریح کر دی ہے، پھر بھی کہیں کہیں مختصری شرح ہو ہی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَذَاهِبِهِمْ فِی الْیَاءَاتِ الزَّوَآئِدِ

شرح: یاءات زوائد ان یاءات کو کہتے ہیں جو قرآن میں لکھی ہوئی نہیں ہے۔ان میں جو اختلاف ہے وہ اثبات وحذف میں ہے، بعض ان کو پڑھتے ہیں کہ اس میں اصل کی موافقت ہے اور بعض حذف کرتے ہیں جو رسم کے مطابق ہے، یہ یاءات کلمہ کے آخر میں ہوتی ہیں، اسم میں بھی جیسے بِالْوَادِ، اَلتَّنَادِ اور فعل میں بھی جیسے نَرْتَعِ نَبْغِ، یَأْتِ اور لام کلمہ میں بھی ہوتی ہے، جیسا کہ ان مثالوں میں ہے، اور اضافت کیلئے بھی جو مجرور بھی ہوتی ہے جیسے دُعَآءِ اور منصوب بھی جیسے اَخَّرْتَنِ اور ان یاءات کی دو قسمیں ہیں:۔ [۱] وہ جو آیت کے آخر میں ہیں جیسے اَلْمُتَعَالِ۔ [۲] وہ جو آیت کے درمیان ہیں جیسے وَخَافُوْنِ۔ان میں سے جو یاءات رسماً ثابت ہیں، ان میں تو سب کے لئے صرف اثبات ہے، اور جو رسماً محذوف ہیں ان کی دو صورتیں ہیں:۔ [۱] وہ جن میں سب کیلئے حذف ہے، اور یہ اکثر ہے۔ [۲] وہ جن میں اختلاف ہے۔ان میں سے اکثر کا ذکر تو اس باب میں آئے گا اور بعض کا سورہ رعد اور سورہ قٓ میں۔اور جو اس باب میں آئیں گی، ان میں تو اثبات وحذف کا اختلاف صرف وصل میں یا وصل ووقف دونوں میں ہوتا ہے اور جو سورتوں میں آئیں گی، ان میں وصلاً تو سب کیلئے حذف ہے اور وقفاً بعض کیلئے اثبات اور بعض کیلئے حذف ہے۔اور اکیسویں باب میں گزر چکا ہے کہ وَادِ النَّمْلِ بھی اسی دوسری قسم میں سے ہے، اس لئے اسکا ذکر سورۃ میں آنا چاہیئے تھا۔

وَدُوْنَكَ يَاءَاتٍ تُسَمّٰى زَوَائِدًا ۴۲۰ لِاَنْ كُنَّ عَنْ خَطِّ الْمَصَاحِفِ مَعْزِلَا

اور تو ان یاءات کو لے لے، جو اس لئے زوائد نام رکھی جاتی ہیں کہ وہ (یاءات عثمانی) قرآنوں کی کتابت سے علیحدگی والی ہیں (یعنی ان کو زوائد اسلئے کہتے ہیں کہ یہ مصاحف میں مرسوم نہیں ہیں)۔

وَتَثْبُتُ فِي الْحَالَيْنِ (دُ)رًّا (لَّ)هُوَا مِعًا ۴۲۱ بِخُلْفٍ وَّ اُوْلَى النَّمْلِ حَمْزَةُ كَمَّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ثابت رہتی ہیں یہ (یاءات) حالین میں، دُرًّا (والے ابن کثیر کیلئے بلا خلف اور لَوَامِعًا (والے ہشام کیلئے) خلف کے ساتھ، اس حال میں کہ یہ ایسے موتی ہیں جو چمکنے والے ہیں۔ اور نمل (ع ۳) کی پہلی (ہی یاء) کو (جو اَتُمِدُّوْنَنِیْ ع ۳ میں ہے) حمزہ نے (اس میں یاء کے اثبات کو حالین میں) کمال کے درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ (اس یاء کو حمزہ کیلئے حالین میں ثابت رکھنا تَثْبُتُ فِي الْحَالَيْنِ سے سمجھا گیا ہے)۔

وَفِي الْوَصْلِ (حَـمَّادٌ (شَـكُـوْرٌ (اِ)مَـامُـهٗ ٤٢٢ وَجُمْلَتُهَا سِتُّوْنَ وَاثْنَانِ فَاعْقِلَا

اور (صرف) وصل میں (ثابت رکھتا ہے) حَمَّادٌ شَكُوْرٌ اِمَامُهٗ (والے بصری حمزہ کسائی نافع کیلئے وہ) زیادہ تعریف کرنے والا (قاری ان یاءات کو)، جس کا امام (یعنی شیخ حق تعالیٰ کا) بڑا شکر گزار ہے۔ اور ان (یاءات زوائد) کا مجموعہ ساٹھ اور دو یعنی باسٹھ[62] ہے، پس تو ان کو خوب سمجھ لے۔

شرح: [۱] یعنی یاءات زوائد میں سے جن میں قراء سبعہ کا اختلاف ہے وہ کل باسٹھ[62] ہیں۔ [۲] چونکہ شعر میں اس کی گنجائش نہیں تھی کہ ہر جگہ یہ بتاتے کہ ان کیلئے صرف وصل میں اثبات ہے اور ان کے لئے حالین میں ہے اس لئے یہاں شعر ۴۲۰ و ۴۲۱ میں اپنی اصطلاح بتادی، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان یاءات میں قراء کے چار گروہ ہو جاتے ہیں:۔ ① ہشام ابن کثیر: پورے ہوں یا ان کا کوئی راوی ہو، یہ ان باسٹھ[62] میں سے جن یاءات کو ثابت رکھتے ہیں، ان کو حالین میں رکھتے ہیں۔ ② حمزہ: ان کے لئے نمل کی یاء میں تو حالین میں اثبات ہے اور یہ اَتُمِدُّوْنَنِیْ میں ہے، اسکے علاوہ جس یاء میں ان کیلئے اثبات ہے اس میں صرف وصلاً ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَفِي الْوَصْلِ حَمَّادٌ شَكُوْرٌ۔ اور نمل والی کو وَتَثْبُتُ فِي الْحَالَيْنِ کے تحت بیان فرمایا ہے، اس لئے اس میں اثبات حالین میں ہے۔ ③ نافع بصری کسائی: ان کیلئے جن یاءات میں اثبات ہے ان میں صرف وصلاً ہے۔ عام ہے کہ یہ امام پورے ہوں یا ان کے کوئی راوی ہوں۔ مثلاً قالون یا ورش ہوں۔ ④ باقی ابن ذکوان عاصم ہیں: ان کیلئے سب یاءات میں حالین میں حذف ہے۔ صرف حفص کیلئے نمل کے اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ میں اثبات ہے، اس کا بیان آگے آئیگا، پس ان ڈیڑھ قاری کا مذہب ضد سے معلوم ہوا۔

فَيَسْرِۦ اِلَى الدَّاعِ الْجَوَارِ الْمُنَادِيهْ ٤٢٣ يَهْدِيَنْ يُؤْتِيَنْ مَعْ اَنْ تُعَلِّمَنِۦ وَلَا

پس (اِذَا) يَسْرِۦ (فجر اور مُهْطِعِيْنَ) اِلَى الدَّاعِۦ (قمر ع ۱ اور اٰيٰتِهٖ) الْجَوَارِۦ (شوریٰ ع ۴ اور) الْمُنَادِۦ (مِنْ مَّكَانٍ قَ ع ۳ اور عَسٰى اَنْ) يَّهْدِيَنِۦ (کہف ع ۴، اور وہ اَنْ) يُّؤْتِيَنِۦ (جو) اَنْ تُعَلِّمَنِۦ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ہے، اس حال میں کہ یہ (تینوں کلمات) اتصال والے ہیں۔ (چنانچہ اسی ترتیب سے کہف ع ۴ وع ۵ وع ۹ میں لگاتار آرہے ہیں)۔

شنوم: اِلَی الدَّاعِ میں اِلٰی احتراز کیلئے ہے، جس سے یَدْعُ الدَّاعِ (قمر ع ۱) اور دَعْوَةَ الدَّاعِ (بقرہ ع ۲۳) نکل گئے، کیونکہ ان میں سے یَدْعُ الدَّاعِ شعر ۴۲۶ میں اور دَعْوَةَ الدَّاعِ شعر ۴۳۶ میں آئیگا اور اَلدَّاعِ انہیں تین موقعوں میں آیا ہے۔ اور اَلْجَوَارِ سے شوریٰ ع ۴ والا مراد ہے، کیونکہ وصلاً یاء کا اثبات اسی میں ہو سکتا ہے۔ اور رحمٰن وتکویر دونوں جگہ اَلْجَوَارِ کی راء کے بعد لام ساکن ہے۔ رہا دوری کسائی کا امالہ؟ سو وہ ان تینوں ہی میں ہے اور حالین میں ہے، اس بناء پر کہ اس کیلئے کوئی مانع نہیں ہے۔ اور یَهْدِيَنِ کہف ع ۴ مراد ہے نہ کہ قصص ع ۳ والا، کیونکہ اس میں یاء مرسوم ہے، نیز اس میں سب کیلئے اثبات ہے جیسا کہ شعر ۴۴۱ میں آئے گا۔

وَاَخَّرْتَنِۦ الْاِسْرَا وَتَتَّبِعَنْ (سَمَا) ٤٢٤ وَفِي الْكَهْفِ نَبْغِۦ يَأْتِ فِي هُودَ (رُ) فِّلَا

اور اسرا (ع ۷) کا (لَئِنْ) اَخَّرْتَنِۦ (اِلٰی) اور (اَلَّا) تَتَّبِعَنِۦ (طٰہٰ ع ۵، ان نو کلمات کی یاء کا اثبات) سَمَا (والوں کیلئے) بلند ہو گیا ہے۔ اور (مَا كُنَّا) نَبْغِۦ جو کہف (ع ۹) میں ہے (اور يَوْمَ) يَأْتِۦ جو ھود (ع ۹) میں ہے، یہ (ان دونوں میں سے ہر ایک کی یاء کا اثبات) رُفِّلَا سَمَا (والے کسائی نافع مکی بصری کیلئے) باعزت سمجھا گیا ہے، (ان دونوں میں) یہ (اثبات) بلند (بھی) ہو گیا ہے۔

شنوم: اَخَّرْتَنِ کیساتھ اَلْاِسْرَا کی قید احترازی ہے، جس سے منافقون والا نکل گیا۔ ویسے بھی منافقون والے میں یاء مرسوم ہے، نیز اس میں سب کیلئے اثبات ہے اور یہ شعر ۴۰۴ میں بیان ہو چکا ہے، گو اس میں کوئی احترازی قید نہ ہونے کی وجہ سے عموم ہے، لیکن یہاں اسرا کی قید نے وہاں منافقون والے کو متعین کر دیا، ایسے ہی مَا كُنَّا نَبْغِ کے ساتھ کہف کی قید ہے، جس سے مَا نَبْغِي یوسف ع ۸ نکل گیا کیونکہ اس میں سب کے لئے یاء کا اثبات ہے اور یاء مرسوم بھی ہے۔ اور يَوْمَ يَأْتِ کے ساتھ ھود کی قید ہے جس سے بقرہ ع ۳۵ وانعام ع ۲۰ وفصلت ع ۵ وغیرہ کا يَأْتِيَ نکل گیا، کیونکہ ان موقعوں میں یاء مرسوم ہے۔ ۵

(سَمَا) وَدُعَآءِۦ (فِ) ىْ (جَ) نَا (حُ) لْوِ (هُ) دِيْهِ ٤٢٥ وَفِي اتَّبِعُونِۦ اَهْدِكُمْ (حَ) قُّهُ (بَ) لَا

(سَمَا کا تعلق ماقبل سے ہے) اور (وَتَقَبَّلْ) دُعَآءِۦ (ابراہیم ع ۶ کی یاء کا اثبات) فِي جَنَا حُلْوِ هُدِيْهِ (والے حمزہ ورش بصری کیلئے وصلاً اور بزی کے لئے حالین میں) اپنی شیریں عادت کا میوہ چننے میں (مشغول) ہیں۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یٰقَوْمِ) اتَّبِعُوْنِ اَھْدِكُمْ (غافرع ۵) میں (یاء کا اثبات جو ہے) حَقُّهٗ بَلَا (والے مکی کیلئے حالین میں اور بصری وقالون کیلئے وصلاً)۔اس کے حق نے (اس اثبات کو) آزمایا ہے۔

شعوم: دُعَآءِ سے ابراہیم والا مراد ہے، کیونکہ نوح والا دُعَآئِیْٓ اِلَّا میں یاء مرسوم ہے اور اس کا اثبات سب کیلئے ہے، اس کا تصریحی ذکر شعر ۴۰۳ میں آچکا ہے۔ اور اِتَّبِعُوْنِ کیساتھ اَھْدِكُمْ کی قید احترازی ہے، اس سے فَاتَّبِعُوْنِ آل عمران ع ۴ وطٰہٰ ع ۵ نکل گیا کیونکہ ان دونوں جگہ یاء مرسوم ہے اور سب کے لئے یاء کا اثبات ہے اور زخرف ع ۶ والا بھی نکل گیا، اگرچہ اس کی یاء محذوف ہے، لیکن اسکا ذکر شعر ۴۳۹ میں آرہا ہے۔

وَاِنْ تَرَنِیْ عَنْھُمْ تُمِدُّوْنَنِیْ (سَمَا) ۴۲۶ (فَـ)رِیْقًا وَّیَدْعُ الدَّاعِ (ھَـ)اكَ (جَـ)نًا (حَـ)لَا

اور اِنْ تَرَنِ (اَنَا کہف ع ۵ کی یاء کا اثبات بھی) انہیں (حق والوں اور قالون) سے ہے (یعنی مکی کیلئے حالین میں اور بصری وقالون کیلئے وصلاً) اَتُمِدُّوْنَنِ (نمل ع ۳ کی یاء کا اثبات) سَمَا فَرِیْقًا (والوں میں سے مکی اور حمزہ کیلئے حالین میں اور نافع بصری کیلئے صرف وصلاً) بلند ہوگیا ہے جماعت کے اعتبار سے۔ (حمزہ کیلئے صرف اس ایک کلمہ میں تو یاء کا اثبات حالین میں ہے اور اس کی تصریح شعر ۴۲۱ میں آچکی ہے، اس کے علاوہ ہر جگہ ان کیلئے صرف وصلاً اثبات ہے)۔ اور یَدْعُ الدَّاعِ (قمر ع ۱ کی یاء کا اثبات) جو ہے، ھَاكَ جَنًا حَلَا (والے بزی کیلئے حالین میں اور ورش بصری کیلئے وصلاً ہے)۔ تو لے لے اس میوہ (نظم) کو جو شیریں ہوگیا ہے۔

تنبیہ: شعر ۴۲۱ و ۴۲۲ سے ناظم کی اصطلاح معلوم ہوچکی ہے کہ اس باب کے ہر کلمہ میں مذکورین میں سے مکی اور ہشام کیلئے حالین میں یاء کا اثبات ہے، خواہ مکی پورے ہوں یا ان کا کوئی راوی ہو، پس یہ ڈیڑھ قاری حالین والے ہیں۔ اور نافع بصری کسائی کیلئے ہر جگہ صرف وصلاً اثبات ہے۔ اور حمزہ کیلئے اثبات صرف دو یاءات میں ہے:۔ ایک اَتُمِدُّوْنَنِ (نمل ع ۳) اس میں اثبات حالین میں ہے جیسا کہ اس کی تصریح شعر ۴۲۱ کے تحت آچکی ہے، اور دوسرا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم ع ۶) اس میں ورش بصری حمزہ کیلئے وصلاً اور بزی کیلئے حالین میں اثبات ہے، ان کے علاوہ ہر جگہ صرف وصلاً اثبات ہے۔ ہر کلمہ کو اب تک اسی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، اور آئندہ اختصار سے کام لیا جائے گا۔

وَفِی الْفَجْرِ بِالْوَادِیْ (دَ)نَا (جَـ)رَیَانُهٗ ۴۲۷ وَفِی الْوَقْفِ بِالْوَجْهَیْنِ وَافَقَ (قُـ)نْبُلَا

اور (وہ) بِالْوَادِ (جو) فجر میں (ہے)، دَنَا جَرَیَانُهٗ (والے مکی ورش کیلئے یاء کا اثبات ہم سے) قریب ہوگیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکا جاری ہونا، اور وقف میں دو وجوہ کے ساتھ موافقت کی ہے اس (بِالْوَادِ) نے قنبل کی۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ بِالْوَادِ دَنَا ... الخ فرمایا ہے، جس سے اصل کے موافق مکی کیلئے حالین میں اور ورش کیلئے صرف وصلاً یاء کا اثبات ہے۔ اور آگے وَفِي الْوَقْفِ بِالْوَجْهَيْنِ ... الخ سے قنبل کیلئے وقفاً خلف نکلا پس اسمیں ورش کیلئے وصلاً اور بزی کیلئے حالین میں اثبات ہے اور قنبل کیلئے وصلاً صرف اثبات اور وقفاً اثبات وحذف دونوں ہیں اور دونوں وجوہ نصاً واداءً صحیح ہیں، لیکن طریق کے موافق صرف اثبات ہی ہے۔ اور اَلْفَجْرِ کی قید وضاحت کیلئے ہے کیونکہ (ظلاع ا نزعت ع ۱) میں دال کے بعد لام ساکن ہے جو یاء کے اثبات کیلئے مانع ہے۔

وَاَكْرَمَنِ مَعْهُ اَهَانَنِ (اِ)ذْ (هَ)دٰى ۴۲۸ وَحَذْفُهُمَا لِلْمَازِنِيْ عُدَّ اَعْدَلَا

اور اَكْرَمَنِ (فجر کی یاء کا اثبات) اس حال میں کہ اس (اَكْرَمَنِ) کیساتھ (اسی حکم میں) اَهَانَنِ (بھی شامل) ہے، اِذْ هَدٰى (والے نافع کیلئے وصلاً اور بزی کیلئے حالین میں) اس لئے (نقل کیا گیا ہے) کہ اس نے ہدایت کی ہے۔ اور ان دونوں (یاءات) کا (وصلاً) حذف (ابوعمرو) مازنی کیلئے (اثبات سے) بہتر شمار کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی ان دونوں کلمات میں نافع کیلئے وصلاً اور بزی کیلئے حالین میں اثبات ہے۔ اور بصری کیلئے وقفاً حذف اور وصلاً دونوں وجوہ ہیں، لیکن حذف اثبات سے بہتر ہے جو اَعْدَلَا سے سمجھا گیا ہے، اور نشر کی رو سے اس میں تخییر ہے یعنی بصری دونوں کی اجازت دیتے تھے، جس سے دونوں مساوی معلوم ہوتے ہیں۔ پہلی صورت میں اَعْدَلَا عَدَالَةٌ سے اور دوسری تقدیر پر عَدْلٌ سے ہوگا جو برابری کے معنیٰ میں ہے۔

وَفِي النَّمْلِ اٰتٰنِ وَيُفْتَحُ (عَ)نْ (اُ)وْلِي ۴۲۹ (حِ)مًى وَّخِلَافُ الْوَقْفِ (بَ)يْنَ (حُ)لًا (عَ)لَا

اور (نمل ع ۳) میں اٰتٰنِ (اللّٰہُ کی یاء کا اثبات) ہے، اور (اثبات کے بعد) یہ (یاء ان کیلئے وصلاً) فتحہ سے پڑھی جاتی ہے عَنْ اُولِي حِمًى (والے حفص نافع بصری کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (یاء قراءۃ کی) حفاظت والوں سے (منقول) ہے۔ اور (اس یاء میں) وقف کا خلف بَيْنَ حُلًا عَلَا (والے قالون بصری حفص کیلئے) زیوروں کے درمیان (ہوکر) بلند ہوگیا ہے۔

شرح: یعنی اس یاء میں ورش کیلئے تو وصلاً فتحہ اور وقفاً حذف ہے، کیونکہ وقف میں ان کا ذکر نہیں آیا۔ اور قالون بصری حفص کیلئے وصلاً یاء کا اثبات اور اسکا فتحہ ہے اور وقفاً اثبات وحذف دونوں ہیں، لیکن اثبات طریق کے موافق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے (حاشیہ: قاری محمد طاہر ملتانی مدنی)۔ اور قیاس یہ چاہتا تھا کہ وقفاً ورش کی طرح ان تینوں کیلئے بھی حذف ہی ہوتا، کیونکہ یہ ان میں سے نہیں ہیں جن کیلئے یاءات زوائد میں حالین میں اثبات ہے لیکن چونکہ فتحہ کے سبب یہ یاء اضافت کی یاء کے مرتبہ میں ہوگئی، اس لئے ان حضرات نے اثبات کی صورت میں اس کو اسی یاء کا حکم دے دیا۔ اور سوسی کی قراءۃ پر فَبَشِّرْ عِبَادِیْ (زمر ع ۲) بھی اسی قبیل سے ہے۔ اور ورش اپنے عام قاعدہ پر ہیں، اسی لئے وقفاً حذف کرتے ہیں اور باقی ساڑھے چار کیلئے رسم کے موافق حالین میں حذف ہے۔

تنبیہ: نظم وتیسیر میں تو اس یاء میں قالون بصری حفص تینوں ہی کیلئے وقفاً دونوں وجوہ بتائی ہیں، لیکن دانی کی کتاب مفردات سے یہ نکلتا ہے کہ اس میں وقفاً قالون بصری کیلئے تو صرف اثبات ہے اور حفص کیلئے دونوں وجوہ ہیں، اور اثبات طریق کے موافق ہے۔ (ارشاد المرید)

وَمَعْ كَالْجَوَابِ الْبَادِ (حَقٌّ جَ)نَاهُمَا ۴۳۰ وَفِي الْمُهْتَدِ الْإِسْرَا وَتَحْتُ (اَ)خُوْ (حُ)لَا

اور (وہ فِیْهِ وَ) الْبَادِ (حج ع ۳ جو) كَالْجَوَابِ (سباع ۲) کے ساتھ ہے، هُمَا: ان دونوں (کی یاء کے اثبات) کا حَقٌّ جَنَا (والے مکی کیلئے حالین میں اور بصری ورش کیلئے وصلاً) حق ہے چنا ہوا میوہ۔ اور اسرا (ع ۱۱) کے اور (اس کے) نیچے (کہف ع ۲) کے (فَهُوَ) الْمُهْتَدِ میں (یاء کا اثبات) اَخُوْ حُلَا (والے نافع بصری کیلئے) زیوروں والا ہے۔

وَفِي اتَّبَعَنْ فِيْ اٰلِ عِمْرٰنَ عَنْهُمَا ۴۳۱ وَكِيْدُوْنِ فِي الْأَعْرَافِ (حَ)جَّ (لِ)يُحْمَلَا

اور (اس وَمَنِ) اتَّبَعَنِ میں (بھی جو) آل عمران (ع ۲) میں (ہے وصلاً یاء کا اثبات) انہیں دونوں (نافع بصری) سے ہے۔ اور (ثُمَّ) كِيْدُوْنِ (جو) اعراف (ع ۲۴) میں (ہے) وہ (یعنی اس کی یاء کا اثبات دلائل کے اعتبار سے) حَجَّ (والے بصری کیلئے وصلاً بلا خلف) غالب ہوگیا ہے۔ لِيُحْمَلَا بِخُلْفٍ: تاکہ وہ (اثبات لام والے ہشام کیلئے حالین میں) نقل کر دیا جائے خلف کے ساتھ۔

نفوم: یعنی اَلْمُهْتَدِ: اسرا و کہف اور وَمَنِ اتَّبَعَنِ آل عمران ان تینوں میں نافع بصری ہی کے لئے وصلاً یاء کا اثبات ہے اور سورتوں کی قید سے اَلْمُهْتَدِیْ (اعراف ع ۲۲) اور وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ (یوسف ع ۱۲) نکل گیا۔ ایسے ہی ثُمَّ كِيْدُوْنِ اعراف میں بصری کیلئے وصلاً اثبات اور ہشام کیلئے حالین میں اثبات وحذف دونوں ہیں لیکن صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اثبات ہی ہے، جو طریق کے موافق ہے۔ رہا حذف؟ سو وہ وصلاً تو کسی طریق سے بھی نہیں ہے، البتہ وقفاً صرف نشر کے طریق سے ہے، پس اس میں ان کیلئے لفظ بِخُلْفٍ کو زائد سمجھنا چاہیئے، اور ایسے ہی کِیْدُوْنِ کے ساتھ اعراف کی قید سے ہود اور مرسلات والا نکل گیا۔

بِخُلْفٍ وَّتُؤْتُوْنِ یْ بِیُوْسُفَ (حَقُّهٗ ۴۳۲ وَفِیْ هُوْدَ تَسْئَلْنِ یْ (حَوَارِیْهِ (جَمَّلَا

(بِخُلْفٍ کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ اور (حَتّٰی) تُؤْتُوْنِ یْ جو یوسف (ع ۸) میں ہے، حَقُّهٗ (والے مکی کیلئے حالین میں اور بصری کیلئے وصلاً یاء کا اثبات ہے)، اس (کی یاء کے اثبات) کا حق (مشہور ہو گیا) ہے۔ اور ھود (ع ۴) میں (فَلَا) تَسْئَلْنِ یْ (کی یاء کا اثبات) ہے حَوَارِیْهِ جَمَّلَا (والے بصری ورش کیلئے وصلاً)، اس (اثبات) کے درست رکھنے والے نے (اس کو دلائل کے ذریعہ) خوبصورت بنا دیا ہے۔

شرح یعنی حَتّٰی تُؤْتُوْنِ یوسف کا اثبات مکی کیلئے حالین میں اور بصری کیلئے وصلاً ہے۔ اور فَلَا تَسْئَلْنِ میں دو طرح کے اختلاف ہیں، ایک تو یاء کا اثبات وحذف ہے اور دوسرا فرشی ہے جو سورہ ھود میں بیان ہوا ہے، اسلئے اس میں پانچ قراءتیں ہیں:۔ [۱] قالون وشامی کیلئے فَلَا تَسْئَلَنِّ لام مفتوح نون مشدد مکسور یاء کے بغیر۔ [۲] ورش کیلئے وصلاً فَلَا تَسْئَلَنِّ یْ لام مفتوح نون مشدد مکسور یاء کا اثبات، اور وقفاً یاء محذوف لام مفتوح نون مشدد فَلَا تَسْئَلَنِّ۔ [۳] مکی کیلئے فَلَا تَسْئَلَنَّ لام مفتوح نون مشدد مفتوح یاء محذوف [۴] بصری کیلئے وصلاً فَلَا تَسْئَلْنِ یْ لام ساکن نون مکسور مخفف یاء کا اثبات، اور وقفاً بھی اسی طرح ہے صرف یاء محذوف ہے۔ [۵] کوفیین کیلئے فَلَا تَسْئَلْنِ لام ساکن نون مکسور مخفف، ھود کی قید سے کہف والا نکل گیا، اسکا بیان شعر ۴۴۰ میں آ رہا ہے۔

وَتُخْزُوْنِ فِیْهَا (حَجَّ اَشْرَکْتُمُوْنِ قَدْ ۴۳۳ هَدٰنِ اتَّقُوْنِ یْ یٰاُولِی اخْشَوْنِ مَعْ وَلَا

اور اسی (ھود ع ۷) میں (وَلَا) تُخْزُوْنِ (کی یاء کا وصلاً اثبات بھی) حَجَّ (والے بصری کیلئے) غالب ہو گیا ہے۔ (اور بِمَا) اَشْرَکْتُمُوْنِ یْ (ابراہیم ع ۴ اور وَ) قَدْ هَدٰنِ یْ (انعام ع ۹، اور وَ) اتَّقُوْنِ یْ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ (بقرہ ع ۲۵، اور اس وَ) اخْشَوْنِ (مائدہ ع ۷ کی یاء کا اثبات بھی انہیں ابو عمرو کیلئے ہے جو) وَلَا (تَشْتَرُوْا) کیساتھ ہے۔

شرح: یعنی اس شعر والے پانچوں یاءات کا اثبات وصلاً بصری کیلئے ہے۔ ھود کی قید سے حجر ع ۵ وَلَا تُخْزُوْنِ نکل گیا، اس میں ساتوں کیلئے حذف ہے۔ اور وَلَا یعنی بعد والے وَلَا تَشْتَرُوْا کی قید سے بقرہ ع ۱۸ و مائدہ ع ۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا نکل گیا، کیونکہ بقرہ والا وَاخْشَوْنِیْ میں یاء مرسوم ہے۔ اور ثانی یعنی جو مائدہ ع ۱ میں ہے، اس میں ساتوں کیلئے حذف ہے۔ اور وَقَدْھَدٰنِیْ میں قَدْ کی قید سے انعام (ع ۲۰) اور (زمر ع ۶) والا نکل گیا، کیونکہ ان میں سب کیلئے یاء ہے۔

وَعَنْهُ وَخَافُوْنِ ﮯ وَمَنْ یَّتَّقِ ﮯ (ز)کَا ۴۳۴ بِیُوْسُفَ وَافٰی کَالصَّحِیْحِ مُعَلَّلَا

اور انہیں ابو عمرو سے وَخَافُوْنِ (ال عمران ع ۱۸ کی یاء کا وصلاً اثبات) ہے۔ اور یوسف (ع ۱۰) میں مَنْ یَّتَّقِ (کی یاء کا اثبات حالین میں) زَکَا (والے قنبل کیلئے قوت میں) بڑھ گیا ہے (یا یہ اثبات معترض کے اعتراض سے پاک ہوگیا ہے، اور) یہ (مَنْ یَّتَّقِ) معتل اللّام ہوتے ہوئے بھی صحیح کی طرح آیا ہے، اس حال میں کہ یہ (لفظ قنبل کیلئے شیریں دلیل سے) سیراب کیا ہوا ہے۔ (یہ دوسرے معنٰی خود ناظم نے اپنے حاشیہ میں بیان کیئے ہیں، اس تقدیر پر مُعَلَّلًا عَلَلٌ سے ہوگا جو سیراب کرنے کے معنٰی میں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ صاحبِ قصیدہ ہی اسکے مطالب کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، پس اس لفظ مَنْ یَّتَّقِ میں بعض لغات کے موافق جزم کو یاء پر جاری کیا ہوا ہے)۔

وَفِی الْمُتَعَالِ ﮯ (د)رُّهُ وَالتَّلَاقِ وَالْـ ۴۳۵ ـتَّنَادِ (د)رَا (بَ)اغِیْهِ بِالْخُلْفِ (جُ)هَّلَا

اور (اَلْکَبِیْرُ) الْمُتَعَالِ ﮯ (رعد ع ۲ کی یاء کے اثبات) میں دُرُّهُ (والے مکی کیلئے حالین میں) اسکا موتی ہے۔ اور اَلتَّلَاقِ ﮯ اور اَلتَّنَادِ ﮯ (غافر ع ۲ و ع ۴ کی یاء کا اثبات) جو دَرَا (والے مکی کیلئے حالین میں بلا خلف اور) جُهَّلَا (والے ورش کیلئے صرف وصلاً بلا خلف اور) بَاغِیْهِ (والے قالون کیلئے) خلف کے ساتھ ہے۔ دَرَا: دفع کردیا ہے، بَاغِیْهِ: اس (اثبات) کے طالب (اور قاری قالون) نے (اپنے) خلف کے سبب، جُهَّلَا: جاہلوں (کے اعتراض) کو۔

مفہوم: یعنی اَلْمُتَعَالِ میں صرف مکی کیلئے حالین میں اثبات ہے اور اَلتَّلَاقِ اور اَلتَّنَادِ دونوں میں مکی کیلئے حالین میں اور ورش کیلئے صرف وصلاً اثبات ہے اور قالون کیلئے وقفاً صرف حذف اور وصلاً اثبات وحذف دونوں ہیں لیکن اثبات ضعیف اور متروک ہے، اسلئے ان کیلئے وصلاً بھی حذف ہی صحیح ہے اور باقی پانچ کیلئے حالین میں حذف ہے۔

وَمَعْ دَعْوَةَ الدَّاعِ ﮯ دَعَانِ ﮯ (حَ)لَا (جَ)نَا ۴۳۶ وَلَیْسَا لِقَالُوْنٍ عَنِ الْغُرِّ سُبَّلَا

اور (اِذَا) دَعَانِ ﮯ (بقرہ ع ۲۳ کی یاء) دَعْوَةَ الدَّاعِ ﮯ (کی یاء) کیساتھ ہے (یعنی اسکے متصل ہی واقع ہے) حَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنًا (والے بصری ورش کیلئے دونوں میں صرف وصلاً اثبات ہے)، یہ (اثبات) میوہ کے اعتبار سے شیریں ہوگیا ہے۔ اور یہ دونوں (یاءات) نہیں ہیں قالون کیلئے مشہور (قرار) سے، اس حال میں کہ وہ (قرار) طرق میں مختلف ہوں (یا قالون کیلئے یہ دونوں یاءات ان قرار سے نہیں ہیں جو طرق کے اعتبار سے مشہور ہیں)۔

نَذِیرِ لِوَرْشٍ ثُمَّ تُرْدِینِ تَرْجُمُو ۴۳۷ نِ فَاعْتَزِلُونِ سِتَّةٌ نُذُرِ (جَ)لَا

(کَیْفَ) نَذِیرِ (ملک ع ۲) پھر لَتُرْدِینِ (صٰفّٰت ع ۲، اور اَنْ) تَرْجُمُونِ (اور) فَاعْتَزِلُونِ (دخان ع ۱، اور) چھ (الفاظ یعنی وَ) نُذُرِ (قمر ع ۱ و ع ۲ کی یاء کا اثبات) جَلَا (والے ورش کیلئے ہے، ان (ورش) نے (وصلاً اثبات کے ذریعہ ان دس یاءات کو) ظاہر کر دیا ہے۔

وَعِیدِ ثَلَاثٌ یُّنْقِذُونِ یُکَذِّبُو ۴۳۸ نِ قَالَ نَکِیرِ اَرْبَعٌ عَنْهُ وُصِّلَا

وَعِیدِ (اور یہ) تین ہیں (ابراہیم ع ۳ و ق ع ۱ و ع ۳ میں اور وَلَا) یُنْقِذُونِ (یٰسٓ ع ۲ اور اَنْ) یُّکَذِّبُونِ قَالَ (سَنَشُدُّ قصص ع ۴ اور کَانَ) نَکِیرِ (کی یاء کا اثبات بھی ورش ہی کیلئے ہے۔ اور یہ نَکِیرِ) چار ہیں (حج ع ۶ و سباء ع ۵ و غافر ع ۳ و ملک ع ۲ میں) یہ انیس کی انیس یاءات کا اثبات وصلاً) ان (ورش) ہی سے نقل کیا گیا ہے۔

تنبیہ: قَالَ کی قید سے اَنْ یُّکَذِّبُونِ وَیَضِیقُ (شعراء ع ۲) نکل گیا، اس میں ساتوں کیلئے حذف ہے۔ اور مِنْ نَّکِیرٍ (شوریٰ ع ۵) اس قبیل سے نہیں ہے، کیونکہ یہ نکرہ ہے اور اضافت سے خالی ہے۔

فَبَشِّرْ عِبَادِی افْتَحْ وَقِفْ سَاکِنًا (یَ)هْدًا ۴۳۹ وَوَاتَّبِعُونِ (حَ)جَّ فِی الزُّخْرُفِ الْعَلَا

(اور) تو فَبَشِّرْ عِبَادِیَ (الَّذِینَ کی یاء) کو (ثابت رکھ کر وصلاً) فتحہ دے اور تو (اس یاء پر) وقف اس حال میں کر کہ یہ (یاء) ساکن ہو، یَدًا (والے سوسی ہی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (اس عمل میں) قوی ہے، (یا تو اس یاء پر وقف کر اس حال میں کہ تو ہاتھ کے اعتبار سے ٹھہرنے والا ہو)۔ اور وَاتَّبِعُونِ (هٰذَا کی یاء کا اثبات حَجَّ (والے بصری کیلئے وصلاً) غالب ہوگیا ہے بلندی والی (زخرف ع ۶) میں۔

تنبیہ: فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِینَ (زمر ع ۲) میں صرف سوسی کیلئے اثبات ہے، اور وصلاً اس یاء کو فتحہ سے اور وقفاً سکون سے پڑھتے ہیں، جس کی تفصیل یہ ہے کہ اس کلمہ میں سوسی کیلئے تین وجوہ ہیں:۔ [۱] حالین میں اثبات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[۲] حالین میں حذف [۳] وصلاً اثبات اور وقفاً حذف۔ لیکن طریق کے موافق حالین میں حذف ہی ہے۔ (از شیخ القراء قاری محمد طاہر رحیمی مدنی) اور وَاتَّبِعُوْنِ میں صرف بصری کیلئے وصلاً اثبات ہے)۔

وَفِی الْکَهْفِ تَسْئَلْنِیْ عَنِ الْکُلِّ یَاؤُهٗ ۴۴۰ عَلٰی رَسْمِهٖ وَالْحَذْفُ بِالْخُلْفِ (مُ)ثِّلَا

اور (وہ فَلَا) تَسْئَلْنِیْ جو کہف (ع ۹) میں ہے، تمام قراء سے اس کی یاء (کا اثبات) ہے، اس حال میں کہ یہ (یاء اس اثبات میں) اپنی رسم کے موافق ہے (یعنی یاء مرسوم ہے، اسی لئے تمام قراء اس کو حالین میں ثابت رکھتے ہیں) اور (اس یاء میں) حذف (بھی) مُثِّلَا (والے ابن ذکوان کیلئے) مشکل کیا گیا ہے، اس حال میں کہ یہ (حذف ان کے) خلف کیساتھ ہے (یعنی ابن ذکوان کیلئے اس میں حالین میں حذف واثبات دونوں ہیں، اور اثبات ہی طریق کے موافق ہے)۔

وَفِیْ نَرْتَعِ خُلْفٌ (زَ)کَا وَجَمِیْعُهُمْ ۴۴۱ بِالْاِثْبَاتِ تَحْتَ النَّمْلِ یَهْدِیَنِیْ تَلَا

اور نَرْتَعِ (یوسف ع ۲ کی یاء کے اثبات) میں ایسا خلف ہے زَکَا (والے قنبل کیلئے حالین میں) جو (اعتراضات سے) پاک ہوگیا ہے (یاقوت میں بڑھ گیا ہے)، اور ان (قراء میں) کے تمام نے نمل کے نیچے (قصص ع ۳ میں اَنْ) یَّهْدِیَنِیْ (کی یاء) کو (حالین میں) اثبات سے تَلَا پڑھا ہے۔

شرح: یعنی نَرْتَعِ میں قنبل کیلئے حالین میں حذف واثبات دونوں ہیں، لیکن نشر کی رو سے اثبات ابن مجاہد کے بجائے ابن شنبوذ سے ہے، لہٰذا اثبات طریق کے خلاف اور حذف طریق کے موافق صحیح ومشہور تر ہے اور اس میں فرشی اختلاف بھی ہیں، جو اپنے موقع پر بیان ہوں گے۔ چونکہ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ کی یاء مرسوم ہے، اسلئے تمام قراء کیلئے حالین میں اثبات ہے۔ فَلَا تَسْئَلْنِیْ کہف اور اَنْ یَّهْدِیَنِیْ قصص کی یاء زوائد میں سے نہیں ہے۔ اول کو ابن ذکوان کا خلاف بتانے کیلئے بیان کیا ہے اور ثانی کو یہ ظاہر کرنے کیلئے لائے ہیں کہ شعر ۴۲۳ میں جو یَهْدِیَنِ تھا وہ قصص والا نہیں بلکہ کہف والا ہے، اور یہ یاء کے نصب سے دو ہی جگہ آیا ہے۔

فَهٰذِیْ اُصُوْلُ الْقَوْمِ حَالَ اطِّرَادِهَا ۴۴۲ اَجَابَتْ بِعَوْنِ اللّٰهِ فَانْتَظَمَتْ حُلَا

پس یہ (تیئس ۲۳ کے تیئس ۲۳ ابواب کے مضامین ان قراء کی) جماعت کے قواعد ہیں، ان (قواعد) نے اپنے کلیہ ہونے کی حالت میں (میری دعوت کو) قبول کر لیا اللہ کی مدد کے سبب، پھر وہ (سب قواعد قصیدہ میں) جمع ہو گئے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال میں کہ وہ زیوروں والے ہیں۔

وَاِنِّی لَاَرْجُوْہُ لِنَظْمِ حُرُوْفِهِمْ ۴۴۳ نَفَائِسَ اَعْلَاقٍ تُنَفِّسُ عُطَّلَا

اور بیشک میں امید کرتا ہوں اس (اللہ کی مدد) سے ہی نظم کرادینے کی، ان (قراء) کے (اختلافی فرشی) الفاظ کے اس حال میں کہ وہ (حروف) ایسے نہایت نفیس (ہاروں سے تشبیہ دیئے گئے) ہیں، جو زیوروں سے خالی گردنوں کو (بھی) خوبصورت بنادیتے ہیں۔

سَاَمْضِیْ عَلٰی شَرْطِیْ وَبِاللّٰهِ اَکْتَفِیْ ۴۴۴ وَمَا خَابَ ذُوْ جِدٍّ اِذَا هُوَ حَسْبَلَا

میں چلوں گا اپنی (اسی) شرط (یعنی اصطلاح) پر، اور میں اللہ (ہی کی مدد) پر کفایت کرتا ہوں، اور نہیں نامراد ہوا کوئی (بھی مفید) مقصد والا، جبکہ اس نے (اپنے مقصد کے شروع میں) حَسْبِیَ اللّٰهُ کہا ہو (یعنی جو کوئی بھی اپنے مقصد کو حَسْبِیَ اللّٰهُ کہہ کر شروع کرتا ہے، وہ حق تعالیٰ کی عنایت سے اس میں کامیاب ہی ہوتا ہے، اسی طرح اِنْ شَآءَ اللّٰه میں بھی اپنی مراد میں ضرور کامیاب ہوں گا، کیونکہ میں نے بھی وَبِاللّٰهِ اَکْتَفِیْ کے ذریعہ حَسْبِیَ اللّٰهُ کہہ لیا ہے)۔

شعوم: یہاں پہنچ کر قراء کے اصولی اختلافات اور کلیہ قواعد اپنے تمام جزوی اختلافات سمیت پورے ہو گئے ہیں اور یہ حق تعالیٰ کے انتہائی لطف وکرم کا نتیجہ ہے، اسی طرح فرشی اختلافات بیان کرنے میں بھی اسی رحیم وکریم کے لطف وکرم کا محتاج ہوں اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔

بڑوں کے نقش قدم پر چلتا ہوا بندہ محمد تقی الاسلام سراپا غریق عصیان بھی اسی رحیم وکریم کے خاص الخاص لطف وکرم سے امید کرتا ہے، کہ قصیدہ اور اس کی شرح عنایات رحمانی کی طرح اس شرح کی بھی تکمیل فرما کر اپنی رضا کیلئے قبول فرمائے اور اس کو نافع بنا کر اس کے نفع کو عام اور تام کرے، آمین

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

پیر ۳ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ ۶ اکتوبر ۱۹۹۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فَرْشِ الْحُرُوْفِ / سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

وَمَا يَخْدَعُوْنَ الْفَتْحُ مِنْ قَبْلِ سَاكِنٍ ۴۴۵ وَبَعْدُ (ذَ)كَا وَالْغَيْرُ كَالْحَرْفِ اَوَّلَا

وَمَا يَخْدَعُوْنَ جو ہے، فتحہ ہے (خار) ساکن سے پہلے (یار کا)، اور (اسی طرح خار کے) بعد (دال کا بھی) ذَكَا (والے شامی وکوفیین کیلئے) مہک گیا ہے۔ اور (ان کے) ماسوا (تینوں) نے (اسکو) اس لفظ کی طرح (پڑھا ہے) جو (اس آیت کے) اول میں واقع ہے (یعنی يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ)۔

شرح: یعنی ذَكَا والے شامی کوفیین کیلئے وَمَايَخْدَعُوْنَ یار کے فتحہ، خار کے سکون اور دال کے فتحہ سے ہے یعنی جس طرح ناظم نے تلفظ کیا ہے، اور یہ باب الاستغنار سے ہے اور وَمَا احتراز کیلئے ہے، اس سے يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ نکل گیا۔ باقی نافع مکی بصری کیلئے وَمَا يُخٰدِعُوْنَ ہے اور چونکہ دوسری قرارۃ ضد سے نہیں نکل سکتی تھی اسلئے وَالْغَيْرُ...الخ میں دوسری قرارۃ بھی بتادی، نیز وَمَا لاکر اشارہ کر دیا کہ اختلاف دوسرے میں ہے۔

وَمَا يَخْدَعُوْنَ: خَدَعَهٗ (ف) خِدْعًا وَخَدْعًا (دھوکہ دینا، فریب دینا) سے ہے۔

وَمَا يُخٰدِعُوْنَ: مُخَادَعَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) سے ہے، جو یہاں طلب کے معنٰی میں ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کو فریب دینا چاہتے ہیں، پس یہاں مُفَاعَلَةٌ کو حقیقی معنٰی (شرکت) کے بجائے مجازی (طلب) میں استعمال کرنا فعل کی کثرت ظاہر کرنے کیلئے ہے۔

وَخَفَّفَ كُوْفٍ يَكْذِبُوْنَ وَيَاؤُهٗ ۴۴۶ بِفَتْحٍ وَّلِلْبَاقِيْنَ ضُمَّ وَثُقِّلَا

اور تخفیف سے پڑھا ہے کوفی (کی جنس) نے (جو تینوں کو شامل ہے) يَكْذِبُوْنَ (کے ذال) کو اور (ان کیلئے) اس (لفظ) کی یار فتحہ کے ساتھ ہے (اور کاف کا سکون ہے جو تلفظ سے نکلا ہے)۔ اور باقی (چار) کیلئے یہ (یار) ضمہ دی گئی ہے۔ اور وہ (ذال) تشدید سے (اور کاف کے اس فتحہ سے) پڑھا گیا ہے (جو صرفی قاعدہ سے نکلا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم: یعنی کوفیین کیلئے یَکْذِبُوْنَ کَذَبَ (ض) کَذْبًا وَکِذْبًا (جھوٹ بولنا، جان بوجھ کر غلط خبر دینا) سے ہے اور باقی نافع مکی بصری شامی کیلئے یُکَذِّبُوْنَ تَکْذِیْبًا (کسی کو جان بوجھ کر جھوٹا بتانا) سے ہے اور منافقین میں یہ دونوں صفتیں پائی جاتی ہیں کیونکہ ایمان کے دعویٰ میں جھوٹے بھی ہیں اور نبی کریم ﷺ کو جھوٹا بھی بتاتے ہیں۔

وَقِیْلَ وَغِیْضَ ثُمَّ جِائْیءَ یُشِمُّھَا ۴۴۷ لَدٰی کَسْرِھَا ضَمًّا (رِ) جَالٌ (لِ) تَکْمُلَا

اور قِیْلَ (ہر جگہ) اور غِیْضَ (الْمَآءُ ھود ع ۴) پھر جِائْیءَ (زمر ع ۷ اور والفجر) جو ہیں، بُو دیتے ہیں ان (تینوں) کو ان (تینوں کلمات) کے (پہلے حرف کے) کسرہ میں ضمہ کی رِجَالٌ لِّتَکْمُلَا (والے کسائی اور ہشام کیلئے) بہت سے لوگ (یعنی قرار) تاکہ یہ (تینوں کلمات اشمام کے ذریعہ) کامل ہو جائیں۔ (چونکہ ان تینوں کلمات کا فا کلمہ اصل کی رو سے مضموم تھا، اس لئے اصل کی طرف اشارہ کرنے کیلئے اشمام کرتے ہیں تاکہ بعد میں جو کسرہ آیا ہے اس کی بھی رعایت رہے۔

وَحِیْلَ بِاِشْمَامٍ وَّسِیْقَ (کَ) مَا (رَ) سَا ۴۴۸ وَسِیْٓءَ وَسِیْٓئَتْ (کَ) ھَانَ (رَ) اوِیْهِ (اَ) نْبَلَا

اور (وَ) حِیْلَ (سباع ۶) اور (وَ) سِیْقَ (بھی زمر ع ۸ میں دو جگہ) اشمام کیساتھ ہیں، کَمَا رَسَا (والے شامی کسائی کیلئے) جس طرح ثابت ہوا ہے (اسی طرح نقل کیا گیا ہے)۔ اور سِیْٓءَ (ھود ع ۷ و عنکبوت ع ۴) اور سِیْٓئَتْ (ملک ع ۲ کا اشمام) جو ہے کَانَ رَاوِیْهِ اَنْبَلَا (والے شامی کسائی مدنی کیلئے) اسکا راوی بڑی قدر والا (عالم) ہے۔

مفہوم: یعنی یہ سات کلمات جو ان دو شعروں میں بیان ہوئے ہیں فعل ہیں۔ جن کے پہلے حرف کے ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کیلئے کسرہ کو بعض حضرات اشمام سے پڑھتے ہیں۔ پس:۔ ① ہشام و کسائی کیلئے ساتوں میں اشمام ہے۔ ② ابن ذکوان کیلئے پہلے تین میں خالص کسرہ اور باقی چار میں اشمام ہے۔ ③ نافع کیلئے اول کے پانچ میں خالص کسرہ اور سِیْٓءَ اور سِیْٓئَتْ میں اشمام ہے۔ ④ باقی چار کیلئے ساتوں میں خالص کسرہ ہے کیونکہ ان کا ذکر کسی جگہ بھی نہیں آیا۔ اور یہ کسرہ لفظ کَسْرِھَا سے نکلا ہے۔ اس اشمام کے معنیٰ یہ ہیں کہ ان ساتوں فعلوں کے پہلے حرف پر مرکب حرکت پڑھی جائے گی جس میں پہلے ضمہ کا ایک تہائی حصہ ادا ہوگا اور پھر دو تہائی حصہ کسرہ کا یعنی پہلے صاف طور پر ضمہ ادا ہو پھر کسرہ۔

وَھَا ھُوَ بَعْدَ الْوَاوِ وَالْفَا وَلَامِھَا ۴۴۹ وَھَا ھِیَ اَسْکِنْ (رَ) اضِیًا (بَ) ارِدًا (حَ) لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور هُوَ کی (اس) ھاء کو اور هِیَ کی (اس) ھاء کو جو واؤ اور فاء اور ان (حروفِ ھجاء) میں کے لام کے بعد ہو، ساکن کر دے تو رَاضِیًا بَارِدًا حَلاَ (والے کسائی قالون بصری کیلئے)، اس حال میں کہ تو خوش ہونے والا ہو (نیز) اس حال میں کہ یہ (هُوَ اور هِیَ میں سے ہر ایک سکون کے سبب ایسا) ٹھنڈا ہے جو شیریں ہو گیا ہے۔

وَثُمَّ هُوَ (رِ)فْقًا (بَ)انَ وَالضَّمُّ غَيْرُهُمْ ۴۵۰ وَكَسْرٌ وَّعَنْ كُلٍّ يُّمِلَّ هُوَ انْجَلَا

اور ثُمَّ هُوَ (قصص ع ۷ کی ھاء) کو (ساکن کر دے) رِفْقًا بَانَ (والے کسائی قالون ہی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (ایسی) نرمی والا ہے جو ظاہر ہو گئی ہے۔ اور ان (مذکورین) کے سوا (اوروں کی قراءۃ هُوَ کی ھاء میں) ضمہ اور (هِیَ کی ھاء میں) کسرہ ہے۔ اور تمام (قراء) سے (اَنْ) يُّمِلَّ هُوَ (بقرہ ع ۳۹ ضمہ ہی کے ساتھ خوب) ظاہر ہو گیا ہے۔

مفہوم: یعنی هُوَ واحد مذکر غائب اور هِیَ واحد مؤنث غائب کی ضمیر واؤ، فاء، لام کے بعد ہو تو اس صورت میں قالون بصری کسائی کیلئے ھاء کے سکون سے وَهْوَ، وَهْيَ، لَهْوَ، فَهْوَ، فَهْيَ ہے۔ اور ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (قصص ع ۷) میں کسائی قالون کیلئے ھاء کا سکون ہے اور باقیین کیلئے ضمہ، پس بصری کیلئے اور موقعوں میں تو کسائی قالون کی طرح سکون ہے، لیکن اس میں ضمہ ہے، کیونکہ سکون والوں میں ان کا ذکر نہیں ہے۔ نیز چونکہ اسکان کی ضد تحریک یعنی فتحہ ہے، اس لئے وَالضَّمُّ غَيْرُهُمْ وَكَسْرٌ کہہ کر غیر مذکورین کیلئے هُوَ میں ضمہ کی اور هِیَ میں کسرہ کی تصریح کر دی۔ اور اَنْ يُّمِلَّ هُوَ کی ھاء کا ضمہ اصل اور ناظم کے تلفظ سے نکلا ہے۔ اور لَهْوٌ وَّلَعِبٌ اور لَهْوَ الْحَدِيْثِ وغیرہ میں سب کیلئے ھاء کا سکون ہے کیونکہ لَهْوٌ میں ھاء ضمیر کی نہیں ہے بلکہ نفس کلمہ کی ہے اور ھاء کا سکون تخفیف کیلئے ہے اور یہ بھی ایک لغت ہے۔

وَفِيْ فَاَزَلَّ اللَّامَ خَفِّفْ لِحَمْزَةٍ ۴۵۱ وَزِدْ اَلِفًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَتُكَمِّلَا

اور فَاَزَلَّهُمَا میں لام کو تخفیف سے پڑھ تو حمزہ کیلئے اور (ایک) الف (بھی) زیادہ کر دے تو اس (لام) سے پہلے تاکہ تو (اس کلمہ کی قراءتوں کو) کامل کر دے۔

مفہوم: [۱] یعنی حمزہ کیلئے فَاَزَلَّ کی جگہ فَاَزَلَ زاء کے بعد ایک الف کی زیادتی اور لام کی تخفیف سے ہے۔ باقی چھ کی قراءۃ ناظم کے تلفظ کے مطابق حفص کی طرح ہے اور یہ ضد سے بھی نکلتی ہے یعنی تخفیف کی ضد تشدید اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف کی زیادتی کی ضد الف کا حذف ہے۔ [۲] صریح اور رمز کو ایک حکم میں جمع نہیں کیا کرتے، اسلئے فَتَکَمَّلَا کی فار رمز نہیں ہے۔

وَاٰدَمَ فَارْفَعْ نَاصِبًا كَلِمٰتِهٖ ۴۵۲ بِكَسْرٍ وَّلِلْمَكِّيِّ عَكْسٌ تَحَوَّلَا

اور اٰدَمَ (کے میم) کو رفع دے تو اس حال میں کہ تو نصب دینے والا ہے اس کے (پاس والے) كَلِمٰتٍ کو (تار کے) کسرہ کے ساتھ (مکی کے سوا باقی چھ کیلئے)۔ اور مکی کیلئے (مذکورہ بالا قرارۃ کا ایسا) عکس ہے، کہ یہ (مذکور اس کی طرف) پھر گیا ہے (اور منعکس ہوگیا ہے)۔

شفوح: [۱] یعنی مکی کے سوا باقی چھ کیلئے مذکورہ بالا قیود کے ساتھ اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ ہے۔ اور مکی کیلئے اسکا عکس ہے یعنی اٰدَمَ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٌ میم کے نصب اور تار کے رفع سے۔ [۲] لَقِيَ ان افعال میں سے ہے جن کے دو معمولوں میں سے جس ایک کو چاہو فاعل بنا کر دوسرے کو مفعول بنا دو، معنیٰ ہر دو صورت میں درست رہتے ہیں، پس جمہور کی قرارۃ پر تو معنیٰ یہ ہیں کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند کلمات حاصل کر لیئے اور سیکھ لیئے۔ اور مکی کی قرارۃ پر معنیٰ یہ ہیں کہ آدم علیہ السلام کے پاس ان کے رب کی جانب سے چند کلمات پہنچ گئے۔

وَيُقْبَلُ الْاُوْلٰى اَنِّثُوْا (دُ)وْنَ (حَـ)ـاجِزٍ ۴۵۳ وَعَدْنَا جَمِيْعًا دُوْنَ مَا اَلِفٍ (حَـ)ـلَا

اور پہلے (وَلَا) يُقْبَلُ (مِنْهَا) کو ان (اہل ادا) نے تانیث (کی تار) سے (تُقْبَلُ) پڑھا ہے دُوْنَ حَاجِزٍ (یا دُوْنَ حَاجِزٍ) (والے مکی بصری کیلئے) کسی مانع کے بغیر۔ (اور) وَعَدْنَا (ان) تمام (موقعوں) میں (جن میں یہ طور کے وعدہ کے معنیٰ میں ہے، اور گو یہ قید خفی ہے لیکن از بس ضروری ہے) الف کے بغیر (ہوکر) حَلَا (والے بصری کیلئے) شیریں ہوگیا ہے۔

شفوح: [۱] تُقْبَلُ تانیث سے پڑھنے میں اس کا فاعل شَفَاعَةٌ ہے جو لفظاً مؤنث ہے، اسلئے فعل کا مؤنث لانا بلا شبہ درست ہے۔ رہا دوسرا وَلَا يُقْبَلُ جو اسی سورۃ کے ع ۱۵ میں ہے؟ سو اس میں سب کیلئے تذکیر کی یار ہے کیونکہ اسکا فاعل عَدْلٌ ہے، اس میں فعل کا مؤنث لانا جائز نہیں۔ [۲] جو وَعَدْنَا طور کے وعدہ کے معنیٰ میں ہے وہ تین جگہ (بقرہ ع ۶، اعراف ع ۱۷، طٰہٰ ع ۴) میں آیا ہے، پس ان تینوں موقعوں میں بصری کیلئے وَعَدْنَا اور باقی چھ کے لئے وٰعَدْنَا ہے واؤ کے بعد الف سے۔ اور وَعَدْنٰهُ قصص ع ۷ اور وَعَدْنٰهُمْ زخرف ع ۴ یہ دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کیلئے الف کے بغیر ہیں کیونکہ ان میں طور کے وعدہ کے معنیٰ نہیں ہیں۔

وَاِسْكَانُ بَارِئِكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ لَهُ ٤٥٤ وَيَأْمُرُهُمْ اَيْضًا وَّتَأْمُرُهُمْ تَلَا

اور (یہاں دونوں جگہ) بَارِئِكُمْ (کے ہمزہ کا) اور (رفع کے موقعوں میں) يَأْمُرُكُمْ (کی راء) کا اسکان (بھی) ان (بصری) ہی کیلئے ہے اور يَأْمُرُهُمْ (اعراف ع ۱۹ کی راء کا سکون بھی انہیں کیلئے ہے)، اس حال میں کہ یہ (سکون اس لفظ کی طرف) رجوع کرنے والا ہے۔ اور تَأْمُرُهُمْ (طور ع ۲ کی راء کا سکون بھی انہیں کیلئے ہے)۔ اس (تَأْمُرُهُمْ) نے (سکون میں پہلے تین کلمات کی) پیروی کی ہے (یا تَأْمُرُهُمْ کو بھی بصری نے راء کے سکون سے پڑھا ہے)۔

وَيَنْصُرُكُمْ اَيْضًا وَّيُشْعِرُكُمْ وَكَمْ ٤٥٥ جَلِيلٍ عَنِ الدُّوْرِيِّ مُخْتَلِسًا جَلَا

اور (اَلَّذِیْ) يَنْصُرُكُمْ (ال عمران ع ۱۷ اور لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ ملک ع ۲) اور (وَمَا) يُشْعِرُكُمْ (انعام ع ۱۳ کی راء کا سکون) بھی (انہیں کیلئے ہے)۔ اور بہت سے بزرگی والے (ناقلین) جو ہیں انہوں نے (ان چھیوں کلمات کو) دوری سے (ہمزہ کے کسرہ اور راء کے ضمہ کا) اختلاس کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے۔

شرح: یعنی ان دو شعروں کے چھیوں کلمات میں سوسی کیلئے صرف سکون اور دوری کیلئے سکون اور اختلاس دونوں نکل آئے، سکون تو بصری کے ضمن میں بیان ہوا، اور اختلاس وَكَمْ جَلِيلٍ... الخ سے نکلا اور باقی چھ کے لئے بَارِئِكُمْ میں ہمزہ کا کامل کسرہ اور اس کے سوا میں راء کا کامل ضمہ ہے۔

وَفِيهَا وَفِي الْاَعْرَافِ نَغْفِرْ بِنُوْنِهِ ٤٥٦ وَلَا ضَمَّ وَاكْسِرْ فَاءَهُ (حِ)يْنَ (ظَـ)لَّلَا

اور اس (سورہ بقرہ ع ٦) میں اور اعراف (ع ۲۰) میں نَغْفِرْ (لَكُمْ اسی طرح) اپنے نون کیساتھ ہے، اور (اس نون میں ان کیلئے) ضمہ نہیں ہے (بلکہ فتحہ ہے)، اور تو کسرہ دیدے اسکی فاء کو حِيْنَ ظَلَّلَا (والے بصری اور مکی وکوفیین پانچوں کیلئے) جبکہ اس (وجہ) نے (یا حق تعالیٰ کی معرفت نے) سایہ ڈالا ہے۔

وَذَكِّرْ هُنَا (اَ)صْلًا وَّلِلشَّامِ اَنَّثُوْا ٤٥٧ وَعَنْ نَّافِعٍ مَّعَهُ فِي الْاَعْرَافِ وُصِّلَا

اور تو (نَغْفِرْ کو) تذکیر (کی یاء) سے پڑھ یہاں (بقرہ میں) اَصْلًا (والے نافع کے لئے)، اس حال میں کہ (تو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل (والا) ہے۔ اور شامی کیلئے ان (اہل ادا) نے تانیث (کی تاء) سے پڑھا ہے (یا تم مؤنث کے صیغہ سے پڑھو۔ پہلے معنیٰ میں اَنْشُوْا ماضی اور دوسرے معنیٰ میں اِنْشُوْا امر کا صیغہ ہے)۔ اور نافع سے ان (شامی) کیساتھ (صرف) اعراف میں یہی (تانیث نقل کے ذریعہ ہم تک) پہنچائی گئی ہے۔

شرح: [۱] بصری اور مکی و کوفیین کیلئے بقرہ و اعراف دونوں جگہ نَغْفِرْ نون سے ہے اور نون مفتوحہ ہے، یہ فتحہ وَلَاضَمَّ کی ضد سے نکلا ہے۔ [۲] مدنی کے لئے بقرہ میں یُغْفَرْ ہے تذکیر سے جو بیان سے نکلی، اور اعراف میں تُغْفَرْ ہے تانیث سے جو وَعَنْ نَافِعٍ مَّعْهُ سے نکلی ہے، اور ضمہ وَلَاضَمَّ کی ضد سے، کیونکہ جب بصری مکی کوفیین کیلئے ضمہ نہیں ہے تو باقی مدنی شامی کیلئے اس سے ضمہ نکل آیا، اور فاء کا فتحہ وَاكْسِرْ فَاءَهُ کی ضد سے نکلا۔ [۳] شامی کیلئے دونوں جگہ تُغْفَرْ لَكُمْ ہے تانیث سے کیونکہ ان کیلئے وَلِلشَّامِ اَنِّثُوْا سے مطلقاً تانیث بیان ہوئی ہے جو دونوں موقعوں کو شامل ہے، اور ضمہ و فتحہ مذکورہ بالا تقریر سے معلوم ہوا، پس بقرہ میں نَغْفِرْ یُغْفَرْ، تُغْفَرْ تین قراءتیں ہیں اور اعراف میں نَغْفِرْ، تُغْفَرْ دو قراءتیں۔

وَجَمْعًا وَّفَرْدًا فِي النَّبِيِّءِ وَفِي النُّبُوْ ۴۵۸ ءَةَ الْهَمْزَ كُلٌّ غَيْرَ نَافِعٍ اَبْدَلَا

كُلٌّ غَيْرَ نَافِعٍ: اور نافع کے سوا ہر ایک (قاری) جو ہے، اس نے اَلنَّبِيِّءِ میں (اس کو) جمع کے صیغہ سے پڑھتے ہوئے بھی اور واحد کے صیغہ سے پڑھتے ہوئے بھی (یعنی اَلنَّبِيِّـِٕيْنَ، اَلنَّبِيُّـُٔوْنَ اور اَلْاَنْبِئَاءِ جیسے بھی آئے) اور (وَ) النُّبُوْٓءَةَ میں ہمزہ کو (یاء اور واؤ سے) بدل لیا ہے۔

شرح: یعنی لفظ نَبِيٌّ واحد ہو خواہ جمع، جس کے الفاظ ترجمہ میں درج ہو چکے ہیں، اس میں نافع کے سوا باقی چھ امام ہر جگہ یاء سے اور اَلنُّبُوْٓءَةَ میں ہمزہ کو واؤ سے بدل کر یاء کا یاء میں اور واؤ کا واؤ میں ادغام کر کے حفص کی طرح نَبِيٌّ، نَبِيًّا اور اَلنَّبِيّٖنَ، اَلنَّبِيُّوْنَ، اَلنُّبُوَّةَ، اَلْاَنْبِيَاءَ پڑھتے ہیں، اور اس آخری لفظ میں ادغام نہیں کرتے کیونکہ اس میں ایک ہی یاء ہے۔ اور ضد سے نکل آیا کہ نافع اس کو ہر جگہ ہر حال میں ہمزہ سے پڑھتے ہیں بدلتے نہیں اور حسب قاعدہ اس میں مد متصل بھی کرتے ہیں۔

وَقَالُوْنُ فِي الْاَحْزَابِ فِيْ لِلنَّبِيْءِ مَعْ ۴۵۹ بُيُوْتَ النَّبِيْءِ الْيَاءَ شَدَّدَ مُبْدِلَا

اور قالون جو ہیں انہوں نے (سورہ) احزاب میں (یعنی) لِلنَّبِيِّءِ (اِنْ اَرَادَ ع ۶) میں، اس حال میں کہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُيُـوْتَ النَّبِيِّ (اِلَّا احزاب ع ۷) سمیت ہے، (دونوں میں) یاء کو مشدد پڑھا ہے، اس حال میں کہ وہ (اس یاء کو ہمزہ کے) بدلے میں لانے والے ہیں۔

تشریح: ١ یعنی چونکہ ان دو کلمات میں ہمزہ پڑھنے سے وصلاً دو ہمزہ جمع ہو جاتے ہیں، اور قالون کا قاعدہ ہے کہ وہ کسرہ والے دو ہمزوں میں سے پہلے کی تخفیف کیا کرتے ہیں، اسلئے وہ ان دونوں میں وصلاً ہمزہ کا یاء سے ابدال کر کے یاء کا یاء میں ادغام کر دیتے ہیں اور باقیین کی طرح پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً چونکہ دو ہمزہ جمع نہیں ہوتے اسلئے اس صورت میں ہمزہ ہی سے لِلنَّبِیِّءِ، اَلنَّبِیِّءُ پڑھتے ہیں۔ اور ورش ان دونوں کو بھی دونوں حالتوں میں ہمزہ ہی سے پڑھتے ہیں، کیونکہ وہ دوسرے ہمزہ میں تخفیف کیا کرتے ہیں، پہلے میں نہیں۔ ٢ نَبِیِّءٍ: نَبَأٌ بمعنیٰ اَنْبَاَ سے بنا ہے جو اَخْبَرَ کے معنیٰ میں ہے، اور نَبِیِّءٌ فاعل یا مفعول کے معنیٰ میں ہے اور آپ پر یہ دونوں معنیٰ صادق آتے ہیں، پس نافع کی قراءۃ اصل پر ہے اور ادغام والی قراءۃ تخفیف کی بناء پر ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ واوی ہو اور نَبَا، یَنْبُوْ سے بنا ہو جو اِرْتَفَعَ کے معنیٰ میں ہے، اور نبی کا بلند مرتبہ ہونا ظاہر ہے۔

وَفِي الصَّابِيِّـيْنَ الْهَمْزُ وَالصَّابُـوْنَ (خُـ)ـذْ ٤٦٠ وَهُزُوًا وَّكُفُوًا فِي السَّوَاكِنِ (فُـ)ـصِّلَا

اور اَلصَّابِیِّیْنَ (بقرہ ع ۸ و حج ع ۲) اور اَلصَّابِــُٔوْنَ (مائدہ ع ۱۰) میں (اسی طرح) ہمزہ (کی زیادتی) کو خُذْ (والے نافع کے سوا باقی چھ کیلئے) لے لے۔ (اور نافع کیلئے اَلصَّابِیْنَ اور اَلصَّابُوْنَ بے ہمزہ کے حذف سے) اور هُزُؤًا (ہر جگہ) اور كُفُؤًا (اخلاص میں) ساکن الاوسط (کلمات) میں فُصِّلَا (والے حمزہ کیلئے) دونوں تفصیل سے بیان کیئے گئے ہیں۔

وَضَمَّ لِبَاقِيهِمْ وَحَمْزَةُ وَقْفُهُ ٤٦١ بِوَاوٍ وَّحَفْصٌ وَّاقِفًا ثُمَّ مُوْصِلَا

اور یہ (یعنی ان دونوں کلمات کا درمیانی حرف) ان (قراء) میں کے باقی کیلئے ضمہ دیا گیا ہے۔ اور حمزہ جو ہیں (ان دونوں پر) ان کا وقف واؤ کیساتھ ہے۔ اور حفص جو ہیں یہ وقف کرتے ہوئے بھی اور وصل کرتے ہوئے بھی (ان دونوں کے ہمزہ کو واؤ سے بدلتے ہیں)۔

تشریح: لغۃ ١ اَلصَّابِـِٔيْنَ اور اَلصَّابِــُٔوْنَ کو نافع کے سوا باقی چھ ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں، جو صَبَأَ (ف) صَبْأً سے ہے اور خَرَجَ کے معنیٰ میں ہے۔ ٢ نافع کیلئے اَلصَّابِیْنَ اور اَلصَّابُوْنَ بے ترک ہمزہ سے، اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں دو قول ہیں:۔ ① اصل میں یہ مہموز تھا پھر تخفیف کرلی گئی ② صبا یصبو صبوۃً سے ہے، اس نے وہ کام کیا جو اسکی شان کے لائق نہ تھا، یہ اصل میں صٰبِوِیْنَ اور صٰبِوُوْنَ تھا پھر دَاعِیْنَ اور دَاعُوْنَ کی طرح ابدال ونقل وحذف کے ذریعہ تعلیل کرلی گئی۔

ب هُزُءًا اور كُفُؤًا میں تین قراءتیں ہیں:۔ ① حمزہ کیلئے وصلاً اسی طرح یعنی زاء اور فاء کے سکون اور ہمزہ سے اور وقفاً هُزْوًا اور كُفْوًا ہے ہمزہ کا واؤ سے ابدال، یہ رسمی وجہ ہے۔ اور قیاسی تخفیف میں هُزًا اور كُفَوا بھی ہے۔ ② حفص کیلئے هُزُوًا كُفُوًا ہے، دونوں حالتوں میں زاء اور فاء کے ضمہ اور واؤ سے۔ ③ باقیین کیلئے هُزُءًا اور كُفُؤًا ہے، زاء اور فاء کے ضمہ اور ہمزہ سے، حمزہ کیلئے زاء اور فاء کا سکون ذکر (فِي السَّوَاكِنِ) سے نکلا ہے۔ اور وَضَمَّ لِبَاقِيهِمْ سے باقیوں کیلئے ضمہ نکلا، اگر ضمہ کی تصریح نہ ہوتی تو باقیوں کیلئے سکون کی ضد سے تحریک یعنی فتحہ نکلتا۔ ہمزہ کا واؤ سے ابدال حمزہ کیلئے صرف وقفاً اور حفص کیلئے حالین میں ذکر سے نکلا۔ اور باقیوں کیلئے حالین میں اثبات ہمزہ اس کی ضد اور تلفظ سے نکلا ہے۔

وَبِالْغَيْبِ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ هُنَا (دَ)نَا ۴۶۲ وَغَيْبُكَ فِي الثَّانِيْ (اِ)لٰى (صَ)فْوِهٖ (دَ)لَا

اور عَمَّا تَعْمَلُوْنَ غیب کیساتھ ہے یہاں (هُزُوًا کے بعد) دَنَا (والے مکی کیلئے)، یہ (لفظ هُزُوًا سے) قریب ہوگیا ہے۔ اور دوسرے (عَمَّا تَعْمَلُوْنَ) میں (جو ع ۱۰ میں ہے) تیرا غیب (کی یاء) سے پڑھنا جو ہے، اِلٰى صَفْوِهٖ دَلَا (والے نافع شعبہ مکی کیلئے) اس (غیب) نے اپنی صفائی کی طرف ڈول ڈالا ہے۔

خَطِيْئَتُهُ التَّوْحِيْدُ عَنْ غَيْرِ نَافِعٍ ۴۶۳ وَلَا تَعْبُدُوْنَ الْغَيْبُ (شَ)ايَعَ (دُ)خَّلَا

خَطِيْئَتُهٗ جو ہے، (اسی تلفظ کیساتھ اسکی) توحید نافع کے سوا (باقی چھ اماموں) سے ہے، اور وَلَا تَعْبُدُوْنَ (ع ۱۰) جو ہے، (اس میں) غیب (کی یاء) نے شَايَعَ دُخَّلَا (والے حمزہ کسائی مکی کیلئے) پیروی کی ہے (اپنے مناسب دوسرے غیب کی)، اس حال میں کہ یہ (غیب اس میں) کثرت سے داخل ہونے والا ہے۔ (یعنی کثیر الاستعمال ہے)۔

مفہوم: یعنی خَطِيْئَتُهٗ نافع کے سوا باقی چھ کیلئے توحید سے ہے اور نافع کیلئے خَطِيْئٰتُهٗ ہے جمع کے صیغہ سے۔ وَلَا تَعْبُدُوْنَ (ع ۱۰) میں حمزہ کسائی مکی کیلئے غیب اور باقی سب کیلئے خطاب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقُلْ حَسَنًا (شُـكْرًا) وَحُسْنًا بِضَمِّهٖ ﴿۴۶۴﴾ وَسَاكِنِهِ الْبَاقُوْنَ وَاحْسِنْ مُّقَوِّلَا

اور تو حَسَنًا پڑھ شُكْرًا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (اللہ تعالیٰ کا) شکر کرنے والا ہو۔ اور باقی (پانچ نے) حُسْنًا (پڑھا ہے)، اس حال میں کہ یہ اپنے (حاء کے) ضمہ اور اپنے (سین) ساکن کے ساتھ ہے۔ اور تو (اخلاق کی خوبی اور قراءۃ کے بیان میں) عمدہ ہو، اس حال میں کہ تو نقل کرنے والا ہو۔

شرح: حمزہ کسائی کی قراءۃ حَسَنًا کا دو حرکتوں سے ہونا تو تلفظ سے نکلا اور دو حرکتوں کا فتحہ ہی سے ہونا باقیین کی قراءۃ حُسْنًا میں حاء کا ضمہ اور سین کا سکون جو بیان سے معلوم ہوا، اس کی ضد سے دونوں کا فتحہ متعین ہوا۔ اور یہ رَشَدًا، رُشْدًا اور حَزَنًا، حُزْنًا کی طرح دو لغت ہیں، اس صورت میں دونوں قراءتیں ہم معنیٰ ہیں۔

وَتَظَّهَرُوْنَ الظَّاءُ خُفِّفَ (ثَـ)ـابِتًا ﴿۴۶۵﴾ وَعَنْهُمْ لَدَى التَّحْرِيْمِ اَيْضًا تَحَلَّلَا

اور تَظَّهَرُوْنَ جو ہے (اس میں) ظاء بلا تشدید پڑھی گئی ہے ثَابِتًا (والے کوفیین کے لئے)، اس حال میں کہ یہ (ظاء اپنی اس تخفیف میں) ثابت ہے۔ اور انہیں (ثاء والوں) سے (سورہ) تحریم (ع ا کے تَظَّهَرَا) میں بھی یہ (تخفیف) حلال (اور درست) ہو گئی ہے۔

شرح: یعنی کوفیین کیلئے یہاں ع ۱۰ میں تَظَهَرُوْنَ اور سورہ تحریم میں وَاِنْ تَظَهَرَا ہے، دونوں میں ظاء کی تخفیف ہے اور باقی چار کیلئے ظاء کی تشدید سے تَظَّهَرُوْنَ اور تَظَّهَرَا ہے جیسا کہ ناظم نے تلفظ کیا ہے۔ یہ دونوں قراءتیں باب تَفَاعُل سے ہیں تخفیف کی صورت میں ایک تاء حذف ہو گئی ہے، اصل تَتَظَاهَرُوْنَ اور تَتَظَاهَرَا تھا تشدید کی صورت میں دوسری تاء ظاء میں مدغم ہوئی ہے۔ تَحَلَّلَا حُلُوْل سے بھی ہو سکتا ہے اور حَلَال سے بھی۔

وَحَمْزَةُ اَسْرٰى فِيْ اُسٰرٰى وَضَمُّهُمْ ﴿۴۶۶﴾ تُفٰدُوْهُمُ وَالْمَدُّ (اِ)ذْ (رَ)اقَ (نُـ)ـهَّلَا

اور حمزہ (نے) اَسْرٰى (پڑھا ہے) اُسٰرٰى (کی جگہ) میں۔ اور ان (ناقلین) کا ضمہ دینا تُفٰدُوْهُمْ (کی تاء) کو اور (فاء کے بعد ان کا) الف مدہ لے آنا جو ہے، (اس ضمہ اور الف مدہ میں سے ہر ایک) اِذْ رَاقَ نُهِّلَا (والے مدنی کسائی عاصم کیلئے) اس لئے عمدہ ہو گیا ہے کہ (ہر ایک) غنیمت دیا گیا ہے۔

شرح: [۱] اَسْرٰى حمزہ کیلئے ہمزہ کے فتحہ اور سین کے سکون سے ہے اور باقیوں کیلئے اُسٰرٰى ہمزہ کے ضمہ سین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے فتحہ اور اسکے بعد الف مدہ سے ہے۔ شعر میں دونوں قراءتیں باب الاستغناء سے نکلی ہیں۔ اور اَسْرٰی اَسِیْرٌ کی جمع ہے جو مَأْسُوْرٌ کے معنٰی میں ہے، کیونکہ جو فَعِیْلٌ مفعول کے معنٰی میں ہو، قیاس کی رو سے اس کی جمع فَعْلٰی ہی کے وزن پر آتی ہے، جیسے صَرِیْعٌ، قَتِیْلٌ کی جمع صَرْعٰی، قَتْلٰی ہے اور اَسِیْرٌ کی جمع اُسَرَآءُ بھی آتی ہے اور اُسٰرٰی بھی، (جیسے قَدِیْمٌ کی جمع قُدَامٰی ہے) یا یہ اَسْرٰی کی جمع ہے، اس صورت میں یہ جمع الجمع ہے اور جمع کے اس وزن میں اصل فتحہ ہے جیسے عَطَاشٰی، لیکن اُسٰرٰی، سُکٰرٰی، کُسَالٰی وغیرہ میں ضمہ اکثر ہے۔ [۲] تُفٰدُوْهُمْ تاء مضموم، فاء مفتوح اور اسکے بعد الف کے اثبات سے مدنی کسائی عاصم کیلئے ہے اور یہ باب مفاعلہ سے ہے، اور باقیین کی قراءۃ تَفْدُوْهُمْ تاء کے فتحہ، فاء کے سکون سے ہے اور یہ فَدٰی یَفْدِیْ فَدْیٌ وفِدْیٌ سے ہے۔ دونوں قراءتوں میں نون کا حذف جواب شرط ہونے کی وجہ سے ہے۔

وَحَیْثُ اَتَاکَ الْقُدْسِ اِسْکَانُ دَالِهٖ ۴۶۷ (د)وَاءٌ وَّلِلْبَاقِیْنَ بِالضَّمِّ اُرْسِلَا

اور (قرآن میں) جس جگہ بھی آئے تیرے پاس اَلْقُدْسِ، ساکن کر دینا (اسی طرح) اس کی دال کا، دَوَاءٌ (والے مکی کیلئے ثقل کی) دوا ہے۔ اور باقیین کیلئے یہ (اَلْقُدُسِ) ضمہ کے ساتھ ہونے کی حالت میں بلا قید کر دیا گیا ہے (یہاں دوسری قراءۃ اسلئے بیان کی کہ دال کے سکون کی ضد سے دوسروں کیلئے فتحہ نکلتا نہ کہ ضمہ، اور اَلْقُدُسِ میں ضمہ حجاز کا اور سکون تمیم کا لغت ہے)۔

وَیُنْزِلَ خَفِّفْهُ وَتُنْزِلُ مِثْلُهٗ ۴۶۸ وَنُنْزِلُ (حَقٌّ) وَّهُوَ فِی الْحِجْرِ ثُقِّلَا

اور (یاء اور اسکے ضمہ والے) یُنْزِلُ کو (اسی طرح نون کے سکون اور اخفاء اور زاء کی) تخفیف سے پڑھ۔ اور اس کے مانند (تاء والے اور نون والے) تُنْزِلُ اور نُنْزِلُ کو بھی (تخفیف سے پڑھ) حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے ہر جگہ یہ تخفیف والی قراءۃ) حق ہے۔ اور یہ (نون والا وَمَا نُنَزِّلُهٗ) حجر (ع ۲ سب کیلئے) تشدید سے پڑھا گیا ہے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ یُنْزِلُ، تُنْزِلُ، نُنْزِلُ جو یاء تاء نون والے ہیں، ہر جگہ مکی بصری کیلئے تخفیف کے ساتھ یعنی باب اِفعال سے ہیں۔ اسلوب بیان بتا رہا ہے کہ یہ اطلاقی حکم ہے جو اس نوع کے تمام کلمات کو شامل ہے۔ تخفیف کی ضد سے ان کلمات میں باقی پانچ کیلئے تشدید یعنی باب تفعیل سے ہے۔ اور حجر والا وَمَا نُنَزِّلُهٗ سب کیلئے تشدید کے ساتھ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَخُفِّفَ لِلْبَصْرِي بِسُبْحٰنَ وَالَّذِي ٤٦٩ فِي الْاَنْعَامِ لِلْمَكِّي عَلٰى اَنْ يُّنَزِّلَا

اور تخفیف سے پڑھا گیا ہے بصری ہی کے لئے (لفظ وَنُنَزِّلُ اور حَتّٰى تُنَزِّلَ جو) سُبْحٰنَ (اَلَّذِيْ اَسْرٰى ع ۹ وع ۱۰) میں (آیا ہے) اور وہ (لفظ) جو انعام (ع ۴) میں ہے، (یعنی) عَلٰى اَنْ يُّنَزِّلَ (اٰيَةً) مکی ہی کے لئے (تخفیف سے پڑھا جاتا ہے، اور عَلٰى اَنْ کی قید سے مَالَمْ يُنَزِّلْ نکل گیا، کیونکہ اس میں قاعدہ کے موافق مکی بصری دونوں کیلئے تخفیف ہے، اور غیر مذکورین کیلئے ان تینوں کلمات میں تشدید ہے)۔

وَمُنَزِّلُهَا التَّخْفِيْفُ (حَقُّ) (شِفَاؤُهُ ٤٧٠ وَخُفِّفَ عَنْهُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مُسْجَلَا

اور مُنَزِّلُهَا (مائدہ ع ۱۵ کی) تخفیف جو ہے، حَقُّ شِفَآؤُهُ (والے مکی بصری حمزہ کسائی کیلئے) اس (تخفیف) کا شافی ہونا حق ہے، (باقی تین کیلئے اس میں تشدید ہے)۔ اور تخفیف سے پڑھا گیا ہے انہیں (چاروں) سے يُنَزِّلُ الْغَيْثَ (بھی)، اس حال میں کہ یہ (يُنَزِّلُ الْغَيْثَ) بلا قید کیا ہوا ہے (یعنی اس میں عموم ہے جو لقمان ع ۴ وشوریٰ ع ۳ دونوں کو شامل ہے، باقی تین کیلئے اس میں بھی تشدید ہے)۔

شعوم: يُنَزِّلُ، تُنَزِّلُ، نُنَزِّلُ تینوں میں ہر جگہ جبکہ یہ مضارع کے صیغہ ہوں اور ان کے شروع میں یاء، تاء، نون پر اجماعاً ضمہ ہو، اور اسی طرح مُنَزِّلُهَا مائدہ ع ۱۵ میں قراء کے چار فریق ہیں۔ [۱] مکی کیلئے ہر جگہ يُنَزِّلُ تُنَزِّلُ، نُنَزِّلُ اور يُنَزِّلُ، اور مُنَزِّلُهَا میں تخفیف ہے، لیکن وَمَا نُنَزِّلُهٗ حجر ع ۲ اور وَنُنَزِّلُ اور حَتّٰى تُنَزِّلَ اسراء ع ۹ وع ۱۰ ان تینوں میں اسی طرح نون کا فتحہ اور زاء پر تشدید ہے۔ ان تینوں کا استثناء اس طرح ہے کہ وَمَا نُنَزِّلُهٗ (حجر) کو وَهُوَ فِي الْحِجْرِ ثُقِّلَا نے مستثنیٰ کیا، اس استثناء سے یہی کلمہ مراد ہے۔ اور مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ کا اختلاف سورہ حجر میں بیان ہوگا اور اسراء والے دونوں میں تخفیف صرف بصری کیلئے بیان ہوئی ہے۔ [۲] بصری کیلئے بھی پورے باب میں مکی کی طرح تخفیف ہے، لیکن عَلٰى اَنْ يُّنَزِّلَ (انعام ع ۴) اور (حجر ع ۲) میں مکی کی طرح ان کیلئے بھی تشدید ہے۔ انعام والے کی تشدید ضد سے اور حجر والے میں سب ہی کیلئے تشدید ہے۔ [۳] حمزہ کسائی کیلئے مُنَزِّلُهَا (مائدہ ع ۱۵) اور يُنَزِّلُ الْغَيْثَ میں دونوں جگہ ان تین کلمات میں تخفیف اور باقی پورے باب میں تشدید ہے۔ [۴] باقی نافع شامی عاصم کیلئے پورے باب میں فتحہ اور تشدید ہے۔

فائدہ: یاء، تاء، نون کی قید سے واحد متکلم کا صیغہ سَاُنْزِلُ (انعام ع ۱۱) نکل گیا، اور یاء، تاء، نون کے اجماعی ضمہ کی قید سے مجرد کے تمام صیغہ نکل گئے کیونکہ ضمہ سے باب اِفعال اور باب تفعیل کے صیغوں کی طرف اشارہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجِبْرِيْلَ فَتْحُ الْجِيْمِ وَالرَّا وَبَعْدَهَا ۴۷۱ وَعٰى هَمْزَةٌ مَّكْسُوْرَةٌ (صُحْبَةٌ) وِّلَا

اور (لفظ) جِبْرِيْلَ جو ہے، بِحَيْثُ اَتٰى: جس جگہ بھی آئے، (اس میں) جیم اور رار کا فتحہ ہے۔ اور اس (رار) کے بعد حفاظت کی ہے کسرہ والے ہمزہ کی (بھی) صُحْبَةٌ (والے ابوبکر حمزہ کسائی) نے (نقل کی) پیروی کرنے کی غرض سے۔

بِحَيْثُ اَتٰى وَالْيَاءَ يَحْذِفُ شُعْبَةٌ ۴۷۲ وَمَكِّيُّهُمْ فِي الْجِيْمِ بِالْفَتْحِ وُكِّلَا

وَالْيَآءَ يَحْذِفُ: اور (ہمزہ کے بعد والی) یار کو حذف کرتے ہیں شعبہ اور ان (قرار) میں کے مکی جو ہیں (ان کیلئے بھی) یہ (لفظ) جیم میں فتحہ (ہی) کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے۔

مفہوم: جِبْرِيْلَ تین جگہ آیا ہے، دو اسی جگہ اور تیسرا سورہ تحریم میں، اس میں چار قراءتیں ہیں:۔ [۱] حمزہ کسائی کیلئے جَبْرَئِيْلَ جیم اور رار کے فتحہ، اور رار کے بعد ہمزہ مکسورہ پھر یار مدہ سے۔ پہلی تین قیدیں بیان سے اور چوتھی قید وَالْيَآءَ يَحْذِفُ کی ضد سے نکلی ہے۔ [۲] ابوبکر کیلئے جَبْرَئِلَ حمزہ کسائی کی طرح لیکن اس میں ہمزہ کے بعد یار مدہ نہیں ہے اور ان کیلئے چاروں قیدیں بیان سے نکلی ہیں۔ [۳] مکی کیلئے جَبْرِيْلَ جیم کے فتحہ رار کے کسرہ پھر یار مدہ سے ہمزہ کے بغیر۔ پہلی قید بیان سے اور باقی تین ضد سے نکلی ہیں۔ [۴] نافع بصری شامی حفص کیلئے جِبْرِيْلَ مکی کی طرح، لیکن ان کیلئے جیم کا کسرہ ہے اور اس کی چاروں قیدیں ضد سے نکلی ہیں کیونکہ فتحہ کی ضد کسرہ اور ہمزہ کی ضد اسکا حذف ہے۔ اور یار مدہ کا حذف صرف شعبہ کیلئے ہے، اس لئے اس کی ضد سے سب کیلئے یار مدہ کا اثبات ہے اور یہ سب لغات ہیں۔

وَدَعْ يَاءَ مِيْكَٰئِيْلَ وَالْهَمْزَ قَبْلَهُ ۴۷۳ (عَ)لٰى (حُ)جَّةٍ وَّالْيَاءُ يُحْذَفُ (اَ)جْمَلَا

اور تو ترک کر دے وَمِيْكَٰئِيْلَ کی (دوسری) یار کو اور اس ہمزہ کو (بھی حذف کر دے) جو اس (یار) سے پہلے ہے، عَلٰى حُجَّةٍ (والے حفص وبصری کیلئے)، اس حال میں کہ تو (ان دونوں کے ترک میں) حجت پر ہے۔ اور (اس میں سے وہ دوسری) یار (ہی) حذف کی جاتی ہے اَجْمَلَا (والے نافع کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (حذف) نہایت عمدہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: [۱] حفص بصری کیلئے مِيكَـٰلَ کاف کے بعد الف سے، ہمزہ اور یاء مدہ دونوں کے بغیر۔ اور یہ دونوں قیدیں بیان سے نکلی ہیں۔ [۲] نافع کیلئے وَمِيكَـٰٓئِلَ کاف کے بعد الف پھر ہمزہ مکسورہ یاء مدہ کے بغیر۔ ان کیلئے اثبات ہمزہ ترک کی ضد سے اور یاء مدہ کا حذف بیان سے نکلا ہے۔ [۳] مکی شامی شعبہ حمزہ کسائی کیلئے وَمِيكَـٰٓئِيلَ کاف کے بعد الف پھر ہمزہ مکسورہ پھر یاء مدہ سے، یہ دونوں قیدیں ترک کی ضد سے نکلی ہیں اور یہ بھی لغات ہیں۔

وَلٰكِنْ خَفِيفٌ وَّالشَّيٰطِينَ رَفْعُهٗ ‎٤٧٤‏ كَمَا (شَـ)ـرَطُوْا وَالْعَكْسُ (نَـ)ـحْوٌ (سَمَا) الْعُلَا

اور لٰكِنْ (کا نون) بلا تشدید (اور ساکن) ہے۔ اور اَلشَّيٰطِينَ جو ہے، اس (اسم) کا (یا اس کے نون کا) رفع كَمَا شَرَطُوْا (والے شامی حمزہ کسائی کیلئے) اس (وجہ) کی طرح ہے، جس کو ان (نحاۃ یا قراء) نے شرط کیا ہے۔ اور (اس مذکور وجہ کا) عکس (یعنی اس کی ضد مراد لٰكِنَّ کی تشدید اور اَلشَّيٰطِينَ کا نصب) نَحْوٌ سَمَا (والے عاصم مدنی مکی بصری کیلئے) ایسا طریق ہے جو بلندی پر بھی بلند ہو گیا ہے۔

شرح: [۱] شامی حمزہ کسائی کے وَلٰكِنِ الشَّيٰطِينُ ہے یعنی لٰكِنْ مخفف اور اَلشَّيٰطِينُ مرفوع ہے۔ کیونکہ لٰكِنْ مخفف ہو جانے کی صورت میں بعد کے اسم میں عمل نہیں کیا کرتا بلکہ وہ اسم ابتداء کی بناء پر مرفوع ہوا کرتا ہے، اس صورت میں لٰكِنْ کے نون کا کسرہ اجتماعِ ساکنین کی بناء پر ہے۔ [۲] باقیین کے لئے لٰكِنَّ کا نون مشدد اور مفتوح ہے اور اَلشَّيٰطِينَ منصوب۔

وَنَنْسَخْ بِهٖ ضَمٌّ وَّكَسْرٌ (كَـ)ـفٰى وَنُنْـ ‎٤٧٥‏ ـسِهَا مِثْلُهٗ مِنْ غَيْرِ هَمْزٍ (ذَ)كَتْ (اِ)لَا

اور (باقی چھ کا مَا) نَنْسَخْ جو ہے، اس میں (نون کا) ضمہ اور (سین کا) کسرہ ہے كَفٰى (والے شامی کیلئے)، یہ (ضمہ اور کسرہ کی قید ان کی قراءۃ ظاہر کرنے کیلئے) کافی ہو گئی ہے۔ اور (اَوْ) نُنْسِهَا (بھی) اسی (نُنْسِخْ) کی طرح ہے (نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے)، اس حال میں کہ یہ ہمزہ کے (بھی) بغیر ہے، ذَكَتْ اِلَا (والے شامی کوفیین نافع کیلئے) مشہور ہو گئی ہے (یہ قراءات) نعمت کے اعتبار سے۔ (اِلَآءَ مد کے ساتھ ہے، وقفاً قصر ہوا اور اسکے ہمزہ پر روایۃً کسرہ ہے اور لغت کی رو سے فتحہ بھی درست ہے، اور یہ اٰلَآءِ کا واحد ہے جیسے سورہ رحمٰن وغیرہ میں ہے)۔

شرح: [۱] مَا نَنْسَخْ شامی کے سوا باقی چھ کی قراءۃ ہے۔ اور یہ نَسْخٌ سے ہے (کسی چیز کا زائل کر دینا اور ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دینا) اس قراءۃ پر مَا شرطیہ نَنْسَخْ کا مفعول ہے (یعنی ہم جس آیت کو بھی منسوخ کرتے ہیں)۔ اور شامی کی قراءۃ پر اِنْسَاخٌ سے ہے (بمعنیٰ ختم کرا دینا)۔ نَسْخ ایک مفعول کی اور اِنْسَاخ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہے تقدیرِ عبارت مَا نُنْسِخْكَ مِنْ اٰیَۃٍ ہے، پس کاف پہلا اور مَا شرطیہ دوسرا مفعول ہے۔

[۲] اَوْ نُنْسِهَا شامی تینوں کوفیین اور نافع پانچوں کی قراءۃ ہے۔ نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ کیساتھ اِنْسَاءٌ (بھلا دینا) سے ہے۔ اسکا مجرد نَسِیَ یَنْسٰی نَسْیًا وَنِسْیَانًا (بھولنا) ہے۔ اور مکی بصری کیلئے اَوْ نَنْسَئْهَا ہے، نَسَاَ (ف) نَسْاً وَنَسَاۃً (مؤخر کرنا) سے ہے۔ اَوْ نُنْسِهَا کے یہ معنیٰ ہیں: یا ہم آپ کو اس آیت کے ترک کا حکم دیدیں یا اسکے یاد نہ رہنے کی صورت پیدا کر دیں۔ اور اَوْ نَنْسَئْهَا کے معنیٰ یہ ہیں: یا ہم اسکو مؤخر کر دیں۔

عَلِیْمٌ وَّقَالُوا الْوَاوُ الْاُوْلٰی سُقُوْطُهَا ۴۷۶ وَکُنْ فَیَکُوْنُ النَّصْبُ فِی الرَّفْعِ (کُـ)فِلَا

عَلِیْمٌ وَّقَالُوْا (ع ۱۴ یعنی اسکا) پہلا واؤ جو ہے اسکا حذف ہے (شامی کیلئے)۔ اور کُنْ فَیَکُوْنُ جو ہے (اس کے) رفع (کی جگہ) میں نصب ہے، کُفِلَا (والے شامی کیلئے) یہ (نصب) کفالت کیا گیا ہے۔

شرح: [۱] وَقَالُوْا کے ساتھ عَلِیْمٌ احتراز کیلئے ہے، اس سے بَصِیْرٌ وَّقَالُوْا ع ۱۳ نکل گیا۔ مطلب یہ ہے کہ عَلِیْمٌ وَّقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ کا پہلا واؤ شامی کیلئے محذوف ہے۔ اور شامی مصحف میں بھی پہلا واؤ رسم سے محذوف ہے اور باقی چھ کیلئے عَلِیْمٌ وَّقَالُوْا واؤ کے اثبات سے ہے۔ [۲] اور شامی ہی کیلئے کُنْ فَیَکُوْنُ کے رفع کی جگہ نصب ہے اور فِی الرَّفْعِ سے دوسروں کیلئے نون کا رفع نکلا، پس واؤ کا حذف اور نون کا نصب دونوں شامی کیلئے ہیں۔

وَفِیْ اٰلِ عِمْرٰنٍ فِی الْاُوْلٰی وَمَرْیَمٍ ۴۷۷ وَفِی الطَّوْلِ عَنْهُ وَهْوَ بِاللَّفْظِ اُعْمِلَا

اور آل عمران میں (یعنی اس کے) پہلے (کُنْ فَیَکُوْنُ ع ۵) میں اور مریم (ع ۲) میں اور طَوْل (مؤمن ع ۷) میں (ان تین موقعوں میں بھی فَیَکُوْنُ میں رفع کے بجائے نصب) ان (شامی ہی) سے ہے، اور یہ (نصب ان چاروں موقعوں میں امر کے) لفظ کے سبب سے استعمال کیا گیا ہے۔

وَفِی النَّحْلِ مَعْ یٰسٓیْنَ بِالْعَطْفِ نَصْبُهُ ۴۷۸ (کَـ)فٰی (رَ)اوِیًا وَّانْقَادَ مَعْنَاهُ یَعْمَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نحل (ع ۵) میں لیٓس (ع ۵ والے) سمیت اس (فَيَكُوْنُ) کا نصب (اَنْ يَّقُوْلَ اور اَنْ نَّقُوْلَ پر) معطوف ہونے کی وجہ سے ہے، كَفٰى رَاوِيًا (والے شامی کسائی کے لئے) یہ (نصب) کافی ہوگیا ہے راوی کو، اور تابع (آسان) ہو گئے ہیں اسکے معنیٰ، اس حال میں کہ یہ (معنیٰ قوت اور فرماں برداری میں) قوی اونٹنیوں سے تشبیہ دیئے گئے ہیں۔

شعوم: لفظ كُنْ کے ساتھ فَيَكُوْنُ آٹھ جگہ آیا ہے، لیکن اختلاف چھ موقعوں میں ہے اور وہ یہ ہیں:۔ ① بقرہ ع ۱۴ ② ال عمران کے پہلے موقع ع ۵ میں ③ مریم ع ۲ ④ نحل ع ۵ ⑤ لیٓس ع ۵ میں۔ پس [۱] شامی کے لئے چھیوں جگہ كُنْ فَيَكُوْنَ ہے نون کے نصب سے۔ [۲] کسائی کیلئے نمبر ۱ تا ۴ میں رفع اور نمبر ۵ و ۶ میں نصب ہے۔ [۳] مدنی مکی بصری عاصم حمزہ کیلئے چھیوں میں نون کا رفع كُنْ فَيَكُوْنُ ہے، جو فِي الرَّفْعِ سے سمجھا گیا ہے ورنہ نصب کی ضد تو جر ہے اور باقی ⑦ ال عمران ع ۶ ⑧ انعام ع ۹ والے میں سب کیلئے رفع ہے۔

اور [الف] كُنْ کی قید سے فَيَكُوْنُ طَيْرًا ال عمران ع ۵ فَتَكُوْنُ طَيْرًا مائدہ ع ۱۵ دونوں نکل گئے۔

ان میں سے پہلے چار موقعوں میں فَيَكُوْنُ کا نصب جواب امر کی وجہ سے ہے۔ كُنْ حقیقی تو نہیں لفظاً امر ہے جس طرح حقیقی امر کے جواب میں فاء والا مضارع اَنْ مقدر کے سبب منصوب ہوتا ہے، اسی طرح اس كُنْ کے جواب والے مضارع کو بھی نصب دیدیا، اسکے نظائر اور بھی ہیں۔ [ب] نحل ولیٓس کے فَيَكُوْنُ کے نصب کی ایک وجہ تو وہی ہے جو پہلے چار موقعوں میں ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ فَيَكُوْنُ نحل میں اَنْ نَّقُوْلَ پر اور لیٓس میں اَنْ يَّقُوْلَ پر معطوف ہے۔

وَتُسْئَلُ ضَمُّ التَّاءِ وَاللَّامَ حَرَّكُوْا ۴۷۹ بِرَفْعٍ (خُـ)لُوْدًا وَّهُوَ مِنْ بَعْدِ نَفْيِ لَا

اور (وَلَا) تُسْئَلُ جو ہے (اسکی) تاء کو ضمہ دیا ہے، اور (اسکے) لام کو رفع کے ساتھ (ایسی) حرکت دی ہے جو خُلُوْدًا (والے نافع کے سوا باقی چھ کیلئے) ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اور (اس قراءۃ میں) یہ (تُسْئَلُ) لَا نافیہ کے بعد ہے۔

شعوم: غیر نافع کیلئے وَلَا تُسْئَلُ: لَا نافیہ، تاء کے ضمہ، لام کے رفع سے فعل منفی مجہول ہے جو لفظی عوامل سے خالی ہونے کے سبب معنوی عامل یعنی ابتداء کی بناء پر مرفوع ہے، اور معنیٰ یہ ہوں گے: دوزخیوں کی بابت آپ سے سوال نہیں ہوگا کہ یہ دوزخ میں کیوں داخل ہوئے۔ اور نافع کیلئے وَلَا تَسْئَلْ: لَا نہی، تاء کے فتحہ اور لام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے جزم سے فعل نہی معروف ہے یعنی آپ اہلِ دوزخ کی بابت کچھ بھی نہ پوچھئے بلکہ ان کو حقیر جانئے۔

وَفِیْھَا وَفِیْ نَصِّ النِّسَاءِ ثَلاَثَۃٌ ۴۸۰ اَوَاخِرُ اِبْرٰھٰمَ (لَا)حَ وَجَمَّلَا

اوراس (سورہ بقرہ) میں (پندرہ کی پندرہ جگہ) اور (سورہ) نساء کی مصرح (آیات) میں (بھی) آخری تین (موقعوں) میں (اِبْرٰھِمَ کے بجائے) اِبْرٰھٰمَ، لَاحَ (والے ہشام کیلئے) ظاہر ہوا ہے اور اس (لفظ) نے (کلام کو) خوبصورت بنا دیا ہے۔ (اَوَاخِرُ کی قید سے اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ ع ۸ نکل گیا جو پہلا ہے، اس میں سب کیلئے یاء ہے اور آخری تین سے ع ۱۸ والے دونوں اور ع ۲۳ والا ایک مراد ہیں)۔

وَمَعْ اٰخِرِ الْاَنْعَامِ حَرْفَا بَرَاءَۃٍ ۴۸۱ اَخِیْرًا وَّتَحْتَ الرَّعْدِ حَرْفٌ تَنَزَّلَا

انعام (ع ۲۰) کے آخری (کلمہ اِبْرٰھٰمَ) کیساتھ بَرَآءَۃٌ کے (وہ) دو کلمہ جو (اسکے) آخر میں (یعنی ع ۱۴ میں) ہیں اور رعد کے نیچے (سورہ ابراہیم ع ٦ کا) ایک کلمہ نازل ہوا ہے، (پس اٰخِرِ کی قید سے انعام ع ۹ و ع ۱۰ کے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ اور اِبْرٰھِیْمَ عَلٰی قَوْمِہٖ دونوں نکل گئے۔ اور اَخِیْرًا کی قید سے وَقَوْمِ اِبْرٰھِیْمَ توبہ ع ۹ نکل گیا)۔

وَفِیْ مَرْیَمٍ وَّالنَّحْلِ خَمْسَۃُ اَحْرُفٍ ۴۸۲ وَاٰخِرُ مَا فِی الْعَنْکَبُوْتِ مُنَزَّلَا

اور مریم (ع ۳ و ع ۴) اور نحل (ع ١٦) میں پانچ الفاظ ہیں (یعنی مریم میں تین اور نحل میں دو ہیں) اور ان (دو کلمات) میں کا آخری (بھی ہے) جو عنکبوت (ع ۴) میں ہے، اس حال میں کہ وہ (عنکبوت کا آخری لفظ بھی قرآن میں) نازل کیا ہوا ہے، (پس اٰخِرُ کی قید سے وَاِبْرٰھِیْمَ عنکبوت ع ۲ نکل گیا)۔

وَفِی النَّجْمِ وَالشُّوْرٰی وَفِی الذّٰرِیٰتِ وَالْ ۴۸۳ حَدِیْدِ وَیَرْوِیْ فِیْ امْتِحَانِہِ الْاَوَّلَا

اور نجم (ع ۳) اور شوریٰ (ع ۲) میں اور ذٰریٰت (ع ۲) اور حدید (ع ۴) میں (بھی ایک ایک کلمہ) ہے۔ اور روایت کرتے ہیں یہ (ہشام) اس (قرآن کی سورہ) امتحان (ممتحنہ) میں (بھی) پہلے (اِبْرٰھٰمَ) کو۔ (اس سے فِیْٓ اِبْرٰھٰمَ مراد ہے۔ اور اَلْاَوَّلَا کی قید سے قَوْلَ اِبْرٰھِیْمَ نکل گیا جو دوسرا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَوَجْهَانِ فِيهِ لِابْنِ ذَكْوَانَ هٰهُنَا ٤٨٤ وَوَاتَّخِذُوا بِالْفَتْحِ (عَمَّ) وَاَوْغَلَا

اور دو وجوہ ہیں اس (اِبْرٰہٖمَ) میں ابن ذکوان کیلئے یہاں (یعنی بقرہ میں سب جگہ جو ع ۱۵ میں پانچ اور ع ۱۶ میں چھ اور ع ۳۵ میں چار ہیں، یہ کل ۱۵ جگہ ہوئیں)۔ اور وَاتَّخِذُوْا جو ہے، یہ (خار کے) فتحہ کے ساتھ عَمَّ (مدنی شامی کیلئے) عام ہوگیا ہے، اور (عموم میں) دور پہنچ گیا ہے۔

شرح: [١] اِبْرٰهِيْمَ قرآن میں انہتر[٦٩] جگہ آیا ہے۔ ان میں وہ تینتیس[٣٣] مواقع بھی ہیں، جن کی تفصیل اشعار کے ترجمہ میں آچکی ہے، پس [١] ہشام کیلئے ان مواقع میں اِبْرٰهٰمَ اور باقی مقامات میں اِبْرٰهِمَ ہے یار سے۔ [٢] ابن ذکوان کیلئے صرف بقرہ کے پندرہ موقعوں میں تو ہشام کی طرح اِبْرٰهٰمَ بھی ہے اور باقیوں کی طرح اِبْرٰهِمَ بھی، اور باقی سب موقعوں میں ان تینتیس[٣٣] میں سے ہوں یا ان کے علاوہ میں سے، اِبْرٰهِمَ ہے۔ [٣] باقی چھ کے لئے تمام قرآن میں اِبْرٰهِمَ ہے یار سے۔ [٢] وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ (ع ۱۵) میں مدنی شامی کیلئے خار کا فتحہ اور باقین کیلئے کسرہ ہے۔ فتحہ کی صورت میں اس کی ضمیر عام لوگوں کیلئے ہے، پس یہ فعل پہلی امتوں کو صراحۃً اور ہمیں تبعاً شامل ہے کیونکہ جب تک کوئی ناسخ نہ آئے، اس وقت تک پہلی امتوں کی شریعت ہمارے لئے بھی شریعت ہے اور کسرہ والی قراءۃ مامورین ہی کیساتھ خاص ہے، اور وہ امت محمدیہ ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ تقدیر وَقُلْنَا لَهُمُ اتَّخِذُوْا ہو، اس صورت میں عموم دونوں قراءتوں میں پایا جائیگا۔

وَاَرْنَا وَاَرْنِيْ سَاكِنَا الْكَسْرِ (دُ)مْ (يَـ)ـدًا ٤٨٥ وَفِيْ فُصِّلَتْ (يُـ)ـرْوِيْ (صَـ)ـفَا (دَ)رِّهِ (كُـ)ـلَا

اور اَرْنَا اور اَرْنِيْ دونوں (رار کے) کسرہ کے (بجائے) سکون والے ہیں دُمْ يَدًا (والے مکی سوسی کے لئے)۔ تو قوت (یا نعمت) کی رو سے ہمیشہ رہ۔ اور (سورہ) فصلت (ع ۴ کے اَرْنَا الَّذَيْنِ) میں (بھی رار کے کسرہ کے بجائے سکون ہے) يُرْوِيْ صَفَا دَرِّهٖ كُلَا (والے سوسی شعبہ مکی شامی کیلئے)، سیراب کر دیتی ہے اس (سکون) کی خوبی کی صفائی گر دوں کو۔

وَاَخْفَاهُمَا (طَـ)ـلْقٌ وَّخِفُّ ابْنِ عَامِرٍ ٤٨٦ فَاُمَتِّعُهٗ اَوْصٰى بِوَصّٰى (كَـ)ـمَا (اَ)عْتَلَا

اور اختلاس سے پڑھا ہے ان دونوں (کی رار کے کسرہ) کو طَلْقٌ (والے دوری کیلئے، آزاد اور) جوانمرد (قاری) نے۔ اور تخفیف سے پڑھنا ابن عامر کا فَاُمْتِعُهٗ کو (یعنی میم کے سکون اور تار کی تخفیف سے ثابت ہے)۔ وَوَصّٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ع ۱٦) میں وَاَوْصٰی ہے کَمَا اعْتَلَا (والے شامی مدنی کیلئے، یہ وَاَوْصٰی نقلاً اسی طرح ثابت ہوگیا ہے) جس طرح یہ (توجیہ کی رو سے) بلند ہوگیا ہے۔

شرح: [۱] اَرِنَا تین جگہ آیا ہے:۔ بقرہ ع ۱۵، نسآء ع ۲۲، فصلت ع ۴ میں اور اَرِنِیْ دو جگہ ہے:۔ بقرہ ع ۳۵، اعراف ع ۱۷ میں، پس ① مکی سوسی کیلئے ہر جگہ دونوں میں راء کا سکون اَرْنَا، اَرْنِیْ۔ ② شامی شعبہ کیلئے فصلت والے میں راء کا سکون اور باقی موقعوں میں کامل کسرہ۔ ③ دوری کیلئے ہر جگہ راء کے کسرہ کا اختلاس یعنی راء کے کسرہ کا دوتہائی حصہ ادا کرنا۔ ④ باقی چار کیلئے ہر جگہ کامل کسرہ۔ سکون اور اختلاس میں تخفیف ہے، نیز اختلاس میں اصل کی بھی رعایت ہے۔ [۲] شامی کیلئے فَاُمْتِعُهٗ اِمْتَاعًا سے یعنی تخفیف سے ہے اور یہ تخفیف قَلِیْلًا کے مناسب ہے اور باقی چھ کیلئے فَاُمَتِّعُهٗ تشدید سے ہے۔ اور تخفیف والی قراءۃ یعنی میم کا سکون باب الاستفعار سے ہے، اور یہ سکون تلفظ سے نکلا ہے کیونکہ سکون ہی سے شعر کا وزن درست رہتا ہے۔ اور تشدید والی اس کی ضد سے نکلی ہے۔ [۳] شامی مدنی کیلئے وَوَصّٰی کی جگہ وَاَوْصٰی ہے۔ جو اِیْصَاءٌ (کسی کام کا عہد لینا، حکم دینا) سے ہے، یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ بھی اسی سے ہے، اور وَوَصّٰی: تَوْصِیَۃٌ سے ہے، باب تفعیل کا مصدر اس وزن پر بھی آتا ہے اور وَصّٰکُمُ اللّٰہُ انعام ع ۱۷ بھی اسی سے ہے۔

وَفِیْ اَمْ یَقُوْلُوْنَ الْخِطَابُ (کَمَا (عَلَا ۴۸۷ (شَفٰی وَرَءُوْفٌ قَصْرُ (صُحْبَتِہٖ (حَلَا

اور اَمْ یَقُوْلُوْنَ (اِنَّ اِبْرٰھٖمَ بقرہ ع ۱٦) میں خطاب (کی تاء) ہے کَمَا عَلَا شَفٰی (والے شامی حفص حمزہ کسائی کیلئے)، جس طرح یہ (خطاب) بلند ہوگیا ہے اس (خطاب) نے (اسی طرح) شفا دی ہے۔ (اسکی ضد سے باقیین کیلئے غیب ہے)۔ اور رَءُوْفٌ جو ہے صُحْبَتِہٖ حَلَا (والے شعبہ حمزہ کسائی بصری کیلئے) اس (لفظ) کی جماعت کا قصر (یعنی واؤ مدہ کے حذف کیساتھ) شیریں ہوگیا ہے۔ (باقیین کیلئے قصر کی ضد مد یعنی واؤ مدہ کے اثبات سے ہے۔ رَؤُفٌ صفت مشبّہ ثبوت ودوام کیلئے ہے اور رَءُوْفٌ اسم فاعل تکثیر کیلئے۔

فائدہ: ناظم کی اصطلاح کی رو سے فرش میں قضیہ مہملہ جزئیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس کلمہ کیساتھ کوئی عموم کا لفظ کُلٌّ وغیرہ نہ ہو، وہ اسی موقع کے ساتھ خاص ہوتا ہے، اس لئے یہاں یہ وہم ہوتا ہے کہ رَءُوْفٌ میں حذف واثبات صرف اسی جگہ ع ۱۷ میں ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس میں یہ اختلاف ہر جگہ ہے، ہاں جن حضرات کی اصطلاح یہ ہے کہ وہ اطلاق سے عموم مراد لیتے ہیں، جیسے علامہ جزری اور حزاز وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے کلام میں اسکا قائل ہونا درست ہے۔ اور اطلاق سے عموم مراد لینے کا مطلب یہ ہے کہ جس کلمہ کیساتھ کوئی قید نہ ہو، اس حکم میں عموم ہوتا ہے اور علامہ جزری وغیرہ کا اسلوبِ بیان ایسا ہی ہے۔

وَخَاطَبَ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (كَـ)مَا (شَـ)فٰى ٤٨٨ وَلَامُ مُوَلِّيهَا عَلَى الْفَتْحِ (كُـ)مِّلَا

اور خطاب سے پڑھا ہے عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (وَلَئِنْ اَتَيْتَ ع ١٧) کو كَمَا شَفٰى (والے شامی حمزہ کسائی نے) جس طرح اس (لفظ) نے شفا دی ہے (باقیین کیلئے غیب ہے)۔ اور مُوَلِّيهَا (ع ١٨) کا لام فتحہ پر ہے كُمِّلَا (والے شامی کیلئے) یہ (فتحہ ان کیلئے) کامل کر دیا گیا ہے۔

شفوم: [١] اس عَمَّا يَعْمَلُوْنَ کی تعیین اس سے ہوتی ہے کہ اس کو رَءُوْفٌ کے بعد لائے ہیں، اسی لئے ترجمہ میں وَلَئِنْ اَتَيْتَ کی قید لگا دی ہے، اس سے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ (ع ١٦) نکل گیا۔ [٢] شامی کیلئے مُوَلّٰهَا لام کے فتحہ اور الف کیساتھ ہے۔ اس کلمہ کا صحیح تلفظ یا تو الف سے ہے یا یاء سے۔ اور فتحہ کے مناسب الف اور کسرہ کے مناسب یاء ہے، نیز یاء اس سے بھی نکل آئی کہ کسرہ کے بعد الف آ ہی نہیں سکتا۔

وَفِي تَعْمَلُوْنَ الْغَيْبُ (حَـ)لَّ وَسَاكِنٌ ٤٨٩ بِحَرْفَيْهِ يَطَّوَّعْ وَفِي الطَّاءِ ثُقِّلَا

اور (عَمَّا) تَعْمَلُوْنَ (ع ١٨) میں غیب حَلَّ (والے بصری کیلئے) حلال ہو گیا ہے۔ (باقی چھ کیلئے خطاب ہے)۔ اور ساکن ہے يَطَّوَّعْ (ع ١٩ و ع ٢٣ کا عین) اپنے دونوں موقعوں میں اور (اس کی) طاء میں (بھی دونوں جگہ) تشدید واقع کی گئی ہے۔

وَفِي التَّاءِ يَاءٌ (شَـ)اعَ وَالرِّيحَ وَحَّدَا ٤٩٠ وَفِي الْكَهْفِ مَعْهَا وَالشَّرِيعَةِ وَصَّلَا

اور (اس کی) تاء (کی جگہ) میں (ایسی) یاء ہے شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے) جو شائع ہو گئی ہے، (پس ان کیلئے دونوں موقعوں میں يَطَّوَّعْ ہے، عین کے سکون طاء کی تشدید اور تاء کے بجائے یاء سے)۔ اور اَلرِّيحَ کو واحد (کے صیغہ) سے پڑھا ہے، انہیں دونوں (حمزہ کسائی) نے، (جو یاء کے سکون اور اسکے بعد والے الف کے حذف سے ہے)۔ اور کہف میں اس (بقرہ ع ٢٠ والے) سمیت اور شریعہ (جاثیہ ع ١ کے اَلرِّيحَ) میں (نقل کے ذریعہ ہم تک) پہنچایا ہے، ان دونوں نے (اس توحید کو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِي النَّمْلِ وَالْأَعْرَافِ وَالرُّومِ ثَانِيًا ۴۹۱ وَفَاطِرَ (دُ)مْ (شُ)كْرًا وَّفِي الْحِجْرِ (فُ)صِّلَا

اور (یہ توحید) نمل (ع ۵) اور اعراف (ع ۷) اور روم (ع ۵ میں) اس حال میں کہ یہ (روم کا) دوسرا (اَلرِّيحَ) ہے اور فاطر (ع ۲ کے اَلرِّيحَ) میں دُمْ شُكْرًا (والے مکی حمزہ کسائی کیلئے ہے)۔ تو ہمیشگی کر (طاعت پر) شکر کرنے کی غرض سے۔ اور حجر (ع ۲ کے اَلرِّيحَ) میں فُصِّلَا (والے صرف حمزہ کیلئے) یہ (توحید) مفصل بیان کی گئی ہے۔

وَفِي سُورَةِ الشُّورٰى وَمِنْ تَحْتِ رَعْدِهِ ۴۹۲ (خُ)صُوصٌ وَّفِي الْفُرْقَانِ (زَ)اكِيهِ (هَ)لَّلَا

اور (یہ توحید) سورہ شوریٰ (ع ۴) میں اور اس (قرآن) کی (سورہ) رعد کے نیچے (سورہ ابراہیم ع ۳ کے اَلرِّيحَ میں بھی) خُصُوصٌ (والے غیر نافع کیلئے) خصوصیت والی ہے۔ اور فرقان (ع ۵ کے اَلرِّيحَ) میں زَاكِيهِ هَلَّلَا (والے قنبل وبزی یعنی پورے مکی کیلئے) اس (قرآن یا توحید) کے (سبب) پاک ہو جانے والے نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے (یعنی اس اَلرِّيحَ کو توحید سے پڑھا ہے)۔

شرح: شعر ۴۸۹ [۱] عَمَّا تَعْمَلُونَ (ع ۱۸) میں بصری کیلئے غیب اور باقی چھ کے لئے خطاب ہے۔ غیب کی صورت میں ضمیر اہل کتاب کیلئے ہے، يَعْرِفُونَهُ کی رعایت سے۔ اور خطاب کی تقدیر پر فاعل مؤمنین ہیں اور اس میں وَجْهَكَ کی رعایت ہے۔ [۲] حمزہ کسائی کیلئے وَمَنْ يَّطَّوَّعْ اور فَمَنْ يَّطَّوَّعْ دونوں موقعوں میں عین کے سکون طار کی تشدید اور تار کے بجائے یار سے ہے، اور یہ مضارع ہے جو مَنْ شرطیہ کی وجہ سے مجزوم ہے، جو اصل میں يَتَطَوَّعْ تھا، پھر تار کا طار میں ادغام ہو گیا اور عین جزم کے سبب ساکن ہو گئی اور باقی پانچ کیلئے دونوں جگہ تَطَوَّعَ ہے۔ ماضی کا صیغہ ہونے کے سبب عین کے فتحہ اور طار کی تخفیف اور یار کے بجائے تار سے۔ اور ماضی کی صورت میں مَنْ شرطیہ بھی ہو سکتا ہے اور موصولہ بھی۔

شعر ۴۹۰: قرآن میں رِيحَ کا لفظ دو طرح آیا ہے:۔ **اول:** لام تعریف کے بغیر رِيحًا (روم ع ۵) اور بِرِيحٍ (حاقہ ع ۱) وغیرہ، یہ سب کیلئے واحد کے صیغہ سے ہے۔ **ثانی:** لام تعریف کیساتھ اور یہ اٹھارہ جگہ آیا ہے:۔ [۱] بقرہ ع ۲۰ [۲] کہف ع ۶ [۳] جاثیہ ع ۱ [۴] نمل ع ۵ [۵] اعراف ع ۷ [۶] روم ع ۵ کا دوسرا جس کے بعد فَتُثِيرُ ہے [۷] فاطر ع ۲ [۸] حجر ع ۲ [۹] شوریٰ ع ۴ [۱۰] ابراہیم ع ۳ [۱۱] فرقان ع ۵ میں۔ ان گیارہ موقعوں میں توحید وجمع کا اختلاف ہے۔ توحید والے اَلرِّيحُ اور جمع والے اَلرِّيٰحُ پڑھتے ہیں، پس نمبر ۱ تا ۳ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمزہ اور کسائی کیلئے، نمبر۴ تا ۷ ان چار میں مکی حمزہ کسائی کیلئے، نمبر۸ میں صرف حمزہ کیلئے، نمبر۹ و ۱۰ میں غیر نافع چھ کیلئے اور نمبر ۱۱ میں فقط مکی کیلئے توحید ہے۔

نتیجہ: یہ کہ نافع کیلئے گیارہ کے گیارہ موقعوں میں جمع سے اَلرِّیٰحُ ہے۔ اور مکی کیلئے نمبر ۱ تا ۳ اور نمبر ۸ ان چار میں جمع اور باقی سات میں توحید ہے۔ اور حمزہ کیلئے صرف نمبر ۱۱ یعنی فرقان والے میں جمع اور باقی دس میں توحید ہے۔ اور کسائی کیلئے حجر اور فرقان والے میں جمع اور باقی نو میں توحید ہے اور باقی تین بصری شامی عاصم کیلئے ابراہیم اور شوریٰ والے میں توحید باقی نو میں جمع ہے۔ [۱۲] روم ع ۵ کا پہلا موقع اَلرِّیٰحَ مُبَشِّرٰتٍ اس میں سب کیلئے جمع کا صیغہ ہے، اور بیضاوی رحمہ اللہ نے سہواً روم کے دوسرے کے بجائے اس پہلے موقع میں خلاف بیان کر دیا ہے جو روایت و درایت دونوں کے خلاف ہے۔ [۱۳] اسراء ع ۷ [۱۴] انبیاء ع ۶ [۱۵] حج ع ۴ [۱۶] سبا ع ۲ [۱۷] ص ع ۳، ان پانچ موقعوں میں صرف ابو جعفر مدنی کیلئے جمع کا صیغہ ہے، اور حج والے میں توحید بھی ہے اور طیبہ کے طریق سے جمع بھی ہے۔ [۱۸] ذٰرِیٰت ع ۲ میں اس میں سب کے لئے توحید ہے۔

وَاَیُّ خِطَابٍ بَعْدُ (عَمَّ) وَلَوْ تَرٰی ۴۹۳ وَفِیْ اِذْ یَرَوْنَ الْیَاءُ بِالضَّمِّ (كُـلِّـلَا

اور کس قدر عجیب ہے (یا کس قدر ہولناک ہے) وَلَوْ تَرَی (الَّذِیْنَ) خطاب والا، بَعْدُ: اس (اَلرِّیٰحَ) کے بعد، عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) یہ (خطاب) عام ہو گیا ہے (جو سب لوگوں کو شامل ہے۔ یا کیا ہی عجیب خطاب عام ہو گیا ہے بَعْدُ: اَلرِّیٰحَ کے بعد، اور اس خطاب کا موقع وَلَوْ تَرٰی ہے، پس اس میں مدنی شامی دونوں کیلئے خطاب اور باقیین کیلئے غیب ہے)۔ اور اِذْ یَرَوْنَ میں یا، ضمہ کیساتھ كُلِّلَا (والے شامی کیلئے) گھیر لی گئی ہے۔ (یہ كَلَّلَ السَّحَابُ السَّمَآءَ سے ہے، جس کے معنٰی ہیں ابر نے آسمان کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے، اس میں ناظم نے اپنے مذہب کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حرکت عرض ہونے کی بنا پر حرف کے ہر ایک حصہ میں حلول اور سرایت کیئے ہوئے ہوتی ہے۔ یا معنٰی یہ ہیں کہ یہ یا ضمہ کے ساتھ تاج پہنائی گئی ہے، اس صورت میں یہ اس كَلَّلَهٗ سے ہو گا جو اَلْبَسَهُ الْاِكْلِيْلَ کے معنٰی میں ہے یعنی اس نے اس کو تاج پہنچا دیا، اور مقصد یہ ہو گا کہ یہ یا ضمہ کے ذریعہ خوبصورت بنا دی گئی ہے۔ اور باقیین کیلئے یا کا فتحہ ہے)۔

فائدہ: [۱] وَلَوْ تَرٰی (ع ۲۰) میں خطاب نبی کریم ﷺ کو ہے، لیکن یہ ان امور میں سے ہے جن میں قوم کے سردار کو مخاطب کر کے وہ حکم دیا جاتا ہے جس پر اس سردار سے اور تمام قوم سے عمل کرانا منظور ہوتا ہے۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیب کی صورت میں اَلَّذِیْنَ فاعل ہونے کے سبب محلِ رفع میں ہے۔ اور مقصود بھی یہی ہے کہ ظالم کو وعید سنائی جائے۔ ۲ اِذْ یُرَوْنَ (ع۲۰) میں شامی کیلئے یاء کا ضمہ اور باقیین کیلئے فتحہ ہے، فتحہ کی صورت میں رَاٰ یَرٰی سے ہوگا اور معنیٰ یہ ہوں گے کہ جب حق تعالیٰ ان کو دکھائیں گے تو وہ دیکھیں گے۔ اور یاء کے ضمہ سے اَرٰی یُرِیْ باب اِفعال سے فعل مجہول ہے جو اختصار کی بناء پر ہے۔

وَحَیْثُ اَتٰی خُطُوٰتِ اِلطَّاءُ سَاکِنٌ ۴۹۴ وَقُلْ ضَمُّهٗ (عَ)نْ (زَ)اهِدٍ (کَـ)یْفَ (رُ)تِّـلَا

اور جس جگہ بھی آئے یہ (لفظ) خُطُوٰتِ، (اس کی) طاء ساکن ہے۔ اور کہہ دے تو اس (طاء) کا ضمہ عَنْ زَاهِدٍ کَیْفَ رُتِّلَا (والے حفص قنبل شامی کسائی کے لئے) زَاهِد (اور عادل قاری) سے (منقول) ہے، رُتِّلَا: اس (قاری) نے (اس ضمہ کو) خوبصورت بنا دیا ہے، کَیْفَ: اس حال میں کہ وہ (قاری چاہے) جس کیفیت پر ہو (یعنی اس کو ماقبل سے ملاکر پڑھے خواہ اس پر وقف کرے یا اس سے اعادہ کرے، نیز حدر میں پڑھے خواہ تدویر میں اور خواہ ترتیل میں)۔

شرح: خُطُوٰتِ پانچ جگہ ہے اور یہ خُطْوَةٌ کی جمع ہے جو دو قدموں کے درمیان کی مسافت کا نام ہے۔ اور یہ خَطَا یَخْطُوْ خَطْوًا سے ہے یعنی تم شیطان کے راستوں پر نہ چلو۔ مذکورین حفص قنبل شامی کسائی کے لئے طاء کا ضمہ اور باقیین کیلئے طاء کا سکون ہے اور دونوں قراءتیں بیان سے نکلی ہیں اور چونکہ حَیْثُ اَتٰی اسکے موقعوں کے عموم کیلئے ہے اور کَیْفَ قراءۃ کی قسموں کے عموم کیلئے، اسلئے اس میں تکرار نہیں۔

وَضَمُّكَ اُوْلَی السَّاکِنَیْنِ لِثَالِثٍ ۴۹۵ یُضَمُّ لُزُوْمًا کَسْرُهٗ (فِـ)ی (نَـ)دٍ (حَـ)لَا

اور تیرا ضمہ دینا دو ساکنوں میں کے پہلے کو، (فعل کے اس) تیسرے (حرف) کی وجہ سے، جو لازمی طور پر ضمہ دیا جاتا ہے، (قراءۃ کی یہ قیود غیر مذکورین کیلئے ہیں) اس (پہلے ساکن) کا (ضمہ کے بجائے) کسرہ فِیْ نَدٍ حَلَا (والے حمزہ عاصم بصری کیلئے ایسے) نرم مقام میں ہے جو شیریں ہوگیا ہے۔

شرح: یعنی جب کسی جگہ دو ساکن جمع ہو جائیں، جن میں سے پہلا ساکن اسم میں ہو خواہ فعل میں اور خواہ حرف میں، اور دوسرا ساکن فعل میں ہو اور اس کے بعد والے حرف پر لازمی اور اصلی ضمہ ہو تو وہاں مدنی مکی شامی کسائی تو تیسرے حرف کے ضمہ کی مناسبت سے پہلے ساکن کو ضمہ دیتے ہیں جیسے فَمَنُ اضْطُرَّ، اَوُانْقُصْ وغیرہ۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی تین قاری اجتماعِ ساکنین کے اصل قاعدہ کی رو سے پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں۔ اور جہاں تیسرے حرف کا ضمہ اصلی یعنی لازمی نہیں، وہاں عام قاعدہ کی رو سے پہلے ساکن کو کسرہ ہی دیا جائیگا۔ جیسے اَنِ امْشُوْا، اَنِ اتَّقُوْا وغیرہ، اور یہ کہنے سے کہ دوسرا ساکن فعل میں ہو اس سے قُلِ الرُّوْحُ، بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ، غُلِبَتِ الرُّوْمُ جیسی مثالیں نکل گئیں کیونکہ ان میں دوسرا ساکن اسم میں ہے۔

قُلِ ادْعُوْا اَوِانْقُصْ قَالَتِ اخْرُجْ اَنِ اعْبُدُوْا ۴۹۶ وَمَحْظُوْرًا اِنْظُرْ مَعْ قَدِ اسْتُهْزِئَ اعْتَلَا

(اس قاعدہ کی مثالیں وہ) قُلِ ادْعُوْا (اور) اَوِانْقُصْ (اور) وَقَالَتِ اخْرُجْ (اور) اَنِ اعْبُدُوْا اور مَحْظُوْرَ اُنْظُرْ ہیں جو وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ سمیت ہیں، یہ (مذکور) بلند ہوگیا ہے (کیونکہ اسمیں قاعدہ کی سب مثالیں آگئی ہیں)۔

سِوٰی اَوْ وَقُلْ لِابْنِ الْعَلَا وَبِكَسْرِهٖ ۴۹۷ لِتَنْوِيْنِهٖ قَالَ ابْنُ ذَكْوَانَ مُقْوِلَا

(یہ فا، نون حار والے تینوں قاری چھیوں قسموں میں پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں) سوائے اَوْ (کے واؤ) اور قُلْ (کے لام) کے، (کہ یہ دو قسمیں ابوعمرو) ابن العلاء کیلئے (مستثنیٰ کی گئی) ہیں، (پس بصری ان دونوں قسموں کو ہر جگہ ضمہ دیتے ہیں)۔ اور اِبْنُ ذَكْوَانَ بِكَسْرِهٖ لِتَنْوِيْنِهٖ: ابن ذکوان (ان چھیوں قسموں میں سے) اپنے کسرہ دینے کیساتھ اپنے تنوین کو، قَالَ: قائل ہوئے ہیں، مُقْوِلَا: اس حال میں کہ وہ (اس کسرہ کو اپنے لئے) قول بنانے والے اور اس پر عمل کرنے والے) ہیں۔

بِخُلْفٍ لَّهٗ فِيْ رَحْمَةٍ وَّخَبِيْثَةٍ ۴۹۸ وَرَفْعُكَ لَيْسَ الْبِرَّ يُنْصَبُ (فِـ)ـيْ (عُـ)ـلَا

(نیز) اس حال میں کہ وہ (ابن ذکوان ایسے) خلف کے ساتھ (ملتبس) ہیں جو (اس تنوین میں سے) بِرَحْمَةٍ (اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اعراف ع ۶) اور خَبِيْثَةٍ (اُجْتُثَّتْ ابراہیم ع ۴) میں لَهٗ: انہیں ابن ذکوان کیلئے ہے (پس ابن ذکوان کیلئے تنوین میں ان دو جگہ تو خلف یعنی کسرہ اور ضمہ دونوں ہیں، اور کسرہ ہی طریق کے موافق ہے اور باقی دس موقعوں میں تنوین میں صرف کسرہ ہے اور رہی باقی پانچ قسمیں؟ سو ان سب میں ان کیلئے صرف ضمہ ہے)۔ وَرَفْعُكَ... الخ: اور تیرا (اوروں کیلئے) لَيْسَ الْبِرَّ (ع ۲۲ کی راء) کو رفع دینا جو ہے یہ (رفع) نصب سے بدلا جاتا ہے فِيْ عُلَا (والے حمزہ حفص کیلئے) بلندی میں (یا بلند دلیلوں میں)، پس عُلًا یا تو مصدر ہے یا عُلْيَا کی جمع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصه: شعر ۴۹۵ سے لیکر ۴۹۸ کے پہلے نصف شعر تک میں اجتماعِ ساکنین کی صورت میں پہلے ساکن کو حرکت دینے کا اختلاف بیان ہوا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :۔

(الف) پہلا ساکن اسم میں ہو، خواہ فعل میں یا حرف میں، اور دوسرا ساکن صرف فعل میں ہو اور فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ اصلی یعنی لازمی ہو، جو ان چھ میں سے کوئی ایک ہوتا ہے :۔ [۱] قُلْ کا لام جیسے قُلِ ادْعُوْا وغیرہ [۲] اَوْ کا واؤ جیسے اَوِ اخْرُجُوْا وغیرہ [۳] فعل کی تاء تانیث جو صرف وَقَالَتِ اخْرُجْ یوسف ع ۴ میں ہے [۴] نون ساکن: اس سے اَنْ، فَمَنْ اور وَلٰکِنْ کا نون مراد ہے جیسے اَنِ اعْبُدُوْنِیْ وغیرہ اور فَمَنِ اضْطُرَّ وغیرہ اور وَلٰکِنِ انْظُرْ [۵] تنوین : جیسے فَتِیْلًا اِنْظُرْ وغیرہ [۶] قَدْ کی دال جو صرف وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ میں ہے۔ اور یہ چھ حروف لَتَنُوْدُ میں جمع ہیں، اور نون سے نون ساکن اور تنوین دونوں مراد ہیں۔

(ب) ان چھ قسموں میں (۱) نافع مکی شامی کسائی ہر جگہ تیسرے حرف کی ضمہ کی مناسبت سے پہلے ساکن کو ضمہ دیتے ہیں (۲) عاصم حمزہ کے لئے چھیوں قسموں میں پہلے ساکن کا کسرہ ہے (۳) بصری قُلْ کے لام اور اَوْ کے واؤ کو ہر جگہ ضمہ دیتے ہیں اور باقی چار قسموں یعنی فعل کی تاء تانیث، نون ساکن، تنوین اور قَدْ کی دال کو کسرہ دیتے ہیں (۴) اگرچہ ابن ذکوان کیلئے چھیوں قسموں میں ہر جگہ ضمہ ہے، لیکن بِرَحْمَةٍ اِدْخُلُوا الْجَنَّةَ (اعراف ع ۶) اور خَبِيْثَةٍ اِجْتُثَّتْ (ابراہیم ع ۴) ان دو میں ان کے لئے خلف ہے، مگر طریق کے موافق کسرہ ہی ہے، اور ضمہ طریق کے خلاف ہے۔ اور دوسرے ساکن کیلئے فعل کی جو شرط ہے، اس سے قُلِ الرُّوْحُ، بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ غُلِبَتِ الرُّوْمُ، اِنِ امْرُؤٌا اور عُزَيْرُ اِبْنُ اللّٰهِ جیسی مثالیں نکل گئیں، کیونکہ ان سب میں دوسرا ساکن اسم میں ہے، اس لئے ان سب میں سب کیلئے پہلے ساکن کا کسرہ ہے۔ ایسے ہی اِنِ امْشُوْا میں تیسرے حرف کا ضمہ عارضی ہے اور اِنِ اتَّقُوْا میں تاء مشدد ہے اور مشدد میں پہلا حرف ساکن ہی ہوتا ہے اور اس میں دوسری تاء مفتوح ہے، اس لئے ان دونوں میں بھی سب کیلئے پہلے ساکن کا کسرہ ہے۔

وَلٰکِنْ خَفِيْفٌ وَّارْفَعِ الْبِرَّ (عَمَّ) فِيْـ ۴۹۹ ـهِمَا وَمُوْصٍ ثِقْلُهٗ (صَحَّ) (شُـ)ـلْشُلَا

اور لٰکِنَّ (اَلْبِرَّ کا نون مکسور (اور) بلا تشدید ہے۔ اور تو رفع دے اَلْبِرَّ کو یہ (مذکور یعنی تخفیف اور رفع) عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) عام ہوگیا ہے۔ ان دونوں (موقعوں) میں (جو ع ۲۲ و ع ۲۴ میں ہیں) اور (مِنْ) مُّوْصٍ (ع ۲۲ کا صاد) جو ہے، اسکا تشدید (اور واؤ کا فتحہ) صَحَّ شُلْشُلَا (والے شعبہ حمزہ کسائی کیلئے) صحیح ہوگیا ہے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال میں کہ یہ (تشدید) ہلکا (اور آسانی سے ادا ہو جانے والا) ہے۔

شرح: یعنی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ ع ۲۲ اور لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ع ۲۴ دونوں جگہ مدنی شامی کے لئے وَلٰكِنِ الْبِرُّ تخفیف اور رفع سے ہے اور باقیین کیلئے حفص کی طرح تشدید اور نصب سے ہے، جو ضد سے نکلا ہے۔ اور اسکے نون کا فتحہ اور کسرہ اجماع سے نکلے ہیں، اس لئے بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ اس کی نحوی بحث شعر ۴۷۴ میں گزری ہے۔ مِنْ مُّوَصٍّ کی تشدید شعبہ حمزہ کسائی کیلئے اور باقیین کیلئے اس کی تخفیف ہے۔ مُوْصٍ: اَوْصٰى يُوْصِي اِيْصَاءً بابِ اِفعال سے اور مُوَصٍّ: وَصّٰى يُوَصِّي تَوْصِيَةً بابِ تفعیل سے ہے، اس لئے پہلی صورت میں واؤ کا سکون اور دوسری میں واؤ کا فتحہ اجماعاً ہے، اس لئے بیان نہیں کیا۔

وَفِدْيَةٌ نَوِّنْ وَّارْفَعِ الْخَفْضَ بَعْدُ فِيْ ۵۰۰ طَعَامٍ (لَّـ)ـدٰى (غُـ)ـصْنٍ (دَ)نَا وَتَذَلَّلَا

اور تو فِدْيَةٌ (کی تاء) کو تنوین دے، اور (اس کے) بعد جر کو رفع سے بدل دے طَعَامُ (کے میم) میں، لَدٰى غُصْنٍ دَنَا (والے ہشام بصری کوفیین مکی ان ساڑھے پانچ کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (رفع) ایسی شاخ (والے عالم) کے نزدیک ہے جو قریب ہوگئی ہے اور نرم (اور متواضع) ہوگئی۔

شرح: [۱] یعنی ہشام بصری تینوں کوفی مکی کیلئے فِدْيَةٌ منون اور طَعَامُ مرفوع ہے، اس صورت میں طَعَامُ میں تین احتمال ہیں:۔ فِدْيَةٌ سے بدل یا اسکا عطف بیان ہے یا هِيَ مقدر کی خبر [۲] نافع ابن ذکوان کیلئے فِدْيَةُ طَعَامٍ ہے۔ اضافت کے سبب تنوین کا ترک و میم کا جر ہے اور یہ اضافت جنسی ہے جیسے خَاتَمُ حَدِيْدٍ۔

مَسٰكِيْنَ مَجْمُوْعًا وَّلَيْسَ مُنَوَّنًا ۵۰۱ وَيُفْتَحُ مِنْهُ النُّوْنُ (عَمَّ) وَاَبْجَلَا

(تو) مَسٰكِيْنَ (پڑھ)، اس حال میں کہ یہ جمع (کا صیغہ) بنایا ہوا ہے اور یہ (مَسٰكِيْنَ) منون نہیں ہے۔ اور فتحہ دیا جائے گا، اس (لفظ) میں سے نون عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) یہ (جمع) عام ہوگئی ہے (یعنی کھانا کھلانے والوں کے تمام افراد کو شامل ہوگئی ہے)، وَاَبْجَلَا: اور (معنی کیلئے) کافی ہوگئی ہے۔

شرح: اس میں تین قراءتیں ہیں:۔ [۱] نافع ابن ذکوان کیلئے فِدْيَةُ طَعَامِ مَسٰكِيْنَ ترکِ تنوین اور جر تو ضد سے اور مَسٰكِيْنَ جمع کے صیغہ کے بیان سے نکلا ہے۔ [۲] ہشام کیلئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ تنوین رفع اور جمع کے صیغہ سے۔ [۳] مکی بصری کوفیین کیلئے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ تنوین رفع اور توحید سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنَقْلُ قُرَانٍ وَّالْقُرَانُ (د) وَاؤُنَا ۵۰۲ وَفِي تُكْمِلُوا قُلْ شُعْبَةُ الْمِيمَ ثَقَّلَا

اور قُرَانٍ اور اَلْقُرَانِ (کے ہمزہ کی حرکت) کا نقل کرنا (اور ہمزہ کا حذف کر دینا) دَوَاؤُنَا (والے مکی کے لئے) ہماری دوا ہے (اور باقی چھ کیلئے عدم نقل ہے)۔ وَقُلْ فِي تُكْمِلُوا: اور تو کہہ دے کہ وَلِتُكْمِلُوا (الْعِدَّةَ) میں شعبہ نے (کاف کو فتحہ سے اور اس کے) میم کو تشدید (اور غنہ) سے پڑھا ہے۔ (الف اطلاقی ہے)۔

شرح: [۱] مکی کیلئے قُرَانٍ اور اَلْقُرَانُ ہر جگہ نقل اور ہمزہ کے حذف سے قُرَانٍ اور اَلْقُرَانِ ہے۔ نقل کی ضد سے باقیین کے لئے عدم نقل ہے حفص کی طرح۔ [۲] شعبہ کے لئے تُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ (ع ۲۳) باب تفعیل (تکمیل) سے اور باقیین کیلئے باب اِفْعَال (اِكْمَال) سے ہے۔

وَكَسْرُ بُيُوتٍ وَّالْبُيُوتَ يُضَمُّ (عَـ)ـنْ ۵۰۳ (حِـ)ـمًى (جِـ)ـلَّةٍ وَّجْهًا عَلَى الْاَصْلِ اَقْبَلَا

اور بُيُوتٍ اور اَلْبُيُوتَ (کی بار) کا کسرہ ضمہ سے بدلا جاتا ہے عَنْ حِمًى جِلَّةٍ (والے حفص بصری ورش کے لئے) بڑی قدر والوں سے (منقول) ہے، اس حال میں کہ یہ (ضمہ) ایسی وجہ ہے جو اصل کے موافق آئی ہے۔

شرح: یعنی حفص بصری ورش کیلئے بُيُوتٍ اور اَلْبُيُوتِ جس طرح بھی آئے بار کے ضمہ کیساتھ ہے اور باقیین کیلئے بار کے کسرہ سے بِيُوتٍ اَلْبِيُوتِ ہے، اس میں اصل ضمہ ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوهُمْ بَعْدَهُ يَقْتُلُوكُمْ ۵۰۴ فَإِنْ قَتَلُوكُمْ قَصْرُهَا (شَـ)ـاعَ وَانْجَلَا

وَلَا تَقْتُلُوهُمْ جو ہے، اسکے بعد (حَتّٰى) يَقْتُلُوكُمْ (اور) فَاِنْ قَتَلُوكُمْ ہے ان (تینوں) کا قصر (الف کا حذف رسم کے موافق ہونے کے سبب) شَاعَ (والے حمزہ کسائی کے لئے) مشہور ہوگیا ہے اور ظاہر ہوگیا ہے۔ (باقیین کیلئے قصر کی ضد اثبات الف سے وَلَا تُقٰتِلُوهُمْ، حَتّٰى يُقٰتِلُوكُمْ، فَاِنْ قٰتَلُوكُمْ ہے۔ اول نَصَرَ يَنْصُرُ سے اور دوسری قراءۃ باب مُفَاعَلَة سے ہے)۔

وَبِالرَّفْعِ نَوِّنْهُ فَلَا رَفَثٌ وَّلَا ۵۰۵ فُسُوقٌ وَّلَا (حَـ)ـقًّا وَّزَانَ مُجَمَّلَا

اور فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جو ہیں، اس (مذکور میں سے ہر ایک) کو رفع کیساتھ (ملتبس ہونے والی) تنوین دے، حَقًّا (والے مکی بصری کیلئے) یہ (رفع اور تنوین میں سے ہر ایک) خوب ثابت ہوگیا ہے اور اس (مذکور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے (اپنے راوی کو) خوبصورت بنا دیا ہے، اس حال میں کہ یہ (فرق نبی کریم ﷺ سے اسی طرح) نقل کیا ہوا ہے۔

مفہوم: مکی بصری کیلئے فَلَا رَفَثٌ وَلَا فُسُوْقٌ رفع اور تنوین سے ہے۔ باقین کیلئے حفص کی طرح نصب (جو واقع میں فتحہ ہے) اور ترکِ تنوین سے۔ وَلَا جِدَالَ میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور حَقًّا سے پہلے وَلَا شعری ضرورت کیلئے ہے اور پہلا لَا، لَيْسَ کے مشابہ ہے اور رَفَثٌ اس کا اسم ہے۔ اور فُسُوْقٌ، رَفَثٌ پر معطوف ہے اور لَا تاکید کیلئے مکرر ہے اور دوسروں کیلئے لَا نفی جنس کیلئے ہے جو نہی کے معنیٰ میں ہے۔

وَفَتْحُكَ سِيْنَ السِّلْمِ (اَ)صْلُ (رِ)ضًى (دَ)نَا ٥٠٦ وَحَتّٰى يَقُوْلَ الرَّفْعُ فِي اللَّامِ (اُ)وِّلَا

اور تیرا فتحہ دینا اَلسِّلْمِ (ع ٢٥) کے سین کو اَصْلُ رِضًى دَنَا (والے نافع کسائی مکی کیلئے ایسے) پسندیدہ (قاری) کی اصل (وجہ) ہے، جو (تواضع کے سبب) قریب ہو گیا ہے۔ (باقین کیلئے اَلسِّلْمِ سین کے کسرہ سے ہے۔ یہ دونوں لغت ہیں اور یہاں دونوں اسلام کے معنیٰ میں ہیں)۔ اور حَتّٰى يَقُوْلُ (الرَّسُوْلُ ع ٢٦) جو ہے (اسکے لام میں رفع اُوِّلَا (والے نافع کیلئے) تاویل (کے ذریعہ صحیح) کیا گیا ہے، (پس نافع کیلئے حَتّٰى يَقُوْلُ رفع سے ہے، اس صورت میں حَتّٰى کے بعد اَنْ مقدر نہیں مانیں گے اور باقین کے لئے حَتّٰى يَقُوْلَ نصب سے ہے اور حَتّٰى کے بعد اَنْ مقدر ہے)۔

وَفِي التَّاءِ فَاضْمُمْ وَافْتَحِ الْجِيْمَ تَرْجِعُ الْـ ٥٠٧ ـاُمُوْرُ (سَمَا) (نَـ)صًّا وَحَيْثُ تَنَزَّلَا

اور تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (ع ٢٥) جو ہے، (اس کی) تاء میں (اسی طرح) ضمہ واقع کر اور (اس کے) جیم کو فتحہ دے سَمَا نَصًّا (والے مدنی مکی بصری عاصم کیلئے) یہ (وجہ) تصریح کی رو سے (یہاں بھی) بلند ہو گئی ہے اور جس جگہ یہ (تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور سورتوں میں) نازل ہوا ہے وہاں بھی، (پس ① ان چار کیلئے تو ہر جگہ حفص کی طرح ہے۔ ② شامی حمزہ کسائی کیلئے تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ تاء کے فتحہ جیم کے کسرہ سے، اور یہ بقرہ ع ٢٥، آل عمران ع ١١، انفال ع ٥ حج ع ١٠، فاطر ع ١ اور حدید ع ١، ان میں چھ جگہ آیا ہے۔ پہلی صورت میں فعل کی اسناد حقیقی فاعل یعنی حق تعالیٰ کی طرف ہے۔ جس کو معلوم ہونے کی بناء پر حذف کر کے فعل کو مجہول بنا دیا ہے اور دوسری قراءۃ پر اسناد مجازی فاعل کی طرف ہے۔ اور رَجَعَ متعدی بھی ہے جیسے فَرَجَعْنٰكَ اور فَارْجِعِ الْبَصَرَ اور لازمی بھی جیسے فَرَجَعَ مُوْسٰى اور رَاجِعُوْنَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِثْمٌ كَبِيْرٌ (شَـ)ـاعَ بِالثَّا مُثَلَّثَا ٥٠٨ وَغَيْرُهُمَا بِالْبَاءِ نُقْطَةُ (نَ) اَسْفَلَا

اور اِثْمٌ كَبِيْرٌ، شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہوگیا ہے ثاء کے ساتھ، اس حال میں کہ یہ (ثاء) تین نقطے دی گئی ہے، (پس ان دونوں کیلئے اِثْمٌ كَثِيْرٌ ثاء کے ساتھ ہے) اور ان دونوں کے ماسوا (باقی پانچ) نے (اسکو) باء سے (كَبِيْرٌ پڑھا ہے، اور وہ باء ایسے ایک) نقطہ والی ہے جو اسکے نیچے کی جانب میں (واقع) ہے۔

قُلِ الْعَفْوَ لِلْبَصْرِيِّ رَفْعٌ وَّبَعْدَهُ ٥٠٩ لَاَعْنَتَكُمْ بِالْخُلْفِ اَحْمَدُ سَهَّلَا

قُلِ الْعَفْوَ جو ہے (اس میں) بصری کیلئے (واؤ کا) رفع ہے (اور باقی چھ کیلئے نصب ہے)۔ اور اس (اَلْعَفْوَ) کے بعد لَاَعْنَتَكُمْ (ع ٢٧ کے ہمزہ) کو خلف کے ساتھ احمد (بزی) نے تسہیل سے پڑھا ہے، (اس کلمہ میں ان کے عام قاعدہ کے خلاف خلف کے ساتھ تسہیل ہے، اس لئے باب الفرش میں بیان کیا ہے)۔

فائدہ: اَلْعَفْوَ میں رفع کی وجہ یہ ہے کہ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ میں مَا استفہامیہ ہے اور ذَا موصولہ یعنی وہ چیز کیا ہے جسے وہ خرچ کریں، پس چونکہ سوال جملہ اسمیہ سے تھا، اس کی موافقت کیلئے جواب بھی اسمیہ ہی سے دیا گیا اَیْ قُلِ الَّذِیْ يُنْفِقُوْنَهُ الْعَفْوُ یعنی آپ کہہ دیجئے کہ جس چیز کو وہ (اللہ کیلئے) خرچ کریں وہ ضروریات سے زائد چیز ہے تاکہ خرچ کرنے کے بعد گرانی نہ ہو، پس اَلْعَفْوُ مبتدائے مقدر اَلَّذِیْ يُنْفِقُوْنَهٗ کی خبر ہے۔ اور (نصب اس لئے ہے) کہ مَاذَا، اَیُّ شَیْءٍ کے معنیٰ میں ہے اور يُنْفِقُوْنَ کا مفعول مقدم ہے، یعنی وہ کیا چیز خرچ کریں، پس چونکہ سوال جملہ فعلیہ سے ہے اس لئے جواب بھی فعلیہ ہی سے مناسب ہوا، اَیْ قُلْ اَنْفِقُوا الْعَفْوَ یعنی زائد چیز خرچ کرو۔

www.kitabosunnat.com

وَيَطْهُرْنَ فِي الطَّاءِ السُّكُوْنُ وَهَاؤُهُ ٥١٠ يُضَمُّ وَخَفَّا اِذْ (سَمَا) (كَـ)ـيْفَ (عُـ)ـوِّلَا

اور (حتّٰی) يَطْهُرْنَ جو ہے، (اسکی) طاء میں سکون ہے اور اس کی هاء ضمہ دی جاتی ہے اور (طاء وهاء) دونوں بلاتشدید (بھی) ہوگئی ہیں سَمَا كَيْفَ عُوِّلَا (والے مدنی مکی بصری شامی حفص کیلئے، میں نے اس کو) اس لئے (بیان کردیا ہے) کہ یہ (وجہ توجیہ ونقلی ثبوت کی رو سے) بلند ہوگئی ہے (اور اس پر) اعتماد (بھی) کیا گیا ہے۔

كَيْفَ: اس حال میں کہ یہ چاہے جس کیفیت پر ہو۔ (اِذْ کے ہمزہ کو اس لئے رمز نہیں بنایا کہ امام نافع سَمَا والوں میں شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: [۱] مذکورین کیلئے طَھَرَ یَطْھُرُ (ن) سے یَطْھُرْنَ ہے اور یہ طَھُرَ یَطْھُرُ (ك) سے اکثر ہے۔ طاء ساکن اور ھاء کا ضمہ پھر طاء وھاء دونوں بلا تشدید یعنی حفص کی طرح۔ [۲] شعبہ حمزہ کسائی کیلئے یَطَّھَّرْنَ ہے۔ طاء اور ھاء دونوں مفتوح اور دونوں مشدد، یہ پہلی قراءۃ کی ضد سے نکلی ہے کہ سکون اور ضمہ دونوں کی ضد فتحہ ہے اور خَفَّا تثنیہ کا صیغہ ہے یعنی طاء وھاء دونوں مخفف ہوں، اس کی ضد دونوں مشدد ہوں۔ اور یَطَّھَّرْنَ باب تَفَعُّلٌ سے ہے، اس کی اصل یَتَطَھَّرْنَ تھی، پھر تاء کا طاء میں ادغام ہوگیا اور اس سے ظاہراً غسل ہی مراد ہے اور یہ مقصود کے بتانے میں واضح تر ہے۔

وَضَمُّ یَخَافَا (فَـ)ـازَ وَالْکُلُّ اَدْغَمُوْا ۵۱۱ تُضَارَرْ وَضَمُّ الرَّاءِ (حَقٌّ) وَّذُوْ جَلَا

اور (اَنْ) یَّخَافَا (ع ۲۹ کی یاء) کا ضمہ بھی فَازَ (والے حمزہ کیلئے) کامیاب ہوگیا ہے (اَنْ یُّخَافَا۔ اور باقیین کیلئے اس کی ضد اَنْ یَّخَافَا یاء کا فتحہ ہے)۔ اور سب نے ادغام کیا ہے (لَا) تُضَارَرْ (کی پہلی راء) کا (دوسری میں)، پس اس میں ساتوں کیلئے تشدید والی ایک راء ہے، لیکن اس کی حرکت میں اختلاف ہے جسکا بیان یہ ہے) اور راء کا ضمہ حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے نقل کی رو سے) صحیح بھی ہے اور (دلائل کے اعتبار سے) ظہور والا بھی (پس ان دونوں کیلئے لَا تُضَارُّ ہے راء کے ضمہ سے اور باقیین کیلئے لَا تُضَارَّ ہے راء کے فتحہ سے)۔

فائدہ: لَا تُضَارُّ ضمہ کی صورت میں فعل یا تو منفی ہے یا نہی، نفی کی صورت میں راء کا ضمہ اعرابی ہے جو عامل کی بناء پر آیا ہے اور نہی کی تقریر پر ضمہ دو ساکن جمع ہو جانے کی بناء پر آیا ہے، کیونکہ پہلی راء ادغام کی اور دوسری نہی کی بناء پر ساکن تھی۔ اور فتحہ اس لئے دیا کہ یہ خفیف ترین حرکت ہے۔ اور دونوں قراءتوں میں زجاج کے قول پر فعل معروف ہے اور قراء کے قول پر فعل مجہول ہے اور یہاں نفی بھی نہی کے معنٰی میں ہے اور ادغام کے سبب معروف اور مجہول دونوں کی شکل ایک ہی ہے۔

وَقَصْرُ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا وَّاٰتَیْتُمْ ۵۱۲ هُنَا (دَ)ارَ وَجْهًا لَّیْسَ اِلَّا مُبَجَّلَا

اور (وَمَا) اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا (روم ع ۴ کا) اور یہاں (بقرہ ع ۳۰ میں) اٰتَیْتُمْ (بِالْمَعْرُوْفِ) کا قصر دَارَ (والے مکی کیلئے) دائر اور (مشہور) ہوگیا ہے، ایسی وجہ کے اعتبار سے جو (اور کچھ بھی) نہیں ہے لیکن وہ (وجہ) معظم (ہی معظم) ہے (یعنی ان دونوں کلمات میں قصر کی وجہ مشہور بھی ہے اور معتبر بھی، اعتراض کرنے والے غلطی پر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقیین کیلئے اثبات الف کے ساتھ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا اور اٰتَیْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ہے۔قصر والی قراءۃ اِتْیَانٌ سے اور اثبات الف والی وجہ اِیْتَآءٌ سے ہے۔ مِنْ رِّبًا قید احترازی ہے، اس سے دوسرا نکل گیا جس کے بعد مِنْ زَكٰوةٍ ہے)۔

مَعًا قَدْرُهٗ حَرِّكْ (مِـ)نْ (صِحَابٍ) وَّحَيْثُ جَا ۵۱۳ يُضَمُّ تَمَسُّوْهُنَّ وَامْدُدْهُ (شُـ)لْشُلَا

قَدْرُهٗ (ع ۳۱ کے دال) کو (فتحہ کی) حرکت دے، مَعًا: دونوں جگہ مِنْ صِحَابٍ (والے ابن ذکوان حفص حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ) جماعت سے (منقول) ہے۔ اور تَمَسُّوْهُنَّ (کی تاء) ضمہ دی جاتی ہے، حَيْثُ جَا: یہ (لفظ) جس جگہ بھی آئے اور تو اس (لفظ) کو مد (لازم) سے (بھی) پڑھ شُلْشُلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ زبان پر) ہلکا ہے۔

شرح: یعنی [۱] ابن ذکوان حفص حمزہ کسائی کیلئے قَدَرُهٗ دال کے فتحہ سے اور باقیین کے لئے دال کے سکون سے قَدْرُهٗ ہے۔ اور یہ دونوں لغت ہیں، بعض کے قول پر دال کے سکون والا مصدر اور فتحہ والا اسم ہے۔ جیسے مَدَدًا، مَدًّا اور عَدَدًا، عَدًّا۔ [۲] حمزہ کسائی کیلئے تُمَاسُّوْهُنَّ باب مُفَاعَلَةٌ سے ہے، کیونکہ جماع کے وقت ایک دوسرے کے بدن کو چھوتا ہے۔ باقیین کیلئے تَمَسُّوْهُنَّ (س) مَسًّا (چھونا) سے ہے لیکن یہاں مرادی معنیٰ جماع کرنا ہے، اور جماع کرنے والا ایک ہی ہے جیسے وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ (آل عمران ع ۵ و مریم ع ۲) اور اس پر اجماع ہے کہ یہ دونوں قراءتیں جماع ہی کے معنیٰ میں ہیں۔

وَصِيَّةً ارْفَعْ (صَـ)فْوُ (حِرْ)مِيِّهٖ (رِ)ضًى ۵۱۴ وَيَبْصُطُ عَنْهُمْ غَيْرُ (قُنْبُلِ) اِعْتَلَا

اور وَصِيَّةً (لِّاَزْوَاجِهِمْ ع ۳۱ کی تاء) کو رفع دے تو صَفْوُ حِرْمِيِّهٖ رِضًى (والے شعبہ مدنی مکی کسائی کے لئے) اس (لفظ) کے حِرْمِيّ کی صفائی پسندیدہ ہے، (پس باقیین کے لئے تاء کا نصب ہے)۔ اور وَيَبْصُطُ (بقرہ ع ۳۲ کا صاد بھی جو سین کے بجائے ہے)، قنبل کے سوا انہیں (حضرات نافع بزی شعبہ کسائی) سے (رسم کی موافقت کی بناء پر) بلند ہوگیا ہے۔

وَبِالسِّيْنِ بَاقِيْهِمْ وَفِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۵۱۵ وَقُلْ فِيْهِمَا الْوَجْهَانِ (قَـ)وْلًا (مُّـ)وَصَّلَا

اور ان (قراء) میں کا باقی (فریق اس کو) سین سے (پڑھتا) ہے (یعنی قنبل بصری شامی حفص حمزہ کیلئے سین ہے) اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِى الْخَلْقِ بَصْطَةً (اعراف ع ۹ میں بھی یہی تفصیل ہے)۔ اور تو کہہ دے کہ ان دونوں (کلمات) میں (وہی صاد اور سین) دونوں وجوہ ہیں (جو ابھی بیان ہو چکی ہیں)، قَوْلًا مُّوَصَّلًا (والے خلاد ابن ذکوان کیلئے) ایسا کہنا جو (نقل کے ذریعہ ہم تک خوب) پہنچایا گیا ہے۔

نفوم: يَبْصُطُ اور بَصْطَةً میں قراء کے چار فریق ہیں:۔ [۱] نافع بزی ابوبکر کسائی کیلئے دونوں میں فقط صاد۔ اور یہ سین کی ضد سے نکلا۔ [۲] قنبل بصری ہشام حفص خلف کیلئے دونوں میں فقط سین۔ اور یہ بیان سے نکلا۔ [۳] خلاد کیلئے دونوں میں صاد اور سین۔ اور دونوں اَلْوَجْهَانِ سے نکلے۔ [۴] ابن ذکوان کیلئے اَلْوَجْهَانِ سے نکلی تو یہی دو وجوہ ہیں یعنی صاد اور سین، لیکن طریق کے موافق بقرہ میں فقط سین اور اعراف میں فقط صاد ہے۔

یُضٰعِفُهُ ارْفَعْ فِى الْحَدِيْدِ وَهٰهُنَا ۵۱۶ (سَمَا شُكْرُهُ وَالْعَيْنُ فِى الْكُلِّ ثُقِّلَا

فَيُضٰعِفُهُ (کی دوسری فاء) کو رفع دے تو حدید (ع ۲) میں اور یہاں (بقرہ ع ۳۲ میں)، سَمَا شُكْرُهُ (والے مدنی مکی بصری حمزہ کسائی کیلئے علماء کا) اس (حق تعالیٰ) کا شکر کرنا بلند ہو گیا ہے، (پس شامی عاصم کیلئے دونوں جگہ فاء کا نصب ہے)۔ اور (اس باب کے) تمام (کلمات) میں عین تشدید سے پڑھا گیا ہے كَمَا دَارَ (والے شامی مکی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ جس طرح (بھی مضارع معروف و مضارع مجہول کے صیغہ سے) آئے (نیز اس کے آخر میں کوئی ضمیر ہو یا نہ ہو)۔

(كَمَا (دَ)ارَ وَاقْصُرْ مَعْ مُضٰعَفَةً وَقُلْ ۵۱۷ عَسَيْتُمْ بِكَسْرِ السِّيْنِ حَيْثُ اَتٰى (ا)نْجَلَا

(كَمَا دَارَ کا ترجمہ اوپر گزر گیا ہے)۔ وَاقْصُرْ: اور تو قصر سے (یعنی الف کے بغیر) پڑھ، اس حال میں کہ یہ (یُضٰعِفُ کے تمام کلمات تشدید اور قصر میں) مُضٰعَفَةً (ال عمران ع ۱۴) کیساتھ ہیں۔ اور تو کہہ دے کہ عَسَيْتُمْ جس جگہ بھی آیا ہے (جو بقرہ ع ۳۲ و سورہ محمد ﷺ ع ۳ میں ہے) سین کے کسرہ کیساتھ (ہو کر) اِنْجَلَا (والے نافع کیلئے) ظاہر ہوا ہے۔

نفوم: [۱] یُضٰعِفُهُ حدید و بقرہ والے میں سَمَا شُكْرُهُ کے پانچوں کے لئے فاء کا رفع اور شامی عاصم کیلئے نصب ہے۔ [۲] كَمَا دَارَ والے شامی مکی کے لئے اس باب کے مضارع والے تمام کلمات میں عین کی تشدید اور الف کا حذف ہے، ایسے ہی مُضٰعَفَةً میں ان دونوں کیلئے تشدید اور الف کا حذف ہے اور باقی پانچ کیلئے ہر جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عین کی تخفیف اور الف کا اثبات ہے۔

تفویح: بقرہ اور حدید میں چار قراءتیں ہیں:۔ [۱] نافع بصری حمزہ کسائی کیلئے عین کی تخفیف الف کا اثبات فاء کا رفع فَیُضٰعِفُهٗ۔ [۲] عاصم کیلئے عین کی تخفیف الف کا اثبات فاء کا نصب فَیُضٰعِفَهٗ۔ [۳] مکی کیلئے عین کی تشدید الف کا حذف فاء کا رفع فَیُضَعِّفُهٗ۔ [۴] ابن عامر کیلئے عین کی تشدید الف کا حذف فاء کا نصب فَیُضَعِّفَهٗ۔ [۵] ان دو کلمات کے سوا ہر جگہ مکی شامی کیلئے عین کی تشدید اور الف کا حذف۔ باقیین کیلئے عین کی تخفیف اور الف کا اثبات ہے۔ اس میں حدید کا دوسرا یُضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ بھی شامل ہے۔ بقرہ اور حدید والا فَیُضٰعِفَهٗ کے علاوہ کسی اور جگہ رفع ونصب کا کوئی اختلاف نہیں۔ [٦] مُضٰعَفَةً (ال عمران ع ۱۴) میں شامی مکی کیلئے الف کا حذف عین کی تشدید سے مُضَعَّفَةً اور باقیین کیلئے الف کا اثبات اور عین کی تخفیف ہے حفص کی طرح۔

فائدہ: [۱] یُضٰعِفُ کا رفع یا تو نحوی استیناف کی بناء پر ہے یا اس لئے کہ یہ یُقْرِضُ پر معطوف ہے، یعنی مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ، وَمَنْ ذَا الَّذِیْ یُضٰعِفُهُ اللّٰهُ لَهٗ، اور یُضٰعِفَ کا نصب اس اَنْ کی بناء پر ہے جو استفہام کے جواب کی فاء کے بعد مقدر ہے اور یہ لفظ کی رو سے استفہام کا جواب نہیں ہے، کیونکہ یہاں سوال قرض دینے والے کی بابت ہے یعنی وہ کون ہے جو قرض دے۔ [۲] یُضٰعِفُ باب مُفَاعَلَةٌ مُضَاعَفَةٌ سے اور یُضَعِّفُ باب تَفْعِیْلٌ تَضْعِیْفٌ سے ہے۔

دِفْعُ بِهَا وَالْحَجِّ فَتْحٌ وَّسَاكِنٌ ۵۱۸ وَقَصْرٌ (خُـ)ـصُوْصًا غَرْفَةً ضَمَّ (ذُ)وْ وِلَا

دِفْعُ (اللّٰهِ) جو اس (سورہ بقرہ ع ۳۳ میں) اور حج (ع ٦) میں ہے، (اس میں دال کا) فتحہ ہے اور (فاء) ساکن ہے اور قصر (الف کا حذف) ہے، خُصُوْصًا (والے غیر نافع کیلئے، یہ نزول انہیں دو سورتوں کیساتھ) خوب خاص ہوگیا ہے، (پس ان چھ کیلئے دَفْعُ اللّٰهِ اور نافع کیلئے دِفٰعُ اللّٰهِ ہے)۔ غُرْفَةً (کے غین) کو ضمہ دیا ہے ذُوْ وِلَا (والے شامی کوفیین کیلئے نقل کی) پیروی والے نے، (پس مدنی مکی بصری کیلئے غین کا فتحہ ہے)۔

فائدہ: [۱] دَفْعُ اور دِفٰعُ دونوں دَفَعَ کے مصدر ہیں جَمْعًا اور كِتَابًا کی طرح۔ یا دِفَاعًا اس دَافَعَ کا مصدر ہے جو دَفَعَ کے معنیٰ میں ہے عَاقَبَ عِقَابًا کی طرح۔ اور قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ (توبہ ع ۵ ومنافقون ع ۱) بھی اسی قبیل سے ہے۔ [۲] اہل لغت کے قول پر غُرْفَةٌ اس تھوڑی سی چیز کے معنیٰ میں ہے جو ہتھیلی میں آجائے اور غَرْفَةٌ ایک بار چلو بھر لینے کے معنیٰ میں ہے اُكْلَةٌ اور اَكْلَةٌ کی طرح کہ اول تھوڑی سی چیز کھانے کے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثانی ایک بار کھانے کے معنیٰ میں ہے۔ ظاہر تر یہ ہے کہ دونوں لغت ہیں۔

وَلَا بَيْعَ نَوِّنْهُ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا ۵۱۹ شَفَاعَةَ وَارْفَعْهُنَّ (ذَ)ا (اِ)سْوَةٍ تَلَا

اور تو لَا بَيْعَ (کے عین) کو تنوین دے (اور) وَلَا خُلَّةٌ (اور) وَلَا شَفَاعَةٌ (کی تاء) کو (بھی) اور تو ان (تینوں کلمات) کو رفع (بھی) دے ذَا اُسْوَةٍ (والے شامی کوفیین اور مدنی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (حق کے اماموں کی ایسی) اقتدا (کرنے) والا ہے جس نے (نقل کی) پیروی کی ہے۔ (ذَا اُسْوَةٍ اَیْ صَاحِبَ قُدْوَةٍ اور تَلَا تِلُوًّا سے ہے بمعنیٰ پیروی کرتا)۔

وَلَا لَغْوَ لَا تَأْثِيمَ لَا بَيْعَ مَعْ وَلَا ۵۲۰ خِلَـٰلَ بِإِبْرٰهِيمَ وَالطُّوْرِ وُصِّلَا

اور لَا لَغْوَ (اور) لَا تَأْثِيمَ (اور وہ) لَا بَيْعَ جو لَا خِلَـٰلَ کے ساتھ ہے، ابراہیم (ع ۵) وطور (ع ۱) میں (یہ چاروں بھی اسی طرح انہیں پانچوں کیلئے تنوین اور رفع سے ہیں)، یہ (تنوین اور رفع) دونوں (ان چاروں کلمات سے بھی) ملائے گئے ہیں (یا یہ مذکور ہم تک پہنچایا گیا ہے)۔

خلاصہ: یہ کہ شامی کوفیین نافع پانچوں کیلئے بقرہ میں لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ اور طور میں لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ اور ابراہیم ع ۵ میں لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَـٰلٌ ہے رفع اور تنوین سے۔ مکی بصری کیلئے لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ اور لَا لَغْوَ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمَ اور لَا بَيْعَ وَلَا خِلَـٰلَ ساتوں کلمات میں آخری حرف پر فتحہ بلا تنوین ہے۔

وَمَدُّ اَنَا فِي الْوَصْلِ مَعْ ضَمِّ هَمْزَةٍ ۵۲۱ وَفَتْحٍ (اَ)تٰى وَالْخُلْفُ فِي الْكَسْرِ (بُ)جِّلَا

اور مد (یعنی الف) سے پڑھنا اَنَا (کے نون) کا (بعد والے) ہمزہ کے ضمہ اور فتحہ کیساتھ (ہونے کی حالت میں) اَتٰى (والے مدنی کیلئے) آیا ہے، اور خُلف (بعد والے ہمزہ) کے کسرہ (کی صورت) میں بُجِّلَا (والے قالون ہی کیلئے) عزت دار بنا دیا گیا ہے۔

شرح: اَنَا ضمیر واحد متکلم کی تین صورتیں ہیں:۔ [۱] اس کے بعد ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف ہو جیسے اَنَا نَذِيرٌ اَنَا عَابِدٌ اس صورت میں وصلاً سب الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ [۲] یہ کہ اَنَا ضمیر کے بعد ہمزہ تینوں حرکتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیساتھ آتا ہے، ان میں سے ضمہ والا صرف دو جگہ اور فتحہ والا دس جگہ آیا ہے، ان دونوں قسموں میں تو پورے نافع وصلاً نون کے بعد الف پڑھتے ہیں۔ [۳] کسرہ والا ہمزہ تین جگہ آیا ہے، اس صورت میں صرف قالون کیلئے الف کا اثبات وحذف دونوں ہیں، اور حذف طریق کے موافق ہے۔ اور ورش کیلئے اس ایک صورت میں حذف ہی ہے۔

خلاصہ: یہ کہ اَنَا کے بعد فتحہ وضمہ والا ہمزہ ہو تو قالون اور ورش دونوں بلا خلف الف پڑھتے ہیں۔ اور اگر اسکے بعد کسرہ والا ہمزہ ہو تو اس کو ورش بلا الف اور قالون دونوں طرح پڑھتے ہیں یعنی خلف ہے اور باقین تینوں میں سے کسی صورت میں بھی وصلاً الف زیادہ نہیں کرتے اور وقفاً سب الف زیادہ کرتے ہیں۔ اور اگر اَنَا ضمیر کے بعد ہمزہ وصلی ہو تو سب کیلئے الف کا حذف ہے، اس میں وصلاً دو لغت ہیں:۔ ① ہر حال میں اثبات خواہ اَنَا کے بعد ہمزہ ہو یا نہ ہو، اور یہ بنی قیس اور ربیعہ کا لغت ہے۔ ② ہر حال میں الف کا حذف، اور یہ فصیح تر ہے۔

وَنُنْشِزُهَا (ذَ)اكٍ وَّبِالرَّاءِ غَيْرُهُمْ ۵۲۲ وَصِلْ يَتَسَنَّهْ دُوْنَ هَاءٍ (شَـ)ـمَرْدَلَا

اور نُنْشِزُهَا (زاء کے ساتھ) ذَاكٍ (والے شامی کوفیین کیلئے خوشبو کی طرح) پھیلنے والا (یا روشن آگ کی طرح ظاہر) ہے اور راء سے (پڑھتے) ہیں ان (چار) کے سوا، (پس باقی تین کے لئے نُنْشِرُهَا ہے راء سے)۔ اور وصل کر تو (لَمْ) يَتَسَنَّهْ کا ھاء کے بغیر شَمَرْدَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس حال میں کہ یہ (لفظ ھاء کے حذف کے سبب) ہلکا ہے (یا اس حال میں کہ تو کریم اور لطیف ہے)۔

شرح: [۱] شامی کوفیین کیلئے زاء کیساتھ نُنْشِزُهَا ہے اور یہ اِنْشَازٌ سے ہے بمعنیٰ مردہ کی ہڈیوں کو اٹھا کر ایک دوسرے کیساتھ جوڑنا۔ دوسروں کی قراءۃ ضد سے نہیں نکل سکتی تھی، اس لئے اس کو بھی بیان کیا کہ باقی تین کیلئے نُنْشِرُهَا (راء مہملہ سے) اِنْشَارٌ بمعنیٰ مردہ کو زندہ کرنا سے مشتق ہے، یعنی ہم ان ہڈیوں میں جان ڈال کر زندہ کر دیتے ہیں۔ [۲] لَمْ يَتَسَنَّهْ (بقرہ ع ۳۵) حمزہ کسائی کیلئے وصلاً ھاء کے بغیر لَمْ يَتَسَنَّ وَانْظُرْ اور وقفاً لَمْ يَتَسَنَّهْ ہے۔ باقی پانچ کیلئے دونوں حالتوں میں ھاء ساکنہ سے ہے۔ [۳] لَمْ يَتَسَنَّهْ کی اصل باب تَفَعُّلٌ سے يَتَسَنَّنُ تھی، تین نون جمع ہونے کی وجہ سے تیسرے نون کو يَتَمَطّٰى کی طرح یاء سے بدلا جو اصل کی رو سے يَتَمَطَّطُ تھا پھر دوسری طاء کو یاء سے پھر یاء کو الف سے بدلا ایسے ہی يَتَسَنّٰى ہوا، پھر لَمْ جازم نے الف کو گرایا لَمْ يَتَسَنَّ ہوا۔ اسکے آخر میں ھاء سکتہ زائد کی حمزہ کسائی کیلئے وصلاً ھاء کے بغیر اصل کی بناء پر ہے اور ھاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے والوں کیلئے یہ ھاء سکتہ ہے اور اس کی بھی گنجائش ہے کہ یہ ھاء اصلی یعنی فعل کا لام کلمہ ہو، اس صورت میں یہ تَسَنُّھَا سے مشتق ہوگا، اور لَمْ جازم نے ھاء کو ساکن کر دیا، اس تقدیر پر اسکی اصل سَنِهَ (س) سَنَهًا (بہت برسوں والا ہونا) ہے۔

وَبِالْوَصْلِ قَالَ اعْلَمْ مَّعَ الْجَزْمِ (شَـ)افِعٌ ۵۲۳ فَصُرْهُنَّ ضَمُّ الصَّادِ بِالْكَسْرِ (فُـ)ـصِّلَا

اور (ہمزہ) وصلی کیساتھ (نیز میم کے) جزم کیساتھ قَالَ اعْلَمْ (ہونے کی حالت میں) شَافِعٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے آئندہ آیت کے وَاعْلَمْ کیساتھ) جفت بن جانے والا ہے، (پس باقی پانچ کیلئے اَعْلَمُ ہے ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے۔ اور) فَصُرْهُنَّ جو ہے (اس میں) صاد کا ضمہ کسرہ کے ذریعہ فُصِّلَا (والے حمزہ کیلئے) واضح کر دیا گیا ہے (فَصِرْهُنَّ اور باقی چھ کیلئے صاد کا ضمہ ہے فَصُرْهُنَّ)۔

تشریح: [۱] نافع مکی بصری شامی عاصم کیلئے قَالَ اَعْلَمُ ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے واحد متکلم کا صیغہ ہے اور حمزہ کسائی کیلئے اِعْلَمْ ہمزہ وصلی مکسور اور میم کے سکون سے امر کا صیغہ ہے، پس وصل کی حالت میں ہمزہ وصلی حذف ہو جائیگا اور ابتداء کی صورت میں ہمزہ مکسور ہوگا۔ [۲] فَصُرْهُنَّ (بقرہ ع ۳۵) حمزہ کیلئے فَصِرْهُنَّ صاد کے کسرہ سے ہے۔ صَارَ یَصِیْرُ صَیْرًا (قطع کرنا) سے صِرْ امر کا صیغہ ہے اور هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب کی ہے۔ باقی چھ کیلئے صُرْ صاد کے ضمہ سے ہے۔ صَارَ یَصُوْرُ صَوْرًا (قطع کرنا، مائل کرنا) امر کا صیغہ ہے۔

وَجُزْءًا وَّجُزْءٌ ضَمَّ الْاِسْكَانِ (صِـ)ـفْ وَحَيْثُ ۵۲۴ شُمَا أُكْلُهَا (ذِ)كْرًى وَفِي الْغَيْرِ (ذُ)وْ (حُـ)ـلَا

اور جُزْءًا (یہاں ع ۳۵ میں اور زخرف ع ۱ میں) اور جُزْءٌ (حجر ع ۳) جو ہے، تو (ان تینوں میں زاء کے اسکان کے (بجائے) ضمہ کو صِفْ (والے شعبہ کیلئے) بیان کر دے، (پس ان کیلئے تینوں جگہ زاء کا ضمہ اور باقیین کیلئے زاء کا سکون ہے)۔ اور جس جگہ بھی آئے اُكُلُهَا (واحد مؤنث غائب کی ضمیر کی طرف مضاف ہوکر) ذِكْرًى (والے شامی کوفیین کیلئے) اس حال میں کہ تو (اسکان کے بجائے ضمہ کو) یاد کرنے والا ہو۔ اور (اس اُكُلُهَا کے سوا (اسکے دوسرے الفاظ اُكُلُهٗ، اَلْاُكُلِ، اُكُلٍ) میں (یعنی جو مؤنث کی ضمیر کی طرف مضاف نہ ہوں، یہی اسکان کے بجائے ضمہ) ذُوْ حُلَا (والے شامی کوفیین بصری کیلئے) زینتوں والا ہے۔

تشریح: [۱] جُزْءًا دو جگہ اور جُزْءٌ ایک جگہ شعبہ کیلئے زاء کے ضمہ سے اور باقیین کیلئے زاء کے اسکان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس میں ضمہ حجازی اور سکون تمیم کا لغت ہے۔ [۲] أُكُلُهَا واحد مؤنث غائب کی ضمیر کے ساتھ چار جگہ (بقرہ ع ۳۶، رعد ع ۵، ابراہیم ع ۴ اور کہف ع ۵) میں آیا ہے۔ اس میں شامی کوفیین کیلئے کاف کا ضمہ اور نافع مکی بصری کیلئے کاف کا سکون ہے۔ اور جو مؤنث کی ضمیر کے علاوہ ہو اس میں ہر جگہ مدنی مکی کیلئے کاف کا سکون اور باقین کے لئے کاف کا ضمہ ہے اور اس میں بھی ضمہ حجازی اور سکون تمیم کا لغت ہے۔

وَفِي رُبْوَةٍ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَهٰهُنَا ۵۲۵ عَلٰى فَتْحِ ضَمِّ الرَّاءِ (نَـ)بَّهْتُ (كُـ)فَّلَا

اور رُبْوَةٍ میں (یعنی قَدْ اَفْلَحَ ع ۳) میں اور یہاں (بقرہ ع ۳۶ میں دونوں جگہ) رار کے ضمہ کے فتحہ (سے بدل دینے) پر نَبَّهْتُ كُفَّلَا (والے عاصم شامی کیلئے) آگاہ کر دیا ہے میں نے (قرارۃ کی حفاظت کے) ذمہ داروں کو، (پس ان دو کیلئے رَبْوَةٍ رار کے فتحہ سے اور باقین کیلئے رار کے ضمہ سے رُبْوَةٍ ہے۔ یہ اونچی جگہ کے معنیٰ میں ہے اور اس میں رار کا فتحہ اور ضمہ دونوں لغت ہیں)۔

وَفِي الْوَصْلِ لِلْبَزِّيِّ شَدِّدْ تَيَمَّمُوْا ۵۲۶ وَتَاءَ تَوَفّٰى فِي النِّسَا عَنْهُ مُجْمِلَا

اور وصل میں بزی (ہی) کیلئے تشدید سے پڑھ تو (وَلَا) تَّيَمَّمُوا (الْخَبِيْثَ بقرہ ع ۳۷ کی تار) کو۔ اور (اِنَّ الَّذِيْنَ) تَّوَفّٰهُمُ (الْمَلٰٓئِكَةُ) کی تار کو (بھی) نسآر (ع ۱۴) میں ان ہی (بزی) کیلئے (تشدید سے پڑھ)، اس حال میں کہ تو عمدہ کام کرنے والا ہو۔

وَفِيْ اٰلِ عِمْرٰنٍ لَّهُ لَا تَفَرَّقُوْا ۵۲۷ وَالَانْعَامُ فِيْهَا فَتَّفَرَّقَ مُثِّلَا

اور آل عمران (ع ۱۱) میں (وَ) لَا تَّفَرَّقُوْا (کی تار کی تشدید بھی) ان ہی (بزی) کیلئے ہے۔ اور انعام (ع ۱۹) جو ہے، اس میں فَتَّفَرَّقَ (کی تار کی تشدید بھی انہیں کیلئے) ہے، یہ (مذکور ناقلین کے ذہنوں میں) صورت بنا دیا گیا ہے۔

وَعِنْدَ الْعُقُوْدِ التَّاءُ فِيْ لَا تَعَاوَنُوْا ۵۲۸ وَيَرْوِيْ ثَلَاثًا فِيْ تَلَقَّفُ مُثَّلَا

اور عقود (مائدہ ع ۱) میں (وَ) لَا تَّعَاوَنُوْا میں (بھی) تار (کی تشدید ان ہی کیلئے) ہے۔ اور نقل کرتے ہیں یہ (بزی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هِیَ) تَّلَقَّفُ (اعراف ع ۱۴ وشعراء ع ۳ یَمِیْنِكَ تَّلَقَّفُ طٰہٰ ع ۳) میں (بھی ایسی) تین (تاءات کی تشدید) کو، جو (تینوں ناقلین کے ذہنوں میں) حاضر (یعنی معین) ہیں۔

تَنَزَّلُ عَنْهُ اَرْبَعٌ وَّتَنَاصَرُوْ ۵۲۹ نَ نَارًا تَلَظّٰی اِذْ تَلَقَّوْنَ ثُقِّلَا

(اور) تَنَزَّلُ (کی تاء کی تشدید بھی) ان ہی (بزی) سے ہے (اور یہ تَنَزَّلُ) چار ہیں (جو مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ حجر ع ۱ اور دو جگہ مَنْ تَّنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ تَّنَزَّلُ شعراء ع ۱۱، اور شَهْرٍ تَّنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ قدر میں واقع ہیں)۔ اور (لَا) تَّنَاصَرُوْنَ (صٰفّٰت ع ۲ اور) نَارًا تَّلَظّٰی (لیل اور) اِذْ تَّلَقَّوْنَ (نور ع ۲ کی تاء) کو (بھی) ان ہی نے تشدید سے پڑھا ہے۔

تَكَلَّمُ مَعْ حَرْفَیْ تَوَلَّوْا بِهُوْدِهَا ۵۳۰ وَفِیْ نُوْرِهَا وَالِامْتِحَانِ وَبَعْدَ لَا

(اور اس لَا) تَّكَلَّمُ (ھود ع ۹ کی تاء کو بھی تشدید سے پڑھ) جو تَوَلَّوْا کے ان دونوں موقعوں کے ساتھ ہے جو ان (سورتوں) میں کی ھود میں ہیں اور ان (سورتوں) میں کی نور اور ممتحنہ میں۔ اور لَا کے بعد انفال میں بھی (تَوَلَّوْا کی تاء کو تشدید سے پڑھ، پس تَوَلَّوْا میں پانچ جگہ تشدید ہے:۔ وَاِنْ تَّوَلَّوْا ھود ع ۱، فَاِنْ تَّوَلَّوْا ھود ع ۵ و نور ع ۷، اَنْ تَّوَلَّوْهُمْ ممتحنہ ع ۲، وَلَا تَّوَلَّوْا انفال ع ۳ میں)۔

فِی الْاَنْفَالِ اَیْضًا ثُمَّ فِیْهَا تَنَازَعُوْا ۵۳۱ تَبَرَّجْنَ فِی الْاَحْزَابِ مَعْ اَنْ تَبَدَّلَا

(فِی الْاَنْفَالِ اَیْضًا کا ترجمہ گزر گیا)۔ (اور وَلَا) تَّنَازَعُوْا اسی (انفال ع ۶) میں (اور وَلَا) تَّبَرَّجْنَ (کی تاء) کو (بھی) (احزاب ع ۸) میں تشدید سے پڑھ) جو (وَلَا) اَنْ تَّبَدَّلَ (احزاب ع ۶ کی تاء کی تشدید) کیساتھ ہے۔

وَفِی التَّوْبَةِ الْغَرَّاءِ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْ ۵۳۲ نَ عَنْهُ وَجَمْعُ السَّاكِنَیْنِ هُنَا انْجَلَا

وَقُلْ فِی التَّوْبَةِ: اور تو کہہ دے روشنی والی توبہ (ع ۷) میں هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ (کی تاء کی تشدید بھی) ان ہی (بزی) سے ہے۔ اور (وہ) اجتماعِ ساکنین (جن میں سے پہلا ساکن صحیح ہے، جن کو بعض عَلٰی غَیْرِ حَدِّهِمَا بھی کہتے ہیں) یہاں (هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ پر) ظاہر (اور ختم) ہو گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَمَیَّزُ یَرْوِیْ ثُمَّ حَرْفَ تَخَیَّرُوْ ۵۳۳ نَ عَنْهُ تَلَهّٰی قَبْلَهُ الْهَاءَ وَصَّلَا

(اور تَکَادُ) تَّمَیَّزُ (ملک ع ا کی تاء کی تشدید) کو (بھی) روایت کرتے ہیں وہ (بزی) پھر (لَمَّا) تَّخَیَّرُوْنَ (نٓ والقلم ع ۲) کے کلمہ (کی اور) عَنْهُ تَّلَهّٰی (عبس کی تاء کی تشدید) کو (بھی روایت کرتے ہیں۔ اور) اس (تَلَهّٰی) سے پہلے (عَنْهُ کی) ھاء کو (بھی) صلہ سے پڑھا ہے انہوں نے (یعنی بزی نے، پس صلہ کی صورت میں مدلازم ہوگا)۔

وَفِی الْحُجُرَاتِ التَّاءُ فِیْ لِتَّعَارَفُوْا ۵۳۴ وَبَعْدَ وَلَا حَرْفَانِ مِنْ قَبْلِهٖ جَلَا

اور حجرات (ع ۲) میں لِتَّعَارَفُوْا میں (بھی) تاء (کی تشدید انہیں کیلئے) ہے۔ اور (اسی سورۃ کے اسی رکوع میں) وَلَا کے بعد (بھی ایسے) دو کلمہ ہیں جو اس (لِتَّعَارَفُوْا) سے پہلے ہیں، (ان میں بھی) ان ہی (بزی) نے (تاء کی تشدید کو) ظاہر کیا ہے، (اور وہ دو کلمے وَلَا تَّنَابَزُوْا اور وَلَا تَّجَسَّسُوْا ہیں اور یہ تینوں حجرات ع ۲ میں ہیں)۔

وَکُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الَّذِیْ مَعْ تَفَکَّهُوْ ۵۳۵ نَ عَنْهُ عَلٰی وَجْهَیْنِ فَافْهَمْ مُّحَصِّلَا

اور (وہ) کُنْتُمْ تَّمَنَّوْنَ (آل عمران ع ۱۴) جو (فَظَلْتُمْ) تَّفَکَّهُوْنَ (واقعہ ع ۲) کیساتھ ہے، (ان دونوں میں سے ہر ایک) ان (بزی) سے دو وجوہ پر ہے (بلا تشدید اور مد سے اور تاء کی تشدید اور مد سے)، پس تو سمجھ لے (ان دونوں میں تاء کی تشدید والی وجہ کو)، اس حال میں کہ تو حاصل کرنے والا ہو۔

شرح: [۱] شعر ۵۲۶ سے ۵۳۴ تک کے اشعار میں بیان ہونے والی اکتیس تاءات کی تشدید اس صورت میں ہے کہ تاء والے کلمہ کو ماقبل کیساتھ ملا کر پڑھا جائے، پس اگر ان تاءات سے اعادہ کریں اور ماقبل سے جدا کر دیں تو اس صورت میں تاء پر تشدید نہ ہوگی۔ یہ قید وَفِی الْوَصْلِ شعر ۵۲۶ سے معلوم ہوئی۔ [۲] ان کلمات میں تشدید کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں دو تاء تھیں:۔ پہلی مضارع کی اور دوسری باب کی، اجتماعِ مثلین کے سبب ثقل ہو رہا تھا پہلی کا دوسری میں ادغام کر دیا۔ [۳] اگر تشدید والی تاء سے پہلے ھاء ضمیر ہو یا میم جمع کا تو دونوں میں بزی کے لئے حسب قاعدہ صلہ بھی ہوگا مد لازم کلمی کیساتھ۔ [۴] اجتماعِ ساکنین علی حدہٖ کے بارے میں نحاۃ کے تین قول ہیں:۔ (۱) پہلا ساکن مدہ ہو اور دوسرا مدغم ہو جیسے وَلَا تَّیَمَّمُوْا (۲) صرف دوسرے کا مدغم ہونا کافی ہے جیسے هَلْ تَّرَبَّصُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ صرف اول کا مدہ ہونا کافی ہے جیسے مَحۡیَآیَ میں قالون کی قراءۃ اسی کے موافق ہے، لیکن نمبر ایک مشہور تر اور اکثر کا مذہب ہے۔ اور صحیح قراءات کے پیش نظر تینوں قول صحیح ہیں لیکن اکثر کی نظر کثرت استعمال پر ہے۔

تنبیہ: کُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ (ال عمران ع ۱۴) اور فَظَلۡتُمۡ تَفَکَّهُوۡنَ (واقعہ ع ۲) ان دو کلمات میں خلف ہے لیکن ان دونوں میں تاء کی تشدید نظم و تیسیر کے طرق سے نہیں ہے، اسلئے ان کو بلا تشدید پڑھنا اَولیٰ ہے۔

نِعِمَّا مَعًا فِي النُّوۡنِ فَتۡحٌ (كَـمَا (شَـفَا ۵۳۶ وَاِخۡفَاءُ كَسۡرِ الۡعَيۡنِ (صِـيۡغَ (بِـهٖ (حُلَا

نِعِمَّا جو (یہاں ع ۳۷ و نساء ع ۸ میں) دو جگہ ہے، (اسکے) نون میں فتحہ (نقلاً اسی طرح ثابت) ہے کَمَا شَفَا (والے شامی حمزہ کسائی کیلئے) جس طرح اس (فتحہ) نے (توجیہ کی رو سے) شفا دی ہے، (کیونکہ یہ اصل کے موافق ہے، پس مدنی مکی بصری عاصم کیلئے فتحہ کی ضد سے کسرہ نکلا)۔ اور عین کے کسرہ کا اختلاس (دو تہائی کسرہ) جو ہے صِیۡغَ بِهٖ حُلَا (والے شعبہ قالون بصری کیلئے) مضبوط کیئے گئے ہیں اسکے ذریعہ زیور۔

شرح: [۱] نِعِمَّا (بقرہ ع ۳۷، نساء ع ۸) میں دونوں جگہ چار قراءتیں ہیں:۔ ① شامی حمزہ کسائی کے لئے دونوں جگہ نَعِمَّا نون کے فتحہ اور عین کے کامل کسرہ سے۔ ② قالون بصری شعبہ کیلئے نِعِمَّا نون کے کسرہ سے اور عین کے کسرہ کے اختلاس سے۔ ③ انہیں حضرات کیلئے نِعۡمَّا نون کے کسرہ اور عین کے سکون اور میم کی تشدید سے، ناظم نے عین کے سکون کو بیان نہیں کیا، پس ان کیلئے سکون بھی ثابت اور صحیح ہے۔ ④ باقی ورش مکی حفص کیلئے نِعِمَّا نون اور عین کے کامل کسرہ سے ہے اور میم کی تشدید پر سب کا اتفاق ہے۔ [۲] نِعِمَّا اصل میں نِعۡمَ مَا تھا، میم کا میم میں ادغام ہوا، اور یہ ادغام کبیر کے باب سے ہے اور نِعۡمَ فعل ماضی ہے جو زمانہ سے خالی اور جامد ہے اور مدح کی انشاء کیلئے ہے۔

وَيَا وَنُكَـفِّرُ (عَـنۡ (كِـرَامٍ وَّجَـزۡمُـهٗ ۵۳۷ (اَ)تٰى (شَـافِيًـا وَّالۡغَيۡـرُ بِالرَّفۡعِ وُكِّـلَا

اور وَیُکَفِّرُ (عَنۡکُمۡ ع ۳۷ کی یاء) عَنۡ کِرَامٍ (والے حفص شامی کیلئے) بزرگی والے سے ہے، (پس باقیین کیلئے نون ہے)۔ اور اس (کی راء) کا جزم اَتٰی شَافِیًا (والے نافع حمزہ کسائی کیلئے) آیا ہے، اس حال میں کہ یہ (جزم توجیہ کی رو سے) شفا دینے والا ہے اور ان (تین) کے سوا (مکی بصری شامی عاصم کا تلفظ راء کے) رفع سے مقرر کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ میں تین قراء تیں ہیں:۔ [۱] شامی حفص کیلئے وَيُكَفِّرُ غیب کی یاء اور راء کے رفع سے، یہ جملہ مستانفہ ہے جس کی تقدیر وَهُوَ يُكَفِّرُ ہے۔ [۲] نافع حمزہ کسائی کیلئے وَنُكَفِّرْ نون سے اور راء کے جزم سے، نون کی وجہ التفات ہے اور جزم اس لئے ہے کہ یہ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ کے محل پر معطوف ہے جو جزا ہے۔ [۳] مکی بصری شعبہ کیلئے وَنُكَفِّرُ نون اور رفع سے اور وجہ ظاہر ہے۔

وَيَحْسَبُ كَسْرُ السِّيْنِ مُسْتَقْبِلًا (سَمَا) ۵۳۸ (رِ)ضَاهُ وَلَمْ يَلْزَمْ قِيَاسًا مُّؤَصَّلَا

اور يَحْسَبُ جو ہے اس حال میں کہ یہ مستقبل (یعنی مضارع کا صیغہ) ہو (اسی سے عموم نکل آیا پس سورۃ بقرہ والے کیساتھ خاص نہیں رہا)، كَسْرُ السِّيْنِ: (اسکے) سین کا کسرہ جو ہے سَمَا رِضَاهُ (والے نافع مکی بصری کسائی کیلئے) اس کی پسندیدگی بلند ہوگئی ہے۔ اور اس (سین کے کسرہ والے يَحْسِبُ) نے لازم نہیں پکڑا (اس) قیاس کو جو (عرب اور علماء عربیت کے یہاں) اصل قرار دیا گیا ہے (کیونکہ قیاس کی رو سے غالب یہ ہے کہ جس لفظ کی ماضی میں عین کا کسرہ ہو، اس کے مضارع میں فتحہ آتا ہے۔ رہا دونوں میں عین کا کسرہ؟ سو وہ صرف چند افعال حَسِبَ يَحْسِبُ، نَعِمَ يَنْعِمُ، يَئِسَ يَائِسُ میں آیا ہے)۔

شرح: يَحْسَبُ چاہے مضارع کے جس صیغہ سے آئے جیسے يَحْسِبُ، يَحْسِبُوْنَ، يَحْسِبَنَّ اس میں ہر جگہ نافع ابن کثیر بصری کسائی کیلئے سین کا کسرہ اور شامی عاصم حمزہ کیلئے سین کا فتحہ ہے۔ اور اس میں سین کا کسرہ اور فتحہ دونوں لغت ہیں اور حَسِبَ ماضی میں سب کیلئے کسرہ ہی ہے۔

وَقُلْ فَأْذَنُوْا بِالْمَدِّ وَاكْسِرْ (فَـ)ـتًى (صَـ)ـفَا ۵۳۹ وَمَيْسَرَةٍ بِالضَّمِّ فِي السِّيْنِ (اُ)صِّلَا

اور پڑھ تو فَأْذَنُوْا کو مد سے (یعنی ہمزہ ساکنہ کو فتحہ دے کر اسکے بعد ایک الف زیادہ کر دے) اور (اس کے ذال کو) کسرہ دے فَتًى صَفَا (والے حمزہ شعبہ کیلئے)، اس حال میں کہ تو (ایسا) قوی (جوان) ہے جو (کدورتوں سے) صاف ہوگیا ہے، (پس ان دونوں کیلئے فَآذِنُوْا ہے) اور مَيْسُرَةٍ سین میں ضمہ دینے کے ساتھ اُصِّلَا (والے نافع کیلئے) اصل قرار دیا گیا ہے۔

شرح: [۱] حمزہ اور شعبہ کے لئے فَآذِنُوْا ہمزہ مفتوح اور اس کے بعد الف اور ذال کے کسرہ سے اٰذَنَ يُؤْذِنُ اِيْذَانًا (خبردار کرنا) سے ہے جس کے معنٰی ہیں کہ اپنے ماسوا کو جو سود لینے پر تلے ہوئے ہیں، اللہ اور رسول کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑائی سے خبردار کر دو۔ اور باقیین کیلئے فَأْذَنُوْا ہے، ہمزہ کے سکون، الف کے حذف اور ذال کے فتحہ سے اَذِنَ یَأْذَنُ اَذَنًا (خبردار ہونا) سے ہے یعنی اللہ اور رسول کی جنگ سے خبردار ہو جاؤ۔ [۲] نافع کے لئے مَیْسُرَةٍ سین کے ضمہ سے اور باقی چھ کیلئے مَیْسَرَةٍ سین کے فتحہ سے ہے اور یہ دونوں قراءتیں یَسَارٌ بمعنیٰ آسانی فراخی سے اسم ہے اور اس میں ضمہ اور فتحہ دو لغت ہیں۔

وَتَصَّدَّقُوْا خِفُّ (نَّـ)ـمَا تَرْجِعُوْنَ قُلْ ۵۴۰ بِضَمٍّ وَّفَتْحٍ عَنْ سِوٰی وَلَدِ الْعَلَا

اور تَصَدَّقُوْا (صاد کی ایسی) تخفیف والا ہے نَمَا (والے عاصم کے لئے) جو بلند ہو گئی ہے۔ (باقی چھ کیلئے صاد پر تشدید ہے)۔ قُلْ تَرْجِعُوْنَ: (اور) تو کہہ دے تُرْجَعُوْنَ (تاء کے) ضمہ اور (جیم کے) فتحہ کے ساتھ ہے عَلَاء کے بیٹے (ابو عمرو) کے سوا (باقی چھ) سے، (پس بصری کیلئے تاء کا فتحہ اور جیم کا کسرہ ہے تَرْجِعُوْنَ)۔

شرح: [۱] تَصَدَّقُوْا اصل میں تَتَصَدَّقُوْا تھا باب تَفَعُّل سے، عاصم کی قراءۃ میں تخفیفاً ایک تاء محذوف ہے۔ دوسروں کی قراءۃ میں تاء کا صاد میں ادغام ہوا ہے۔ [۲] تُرْجَعُوْنَ فعل مجہول ہے فعل کی نسبت فاعل حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف ہے کیونکہ اس کی اصل یَرْجِعُكُمُ اللّٰهُ تھی، اختصار کیلئے فعل کو مجہول بنا دیا اور معروف میں اسناد مجازی فاعل کی طرف ہے نیز معروف رَجَعَ لازم سے اور مجہول متعدی سے ہے۔

وَفِیْ اَنْ تَضِلَّ الْكَسْرُ (فَـ)ـازَ وَخَفَّفُوْا ۵۴۱ فَتُذْكِرَ (حَقًّا) وَّارْفَعِ الرَّا (فَـ)ـتَعْدِلَا

اور اَنْ تَضِلَّ (ع ۳۹) میں (ہمزہ کا) کسرہ فَازَ (والے حمزہ کیلئے) کامیاب ہو گیا ہے، (پس باقیین کیلئے ہمزہ کا فتحہ ہے)۔ اور ان (ناقلین نے) تخفیف سے پڑھا ہے فَتُذْكِرَ کو، (اسی طرح) حَقًّا (والے مکی بصری کے لئے) یہ (تخفیف) خوب ثابت کر دی گئی ہے، (پس باقیین کیلئے ذال کا فتحہ اور کاف کی تشدید ہے)۔ اور رفع دے تو راء کو فَتَعْدِلَا (والے حمزہ کیلئے) تاکہ تو (اس رفع کے ذریعہ کلام کی ترکیب کو) درست کر دے، (پس باقیین کیلئے راء کا نصب ہے)۔

شرح: [۱] حمزہ کیلئے اِنْ تَضِلَّ ہمزہ کے کسرہ سے ہے، اس صورت میں یہ جملہ شرطیہ ہوگا اور باقیین کیلئے اَنْ تَضِلَّ ہمزہ کے فتحہ سے ہے اور یہ علت ہے، کہ ایک عورت کے بھول جانے پر دوسری عورت یاد دلانے کا سبب ہے۔ [۲] [الف] مکی بصری کیلئے فَتُذْكِرَ تخفیف اور نصب سے ہے اور یہ اِذْكَارٌ (اِفْعَالٌ) سے ہے۔ [ب] حمزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے فَتُذَکِّرُ تشدید اور رفع سے ہے، تَذْکِیْرٌ (تَفْعِیْلٌ) سے اور اَذْکَرَ اور ذَکَّرَ دونوں ہم معنیٰ ہیں جیسے اَنْزَلَ اور نَزَّلَ۔ ابن نافع شامی عاصم کسائی کے لئے تشدید اور نصب سے۔ پس حمزہ کیلئے اِنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرُ اور مکی بصری کیلئے اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذْكِرَ۔ باقی چار کیلئے اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ۔ پس فَتُذَكِّرُ رفع کیساتھ اِنْ تَضِلَّ کی جزاء بن جائیگا اور نصب کی صورت میں اَنْ تَضِلَّ پر معطوف ہوگا۔

تِجَارَةٌ نِ انْصِبْ رَفْعَهٗ فِي النِّسَا (ثَ)وٰى ۵۴۲ وَحَاضِرَةٌ مَّعْهَا هُنَا عَاصِمٌ تَلَا

تِجَارَةً (عَنْ تَرَاضٍ) جو ہے تو اسکے رفع کو نصب سے بدل دے نساء (ع ۵) میں، ثَوٰى (والے کوفیین کیلئے) یہ (نصب) قائم (اور صحیح) ہوگیا ہے۔ اور حَاضِرَةٌ کو اس (تِجَارَةٌ) کیساتھ یہاں (بقرہ ع ۳۹ میں یعنی دونوں کو فقط) عاصم نے (رفع کے بجائے نصب سے) پڑھا ہے۔

شرح: [۱] عاصم کیلئے تِجَارَةً حَاضِرَةً (بقرہ ع ۳۹) دونوں کی تاء کا نصب ہے۔ اور تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ نساء ع ۵ میں ان کے لئے صرف تِجَارَةً کی تاء کا نصب ہے۔ [۲] حمزہ کسائی کیلئے بقرہ میں دونوں اسموں کا رفع رَفْعَهٗ پر معطوف ہونے سے نکلا اور نساء میں نصب ہے۔ [۳] غیر کوفیین کیلئے دونوں سورتوں میں رفع ہے۔

فائدہ: تِجَارَةً کے نصب کی تقدیر پر تَكُوْنَ ناقصہ ہے اور اس کا اسم هِيَ مستتر ہے اور تِجَارَةً خبر ہے۔ اور رفع کی تقدیر پر تَكُوْنَ کو اگر ناقصہ کہیں تو تِجَارَةٌ اسکا اسم اور تُدِيْرُوْنَهَا اس کی خبر ہوگی۔ اور تَكُوْنَ تامہ بھی ہوسکتا ہے اَیْ تَحْصُلُ تِجَارَةٌ، اب تُدِيْرُوْنَهَا کو صفت کہیں گے۔

وَ(حَقُّ) رِهٰنٌ ضَمُّ كَسْرٍ وَّفَتْحَةٍ ۵۴۳ وَقَصْرٌ وَّيَغْفِرْ مَعْ يُعَذِّبْ (سَمَا) الْعُلَا

اور حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے) فَرِهٰنٌ (ع ۳۹ کی جمع) کا حق (اس کی راء کے) کسرہ اور (ہاء کے) فتحہ کا ضمہ سے بدل دینا اور قصر (ہاء کے بعد والے الف کا حذف کردینا) ہے (یعنی رِهٰنٌ کی جمع کا جو واقع میں جمع الجمع ہے صحیح ہونا اس پر موقوف ہے کہ راء کے کسرہ اور ہاء کے فتحہ دونوں کو ضمہ سے بدل دیں اور ہاء کے بعد والے الف کو حذف کردیں، پس ان دونوں کیلئے فَرُهُنٌ ہے اور باقی پانچ کے لئے فَرِهٰنٌ راء کے کسرہ اور ہاء کے فتحہ اور الف سے اور یہ رَهْنٌ مصدر کی جمع ہے)۔ اور (وہ) فَيَغْفِرُ (لِمَنْ يَّشَآءُ ع ۴۰) جو وَيُعَذِّبُ کیساتھ ہے، (ان دونوں میں) سَمَا الْعُلَا شَذًا (والے مدنی مکی بصری حمزہ کسائی کیلئے راء اور باء کے) جزم کی تیز لپٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی خوشبو بلند مرتبوں سے (بھی) بلند ہوگئی ہے، (پس شامی عاصم کیلئے رفع ہے)۔

(شَذَا الْجَزْمِ وَالتَّوْحِيْدُ فِيْ وَكِتٰبِهٖ ٥٤٤ (شَرِيْفٌ وَّفِي التَّحْرِيْمِ جَمْعُ (حِمًى (عَلَا

(شَذَا الْجَزْمِ کا ترجمہ گزر گیا ہے)۔ اور وَكِتٰبِهٖ (ع ۴۰) میں توحید شَرِيْفٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے) شرافت والی ہے، (باقی پانچ کیلئے جمع ہے)۔ اور تحریم (ع ۲ کے وَكِتٰبِهٖ وَكَانَتْ) میں حِمًى عَلَا (والے بصری حفص کیلئے ایسی) حفاظت (والوں) کی جمع ہے جو بلند ہوگئی ہے۔

مفہوم: [۱] مکی بصری کیلئے فَرُهُنٌ راء اور ھاء دونوں کے ضمہ سے اور الف کے حذف سے رِهٰنٌ کی جمع الجمع ہے اور باقی پانچ کیلئے فَرِهٰنٌ راء کے کسرہ اور ھاء کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے ہے جو رَهْنٌ کی جمع ہے۔ اور ابو عبید کہتے ہیں کہ رُهُنٌ رَهْنٌ کی جمع ہے جیسے سَقْفٍ سُقُفٍ کی جمع ہے۔ [۲] فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مدنی مکی بصری حمزہ کسائی کیلئے راء اور باء کے جزم سے ہے اور شامی عاصم کیلئے دونوں کا رفع ہے، جزم کی صورت میں دونوں کلمات يُحَاسِبْكُمْ پر معطوف ہیں اور رفع کی تقدیر پر لغوی استیناف ہے، جسکے معنیٰ ہیں مابعد کا ماقبل سے لفظی تعلق نہ ہونا، پس تقدیر فَهُوَ يَغْفِرُ ہے۔ [۳] حمزہ کسائی کیلئے بقرہ ع ۴۰ میں كِتٰبِهٖ میں توحید ہے اور باقین کیلئے جمع ہے اور تحریم والے وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ میں بصری حفص کیلئے جمع ہے اور باقین کیلئے توحید ہے۔
وَكِتٰبِهٖ: كِتٰب كَتَبَ کا مصدر ہے اور كِتٰبٌ کی جمع كُتُبٌ ہے۔

وَبَيْتِيْ وَعَهْدِيْ فَاذْكُرُوْنِيْ مُضَافُهَا ٥٤٥ وَرَبِّيْ وَبِيْ مِنِّيْ وَاِنِّيْ مَعًا حُلَا

اور بَيْتِيَ (لِلطَّآئِفِيْنَ) اور عَهْدِي (الظّٰلِمِيْنَ دونوں ع ۱۵ میں اور) فَاذْكُرُوْنِيْٓ (اَذْكُرْكُمْ ع ۱۸) اور رَبِّيَ (الَّذِيْ ع ۳۵) اور بِيْ (لَعَلَّهُمْ ع ۲۳ اور) مِنِّيْ (اِلَّا ع ۳۳) اور (وہ) اِنِّيْٓ (اَعْلَمُ) جو (ع ۴ میں) دو (ملکر آنے والے) ہیں، (یہ آٹھوں) مُضَافُهَا: اس (سورہ بقرہ کی) اضافت کی یاءات ہیں (اور یہ سب) زیوروں والی ہیں۔

مفہوم: ان آٹھ یاءات میں سے [۱] میں مدنی ہشام حفص کیلئے فتحہ [۲] میں حفص حمزہ کیلئے وصلاً سکون و حذف [۳] میں مکی کیلئے فتحہ [۴] میں حمزہ کیلئے سکون و حذف [۵] میں ورش کیلئے فتحہ [۶] مدنی بصری کیلئے فتحہ [۷] [۸] میں مدنی مکی بصری کیلئے فتحہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ

وَاِضْجَاعُكَ التَّوْرٰىةَ (مَـا (رُ)دَّ (حُـسْنُـهُ ۵۴۶ وَقُلِّلَ (فِـى (جَـوْدٍ وَّبِـالْخُلْفِ (بَـلِّلَا

اور تیرا اَلتَّوْرٰىةَ (کے الف) کو (ہر جگہ) امالہ محضہ سے پڑھنا جو ہے، مَـارُدَّ حُسْنُهُ (والے ابن ذکوان کسائی بصری کے لئے) نہیں رد کی گئی اس (اضجاع) کی خوبی۔ اور امالہ بین بین (یعنی تقلیل) سے پڑھا گیا ہے یہ (تَوْرٰىةَ کا الف) فِـى جَوْدٍ (والے حمزہ وورش کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (تقلیل) تیز بارش میں ہے۔ اور خلف کیساتھ بَلِّلَا (والے قالون کیلئے اپنے قاری کو) ترکر دیا ہے اس تقلیل نے۔ (جَوْدٌ بمعنیٰ تیز بارش)۔

مفہوم: [۱] اَلتَّوْرٰىةَ میں ہر جگہ (۱) بصری ابن ذکوان کسائی کیلئے امالہ محضہ (۲) ورش حمزہ کیلئے تقلیل (۳) قالون کیلئے فتحہ اور تقلیل دونوں، مگر تقلیل تیسیر کے طریق کے خلاف ہے (۴) مکی ہشام عاصم کیلئے صرف فتحہ ہے۔ [۲] تَوْرٰىةَ عبرانی لغت ہے جو اصل میں تَوْرِوَةٌ تھا پھر اس کو عربی بنالیا، پس یہ اصل میں عجمی لفظ ہے اور ایسے ہی انجیل بھی۔

وَفِى تُغْلَبُوْنَ الْغَيْبُ مَعْ تُحْشَرُوْنَ (فِـى ۵۴۷ (رِ)ضًى وَّتَـرَوْنَ الْغَيْبُ (خُـصَّ وَخُلِّـلَا

اور (اس) سَيُغْلَبُوْنَ میں جو (وَ) يُحْشَرُوْنَ سمیت ہے (دونوں میں) غیب (کی یاء) ہے فِـى رِضًى (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (غیب) پسندیدہ (وجہ) میں ہے اور (باقی پانچ کیلئے دونوں میں خطاب کی تاء ہے)۔ اور يَرَوْنَهُمْ جو ہے (اس میں) غیب (کی یاء) ہے خُصَّ (والے غیر نافع کیلئے)، یہ (غیب سے پڑھنا) خاص کر دیا گیا ہے اور (خوب) خاص کر دیا گیا ہے، (پس نافع کیلئے اس میں خطاب کی تاء ہے)۔

مفہوم: [۱] سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ (ع ۲) دونوں میں حمزہ کسائی کے لئے غیب کی یاء ہے سَيُغْلَبُوْنَ وَيُحْشَرُوْنَ باقیین کیلئے خطاب کی تاء ہے۔ [۲] كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ (ع ۲) میں غیر نافع (چھ) کے لئے غیب کی یاء اور نافع کیلئے خطاب کی تاء ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَرِضْوَانُ نِ اضْمُمْ غَيْرَ ثَانِي الْعُقُوْدِ كَسْـ ۵۴۸ ـرَهٗ (صِـ)ـحَّ اِنَّ الدِّيْنَ بِالْفَتْحِ (رُ)فِّلَا

اور رِضْوَانٌ (کا ہرایک لفظ) جو ہے اُضْمُمْ کَسْرَهٗ: ضمہ سے بدل دے تو اس (کی راء) کے کسرہ کو (ہر جگہ) غَيْرَ ثَانِي الْعُقُوْدِ: سوائے مائدہ کے دوسرے (رِضْوَان یعنی رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ ع ۳) کے صِحَّ (والے ابوبکر کیلئے) یہ (کسرہ کے بجائے ضمہ بھی قلیل ہونے کے باوجود لغت کی رو سے) صحیح ہوگیا ہے، (پس باقیین کیلئے راء کا کسرہ ہے۔ اور) اِنَّ الدِّيْنَ (ہمزہ کے) فتحہ کے ساتھ (بھی توجیہ کی رو سے) رُفِّلَا (والے کسائی کیلئے) عزت دار بنا دیا گیا ہے۔

شرح: [۱] یعنی ابوبکر کیلئے ہر جگہ رِضْوَانٌ کی راء کا ضمہ ہے رُضْوَانٌ، سوائے مائدہ (ع ۳) کے رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ کے، کہ اس میں باقیین کی طرح شعبہ کیلئے بھی کسرہ ہی ہے۔ غَيْرَ ثَانِي الْعُقُوْدِ سے استثناء بھی نکلا اور عموم بھی۔ ضمہ تمیم وقیس کا اور کسرہ اہل حجاز کا لغت ہے۔ [۲] اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ (ع ۲) میں کسائی کے لئے ہمزہ کا فتحہ ہے اَنَّ الدِّيْنَ اور باقیین کیلئے ہمزہ کا کسرہ ہے اِنَّ الدِّيْنَ۔ فتحہ کی صورت میں اَنَّ الدِّيْنَ کا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ سے بدل ہونا واضح تر ہے جو اس سے پہلی آیت میں ہے اور معنیٰ یہ ہوں گے کہ خود حق تعالیٰ نے توحید کی شہادت کی طرح اس کی بھی شہادت دی ہے کہ جو دین ان کو پسند ہے وہ اسلام ہے۔ اور اِنَّ کا کسرہ استیناف کی بناء پر ہے۔

وَفِي يَقْتُلُوْنَ الثَّانِ قَالَ يُقٰتِلُوْ ۵۴۹ نَ حَمْزَةُ وَهْوَ الْحِبْرُ سَادَ مُقَتَّلَا

اور دوسرے (وَ) يَقْتُلُوْنَ (الَّذِيْنَ کی جگہ) میں پڑھا ہے يُقٰتِلُوْنَ حمزہ نے، اور یہ (حمزہ اس فن کے عالم ہیں، سردار بن گئے ہیں اس حال میں کہ وہ خوب تجربہ کیئے ہوئے ہیں (یا تجربہ کرنے والے ہیں)۔

شرح: یعنی حمزہ کیلئے وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ (ع ۳) کی جگہ مُقَاتَلَةٌ سے يُقٰتِلُوْنَ ہے اور باقی چھ کیلئے قَتَلَ (ن) قَتْلًا سے يَقْتُلُوْنَ ہے اور یہاں دونوں قراءتیں ہم معنیٰ ہیں کیونکہ ابتداءً یہود نبیوں کو جنگ کے بغیر ہی شہید کرتے تھے اور کبھی خود ہی جنگ کرتے اور نبیوں کو شہید کرتے۔

وَفِي بَلَدٍ مَّيْتٍ مَّعَ الْمَيْتِ خَفَّفُوْا ۵۵۰ (صَـ)ـفَا (نَـ)ـفَرًا) وَّالْمَيْتَةُ الْخِفُّ (خُـ)ـوِّلَا

اور (اس) بَلَدٍ مَّيِّتٍ (اعراف ع ۷ و فاطر ع ۲) میں جو (اَلْ والے) اَلْمَيِّتَ سمیت ہے (اور یہ آل عمران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع ۳ وانعام ع ۱۲ و یونس ع ۴ و روم ع ۲ ان چار سورتوں میں ایک ہی آیت میں دو دو جگہ آیا ہے اور دو جگہ بَلَدٍ مَّیِّتٍ ہے، ان دس کے دس میں) تخفیف (اور سکون) سے پڑھا ہے ان (ناقلین) نے، صَفَا نَفَرًا (والے ابوبکر مکی بصری شامی کیلئے) یہ (تخفیف) جماعت کے اعتبار سے صاف ہوگئی ہے، (پس ان کیلئے مَیْتٍ اور اَلْمَیْتِ ہے یار کی تخفیف سے اور باقین کیلئے یار کی تشدید سے ہے۔ اور (اَلْاَرْضُ) اَلْمَیْتَۃُ (یٰس ع ۳) جو ہے تخفیف دیا گیا ہے، خُوِّلَا (والے غیر نافع کیلئے) مالک بنایا گیا ہے، (یا اَلْمَیْتَۃُ جو ہے، اس میں تخفیف واقع کی گئی ہے پس نافع کیلئے اَلْمَیِّتَۃُ ہے تشدید سے)۔

وَمَیْتًا لَّدَی الْاَنْعَامِ وَالْحُجُرَاتِ (خُـهٰذ ۵۵۱ وَمَالَمْ یَمُتْ لِلْکُلِّ جَاءَ مُثَقَّلَا

اور انعام (ع ۱۴) اور حجرات (ع ۲) میں (کَانَ) مَیْتًا (اور اَخِیْهِ مَیْتًا) کو (بھی) خُذْ (والے غیر نافع کے لئے یار کی تخفیف سے) لے لے تو، (پس یٰس ع ۳، انعام ع ۱۲، حجرات ع ۲، ان تین میں صرف نافع کے لئے اَلْمَیِّتَۃُ اور مَیِّتًا ہے یار کی تشدید سے اور باقی چھ کیلئے یار کی تخفیف ہے)۔ اور جو (لفظ مَیِّتٌ مصداق کی رو سے ابھی) مرا نہ ہو (یعنی جس کیلئے استعمال کیا گیا ہے اسمیں صفت موت ثابت نہ ہوئی ہو جیسے بِمَیِّتٍ ابراہیم ع ۳ وغیرہ) وہ (مَیِّتٌ) سب کیلئے آیا ہے مشدد ہوکر۔

شرح: ان دو شعروں میں باب کے یہ تیرہ کلمات بیان ہوئے ہیں:۔ [۱] [۲] بَلَدٍ مَّیِّتٍ دو جگہ۔ [۳] تا [۱۰] اَلْمَیِّتِ لام تعریف کیساتھ آٹھ جگہ۔ [۱۱] اَلْمَیْتَۃُ ایک جگہ۔ [۱۲] [۱۳] مَیْتًا دو جگہ۔ ان سب میں (۱) نافع کیلئے تشدید اور زیر ہے (۲) حفص حمزہ کسائی کیلئے آخری تین میں تخفیف اور پہلے دس میں تشدید ہے (۳) مکی بصری شامی شعبہ کیلئے سب میں تخفیف ہے اور اس باب کے باقی کلمات دو طرح پر ہیں:۔ [الف] وہ کلمات جو بے جان چیزوں کیلئے استعمال کیئے گئے ہیں، خواہ وہ پہلے ہی سے بے جان ہوں یا موت آجانے کے سبب بے جان ہو گئے ہوں اور ایسے کلمات آٹھ ہیں:۔ (۱) تا (۳) اَلْمَیْتَۃُ بقرہ ع ۲۱، مائدہ ع ۱، نحل ع ۱۵ (۴)(۵) مَیْتَۃٌ انعام ع ۱۶ و ع ۱۸ (۶) تا (۸) مَیْتًا فرقان ع ۵، زخرف ع ۱، قٓ ع ۱۔ ان آٹھوں میں ساتوں کیلئے تخفیف ہے۔ [ب] وہ کلمات جو جاندار چیزوں کیلئے استعمال کیئے گئے ہیں، ان میں سب کیلئے تشدید ہے اور یہ چار ہیں:۔ (۱) بِمَیِّتٍ ابراہیم ع ۳ (۲) بِمَیِّتِیْنَ صٰفّٰت ع ۲ (۳) مَیِّتٌ زمر ع ۳ (۴) لَمَیِّتُوْنَ مومنون ع ۱ اور مَیِّتُوْنَ زمر ع ۳۔

فائدہ: [۱] تشدید اور تخفیف دونوں لغت ہیں۔ [۲] بَلَدٍ مَّیِّتٍ میں لفظ بَلَدٍ کو تاء کے بغیر لائے ہیں، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بَلْدَةً مَّيْتًا نکل گیا۔ [٣] اَلْمَيْتَةُ پر لام تعریف لانے سے مَيْتَةً انعام (ع ١٦ و ع ١٨) نکل گیا۔ [٤] اَلْمَيْتَةُ بقرہ (ع ٢١) اصطلاح کے باعث ترتیب سے نکل گیا کیونکہ وہ اس سے پہلے آرہا ہے، بعض حضرات نے وضاحت کیلئے شعر ٥٥٠ اور ٥٥١ میں ترمیم کی ہے۔

وَكَفَّلَهَا الْكُوفِي ثَقِيلًا وَّسَكِّنُوا ٥٥٢ وَضَعْتُ وَضَمُّوا سَاكِنًا (صَحَّ (كُهَّفَّلَا

اور كَفَّلَهَا کو کوفی (یعنی کوفیین) نے (اس کی فار کے) مشدد ہونے کی حالت میں پڑھا ہے اور (باقی چار کیلئے تخفیف سے كَفَلَهَا ہے)۔ اور ان (ناقلین) نے ساکن پڑھا ہے وَضَعْتُ (کے عین) کو اور ضمہ دیا ہے ان ہی (ناقلین) نے (اس کی تار) ساکن کو، صَحَّ كُفَّلًا (والے شعبہ شامی کیلئے) یہ وجہ صحیح ہوگئی ہے ذمہ داروں کے اعتبار سے، (پس ان دونوں کیلئے وَضَعْتُ اور باقیین کیلئے وَضَعَتْ ہے)۔

نفوم: یعنی [١] کوفیین کیلئے كَفَّلَهَا تشدید کے ساتھ اور باقیین کیلئے تخفیف سے كَفَلَهَا (ع ٤) ہے، پس اول تَكْفِيلٌ سے اور ثانی كَفَلَ يَكْفُلُ كَفَالَةً سے ہے۔ [٢] شعبہ شامی کیلئے وَضَعْتُ اور باقیین کیلئے وَضَعَتْ ہے۔ اول واحد متکلم کا اور ثانی واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔

وَقُلْ زَكَرِيَّا دُونَ هَمْزٍ جَمِيعِهِ ٥٥٣ (صِحَابٌ) وَّرَفْعُ غَيْرُ شُعْبَةَ الْاَوَّلَا

اور پڑھ تو زَكَرِيَّا کو اسکے تمام (الفاظ) کے ہمزہ کے بغیر (ہونے کی حالت میں) یہ صِحَابٌ (والے حفص حمزہ کسائی کی قراءۃ) ہے، (پس ان کیلئے ساتوں جگہ زَكَرِيَّا ہے ہمزہ کے بغیر اور باقیین کیلئے ہمزہ کیساتھ زَكَرِيَّاءُ ہے اور ہمزہ پر مقام کے مناسب اعراب بھی جاری کرتے ہیں) اور (اسی لئے ان میں سے) ابوبکر کے سوا (باقی تمام) رفع دینے والے ہیں (اس مقام کے تین الفاظ میں سے) پہلے (زَكَرِيَّا) کو، (اس کی ضد سے نکلا کہ پہلے موقع میں شعبہ کیلئے نصب ہے)۔

نفوم: [الف] زَكَرِيَّا سات جگہ ہے۔ حفص حمزہ کسائی کیلئے ہر جگہ ہمزہ کے بغیر اور باقیین کیلئے ہر جگہ ہمزہ کے ساتھ ہے۔ [ب] پہلے موقع میں تین قراءتیں ہیں:۔ [١] حفص حمزہ کسائی کیلئے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا تشدید اور ہمزہ کے حذف اور تقدیری نصب سے۔ [٢] شعبہ کیلئے اول کی تشدید اور ثانی میں ہمزہ کا اثبات نصب کیساتھ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّاءَ۔ [٣] باقی چار کیلئے كَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ فار کی تخفیف اور ہمزہ کے رفع سے، اور اس پہلے کے سوا باقی چھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہیں:۔ ① زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ (ال عمران ع ۴) ② دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ (ال عمران ع ۴) ③ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا (مریم ع ۱) ④ يٰزَكَرِيَّا اِنَّا (مریم ع ۱) ⑤ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى (انعام ع ۱۰) ⑥ وَزَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى (انبیاء ع ۶)۔ ان میں سے نمبر ا نمبر ۲ نمبر ۴ رفع والے اور نمبر ۳ نمبر ۵ نمبر ۶ نصب والے ہیں، پس ہمزہ والے میں رفع اور نصب ظاہر ہو گا اور ہمزہ کے بغیر والے میں تقدیری ہو گا۔

وَذَكِّرْ فَنَادٰىهُ وَاَضْجِعْهُ (شَـ)اهِدًا ۵۵۴ وَمِنْ بَعْدُ اَنَّ اللّٰهَ يُكْسَرُ (فِـ)ي (كِـ)لَا

اور تو مذکر کے صیغہ سے پڑھ فَنَادٰىهُ (الْمَلٰٓئِكَةُ ع ۴) کو (یعنی تاء کے بجائے الف سے) اور اس (لفظ) کو امالہ سے (بھی) پڑھ شَاهِدًا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (اس قراءۃ کی صحت پر) گواہی دینے والا ہو، (پس باقیین کے لئے تاء سے فَنَادَتْهُ ہے)۔ اور (اس فَنَادَتْهُ کے) بعد (اسی آیت میں) اِنَّ اللّٰهَ (يُبَشِّرُكَ کا ہمزہ) جو ہے وہ کسرہ سے پڑھا جاتا ہے فِيْ كِلَا (والے حمزہ شامی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (اِنَّ اللّٰهَ ناقلین کی) حفاظت میں ہے (پس باقیین کیلئے ہمزہ کا فتحہ ہے)۔

فائدہ: [۱] جس فعل کا فاعل جمع کا صیغہ ہو اس میں تذکیر و تانیث دونوں صورتیں درست ہیں۔ [۲] وَمِنْ بَعْدُ کی قید سے اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ نکل گیا جو اس سے پہلے ہے، اور چونکہ حقیقت کی رو سے بعد والے سے وہ مراد ہے جو قریب تر ہو، اسلئے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ (ع ۵ نکل گیا کیونکہ ان دونوں میں ساتوں کیلئے کسرہ ہے۔

مَعَ الْكَهْفِ وَالْاِسْرَا يُبَشِّرُ (كَـ)مْ (سَـ)مَا ۵۵۵ (نَـ)عَمْ ضُمَّ حَرِّكْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ اَثْقَلَا

(اس سورۃ کے ع ۴ و ع ۵ کا وہ) يُبَشِّرُكِ جو کہف (ع ۱) و اسراء (ع ۱ والے يُبَشِّرُ) سمیت ہے كَمْ سَمَا نَعَمْ (والے شامی مدنی مکی بصری عاصم کیلئے) بہت (بلند ہونے کے اعتبار سے نَعَمْ کے بعد آنے والی قیود کے ساتھ) بلند ہو گیا ہے۔ (سوال مقدر کہ کیا آپ ان چار کی قیود بتائیں گے؟) ہاں! (لو ان پانچوں کیلئے یہ قیود ہیں):۔ ضمہ دے تو (ان چاروں میں یاء کو، اور باء کو فتحہ کی) حرکت دے، اور (شین کے) ضمہ کو کسرہ سے بدل دے، اس حال میں کہ یہ مشدد (بھی) ہو (پس ان پانچوں کیلئے چاروں میں يُبَشِّرُ ہے یاء کے ضمہ، باء کے فتحہ، شین کے کسرہ اور اس کی تشدید سے۔ اس کی ضد سے نکل آیا کہ باقی حمزہ کسائی کیلئے چاروں میں يَبْشُرُ ہے یاء کے فتحہ، باء کے سکون، شین کے ضمہ اور اس کی تخفیف سے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(نَـهَـمْ (عَـمَّ) فِي الشُّوْرٰى وَفِي التَّـوْبَـةِ اعْـكِسُوْا ۵۵۶ لِحَمْـزَةَ مَعْ كَافٍ مَّعَ الْحِجْرِ اَوَّلا

(سوال مقدر: کیا اس باب کے کچھ الفاظ اور بھی ہیں) نَعَمْ عَمَّ (والے عاصم نافع ابن عامر کیلئے)؟ ہاں! (پانچ اور بھی ہیں، سو) شوریٰ (ع ۳) میں یہ (یُبَشِّرُ) عام ہوگیا ہے (انہی قیود کیساتھ، پس باقی چار کیلئے اس میں یَبْشُرُ اللّٰہُ ہے نَصَرَ سے) اور توبہ (ع ۳ والے اس یُبَشِّرُهُمْ) میں (مذکورہ بالا قیود کا) تم عکس کر دو صرف حمزہ کیلئے جو (اس) کاف (مریم ع ۱ وع ۶ والے نُبَشِّرُكَ اور لِتُبَشِّرَ) کے ساتھ ہے، جو حجر (ع ۴ والے اس نُبَشِّرُكَ) کیساتھ ہے جو (سورہ حجر ع ۴ کے) پہلے موقع میں (اِنَّا نُبَشِّرُكَ) ہے (پس اول کی قید سے فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ نکل گیا، اس میں ساتوں کیلئے تشدید ہے)۔

نفوم: اس باب کے ان نو کلمات میں اختلاف ہے، جن میں سے چھ تو یُبَشِّرُ ہیں یاء سے:۔ ① ② آل عمران ع ۴ وع ۵ میں ③ اسراء ع ۱ ④ کہف ع ۱ ⑤ شوریٰ ع ۳ ⑥ توبہ ع ۳ میں اور دو نُبَشِّرُكَ ہیں نون سے ⑦ حجر ع ۴ ⑧ مریم ع ۱ میں اور ایک ⑨ لِتُبَشِّرَ مریم ع ۶ میں، پس ① حمزہ کے لئے نو کے نو میں باب نَصَرَ سے یَبْشُرُ، نَبْشُرُ، لِتَبْشُرَ ہے۔ ② مدنی شامی عاصم کیلئے سب جگہ یُبَشِّرُ، نُبَشِّرُ، لِتُبَشِّرَ ہے باب تَفْعِيْل سے۔ ③ کسائی کیلئے اول کے پانچ میں تخفیف سے حمزہ کی طرح اور باقی چار میں مدنی شامی عاصم کی طرح تشدید سے۔ ④ مکی بصری کیلئے شوریٰ میں یَبْشُرُ اللّٰہُ ہے حمزہ کسائی کی طرح تخفیف سے اور باقی آٹھ میں مدنی شامی عاصم کی طرح تشدید سے ہے۔

فائدہ: ① مبالغہ جس طرح مفعول کی کثرت ظاہر کرنے کیلئے ہوتا ہے، اسی طرح کبھی خود فعل کی قوت بتانے کیلئے بھی ہوتا ہے۔ ② بَشَّرَهٗ تشدید سے حجازی اور تخفیف سے غیر حجازی لغت ہے اور دونوں ہم معنیٰ ہیں۔

نُعَلِّمُهٗ بِالْيَاءِ (نَهَصٌّ (اَ) ئِمَّـةٍ ۵۵۷ وَبِالْكَسْرِ اِنِّيْ اَخْلُقُ (ا) عْـتَنَادَ اَفْصَلا

(وَ) يُعَلِّمُهٗ (الْكِتٰبَ ع ۵) یاء کیساتھ ہے نَصٌّ اَئِمَّةٍ (والے عاصم نافع کیلئے، یہ یاء) اماموں کی (صاف) بیان کی ہوئی ہے، (پس باقی پانچ کیلئے نُعَلِّمُهٗ ہے نون سے)۔ اور اِنِّيْ اَخْلُقُ (ع ۵ پہلے ہمزہ) کے کسرہ سے ہے اِعْتَنَادَ (والے نافع کیلئے) اس (کسرہ) نے (یا ہمزہ کے کسرہ والے اِنِّيْ نے جدائی کو) عادت بنالیا ہے (اور یہ کسرہ استیناف یا تفسیر کی بناء پر ہے)، اس حال میں کہ یہ کسرہ ترکیب میں اِنِّيْ اَخْلُقُ کو ماقبل سے جدا کر دینے والا ہے (یا یہ اِنِّيْ خوب جدا ہوگیا ہے)، پس باقی چھ کیلئے اَنِّيْ ہمزہ کے فتحہ سے ہے، جو یا تو اِسْرَآئِيْلَ اَنِّيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے یا بِاٰیَۃٍ سے بدل الکل ہونے کی بناء پر ہے، یا اس کی تقدیر وَھِیَ اَنِّیْ ہے اور اس کا محل پہلی صورت میں نصب، دوسری میں جر اور تیسری میں رفع ہے۔ فتحہ کی صورت میں مِنْ رَّبِّکُمْ پر وقف نہ ہوگا اور بدل مان کر ہمزہ کو فتحہ سے پڑھنا اولیٰ ہے)۔

فائدہ: [۱] اَفْصَلَا کو ضاد سے لکھنا درست نہیں۔ [۲] اَخْلُقُ کی قید سے اَنِّیْ قَدْ نکل گیا۔

وَفِیْ طَآئِرًا طَیْرًا بِھَا وَعُقُوْدِھَا ۵۵۸ (خُـ)صُوْصًا وَّیَاءٌ فِیْ نُوَفِّیْھِمْ (عَـ)لَا

اور طَآئِرًا میں طَیْرًا ہے اس (سورۃ ال عمران ع ۵) میں اور ان (سورتوں میں) کی مائدہ (ع ۱۵) میں (بھی) خُصُوْصًا (والے غیر نافع کیلئے)، یہ (اختلاف طَیْرًا کے ان ہی دونوں موقعوں کیساتھ) خوب خاص کر دیا گیا ہے، (پس نافع کیلئے دونوں جگہ طَآئِرًا ہے)۔ اور فَیُوَفِّیْھِمْ (ع ۶) میں (ایسی) یاء ہے جو عَلَا (والے حفص کیلئے) بلند ہوگئی ہے، (پس باقیین کیلئے نون ہے)۔

فائدہ: [۱] ان دو موقعوں کے علاوہ ہر جگہ ساتوں کیلئے یا تو طَآئِر ہے یا طَیْر ہے۔ [۲] دونوں اختلاف تلفظ سے معلوم ہوتے ہیں جو باب الاستغناء سے ہیں۔ [۳] سیبویہ کی رائے پر طَیْرًا اسم جمع ہے، جو واحد کیلئے بھی مستعمل ہے، جسکی جمع طُیُوْرٌ ہے اور اخفش کی رائے پر طَیْرًا خود طَآئِرٌ کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ کی جمع صَحْبٌ اور رَاکِبٌ کی جمع رَکْبٌ اور اَطْیَارٌ جمع الجمع ہے۔ [۴] نافع کی قراءۃ پر واحد اور باقیین کی قراءۃ پر جنس مراد ہے۔

وَلَا اَلِفَ فِیْ ھَا ھَاَنْتُمْ (زَ)کَا (جَـ)ـنًا ۵۵۹ وَسَھِّلْ (اَ)خَا (حَـ)ـمْدٍ وَّکَمْ مُّبْدِلٍ (جَـ)ـلَا

اور الف نہیں ہے ھَاَنْتُمْ کی ھاء میں (یعنی ھاء کے بعد ہر جگہ) زَکَا جَنًا (والے قنبل ورش کیلئے) یہ (الف کا حذف) پاک ہوگیا ہے میوہ کے اعتبار سے (یا یہ حذف میوہ کی رو سے بہت ہوگیا ہے، پس باقیین کیلئے الف کا اثبات ہے)۔ اور تسہیل کر تو اَخَا حَمْدٍ (والے نافع، بصری کیلئے) اے (حق تعالیٰ کی) تعریف کرنے والے، (پس باقیین کیلئے تحقیق ہے)۔ اور بہت سے ابدال کرنے والے جو ہیں انہوں نے جَلَا (والے ورش کیلئے ہمزہ کا الف سے ابدال کو بھی) ظاہر کر دیا ہے۔

شرح: ھَاَنْتُمْ چار جگہ ہے:۔ ال عمران ع ۷ و ع ۱۲، نساء ع ۱۶، سورہ محمد ﷺ ع ۴۔ اس میں چاروں جگہ پانچ قراءتیں ہیں:۔ [۱] قنبل کیلئے ھَاَنْتُمْ، سَاَنْتُمْ کے وزن عروضی پر الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف کا حذف وَلَا اَلِفٌ سے نکلا اور تحقیق وَسَہِّلْ کی ضد سے نکلی۔ [۲] [۳] ورش کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ [۱] الف کا حذف اور ہمزہ کی تسہیل۔ الف کا حذف وَلَا اَلِفٌ سے نکلا اور ہمزہ کی تسہیل وَسَہِّلْ اَخَا حَمْدٍ سے [۲] الف کا حذف اور ہمزہ کا الف سے ابدال مد لازم کیساتھ۔ الف کا حذف وَلَا اَلِفٌ سے اور ابدال وَکَمْ مُبْدِلٍ جَلَا سے نکلا۔ [۴] قالون بصری کیلئے ھاء کے بعد الف کا اثبات اور ہمزہ کی تسہیل سے۔ الف کا اثبات وَلَا اَلِفٌ کی ضد سے اور تسہیل وَسَہِّلْ اَخَا حَمْدٍ سے نکلی۔ [۵] بزی شامی کوفیین کیلئے الف کا اثبات اور ہمزہ کی تحقیق سے۔ پس اثبات الف اور تحقیق ہمزہ دونوں ضد سے نکلے۔

وَفِیْ ھَائِہِ التَّنْبِیْہُ (مِنْ (ثَ)ابِتٍ (ھُ)دًی ۵۶۰ وَاِبْدَالُہُ مِنْ ھَمْزَۃٍ (زَ)انَ (جَ)مَّلَا

اور اس (ھٰٓاَنْتُمْ) کی ھاء میں تنبیہ ہے مِنْ ثَابِتٍ ھُدًی (والے ابن ذکوان کوفیین بزی کے لئے)، اس حال میں کہ (ھاء کا تنبیہ کیلئے ہونا) ہدایت کی رو سے ثابت ہو جانے والے (مضبوط امام) سے (منقول) ہے اور اس (ھاء) کا ابدال ہمزہ سے ہے زَانَ جَمَّلَا (والے قنبل ورش کیلئے)، اس (ابدال) نے (اپنے قاری کو) زینت دی ہے (یعنی) اس نے (قاری کو) خوبصورت بنا دیا ہے۔

مفہوم: ھٰٓاَنْتُمْ کی توجیہ:۔ [۱] ابن ذکوان کوفیین بزی کی قراءۃ میں ھاء تنبیہ کیلئے ہے، جو اَنْتُمْ ضمیر پر داخل ہوئی ہے، پس ان کیلئے ھاء کے بعد الف ہے جو اسی کلمہ کا جز ہے اور اس قراءۃ میں ھَا مستقل کلمہ ہے جو تنبیہ کے معنٰی میں ہے۔ [۲] قنبل ورش کیلئے اس ھاء کا ابدال ہمزہ سے ہے، یعنی یہ کلمہ اصل میں ءَاَنْتُمْ تھا پھر ھَرَقْتُمْ اور ھِیَّاکَ وغیرہ کی طرح ہمزہ اولٰی کو ھاء سے بدل لیا، اور اس ھاء کو تنبیہ کی اسلئے نہیں کہہ سکتے کہ ان کی روایت میں ھاء کے بعد الف نہیں ہے۔ [۳] ورش کیلئے تسہیل وابدال ان کے اصل مذہب کی رو سے ہے جو شعر ۱۸۴ میں بیان ہوا۔ [۴] قنبل کیلئے ہمزہ اولٰی کا ھاء سے ابدال ہو جانے کے بعد دو ہمزہ اکٹھے نہیں رہے جو تسہیل ہو۔

وَیَحْتَمِلُ الْوَجْھَیْنِ عَنْ غَیْرِھِمْ وَکَمْ ۵۶۱ وَجِیْہٍ بِہِ الْوَجْھَیْنِ لِلْکُلِّ حَمَّلَا

اور احتمال رکھتی ہے یہ (ھاء) دونوں وجوہ کا، ان (مذکورین) کے ماسوا (قالون بصری ہشام) سے، اور (اس میں دوسرا قول یہ ہے کہ مکی، مہدوی، ابو علی جیسے) بہت سے باعزت (حضرات) جو ہیں، بِہٖ: اس (ھاء) میں دونوں وجوہ کو سب کیلئے انہوں نے جائز بتایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعوم: یعنی ھٰٓاَنْتُمْ کی توجیہات کے بارے میں دو طریق ہیں:۔

پہلا طریق: عَنْ غَیْرِھِمْ یعنی مذکورین کے ماسوا قالون بصری ہشام سے یہ ھار دونوں وجہوں کا احتمال رکھتی ہے۔ ① یہ کہ ھار ہمزہ سے بدلی ہوئی ہو اور الف ادخال کیلئے ہو جیسا کہ ءَاَنْتُمْ کے باب میں ان کا مذہب ہے اور گو ہشام کیلئے اس باب کے دوسرے ہمزہ میں تحقیق و تسہیل دونوں ہیں لیکن یہاں صرف تحقیق ہے اور الف فاصل یعنی ادخال کیلئے ہے۔ اور قالون بصری کیلئے ہمزہ کا ھار سے ابدال کے باوجود ادخال الف اور تسہیل اپنے مذہب کی بنار پر ہے۔ ② یہ کہ ھار تنبیہ کیلئے ہو اور الف اسی کا جزو ہو۔ اس صورت میں ہشام کیلئے تحقیق اس بنار پر ہے کہ وہ ہمزہ متوسطہ مفردہ میں تخفیف نہیں کیا کرتے اور قالون بصری کیلئے تسہیل یا تو دونوں لغتوں کے جمع کرنے کیلئے ہے یا یہ بتانے کیلئے ہے کہ ہمزہ متوسط بزائدہ میں تخفیف بھی جائز ہے، اس ھار کے بارے میں ایک طریق تو یہ ہو گیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ھار قنبل ورش کیلئے ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اور بزی ابن ذکوان کوفیین کیلئے تنبیہ کی ہے اور قالون بصری ہشام کیلئے دونوں احتمال ہیں۔

دوسرا طریق: جس کے ناقلین مکی، مہدوی، ابو علی جیسے بہت سے جلیل القدر حضرات ہیں، انہوں نے ھٰٓاَنْتُمْ کی ھار میں ساتوں کیلئے دونوں وجہوں کو جائز بتایا ہے۔ اور قالون بصری ہشام کیلئے دونوں وجہوں کی اور ورش قنبل کیلئے ہمزہ سے بدلی ہوئی ہونے کی اور باقیین کی قراءۃ میں صرف تنبیہ کیلئے ہونے کی تقریر تو اوپر گذر چکی ہے اور ورش قنبل کی قراءۃ میں تنبیہ کیلئے بھی ہو سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ان دونوں نے ھار تنبیہ کو ضمیر پر داخل کیا ہو اور پھر قلیل لغت کی رو سے الف کو حذف کر دیا ہو۔ اور ورش کیلئے ابدال کی صورۃ میں الف کا حذف تین ساکن جمع ہو جانے کی بنار پر ہو۔ اور بزی ابن ذکوان کوفیین کیلئے ہمزہ سے بدلی ہوئی ہونے کی تقریر یہ ہے کہ یہ اصل میں ءَاَنْتُمْ تھا پھر ھَرَقْتُمْ اور ھِیَّاکَ کی طرح ہمزہ کو ھار سے بدل لیا۔ اور دوسرے ہمزہ کی تحقیق میں بزی اپنی اصل کے خلاف ہیں کہ جس طرح قنبل کی تحقیق موجودہ صورت کے لحاظ سے ہے ایسے ہی ان کیلئے بھی تحقیق ہے اور باقی اپنے قاعدہ پر ہیں اور ادخال دونوں لغتوں کے جمع کرنے کیلئے ہے۔

وَیَقْصُرُ فِی التَّنْبِیْہِ ذُوالْقَصْرِ مَذْھَبًا ۵۶۲ وَذُوالْبَدَلِ الْوَجْھَانِ عَنْہُ مُسَھِّلَا

اور قصر کرتا ہے (ھار) تنبیہ میں وہ (فریق) مَذْھَبًا: جو مذہب کی رو سے ذُوالْقَصْرِ: (مد منفصل کے باب میں صرف) قصر کرنے والا ہے۔ وَذُوالْبَدَلِ اور (الف کو ثابت رکھنے والوں میں سے ھار کو ہمزہ سے) بدلی ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہنے والا (فریق) مُسَہِّلًا: جس کی حالت یہ ہو کہ وہ (اَنْتُمْ کے ہمزہ کو) تسہیل سے پڑھنے والا ہو، (جو صرف قالون بصری ہیں)، عَنْہُ: اس کیلئے، اَلْوَجْھَانِ: (ھاء میں مد و قصر) دونوں وجوہ ہیں۔

شرح: یعنی جن کیلئے ھٰاَنْتُمْ میں ھاء تنبیہ کیلئے ہے ان کیلئے اس میں مدّ منفصل کے احکام جاری ہوں گے یعنی بزی سوسی کیلئے صرف قصر اور قالون دوری کیلئے خلف اور باقیین کیلئے صرف مد ہوگا۔ اور جن کیلئے قول ھاء ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے وہ نافع قنبل بصری ہشام ہیں، ان کیلئے ھاء کا مدّ متصل کے باب سے ہوگا کیونکہ اس صورۃ میں ھٰاَنْتُمْ ایک کلمہ ہے اور مد اسی کلمہ کے ہمزہ کی وجہ سے ہو رہا ہے کیونکہ ان میں سے ورش قنبل اسلئے نکل گئے کہ وہ ھاء کے بعد الف نہیں پڑھتے، پس جب محل مد یعنی الف ہی نہیں رہا تو مد و قصر کا حکم بھی نہیں رہا۔ اب قالون بصری ہشام رہ گئے، ان میں سے ہشام اسلئے نکل گئے کہ وہ اَنْتُمْ کے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں، اس بناء پر ان کیلئے صرف مد ہوگا۔ مطلب یہ ہوا کہ بدل والوں میں سے صرف قالون بصری کیلئے مد و قصر دونوں ہیں کیونکہ ان کیلئے ہمزہ میں تسہیل ہے، پس ھاء کا الف مدہ تخفیف والے ہمزہ سے پہلے ہے جس میں وَاِنْ حَرْفُ مَدٍّ… الخ شعر ۲۰۷ کی رو سے مد و قصر دونوں ہوا کرتے ہیں۔ وَذُوالْبَدَلِ… الخ کی یہ شرح شعر کی ظاہری عبارت پر کسی تکلف کے بغیر نہایت آسانی سے چسپاں ہو جاتی ہے۔

پورے شعر کا خلاصہ: یہ نکلتا ہے کہ ھاء کا مد تنبیہ کی صورت میں تو مدّ منفصل کے باب سے ہے اور بدل کی صورت میں متصل کے قبیل سے جس میں سب کیلئے مد ہوا کرتا ہے۔ اور قالون بصری کیلئے جو دونوں وجوہ ہیں وہ تسہیل کی بناء پر ہیں۔

فائدہ: سخاوی کی رائے پر ذُوالْبَدَلِ سے مراد ورش ہیں اور مُسَہِّلًا مطلقاً تخفیف کے معنیٰ میں ہے جو تسہیل اور الف سے ابدال دونوں کو شامل ہے۔ اس قید سے قنبل کو نکال دیا کیونکہ بدل والے تو وہ بھی ہیں لیکن وہ ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں، اس بناء پر ان کیلئے صرف ایک وجہ ہے۔ اس تقریر پر مصرع کے معنیٰ یہ ہوں گے کہ پہلے قول کی رو سے ھاء کو ہمزہ سے بدلی ہوئی کہنے والے ورش جو اَنْتُمْ کے ہمزہ میں تخفیف بھی کرتے ہیں، ان کیلئے ھاء میں مد و قصر دو وجوہ ہیں یعنی تسہیل کی صورت میں قصر اور ابدال کی صورت میں مد کرتے ہیں۔ اور وَذُوالْبَدَلِ… الخ کے یہ تین مطلب ہیں:۔ [۱] بدل والوں میں سے الف پڑھنے والوں کیلئے اسکا مدّ متصل ہے جس میں قالون بصری کیلئے تسہیل کے سبب مد و قصر دونوں ہیں، گو سوسی کیلئے مد کی وجہ قطعاً ثابت نہیں، اور ایسے ہی ادخال کے الف میں مد فرعی جمہور کی تحقیق کے خلاف ہے۔ اور ہشام کیلئے ہمزہ کی تحقیق کے سبب صرف مد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ [۲] تنبیہ کی صورت میں جن کیلئے دوسری صورت بدل کی بھی ہے، ان بدل والوں کیلئے جو ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں قصر و مد دونوں ہیں لیکن قالون دوری کیلئے تو دونوں درست ہیں اور سوسی کیلئے صرف قصر ہے کیونکہ منفصل کے باب میں ان کیلئے نظم کے طرق سے مد نہیں ہے۔ [۳] بدل والوں میں سے ورش کیلئے دونوں وجوہ ہیں اور ان میں سے پہلا مطلب آسان اور ظاہر عبارت کے موافق ہے لیکن محققین کی رائے پر درست نہیں اور دوسرا مطلب حق اور صواب ہے، گو پہلے کی طرح آسان نہیں ہے اور تیسرا مطلب فائدہ سے خالی ہے۔

وَضُمَّ وَحَرِّكْ تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ مَعْ ۵۶۳ مُشَدَّدَةٍ مِّنْ بَعْدُ بِالْكَسْرِ (ذُ) لِّلَا

اور تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ (ع ۸) میں ضمہ دے تو (تار کو) اور حرکت دے تو (فتحہ کی عین کو)، اس حال میں کہ یہ (عین ایسے) مشدد (لام) کیساتھ ہے جو (اس عین کے) بعد ہے، (نیز وہ لام) کسرہ کیساتھ ہے ذُلِّلَا (والے شامی کوفیین کیلئے)۔ یہ (لفظ ذہنوں کے) قریب کر دیا گیا ہے (اور آسان اور تابع کر دیا گیا ہے)۔

فائدہ: شامی کوفیین کیلئے تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ تشدید والی قراءۃ بیان سے نکلی، جو باب تفعیل سے ہے اس کی اصل تُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ الْكِتٰبَ ہے، پس اَلنَّاسَ پہلا مفعول محذوف ہے۔ اور مدنی مکی بصری کے لئے تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ باب سَمِعَ سے ہے جو تَدْرُسُوْنَ کے مناسب ہے اور تَعْلَمُوْنَ، تَفْهَمُوْنَ کے معنیٰ میں ہے۔ ذُلِّلَا: تَذْلِيْلًا (قریب کر دینا، آسان اور تابع کر دینا) ماضی مجہول، واحد مذکر غائب، الف اطلاقی۔

وَرَفْعُ وَلَا يَأْمُرُكُمْ (رُ) وْحُهُ (سَمَا) ۵۶۴ وَبِالتَّاءِ اٰتَيْنَا مَعَ الضَّمِّ (خُـ) وِّلَا

[۱] اور وَلَا يَأْمُرُكُمْ (اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ ع ۸) کا رفع جو ہے، رُوْحُهُ سَمَا (والے کسائی نافع مکی بصری کیلئے) اس (رفع) کی حقیقت (یا اس کی راحت) بلند ہوگئی ہے۔ [۲] اور اٰتَيْنٰكُمْ (مِّنْ كِتٰبٍ ع ۹) جو ہے وہ (نون اور الف کے بجائے) تار کیساتھ ہے، اس حال میں کہ وہ (تار) ضمہ کے ساتھ ہے خُوِّلَا (والے نافع کے سوا باقی چھ کیلئے)، یہ (اٰتَيْنَا اس تار اور ضمہ دونوں کا) مالک بنایا گیا ہے۔

شعوم: [۱] وَلَا يَأْمُرُكُمْ (ع ۸) میں کسائی نافع مکی کیلئے استیناف کی بنار پر رار کا ضمہ ہے، سوسی کیلئے رار کا سکون، اور دوری کیلئے رار کا سکون اور اختلاس دو وجہیں ہیں۔ اختلاس کا مطلب ہے کہ رار کے ضمہ کو دو تہائی ادا کرنا اور ایک تہائی ختم کر دینا۔ یہاں اوروں کے رفع کیساتھ بصری کیلئے بھی رفع کا ذکر اصالۃً ہے، اور جو بقرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر ۴۵۴ اور ۴۵۵ میں سوسی کیلئے سکون اور دوری کیلئے سکون اور اختلاس بیان ہو چکا ہے وہ تخفیف کی بنار پر ہے پس یہاں بصری کیلئے رار کا رفع بیان کرنے سے کوئی تعارض لازم نہیں آتا۔ باقیین کیلئے رار کا نصب ہے جو رفع کی ضد سے نکلا، اور نصب اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ پر معطوف ہونے کی بنار پر ہے۔ شعر میں یَاْمُرُكُمْ کے ساتھ وَلَا قید کیلئے ہے۔ ۲ لَمَا اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ (ع ۹) نافع کیلئے اٰتَیْنٰكُمْ نون اور الف کے ساتھ ہے اور باقی چھ کیلئے تار مضمومہ کیساتھ حفص کی طرح۔ دونوں قرارتوں پر فاعل حق تعالیٰ ہیں۔ خُوِّلَا: تَخْوِیلًا (مالک بنانا) ماضی مجہول واحد مذکر، الف اطلاقی۔

وَكَسْرُ لَمَا (فِـ)یْهِ وَبِالْغَیْبِ تُرْجَعُوْ ۵۶۵ نَ (عَـ)ادَ وَفِیْ تَبْغُوْنَ (حَـ)اكِیْهِ (عَـ)وَّلَا

اور (مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ) لَمَا (ع ۹ کے لام) کا کسرہ فِیْهِ (والے حمزہ کیلئے) اسی (اٰتَیْتُكُمْ) میں ہے (یعنی اس سے پہلے ہے، جس کو قریب کے سبب مجازاً اٰتَیْتُكُمْ میں کہہ دیا ہے، پس فِیْ بمعنیٰ قَبْلَ ہے جیسا کہ شعر ۵۵۹ میں فِیْ، بَعْدَ کے معنیٰ میں ہے اور باقیین کیلئے لام کا فتحہ ہے)۔ اور تُرْجَعُوْنَ (ع ۹) غیب (کی یار) کیساتھ عَادَ (والے حفص کیلئے اپنے سے پہلی غائب کی ضمیروں کی طرف) لوٹ گیا ہے۔ (باقیین کیلئے خطاب کی تار ہے)۔ اور (اس سے پہلے) تَبْغُوْنَ میں حَاكِیْهِ عَوَّلَا (والے بصری حفص کے لئے اس (یار غیب) کے نقل کرنے والے نے (اس غیب پر) اعتماد کیا ہے۔ (اور باقیین کیلئے خطاب ہے)۔

فائدہ: ۱ بصری کیلئے یَبْغُوْنَ میں یار اور تُرْجَعُوْنَ میں تار ہے۔ ۲ حفص کیلئے دونوں میں یار ہے۔ ۳ باقیین کیلئے دونوں میں تار ہے۔

وَبِالْكَسْرِ حِجُّ الْبَیْتِ (عَـ)نْ (شَـ)اهِدٍ وَّغَیْـ ۵۶۶ ـبُ مَا تَفْعَلُوْا لَنْ تُكْفَرُوْهُ لَهُمْ تَـلَا

اور حِجُّ الْبَیْتِ (ع ۱۰ حار کے) کسرہ کیساتھ ہے عَنْ شَاهِدٍ (والے حفص حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ کسرہ کیساتھ قرارات کی صحت پر) گواہی دینے والے (قاری) سے (منقول) ہے، (اور باقیین کیلئے حار کا فتحہ ہے)۔ اور وَمَا تَفْعَلُوْا (مِنْ خَیْرٍ اور) فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ (ع ۱۲ میں دونوں فعلوں) کا غیب (کی یار) سے (پڑھنا بھی) انہیں (حفص حمزہ کسائی) کیلئے ہے اور (باقی مدنی مکی بصری شامی شعبہ کیلئے خطاب کی تار ہے)۔ اس (یار غیب) نے (ماقبل والے صیغوں کی یار غیب کی) پیروی کی ہے۔ (خطاب ان مسلمین کیلئے ہے جو كُنْتُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَیْرَ اُمَّۃٍ میں مذکور ہیں اور حِجُّ کے ساتھ اَلْبَیْتِ کی قید احترازی ہے تاکہ بعد والے الفاظ نکل جائیں)۔

یَضِرْکُمْ بِکَسْرِ الضَّادِ مَعْ جَزْمِ رَائِہٖ ۵۶۷ (سَمَا) وَیَضُمُّ الْغَیْرُ وَالرَّاءَ ثَقَّلَا

لَا یَضِرْکُمْ (ع ۱۲اسی طرح اپنے) ضاد کے کسرہ کیساتھ (ہونے کی حالت میں) سَمَا (والے مدنی مکی بصری کیلئے) بلند ہوگیا ہے، اس حال میں کہ یہ (کسرہ) اسکی راء کے جزم سمیت ہے۔ اور ضمہ دیتے ہیں (ان تین کے) ماسوا (شامی کوفیین ضاد کو)۔ اور راء کو تشدید سے پڑھا ہے اس (ماسوا) نے (یعنی اَلْغَیْرُ نے، مراد شامی کوفیین)۔

فائدہ: [۱] نافع مکی بصری کیلئے لَا یَضِرْکُمْ: ضَارَ یَضِیْرُ ضَیْرًا سے ہے، اس کی نظیر لَا ضَیْرَ (شعراء ع ۳) ہے اور باقی چار کے لئے لَا یَضُرُّکُمْ ہے، ضَرَّ یَضُرُّ ضَرًّا سے، اس کی نظیر لَا یَضُرُّکُمْ (مائدہ ع ۱۴) ہے۔ [۲] یہاں دوسری قراءۃ ضد سے نہیں نکل سکتی تھی جیسا کہ ظاہر ہے، اس لئے ناظم نے اس کو بھی بیان کر دیا۔ [۳] فعل دونوں قراءتوں میں مجزوم ہے۔

وَفِیْمَا ھُنَا قُلْ مُنْزَلِیْنَ وَمُنْزِلُوْ ۵۶۸ نَ لِلْیَحْصَبِیْ فِی الْعَنْکَبُوْتِ مُثَقِّلَا

وَقُلْ مُنْزَلِیْنَ فِیْمَا ھُنَا: اور پڑھ تو مُنْزَلِیْنَ (کی زاء) کو اس (لفظ) میں جو یہاں (اٰل عمران ع ۱۳ میں) ہے، اور مُنْزِلُوْنَ (کی زاء) کو عنکبوت (ع ۴) میں (ابن عامر) یحصبی کیلئے مشدد کرنے والا بن کر۔

فائدہ: ابن عامر یحصبی کیلئے یہاں مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنَزَّلِیْنَ اور عنکبوت میں اِنَّا مُنَزِّلُوْنَ ہے زاء کی تشدید کیساتھ اور چونکہ ان کی تشدید کیلئے نون کا فتحہ لازم ہے، اسلئے اس کو بیان نہیں کیا۔ باقیین کیلئے مُنْزَلِیْنَ اور مُنْزِلُوْنَ ہے نون کے سکون اور اخفاء اور زاء کی تخفیف سے۔ تشدید والی قراءۃ تَنْزِیْلٌ سے اور تخفیف والی اِنْزَالٌ سے ہے، یہاں دونوں قراءتیں ہم معنیٰ ہیں۔ مُنْزَلِیْنَ کے ساتھ ھُنَا قید کیلئے ہے، اس سے خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ (یوسف ع ۸) اور مُنْزِلِیْنَ (یٰسٓ ع ۲) وغیرہ نکل گئے۔

وَ(حَقُّ نَصِیْرٍ کَسْرُ وَاوِ مُسَوِّمِیْ ۵۶۹ نَ قُلْ سَارِعُوْا لَا وَاوَ قَبْلُ (کَمَا (ا)نْجَلَا

وَکَسْرُ وَاوِ مُسَوِّمِیْنَ: اور مُسَوَّمِیْنَ کے واؤ کا کسرہ حَقُّ نَصِیْرٍ (والے مکی بصری عاصم کیلئے) مدد کرنے والے (قاری) کا حق ہے (اور باقی چار کیلئے واؤ کا فتحہ ہے)۔ تو کہہ دے کہ سَارِعُوْا (ع ۱۴) جو ہے (عطف کے) واؤ (کی جنس ثابت) نہیں ہے (اس کے سین سے) پہلے کَمَا انْجَلَا (والے شامی نافع کیلئے) جس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ (حذف معنیٰ کی رو سے) ظاہر (اور واضح) ہوگیا ہے۔ (یعنی یہ قراءۃ روایۃً بھی صحیح ہے اور اسکے معنیٰ بھی بالکل ظاہر ہیں)۔

فائدہ: مُسَوِّمِيْنَ سِيْمَةٌ سے ہے بمعنیٰ علامت لگانا۔ واؤ کے کسرہ سے اسم فاعل ہے اور اس سے فرشتے مراد ہیں کیونکہ حدیث کی رو سے علامت لگانے والے خود فرشتے تھے۔ اور واؤ کے فتحہ سے اسم مفعول ہے اور معنیٰ یہ ہوں گے: اس حال میں کہ وہ حق تعالیٰ کی جانب سے نشانی لگائے ہوئے ہوں گے۔

وَقَرْحٌ بِضَمِّ الْقَافِ وَالْقَرْحُ (صُحْبَةٌ) ۵۷۰ وَمَعْ مَدِّ كَائِنْ كَسْرُ هَمْزَتِهٖ (دَ)لَا

اور قَرْحٌ (کو ع ۱۴ میں دونوں جگہ) اور اَلْقَرْحُ کو (ع ۱۸ میں غرض تینوں کو) قاف کے ضمہ سے صُحْبَةٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی کی) جماعت نے (پڑھا ہے اور باقیین کیلئے تینوں میں قاف کا فتحہ ہے)۔ اور (ساتوں جگہ) کَائِنْ کے (الف) مدہ کیساتھ اسکے ہمزہ کا کسرہ (بھی) ہے دَلَا (والے مکی کیلئے)، اس (کسرہ) نے (اپنا) ڈول بھر کر نکالا ہے۔

وَلَا يَاءَ مَكْسُوْرًا وَّقٰتَلَ بَعْدَهٗ ۵۷۱ يُمَدُّ وَفَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ (ذُ)وْ (وِ)لَا

اور (انہیں ابن کثیر کیلئے اس میں وہ) یاء (موجود) نہیں ہے جو (باقی چھ کی قراءۃ میں) کسرہ دی گئی ہے۔ وَبَعْدَهٗ قٰتَلَ: اور اس (کَائِنْ) کے بعد قٰتَلَ (کا قاف الف) مدہ سے پڑھا جاتا ہے۔ اور (انہی کیلئے قاف کے) ضمہ اور (تاء کے) کسرہ (دونوں) کے بجائے فتحہ ذُوْ وِلَا (والے شامی کوفیین کیلئے نقل کی) متابعت والا ہے۔ (بَعْدَهٗ کی قید سے اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ نکل گیا)۔

مفہوم: [۱] مکی کیلئے ساتوں جگہ کَائِنْ ہے، الف مدہ اور ہمزہ کے کسرہ اور اسکے بعد نون سے یاء کے بغیر اور قاعدہ کے موافق الف میں مدّ متصل بھی ہوگا اور باقی چھ کیلئے کَاَيِّنْ ہے، الف کے حذف، ہمزہ کے فتحہ اور اسکے بعد تشدید پھر کسرہ والی یاء اور نون سے۔ اس میں دونوں لغت ہیں۔ [۲] ذُوْ وِلَا والے شامی کوفیین کیلئے قٰتَلَ ہے۔ قاف اور تاء کے فتحہ اور دونوں کے درمیان الف سے اور باقی تین کیلئے قُتِلَ ہے قاف کے ضمہ اور تاء کے کسرہ سے الف کے بغیر۔ قٰتَلَ مُقَاتَلَةٌ (مُفَاعَلَةٌ) سے ماضی معروف اور قُتِلَ قَتْلٌ سے ماضی مجہول ہے۔ ذُوْ بمعنیٰ صاحب، مالک۔ وِلَآءٌ: مصدر ہے وَالٰى يُوَالِيْ کا۔ وِلَا کے آخر سے ہمزہ محذوف ہے (دوستی کرنا، متابعت کرنا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَحُرِّكَ عَيْنُ الرُّعْبِ ضَمًّا (كَـ)مَا (رُ)سَا ٥٧٢ وَرُعْبًا وَّيَغْشٰى اَنِّثُوْا (شَـ)ائِعًا تَـلَا

وَحُرِّكَ ضَمًّا عَيْنُ الرُّعْبِ وَرُعْبًا: اور حرکت دیا گیا ہے ضمہ کی اَلرُّعْبَ اور رُعْبًا کا عین (کلمہ پانچوں جگہ)، کَمَارَسَا (والے شامی کسائی کے لئے) جس طرح یہ (معنٰی کی رو سے) ثابت ہوگیا ہے۔ (باقین کیلئے عین کا سکون ہے جو حُرِّكَ کی ضد سے نکلا)۔ اور یَغْشٰی کو تانیث (کی تار) سے پڑھا ہے (ناقلین نے) شَائِعًا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (یَغْشٰی تانیث کیساتھ بھی) مشہور ہے (نیز اس حال میں کہ) اس (یَغْشٰی) نے (مؤنث کا صیغہ ہونے میں اپنے مرجع اَمَنَةً کی) پیروی کی ہے اور (باقین کے لئے یَغْشٰی یار تذکیر سے نُعَاسًا کے لئے ہے۔

وَقُلْ كُلَّهُ لِلّٰهِ بِالرَّفْعِ (حَـ)امِدًا ٥٧٣ بِمَا تَعْمَلُوْنَ الْغَيْبُ (شَـ)ايَعَ (دُ)خُلُـلَا

اور کہہ دے تو كُلَّهُ لِلّٰهِ (ع ۱۶ لام کے) رفع کیساتھ ہے حَامِدًا (والے بصری کیلئے، حق تعالیٰ کی) تعریف کرنے والا بن کر۔ (اور) بِمَا تَعْمَلُوْنَ (بَصِيْرٌ ع ۱۷) جو ہے (اس میں) غیب (کی یار) نے شَايَعَ دُخُلُلَا (والے حمزہ کسائی مکی کیلئے اس غیب کی) پیروی کی ہے (جو كَفَرُوْا وَقَالُوْا میں ہے)، اس حال میں کہ یہ (غیب) کثرت سے داخل ہونے والا ہے۔

فائدہ: [۱] كُلَّهُ لِلّٰهِ میں لام کے رفع کی وجہ یہ ہے کہ یہ پورا جملہ اسمیہ ہے جو اِنَّ کی خبر ہے اور باقی چھ کے لئے كُلَّهُ کے لام پر نصب اس بناء پر ہے کہ اَلْاَمْرَ کی تاکید ہے اور لِلّٰهِ خبر ہے۔ [۲] بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ میں تار خطاب ہے، اور مخاطب وہی مؤمنین ہیں جن سے لَا تَكُوْنُوْا میں خطاب ہے اور يَعْمَلُوْنَ میں غیب کی ضمیر منافقین کیلئے ہے۔

وَمِتُّمْ وَمِتْنَا مِتُّ فِيْ ضَمِّ كَسْرِهَا ٥٧٤ (صَـ)فَا (نَـ)فَرٌ وِرْدًا وَّحَفْصٌ هُنَا (ا)جْتَـلَا

اور مِتُّمْ اور مِتْنَا (اور) مِتُّ جو ہیں (ہر جگہ) ان کے (میم کے) کسرہ کے (بجائے) ضمہ (پڑھنے) میں صَفَا نَفَرٌ (والے شعبہ مکی بصری شامی کیلئے) صاف ہوگئی ہے (ایک) جماعت پانی کے گھاٹ کے اعتبار سے۔ (اور مدنی حمزہ کسائی کے لئے ہر جگہ میم کا کسرہ ہے۔ اور حفص نے یہاں (اٰل عمران ع ۱۷) کے مُتُّمْ میں دونوں جگہ میم کا ضمہ پڑھ کر ان ضمہ والوں کی موافقت کو) ظاہر کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: [۱] ان تمام کلمات میں ہر جگہ شعبہ مکی بصری شامی کیلئے میم کا ضمہ ہے اور مدنی حمزہ کسائی کیلئے ہر جگہ میم کا کسرہ ہے اور حفص کیلئے آل عمران (ع ۱۷) کے مُتُّمْ میں دونوں جگہ میم کا ضمہ اور باقی سب جگہ میم کا کسرہ ہے۔ [۲] مُتُّمْ کے باب والے کلمات ضمہ کی تقدیر پر نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہیں اور کسرہ کی تقدیر پر سَمِعَ یَسْمَعُ سے اور مَاتَ ان دونوں ہی بابوں سے آتا ہے۔ [۳] ان کلمات کی مختصر تعلیل یہ ہے کہ واؤ کو الف سے بدل کر دو ساکن جمع ہو جانے کے سبب الف کو حذف کر دیتے ہیں، پھر فاء کلمہ کو واوی میں ضمہ اور یائی میں کسرہ دیدیتے ہیں، لیکن مکسور العین میں سے واوی میں بھی کسرہ ہی دیتے ہیں تاکہ باب پر دلالت کرے۔ [۴] مُتُّمْ میں عموم اس سے نکلا ہے کہ اس کو بلا قید لائے ہیں اور اجماعی کوئی مانع بھی نہیں ہے اور جعبری کی رائے پر اس کے ساتھ مِتْنَا اور مِتَّ کے ملانے سے نکلتا ہے۔

وَبِالْغَيْبِ عَنْهُ تَجْمَعُوْنَ وَضَمَّ فِيْ ۵۷۵ يَغُلَّ وَفَتْحُ الضَّمِّ (اِ)ذْ (شَ)اعَ (كُ)فِّلَا

اور غیب (کی یاء) کیساتھ ہے ان (حفص ہی) سے (وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا) يَجْمَعُوْنَ (ع ۱۷ اور باقیین کیلئے اس میں خطاب کی تاء ہے)۔ اور تو ضمہ واقع کر (وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ) يَّغُلَّ (ع ۱۷ کی یاء) میں، اور (اس کی غین کے) ضمہ کے بجائے فتحہ (بھی) اِذْ شَاعَ كُفِّلَا (والے مدنی حمزہ کسائی شامی کیلئے ہے)، اس لئے یہ (فتحہ علماء میں) مشہور ہوگیا ہے کہ (سلف سے خلف تک) نقل کیا گیا ہے، (پس ان چاروں کیلئے اَنْ يُّغَلَّ ہے یاء کے ضمہ اور غین کے فتحہ سے اور باقیین کیلئے اَنْ يَّغُلَّ ہے یاء کے فتحہ اور غین کے ضمہ سے)۔

فائدہ: [۱] اَنْ يَّغُلَّ یا غَلَّهٗ (ن) غُلُوْلًا (خیانت کرنا) سے ہے یاء کے فتحہ اور غین کے ضمہ سے مضارع معروف، اور يُغَلَّ ضمہ اور فتحہ سے مجہول کا صیغہ ہے، یا باب اِفعال اِغْلَالٌ (خیانت کی طرف نسبت کرنا) سے اَنْ يُّغَلَّ مجہول ہے۔ [۲] عَنْهُ کی ضمیر حفص کیلئے ہے، اس لئے اس کا عین رمز نہیں بن سکتا کیونکہ ضمیر اسم ظاہر کے حکم میں ہوتی ہے۔

بِمَا قُتِّلُوا التَّشْدِيْدُ (لَ)بّٰى وَبَعْدَهٗ ۵۷۶ وَفِي الْحَجِّ لِلشَّامِيْ وَالْاٰخِرُ (كَ)مَّلَا

(اور لَوْ اَطَاعُوْنَا) مَا قُتِّلُوْا (ع ۱۷) میں (تاء پر) تشدید ہے، لَبّٰى (والے ہشام کیلئے) اس (تشدید) نے (اپنے طالب کو) لبیک کہی ہے۔ اور اس (قُتِّلُوْا) کے بعد (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِّلُوْا ع ۱۷ میں) اور حج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ع ۸ کے ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْمَاتُوْا) میں (اسی تشدید نے پورے) شامی کیلئے (لبیک کہی) ہے۔ اور (اس سورۃ ال عمران کے) آخر (ع ۲۰ والے وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ کی تشدید) جو ہے کَمَّلَا دَرَاكِ (والے شامی مکی کے لئے) اس نے (وَقُتِلُوْا کے چاروں اختلافی کلمات کو) کامل کر دیا ہے، تو (ان تشدید والے چاروں کلمات کا) احاطہ کر لے۔

(دَ) رَاكِ وَقَدْ قَالَا فِي الْاَنْعَامِ قَتَّلُوْا ۵۷۷ وَبِالْخُلْفِ غَيْبًا تَحْسَبَنَّ (لَ)هُ وَلَا

(دَرَاكِ کا ترجمہ ما قبل سے متعلق ہے)۔ اور ان دونوں (شامی مکی) نے (تشدید سے) پڑھا ہے انعام (ع ۱۶) میں (قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ) قَتَلُوْا (اَوْلَادَهُمْ کی تار) کو۔ اور خلف کے ساتھ ہے غیب والا ہونے کی حالت میں وَلَا يَحْسَبَنَّ (الَّذِيْنَ قُتِلُوْا ال عمران ع ۱۷) لَهٗ (والے ہشام کیلئے)، اس (غیب) کیلئے وَلَا (ناقلین کی) مدد ہے۔

شرح: قُتِلُوْا اور قَتَلُوْا کے پانچ کلمات میں تشدید وتخفیف کا اختلاف ہے جن میں سے تین ال عمران میں ہیں (دو ع ۱۷ میں اور ایک ع ۲۰ میں) اور ایک حج ع ۸ میں ہے اور پانچواں انعام ع ۱۶ میں، پس [۱] ہشام کیلئے پانچوں میں تار کی تشدید ہے یعنی قُتِّلُوْا، قَتَّلُوْا۔ [۲] ابن ذکوان کیلئے اول یعنی مَا قُتِلُوْا میں تخفیف اور باقی چار میں تشدید ہے۔ [۳] مکی کے لئے وَقُتِّلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ ال عمران ع ۲۰ اور قَتَّلُوْا اَوْلَادَهُمْ انعام ع ۱۶ میں تشدید اور باقی تین میں تخفیف ہے۔ [۴] باقی پانچ اماموں کیلئے پانچوں میں تخفیف ہے اور وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ال عمران ع ۱۷ میں ہشام کیلئے خلف یعنی یار اور تار دونوں ہیں اور باقین کیلئے صرف خطاب کی تار ہے۔

وَاِنَّ اكْسِرُوْا (رِ) فْقًا وَّيَحْزُنُ غَيْرَ الْاَنْ ۵۷۸ بِيَاءٍ بِضَمٍّ وَّاكْسِرِ الضَّمَّ (اَ) حْفَلَا

اور (اے اساتذہ!) تم (وَفَضْلٍ وَّ) اَنَّ (اللّٰهَ ع ۱۷ کے ہمزہ) کو کسرہ دو رِفْقًا (والے کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تم (اس کسرہ کی توجیہ میں) نرمی کرنے والے ہو۔ اور يَحْزُنُ انبیاء (ع ۷) والے کے سوا (ہر جگہ یار کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ اور تو (اس کی زار کے) ضمہ کو کسرہ سے بدل دے اَحْفَلَا (والے نافع کیلئے)، اس حال میں کہ تو (اس قراءۃ کی حفاظت کا) اہتمام کرنے والا ہو۔

شرح: [۱] وَاَنَّ اللّٰهَ میں ہمزہ کا کسرہ کسائی کیلئے استیناف کی بنار پر ہے اور باقین کیلئے فتحہ ہے۔ اس صورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تقدیر وَبِاَنَّ اللّٰہَ ہے، پس یہ بِنِعْمَۃٍ پر معطوف ہے۔ [۲] صرف انبیاء (ع ۷) والے میں تو نافع کیلئے یاء کا فتحہ اور زاء کا ضمہ ہے یعنی یَحْزُنُ، اور باقی ہر جگہ (دیگر چھ قراء کی سب جگہ کی طرح) یاء کے ضمہ اور زاء کے کسرہ کیساتھ یُحْزِنُ ہے۔ [۳] یَحْزُنُ کیساتھ یہ قید ہے کہ وہ مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہو اور باب نَصَرَ سے یعنی زاء پر ضمہ ہو، عام ہے کہ اسکے نون پر رفع ہو خواہ نصب اور خواہ جزم ہو۔ [۴] یَحْزُنُ: حَزَنَ (ن) حُزْنًا (غمگین کرنا) سے ہے اور یُحْزِنُ ضمہ اور کسرہ کیساتھ اَحْزَنَ اِحْزَانًا (غمگین بنانا) سے ہے اور دونوں متعدی ہیں۔

وَخَاطَبَ حَرْفَا یَحْسَبَنَّ (فَـ)خُذْ وَقُلْ ۵۷۹ بِمَا تَعْمَلُوْنَ الْغَیْبُ (حَقٌّ) وَّذُوْمَـلَا

(وَلَا) یَحْسَبَنَّ (الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ع ۱۸ اور وَلَا یَحْسَبَنَّ (الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ع ۱۸) کے دونوں لفظ مخاطب (یعنی خطاب کی تاء والے) ہو گئے ہیں فَخُذْ (والے حمزہ کے لئے)، پس تو (اس خطاب کو) لے لے اور تو کہہ دے بِمَا تَعْمَلُوْنَ (خَبِیْرٌ ع ۱۸) جو ہے (اس میں) غیب (کی یاء) حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے) حق (اور ثابت ہے) اور اشراف والی ہے۔

یَمِیْزَ مَعَ الْاَنْفَالِ فَاکْسِرْ سُکُوْنَہٗ ۵۸۰ وَشَدِّدْہُ بَعْدَ الْفَتْحِ وَالضَّمِّ (شُـ)لْشُـلَا

(اٰل عمران ع ۱۸ کے اس) یَمِیْزَ (الْخَبِیْثَ) کو جو انفال (ع ۴ کے لِیَمِیْزَ اللّٰہُ) سمیت ہے، (دونوں میں) اس کی (دوسری یاء) کے سکون کو کسرہ سے بدل دے، اور اس (کی اسی دوسری یاء) کو مشدد کر دے (اس کی میم کے) فتحہ اور (پہلی یاء کے) ضمہ کے بعد شُلْشُلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ زبان پر) ہلکا ہو۔

نشوم: یعنی حمزہ کسائی کیلئے یُمَیِّزَ الْخَبِیْثَ (اٰل عمران ع ۱۸) اور لِیُمَیِّزَ اللّٰہُ (انفال ع ۴) دونوں میں پہلی یاء مضموم پھر میم مفتوح پھر دوسری یاء مشدد مکسور ہے یُمَیِّزَ، لِیُمَیِّزَ، اور یہ باب تَفْعِیْلٌ سے ہے اور تکثیر کیلئے ہے نہ کہ تعدیہ کیلئے اور باقی پانچ کیلئے یَمِیْزَ اور لِیَمِیْزَ دونوں مَازَ یَمِیْزُ مَیْزًا سے ہیں۔ اور یہاں شعری ضرورت کی بناء پر قیود کو اول کے بجائے آخر کی طرف سے بیان کیا ہے۔

سَنَکْتُبُ یَاءٌ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ ضَمِّہٖ ۵۸۱ وَقَتْلَ ارْفَعُوْا مَعْ یَا یَقُوْلُ (فَـ)یَکْمُـلَا

سَنَکْتُبُ (ایسی) یاء (والا) ہے جو ضمہ دی گئی ہے، اس حال میں کہ یہ (یاء) اس (لفظ کی تاء) کے ضمہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجائے فتحہ کیساتھ ہے۔ اور قَتْلَهُمُ (کے لام) کو (بھی) تم رفع دو، اس حال میں کہ یہ (رفع وَ) يَقُوْلُ کی یاء کے ساتھ ہے فَيَكْمُلَا (والے حمزہ کیلئے، تو اس میں یہ تینوں کام کر) تا کہ (اس رفع کے سبب) یہ (فعل مجہول) کامل ہو جائے۔

شرح: سَنَكْتُبُ اور وَقَتْلَهُمْ اور وَنَقُوْلُ (ع ۱۹) تینوں لفظ ایک ہی آیت میں ہیں۔ حمزہ کے لئے اول میں نون کے بجائے یاء اور اسکے ضمہ اور تاء کے فتحہ سے، اور ثانی میں لام کے رفع سے۔ اور وَيَقُوْلُ میں یاء سے سَيُكْتَبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلُهُمْ اور وَيَقُوْلُ ہے اور باقیین کیلئے اول میں نون مفتوح اور تاء مضموم ہے اور دوسرے میں لام منصوب اور تیسرے میں یاء کے بجائے نون ہے حفص کی طرح۔

وَبِالزُّبُرِ الشَّامِيْ كَذَا رَسْمُهُمْ وَبِالْـ ۵۸۲ ـكِتٰبِ هِشَامٌ وَّاكْشِفِ الرَّسْمَ مُجْمِلَا

اور (وَ) بِالزُّبُرِ (باء کی زیادتی سے پورے) شامی (کی قراءۃ) ہے، (اور) اسی طرح ان (شام والوں) کی رسم (بھی) ہے (یعنی اسمیں تمام شامی قرآنوں میں باء لکھی ہوئی ہے)۔ اور (وَ) بِالْكِتٰبِ (باء کی زیادتی سے صرف) ہشام (کی قراءۃ) ہے، (پس ہشام کیلئے وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ہے، دونوں میں باء سے۔ اور ابن ذکوان کیلئے وَبِالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ ہے، اول میں باء کی زیادتی سے اور ثانی میں باء کے حذف سے۔ اور باقیین کیلئے وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ ہے دونوں میں باء کے حذف سے۔ اور مکی مدنی عراقی کی رسم بھی حذف ہی سے ہے۔ اور فاطر ع ۳ میں سب کیلئے وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ ہے) اور تو (ان کے بارے میں شامی کی) رسم کو کھول اس حال میں کہ تو (رسم کی روایات کے بارے میں) عمدہ بات کہنے والا ہو۔

(صِـ)فَا (حَقُّ) غَيْبِ تَكْتُمُوْنَ تُبَيِّنُنْـ ۵۸۳ ـنَ لَا تَحْسِبَنَّ الْغَيْبُ (كَـ)يْفَ (سَمَا) اعْتَلَا

(اور) لَيُبَيِّنُنَّهٗ (لِلنَّاسِ وَلَا) يَكْتُمُوْنَهٗ (ع ۱۹) جو ہیں (ان دونوں میں) صَفَا حَقٌّ (والے شعبہ مکی بصری کیلئے) غیب (کی یاء سے پڑھنے) کا حق صاف ہوگیا ہے۔ (اور) لَا يَحْسَبَنَّ (الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ ع ۱۹) جو ہے، (اسکا) غیب (کی یاء) سے پڑھنا كَيْفَ سَمَا (والے شامی مدنی مکی بصری کیلئے) سَمَا بلند ہوگیا ہے، كَيْفَ اعْتَلَا: اس حال میں کہ یہ (نقل و معنیٰ کی) ہر کیفیت پر بلند ہوگیا ہے اور (باقیین کے لئے خطاب کی تاء ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ(حَقًّا) بِضَمِّ الْبَا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ ۵۸۴ وَغَيْبٍ وَّفِيْهِ الْعَطْفُ اَوْجَاءَ مُبْدَلَا

اور فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ (بِمَفَازَةٍ ع ۱۹) بار کے ضمہ اور غیب (کی یار) کیساتھ ہے (یعنی فَلَا يَحْسِبُنَّهُمْ)۔ حَقًّا (والے مکی بصری کیلئے) یہ (ضمہ اور یا رغیب کا مجموع) خوب ثابت ہوگیا ہے۔ (اور مکی بصری کی قراءۃ پر اس (فَلَا يَحْسِبُنَّهُمْ) میں (یا تو) عطف ہے یا یہ (فَلَا يَحْسِبُنَّهُمْ ان دونوں کیلئے لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ سے) بدل بن کر آیا ہے۔ (حَقًّا: حُقَّ ذٰلِكَ مقدر کا مفعول ہے)۔

تنبیه: فَلَا تَحْسَبَنَّ میں سین کے فتح اور کسرہ کا اختلاف بقرہ شعر ۵۳۸ وَيَحْسَبُ كَسْرُ السِّيْنِ مُسْتَقْبِلًا سَمَا رِضَاهُ میں بیان ہو چکا ہے۔

هُنَا قُتِلُوْا اَخِّرْ (شِ)فَاءً وَّبَعْدُ فِيْ ۵۸۵ بَرَاءَةَ اَخِّرْ يَقْتُلُوْنَ (شَ)مَرْدَلَا

یہاں (آل عمران ع ۲۰ میں وَ) قُتِلُوْا کو (وَقٰتَلُوْا سے) مؤخر کر دے شِفَاءً (والے حمزہ کسائی کے لئے) اس حال میں کہ یہ (وَقُتِلُوْا تاخیر کی صورت میں بھی) شفا دینے والا ہے۔ اور (اس وَقُتِلُوْا کے) بعد (سورہ براءۃ ع ۱۴) میں يَقْتُلُوْنَ کو (وَيُقْتَلُوْنَ سے) مؤخر کر دے شَمَرْدَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو ہلکا (اور متواضع) ہے، (پس حمزہ کسائی کیلئے الفاظ کی ترتیب بدل کر یہاں وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا اور توبہ ع ۱۴ میں فَيُقْتَلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ ہے یعنی ان کے لئے دونوں جگہ پہلا فعل مجہول اور دوسرا معروف ہے اور باقی پانچ کیلئے حفص کی طرح پہلا معروف اور دوسرا مجہول ہے۔

وَيَا اٰتُهَا وَجْهِيَ وَاِنِّيْ كِلَاهُمَا ۵۸۶ وَمِنِّيْ وَاجْعَلْ لِّيْ وَاَنْصَارِيَ الْمَلَا

اور اس (سورۃ) کی یارات (اضافت) وَجْهِيَ (لِلّٰهِ ع ۲) اور اِنِّيْ (اُعِيْذُهَا ع ۴) اور اِنِّيْ (اَخْلُقُ لَكُمْ ع ۵ دونوں کے) دونوں (کی) اور مِنِّيْ (اِنَّكَ) اور اِجْعَلْ لِّيْ (اٰيَةً ع ۴) اور اَنْصَارِيْ (اِلَى اللّٰهِ ع ۵) کی (ایسی چھ) یارات ہیں جو معتبر ہیں، (ان میں سے پہلی میں مدنی شامی حفص کے لئے، دوسری اور چھٹی میں صرف مدنی کیلئے، تیسری میں مدنی مکی بصری کیلئے، چوتھی اور پانچویں میں مدنی اور بصری کیلئے فتحہ ہے، اور جو باقی رہے ان کیلئے اسکان ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ النِّسَآءِ

وَكُوْفِيُّهُمْ تَسَّاءَلُوْنَ مُخَفَّفًا ۵۸۷ وَحَمْزَةُ وَالْاَرْحَامَ بِالْخَفْضِ جَمَّلَا

اوران (قرار) میں کے کوفی (کی جنس) نے تَسَّآءَلُوْنَ (کے سین) کو بلا تشدید ہونے کی حالت میں (تَسَاءَلُوْنَ) پڑھا ہے، (باقی چار کیلئے تشدید کے ساتھ تَسَّآءَلُوْنَ ہے)۔ اور حمزہ نے وَالْاَرْحَامِ (کے میم) کو جر دینے کے سبب خوبصورت بنا دیا ہے، (جر کی وجہ واؤ قسمیہ ہے، باقی چھ کیلئے میم کے نصب سے وَالْاَرْحَامَ ہے)۔

وَقَصْرُ قِيٰمًا (عَمَّ) يَصْلَوْنَ ضُمَّ (كَهُمْ ۵۸۸ (صَ)فَا نَافِعٌ بِالرَّفْعِ وَاحِدَةٌ جَلَا

اور قِيٰمًا کا قصر (الف کے حذف سے قِيَمًا پڑھنا) عَمَّ (والے مدنی شامی کے لئے) عام ہو گیا ہے، (پس مکی بصری کوفین کیلئے قِيٰمًا (ع ا) ہے الف کے اثبات سے، اخفش اور کسائی کے قول پر قِيٰمًا اور قِيَمًا دونوں مصدر ہیں)۔ اور وَسَيُصْلَوْنَ (ع ا کی یار) کو ضمہ دے (یا وَسَيُصْلَوْنَ کی یار ضمہ دی گئی ہے) كَمْ صَفَا (والے شامی شعبہ کیلئے)، یہ (فعل ضمہ کی تقدیر پر بھی) بہت صاف ہو گیا ہے، (پس باقین کیلئے وَسَيَصْلَوْنَ ہے یار کے فتحہ سے اور یار کے ضمہ سے مجہول اور یار کے فتحہ سے معروف کا صیغہ ہے۔ اور) نافع نے رفع کے ساتھ وَاحِدَةٌ (ع ۲ کی تار) کو ظاہر کر دیا ہے، (پس باقین کیلئے تار کا نصب ہے)۔

وَيُوْصِيْ بِفَتْحِ الصَّادِ (صَ)حَّ (كَ)هُمَا (دَ)نَا ۵۸۹ وَوَافَقَ حَفْصٌ فِي الْاَخِيْرِ مُجَمَّلَا

اور يُوْصِيْ (بِهَا ع ۲ اسی رکوع میں دونوں جگہ) صاد کے فتحہ (اور اسکے بعد الف) کیساتھ صَحَّ كَمَا دَنَا (والے شعبہ شامی مکی کیلئے اسی طرح) صحیح ہو گیا ہے جس طرح یہ (لفظ نقلاً ہم سے) قریب ہو گیا ہے۔ اور موافقت کی ہے حفص نے (صرف) آخر والے (يُوْصِيْ بِهَا کے صاد کے فتحہ) میں، اس حال میں کہ یہ (حفص قرآن پاک کی خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سبب) خوبصورت بنا دیئے گئے ہیں، (پس مکی شامی ابوبکر کیلئے دونوں جگہ یُوْصٰی بِهَا ہے صاد کے فتحہ اور الف سے، اور حفص کیلئے اول میں یُوْصِیْ بِهَا ہے صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے اور ثانی میں یُوْصٰی ہے فتحہ اور الف سے، اور مدنی بصری حمزہ کسائی کیلئے دونوں میں یُوْصِیْ ہے صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے)۔

وَفِيْ اُمِّ مَعْ فِيْ اُمِّهَا فَلِاُمِّـهِ ۵۹۰ لَدَى الْوَصْلِ ضَمُّ الْهَمْزِ بِالْكَسْرِ (شَمْلَلَا

اور (اس) فِيْ اُمِّ (الْكِتٰبِ زخرف ع ۱) نے جو فِيْ اُمِّهَا (رَسُوْلًا قصص ع ۶ اور) فَلِاُمِّـهِ (الثُّلُثُ اور فَلِاُمِّـهِ السُّدُسُ نسآء ع ۲) سمیت ہے، وصل میں ہمزہ کے ضمہ نے (یعنی فِيْ کو اُمِّ کے ساتھ ملاکر پڑھنے کی صورت میں) کسرہ کیساتھ (ہوکر) شَمْلَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) جلدی کی ہے۔

تشریح: یعنی وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ (زخرف ع ۱)، فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا (قصص ع ۶)، فَلِاُمِّـهِ الثُّلُثُ (نسآء ع ۲) اور فَلِاُمِّـهِ السُّدُسُ (نسآء ع ۲)، ان چاروں کلمات میں حمزہ کسائی کیلئے وصلاً ہمزہ کا کسرہ ہے فِيْ اِمِّ الْكِتٰبِ، فِيْ اِمِّهَا، فَلِاِمِّـهِ الثُّلُثُ اور فَلِاِمِّـهِ السُّدُسُ۔ اور اگر فِيْ کے بغیر اُمِّ الْكِتٰبِ اور اُمِّهَا رَسُوْلًا سے اعادہ کریں تو پھر ہمزہ کو ضمہ ہی سے پڑھیں گے۔ اور فَلِاِمِّـهِ میں دونوں جگہ ہمزہ لام سے رسماً متصل ہے، اس لئے ان میں لام کے بغیر اُمِّ سے اعادہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے ہمزہ کا کسرہ ہی رہے گا اور باقیین کیلئے ہر حال میں سب کلمات میں ہمزہ کا ضمہ ہے۔

وَفِيْ اُمَّهَاتِ النَّحْلِ وَالنُّوْرِ وَالزُّمَرْ ۵۹۱ مَعَ النَّجْمِ (شَافٍ وَّاكْسِرِ الْمِيْمَ (فَيْصَلَا

اور (اس بُطُوْنِ) اُمَّهٰتِكُمْ (اور بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ) نحل (ع ۱۱) اور نور (ع ۸) اور زمر (ع ۱) میں، جو نجم (ع ۲ کے بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ) سمیت ہیں، (ان چاروں میں بھی وصلاً ہمزہ کا ضمہ کسرہ سے بدلکر) شَافٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے) شفاء دینے والا ہے۔ اور کسرہ دے (ان چاروں کلمات کے) میم کو (بھی) فَيْصَلًا (والے حمزہ کیلئے)، اس حال میں کہ تو (اس میم کے کسرہ کے ذریعہ حمزہ اور کسائی کی قراءۃ میں) جدائی کرنے والا ہے۔

تشریح: [۱] یعنی وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ (نحل ع ۱۱)، اَوْ بُيُوْتِ اِمِّهٰتِكُمْ (نور ع ۸) وَيَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ (زمر ع ۱)، وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ (نجم ع ۲) چاروں کلمات میں حمزہ کیلئے ہمزہ اور میم دونوں کا کسرہ اور کسائی کیلئے صرف ہمزہ کا کسرہ اور میم کا فتحہ۔ یہ اس صورت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جبکہ اُمَّھٰتِکُمْ کو ماقبل والے بُطُوْنِ اور بُیُوْتِ سے ملاکر پڑھا جائے اور اگر اُمَّھٰتِکُمْ سے اعادہ کریں تو پھر اوروں کی طرح ان دونوں کیلئے بھی ہمزہ کا ضمہ اور میم کا فتحہ ہوگا۔ باقیین کیلئے ہر حال میں ہمزہ کا ضمہ اور میم کا فتحہ ہے۔ [۲] اُمَّھٰتِکُمْ جمع میں وصل کی قید لَدَی الْوَصْلِ سے نکلی ہے جو واحد کیلئے ہے۔ [۳] اور جس اُمّ اور اُمَّھٰتِکُمْ کے ہمزہ سے پہلے یاء ساکنہ یا کسرہ نہ ہو وہ نکل گئے جیسے مَاھُنَّ اُمَّھٰتِکُمْ اور وَاُمُّهٗ وغیرہ۔

وَيُدْخِلْهُ نُوْنٌ مَّعْ طَلَاقٍ وَّفَوْقُ مَعْ ۵۹۲ يُكَفِّرْ يُعَذِّبْ مَعْهُ فِي الْفَتْحِ (اِ)ذْ (كَ)هَلَا

اور (نسآء ع ۲ کے دونوں موقعوں کا وہ) يُدْخِلْهُ نون (والا) ہے (یعنی نُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ اور نُدْخِلْهُ نَارًا) جو (سورہ) طلاق ع ۲ والے يُدْخِلْهُ کے) اور (اس کے) اوپر (والی سورہ تغابن کے اس يُدْخِلْهُ) سمیت ہے جو يُكَفِّرْ (عَنْهُ) سمیت ہے (یعنی تغابن میں يُكَفِّرْ عَنْهُ اور يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ دونوں میں نون ہے۔ اور سورہ) فتحا(ع ۲) میں اس (يُدْخِلْهُ) کے ساتھ يُعَذِّبْهُ (بھی) ہے، (ان ساتوں فعلوں میں نون) اِذْ كَهَلَا (والے نافع شامی کیلئے میں نے) اسلئے (نقل کر دیا ہے) کہ اس نے (نون کو شیوخ سے سن کر) محفوظ کیا ہے۔

مفہوم: [۱] یعنی یہ سات فعل ہیں:۔ ①② نسآء ع ۲ کی آخری دو آیتوں میں يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ اور يُدْخِلْهُ نَارًا۔ ③ طلاق ع ۲ میں يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ۔ ④⑤ تغابن ع ۱ میں يُكَفِّرْعَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ اور وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ ⑥⑦ فتح ع ۲ میں يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ اور وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ۔ ساتوں میں نافع شامی کے لئے متکلم کا نون ہے یعنی نُدْخِلْهُ، نُكَفِّرْ، نُعَذِّبْهُ اور باقی پانچ کیلئے ساتوں میں غیب کی یاء ہے۔ [۲] نون میں عظمت ظاہر کرنے کیلئے التفات کے طور پر فعل کی نسبت حق تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور یاء غیب میں پہلے صیغوں کی رعایت ہے۔

وَهٰذَانِ هٰتَيْنِ الَّذٰنِ الَّذَيْنِ قُلْ ۵۹۳ يُشَدَّدُ لِلْمَكِّيْ فَذٰنِكَ (دُ)مْ (حُ)لَا

وَقُلْ: اور تو کہہ دے هٰذٰنِّ (خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا حج ع ۲ اور اِنْ هٰذٰنِّ لَسٰحِرٰنِ طٰهٰ ع ۳ اور) هٰتَيْنِّ (عَلٰٓى اَنْ قصص ع ۳ اور وَ) الَّذٰنِّ (يَاْتِيٰنِهَا نسآء ع ۳ اور رَبَّنَآ اَرِنَا) الَّذَيْنِّ (فصلت ع ۴) جو ہیں یہ (ان پانچوں میں سے ہر ایک یعنی ان کا نون) تشدید سے پڑھا جاتا ہے مکی کیلئے۔ (اور) فَذٰنِّكَ (بُرْهَانٰنِ قصص ع ۴ کا نون) دُمْ حُلَا (والے مکی بصری کیلئے مشدد ہے)، تو ہمیشہ رہ زیوروں (اور خوبیوں) کے اعتبار سے، (پس مکی کیلئے ان چھیوں کلمات میں اور بصری کیلئے صرف فَذٰنِّكَ میں نون مشدد ہے اور پہلے پانچ میں تخفیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقیین کیلئے سب میں تخفیف ہے اورنون مشدد سے پہلے یا تو الف ہے یا یارلین، اسلئے ان میں مدلازم بھی ہوگا۔

وَضَمَّ هُنَا كَرْهًا وَّعِنْدَ بَرَاءَةٍ (شِهَابٌ وَّفِي الْأَحْقَافِ (ثُبِّتَ (مَعْقِلَا ۵۹٤

اورضمہ دیا ہے یہاں (نسآء ع ۳ میں اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ) كَرْهًا (کے کاف) کو۔ اور برارۃ (ع ۷) میں (قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْكَرْهًا کے کاف کو) شِهَابٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے) ستارہ (یعنی قاری) نے۔ اور احقاف (ع ۲ کے كَرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كَرْهًا دونوں میں کاف کا ضمہ) ثُبِّتَ مَعْقِلَا (والے کوفیین ابن ذکوان کیلئے) خوب ثابت رکھا گیا ہے جائے پناہ کے اعتبار سے، (پس ① حمزہ کسائی کیلئے چاروں میں كُرْهًا ہے) کاف کے ضمہ سے ② ابن ذکوان اور عاصم کیلئے نسار اور برارۃ میں كَرْهًا ہے کاف کے فتحہ سے اور احقاف کے دونوں کلموں میں كُرْهًا ہے کاف کے ضمہ سے ③ باقیین کیلئے چاروں میں كَرْهًا ہے فتحہ سے، اور یہ دونوں لغت ہیں)۔

وَفِي الْكُلِّ فَافْتَحْ يَا مُبَيِّنَةٍ (دَ)نَا (صَحِيحًا وَّكَسْرُ الْجَمْعِ (كَم (شَرَفًا (عَلَا ۵۹۵

اور سب (موقعوں) میں فتحہ دے تو (بِفَاحِشَةٍ) مُّبَيِّنَةٍ کی یار کو دَنَا صَحِيحًا (والے مکی شعبہ کیلئے)، یہ (فتحہ جو فَافْتَحْ سے نکلا ہے) قریب ہوگیا ہے (نقل ودلائل کی رو سے) صحیح ہوکر۔ اور (اس مُبَيِّنَةٍ کی) جمع (مُبَيِّنٰتٍ) کا کسرہ كَمْ شَرَفًا عَلَا (والے شامی حمزہ کسائی حفص کیلئے) بہت مرتبہ شرف کے لحاظ سے بلند ہوگیا ہے۔

تنبیہ: [۱] مُبَيِّنَةٍ تین جگہ آیا ہے:۔ یعنی نسآر ع ۳، احزاب ع ۴، طلاق ع ۱ میں۔ تینوں میں مکی شعبہ کے لئے یار کا فتحہ ہے اور باقیین کیلئے یار کا کسرہ۔ [۲] مُبَيِّنَةٍ کی جمع مُبَيِّنٰتٍ بھی تین ہی جگہ آیا ہے:۔ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ نور ع ۴ وع ٦ میں، اور اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ طلاق ع ۲ میں، پس ان تینوں میں شامی حمزہ کسائی حفص کیلئے یار کا کسرہ اور باقیین کیلئے یار کا فتحہ ہے۔

خلاصہ: [۱] مکی شعبہ کیلئے واحد وجمع کے چھیوں کلمات میں مُبَيَّنَةٍ اور مُبَيَّنٰتٍ ہے یار کے فتحہ سے۔ [۲] شامی حفص حمزہ کسائی کیلئے چھیوں میں یار کا کسرہ ہے۔ [۳] مدنی بصری کیلئے واحد میں کسرہ اور جمع میں فتحہ ہے۔

وَفِي مُحْصَنٰتٍ فَاكْسِرِ الصَّادَ (رَ)اوِيًا ۵۹٦ وَفِي الْمُحْصَنٰتِ اكْسِرْ لَهُ غَيْرَ اَوَّلَا

اور (لام تعریف کے بغیر نکرہ والے) مُحْصَنٰتٍ میں تو کسرہ دے صاد کو رَاوِيًا (والے کسائی کیلئے)، اس حال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کہ تو (اس کسرہ کے معنیٰ کو بھی) روایت کرنے والا ہو۔ اور (لام تعریف والے) اَلْمُحْصَنٰتُ میں (بھی) کسرہ دے (صاد کو) ان (کسائی) ہی کیلئے، سوائے (قرآن میں سب سے) پہلے (وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ ع ۴) کے، (پس یہ کسائی کے لئے بھی مستثنیٰ ہے، اس میں تو سب کیلئے فتحہ ہے اور باقی دوسرے موقعوں میں خواہ مُحْصَنٰتٍ ہو یا اَلْمُحْصَنٰتُ سب میں کسائی کیلئے صاد کا کسرہ ہے اور باقیین کیلئے فتحہ)۔

وَضَمٌّ وَّكَسْرٌ فِيْ اَحَلَّ (صِحَابُهٗ ۵۹۷ وُجُوْهٌ وَّفِيْ اَحْصَنَّ (عَـ)ـنْ (نَفَـ)ـرِ ا(لْعُـ)ـلَا

اور (وہ) ضمہ اور کسرہ جو (وَ) اَحَلَّ (کے ہمزہ اور حاء) میں ہے صِحَابُهٗ (والے حفص حمزہ کسائی کے لئے) اس (ضمہ و کسرہ کے مجموعہ) کے اصحاب (ناقلین) سردار ہیں، (پس ان کیلئے ہمزہ اور حاء دونوں کا فتحہ ہے)۔ اور (فَاِذَا) اُحْصِنَّ (ع ۴ کے ہمزہ اور صاد) میں (ضمہ اور کسرہ) عَنْ نَفَرِ الْعُلَا (والے حفص مکی بصری شامی کیلئے) بلند مرتبوں کی جماعت سے ہے۔

خلاصہ: [۱] حفص کے لئے وَاُحِلَّ اُحْصِنَّ دونوں فعل مجہول ہیں۔ [۲] شعبہ کیلئے وَاَحَلَّ اَحْصَنَّ دونوں معروف ہیں۔ [۳] حمزہ کسائی کے لئے وَاُحِلَّ اَحْصَنَّ اول مجہول ثانی معروف۔ [۴] مدنی مکی بصری شامی کیلئے وَاَحَلَّ اُحْصِنَّ اول معروف ثانی مجہول)۔

مَعَ الْحَجِّ ضَمُّوْا مُدْخَلًا (خُـ)ـصَّهٗ وَسَلْ ۵۹۸ فَسَلْ حَرَّكُوْا بِالنَّقْلِ (رَ)اشِدُهٗ (دَ)لَا

ضمہ دیا ہے ان (ناقلین) نے اُس مُدْخَلًا (كَرِيْمًا ع ۵ کے میم) کو جو حج (ع ۸) کے (مُدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ) سمیت ہے، خُصَّهٗ (والے نافع کے سوا سب کیلئے)، تو اس (ضمہ اور فتحہ کے خلاف) کو (انہیں دونوں موقعوں کے ساتھ) خاص کر دے۔ اور (وَ) سَلْ (اور) فَسَلْ (اور وَسْئَلُوْا اور فَسْئَلُوْا کے سین) کو (ایسی) حرکت دی ہے (ان ناقلین نے) جو نقل کی بناء پر ہے رَاشِدُهٗ دَلَا (والے کسائی مکی کیلئے)، اس (نقل) کی ہدایت کرنے والا جو ہے اس نے (اپنا) ڈول بھر کر نکالا ہے۔

شرح: [۱] مُدْخَلًا كَرِيْمًا نساء ع ۵ اور مُدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ حج ع ۸ میں نافع کے سوا باقی چھ کیلئے میم کا ضمہ، اور نافع کیلئے میم کا فتحہ ہے۔ اور مُدْخَلَ صِدْقٍ اسراء ع ۹ میں ساتوں کے لئے ضمہ ہے۔ اور مُدْخَلًا ضمہ والا یا تو اِفعال کا مصدر میمی ہے یا اسی سے اسم مکان ہے، اور میم کا فتحہ والا یا تو ثلاثی کا مصدر میمی ہے یا اسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکان ہے۔ [۲] جب سَاَلَ کے امر حاضر کے واحد مذکر یا جمع مذکر کے صیغہ سے پہلے واؤ یا فاء آ رہی ہو جیسے وَسْئَلْهُمْ اور وَسْئَلُوا اللّٰهَ اور فَسْئَلِ الَّذِيْنَ اور فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ وغیرہ تو ابن کثیر کسائی وَسَلْ فَسَلْ، وَسَلُوْا، فَسَلُوْا پڑھتے ہیں یعنی ہمزہ کا فتحہ نقل کر کے سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں، پس یہ قاعدہ امر کے واحد اور جمع مذکر حاضر ہی کیساتھ خاص ہے اور دوسری شرط یہ بھی ہے اس سے پہلے واؤ یا فاء بھی ہو۔ باقی پانچ کیلئے نقل کے بغیر حفص کی طرح۔ [۳] چونکہ یہاں سَلْ کو واحد کے صیغہ سے لائے ہیں جو اس سورۃ میں نہیں ہے، اس قرینہ سے سَلُوْا جمع کیلئے بھی عموم نکل آیا۔ اور امر حاضر اور واؤ اور فاء کی دونوں شرطیں بھی تلفظ سے نکلی ہیں اور حمزہ جو وقفاً نقل کرتے ہیں ان کیلئے کوئی شرط نہیں جیسا کہ گیارہویں باب میں بیان ہوا۔

وَفِيْ عٰقَدَتْ قَصْرٌ (ثَ)وٰى وَمَعَ الْحَدِيْـ ۵۹۹ ـدِ فَتْحُ سُكُوْنِ الْبُخْلِ وَالضَّمِّ (شَـ)مْلَلَا

اور (وَالَّذِيْنَ) عٰقَدَتْ (ع ۵) میں ایسا قصر (یعنی الف کا حذف) ہے ثَوٰى (والے کوفیین کیلئے) جو قائم ہو گیا ہے، (پس کوفیین کیلئے عَقَدَتْ الف کے بغیر اور باقیین کیلئے عٰقَدَتْ الف سے ہے)۔ اور (یہاں نساء ع ۶ میں) حدید (ع ۳) سمیت (یعنی دونوں جگہ) بِالْبُخْلِ (وَيَكْتُمُوْنَ اور بِالْبُخْلِ وَمَنْ يَّتَوَلَّ کی خاء) کے سکون اور (باء) کے ضمہ (دونوں) کے بجائے فتحہ ہے شَمْلَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس (وجہ) نے جلدی کی ہے (ہم تک پہنچنے میں، پس [۱] حمزہ کسائی کیلئے اَلْبَخَلِ باء اور خاء دونوں کے فتحہ سے اور باقیین کیلئے حفص کی طرح باء کا ضمہ اور خاء کا سکون۔ [۲] اَلْبُخْلِ کے دونوں لغت حُزْنٌ اور حَزَنٌ کی طرح ہیں۔ [۳] عٰقَدَتْ مفاعلہ سے اور عَقَدَتْ عَقَدَ (ض) عَقْدًا سے ہے)۔

وَفِيْ حَسَنَةٌ (حِـ)رْمِيٌّ رَفْعٍ وَّضَمُّهُمْ ۶۰۰ تَسَوّٰى (نَـ)مَا (حَـ)قًّا وَّ(عَـ)مَّ مُثَقَّلَا

اور (وَاِنْ تَكُ) حَسَنَةٌ (ع ۶ کی تاء) میں حِرْمِيٌّ کا رفع ہے (یا رفع مبارک ہے اور باقیین کیلئے تاء کا نصب ہے)۔ اور ان (اہل ادا) کا ضمہ دینا (لَوْ) تُسَوّٰى (بِهِمُ الْاَرْضُ کی تاء) کو جو ہے نَمَا حَقًّا (والے عاصم مکی بصری کیلئے)، بلند ہو گیا ہے حق ہونے کے اعتبار سے، (پس باقی چار کیلئے تاء کا فتحہ ہے)۔ وَعَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) یہ (تَسَوّٰى کا سین) عام ہو گیا ہے مُثَقَّلَا: مشدد ہو کر۔

نغوص: [۱] وَاِنْ تَكُ حَسَنَةٌ (ع ۶) کی تاء میں مدنی مکی کیلئے رفع ہے وَاِنْ تَكُ حَسَنَةٌ۔ باقیین کیلئے تاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نصب ہے حَسَنَةً۔ [۳] لَوْ تُسَوّٰی بِهِمُ الْاَرْضُ (ع ٦) میں مکی بصری عاصم کیلئے تاء کا ضمہ ہے اور مدنی شامی کیلئے سین مشدد ہے اور باقی پانچ کیلئے بلا تشدید ہے۔

خلاصہ: [۱] مکی بصری عاصم کیلئے لَوْ تُسَوّٰی تاء کے ضمہ اور سین کی تخفیف سے۔ [۲] حمزہ کسائی کیلئے لَوْ تَسَوّٰی تاء کے فتحہ اور سین کی تخفیف اور امالہ محضہ سے۔ [۳] مدنی شامی کیلئے لَوْ تَسَّوّٰی تاء کے فتحہ اور سین کی تشدید سے۔ اور ورش کی تقلیل کے ساتھ چار قراءتیں ہو جائیں گی۔

وَلٰمَسْتُمُ اقْصُرْ تَحْتَهَا وَبِهَا (شَـ)فَا ٦٠١ وَرَفْعُ قَلِيْلٌ مِّنْهُمُ النَّصْبَ (كُـ)لِّلَا

اور (اَوْ) لٰمَسْتُمُ (النِّسَآءَ) کو (لام کے بعد والے) الف کے حذف سے پڑھ تو، اس (نساء) کے نیچے (مائدہ ع ۲ میں) اور اس (سورۃ نساء ع ۷ دونوں) میں شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس (قصر) نے (قاری کو) شفا دی ہے، (پس ان کیلئے لَمَسْتُمُ النِّسَآءَ اور باقیین کیلئے لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ ہے)۔ اور (اِلَّا) قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ (نساء ع ۹) کا مرفوع (یعنی لام) نصب کے ساتھ كُلِّلَا (والے شامی کیلئے) تاج پہنایا گیا ہے، (پس شامی کیلئے اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ منصوب ہے اور شامی مصحف میں بھی قَلِيْلًا الف کے ساتھ ہے، اور باقی چھ کیلئے اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ مرفوع ہے)۔

وَاَنِّثْ يَكُنْ (عَـ)نْ (دَ)ارِمٍ تُظْلَمُوْنَ غَيْـ ٦٠٢ ـبُ (شُـ)هْدٍ (دَ)نَا اِدْغَامُ بَيَّتَ (فِـ)ي (حُـ)لَا

اور تو تانیث (کی تاء) سے پڑھ (كَاَنْ لَّمْ) يَكُنْ (بَيْنَكُمْ ع ١٠) کو عَنْ دَارِمٍ (والے حفص مکی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لَمْ تَكُنْ تانیث کی تاء کیساتھ) قریب قریب قدم رکھنے والے (باوقار قاری) سے (منقول) ہے اور (باقیین کیلئے لَمْ يَكُنْ یاء تذکیر سے ہے۔ اور لِمَنِ اتَّقٰى وَلَا) تُظْلَمُوْنَ (فَتِيْلًا ع ١١) جو ہے، (اس میں) شُهْدٍ دَنَا (والے حمزہ کسائی مکی کے لئے) ایسی (یاء) غیب ہے جو (ہم سے) قریب ہوگئی ہے، (پس ان کے لئے يُظْلَمُوْنَ یاء غیب سے اور باقیین کے لئے تُظْلَمُوْنَ تاء خطاب سے ہے۔ اور وَلَا يُظْلَمُوْنَ ع ۷ میں سب کیلئے غیب کی یاء ہے، کیونکہ اسکی ضمیر مَنْ يَّشَآءُ کیلئے ہے اور یہاں ثانی کی تعیین ترتیب سے نکلی ہے۔ اور) بَيَّتَ (طَآئِفَةٌ ع ١١ کی تاء) کا (طاء میں) ادغام فِيْ حُلَا (والے حمزہ بصری کیلئے) زیوروں میں ہے، (پس ان کیلئے بَيَّتْ طَّآئِفَةٌ ادغام کیساتھ اور باقیین کیلئے بَيَّتَ طَآئِفَةٌ اظہار کیساتھ ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِشْمَامُ صَادٍ سَاكِنٍ قَبْلَ دَالِهٖ ۶۰۳ كَاَصْدَقُ زَايًا (شَـاعَ وَارْتَاحَ اَشْمُلَا

اور (تیرا) اشمام کرنا صاد ساکن کا جو اپنی دال سے پہلے ہو، زَایًا: زاء کیساتھ شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے لغت کی رو سے بھی) مشہور ہوگیا ہے (اور دال سے پہلے صاد ساکنہ کی مثال) اَصْدَقُ (نسآء ع ۱۱ و ع ۱۸) کی طرح ہے اور یہ (اشمام) خوش (اور عمدہ) ہوگیا ہے عادتوں (یعنی خوبیوں) کے اعتبار سے۔

فائدہ: دال سے پہلے صاد ساکن آٹھ کلمات میں آیا ہے جو بارہ جگہ ہیں:۔ ① ② اَصْدَقُ (نسآء ع ۱۱ و ع ۱۸) ③ تا ⑤ يَصْدِفُوْنَ (انعام ع ۵ میں ایک اور ع ۲۰ میں دو) ⑥ وَتَصْدِيَةً (انفال ع ۴) ⑦ ⑧ تَصْدِيْقَ الَّذِیْ (یونس ع ۴ و یوسف ع ۱۲) ⑨ فَاصْدَعْ (حجر ع ۶) ⑩ قَصْدُ السَّبِيْلِ (نحل ع ۱) ⑪ يُصْدِرَ الرِّعَآءُ (قصص ع ۱۲) ⑫ يَصْدُرُ النَّاسُ (سورہ زلزال)، پس حمزہ کسائی کے لئے ان سب میں اشمام ہے اور باقیین کیلئے سب میں خالص صاد ہے۔ صاد کے ساتھ سکون کی قید سے صَدِيْقِكُمْ وغیرہ کلمات نکل گئے۔ اور اشمام کی صحیح کیفیت شیخ کامل سے سننے سے معلوم ہوگی۔

وَفِيْهَا وَتَحْتَ الْفَتْحِ قُلْ فَتَثَبَّتُوْا ۶۰۴ مِنَ الثَّبْتِ وَالْغَيْرُ الْبَيَانَ تَبَدَّلَا

وَقُلْ: اور تو کہہ دے کہ (انہیں شَاعَ والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (سورہ نسآء ع ۱۳) میں (دونوں جگہ) اور فتحا کے نیچے (حجرات ع ۱ میں، تینوں میں فَتَبَيَّنُوْا کے بجائے) فَتَثَبَّتُوْا ہے، جو اَلثَّبْتُ سے بنا ہے اور (ان دونوں کے) علاوہ (باقی پانچ) نے (اَلثَّبْتُ سے) اَلْبَيَانَ کو بدل لیا ہے، (پس حمزہ کسائی فَتَثَبَّتُوْا پڑھیں گے جو اَلثَّبْتُ سے بنا ہے اور باقیین فَتَبَيَّنُوْا پڑھیں گے جو اَلْبَيَانُ سے بنا ہے)۔

وَ(عَمَّ فَـتًى قَصْرُ السَّلٰمَ مُؤَخَّرًا ۶۰۵ وَغَيْرَ اُولِی بِالرَّفْعِ (فِـیْ (حَقِّ نَهْشَلَا

وَقَصْرُ السَّلٰمَ اور (اِلَيْكُمُ) السَّلٰمَ (لَسْتَ مُؤْمِنًا ع ۱۳) کے الف کا حذف عَمَّ فَتًى (والے مدنی شامی حمزہ کیلئے) قوت والے (جوان مرد) کو شامل ہوگیا ہے، اس حال میں کہ وہ (اَلسَّلٰمَ سب سے) آخر والا ہے (یعنی تیسرا ہے، پس ان تین کے لئے اَلسَّلَمَ الف کے حذف سے اور باقیین کیلئے حفص کی طرح اَلسَّلٰمَ ہے)۔ اور غَيْرُ اُولِی (الضَّرَرِ ع ۱۳ راء کے) رفع کیساتھ (غَيْرُ) فِیْ حَقِّ نَهْشَلَا (والے حمزہ مکی بصری عاصم کیلئے) نَهْشَل (نامی قبیلہ) کے حق میں ہے، (پس باقی تین کیلئے راء کا نصب ہے غَيْرَ اُولِی الضَّرَرِ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنُؤْتِيهِ بِالْيَا (فِـ)ـي (حِـ)ـمَاهُ وَضَمُّ يَدْ ۶۰۶ خُلُوْنَ وَفَتْحُ الضَّمِّ (حَقُّ صِـ)ـهْرًا (حَـ)ـلَا

اور (فَسَوْفَ) نُؤْتِيهِ (اَجْرًا عَظِيمًا ع ۱۷ نون کے بجائے) یاء کیساتھ (ہوکر) فِي حِمَاهُ (والے حمزہ بصری کیلئے) اپنی حفاظت میں ہے، (پس ان کیلئے يُؤْتِيهِ یاء کیساتھ اور باقیین کیلئے نُؤْتِيهِ نون کے ساتھ ہے)۔ اور يَدْخُلُوْنَ (الْجَنَّةَ نسآء ع ۱۸ کی یاء) کا ضمہ اور (اس کی خاء کے) ضمہ کے بجائے فتحہ حَقُّ صِهْرًا (والے مکی بصری شعبہ کیلئے) ایسے صاف (اور مجتمع) پانی (سے مشابہت رکھنے والے قاری) کا حق ہے، جو شیریں ہوگیا ہے (یعنی ان کیلئے يُدْخَلُوْنَ مجہول اور باقیین کیلئے يَدْخُلُوْنَ معروف کا صیغہ ہے۔ حَقُّ رمز میں بصری شامل ہیں، اس لئے حَلَا مکرر اور زائد رمز ہے)۔

وَفِي مَرْيَمٍ وَّالطَّوْلِ الْاَوَّلِ عَنْهُمْ ۶۰۷ وَفِي الثَّانِ (دُ)مْ (صَـ)ـفْوًا وَّفِي فَاطِرٍ (حَـ)ـلَا

اور (اسی يَدْخُلُوْنَ کی یاء کا ضمہ اور خاء کا فتحہ) مریم (ع ۴ میں) اور طَوْل (مؤمن یعنی اس) کے پہلے (يَدْخُلُوْنَ) میں (جو ع ۵ میں ہے) ان (مکی بصری شعبہ) ہی سے ہے۔ اور (یہی ضمہ وفتحہ طَوْل کے) دوسرے (يَدْخُلُوْنَ ع ۶) میں دُمْ صَفْوًا (والے مکی شعبہ کیلئے ہے)، تو صفائی والا ہوکر ہمیشگی کر۔ اور فاطر (ع ۴) میں حَلَا (والے بصری کیلئے) اس (يَدْخُلُوْنَهَا) نے (ضمہ اور فتحہ کے ساتھ ہوکر معنیٰ کو) زیور پہنادیا ہے۔

خلاصہ: يَدْخُلُوْنَ کے ان پانچ موقعوں میں اختلاف ہے:۔ [۱] تا [۳] يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ نسآء ع ۱۸ ومریم ع ۴ ومؤمن ع ۵ میں، اور یہ مؤمن کا پہلا يَدْخُلُوْنَ ہے، ان تین میں تو مکی بصری شعبہ کیلئے يُدْخَلُوْنَ ہے یاء کے ضمہ اور خاء کے فتحہ سے بصیغہ مجہول [۴] سَيَدْخُلُوْنَ مؤمن ع ۶، اور یہ مؤمن کا دوسرا ہے، اس میں مکی شعبہ کیلئے سَيُدْخَلُوْنَ ہے مجہول کے صیغہ سے [۵] يَدْخُلُوْنَهَا فاطر ع ۴ میں، اسمیں صرف بصری کیلئے يُدْخَلُوْنَهَا ہے فعل مجہول سے۔ پس [۱] مکی شعبہ کیلئے اول کے چار میں يُدْخَلُوْنَ ہے مجہول سے اور فاطر والے میں يَدْخُلُوْنَهَا ہے فعل معروف سے [۲] بصری کیلئے نمبر چار میں سَيَدْخُلُوْنَ ہے فعل معروف سے اور باقی چار میں يُدْخَلُوْنَ ہے فعل مجہول سے [۳] نافع شامی حفص حمزہ کسائی کیلئے پانچوں میں يَدْخُلُوْنَ ہے فعل معروف سے۔

وَيَصَّلَحَا فَاضْمُمْ وَسَكِّنْ مُخَفِّفًا ۶۰۸ مَعَ الْقَصْرِ وَاكْسِرْ لَامَهُ (ثَـ)ـابِتًا (تَـ)ـلَا

اور تو (اَنْ) يَّصَّلَحَا (ع ۱۹ کی یاء) کو ضمہ دے، اور (اس کے صاد کو) تخفیف سے پڑھنے والا بن کر (ایسے سکون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے) ساکن کر دے جو (صاد کے بعد والے) الف کے حذف سمیت ہے، اور اسکے لام کو (ایسا) کسرہ دے ثَابِتًا (والے کوفیین کیلئے) جو (نقل سے) ثابت ہے، اس (کسرہ) نے (پہلی چاروں قیدوں کی) پیروی کی ہے (یہاں بھی تَلَا والے دوری کسائی ثَابِتًا میں شامل ہیں، اس لئے تَلَا کو رمز نہیں بنایا)۔

فائدہ: یُصْلِحَا اِفْعَالٌ سے فعل مضارع تثنیہ مذکر غائب ہے، جو کوفیین کی قراءۃ ہے اور یَصَّلَحَا باقیین کی قراءۃ ہے، اور یہ تَفَاعُلٌ سے ہے، جو اصل کی رو سے یَتَصَالَحَا تھا، پھر تار کا صاد میں ادغام کر دیا۔ پہلی قراءۃ کی تمام قیود بیان سے اور دوسری قراءۃ کی تمام قیود ضد سے نکلی ہیں۔

وَتَلْوُا بِحَذْفِ الْوَاوِ الْاُوْلٰى وَلَامَهٗ ۶۰۹ فَضُمَّ سُكُوْنًا (لَ)سْتَ (فِ)يْهِ (مُ)جَهَّلَا

اور (وَاِنْ) تَلْوُا (ع ۲۰) پہلے (ضمہ والے) واؤ کے حذف کیساتھ ہے۔ اور اس کے لام کو (یعنی اس کے) سکون کو تو ضمہ سے بدل دے، فِيْهِ: اس (ایک واؤ والی وجہ) میں، لَسْتَ: نہیں ہے تو، مُجَهَّلًا: جہالت کی طرف منسوب کیا ہوا۔ (مطلب یہ ہے کہ لَسْتَ فِيْهِ مُجَهَّلًا والے ہشام حمزہ ابن ذکوان یعنی شامی حمزہ کیلئے واؤ مضموم کا حذف ہے جو پہلا ہے، اور لام کے ضمہ سے وَاِنْ تَلُوْا ہے)۔

شرح: یعنی وَاِنْ تَلْوُا (ع ۲۰) میں دو واؤ ہیں، پہلا مضموم دوسرا ساکن۔ شامی حمزہ کیلئے واؤ مضموم کے حذف اور لام کے ضمہ کے ساتھ وَاِنْ تَلُوْا ہے، اور باقیین کیلئے وَاِنْ تَلْوُا جیسا کہ ناظم نے تلفظ کیا ہے، پس پہلی قراءۃ بیان سے اور دوسری اس کی ضد اور تلفظ سے نکلی ہے۔

تعلیل: [۱] وَلِیَ یَلِیْ لفیفِ مفروق ہے اور لَوٰی یَلْوِیْ لفیفِ مقرون۔ وَلِیَ الْاَمْرَ کے معنٰی ہیں: اس نے اس کام کو کیا اور اس پر قابو پایا اور لَوٰی نَفْسَهٗ عَنْهُ کے معنٰی ہیں: اس نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اور لَوٰی غَرِيْمَهٗ کے معنٰی ہیں: اس نے اپنے قرض خواہ کا قرضہ دینے میں دیر کی۔ پس تَلُوْا، وَلِیَ سے بھی ہوسکتا ہے اور لَوٰی سے بھی۔ پہلی صورت میں تَلُوْا کی اصل تَوْلِيُوْا تھی، پہلا واؤ وَعَدَ يَعِدُ کے قاعدہ سے حذف ہو گیا، پھر یار کا ضمہ اس پر ثقیل ہونے کے سبب لام کو دے دیا، اور لام کے کسرہ کو حذف کر دیا، پھر مُوْقِنٌ کے قاعدہ سے یار کو وجوباً واؤ سے بدل لیا، اور اس واؤ مدہ کو دو واؤ جمع ہو جانے کے سبب حذف کر دیا، اور اب اسکا وزن تَعُوْا ہو گیا کیونکہ فار اور لام کلمہ دونوں حذف ہو گئے۔

اور لَوٰی سے ہونے کی تقدیر پر تَلُوْا کی اصل تَلْوِيُوْا تھی، تخفیف کی غرض سے واؤ کا کسرہ حذف کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا، اور یاء کا ضمہ اس پر ثقیل ہونے کے سبب واؤ کو دے دیا، اور یاء کو واؤ سے بدل کر حذف کر دیا، اب تَلُوْا ہوگیا، پھر واؤ پر بھی ضمہ ثقیل تھا، اسلئے نقل کر کے لام کو دے دیا، اور واؤ کو اجتماعِ ساکنین کے سبب حذف کر دیا اب اسکا وزن تَفُوْا ہوگیا کیونکہ عین اور لام کلمہ حذف ہوگیا اور پہلی صورت قوی تر ہے۔

اور تَلْوُا لفیفِ مقرون ہی سے ہے۔ اس کی اصل تَلْوِيُوْا تھی، واؤ کا کسرہ گرا کر یاء کا ضمہ واؤ کو دے دیا، پھر یاء کو واؤ سے بدل کر اجتماعِ ساکنین کے سبب حذف کر دیا، اور اب اسکا وزن تَفْعُوْا ہوگیا کیونکہ لام کلمہ حذف ہوگیا ہے۔

وَنُزِّلَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ (حِـ)صْنُهُ ۝ ٦١٠ وَأُنْزِلَ عَنْهُمْ عَاصِمٌ بَعْدُ نُزِّلَا

اور (وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ) نُزِّلَ (عَلٰى رَسُوْلِهٖ (ع ۲۰) جو ہے، (اس کے نون کے) ضمہ اور (زاء کے) کسرہ (دونوں) کے بجائے فتحہ حِصْنُهٗ (والے نافع کوفیین کیلئے) اس (لفظ کی حفاظت) کا قلعہ ہے۔ اور (وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ) أُنْزِلَ (مِنْ قَبْلُ ع ۲۰ کے ہمزہ کے ضمہ اور زاء کے کسرہ کے بجائے فتحہ بھی) ان (ہی چاروں) سے ہے۔ (ان دونوں لفظوں کے) بعد عاصم نے (وَقَدْ) نُزِّلَ کو (بھی اسی طرح نون کے ضمہ اور زاء کے کسرہ کے بجائے فتحہ سے پڑھا ہے)۔

نفعوم: نَزَّلَ، اَنْزَلَ، وَقَدْ نَزَّلَ تینوں ع ۲۰ میں ہیں۔ پس ① عاصم کیلئے نَزَّلَ اَنْزَلَ ہے، نون، ہمزہ اور زاء تینوں کے فتحہ سے۔ ② نافع حمزہ کسائی کیلئے نمبر ایک اور دو میں تو عاصم کی طرح ہے اور نمبر تین میں وَقَدْ نُزِّلَ ہے نون کے ضمہ اور زاء کے کسرہ سے۔ ③ مکی بصری شامی کیلئے تینوں میں نُزِّلَ، اُنْزِلَ ہے، نون اور ہمزہ کے ضمہ اور زاء کے کسرہ سے۔

وَيَاسَوْفَ نُؤْتِيهِمْ (عَـ)زِيزٌ وَّحَمْزَةٌ ۝ ٦١١ سَنُؤْتِيهِمْ فِي الدَّرْكِ كُوفٍ تَحَمَّلَا

اور سَوْفَ نُؤْتِيْهِمْ (ع ۲۱) کی یاء عَزِيْزٌ (والے حفص کیلئے) عزت والی ہے، (پس باقیین کیلئے نون ہے)۔ اور حمزہ نے سَنُؤْتِيْهِمْ (اَجْرًا ع ۲۲) کو (یاء سے پڑھا ہے، اور باقی چھ کے لئے نون ہے۔ اور) فِي الدَّرْكِ (الْأَسْفَلِ ع ۲۱ کی راء) کو کوفیین نے (اسی طرح) نقل کیا ہے (راء کے) اسکان سے۔ (اور باقیین کیلئے فِي الدَّرَكِ ہے راء کے فتحہ سے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْاِسْكَانِ تَعْدُوْا سَكَّنُوْهُ وَخَفَّفُوْا ٦١٢ (خُـ)صُوْصًا وَّاَخْفَى الْعَيْنَ قَالُوْنُ مُسْهِلَا

(اور لَا) تَعْدُوْا (فِي السَّبْتِ ع ۲۲) جو ہے، ان (اہل ادا) نے ساکن کیا ہے اس (کے عین) کو، اور (اس کی دال کو) تخفیف سے پڑھا ہے خُصُوْصًا (والے نافع کے سوا باقی چھ کیلئے۔ اس لَا تَعْدُوْا کا نزول اسی سورہ نسآء ع ۲۲ میں) پوری خصوصیت کیساتھ (خاص کر دیا گیا ہے)۔ وَاَخْفٰى: اور اختلاس سے پڑھا ہے (اس کے) عین (کے فتحہ) کو قالون نے، اس حال میں کہ وہ (قالون اس اختلاس میں) آسانی (کا طریق) اختیار کرنے والے ہیں۔

شرح: ۱ نافع کے سوا باقی چھ کیلئے لَا تَعْدُوْا عین کے سکون اور دال کی تخفیف سے اور نَصَرَ سے ہے، اور یہ عَدَا يَعْدُوْا عَدْوًا (دوڑنا) سے دَعَا يَدْعُوْا کی طرح ناقص واوی ہے۔ ۲ قالون کیلئے لَا تَعَدُّوْا عین کے اختلاس یعنی دو تہائی فتحہ اور دال کی تشدید سے۔ ۳ قالون ہی کیلئے لَا تَعْدُّوْا عین کے سکون اور دال کی تشدید سے، اس کو ناظم نے بیان نہیں کیا اور تیسیر میں ہے کہ قالون سے نص کے طور پر یہی وجہ آئی ہے۔ اور شاید ناظم نے اس کو اس لئے بیان نہیں کیا کہ اس میں اجتماعِ ساکنین ہے، جس پر نحاۃ نے اپنی عقلی اور غلط فہمی سے اعتراض کیا ہے، اور اربابِ علم وفضل نے اسکا جواب دیا ہے۔ (دیکھئے عنایات رحمانی بقرہ شعر ۵۳۶) ۴ ورش کے لئے لَا تَعَدُّوْا عین کے کامل فتحہ اور دال کی تشدید سے۔

تعلیل: لَا تَعْدُوْا مجرد سے ہے، اور اصل میں لَا تَعْدُوُوْا تھا، دال کا ضمہ حذف کرنے کے بعد واؤ کا ضمہ دال کو دے دیا، پھر اجتماعِ ساکنین کے سبب ایک واؤ کو حذف کر دیا، واؤ لام کلمہ حذف ہونے کے سبب اس کا وزن لَا تَفْعُوْا ہے۔ اور لَا تَعَدُّوْا اِفْتِعَالٌ سے ہے، اصل میں لَا تَعْتَدُوْا تھا، پھر تاء کی حرکت عین کو دے دی، اور تاء کو دال سے بدلکر پہلی دال کا دوسری میں ادغام کر دیا، اور اختلاس اس پر تنبیہ کرنے کیلئے ہے کہ یہ عین اصل کی رو سے ساکن تھا۔ غرض اس میں اجتماعِ ساکنین اور اصل دونوں کی رعایت ہے اور ادا کرنے میں بھی آسانی ہے۔ اور تشدید کیساتھ عین کا سکون اسلئے ہے کہ ادغام کے سبب اجتماعِ ساکنین معاف ہے۔

وَفِي الْاَنْبِيَا ضَمُّ الزَّبُوْرِ وَهٰهُنَا ٦١٣ زَبُوْرًا وَّفِي الْاِسْرَا لِحَمْزَةَ اُسْجِلَا

اور انبیاء (ع ۷) میں (وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي) الزَّبُوْرِ (کی) اور یہاں (نسآء ع ۲۳ میں) اور اسراء (ع ۶) میں (دَاوٗدَ) زَبُوْرًا (کی زاء) کا ضمہ حمزہ کیلئے بلا قید کر دیا گیا ہے (یعنی تینوں میں زاء کا ضمہ ہے کسی ایک مقام کے ساتھ خاص نہیں ہے اور باقیین کیلئے تینوں میں زاء کا فتحہ ہے اور یہ دونوں لغت ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ

وَسَكِّنْ مَّعًا شَنْاٰنُ (صَـحَّا (كِـلَاهُمَا ۶۱۴ وَفِيْ كَسْرِ اَنْ صَدُّوْكُمْ (حَـامِدٌ (دَ)لَا

اور تو ساکن کر دے شَنْاٰنُ (قَوْمٍ ع ۱ دع ۲ کے پہلے نون) کو (اور شَنْاٰنُ پڑھ)، مَعًا: اس حال میں کہ یہ (دونوں اسی سورۃ میں) مجتمع ہیں، صَحَّا كِلَا هُمَا (والے شعبہ شامی کیلئے) یہ (سکون اور ضد سے نکلنے والا فتحہ) صحیح ہوگئے ہیں دونوں کے دونوں، (اور باقیین کے لئے دونوں جگہ شَنَاٰنُ نون کے فتحہ سے ہے)۔ اور اَنْ صَدُّوْكُمْ (کے ہمزہ) کے کسرہ (کے بارے) میں حَامِدٌ دَلَا (والے بصری مکی کے لئے حق تعالیٰ کی) تعریف کرنے والا (وہ قاری) ہے جو مقصد میں کامیاب ہوگیا ہے۔ (بصری مکی کیلئے اِنْ صَدُّوْكُمْ ہے ہمزہ کے کسرہ سے اور باقیین کیلئے ہمزہ کا فتحہ اَنْ صَدُّوْكُمْ ہے)۔

فائدہ: كِلَاهُمَا، صَحَّا کی ضمیر تثنیہ کی تاکید ہے اور ایک روایت پر صَحَّ الف کے بغیر واحد کے صیغہ سے ہے، اس صورت میں كِلَاهُمَا خود فاعل ہوگا۔

مَعَ الْقَصْرِ شَدِّدْ يَاءَ قَٰسِيَةً (شَـفَا ۶۱۵ وَاَرْجُلِكُمْ بِالنَّصْبِ (عَـمَّ (رِ)ضًى (عَـلَا

الف کے حذف کیساتھ تو مشدد کر دے قَٰسِيَةً کی یاء کو، شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (الف کے حذف) نے شفا دی ہے، (پس ان دونوں کیلئے قَسِيَّةً ہے الف کے حذف اور یاء کی تشدید سے اور باقیین کیلئے قَٰسِيَةً ہے اثبات الف اور تخفیف سے)۔ اور (بِرُءُوْسِكُمْ وَ) اَرْجُلَكُمْ (ع ۲ لام کے) نصب کے ساتھ ہے، عَمَّ رِضًى عَلَا (والے مدنی شامی کسائی حفص کیلئے) یہ (نصب) عام ہوگیا ہے (ایسی) پسندیدگی کے اعتبار سے جو بلند ہوگئی ہے، (ان کیلئے اَرْجُلَكُمْ ہے لام کے نصب سے اور باقیین کیلئے اَرْجُلِكُمْ ہے لام کے جر سے)۔

فائدہ: قَٰسِيَةً: قَسْوَةٌ سے اسم فاعل اور قَسِيَّةٌ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ وَاَرْجُلَكُمْ نصب کی صورت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وُجُوْهَكُمْ پر معطوف ہے۔ اور جر اسلئے ہے کہ یہ یا تو بِرُءُوْسِكُمْ پر معطوف ہے یا اس کا عطف تو وُجُوْهَكُمْ پر ہی ہے لیکن کسرہ جر جوار کی بناء پر ہے یعنی اسکے قریب ہی اسم مجرور بِرُءُوْسِكُمْ ہے، اس کی مناسبت سے اس منصوب کو بھی جر دے دیا۔ (مزید تفصیل کیلئے دیکھئے عنایات رحمانی ۲/۲۲۷)۔

وَفِيْ رُسْلُنَا مَعْ رُسْلُكُمْ ثُمَّ رُسْلُهُمْ ۶۱۶ وَفِيْ سُبْلَنَا فِي الضَّمِّ الِاسْكَانُ (حُـ)صِّلَا

اور (اس) رُسُلُنَا میں جو رُسُلُكُمْ اور رُسُلُهُمْ کے ساتھ ہے اور سُبُلَنَا میں (یعنی ان کے دوسرے حرف سین اور بار کے) ضمہ (کی جگہ) میں اسکان حُصِّلَا (والے ابو عمرو بصری کیلئے) حاصل کیا گیا ہے، (پس ان کیلئے ہر جگہ ان کلمات میں سین اور بار کا سکون اور باقیین کیلئے ضمہ ہے۔ اور نَا، هُمْ، كُمْ کی قید سے رُسُلِهٖ رُسُلُكَ، رُسُلُ اللّٰهِ، رُسُلُ رَبِّكَ اور سُبُلَهٗ، سُبُلَ رَبِّكَ وغیرہ نکل گئے، ان میں سب کیلئے سین اور بار کا ضمہ ہے)۔

وَفِيْ كَلِمَاتِ السُّحْتِ (عَـ)مَّ (نُـ)هٰى (فَـ)تًى ۶۱۷ وَكَيْفَ اَتٰى اُذْنٌ بِهٖ (نَـ)افِعٌ تَلَا

لِلسُّحْتِ (ع ۶ اور اَلسُّحْتَ ع ۹) کے (تینوں) کلمات میں عَمَّ نُهٰى فَتًى (والے مدنی شامی عاصم حمزہ کے لئے) یہ (ضمہ کے بجائے حار کا اسکان) عام ہوگیا ہے جوان (اور قوی قرار) کی عقلوں کو، (ان کیلئے تینوں کلمات میں اَلسُّحْتَ ہے حار کے اسکان سے اور باقیین کیلئے لِلسُّحُتِ، اَلسُّحُتَ حار کے ضمہ سے ہے)۔ اور جس حالت پر بھی (ہوکر) آئے اُذْنٌ (یعنی معرفہ ہو یا نکرہ اور خواہ واحد ہو یا تثنیہ اور مضاف ہو یا نہ ہو) بِهٖ: اسی (ضمہ کے بجائے اسکان) سے نافع نے پڑھا ہے (یعنی اَلْاُذْنَ بِالْاُذْنِ، اُذْنٌ اُذْنَيْهِ اور باقیین کیلئے ذال کے ضمہ سے حفص کی طرح اُذُنٌ پڑھا ہے)۔

وَرُحْمًا سِوَى الشَّامِيْ وَنُذْرًا (صِـ)حَابُهُمْ ۶۱۸ (حَـ)مَوْهُ وَنُكْرًا (شَـ)رْعُ (حَـ)قٍّ (لَـ)هٗ (عُـ)لَا

اور (وَاَقْرَبَ) رُحْمًا (کہف ع ۱۰) کو شامی کے سوا (سب) نے (اسی طرح حار کے اسکان سے اور شامی نے ضمہ سے پڑھا ہے)۔ اور (اَوْ) نُذْرًا (مرسلات ع ۱) جو ہے صِحَابُهُمْ حَمَوْهُ (والے حفص حمزہ کسائی بصری کیلئے) ان (قرار) میں کے صحاب نے اس (نُذْرًا) کو (اسی طرح ذال کے ضمہ کے بجائے اسکان سے) محفوظ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور (باقیین کیلئے ذال کے ضمہ سے)۔ اور نُكْرًا (کہف ع ۱۰ و ع ۱۱ و طلاق ع ۲ کے کاف کا اسکان) شَرْعُ حَقٍّ لَّهُ عُلَا (والے حمزہ کسائی مکی بصری ہشام وحفص کیلئے ایسا صحیح طریق ہے جس) کیلئے بلندی ہے۔

وَنُكْرٍ (د)نَا وَالْعَيْنَ فَارْفَعْ وَعَطْفَهَا ۶۱۹ (ر)ضًى وَّالْجُرُوْحَ ارْفَعْ (ر)ضًى (نَفَرٍ) مَّلَا

اور (اسی طرح شَیْءٍ) نُكُرٍ (قمر ع ۱ کے کاف کے ضمہ کا اسکان) دَنَا (والے مکی کیلئے ہم سے) قریب ہو گیا ہے، (باقیین کیلئے نُكُرٍ ہے ضمہ سے)۔ وَالْعَيْنَ وَعَطْفَهَا: اور (وَ) الْعَيْنُ اور اسکے معطوفات (وَالْاَنْفُ وَالْاُذُنُ وَالسِّنُّ چاروں کے آخری حرف) کو تو رفع دے رِضًى (والے کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ رفع پسندیدہ ہے، (باقیین کیلئے نصب سے)۔ اور وَالْجُرُوْحَ (کی حار) کو تو رفع دے رِضًى نَفَرٍ (والے کسائی مکی بصری شامی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (وَالْجُرُوْحَ نحاۃ اور قراء کی) اشراف جماعت کا پسند کیا ہوا ہے۔

خلاصہ: [۱] کسائی کیلئے پانچوں کلمات کے آخری حرف کا رفع ہے۔ [۲] مکی بصری شامی کیلئے اول کے چار میں نصب اور وَالْجُرُوْحُ میں رفع ہے۔ [۳] مدنی عاصم حمزہ کیلئے پانچوں میں نصب ہے۔

وَحَمْزَةُ وَلْيَحْكُمْ بِكَسْرٍ وَّنَصْبِهٖ ۶۲۰ يُحَرِّكُهٗ يَبْغُوْنَ خَاطَبَ (كُـ)مَّلَا

اور (لِلْمُتَّقِيْنَ) وَلْيَحْكُمْ (اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ ع ۷) جو ہے، حمزہ (اس کے لام ساکن کو) کسرہ سے اور اس (کے میم ساکن) کو اس (لفظ کے) نصب سے حرکت دیتے ہیں، (ان کیلئے وَلِيَحْكُمَ ہے، يُحَرِّكُهٗ کی ضد سے باقیین کے لئے لام اور میم کا سکون نکلا۔ اور اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ) يَبْغُوْنَ (ع ۷) نے مخاطب کیا ہے كُمَّلَا (والے شامی کیلئے) کامل لوگوں کو، (پس تَبْغُوْنَ میں شامی کیلئے خطاب کی تاء اور باقیین کیلئے يَبْغُوْنَ غیب کی یاء سے ہے)۔

فائدہ: [۱] حمزہ کی قراءۃ پر وَلِيَحْكُمَ کا لام کَیْ ہے، جس کے بعد اَنْ مقدر ہے اور اسی اَنْ کی وجہ سے میم پر نصب ہے، اور دوسری قراءۃ پر امر ہے، اور لام کا سکون تخفیف کی بناء پر ہے کیونکہ وزن صوری کی رو سے كَتِفٌ کا وزن پایا جا رہا تھا، اس لئے درمیانی حرف یعنی لام کو ساکن کر دیا۔

وَقَبْلَ يَقُوْلُ الْوَاوُ (غُـ)صْنٌ وَّرَافِعٌ ۶۲۱ سِوَى ابْنِ الْعَلَا مَنْ يَّرْتَدِدْ (عَمَّ) مُرْسَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور (فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ) یَقُوْلُ (الَّذِیْنَ ع ۸) سے پہلے واؤ (عاطفہ) غُصْنٌ (والے بصری کوفیین کے لئے) شاخ (کی طرح) ہے، اور (ہرایک اس کے لام کو) رفع دینے والا ہے ابن العلا (بصری) کے سوا، (پس بصری کیلئے لام کا نصب ہے۔ اٰمَنُوْا) مَنْ یَّرْتَدِدْ (مِنْکُمْ ع ۸) عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) مطلق (بلا ادغام) ہوکر عام ہوگیا ہے۔

وَحُرِّكَ بِالْاِدْغَامِ لِلْغَيْرِ دَالُهُ ۶۲۲ وَبِالْخَفْضِ وَالْكُفَّارَ (رَ)اوِيْهِ (حَ)صَّلَا

اور (فتحہ کی) حرکت دیا گیا ہے ادغام کے سبب اس (مَنْ یَّرْتَدِدْ) کا دال، لِلْغَیْرِ (ان دونوں کے) سوا، اور (باقی مکی بصری کوفیین) کے لئے (مَنْ یَّرْتَدَّ ہے ایک دال اور اس کی تشدید اور فتحہ سے)۔ اور (مِنْ قَبْلِکُمْ) وَالْکُفَّارَ (اَوْلِیَآءَ ع ۹ راء کے) جر کے ساتھ ہے، رَاوِیْهِ حَصَّلَا (والے کسائی بصری کیلئے) اس (لفظ) کے راوی نے (شیوخ سے جر کی دلیلوں کو بھی) حاصل کرلیا ہے۔

فائدہ: [۱] یَقُوْلُ میں تین قراءتیں ہیں:۔ ① بصری کیلئے وَیَقُوْلَ الَّذِیْنَ واؤ کے اثبات اور لام کے نصب سے، واؤ ذکر سے نکلا اور نصب رفع کی ضد سے۔ ② کوفیین کیلئے وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اثبات واؤ اور لام کے رفع سے، یہ دونوں قیود ذکر سے نکلی ہیں۔ ③ مدنی مکی شامی کیلئے یَقُوْلُ الَّذِیْنَ واؤ کے حذف اور لام کے رفع سے واؤ کا حذف ضد سے اور رفع ذکر سے نکلا۔ [۲] مدنی شامی کیلئے مَنْ یَّرْتَدِدْ باب افتعال سے بلا ادغام ہے، اور یہ اصل پر ہے۔ باقیین کیلئے پہلے دال کا دوسرے میں ادغام کیا، پھر دو ساکن جمع ہونے کے سبب دال کو فتحہ دیا یَرْتَدَّ ہوا۔ [۳] کسائی بصری کیلئے وَالْکُفَّارِ راء کے جر سے اور باقیین کے لئے وَالْکُفَّارَ راء کے نصب سے ہے۔

وَبَا عَبَدَا ضُمَّ وَاخْفِضِ التَّاءَ بَعْدُ (فُ)زْ ۶۲۳ رِسٰلَتَهُ اجْمَعْ وَاكْسِرِ التَّا (كَ)مَا (ا)عْتَلَا

اور تو (ع ۹ میں وَ) عَبَدَ کی باء کو ضمہ دے۔ اور جر دے تو (اس وَعَبَدَ کے) بعد (اَلطَّاغُوْتَ کی) تاء کو فُزْ (والے حمزہ کیلئے)، تو (دارین میں) کامیاب ہو۔ (فَمَا بَلَّغْتَ) رِسَالَتَهٗ (وَاللّٰهُ ع ۱۰) کو (لام کے بعد الف زیادہ کرکے) جمع (کا صیغہ) بنادے اور (اس کی) تاء کو کسرہ دے، کَمَا اعْتَلَا صَفَا (والے شامی نافع شعبہ کے لئے) یہ (جمع شبہات کی کدورتوں سے اسی طرح) صاف ہوگئی ہے جس طرح (لفظی خوبصورتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اعتبار سے) بلند ہوگئی ہے۔ (شعبہ کی رمز اگلے شعر میں ہے)۔

(صِـ)ـحَافًا وَتَكُونَ الرَّفْعُ (حَـ)ـجَّ (شُـ)ـهُودُهُ ۶۲۴ وَعَقَدْتُّمُ التَّخْفِيفُ (مِـ)ـنْ (صُحْبَةٍ) وَّلَا

(وَحَسِبُوا أَلَّا) تَكُونَ (ع ۱۰ اسکے نون کا) رفع جو ہے حَجَّ شُهُودُهُ (والے بصری حمزہ کسائی کیلئے) حجت میں غالب آگئے ہیں اس (رفع) کے گواہ۔ اور (يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا) عَقَدْتُّمُ (الْأَيْمَانَ ع ۱۲ یعنی اسکے قاف کی) تخفیف مِنْ صُحْبَةٍ وَّلَا (والے ابن ذکوان ابوبکر حمزہ کسائی کیلئے نقل کی) پیروی کرنے والی جماعت سے ہے۔

وَفِي الْعَيْنِ فَامْدُدْ (مُـ)ـقْسِطًا فَجَزَاءُ (نَـ)ـوِّ ۶۲۵ (وِ)نُوا مِثْلِ مَا فِي خَفْضِهِ الرَّفْعُ (ثُـ)ـمِّلَا

(اس عَقَدْتُّمْ کے) عین میں مد واقع کر (یعنی عین کے بعد الف زیادہ کر) مُقْسِطًا (والے ابن ذکوان کیلئے) اس حال میں کہ تو (اس مد کی مقدار میں) انصاف کرنے والا ہو۔ (اور اے ناقلین!) تم (مُتَعَمِّدًا) فَجَزَآءٌ (ع ۱۳ کے ہمزہ) کو تنوین دو۔ (اور فَجَزَآءٌ کے بعد) مِثْلُ مَا جو ہے اسکے جر (کی جگہ) میں رفع ہے ثُمِّلَا (والے کوفیین کیلئے)، اس حال میں کہ تم (تنوین اور رفع دونوں کی توجیہ بیان کرنے کے ذریعہ درستی کرنے والے ہو)۔

شرح: شعر ۶۲۳ [۱] حمزہ کیلئے وَعَبُدَ الطَّاغُوتِ کی بار کا ضمہ اور تار کا جر ہے وَعَبُدَ الطَّاغُوتِ۔ باقیین کیلئے حفص کی طرح بار کا فتحہ اور تار کا نصب ہے۔ عَبُدَ بار کے ضمہ سے اسم جمع ہے جو اَلطَّاغُوتِ کی طرف مضاف ہے، اسی بنار پر اَلطَّاغُوتِ مجرور ہے۔ اور باقیین کیلئے وَعَبَدَ ماضی ہے جس کی ضمیر فاعل مَنْ کیلئے ہے اور اَلطَّاغُوتَ اسکا مفعول ہے۔ [۲] مدنی شامی ابوبکر کیلئے رِسٰلٰتِهٖ لام کے بعد الف اور تار اور هار کے کسرہ سے ہے، اس میں وصلاً یار کیساتھ صلہ بھی ہوگا، یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور باقیین کیلئے رِسَالَتَهٗ ہے، لام کے بعد الف کے حذف اور تار کے فتحہ اور هار کے ضمہ سے، اور هار میں وصلاً صلہ بھی ہوگا، یہ واحد کا صیغہ ہے۔ [۳] بصری حمزہ کسائی کیلئے اَلَّا تَكُونُ کے نون کا رفع اور باقیین کیلئے نصب ہے۔ رفع کی صورت میں اَنْ، اَنَّ کا مخففہ ہے، اور اسکا اسم ضمیر شان ہے، اور نصب کی تقدیر پر اَنْ مصدریہ ہے۔ [۴] ① ابن ذکوان کے لئے عٰقَدْتُّمُ الْاَيْمَانَ عین کے بعد الف اور قاف کی تخفیف سے، اور یہ مُفَاعَلَةٌ سے ہے۔ ② شعبہ حمزہ کسائی کے لئے عَقَدْتُّمُ الْاَيْمَانَ کے الف کے حذف اور قاف کی تخفیف سے عَقَدَ (ض) عَقْدًا سے۔ ③ مدنی مکی بصری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہشام حفص کیلئے عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ الف کے حذف اور قاف کی تشدید سے تَعْقِيْدًا سے۔ [۵] کوفیین کیلئے فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ ہمزہ کے تنوین اور لام کے رفع سے۔ باقیین کیلئے فَجَزَآءُ مِثْلِ مَا قَتَلَ ہے، تنوین کے حذف اور لام کے جر سے۔ تنوین اور رفع کی وجہ یہ ہے کہ جَزَآءٌ مصدر ہے جو اضافت اور لام تعریف سے خالی ہے اور مِثْلُ مصدر کی صفت ہے۔ اور فَجَزَآءُ مِثْلِ میں تنوین کا حذف اسلئے ہے کہ فَجَزَآءُ، مِثْلِ کی طرف مضاف ہے، اور یہ اضافت لفظی ہے جس کا فائدہ تخفیف ہے اور لفظی اس لئے ہے کہ مِثْلُ اصل کی رو سے جَزَآءٌ کا دوسرا مفعول ہے۔

وَكَفَّارَةٌ نَّوِّنْ طَعَامُ بِرَفْعِ خَفْـ ـضِهٖ (دُ)مْ (غِـ)نًى وَّاقْصُرْ قِيَمًا (لَّـ)هٗ (مُـ)لَا ٦٢٦

اور (بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ) كَفَّارَةٌ (ع ۱۳ کی تاء) کو تو تنوین دے۔ (اور) طَعَامُ اپنے (میم کے) جر کے (بجائے) رفع کے ساتھ ہے دُمْ غِنًى (والے مکی بصری کوفیین کیلئے)۔ تو (علم کی حقیقی دولت کے سبب) ہمیشہ بے نیاز ہوکر رہ۔ اور تو قصر (یعنی الف کے حذف) سے پڑھ قِيَمًا (لِّلنَّاسِ) کو، لَهٗ مُلَا (والے ہشام ابن ذکوان یعنی شامی کیلئے) اس (قصر) کیلئے چادریں (دلائل) ہیں، (پس شامی کیلئے قِيَمًا لِّلنَّاسِ ہے، یاء کے بعد والے الف کے حذف سے۔ اور باقیین کیلئے قِيٰمًا ہے اثبات الف سے)۔

فائدہ: [۱] كَفَّارَةٌ میں تنوین مضاف نہ ہونے کی بناء پر ہے۔ اور طَعَامُ کا رفع كَفَّارَةٌ سے بدل یا اس کا عطف بیان یا هِيَ مقدر کی خبر ہونے کی بناء پر ہے۔ اور باقیین کیلئے تنوین کا حذف اور جر اسلئے ہے کہ كَفَّارَةُ اپنی جنس کی طرف مضاف ہے، اور یہ اضافت بیانی ہے، خَاتَمُ فِضَّةٍ کی طرح۔ [۲] قِيٰمًا کے قصر کی وجہ نساء شعر ۵۸۸ میں بیان ہوچکی ہے۔

وَضَمَّ اسْتُحِقَّ افْتَحْ لِحَفْصٍ وَّكَسْرَهٗ وَفِي الْاَوْلَيٰنِ الْاَوَّلِيْنَ (فَـ)طِبْ (صِـ)لَا ٦٢٧

اور تو (مِنَ الَّذِيْنَ) اسْتُحِقَّ (ع ۱۴ کی تاء) کے ضمہ اور اس (کی حاء) کے کسرہ (دونوں) کو فتحہ سے بدل دے حفص کیلئے، (پس ان کے لئے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ ہے، تاء اور حاء دونوں کے فتحہ سے، اور اعادہ کی صورت میں اِسْتَحَقَّ کا ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔ باقیین کیلئے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتُحِقَّ ہے، تاء کے ضمہ اور حاء کے کسرہ سے)۔ اور (باقی ساڑھے پانچ کے عَلَيْهِمُ) الْاَوْلَيٰنِ میں (عَلَيْهِمُ) الْاَوَّلِيْنَ ہے فَطِبْ صِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(والے حمزہ شعبہ کیلئے)، پس تو (ہمیشہ) خوش رہ آگ والا ہونے کے اعتبار سے (یعنی جس طرح سخی آدمی کے ہاں مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے آگ ٹھنڈی نہیں ہوتی، اسی طرح تیرا بھی علمی دسترخوان طلباء کیلئے ہر وقت چلتا رہے)۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

فائدہ: یہاں دونوں قراءتیں تلفظ سے نکلی ہیں اور فِیْ سے نکل آیا کہ پہلی قراءۃ باقیین کیلئے ہے اور دوسری مذکور کیلئے، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ قراءۃ کے ظاہر کرنے میں کتابت کو بہت کچھ دخل ہے۔ ورنہ وزن تو عکس یعنی وَفِي الْاَوَّلِيْنَ الْاَوْلَيٰنِ پڑھ لینے سے بھی درست رہتا ہے، پس یہاں تین قراءتیں ہیں:۔ [۱] حفص کیلئے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ ماضی معروف اور تثنیہ سے۔ [۲] ابوبکر حمزہ کیلئے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتُحِقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوَّلِيْنَ مجہول اور جمع سے، لیکن حمزہ کیلئے ھاء اور میم دونوں کا ضمہ ہے عَلَيْهُمُ الْاَوَّلِيْنَ۔ [۳] باقی پانچ کیلئے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتُحِقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ مجہول اور تثنیہ سے۔ اس کے علاوہ عَلَيْهِمُ میں بصری کیلئے ھاء اور میم دونوں کا کسرہ، اور حمزہ اور کسائی کیلئے دونوں کا ضمہ شعر ۱۱۴ میں بیان ہو چکا ہے۔ اَلْاَوْلَيٰنِ اَوْلٰی کا تثنیہ ہے جو لائق تر اور قریب تر کے معنیٰ میں ہے اور اَلْاَوَّلِيْنَ اَوَّلُ کی جمع ہے۔

وَضَمَّ الْغُيُوْبِ يَكْسِرَانِ عُيُوْنٍ اِذْ ۶۲۸ عُيُوْنِ شُيُوْخًا (دَ)انَهٗ (صُحْبَةٌ) (مِّ)لَا

اور (ہر جگہ عَلَّامُ) الْغُيُوْبِ کے (غین کے) ضمہ کو وہی (فَطِبْ صِلًا والے حمزہ شعبہ دونوں) کسرہ سے بدلتے ہیں، (پس ان دونوں کیلئے اَلْغِيُوْبِ ہے غین کے کسرہ سے اور باقیین کیلئے غین کے ضمہ سے اَلْغُيُوْبِ ہے۔ اور نو کی نو جگہ) عُيُوْنٍ، اَلْعُيُوْنِ (اور) شُيُوْخًا (غافر ع ۷ کے عین اور شین کے ضمہ کے بجائے کسرہ) جو ہے، دَانَهٗ صُحْبَةٌ مِّلَا (والے مکی شعبہ حمزہ کسائی ابن ذکوان کیلئے) اس (کسرہ) کی (علم سے) بھری ہوئی جماعت نے اطاعت کی ہے، (پس ان کیلئے ہر جگہ عِيُوْنٍ اور اَلْعِيُوْنِ اور شِيُوْخًا ہے، عین اور شین کے کسرہ سے۔ اور مدنی بصری ہشام حفص کیلئے عُيُوْنٍ، اَلْعُيُوْنِ، شُيُوْخًا ہے، عین اور شین کے ضمہ سے)۔

جُيُوْبِ (مُ)نِيْرٌ (دُ)وْنَ (شَ)كٍّ وَّسَاحِرٌ ۶۲۹ بِسِحْرٍ بِهَا مَعَ هُوْدَ وَالصَّفِّ (شَ)مَلَلَا

(اور عَلٰی) جُيُوْبِهِنَّ (نور ع ۴ کے جیم کے ضمہ کے بجائے کسرہ) مُنِيْرٌ دُوْنَ شَكٍّ (والے ابن ذکوان مکی حمزہ کسائی کیلئے دل کو) روشن کر دینے والا ہے شک کے بغیر، (ان کیلئے جِيُوْبِهِنَّ ہے جیم کے کسرہ سے اور مدنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بصری ہشام عاصم کیلئے جیم کا ضمہ ہے)۔ اور (اِنْ ھٰذَآ اِلَّا) سِحْرٌ (مُّبِیْنٌ) میں سٰحِرٌ ہے، بِھَا: اس (سورہ مائدہ ع ۱۵) میں، اس حال میں کہ یہ (سٰحِرٌ) ھود (ع ۱) اور صف (ع ا والے) کیساتھ ہے، شَمْلَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (سٰحِرٌ) نے (ہم تک پہنچنے میں) جلدی کی ہے۔

فائدہ: یہاں دونوں قرارتیں تلفظ سے نکلی ہیں نیز بِسِحْرٍ اور بِھَا کی بار فِی کے معنیٰ میں ہے۔

وَخَاطَبَ فِیْ ھَلْ یَسْتَطِیْعُ (رُ)وَاتُـهٗ ۶۳۰ وَرَبُّكَ رَفْعُ الْبَاءِ بِالنَّصْبِ (رُ)تِّلَا

اور خطاب واقع کیا ہے ھَلْ یَسْتَطِیْعُ (رَبُّکَ ع ۱۵) میں رُوَاتُهٗ (والے کسائی کیلئے) اس (لفظ) کے راویوں نے۔ اور رَبُّکَ (اَنْ یُّنَزِّلَ ع ۱۵ یعنی اس کی) بار کا رفع نصب کے ساتھ رُتِّلَا (والے کسائی کے لئے) پڑھا گیا ہے۔

فائدہ: کسائی کیلئے ھَلْ تَّسْتَطِیْعُ رَبَّکَ لام کے ادغام اور خطاب کی تار اور بار کے نصب سے اور لام کا ادغام شعرا ۲۷ میں بیان ہوا۔ باقین کیلئے ھَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ ہے غیب کی یار اور بار کے رفع اور اظہار سے۔

وَیَوْمَ بِرَفْعٍ (خُـ)ـذْ وَاِنِّیْ ثَلَاثُھَا ۶۳۱ وَلِیْ وَیَدِیْ اُمِّیْ مُضَافَاتُھَا الْعُلَا

اور (ھٰذَا) یَوْمُ (یَنْفَعُ ع ۲) کو (میم کے) رفع کیساتھ خُذْ (والے نافع کے سوا سب کیلئے) تو لے لے (پس نافع کیلئے یَوْمَ نصب کے ساتھ ہے)۔ اور اِنِّیْ (یعنی) اس کے تینوں (کلمات جو اِنِّیٓ اَخَافُ، اِنِّیٓ اُرِیْدُ ع ۵، فَاِنِّیٓ اُعَذِّبُهٗ ع ۱۵ میں ہیں) اور لِیٓ (اَنْ اَقُوْلَ ع ۱۶) اور یَدِیَ (اِلَیْکَ ع ۵ اور وَ) اُمِّیَ (اِلٰھَیْنِ ع ۱۶ یہ چھیوں) اس (سورۃ کے ایسے) مضافات ہیں جو بلند ہیں۔ (ان میں سے پہلی اور چوتھی میں مدنی مکی بصری کیلئے، دوسری اور تیسری میں صرف نافع کیلئے، پانچویں میں مدنی بصری حفص کیلئے اور چھٹی میں مدنی بصری شامی حفص کیلئے فتحہ ہے اور باقین کیلئے سکون)۔

مکتبۃ القراءۃ لاھور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

وَ(صُحْبَةٌ) يُصْرَفْ فَتْحُ ضَمٍّ وَّرَاؤُهٗ ٦٣٢ بِكَسْرٍ وَّذَكِّرْ لَمْ تَكُنْ (شَـ)ـاعَ (وَ)انْجَلَا

اور (مَنْ) يُّصْرَفْ (عَنْهُ ع ۲) کی صُحْبَةٌ (والی) جماعت (شعبہ حمزہ کسائی) جو ہے، (ان کیلئے اس میں یاء کے) ضمہ کے بجائے فتحہ ہے، اور اس (يُصْرَفْ) کی راء کسرہ کیساتھ ہے، (پس ان کیلئے مَنْ يَّصْرِفْ ہے، یاء کے ضمہ کے بجائے فتحہ سے اور راء کے کسرہ سے۔ باقیین کیلئے مَنْ يُّصْرَفْ ہے، یاء کے ضمہ اور راء کے فتحہ سے)۔ اور تو تذکیر (کی یاء) سے پڑھ (ثُمَّ) لَمْ تَكُنْ (فِتْنَتُهُمْ ع ۳) کو، شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے) یہ (تذکیر) مشہور ہوگئی ہے اور ظاہر ہوگئی ہے۔ (ان کیلئے لَمْ يَكُنْ ہے یاء تذکیر سے اور باقیین کیلئے لَمْ تَكُنْ تاء تانیث سے)۔

وَفِتْنَتُهُمْ بِالرَّفْعِ (عَـ)ـنْ (دِ)يْنٍ (كَـ)ـامِلٍ ٦٣٣ وَبَا رَبِّنَا بِالنَّصْبِ (شَـ)ـرَّفَ (وُ)صَّلَا

اور فِتْنَتُهُمْ (اِلَّا ع ۳ تاء کے) رفع کیساتھ ہے عَنْ دِيْنٍ كَامِلٍ (والے حفص مکی شامی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (رفع) کامل (قاری) کے طریق سے (منقول) ہے۔ (پس باقیین کیلئے فِتْنَتَهُمْ تاء کے نصب سے ہے)۔ اور (وَاللّٰهِ) رَبِّنَا کی باء نصب کیساتھ ہے شَرَّفَ (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس (نصب) نے بزرگی دی ہے ناقلین کو۔ (پس ان کیلئے وَاللّٰهِ رَبَّنَا باء کے نصب سے اور باقیین کیلئے باء کے جر سے ہے)۔

خلاصہ: [1] حمزہ کسائی کیلئے لَمْ يَكُنْ فِتْنَتَهُمْ تذکیر کی یاء اور تاء کے نصب سے۔ [2] مدنی بصری شعبہ کیلئے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ تانیث کی تاء اور نصب سے۔ [3] مکی شامی حفص کیلئے تاء تانیث اور رفع سے۔

نُكَذِّبُ نَصْبُ الرَّفْعِ (فَـ)ـازَ (عَـ)ـلِيمُهٗ ٦٣٤ وَفِي وَنَكُوْنُ انْصِبْهُ (فِـ)ـي (كَـ)ـسْبِهٖ (عُـ)ـلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اور یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا) نُکَذِّبُ (ع ۳) اسکی (بار) کے رفع کے بجائے نصب جو ہے، فَازَ عَلِیْمُہٗ (والے حمزہ حفص کیلئے) کامیاب ہوگیا ہے اس (نصب) کا جاننے والا، (پس ان کیلئے وَلَا نُکَذِّبَ نصب سے اور باقیین کیلئے وَلَا نُکَذِّبُ رفع سے ہے)۔ اور (اسکے بعد) وَنَکُوْنُ میں اسی (دوسرے نون کے رفع) کو نصب سے بدل دے، فِیْ کَسْبِہٖ عُلًا (والے حمزہ شامی حفص کیلئے) اس (رفع) کے (نصب سے بدل دینے کے) عمل میں بلندی ہے، پس ① حفص حمزہ کیلئے وَلَا نُکَذِّبَ وَنَکُوْنَ دونوں میں بار اور نون کے نصب سے۔ ② شامی کیلئے وَلَا نُکَذِّبُ وَنَکُوْنَ بار کے رفع اور نون کے نصب سے۔ ③ مدنی مکی بصری شعبہ کسائی کیلئے وَلَا نُکَذِّبُ وَنَکُوْنُ بار اور نون دونوں کے رفع سے۔

وَلَلدَّارُ حَذْفُ اللَّامِ الْاُخْرٰی ابْنُ عَامِرٍ ۶۳۵ وَالْاٰخِرَۃُ الْمَرْفُوْعُ بِالْخَفْضِ وُکِّلَا

وَلَلدَّارُ جو ہے (اسکے) دوسرے لام (تعریف) کا حذف کرنا ابن عامر کا (مذہب) ہے، اور (وہ) اَلْاٰخِرَۃُ جو (باقی چھ کے لئے تار کے) رفع والا ہے، وہ (ان کیلئے تار کے) جر سے مقرر کیا گیا ہے، (پس شامی کیلئے وَلَدَارُ الْاٰخِرَۃِ خَیْرٌ ہے، ایک لام اور دال کی تخفیف اور تار کے جر سے، اور شامی مصحف میں وَلَدَارُ ایک لام سے مرسوم ہے۔ اور باقیین کیلئے وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ ہے، دو لاموں اور دال کی تشدید اور تار کے رفع سے، اور تشدید اس بنار پر ہے کہ دوسرے لام کا دال میں ادغام ہوا ہے)۔

فائدہ: اُخْرٰی کی قید سے نکل آیا کہ حذف واثبات لام تعریف میں جاری ہے اور اس کو لام کہنا ادغام سے پہلی حالت کے اعتبار سے ہے، ورنہ ادغام کے وقت تو یہ دال سے بدل جاتا ہے اور پہلا لام ابتدائیہ ہے، اسی سے دال کی تخفیف بھی نکل آئی کیونکہ لام ابتدائیہ دال میں مدغم نہیں ہوا کرتا اور باقیین کے لئے دال کی تشدید تلفظ سے نکلی ہے۔

وَ(عَمَّ) (عُ)لًا لَّا یَعْقِلُوْنَ وَتَحْتَھَا ۶۳۶ خِطَابًا وَّقُلْ فِیْ یُوْسُفٍ (عَمَّ نَ)ھْیَطَلَا

اور (یَتَّقُوْنَ) اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (قَدْ نَعْلَمُ ع ۴ یہاں) اور (اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ) اس (سورہ انعام) کے نیچے (اعراف ع ۲۱ میں) عَمَّ عُلًا (والے مدنی شامی حفص کیلئے) بلند ہونے کے اعتبار سے (نیز) خطاب (کی تار) والا ہوکر عام ہوگیا ہے۔ اور تو کہہ دے کہ یہ (اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ حَتّٰی) یوسف (ع ۱۲) میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَمَّ نَـبْـطَـلَا (والے مدنی شامی عاصم کیلئے خطاب کی تار والا ہوکر) ڈول (یعنی ثواب کے حصہ) کے اعتبار سے عام ہوگیا ہے۔

وَيٰسِيْنَ (مِ)نْ (اَ)صْلٍ وَّلَا يُكْـذِبُوْنَكَ الْـ ۶۳۷ ـخَفِيْفُ (اَ)تٰى (رُ)حْبًا وَّطَابَ تَاوُّلَا

اور یٰسِیْنَ (ع ۵ کے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَمَاعَلَّمْنٰهُ کا خطاب) مِنْ اَصْلٍ (والے ابن ذکوان نافع کیلئے) اصل (قاعدہ) سے ہے، (مِنْ اَصْلٍ سے مراد وہ يَعْقِلُوْنَ ہے جسکے ساتھ لَا بھی ہو، اس سے لیٓس ع ۴ کا تَعْقِلُوْنَ نکل گیا کیونکہ اسکے ساتھ لَا نہیں ہے) اور باقیین کیلئے سب میں یار غیب ہے۔ اور (وہ فَاِنَّهُمْ) لَا يُكْذِبُوْنَكَ (انعام ع ۴) جو (اسی طرح کاف کے سکون اور ذال کی) تخفیف والا ہے، اَتٰى رُحْبًا (والے مدنی کسائی کیلئے) وہ کشادہ مکان (یعنی قرار کے سینوں) میں آگیا ہے اور یہ (لَا يُكْذِبُوْنَكَ) عمدہ ہوگیا ہے تفسیر کی رو سے۔

شعوم: [ا] اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ میں پانچ جگہ یار اور تار کا اختلاف ہے:۔ (۱) انعام ع ۴ (۲) اعراف ع ۲۱ (۳) یوسف ع ۱۲ (۴) قصص ع ۶ (۵) لیٓس ع ۵۔ [مکن] مدنی ابن ذکوان کے لئے پانچوں میں خطاب کی تار [ب] بصری کیلئے پانچوں میں غیب کی یار [ت] ہشام حفص کیلئے لیٓس میں یار اور باقی چار میں تار [ش] شعبہ کیلئے یوسف وقصص میں تار اور باقی تین میں یار ہے [ج] مکی حمزہ کسائی کیلئے قصص میں تار اور باقی چار میں غیب کی یار ہے اور قصص والے کا ذکر اسکے موقع پر آئے گا۔

[۲] مدنی شامی کیلئے فَاِنَّهُمْ لَا يُكْذِبُوْنَكَ کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے، اور یہ اِكْذَابٌ سے ہے باقیین کیلئے لَا يُكَذِّبُوْنَكَ کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے، اور یہ تَكْذِيْبٌ سے ہے۔

رَاَيْتَ فِى الْاِسْتِفْهَامِ لَاعَيْنَ (رَ)اجِعٌ ۶۳۸ وَعَنْ نَّافِعٍ سَهِّلْ وَكَمْ مُّبْدِلٍ (جَ)لَا

(وہ) اَرَءَيْتَ جو استفہام میں ہو (یعنی رار سے پہلے استفہام کا ہمزہ آرہا ہو، عام ہے کہ اس ہمزہ سے پہلے فار ہو یا نہ ہو)، عین (کلمہ کا ہمزہ) نہیں ہے (یعنی اَرَيْتَ کی رار کے بعد والے ہمزہ کو حذف کر کے) رَاجِعٌ (والے کسائی کے لئے) یہ (ہمزہ کے حذف والا اَرَيْتَ معنیٰ کی رو سے اس اَرَءَيْتَ کی طرف) رجوع کرنے والا ہے (جس کا ہمزہ ثابت ہے)، اور نافع سے (اس اَرَءَيْتَ کے چھیوں کلمات کے ہمزہ کی) تسہیل کر۔ اور بہت سے ابدال کرنے والے جو ہیں، جَلَا (والے ورش کیلئے) انہوں نے (اس باب میں ابدال کو بھی) ظاہر کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: یعنی وہ اَرَءَیۡتَ جس کی راء سے پہلے ہمزہ استفہام ہو، خواہ ہمزہ استفہام کے بعد فاء ہو یا نہ ہو، ایسے ہی تاء کے بعد کاف اور میم ساکن اور کُمۡ میں سے کوئی ہو یا نہ ہو اور ایسے کلمات صرف یہ چھ آئے ہیں:۔ اَرَءَیۡتَ اَرَءَیۡتَکُمۡ، اَرَءَیۡتَکَ، اَرَءَیۡتُمۡ، اَفَرَءَیۡتَ، اَفَرَءَیۡتُمۡ، ان سب میں چار وجوہ ہیں:۔ [۱] کسائی کیلئے اَرَیۡتَ، اَرَیۡتَکُمۡ، اَرَیۡتَکَ وغیرہ دوسرے ہمزہ کے حذف سے۔ [۲] قالون کیلئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل سے [۳] ورش کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ [الف] قالون کی طرح تسہیل [ب] اَرَآیۡتُمۡ اور اَفَرَآیۡتَ وغیرہ دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال مد لازم کے ساتھ۔

تنبیہ: واضح ہو کہ اَرَءَیۡتُمۡ، اَرَءَیۡتَکُمۡ، اَفَرَءَیۡتُمۡ اور اَرَءَیۡتَکَ میں تو وقف و وصل دونوں میں تسہیل وابدال دونوں درست ہیں اور اَرَءَیۡتَ، اَفَرَءَیۡتَ میں جس کے بعد میم اور کُمۡ اور کاف نہ ہو تو وصلاً تسہیل وابدال دونوں صحیح ہیں لیکن وقفاً صرف تسہیل ہوگی، ابدال جائز نہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ابدال سے تین حرف ساکن جمع ہو جاتے ہیں، جن میں سے ایک بھی مدغم نہیں ہے اور اس کی نظیر قرارۃ تو کجا کلام عرب میں بھی نہیں ملتی۔ ایسے ہی ءَاَنۡتَ میں ورش کیلئے وقفاً صرف تسہیل ہے، ابدال نہیں ہوگا، اس میں بھی ابدال سے تین ساکن جمع ہو جائیں گے۔ یہ مسئلہ شعر ۱۸۴ میں تنبیہ کے ذیل میں بیان ہو چکا ہے۔ [۴] مکی بصری شامی عاصم حمزہ کیلئے اثبات ہمزہ اور تحقیق سے، ان چھیوں کلمات میں حمزہ کیلئے وقفاً صرف تسہیل ہے، پس استفہام کی قید سے وَرَاَیۡتَ النَّاسَ وَاِذَا رَاَیۡتَ وغیرہ نکل گئے کیونکہ ان میں راء سے پہلے ہمزہ استفہام نہیں ہے۔

اِذَا فُتِحَتۡ شَدِّدۡ لِشَامٍ وَّهٰهُنَا ۝ ۶۳۹ فَتَحۡنَا وَفِي الۡاَعۡرَافِ وَاقۡتَرَبَتۡ (كَـ)ـلَا

(انبیاء ع ۷ میں) اِذَا فُتِحَتۡ (کی تاء) کو تو مشدد پڑھ شامی کیلئے، اور یہاں (انعام ع ۵ میں مَا ذُکِّرُوۡا بِهٖ) فَتَحۡنَا (عَلَیۡهِمۡ) اور اعراف (ع ۱۲) میں (وَاتَّقَوۡا لَفَتَحۡنَا عَلَیۡهِمۡ) اور اِقۡتَرَبَتِ (السَّاعَۃُ قمر ع ۱ میں فَفَتَحۡنَا اَبۡوَابَ السَّمَآءِ کو بھی) کَلَا (والے شامی) نے (چاروں کلمات میں تشدید کو اساتذہ سے پڑھ کر) محفوظ کیا ہے۔ www.kitabosunnat.com

فائدہ: [۱] ان چار کلمات کے علاوہ زمر ع ۸ میں فُتِحَتۡ اور وَفُتِحَتۡ دو جگہ اور نباء ع ۱ میں وَفُتِحَتۡ ایک جگہ، ان آخری تین کو شعر ۱۰۰۸ میں بیان کیا ہے، پس ① شامی کیلئے ساتوں میں فُتِّحَتۡ اور فَتَّحۡنَا ہے تاء کی تشدید سے۔ ② کوفیین کے لئے ساتوں میں فُتِحَتۡ اور فَتَحۡنَا ہے تخفیف سے۔ ③ مدنی مکی بصری کیلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اول کے چار میں تخفیف اور آخری تین میں تشدید ہے۔ [۲] ان کلمات میں تشدید تکثیر کے لئے ہے اور تخفیف والوں کیلئے تکثیر سیاق سے نکل آتی ہے۔

وَبِالْغُدْوَةِ الشَّامِيُّ بِالضَّمِّ هٰهُنَا ٦٤٠ وَعَنْ اَلِفٍ وَّاوٌ وَّفِي الْكَهْفِ وُصِّلَا

اور (يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ) بِالْغُدْوَةِ (وَالْعَشِيِّ) کو شامی نے ضمہ سے یہاں (انعام ع ٦ میں پڑھا ہے) اور (ان کیلئے اس میں ایسا) واؤ (بھی) ہے جو الف کے عوض میں ہے، اور یہ (بِالْغُدْوَةِ) کہف (ع ۴) میں (بھی ان کیلئے اسی طرح ضمہ اور واؤ کے ساتھ) نقل کیا گیا ہے، (پس باقیین کیلئے بِالْغَدٰوةِ ہے، غین اور دال کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے واؤ کے بغیر۔ اس کو واؤ کے ساتھ لکھنا دوسری قراءۃ کی شمولیت کیلئے ہے اور واؤ کے بغیر والی قراءۃ میں یہ واؤ اَلصَّلٰوةَ کی طرح زائد ہے)۔

وَاِنَّ بِفَتْحٍ (عَمَّ) (نَهصُرًا) وَّبَعْدُ (كَهْ) ٦٤١ (نَهمَا) تَسْتَبِيْنَ (صُحْبَةٌ) ذَكَّرُوْا وِلَا

اور (عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ) اَنَّهٗ (مَنْ عَمِلَ ع ٦ ہمزہ کے) فتحہ کے ساتھ عَمَّ نَصْرًا (مدنی شامی عاصم کیلئے) عام ہوگیا ہے (ناقلین کی) مدد کے اعتبار سے۔ اور (اس اَنَّهٗ کے) بعد (وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ کے ہمزہ کا) یہ (فتحہ) كَمْ نَمَا (والے شامی عاصم کیلئے) بہت (مرتبہ) بلند ہوگیا ہے۔ (اور نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ) لِتَسْتَبِيْنَ کو صُحْبَةٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی کیلئے ایک) جماعت نے تذکیر (کی یاء) سے پڑھا ہے، اور (نقل کی) متابعت کرتے ہوئے (باقیین کیلئے تانیث کی تاء ہے)۔

سَبِيْلَ بِرَفْعٍ (خُـذْ) وَيَقْضِ بِضَمِّ سَا ٦٤٢ كِنٍ مَّعَ ضَمِّ الْكَسْرِ شَدِّدْ وَاَهْمِلَا

سَبِيْلَ (الْمُجْرِمِيْنَ ع ٦ کے لام) کو رفع کے ساتھ خُذْ (والے نافع کے سوا باقیین کیلئے) تو لے لے (پس نافع کیلئے لام کا نصب ہے)۔ وَيَقْضِ شَدِّدْ وَاَهْمِلَا: اور (اِلَّا لِلّٰهِ) يَقْضِ (الْحَقَّ ع ٧ کے آخری حرف ضاد) کو مشدد (بھی) کر دے اور ضرور بے نقطہ (بھی) کر دے (یعنی ضاد کو صاد بنادے) بِضَمِّ سَاكِنٍ: اس حال میں کہ یہ (يَقْضِ اپنے قاف) ساکن کے ضمہ کیساتھ ہے، مَعَ ضَمِّ الْكَسْرِ: (نیز ضاد کے) کسرہ کے بجائے (بھی صاد کے) ضمہ (ہی) کیساتھ ہے، (پس يَقْضِ ان تمام قیود کیساتھ يَقُصُّ ہوگیا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(نَعَم (د) وْنَ (اِ) لْبَاسِ وَّذَكَّرَ مُضْجِعًا ٦٤٣ تَوَفَّـٰهُ وَاسْتَهْوٰىهُ حَمْزَةُ مُنْسِلَا

نَعَمْ دُوْنَ اِلْبَاسٍ (والے عاصم مکی مدنی کے لئے)، ہاں! (تمام قیود کو بیان کر دیا ہے، تو اس قرارۃ کو) شک کے بغیر (لے لے، پس یہ سوال مقدر کا جواب ہے)۔ اور تذکیر سے پڑھا ہے امالہ محضہ کرتے ہوئے تَوَفّٰـهُ اور اِسْتَهْوٰىهُ کو حمزہ نے، اس حال میں کہ یہ (حمزہ کمالات میں) سبقت لے جانے والے ہیں۔

شرح: شعر ۶۴۲ [۱] یعنی اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ اور وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ:۔ ① مدنی کیلئے اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ ہمزہ کے فتحہ سے اور وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ ہمزہ کے کسرہ سے اَنَّهٗ اور فَاِنَّهٗ۔ اول کا فتحہ ذکر سے اور ثانی کا کسرہ ضد سے نکلا۔ ② شامی عاصم کیلئے دونوں میں ہمزہ کا فتحہ اَنَّهٗ، فَاَنَّهٗ دونوں کا فتحہ ذکر سے نکلا۔ ③ باقیین کیلئے دونوں میں ہمزہ کا کسرہ، اور دونوں کا کسرہ ضد سے نکلا ہے۔ [۲] وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ:۔ ① شعبہ حمزہ کسائی کیلئے وَلِيَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ تذکیر کی یاء اور لام کے رفع سے، دونوں قیود ذکر سے نکلی ہیں۔ ② مکی بصری شامی حفص کیلئے وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ تانیث کی تاء اور رفع سے، تانیث ضد سے اور رفع ذکر سے نکلا۔ ③ نافع کیلئے وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلَ خطاب کی تاء اور لام کے نصب سے۔ [۳] يَقْضِ الْحَقَّ بصری شامی حمزہ کسائی کی قرارۃ ہے یعنی قاف کے سکون اور ضاد کے کسرہ سے، یہ قیود تلفظ اور ضد سے نکلی ہیں اور عاصم مکی نافع جن کی رمزیں اگلے شعر میں آرہی ہیں، ان کے لئے قاف مضموم اور ضاد کی جگہ صاد مشدد اور مرفوع ہے اور یہ چاروں قیود ذکر سے نکلی ہیں۔ [۴] اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا (ع ۸) اور كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ (ع ۹) یہ حمزہ کے علاوہ باقی چھ کی قرارۃ ہے، دونوں تانیث کے صیغہ سے اور دونوں میں یائی الف نہ ہونے کی وجہ سے امالہ کے بغیر، اور حمزہ کیلئے تَوَفّٰـهُ اور اِسْتَهْوٰىهُ تذکیر سے، ان دونوں کا الف یاء سے بدلا ہوا ہے، اس لئے حمزہ کیلئے امالہ محضہ بھی ہے، حمزہ کا ذکر اسم صریح کے ساتھ ہے، اسلئے مُنْسِلَا کا میم رمز نہیں ہوسکتا۔

مَعًا خُفْيَةً فِيْ ضَمِّهٖ كَسْرُ شُعْبَةٍ ٦٤٤ وَاَنْجَيْتَ لِلْكُوْفِيِّ اَنْجٰى تَحَوَّلَا

(وہ تَضَرُّعًا وَّ) خِفْيَةً جو (انعام ع ۸ و اعراف ع ۷ ان) دو موقعوں میں ہے، اس کی (خاء) کے ضمہ (کی جگہ) میں شعبہ کا کسرہ ہے (یعنی خِفْيَةً اور باقی کیلئے خُفْيَةً ہے خاء کے ضمہ سے، اور یہ دونوں لغت ہیں)۔ اور (لَئِنْ) اَنْجَيْتَنَا (ع ۸) جو ہے وہ کوفیین کیلئے لَئِنْ اَنْجٰنَا ہو گیا ہے، (دونوں قرارتیں تلفظ سے نکلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور شعری مجبوری کی وجہ سے اَنۡجٰـنَا کو ضمیر متکلم کیساتھ نہ لا سکے، اور اَنۡجٰـنَا میں غیب اور اَنۡجَیۡتَنَا میں خطاب ہے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنۡجِيۡكُمۡ يُثَقِّلُ مَعۡهُمۡ ٦٤٥ هِشَامٌ وَّشَامٍ يُّنۡسِيَنَّكَ ثَقَّلَا

قُلِ اللّٰهُ يُنۡجِيۡكُمۡ (مِّنۡهَا ع ۸) کو تشدید سے پڑھتے ہیں ان (کوفیین) کے ساتھ (شامل ہوکر) ہشام بھی (باقیین کیلئے تلفظ کے مطابق تخفیف ہے)۔ اور شامی نے (وَاِمَّا) يُنۡسِيَنَّكَ (الشَّيۡطٰنُ ع ۸) کو (نون کے فتحہ اور سین کی تشدید سے يُنَسِّيَنَّكَ پڑھا ہے، تشدید کہنے کے بعد نون کے فتحہ کے کہنے کی ضرورت نہیں رہی ایسے ہی تخفیف والوں کیلئے سکون تلفظ سے نکلا ہے اور دونوں میں تخفیف وتشدید ہم معنیٰ ہیں، نیز قُلِ اللّٰهُ کی قید سے مَنۡ يُّنَجِّيۡكُمۡ نکل گیا)۔

وَحَرۡفَىۡ رَاٰ كُلًّا اَمِلۡ (مُّـزۡنَ (صُحۡبَةٍ) ٦٤٦ وَفِىۡ هَمۡزِهٖ (حُسۡنٌ وَّفِى الرَّاءِ (يُـجۡتَلَا

اور رَاٰ کے دونوں حرف (یعنی راء اور ہمزہ) کا سب موقعوں میں امالہ (محضہ) کر مُزۡنَ صُحۡبَةٍ (والے ابن ذکوان شعبہ حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (امالہ قراء کی) جماعت کے سفید بادل (یعنی علوم) ہیں، اس (رَاٰ) کے ہمزہ (ہی کے امالہ میں) حُسۡنٌ (والے بصری کیلئے) خوبی ہے۔ اور راء میں (بھی) يُجۡتَلَا (والے سوسی کیلئے) یہ (اضجاع) ظاہر کیا جاتا ہے خلف کے ساتھ۔

بِخُلۡفٍ وَّخُلۡفٌ فِيۡهِمَا مَعَ مُضۡمَرٍ ٦٤٧ (مُّصِيۡبٌ وَّعَنۡ عُثۡمَانَ فِى الۡكُلِّ قُلِّلَا

(بِخُلۡفٍ کا تعلق ما قبل سے ہے)۔ وَخُلۡفٌ : اور خلف (رَاٰ کے) ان دونوں (حرفوں) میں ہے، اس حال میں کہ یہ (دونوں حرف) ضمیر کیساتھ ہوں، مُصِيۡبٌ (والے ابن ذکوان کیلئے یہ خلف) درستی کو پہنچنے والا ہے۔ (اور جس رَاٰ کے بعد ضمیر کے بجائے اسم ظاہر ہو، جیسے رَاٰ كَوۡكَبًا اس میں دونوں حرفوں کا صرف امالہ ہے)۔ اور عثمان (ورش) سے تمام (موقعوں) میں یہ (رَاٰ کے) دونوں (حرف) تقلیل سے پڑھے گئے ہیں۔ (قُلِّلَا کا الف تثنیہ کا ہے جو رَاٰ کے دونوں حرفوں کیلئے ہے)۔

مفہوم: ان دو شعروں میں رَاٰ کے دونوں حرفوں کا امالہ بیان ہوا ہے۔ یہ لفظ سولہ جگہ آیا ہے، جس کی تفصیل یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جس رَا کے بعد حرفِ متحرک ہو اس کی دو قسمیں ہیں :۔

اول: وہ رَا جس کے بعد اسم ظاہر ہو جو سات جگہ آیا ہے :۔ [۱] رَاٰكَوْكَبًا (انعام ع ۹) [۲] رَاٰ اَيْدِيَهُمْ (ھود ع ۷) [۳] رَاٰ بُرْهَانَ (یوسف ع ۳) [۴] رَاٰ قَمِيْصَهٗ (یوسف ع ۳) [۵] رَاٰ نَارًا (طٰہٰ ع ۱) [۶] مَا رَاٰى اَفَتُمٰرُوْنَهٗ (نجم ع ۱) [۷] لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ (نجم ع ۱) میں۔

دوم: وہ رَا جسکے بعد ضمیر ہو، اور ایسے تین کلمات ہیں جو نو جگہ آئے ہیں :۔ [۱] رَاٰكَ الَّذِيْنَ (انبیاء ع ۳) [۲] رَاٰهَا (نمل ع ۱ و قصص ع ۴) [۳] رَاٰهُ چھ جگہ یعنی نمل ع ۳، فاطر ع ۲، صفت ع ۲، نجم ع ۱ کا دوسرا رَاٰهُ تکویر و علق میں، پس یہ کل سولہ کلمات ہوئے، اور ان میں پانچ قرارتیں ہیں :۔ ① شعبہ حمزہ کسائی کے لئے سولہ کے سولہ میں رار اور ہمزہ دونوں کا امالہ محضہ۔ ② ابن ذکوان کے لئے اسم ظاہر والے ساتوں کلمات میں دونوں حرفوں کا امالہ محضہ۔ اور ضمیر والے تین کلمات میں نو کی نو جگہ دو وجوہ ہیں، دونوں حرفوں کا فتح اور دونوں کا امالہ محضہ۔ ③ بصری کیلئے سولہ کے سولہ میں صرف ہمزہ کا امالہ محضہ، گو ناظم نے سوسی کیلئے خلف کیساتھ رار کا بھی امالہ بتایا ہے، جس سے ان کیلئے دو وجوہ نکلتی ہیں :۔ [اول] رار کا فتح ہمزہ کا امالہ [دوم] دونوں کا امالہ، لیکن چونکہ ان کیلئے رار کا امالہ نظم و تیسیر اور نشر تینوں ہی کے طرق کے خلاف ہے، اس لئے اس کا ترک اولیٰ ہے۔ ④ ورش کیلئے سولہ کے سولہ میں رار اور ہمزہ دونوں میں بین بین یعنی تقلیل ہے، جو بدل کی تینوں وجوہ کیساتھ ہوگا اور چونکہ ان کیلئے ازرق کے طریق سے رَا میں فتح بالکل نہیں ہے، اسلئے اس میں فَتَلَقّٰى اٰدَمُ والی تفصیل جاری نہ ہوگی یعنی یہ نہ ہوگا کہ فتح کے ساتھ قصر و طول اور تقلیل کیساتھ توسط و طول چار وجوہ ہوں، بلکہ کل تین ہوں گی اور سب تقلیل ہی کے ساتھ ہوں گی۔ ⑤ باقین کیلئے سب میں دونوں حرفوں کا فتح۔

وَقَبْلَ السُّكُوْنِ الرَّا اَمِلْ (فِىْ) (صَفَا) (يَـ)ـدٍ ۶۴۸ بِخُلْفٍ وَّقُلْ فِى الْهَمْزِ خُلْفٌ (يَـ)ـقِىْ (صَـ)ـلَا

اور ساکن (منفصل) سے پہلے (رَا میں چھیوں جگہ صرف) رار کا (ایسا) امالہ (محضہ) کر فِیْ صَفَا (والے حمزہ شعبہ کیلئے بلا خلف اور) یَدٍ (والے سوسی کیلئے) خلف کے ساتھ ہے، جو نعمت کی صفائی میں ہے۔ اور تو کہہ دے کہ (اس قسم میں) ہمزہ (کے امالہ) میں (بھی ایسا) خلف ہے یَقِیْ صِلَا (والے سوسی شعبہ کیلئے) جو بچاتا ہے (دوزخ کی) آگ میں داخل ہونے سے۔ (اور) تو (اس رَا کا مابعد سے) ضرور وصل کر دے (جعبری) یعنی اس رَا کا یہ حکم صرف وصل کی صورت میں ہے کیونکہ وقف کا حکم آگے آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم: اس شعر میں رَاٰ کی تیسری قسم کا حکم بیان ہوا ہے، اور یہ وہ رَاٰ ہے جسکے بعد ساکن منفصل ہو، اور یہ چھ جگہ آیا ہے:۔ [۱] رَاَ الْقَمَرَ [۲] رَاَ الشَّمْسَ دونوں انعام ع ۹ میں [۳] [۴] رَاَ الَّذِيْنَ دونوں نحل (ع ۱۲) میں [۵] وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ کہف (ع ۷) [۶] رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ احزاب (ع ۳)۔ ان سب میں دو قرائتیں ہیں:۔ [الف] ابوبکر وحمزہ کیلئے راء کا امالہ محضہ اور ہمزہ کا فتح [ب] باقیین کیلئے سب میں دونوں کا فتح۔

تنبیہ: گو ناظم نے سوسی کیلئے راء اور ہمزہ دونوں کے امالہ میں خلف بتایا ہے، جس سے ان کیلئے چار وجوہ نکلتی ہیں:۔ [۱] راء اور ہمزہ دونوں کا فتح، اور یہی طریق کے موافق ہے۔ [۲] دونوں کا امالہ۔ [۳] راء کا امالہ ہمزہ کا فتح۔ [۴] راء کا فتح ہمزہ کا امالہ۔ یہ تینوں نظم وتیسیر کے طرق سے نہیں ہیں، اگرچہ راء اور ہمزہ دونوں کا امالہ صحیح اور منقول ہے، پس ان چار میں سے صرف پہلی دو وجوہ منقول ہیں اور ایسے ہی شعبہ کیلئے بھی ہمزہ کے امالہ میں خلف بتایا ہے، جس سے ان کیلئے دو وجوہ نکلتی ہیں:۔ [الف] راء کا امالہ اور ہمزہ کا فتح، اور یہی اولیٰ اور طریق کے موافق ہے۔ [ب] دونوں کا امالہ، یہ طرق سے نہیں ہے۔

وَقِفْ فِيْهِ كَالْاُوْلٰى وَنَحْوُ رَاَتْ رَاَوْا ٦٤٩ رَاَيْتَ بِفَتْحِ الْكُلِّ وَقْفًا وَّمَوْصِلَا

اور تو وقف کر اس (ساکن منفصل سے پہلے رَاٰ) پر، (رَاٰ کے اس) پہلے (کلمہ) کی طرح (جو متحرک سے پہلے ہو، جسکے بعد اسم ظاہر ہو، اسکا حکم پہلی دو قسموں میں گزر چکا ہے)۔ اور رَاَتْ، رَاَوْا، رَاَيْتَ، (رَاَيْنَهُ) جیسے (وہ کلمات جن میں ہمزہ کے بعد ساکن لازم ہو)، سب (قراء) کے فتح کے ساتھ ہیں، وقف میں بھی اور وصل میں بھی۔

خلاصہ: یہ کہ رَاٰ کی اس چوتھی قسم جس میں ہمزہ کے بعد سکون لازم ہو، جس کی مثالیں رَاَتْ، رَاَوْا وغیرہ ہیں ان میں کسی کیلئے بھی امالہ نہیں ہے، نہ وقفاً اور نہ وصلاً، کیونکہ اس میں محل امالہ "الف" ہی باقی نہیں رہتا، پس اس قسم میں اجماعاً فتح ہے۔

www.kitabosunnat.com

وَخَفَّفَ نُوْنًا قَبْلَ فِي اللّٰهِ (مَـ)ـنْ لَّهٗ ٦٥٠ بِخُلْفٍ (اَ)تٰى وَالْحَذْفُ لَمْ يَكُ اَوَّلَا

اور تخفیف سے پڑھا ہے اس (قاری) نے (اس) نون کو (جو) فِي اللّٰهِ سے پہلے (اَتُحَآجُّوْنِّيْ میں) ہے، مَنْ اَتٰى (والے ابن ذکوان نافع کیلئے بلا خلف اور) لَهٗ (والے ہشام کیلئے خلف کیساتھ) مَنْ لَّهٗ اَتٰى: یعنی جس کیلئے یہ (تخفیف) خلف کیساتھ (ہوکر) آئی ہے، اور (وہ) محذوف (نون) پہلا (نون) نہیں ہے (بلکہ دوسرا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: [۱] مدنی اور ابن ذکوان کیلئے اَتُحَآجُّوْنِیْ فِی اللّٰہِ ہے، واؤ کے قصر اور نون کی تخفیف سے۔ [۲] مکی بصری کوفیین کیلئے اَتُحَآجُّوٓنِّیْ ہے، واؤ میں مد لازم اور نون کی تشدید سے۔ [۳] ہشام کیلئے خلف ہے یعنی تخفیف اور تشدید سے۔

وَفِیْ دَرَجٰتِ النُّوْنُ مَعْ یُوْسُفٍ (ثَ)وٰی ۶۵۱ وَوَالْیَسَعَ الْحَرْفَانِ حَرِّكْ مُثَقِّلَا

اور دَرَجٰتٍ (مَّنْ نَّشَآءُ انعام ع ۱۰) میں، اس حال میں کہ یہ یوسف (ع ۹ والے دَرَجٰتٍ) سمیت ہے (دونوں کی تار میں) تنوین ثَوٰی (والے کوفیین کیلئے) مقیم ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے دونوں جگہ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ہے تنوین کا میم میں ادغام اور باقیین کیلئے دَرَجٰتِ مَنْ نَّشَآءُ ہے، تنوین کے حذف اور میم کی تخفیف سے)۔ اور وَالْیَسَعَ جو ہے (یعنی اس کے) دونوں لفظ جو ہیں (جو انعام ع ۱۰ و ص ع ۴ میں ہیں) تو (اس کے لام کو اسی طرح فتحہ کی) حرکت دے، (لام کو) مشدد پڑھنے والا بن کر۔

وَسَكِّنْ (شِ)فَاءً وَّاقْتَدِهْ حَذْفُ هَائِهٖ ۶۵۲ (شِ)فَاءٌ وَّبِالتَّحْرِيْكِ بِالْكَسْرِ (كُ)فِّلَا

اور (اس کی یاء کو) ساکن کر دے شِفَاءً (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (اپنے طلباء کو) شفاء دینے والا ہے، (پس حمزہ کسائی کیلئے دونوں جگہ وَاللَّیْسَعَ ہے، لام کی تشدید اور فتحہ اور یاء کے سکون سے (اور باقیین کیلئے وَالْیَسَعَ ہے، لام کے سکون اور تخفیف اور یاء کے فتحہ سے)۔ اور (فَبِهُدٰىهُمُ) اقْتَدِهْ (ع ۱۰) جو ہے (وصلاً) اس کی ھاء کا حذف شِفَآءٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے) شفاء (دینے والا) ہے اور (باقیین کیلئے ھاء کا اثبات ہے)۔ یہ (ھاء) کسرہ کیساتھ حرکت دینے کے سبب (ان میں سے) كُفِّلَا (والے شامی کیلئے) کفالت کی گئی ہے۔

وَمُدَّ بِخُلْفٍ (مَّ)اجَ وَالْكُلُّ وَاقِفٌ ۶۵۳ بِاِسْكَانِهٖ يَذْكُوْ عَبِيْرًا وَّمَنْدَلَا

اور یہ (ھاء ایسے) مد (یعنی صلہ) سے پڑھی گئی ہے جو (ایسے) خلف کیساتھ ہے مَاجَ (والے ابن ذکوان کیلئے) جو (نقل کی رو سے) موج (اضطراب) والا ہوگیا ہے (یعنی اس میں ابن ذکوان کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ [۱] کسرہ مع صلہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهٖ قُلْ لَّآ، اور یہی طریق کے موافق ہے۔ [۲] کسرہ بلا صلہ اِقْتَدِهِ قُلْ لَّآ۔ باقیین کے لئے ھاء ساکن ہے اور یہ سکون بِالتَّحْرِيْكِ کی ضد سے نکلا ہے)۔ اور ہر ایک (قاری) وقف کرنے والا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس (ھاء) کے اسکان کے ساتھ، اس حال میں کہ یہ (ھاء) مہکتی ہے زعفران کی خوشبو کے اور عودِ ہندی کے اعتبار سے۔

شرح: شعر ۶۵۱ [۱] حمزہ کسائی کیلئے دونوں جگہ وَالَّيْسَعَ لام کے تشدید اور فتحہ اور یاء کے سکون سے، اس کی اصل لَيْسَعَ تھی، اس پر لام تعریف آیا، پھر پہلے لام کا دوسرے لام میں ادغام ہوا، اَلَّيْسَعَ ہوا۔ باقی پانچ کیلئے وَالْيَسَعَ ہے، لام کے سکون اور تخفیف اور یاء کے فتحہ سے، اس بناء پر کہ یہ يَسَعَ تھا، لام تعریف داخل ہوا، اَلْيَسَعَ ہوا، اور یہ يَسَعَ مضارع سے منقول ہو کر علم بن گیا، جو اصل کی رو سے يَوْسَعُ تھا، تعلیل نے واوَ کو گرا دیا۔ [۲] فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ: حمزہ کسائی کیلئے وصلاً ھاء کے حذف سے اِقْتَدِ اور باقی پانچ کیلئے ھاء کا اثبات ہے۔ ہشام کیلئے ھاء کے کسرہ سے صلہ کے بغیر اِقْتَدِهِ قُلْ لَّا۔ ابن ذکوان کیلئے دو وجوہ ہیں جو بِخُلْفٍ سے نکلی ہیں:۔ [۱] کسرہ مع صلہ اِقْتَدِهٖ، اور یہی طرق کے موافق ہے۔ [۲] اِقْتَدِهِ کسرہ صلہ کے بغیر، مگر چونکہ یہ طرق کے خلاف ہے، اس لئے اس کا اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اور ہشام کے لئے صلہ کے بغیر کسرہ بِالْكَسْرِ كُفِّلَا کے ضمن میں بیان ہوا، اور عدم صلہ وَمُدَّ بِخُلْفٍ... الخ سے نکلا، یا یوں تعبیر کریں کہ صلہ میں ہشام کا ذکر نہیں آیا، اس لئے اس میں عدم صلہ ہے۔ اور باقیین کیلئے ھاء کا سکون ہے جو بِالتَّحْرِيكِ کی ضد سے نکلا اور وقفاً سب کیلئے ھاء کا اثبات اور سکون ہے، اور شامی کیلئے رَوم بھی ہو سکتا ہے۔

وَتُبْدُوْنَهَا تُخْفُوْنَ مَعْ تَجْعَلُوْنَهٗ ۶۵۴ عَلٰى غَيْبِهٖ (حَقًّا) وَّيُنْذِرَ (صَـ)نْدَلَا

اور (وہ قَرَاطِيسَ) تُبْدُوْنَهَا (اور وَ) تُخْفُوْنَ جو تَجْعَلُوْنَهٗ (ع ۱۱) کیساتھ ہیں، (ان تینوں میں سے ہر ایک) اپنے غیب پر ہے، حَقًّا (والے مکی بصری کیلئے) یہ (غیب) خوب ثابت ہو گیا ہے، (اور باقیین کیلئے تینوں میں خطاب کی تاء ہے)۔ اور (وَ) لِتُنْذِرَ (ع ۱۱) کا یاء غیب سے پڑھنا صَنْدَلَا (والے شعبہ کیلئے) خوبی میں صندل سے تشبیہ دیا گیا ہے، (پس باقیین کیلئے اس میں خطاب کی تاء ہے)۔

وَبَيْنَكُمُ ارْفَعْ (فِـ)ـى (صَـ)ـفَا (نَفَرٍ) وَّجَا ۶۵۵ عِلُ اقْصُرْ وَفَتْحُ الْكَسْرِ وَالرَّفْعِ (ثُـ)ـمِّلَا

اور (لَقَدْ تَّقَطَّعَ) بَيْنَكُمْ (وَضَلَّ ع ۱۱ کے نون) کو تو رفع دے فِيْ صَفَا نَفَرٍ (والے حمزہ شعبہ مکی بصری شامی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (رفع اپنے ناقلین کی) جماعت کی خوبی میں ہے، (باقیین کیلئے بَيْنَكُمْ کے نون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نصب ہے)۔اور جٰعِلُ (الَّیۡلِ ع ۱۲) کو قصر (یعنی جیم کے بعد والے الف کے حذف) سے پڑھ، اور (عین کے) کسرہ اور (لام کے) رفع (دونوں) کے بجائے فتحہ ثُمِّلَا (والے کوفیین کیلئے) درست کر دیا گیا ہے۔

وَعَنۡهُمۡ بِنَصۡبِ الَّيۡلِ وَاكۡسِرۡ بِمُسۡتَقِرٍّ ۶۵۶ زُ اِلۡقَافَ (حَقًّا خَرَّقُوۡا ثِقۡلُهٗ (ا) نۡجَلَا

اوران ہی (کوفیین) سے اَلَّیۡلِ (کے لام) کو نصب سے (پڑھ، پس کوفیین کیلئے وَجَعَلَ الَّیۡلَ ہے، الف کے حذف، عین اور لام کے فتحہ اور اَلَّیۡلَ کے نصب سے، پس جَعَلَ ماضی اور اَلَّیۡلَ مفعول بہ ہے، اور باقی کیلئے وَجٰعِلُ الَّیۡلِ ہے، اسم فاعل یعنی جیم کے بعد الف اور عین کے کسرہ اور لام کے رفع اور اَلَّیۡلِ کے جر سے پس وَجٰعِلُ، فٰلِقُ کے لفظ پر معطوف ہے)۔اور تو کسرہ دے (وَاحِدَةٍ) فَمُسۡتَقِرٌّ (ع ۱۲) میں قاف کو حَقًّا (والے مکی بصری کیلئے)، یہ (کسرہ ان کیلئے) خوب ثابت ہوگیا ہے، (باقیین کیلئے قاف کا فتحہ ہے۔ وَ) خَرَّقُوۡا (لَهٗ ع ۱۲ یعنی) اس (کی راء) کا تشدید اِنۡجَلَا (والے مدنی کے لئے اسی طرح) ظاہر ہوگیا ہے، (باقیین کیلئے خَرَقُوۡا ہے تخفیف سے)۔

وَضَمَّانِ مَعۡ يٰسِيۡنَ فِيۡ ثَمَرٍ (شَهَفَا ۶۵۷ وَدٰرَسۡتَ (حَقٌّ) مَدُّهٗ وَلَقَدۡ حَلَا

اور (ایسے) دوضمے ہیں (اس سورۃ انعام ع ۱۲ اور ع ۱۷ کے) ثَمَرٍ (کے ثاء اور میم) میں، جو لیٓس (ع ۳ کے ثَمَرِهٖ کے دوضموں) کیساتھ ہیں (تینوں جگہ)، شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (وجہ) نے (قاری کو) شفا دی ہے۔ اور (وَلِيَقُوۡلُوۡا) دٰرَسۡتَ (ع ۱۲) جو ہے، حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے) صحیح ہے اس (کے دال) کا (الف) مدہ (کے اثبات) سے پڑھنا، اور یہ (مد) خوب شیریں ہوگیا ہے، (باقیین کیلئے دَرَسۡتَ ہے الف کے حذف سے)۔

وَحَرِّكۡ وَسَكِّنۡ (كَـافِيًا وَّاكۡسِرَ اِنَّهَا ۶۵۸ (حِمًى (صَوۡبِهٖ بِالۡخُلۡفِ (دَ) رٌّ وَّاَوۡبَلَا

اور تو حرکت دے (اسکے سین کو فتحہ کی)، اور (تاء کو) ساکن کر دے کَافِیًا (والے شامی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (معنیٰ کو ظاہر کرنے میں) کافی ہونے والا ہے۔اور تو کسرہ دے اَنَّهَا (اِذَا جَآءَتۡ ع ۱۳ کے ہمزہ) کو حِمًی دَرٌّ (والے بصری مکی کیلئے بلا خلف) اور صَوۡبِهٖ (والے شعبہ کیلئے خلف کیساتھ)، اس (کسرہ) کی بارش کے نازل ہونے کی حمایت خلف کیساتھ (ہوکر) لگاتار اور تیز بارش والی ہوگئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: ۱ ① حمزہ کسائی کیلئے پانچوں جگہ ثُمُرِہٖ ہے، ثار اور میم دونوں کے ضمہ سے۔ ② عاصم کیلئے سب میں ثَمَرِہٖ ہے، ثار و میم کے فتحہ سے۔ ③ بصری کے لئے کہف کے دونوں میں ثُمْرٌ اور ثُمْرِہٖ ہے، ثار کے ضمہ اور میم کے سکون سے، اور باقی تین میں عاصم کی طرح ثار و میم کے فتحہ سے۔ ④ مدنی مکی شامی کیلئے کہف کے دونوں میں حمزہ کسائی کی طرح ثار و میم کا ضمہ، اور باقی تین میں دونوں کا فتحہ، کہف والوں کا بیان اپنے موقع پر آئے گا۔ ۲ ① مکی بصری کے لئے دٰرَسْتَ دال کے بعد الف اور سین کے سکون اور تار کے فتحہ سے۔ یہ مُدَارَسَۃٌ مُفَاعَلَۃٌ سے ہے۔ ② شامی کیلئے دَرَسَتْ الف کے حذف اور سین کے فتحہ اور تار کے سکون سے۔ ③ نافع کوفیین کے لئے دَرَسْتَ الف کے حذف اور سین کے سکون اور تار کے فتحہ سے۔ ۳ مکی بصری کیلئے اِنَّھَا ہے ہمزہ کے کسرہ سے، اور شعبہ کیلئے خلف ہے یعنی ہمزہ کے فتحہ اور کسرہ دونوں سے اور باقیین کیلئے ہمزہ کے فتحہ سے جو کسرہ کی ضد سے نکلا۔

فائدہ: ثَمَرَۃٌ کی جمع ثِمَارٌ ہے اور ثِمَارٌ کی جمع ثُمُرٌ ہے، اور یہ جمع الجمع ہے۔

وَخَاطَبَ فِيهَا يُؤْمِنُونَ (كَـ)مَا (فَـ)شَا ۶۵۹ وَ(صُحْبَـ)ةٌ (كُـ)فْؤٌ فِي الشَّرِيعَةِ وَصَّلَا

اور خطاب (کی تار سے) ہوگیا ہے اس (سورہ انعام ع ۱۳) میں (لَا) تُؤْمِنُوْنَ، كَمَا فَشَا (والے شامی حمزہ کیلئے) جیسا کہ یہ (لفظ اپنی خوبی میں) ظاہر ہوگیا ہے۔ اور صُحْبَۃٌ كُفْؤٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی شامی کیلئے) قوت کی جماعت نے شریعہ (جاثیہ ع ۱ کے وَاٰیٰتِہٖ تُؤْمِنُوْنَ) میں (خطاب کو) نقل کیا ہے، (پس ① شامی حمزہ کے لئے انعام ع ۱۳ و جاثیہ ع ۱ دونوں میں تُؤْمِنُوْنَ ہے، خطاب کی تار سے۔ ② شعبہ کسائی کے لئے انعام میں يُؤْمِنُوْنَ ہے، غیب کی یار سے اور جاثیہ میں خطاب کی تار سے۔ ③ مدنی مکی بصری حفص کیلئے دونوں میں غیب کی یار سے يُؤْمِنُوْنَ ہے۔

وَكَسْرٌ وَّفَتْحٌ ضُمَّ فِي قِبَلًا (حَـ)مٰى ۶۶۰ (ظَـ)هِيرًا وَّلِلْكُوفِيِّ فِي الْكَهْفِ وُصِّلَا

اور (قاف کا ایسا) کسرہ اور (بار کا ایسا) فتحہ ہے (جن میں سے) ہر ایک ضمہ سے بدلا گیا ہے (یہاں كُلَّ شَيْءٍ) قُبُلًا (ع ۱۴) میں حَمٰى ظَهِيْرًا (والے بصری مکی کوفیین پانچوں کیلئے، ضموں کی) اس (وجہ) نے حمایت کی ہے (ناقلین کی) مددگار بن کر۔ اور کوفیین کیلئے کہف (ع ۸ قُبُلًا وَّمَا نُرْسِلُ) میں یہ (ہی قاف و بار کے ضموں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی قید) نقل کی گئی ہے۔

مفہوم: قُبُلًا انعام ع ۱۳ و کہف ع ۸ دونوں میں تین قراءتیں ہیں:۔ [۱] مدنی شامی کیلئے دونوں میں قِبَلًا قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے، کیونکہ ان کا ذکر دونوں ہی میں نہیں ہے۔ [۲] کوفیین کیلئے دونوں میں قُبُلًا قاف اور باء دونوں کے ضموں سے، کیونکہ یہ دونوں ہی میں آرہے ہیں۔ [۳] مکی بصری کیلئے انعام میں قُبُلًا ہے کوفیین کی طرح اور کہف میں قِبَلًا ہے قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے مدنی شامی کی طرح، کیونکہ ان کا ذکر اول میں تو ہے لیکن ثانی میں نہیں۔

فائدہ: قِبَلًا تو مصدر ہے، اور قُبُلًا میں تین وجوہ ہیں:۔ [۱] یہ بھی قِبَلًا کی طرح مصدر ہے۔ [۲] یہ رَغِیفٌ رُغُفٌ کی طرح اس قَبِیلٌ کی جمع ہے جو کَفِیلٌ کے معنیٰ میں ہے۔ [۳] یہ اس قَبِیلٌ کی جمع ہے جو صِنْفٌ اور جَمَاعَةٌ کے معنیٰ میں ہے۔

وَقُلْ كَلِمٰتُ دُوْنَ مَا اَلِفٍ (ثَـ)وٰی ٦٦١ وَفِيْ يُوْنُسٍ وَّالطَّوْلِ (حَـ)امِيْهِ (ظَـ)ـلَّلَا

اور تو کہہ دے (کہ) كَلِمٰتُ (رَبِّكَ انعام ع ۱۴) الف کے بغیر (ہوکر) ثَوٰی (والے کوفیین کیلئے) مقیم ہو گیا ہے۔ اور یونس (ع ۴ و ع ۱۰) اور طول (مؤمن ع ۱ کے كَلِمٰتُ رَبِّكَ) میں (یہ حذف) ہے، حَامِيْهِ ظَلَّلَا (والے بصری مکی کوفیین کیلئے) اس (حذف) کی حمایت کرنے والے نے (اس پر) سایہ ڈالا ہے۔

مفہوم: [۱] کوفیین کیلئے ان چاروں جگہ كَلِمَتُ ہے، الف کے حذف اور واحد کے صیغہ سے، کیونکہ ان کا ذکر دونوں جگہ آیا ہے۔ [۲] مدنی شامی کیلئے چاروں میں كَلِمٰتُ الف کے اثبات اور جمع کے صیغہ سے، کیونکہ ان کا ذکر دونوں ہی جگہ نہیں آیا، اس لئے حذف کی ضد سے چاروں میں الف کا اثبات نکل آیا۔ [۳] مکی بصری کیلئے انعام ع ۱۴ میں كَلِمٰتُ ہے الف سے اور باقی تین میں كَلِمَتُ ہے الف کے حذف سے، کیونکہ ان کا ذکر یونس اور طول ہی والے میں آیا ہے، پس اول میں اثبات ضد سے اور باقی تین میں حذف ذکر سے نکلا ہے۔

وَشَدَّدَ حَفْصٌ مُنْزَلٌ وَّابْنُ عَامِرٍ ٦٦٢ وَحُرِّمَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ (اِ)ذْ (عَـ)ـلَا

اور تشدید سے پڑھا ہے حفص اور ابن عامر نے (اِنَّهٗ) مُنَزَّلٌ (ع ۱۴ کی زاء) کو (یعنی مُنَزَّلٌ اور باقیین کے لئے مُنْزَلٌ ہے نون کے سکون اور زاء کی تخفیف سے)۔ اور (مَا) حُرِّمَ (عَلَيْكُمْ ع ۱۴ حاء کے) ضمہ اور (راء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے) کسرہ (دونوں) کے بجائے فتحہ والا ہے اِذْ عَلَا (والے نافع حفص کیلئے، میں نے اس کو) اسلئے (بیان کر دیا ہے) کہ یہ (حُرِّمَ معروف ہو جانے کے سبب درجہ میں) بلند ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے مَا حَرَّمَ معروف کے صیغہ سے اور باقیین کیلئے مَا حُرِّمَ مجہول کے صیغہ سے ہے)۔

وَفُصِّلَ (اِ)ذْ (ثَـ)ـنّٰى يَضِلُّوْنَ ضُمَّ مَعْ ۶۶۳ يَضِلُّوا الَّذِىْ فِىْ يُوْنُسٍ (ثَـ)ـابِتًا وَّلَا

اور (وَقَدْ) فُصِّلَ (لَكُمْ ع ۱۴) اسی طرح فار کے ضمہ اور صاد کے کسرہ دونوں کے بجائے فتحہ والا ہے، میں نے اس کو) اِذْ ثَنّٰى (والے نافع کوفیین کیلئے) اس لئے (بیان کر دیا) کہ اُس (حق تعالیٰ شانہٗ) نے (اس فعل میں اپنی ذات مقدسہ کا ذکر) دوسری بار کیا ہے، (پس ان کیلئے فَصَّلَ معروف اور باقیین کیلئے فُصِّلَ مجہول ہے۔ اور) تو لَيُضِلُّوْنَ (بِاَهْوَآئِهِمْ ع ۱۴ کی یار) کو ضمہ دے، اس حال میں کہ یہ (انعام والا) اس (رَبَّنَا) لِيُضِلُّوْا (عَنْ سَبِيْلِكَ) سمیت ہے جو یونس (ع ۹) میں ہے ثَابِتًا (والے کوفیین کیلئے)، اس حال میں کہ تو ثابت ہے مدد (یا محبت) کے اعتبار سے۔

شرح: [۱] ① مدنی حفص کیلئے فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ فار، صاد، حار، رار چاروں کے فتحہ سے، کیونکہ ان کا ذکر دونوں میں آیا ہے۔ ② مکی بصری شامی کیلئے فُصِّلَ لَكُمْ مَّا حُرِّمَ فار اور حار کے ضمہ اور صاد، رار کے کسرہ سے، کیونکہ ان تینوں کا ذکر دونوں ہی میں نہیں ہے، اسلئے ان کی قرارۃ قیود سے نکلی ہے۔ ③ شعبہ حمزہ کسائی کیلئے فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حُرِّمَ فار، صاد کے فتحہ اور حار کے ضمہ اور رار کے کسرہ سے، کیونکہ ان کا ذکر صرف فَصَّلَ میں ہے، پس اول کی قرارۃ ذکر سے اور ثانی کی قرارۃ ضد سے نکلی ہے۔ [۲] کوفیین کیلئے لَيُضِلُّوْنَ اور لِيُضِلُّوْا ہے دونوں میں یار کے ضمہ سے اور باقیین کیلئے لَيَضِلُّوْنَ اور لِيَضِلُّوْا دونوں میں یار کے فتحہ سے۔

رِسٰلٰتِ فَرْدٌ وَّافْتَحُوْا (دُ)وْنَ (عِـ)ـلَّـةٍ ۶۶۴ وَضَيِّقًا مَّعَ الْفُرْقَانِ حَرِّكْ مُثَقِّلَا

(اے ناقلین تم يَجْعَلُ) رِسٰلٰتِهٖ (ع ۱۰) کو واحد (کا صیغہ) ہونے کی حالت میں (پڑھو) اور (اس کی تار کو ایسا) فتحہ (بھی) دے دو دُوْنَ عِلَّةٍ (والے مکی حفص کیلئے) جو رکاوٹ کے بغیر ہے، (پس ان کیلئے رِسٰلَتَهٗ ہے واحد کا صیغہ اور تار کے فتحہ سے، باقیین کے لئے جمع کے صیغہ سے رِسٰلٰتِهٖ ہے)۔ اور (انعام ع ۱۵ کے اس صَدْرَهٗ) ضَيِّقًا (کی یار) کو جو فرقان (ع ۲ کے مَكَانًا ضَيِّقًا) سمیت ہے، مُثَقِّلًا: مشدد پڑھنے والا بن کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَرِّكْ بِكَسْرٍ: حرکت دے تو کسرہ کے ساتھ

بِكَسْرٍ سِوَى الْمَكِّيْ وَرَا حَرَجًا هُنَا ٦٦٥ عَلٰى كَسْرِهَا (اِ) لْفٌ (صَفَا وَتَوَسَّلَا

مکی کے سوا (تمام یعنی باقی چھ کے لئے ضَيِّقًا یاء کی تشدید اور کسرہ سے، اور مکی کیلئے یاء ساکن سے ضَيْقًا)۔ اور (اس) حَرَجًا (كَاَنَّمَا) کی راء جو یہاں (انعام ع ۱۵ ہی میں) ہے، (پس هُنَا کی قید توضیح کے لئے ہے احترازی نہیں) اس (راء) کے کسرہ پر اِلْفٌ صَفَا (والے مدنی شعبہ کیلئے حق تعالیٰ کا وہ) محبوب (اور پسندیدہ قاری) ہے جو (باطن کی کدورتوں سے) صاف ہو گیا ہے، اور اس نے (قراءۃ کی خدمت اور زہد و تقویٰ کو حق تعالیٰ کے قرب کا) وسیلہ بنا لیا ہے، (پس ان کیلئے حَرِجًا راء کے کسرہ سے اور باقیین کیلئے راء کے فتحہ سے اور یہ دونوں لغت ہیں، یا فتحہ والا مصدر اور کسرہ والا صفت ہے)۔

وَيَصْعَدُ خِفٌّ سَاكِنٌ (دُ) مْ وَمَدُّهٗ ٦٦٦ (صَحِيْحٌ وَّخِفُّ الْعَيْنِ (دَ) اوَمَ (صَنْدَلَا

اور يَصْعَدُ (کا صاد) تخفیف والا (بھی) ہے (اور) ساکن (بھی) ہے دُمْ (والے مکی کیلئے)، تو (ان کیلئے اس تخفیف اور سکون پر) ہمیشگی کر۔ اور اس (لفظ کے صاد) کا (الف) مدہ سے پڑھنا صَحِيْحٌ (والے شعبہ کیلئے) صحیح ہے۔ اور (اس کے) عین کی تخفیف نے دَاوَمَ صَنْدَلَا (والے مکی شعبہ کیلئے خوبی میں) صندل (کے مشابہ) ہو کر (صاد کے اسکان یا الف مدہ کے ساتھ) ہمیشگی کی ہے۔

مفہوم: [۱] مکی کیلئے يَصْعَدُ صاد کے سکون اور صاد و عین دونوں کی تخفیف سے۔ صاد کی تخفیف اور اسکا سکون وَيَصْعَدُ خِفٌّ سَاكِنٌ سے نکلی اور عین کی تخفیف وَخِفُّ الْعَيْنِ سے۔ [۲] شعبہ کیلئے يَصَّاعَدُ صاد کی تشدید اور فتحہ اور اسکے بعد الف مدہ اور عین کی تخفیف سے۔ صاد کی تشدید اور اسکا فتحہ خِفٌّ سَاكِنٌ کی ضد سے، الف کا اثبات وَمَدُّهٗ صَحِيْحٌ سے اور عین کی تخفیف بیان سے نکلی۔ [۳] باقیین کیلئے يَصَّعَّدُ صاد اور عین دونوں کی تشدید اور فتحہ اور الف کے حذف سے، اور اس قراءۃ کی تمام قیود ضد سے نکلی ہیں۔

يَصْعَدُ: باب سَمِعَ، مصدر صُعُوْدًا (چڑھنا) سے ہے اور يَصَّاعَدُ: باب تَفَاعُلٌ سے ہے، مصدر تَصَاعُدًا ہے۔ اور يَصَّعَّدُ باب تَفَعُّلٌ سے ہے، مصدر تَصَعُّدًا ہے اور تشدید والی دونوں قراءتوں میں باب تَفَاعُلٌ اور باب تَفَعُّلٌ کی تاء کا صاد سے ابدال ہو کر صاد کا صاد میں ادغام ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنَحْشُرُ مَعْ ثَانٍ بِیُونُسَ وَهُوَ فِی ٦٦٧ سَبَا مَعْ یَقُولُ الْیَا فِی الْاَرْبَعِ (عُـ)مِّـلَا

اور (انعام ع۱۵ کا وہ وَیَوْمَ) نَحْشُرُ(هُمْ) جو (سورہ) یونس (ع ۵) میں دوسرے (نَحْشُرُهُمْ) سمیت ہے اور یہ (وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ) سبا (ع ۵) میں (بھی) ہے، اس حال میں کہ وہ (سبا والا) ثُمَّ نَقُوْلُ سمیت ہے (ان) چاروں میں نون کے بجائے یاء عُمِّلَا (والے حفص کیلئے) استعمال کی گئی ہے۔

شرح: [۱] یعنی وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا انعام (ع ۱۵) [۲] وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ کَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْا جو یونس (ع ۵) میں دوسرا ہے [۳] وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا سبا (ع ۵)، ان تین موقعوں میں تو نَحْشُرُ ہے [۴] ان کیساتھ چوتھا کلمہ ثُمَّ نَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ سبا (ع ۵) ہے، ان چاروں موقعوں میں حفص کیلئے یَحْشُرُ یَقُوْلُ یاء سے ہیں اور باقین کیلئے نون سے نَحْشُرُ، نَقُوْلُ ہیں، مَعْ ثَانٍ کی قید احترازی ہے اس سے یونس ع ۳ والا وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ نکل گیا، اسمیں ساتوں کیلئے نون ہے، ناظم نے اَلْاَرْبَعِ کہہ کر یَقُوْلُ کی یاء کو بھی شامل کرلیا۔

وَخَاطَبَ شَامٍ یَّعْمَلُوْنَ وَمَنْ تَکُوْ ٦٦٨ نُ فِیْهَا وَتَحْتَ النَّمْلِ ذَکِّرْهُ (شُـ)لْـشُلَا

اور خطاب (کی تاء) سے پڑھا ہے شامی نے (بِغَافِلٍ عَمَّا) یَعْمَلُوْنَ (ع ۱٦) کو (یعنی تَعْمَلُوْنَ، باقین کیلئے یاء سے یَعْمَلُوْنَ ہے)۔ اور مَنْ تَکُوْنُ (لَهٗ) جو ہے اس (سورہ انعام ع ۱٦) میں اور نمل کے نیچے (قصص ع ۴ میں) تو تذکیر (کی یاء) سے پڑھ اس (تَکُوْنُ) کو (یعنی یَکُوْنُ) شُلْشُلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو اس تذکیر کو جلدی سے لے لینے والا ہو، (باقین کیلئے تَکُوْنُ ہے تانیث کی تاء سے)۔

مَکَانٰتِ مَدَّ النُّوْنَ فِی الْکُلِّ شُعْبَةٌ ٦٦٩ بِزَعْمِهِمُ الْحَرْفَانِ بِالضَّمِّ (رُ)تِّلَا

مَکَانَتِکُمْ (اور مَکَانَتِهِمْ) جو ہے، (اسکے) نون کو (الف) مدہ (کی زیادتی) سے پڑھا ہے (اس کے) سب (پانچوں کلمات) میں شعبہ نے (یعنی مَکَانَاتِکُمْ اور مَکَانَاتِهِمْ جمع ہونے کی بناء پر نون کے بعد الف سے اور باقین کے لئے واحد کے صیغہ سے مَکَانَتِکُمْ، مَکَانَتِهِمْ نون کے بعد الف کے حذف سے۔ اور اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ) بِزَعْمِهِمْ (ع ۱٦) جو ہے (اس کے) دونوں لفظ (زاء کے) ضمہ کے ساتھ رُتِّلَا (والے کسائی کیلئے) بالترتیل پڑھے گئے ہیں، (پس کسائی کیلئے دونوں جگہ بِزُعْمِهِمْ ہے زاء کے ضمہ سے اور باقین کیلئے بِزَعْمِهِمْ ہے زاء کے فتحہ سے، اور یہ دونوں لغت ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَزَيَّنَ فِي ضَمٍّ وَّكَسْرٍ وَّ رَفْعُ قَتْـ ٦٧٠ ـلَ اَوْلَادِهِمْ بِالنَّصْبِ شَامِيُّهُمْ تَلَا

اور (وَكَذٰلِكَ) زَيَّنَ کو (زار کے) ضمہ اور (یار کے) کسرہ میں (ہونے کی حالت میں) اور قَتْلَ (کے لام) کے رفع کو (اور) اَوْلَادِهِمْ (کے دال) کو نصب کے ساتھ (ہونے کی حالت میں) ان (قرار) میں کے شامی نے پڑھا ہے۔

وَيُخْفَضُ عَنْهُ الرَّفْعُ فِي شُرَكَاؤُهُمْ ٦٧١ وَفِي مُصْحَفِ الشَّامِيِّيْنَ بِالْيَاءِ مُثِّلَا

وَفِي شُرَكَاؤُهُمْ: اور شُرَكَاؤُهُمْ میں جر سے بدلا جاتا ہے (ہمزہ کا) رفع (بھی)، عَنْهُ: ان (شامی ہی) کیلئے اور یہ (شُرَكَاؤُهُمْ یعنی اسکا ہمزہ) شام والوں کے (اس) قرآن میں (جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس بھیجا تھا) یار کے ساتھ صورت بنایا گیا ہے۔

شرح: یعنی شامی کے لئے زُيِّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلُ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَائِهِمْ ہے (ع ۱۶) زار کے ضمہ اور یار کے کسرہ اور قَتْلُ کے لام کے رفع اور اَوْلَادَهُمْ کے دال کے نصب اور شُرَكَائِهِمْ کے ہمزہ کے جر اور هِمْ کی ھار کے کسرہ سے۔ باقیین کے لئے حفص کی طرح زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ ہے۔

توجیہ: اس کی مختصری توجیہ یہ ہے کہ شُرَكَائِهِمْ کا جر اس لئے ہے کہ یہ قَتْلُ مصدر کا مضاف الیہ ہے۔ قَتْلُ مضاف اور شُرَكَائِهِمْ مضاف الیہ کے درمیان مصدر کا مفعول یعنی اَوْلَادَهُمْ فاصل ہے، اور یہ فاصلہ صحیح سند کی رو سے تو ثابت ہے ہی جس پر قرارۃ کا اصل مدار ہے، اور ساتھ ہی عربیت کی رو سے بھی صحیح ہے۔ پس اس قرارۃ پر زُيِّنَ مجہول ہے اور قَتْلُ مصدر نائب فاعل ہے اور اَوْلَادَ اس مصدر کا مفعول اور شُرَكَائِهِمْ اسکا مضاف الیہ ہے اور باقیین کیلئے قَتْلَ منصوب زَيَّنَ کا مفعول بہ ہے، اَوْلَادِ مجرور اس کا مضاف الیہ ہے اور شُرَكَاؤُهُمْ مرفوع زَيَّنَ کا فاعل ہے۔

وَمَفْعُوْلُهُ بَيْنَ الْمُضَافَيْنِ فَاصِلٌ ٦٧٢ وَلَمْ يُلْفَ غَيْرُ الظَّرْفِ فِي الشِّعْرِ فَيْصَلَا

اور (شامی کی قرارۃ میں) اس (قَتْلُ مصدر) کا مفعول (اَوْلَادَهُمْ) مضافین (یعنی مضاف قَتْلُ اور مضاف الیہ شُرَكَائِهِمْ) کے درمیان فاصل ہے۔ وَلَمْ يُلْفَ: اس حال میں کہ نہیں پایا گیا ظرف کے سوا شعر (تک) میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کوئی) فاصل۔

تشریح: یعنی شامی کی قراءۃ پر نحاۃ کا اعتراض ہے کہ مضافین کے درمیان مفعول بہ کا آنا عربیت کی رو سے درست نہیں کیونکہ فاصل صرف ظرف ہوسکتا ہے، وہ بھی شعری ضرورت کی بناء پر، اور یہ عام نحویوں کا قول ہے۔ اعتراض کرنے والے نحاۃ نے اپنے اس دعویٰ پر ایک دلیل بھی پیش کی ہے۔

كَلِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَّامَهَا فَلَا ۶۷۳ تَلُمْ مِّنْ مُّلِيمِ النَّحْوِ اِلَّا مُجَهِّلَا

جیسے (شاعر کا قول): لِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَّامَهَا (یہ ان کی دلیل ہے آگے اس کا جواب ہے)، فَلَا تَلُمْ: پس تو ملامت نہ کر، مِنْ مُّلِيمِي النَّحْوِ: نحو کے (علماء میں سے) ملامت کے لائق کام کرنے والوں میں سے (کسی پر بھی) لیکن (ان میں سے اس قراءۃ کو) جہالت کی طرف منسوب کرنے والے پر (ضرور ملامت کر)۔

تشریح: یعنی نحاۃ نے شامی کی قراءۃ کو عربیت کی رو سے غلط ثابت کرنے کیلئے ایک شعر پیش کیا: لِلّٰهِ دَرُّ الْيَوْمَ مَنْ لَّامَهَا شعر کا یہ ایک مصرع ہے، اس میں دَرُّ مضاف اور مَنْ مضاف الیہ ہے، اور ان دونوں کے درمیان اَلْيَوْمَ فاصل ہے جو لَامَهَا کا ظرف ہے، اس کے معنیٰ یہ ہیں: یعنی اس کی خوبی اللہ ہی کیلئے ہے جس نے آج اس محبوبہ پر ملامت کی ہے، انتہیٰ۔ مضافین کے درمیان ظرف کے آنے کی وجہ یہ ہے کہ ظرف میں وسعت ہے کیونکہ ہر ایک فعل کو ظرف کی حاجت ہوتی ہے، اس لئے اس کو عامل کا تھوڑا سا اثر بھی کافی ہو جاتا ہے۔ وہ نحاۃ جو اس قراءۃ کو عربیت کی رو سے ضعیف کہتے ہیں ان کا جرم تو اتنا سنگین نہیں، دوسرے وہ نحوی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ قراءۃ محض جہالت اور من گھڑت ہے، سو یہ لوگ بڑے درجہ کے مجرم ہیں اور قابل ملامت ہیں، پس ان پر ملامت بھی کی جائے اور ان کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے جائیں۔

وَمَعْ رَسْمِهٖ زَجَّ الْقَلُوْصَ اَبِيْ مَزَا ۶۷۴ دَهَ الْاَخْفَشُ النَّحْوِيُّ اَنْشَدَ مُجْمِلَا

(اس قراءۃ کی تائید کیلئے) اس (لفظ شُرَكَآئِهِمْ) کی رسم (کی تائید) کیساتھ (ابوالحسن) اخفش نحوی نے اَنْشَدَ: ایک شعر نقل کیا ہے، مُجْمِلًا: عمدہ کام کرنے والا بن کر:۔

(فَزَجَجْتُهَا بِمِزَجَّةٍ) زَجَّ الْقَلُوْصَ اَبِيْ مَزَادَهْ

تشریح: یعنی شامی کی قراءۃ کی تائید اس شعر سے بھی ہوتی ہے اور شامی قرآن میں شُرَكَآئِهِمْ کی رسم سے بھی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالتِ جری میں ہونے کی وجہ سے شامی مصحف میں ہمزہ یاء کے ساتھ مرسوم ہے۔ اس شعر میں زَجَّ مصدر ہے جو اَبِیْ مَزَادَۃَ کی طرف مضاف ہے اور زَجَجْتُ کا مفعول مطلق ہے، اور مضافین کے درمیان اَلْقَلُوْصَ فاصل ہے اور یہ ظرف نہیں ہے بلکہ زَجَّ مصدر کا مفعول ہے، اس حال میں کہ شعر کا وزن رفع کیساتھ اَبُوْمَزَادَۃَ پڑھنے سے بھی درست رہتا ہے، لیکن اس پر بھی شاعر نے ایسا نہیں کیا اور اَبُوْ کو رفع کیساتھ لانے کے بجائے اَبِیْ کو جر کیساتھ لایا ہے۔ اور یہ واضح دلیل ہے اس پر کہ مضافین میں جدائی کسی قباحت کے بغیر درست ہے۔

فائدہ: یہاں شعر میں اخفش سے ابوالحسن سعید بن مسعدہ نحوی مراد ہیں، جو خلیل و سیبویہ کے شاگرد ہیں، نہ کہ وہ ابو عبداللہ ہارون جو ابن ذکوان کے شاگرد ہیں۔ اور اسی طرح وہ ابوالخطاب اخفش بھی مراد نہیں جو سیبویہ کے شیخ ہیں۔

وَاِنْ یَّكُنْ اَنِّثْ (كُـفْـؤٌ (صِـدْقٍ وَّمَيْتَـةٌ ۶۷۵ (دَ)نَـا (كَـافِيًا وَّافْتَحْ حِصَادِ (كَـذِیْ (حُـلًا

اور وَاِنْ یَّكُنْ (ع ۱۶) کو تو تانیث (کی تاء) سے پڑھ كُفُوٌ صِدْقٍ (والے شامی شعبہ کیلئے) سچائی کا ہمسر ہونے کی حالت میں۔ اور مَيْتَةٌ (کا اطلاقی رفع معنیٰ کے اظہار کیلئے) دَنَا كَافِيًا (والے مکی شامی کے لئے ہم سے) قریب ہوگیا ہے کافی ہونے والا بن کر۔ اور فتحہ دے تو (يَوْمَ) حِصَادِهٖ (ع ۱۷ اکی حاء) کو كَذِیْ حُلًا نَمَا (والے شامی بصری عاصم کے لئے) زیوروں والے کی طرح (پاکیزہ اخلاق اور نیک اعمال سے آراستہ ہونے کی حالت میں)۔

(نَـمَا وَسُـكُوْنُ الْـمَعْزِ (حِصْـنٌ) وَّاَنِّـثُوْا ۶۷۶ يَـكُوْنَ (كَـمَا (فِـیْ (دِ)يْـنِهِمْ مَّيْـتَةٌ (كَـلًا

نَمَا: یہ (فتحہ جو اِفْتَحْ سے نکلا ہے نقل کی رو سے) بلند ہوگیا ہے (نَمَا کا تعلق ما قبل سے ہے)۔ اور (وَمِنَ) الْمَعْزِ (اثْنَيْنِ ع ۱۷ کے عین) کا سکون حِصْنٌ (والے نافع کوفیین کیلئے) قلعہ (کی طرح محفوظ) ہے (باقیین کیلئے الْمَعَزِ اثْنَيْنِ ہے عین کے فتحہ سے)۔ اور (اسی طرح) تانیث (کی تاء) سے پڑھا ہے (اِلَّا اَنْ) تَكُوْنَ (ع ۱۸) کو كَمَا فِیْ دِيْنِهِمْ (والے شامی حمزہ مکی کے لئے) جس طرح ان کی عادت میں ہے۔ مَيْتَةٌ (ع ۱۸ کا اطلاقی رفع) جو ہے كَلَا (والے شامی کیلئے) اس نے (معنیٰ کو) محفوظ کیا ہے۔

شرح: شعر ۶۷۵: ۱ اور چونکہ یَكُنْ کی تذکیر و تانیث دونوں کے ساتھ مَيْتَةٌ میں رفع و نصب دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اس لئے یہاں چار قراءتیں ہوگئیں:۔ ① شامی کیلئے وَاِنْ تَكُنْ مَّيْتَةٌ تانیث اور رفع سے، اس بناء پر کہ تَكُنْ تامہ ہے اور مَيْتَةٌ فاعل ہے، پس تانیث اصل کے موافق ہے۔ ② ابوبکر کے لئے وَاِنْ تَكُنْ مَّيْتَةً تانیث ونصب سے، پس تَكُنْ ناقصہ ہے اور اس کی ضمیر اَلْاَجِنَّةُ کیلئے ہے، جو مَافِیْ بُطُوْنِ ...الخ سے مفہوم ہے، اور وہ اسم ہے اور مَيْتَةً خبر۔ یا ضمیر کی تانیث خبر کی تانیث کی بناء پر ہے۔ ③ مکی کیلئے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةٌ تذکیر ورفع سے، پس يَكُنْ تامہ ہے اور تذکیر فاعل کی تانیث غیرحقیقی ہونے کی بناء پر ہے۔ ④ مدنی بصری حفص حمزہ کسائی کے لئے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً تذکیر اور نصب سے، اس بناء پر کہ يَكُنْ ناقصہ کی ضمیر مَا فِیْ بُطُوْنِ کیلئے ہے۔ [٢] يَوْمَ حَصَادِهٖ بصری شامی عاصم کیلئے حاء کے فتحہ سے، اور باقین کیلئے حِصَادِهٖ حاء کے کسرہ سے، اور یہ دونوں لغت ہیں۔ [٣] وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ مدنی اور کوفیین کیلئے عین کے سکون سے اور باقین کیلئے عین کے فتحہ سے اَلْمَعَزِ، اور یہ دونوں مَاعِزٌ کی جمع ہیں صَحْبٌ اور خَدَمٌ کی طرح۔ [٤] ① شامی کیلئے اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةٌ تانیث ورفع سے، پس تَكُوْنَ تامہ ہے اور تانیث اصل کے موافق ہے۔ ② مکی حمزہ کے لئے اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةً تانیث اور نصب سے، اس بناء پر کہ تَكُوْنَ ناقصہ ہے اور اس کی تانیث خبر کے مؤنث ہونے کی بناء پر ہے۔ ③ مدنی بصری عاصم کسائی کے لئے اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً تذکیر اور نصب سے، پس يَكُوْنَ ناقصہ ہے۔

وَتَذَّكَّرُوْنَ الْكُلُّ خَفَّ (عَـ)لَا (شَـ)ذًا ۶۷۷ وَاَنَّ اكْسِرُوْا (شَـ)رْعًا وَّبِالْخِفِّ (كُـ)مِّلَا

اور تَذَكَّرُوْنَ (کا) پورا (باب ذال کی) تخفیف والا ہوگیا ہے عَلٰى شَذًا (والے حفص حمزہ کسائی کیلئے)، خوشبو پر (پھیلا ہوا) ہے۔ (وَ) اَنَّ (هٰذَا صِرَاطِیْ کے ہمزہ) کو کسرہ دو شَرْعًا (والے حمزہ کسائی کے لئے)، اس حال میں کہ یہ طریق اور وجہ والا ہے۔ اور اس (اَنَّ) نے (نون کی) تخفیف کے ذریعہ كَمَّلَا (والے شامی کیلئے اپنے تینوں قراءتوں کو) کامل کر دیا ہے۔

مفہوم: [١] تَذَكَّرُوْنَ پورے قرآن میں ہر جگہ حفص حمزہ کسائی کیلئے ذال کی تخفیف سے اس بناء پر ہے کہ اس میں سے ایک تاء حذف ہوگئی ہے، اور باقین کیلئے تَذَّكَّرُوْنَ ہے ذال کی تشدید سے، اس بناء پر کہ یہ اصل میں تَتَذَكَّرُوْنَ تھا، پس دوسری تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا اور تاء کا تاء میں ادغام کرنے سے ابتداء بالسکون لازم آتی، اس لئے تاء کے بجائے ذال میں ادغام کیا۔ اور رہے وہ الفاظ جو دو تاء سے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ ؟ سو ان میں سب کیلئے ذال کی تخفیف ہے۔ اور قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ (اعراف ع ۱) میں شامی تار سے پہلے یار زیادہ کرتے ہیں اور مَایَتَذَکَّرُوْنَ پڑھتے ہیں، اسلئے اس میں وہ بھی تخفیف والوں کے ساتھ شامل ہو گئے۔ ۲ وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ کا ہمزہ حمزہ کسائی کیلئے مکسور ہے اور شامی کیلئے وَاَنْ هٰذَا ہے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تخفیف اور اس کے سکون سے، اور باقی چار کیلئے وَاَنَّ هٰذَا ہے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید سے اور ہمزہ کے فتحہ والی دونوں قراءتوں پر اس کی تقدیر وَلِاَنَّ هٰذَا اور وَلِاَنْ هٰذَا ہے۔

وَيَأْتِيهِمْ (شَـ)ـافٍ مَّعَ النَّحْلِ فَرَقُوْا ۶۷۸ مَعَ الرُّوْمِ مَدَّاهُ خَفِيْفًا وَّعَدَّلَا

اور (وہ اِلَّا اَنْ) يَأْتِيَهُمُ (الْمَلٰٓئِكَةُ انعام ع ۲۰ اسی طرح اطلاقی تذکیر کی یار کے ساتھ) شَافٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے) شفا دینے والا ہے، جو نحل (ع ۴ کے اِلَّا اَنْ يَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ) سمیت ہے، (پس حمزہ کسائی کیلئے دونوں جگہ تذکیر اور باقیین کیلئے تانیث ہے۔ اور وہ) فَرَقُوْا (دِيْنَهُمْ انعام ع ۲۰) جو روم (ع ۴ کے فَرَقُوْا) سمیت ہے، اس کو (بھی) انہیں دونوں نے اس حال میں (الف) مدہ سے پڑھا ہے کہ یہ (لفظ یعنی اس کی رار) بلا تشدید ہے اور ان دونوں نے (اس الف مدہ کے ذریعہ معنیٰ کو) درست کر دیا ہے، (پس باقی پانچ کیلئے دونوں جگہ فَرَّقُوْا ہے، الف کے حذف اور رار کی تشدید سے۔ فٰرَقُوْا مُفَارَقَةٌ مُفَاعَلَةٌ سے اور فَرَّقُوْا تَفْرِيْقٌ سے ہے اور مآل کی رو سے دونوں قراءتوں کا حاصل ایک ہی ہے)۔

وَكَسْرٌ وَّفَتْحٌ خَفَّ فِي قِيَمًا (ذَ)كَا ۶۷۹ وَيَا اٰتُهَا وَجْهِيَ مَمَاتِيَ مُقْبِلَا

وَرَبِّيَ صِرَاطِيَ ثُمَّ اِنِّيَ ثَلٰثَةٌ ۶۸۰ وَمَحْيَايَ وَالْاِسْكَانُ صَحَّ تَحَمُّلَا

اور (دِيْنًا) قِيَمًا (ع ۲۰) میں (قاف کا) کسرہ اور (یار کا ایسا) فتحہ ہے جو بلا تشدید ہوگیا ہے ذَكَا (والے شامی کوفیین کیلئے)، یہ (قِيَمًا ان قیود کیساتھ) روشن ہوگیا ہے، (پس ان چاروں کیلئے قِيَمًا ہے قاف کے کسرہ اور یار کے فتحہ اور اس کی تخفیف سے اور باقیین کیلئے قَيِّمًا ہے قاف کے فتحہ اور یار کی تشدید اور اسکے کسرہ سے)۔ اور اس (سورہ انعام) کی یاءات (اضافت) ۱ وَجْهِيَ (لِلَّذِيْ ع ۹ اور) ۲ مَمَاتِيَ (لِلّٰهِ ع ۲۰) اور ۳ رَبِّيَ (اِلٰى صِرَاطٍ ع ۲۰ اور) ۴ صِرَاطِيَ (مُسْتَقِيْمًا ع ۱۹) اور اِنِّيَ (کی) اس حال میں کہ وہ تین ہیں (جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ اِنِّیْ اُمِرْتُ اور ⑥ اِنِّیْ اَخَافُ ع ۲ اور ⑦ اِنِّیْ اَرٰىكَ ع ۹ میں ہیں اور ⑧ وَمَحْيَايَ (ع ۲۰ کی یاءات) ہیں مُقْبِلًا: اس حال میں کہ تو (اس کی یعنی موت کی طرف) متوجہ ہونے والا (اور آخرت کی فکر کرنے والا) ہو اور (مَحْيَايَ کی یاء میں اسکان والوں کیلئے) اسکان صحیح ہو گیا ہے نقل کی رو سے۔

فائدہ: ۱ قِيَمًا اس قَامَ کا مصدر ہے جو دَامَ کے معنیٰ میں ہے جس میں فعل کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ اس کی اصل قِوَمًا ہے، قاف کے کسرہ کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا، اور قَيِّمًا صفت مشبہ ہے، اسمیں سَيِّدٌ والی تعلیل ہوئی ہے۔ قَيِّمًا اصل میں قَيْوِمٌ بروزن فَيْعِلٌ تھا، کسرہ کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدلا پھر یاء کا یاء میں ادغام ہوا۔ ۲ اس سورۃ میں یاءات اضافت آٹھ ہیں جن پر نمبر لگے ہوئے ہیں، ان میں سے نمبر ایک میں مدنی شامی حفص کیلئے اور نمبر دو اور پانچ میں نافع کیلئے اور نمبر تین میں مدنی بصری کیلئے اور نمبر چار میں شامی کیلئے اور نمبر چھ اور سات میں نافع مکی بصری کیلئے فتحہ ہے، اور نمبر آٹھ میں غیر نافع کیلئے فتحہ اور قالون کیلئے صرف سکون اور مد لازم اور ورش کیلئے سکون اور فتحہ دونوں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

وَتَذَّكَّرُوْنَ الْغَيْبَ زِدْ قَبْلَ تَائِهٖ ٦٨١ (كَـ)رِيْمًا وَّخِفُّ الذَّالِ (كَـ)مْ (شَـ)رَفًا (عَـ)لَا

اور (قَلِيْلًا مَّا) تَذَّكَّرُوْنَ (ع ۱) جو ہے غیب (کی یار) زیادہ کر دے تو اس کی تار سے پہلے كَرِيْمًا (والے شامی کیلئے)، اس حال میں کہ تو شرافت والا ہے، (ان کیلئے يَتَذَكَّرُوْنَ اور باقیین کی قرارة میں یار نہیں ہے)۔ اور (اس کے) ذال کی تخفیف كَمْ شَرَفًا عَلَا (والے شامی حمزہ کسائی حفص کیلئے) بہت (مرتبہ) بزرگی کے اعتبار سے بلند ہوگئی ہے، (پس ① شامی کیلئے مَا يَتَذَكَّرُوْنَ تار سے پہلے غیب کی یار اور ذال کی تخفیف سے۔ ② حفص حمزہ کسائی کیلئے مَا تَذَكَّرُوْنَ یار کے بغیر خطاب کی تار اور ذال کی تخفیف سے، اس بنار پر کہ اس میں سے ایک تار تخفیفاً حذف ہوگئی ہے۔ ③ مدنی مکی بصری شعبہ کیلئے مَا تَذَّكَّرُوْنَ یار کے بغیر خطاب کی تار اور ذال کی تشدید سے، اس بنار پر کہ اصل میں مَا تَتَذَكَّرُوْنَ تھا پھر دوسری تار کا ذال میں ادغام ہوگیا)۔

مَعَ الزُّخْرُفِ اعْكِسْ تُخْرَجُوْنَ بِفَتْحَةٍ ٦٨٢ وَضَمٍّ وَّاُوْلَى الرُّوْمِ (شَـ)افِيْهِ (مُـ)ثِّلَا

(وَمِنْهَا) تُخْرَجُوْنَ (اعراف ع ۲) کو (كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ) زخرف (ع ۱ والے) سمیت اور روم کے پہلے (والے وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ع ۲) کو (بھی) ایسے عکس سے پڑھ جو (تار کے) فتحہ اور (رار کے) ضمہ کیساتھ ہو (یعنی تَخْرُجُوْنَ معروف کے صیغہ سے)، شَافِيْهِ مُثِّلَا (والے حمزہ کسائی ابن ذکوان کیلئے) اس (عکس) کا شفا دینے والا معین کیا گیا ہے (اسکی ضد سے نکلا کہ باقیین کیلئے عکس نہیں ہے یعنی مجہول کے صیغہ سے تُخْرَجُوْنَ ہے)۔

بِخُلْفٍ (مَّـ)ضٰى فِى الرُّوْمِ لَا يُخْرَجُوْنَ (فِـ)ىْ ٦٨٣ (رِ)ضًى وَّلِبَاسَ الرَّفْعُ (فِـ)ىْ (حَـ)قِّ (نَـ)هْشَلَا

(ایسے) خلف کیساتھ جو مَضٰى (والے ابن ذکوان کیلئے) جاری ہوا ہے روم (کے پہلے تُخْرَجُوْنَ) میں (پس روم والے میں ابن ذکوان کیلئے خلف ہے۔ اور فَالْيَوْمَ) لَا يُخْرَجُوْنَ (جاثیہ ع ۴ کا یہی عکس) فِىْ رِضًى (والے حمزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسائی کے لئے) پسندیدہ (نقل) میں ہے۔ اور (وَ) لِبَاسُ (التَّقْوٰی ع ۳ کے سین کا) رفع فِیْ حَقِّ نَهْشَلًا (والے حمزہ مکی بصری عاصم کیلئے) نَهْشَل (نامی قبیلہ) کے حق میں ہے۔ اور (باقین کیلئے سین کا نصب ہے)۔

نقوم: چار موقعوں میں تَخْرُجُوْنَ اور لَا یَخْرُجُوْنَ میں معروف و مجہول کا اختلاف ہے:۔ [۱] اعراف ع ۲ میں [۲] روم ع ۲ میں جو اسکا پہلا تُخْرَجُوْنَ ہے [۳] زخرف ع ۱ میں [۴] جاثیہ ع ۴ میں، پس ① حمزہ کسائی کیلئے چاروں میں معروف کا صیغہ تَخْرُجُوْنَ اور یَخْرُجُوْنَ، ان کا شافِیَہ اور فِیْ رِضًی دونوں میں ذکر ہے اول کے تین تار سے ہیں اور چوتھا یار سے ② ابن ذکوان کیلئے اعراف اور زخرف میں معروف اور جاثیہ میں مجہول اور روم کے پہلے والے میں خلف یعنی معروف و مجہول دونوں ہیں لیکن ان کیلئے نشر کی رو سے معروف یعنی تَخْرُجُوْنَ ہے اور یہی طریق کے موافق ہے۔ رہا تُخْرَجُوْنَ مجہول کے صیغہ سے؟ یہ نظم و تیسیر کے طرق سے نہیں ہے، اور اولیٰ یہ ہے کہ اس کو بھی صرف معروف کے صیغہ سے تَخْرُجُوْنَ ہی پڑھا جائے۔ ③ نافع مکی بصری ہشام عاصم کیلئے چاروں میں تُخْرَجُوْنَ، یُخْرَجُوْنَ ہے مجہول کے صیغہ سے، پہلے تین میں تار اور چوتھے میں یار ہے، اور روم کا پہلا کہنے سے دوسرا نکل گیا، جو ع ۳ میں ہے، پس یہ سب کیلئے تَخْرُجُوْنَ ہے معروف کے صیغہ سے۔

وَخَالِصَةٌ (اَ)صْلٌ وَّلَا یَعْلَمُوْنَ قُلْ ۶۸۴ لِشُعْبَةَ فِی الثَّانِیْ وَیُفْتَحُ (شَ)مْلَلَا

اور خَالِصَةٌ (یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ع ۴ کی تار کا اطلاقی رفع) اَصْلٌ (والے نافع کیلئے) اصل ہے (اور باقین کیلئے نصب ہے)۔ وَقُلْ لَّا یَعْلَمُوْنَ: اور تو کہہ دے (اس خَالِصَةٌ کے بعد وَلٰکِنْ) لَّا یَعْلَمُوْنَ (ع ۴ کی اطلاقی غیب کی یار اسکے) دوسرے (موقع) میں شعبہ کیلئے ہے (اور باقین کیلئے خطاب کی تار سے لَا تَعْلَمُوْنَ ہے)۔ اور (لَا) یُفْتَحُ (لَهُمْ ع ۵ کی اطلاقی یار تذکیر) نے شَمْلَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے پہنچنے میں) جلدی کی ہے۔

وَخَفِّفْ (شَ)فَا (حُ)كْمًا وَّمَا الْوَاوَ دَعْ (كَ)فٰی ۶۸۵ وَحَیْثُ نَعَمْ بِالْكَسْرِ فِی الْعَیْنِ (رُ)تِّلَا

اور تو تخفیف سے پڑھ (لَا یُفْتَحُ کی تار کو)، شَفَا حُكْمًا (والے حمزہ کسائی بصری کیلئے) اس (تخفیف) نے (قاری کو) شفاء دی ہے حکم (اور معنی) کے اعتبار سے۔ اور وَمَا (كُنَّا لِنَهْتَدِیَ ع ۵) جو ہے تو (اس میں) واو کو ترک کر دے، كَفٰی (والے شامی کیلئے) یہ (لفظ واو کے بغیر بھی معنی ظاہر کرنے کیلئے) کافی ہو گیا ہے۔ اور نَعَمْ جس جگہ (بھی موجود) ہو (یعنی چاروں جگہ) عین میں کسرہ دینے کیساتھ رُتِّلَا (والے کسائی کیلئے) ترتیل سے پڑھا گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: [١] نافع کیلئے خَالِصَةٌ اطلاقی رفع سے ہے اور باقیین کے لئے خَالِصَةً نصب کے ساتھ ہے۔
[٢] شعبہ کیلئے وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ غیب کی یاء سے ہے اور باقیین کیلئے خطاب کی تاء سے لَا تَعْلَمُوْنَ ہے۔
فِي الثَّانِيْ کی قید سے لَا تَعْلَمُوْنَ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ نکل گیا، جو اسی رکوع میں پہلا ہے اور خَالِصَةً کے بعد لانے
سے لَا تَعْلَمُوْنَ قُلْ اَمَرَ ع ٣ نکل گیا، پس ان دونوں میں سب کیلئے تاء ہی ہے۔ [٣] [شفـ] حمزہ کسائی کے لئے
لَا يُفْتَحُ تذکیر کی یاء اور فاء کے سکون اور تاء کی تخفیف سے۔ [ب] بصری کیلئے لَا تُفْتَحُ تانیث وتخفیف سے۔
[ت] باقیین کیلئے لَا تُفَتَّحُ تانیث وتشدید سے۔ [٤] وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ ابن عامر کیلئے واؤ کے بغیر مَا كُنَّا۔
اور شامی مصحف میں واؤ مرسوم نہیں ہے۔ باقیین کیلئے واؤ کے اثبات سے۔ [٥] کسائی کیلئے چاروں جگہ عین کے
کسرہ سے نَعِمْ اور باقیین کیلئے عین کا فتحہ ہے نَعَمْ۔

وَاَنْ لَّعْنَةُ التَّخْفِيفُ وَالرَّفْعُ (نَـ)صُّهُ ٦٨٦ (سَمَا) مَا خَلَا الْبَزِّيْ وَفِي النُّوْرِ (اُ)وْصِلَا

اور (بَيْنَهُمْ) اَنْ لَّعْنَةُ (اللّٰهِ اعراف ع ٥ یعنی اسکے نون کی) تخفیف اور (تاء کا) رفع جو ہے نَصُّهُ سَمَا
(والے عاصم مدنی مکی بصری کیلئے) اس کی تصریح بلند ہوگئی ہے ماسوا بزی کے، (پس نافع قنبل بصری عاصم کیلئے
تخفیف ورفع دونوں ہیں اور بزی شامی حمزہ کسائی کیلئے نون کی تشدید اور تاء کا نصب ہے اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ)۔ اور
(سورة) نور (ع ١ کے اَنْ لَّعْنَتُ اللّٰهِ) میں اُوْصِلَا (والے نافع کیلئے) یہ (تخفیف ورفع) دونوں نقل کی گئی ہیں
(اور غیر نافع کیلئے اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ ہے تشدید ونصب سے)۔

وَيُغْشِيْ بِهَا وَالرَّعْدِ ثَقَّلَ (صُحْبَةٌ) ٦٨٧ وَوَالشَّمْسُ مَعْ عَطْفِ الثَّلَاثَةِ (كَـ)مَّلَا

اور يُغْشِي (الَّيْلَ النَّهَارَ) کو اس (سورۂ اعراف ع ٧) اور رعد (ع ١) میں (غین کے فتحہ اور شین کی) تشدید
سے (يُغَشِّي الَّيْلَ النَّهَارَ) پڑھا ہے صُحْبَةٌ (کی) جماعت (شعبہ حمزہ کسائی) نے، (پس باقیین کیلئے دونوں
میں غین کا سکون اور شین کی تخفیف ہے۔ اَغْشٰی اور غَشّٰی دونوں ہم معنیٰ ہیں)۔ اور (وہ) وَالشَّمْسُ جو (اپنے
تینوں) معطوفات (وَالْقَمَرُ، وَالنُّجُوْمُ، مُسَخَّرٰتٌ) سمیت ہے كَمَّلَا (والے شامی کیلئے) اس نے (اعراف
ع ٧ اور نحل ع ٢ دونوں میں چاروں کلمات کے اطلاقی رفع کے ذریعہ بھی معنیٰ اور ترکیب کو) کامل کر دیا ہے۔

وَفِي النَّحْلِ مَعْهُ فِي الْاَخِيْرَيْنِ حَفْصُهُمْ ٦٨٨ وَنُشْرًا سُكُوْنُ الضَّمِّ فِي الْكُلِّ (ذُ)لِّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورنحل (ع ۲) میں ان (شامی) کیساتھ آخری دو (اسموں اَلنُّجُوْمُ، مُسَخَّرٰتٌ کے رفع) میں ان (قراء میں) کے حفص (بھی) ہیں۔ اور نُشْرًا (بَیْنَ یَدَیْ ع ۷) جو ہے فِی الْکُلِّ: (اسکے) تمام (کلمات) میں سُکُوْنُ الضَّمِّ: (شین کے) ضمہ کے بجائے سکون ذُلِّلَا (والے شامی کو فیین کیلئے) آسان کر دیا گیا ہے، (پس نُشْرًا ان کی قراءۃ ہے)۔

وَفِي النُّوْنِ فَتْحُ الضَّمِّ (شَـ)افٍ وَّعَاصِمٌ ۶۸۹ رَوٰی نُوْنَهٗ بِالْبَاءِ نُقْطَةُ (نَ)اسْفَلَا

اور (نُشْرًا کے) نون میں ضمہ کے بجائے فتحہ شَافٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے توجیہ کی رو سے قاری کو) شفا دینے والا ہے۔ اور عاصم نے روایت کیا ہے اس (نُشْرًا) کے نون کو باء کے ساتھ، (اس باء کیلئے ایسا) نقطہ ہے جو (اس کے) نیچے والی (جانب) میں (واقع) ہے۔

مفہوم: [۱] شعبہ حمزہ کسائی کیلئے یُغَشِّي الَّيْلَ النَّهَارَ ہے، غین کے فتحہ اور شین کی تشدید سے اور باقیین کیلئے تخفیف یعنی غین کا سکون اور شین کا کسرہ تشدید کے بغیر یُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ۔ [۲] ① شامی کیلئے وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ دونوں جگہ اعراف و نحل کے چاروں اسموں میں رفع ہے ② حفص کیلئے اعراف کے چاروں کلمات میں نصب وَالشَّمْسَ، وَالْقَمَرَ، وَالنُّجُوْمَ، مُسَخَّرٰتٍ اور نحل میں وَالشَّمْسَ، وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ، مُسَخَّرٰتٌ، اول کے دو میں نصب اور باقی دو میں رفع سے ③ باقیین کیلئے دونوں سورتوں میں وَالشَّمْسَ، وَالْقَمَرَ، وَالنُّجُوْمَ، مُسَخَّرٰتٍ چاروں کے نصب سے، لیکن مُسَخَّرٰتٍ کا نصب جس کیلئے بھی ہو کسرہ سے آتا ہے۔ [۳] نُشْرًا میں ہر جگہ چار قراءتیں ہیں:۔ ① شامی کیلئے نُشْرًا نون کے ضمہ اور شین کے سکون سے، نون کا ضمہ فَتْحُ الضَّمِّ کے اَلضَّمِّ سے اور شین کا سکون سُكُوْنُ الضَّمِّ کے لفظ سکون سے نکلا ہے ② نافع مکی بصری کیلئے نُشُرًا نون اور شین دونوں کے ضمہ سے، اور یہ دونوں اس اَلضَّمِّ سے نکلے ہیں جو دو جگہ آرہا ہے ③ حمزہ کسائی کیلئے نَشْرًا نون کے فتحہ اور شین کے سکون سے، اور یہ دونوں اس فتحہ اور سکون سے نکلے ہیں جنکا ذکر فَتْحُ الضَّمِّ اور سُكُوْنُ الضَّمِّ میں ہے ④ عاصم کیلئے بُشْرًا نون کے بجائے باء اور اسکے ضمہ اور شین کے سکون سے۔ باء بِالْبَاءِ سے، ضمہ فَتْحُ الضَّمِّ سے اور سکون سُكُوْنُ الضَّمِّ سے نکلا ہے۔

وَرَا مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ خَفْضُ رَفْعِهٖ ۶۹۰ بِكُلٍّ (رَ)سَا وَالْخِفُّ اُبْلِغُكُمْ (حَـ)لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور (مَالَكُمْ) مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (ع ۸) کی راء جو ہے اسکے رفع کے بجائے جر (اسکے) سب (موقعوں) میں رَسا (والے کسائی کیلئے) ثابت ہوگیا ہے (یعنی مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِهٖ اور باقیین کیلئے راء کے رفع سے غَيْرُهٗ)۔ اور اُبْلِغُكُمْ (رِسٰلٰتِ اعراف ع ۸ وع ۹ کی باء کو سکون اور لام کو تخفیف سے پڑھنا حَلَا (والے بصری کیلئے) شیریں ہوگیا ہے۔

مَعَ احْقَافِهَا وَالْوَاوَ زِدْ بَعْدَ مُفْسِدِيْنَ ۶۹۱ ـنَ (كُـ)فُوًا وَّبِالْاِخْبَارِ اِنَّكُمْ (عَـ)لَا

ان (سورتوں) میں کی احقاف (ع ۳ کے وَاُبْلِغُكُمْ) سمیت، (پس بصری کیلئے تینوں جگہ باء کے سکون اور لام کی تخفیف سے اور باقیین کے لئے باء کے فتحہ اور لام کی تشدید سے اُبَلِّغُكُمْ)۔ اور واؤ کو تو زیادہ کر دے مُفْسِدِيْنَ کے بعد (قَالَ الْمَلَاُ ع ۱۰ میں) كُفُوًا (والے شامی کے لئے)، اس حال میں کہ تو (علم میں اپنے ساتھیوں کا) ہمسر ہے (ان کیلئے مُفْسِدِيْنَ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا ہے واؤ کے اثبات سے، اور شامی مصحف کی رسم بھی واؤ سے ہے اور باقیین کیلئے حفص کی طرح واؤ کے حذف سے۔ اور نویں پارہ کے شروع والا قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا ع ۱۱ سب کیلئے واؤ کے حذف سے ہے۔ اور اِنَّكُمْ (لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ ع ۱۰) اخبار (یعنی کسرہ والے ایک ہمزہ) کے ساتھ عَلَا اَلَا (والے حفص نافع کیلئے) بلند ہوگیا ہے۔ اَلَا خبردار (نقل میں غلطی نہ کرنا، پس باقیین کیلئے ءَاِنَّكُمْ ہے، استفہام کے سبب دو ہمزوں سے)۔

(اَ)لَا وَّ(عَـ)لَا الْـ(حِـ)رْمِيُّ اِنَّ لَنَا هُنَا ۶۹۲ وَاَوْ اَمِنَ الْاِسْكَانُ (حِـ)رْمِيُّهٗ (كَـ)لَا

(اَلَا کا ترجمہ ہو چکا)۔ اور (اس) اِنَّ لَنَا (لَاَجْرًا میں) جو یہاں (اعراف ع ۱۴ میں) ہے عَلَا الْحِرْمِيُّ (والے حفص مدنی مکی کیلئے) حرمی (کا اخبار) بلند ہوگیا ہے، (پس باقیین کے لئے ءَاِنَّ لَنَا استفہام کے سبب دو ہمزوں سے ہے)۔ اور اَوْ اَمِنَ (اَهْلُ الْقُرٰى ع ۱۲) جو ہے (یعنی اسکے واؤ کا) اسکان جو ہے حِرْمِيُّهٗ كَلَا (والے مدنی مکی شامی کیلئے) اس (اسکان) کے حرمی (اور مددگار) نے (اس کو شیوخ سے) محفوظ کیا ہے، (پس ان تینوں کیلئے اَوْ اَمِنَ واؤ کے سکون سے اور باقیین کیلئے اَوَ اَمِنَ ہے واؤ کے فتحہ سے۔ اور ورش کیلئے بھی نقل کے سبب واؤ مفتوح ہو جائے گا، گو ان کیلئے واؤ اصل کی رو سے ساکن ہے۔

تنبیہ: یہ قاعدہ ذہن میں رہنا چاہیئے کہ جہاں بھی ہمزہ استفہام آئیگا تو سب اجتماع هَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَةٍ والے اپنے اصول پر ہوں گے، ہر جگہ تشریح کی ضرورت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَىَّ عَلٰى (خَـصُّوْا وَفِىْ سٰحِـرٍ بِهَا ۶۹۳ وَيُوْنُسَ سَحَّـارٍ (شَـفَا وَتَسَلْسَلَا

(حَقِيْقٌ) عَلَىَّ (اَنْ اَلَّا کی جگہ میں) عَلٰى ہے خَصُّوْا (والے غیر نافع کے لئے)، ان (ناقلین) نے (اس اختلاف کو اسی عَلٰى کیساتھ) خاص کر دیا ہے۔ اور (بِكُلِّ) سٰحِرٍ (عَلِيْمٍ) میں اس (سورۃ اعراف ع ۱۴) میں اور (یونس ع ۸) میں سَحّٰرٍ ہے، شَفَا (والے حمزہ کسائی کے لئے) اس (وجہ) نے (قاری کو) شفا دی ہے اور یہ حلق میں اتر جانے والے پانی کی طرح (رغبت کے لائق) ہوگئی ہے، (اس شعر کے دونوں کلمات میں دونوں قراءتیں تلفظ سے نکلی ہیں جس کو باب الاستغناء کہتے ہیں، پس نافع کیلئے حَقِيْقٌ عَلَىَّ تشدید سے اور باقی چھ کیلئے حَقِيْقٌ عَلٰى ہے تخفیف سے، اور حمزہ کسائی کیلئے دونوں جگہ سَحّٰرٍ تشدید سے مبالغہ کا صیغہ ہے، باقین کیلئے سٰحِرٍ ہے تخفیف سے، اسم فاعل کا صیغہ)۔

وَفِى الْكُلِّ تَلْقَفْ خِفُّ حَفْصٍ وَّضُمَّ فِىْ ۶۹۴ سَنَقْتُلُ وَاكْسِرْ ضَمَّهٗ مُتَثَقِّلَا

اور تمام (کلمات یعنی) تَلْقَفْ (کے تینوں موقعوں) میں (جو اعراف ع ۱۴ و طٰہٰ ع ۳ و شعراء ع ۳ میں ہیں) حفص کی تخفیف ہے، (یا تَلْقَفْ اپنے تمام کلمات میں حفص کا تخفیف کیا ہوا ہے، پس ان کیلئے تینوں میں تَلْقَفْ ہے لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے اور باقین کیلئے تَلَقَّفُ ہے لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے)۔ اور تو ضمہ پڑھ (یا واقع کیا گیا ہے) سَنَقْتُلُ (ع ۱۵ کے نون) میں، اور کسرہ سے بدل دے تو اس (کی تاء) کے ضمہ کو، اس حال میں کہ یہ (کسرہ والی تاء) مشدد ہونے والی (بھی) ہو (یا اپنی تشدید کو طلب کرنے والی ہو)۔

وَحَرِّكْ (ذُ) كَا (حُـسْنٍ وَّفِىْ يَقْتُلُوْنَ (خُـذْ ۶۹۵ مَعًا يَعْرِشُوْنَ الْكَسْرُ ضُمَّ (كَـذِىْ (صَـلَا

اور تو متحرک (بھی) کر دے (اس سَنَقْتُلُ کے قاف کو) ذُكَا حُسْنٍ (والے شامی کوفین بصری کیلئے)، اس حال میں کہ تو (خوبی میں) حُسن کے سورج کی طرح ہے، (پس ان پانچوں کیلئے سَنُقَتِّلُ اور باقین کیلئے سَنَقْتُلُ ہے)۔ اور يَقْتُلُوْنَ میں (بھی سَنُقَتِّلُ والی تینوں قیدوں کو) خُذْ (والے غیر نافع کے لئے) تو لے لے (اور يُقَتِّلُوْنَ پڑھ، پس نافع کیلئے يَقْتُلُوْنَ ہے۔ اور وہ) يَعْرِشُوْنَ، مَعًا: جو دو جگہ (اعراف ع ۱۶ و نحل ع ۹ میں) ہے، تو کسرہ کو ضمہ سے بدل دے، (یا اس میں راء کا کسرہ ضمہ سے بدل دیا گیا ہے) كَذِىْ صَلَا (والے شامی شعبہ کیلئے)، اس حال میں کہ تو آگ کے شعلہ والے کی طرح ہے، (پس ان کیلئے يَعْرُشُوْنَ ہے اور باقین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے دونوں جگہ یَعۡرِشُوۡنَ ہے رار کے کسرہ سے)۔

وَفِی یَعۡکُفُوۡنَ الضَّمُّ یُکۡسَرُ (شَـ)افِیًا ۶۹۶ وَاَنۡجٰی بِحَذۡفِ الۡیَاءِ وَالنُّوۡنِ (کُـ)فِلَا

اور یَعۡکُفُوۡنَ (عَلٰی اَصۡنَامٍ لَّهُمۡ ع ۱۶) میں (کاف کا) ضمہ ایسے کسرہ سے بدلا جاتا ہے شَافِیًا (والے حمزہ کسائی کیلئے) جو (توجیہ کی رو سے) شفا دینے والا ہے۔ اور (وَاِذۡ) اَنۡجٰكُمۡ (مِّنۡ اٰلِ ع ۱۶) یار اور نون کے حذف کے ساتھ کُفِلَا (والے شامی کیلئے ناقلین کی جانب سے) کفالت کیا گیا ہے، (کیونکہ یہ شامی کی رسم کے موافق ہے، پس باقیین کے لئے وَاِذۡ اَنۡجَیۡنٰکُمۡ یار دنون کے اثبات سے صیغہ جمع متکلم ہے، اور حق یہ ہے کہ اَنۡجٰكُمۡ میں شامی کیلئے یار حذف نہیں ہوئی بلکہ الف سے بدل گئی ہے)۔

وَدَکَّاءَ لَاتَنۡوِیۡنَ وَامۡدُدۡهُ هَامِزًا ۶۹۷ (شَـ)فَا وَعَنِ الۡکُوۡفِیِّ فِی الۡکَهۡفِ وُصِّلَا

اور (جَعَلَهٗ) دَکَّآءَ (وَخَرَّ ع ۱۷) جو ہے (اس کے ہمزہ میں) تنوین نہیں ہے، اور تو اس میں (کاف کے بعد الف) مدہ (بھی) زیادہ کر (اور اسکو مد متصل سے پڑھ)، اس حال میں کہ تو (اس الف کے بعد) ہمزہ (بھی) زیادہ کرنے والا ہو، شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (وجہ) نے (بھی قاری کو) شفا دی ہے۔ اور کوفی سے کہف (ع ۱۱ کے دَکَّآءَ وَکَانَ) میں (قیدوں کا) یہ (ہی بیان ہم تک) نقل کیا گیا ہے، (پس ① حمزہ کسائی کیلئے دونوں جگہ دَکَّآءَ ② عاصم کیلئے اعراف میں دَکًّا اور کہف میں دَکَّآءَ ③ باقیین کیلئے دونوں میں دَکًّا ہے)۔

وَجَمۡعُ رِسٰلٰتِی (حُـ)مَتۡهُ (ذُ)کُوۡرُهٗ ۶۹۸ وَفِی الرُّشۡدِ حَرِّكۡ وَافۡتَحِ الضَّمَّ (شُـ)لۡشُلَا

اور (عَلَی النَّاسِ) بِرِسٰلٰتِیۡ (ع ۱۷ کا اسی طرح لام کے بعد) جمع (کے الف) سے پڑھنا جو ہے حَمَتۡهُ ذُکُوۡرُهٗ (والے بصری شامی کوفیین کیلئے) اس (جمع) کی حمایت کی ہے اس کے نروں (یعنی ماہر ناقلین) نے۔ اور (سَبِیۡلَ) الرُّشۡدِ (ع ۱۷ کے شین) میں حَرِّكۡ: حرکت دے تو (فتحہ کی) اور فتحہ (ہی) سے بدل دے تو (اسکی رار کے) ضمہ کو (بھی) شُلۡشُلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (ضمہ بھی) ہلکا (اور آسان) ہے (پس ان کیلئے اَلرَّشَدِ ہے رار اور شین دونوں کے فتحہ سے اور باقیین کیلئے رار کے ضمہ اور شین کے سکون سے اَلرُّشۡدِ۔

وَفِی الۡکَهۡفِ (حُـ)سۡنَاهُ وَضَمُّ حُلِیِّهِمۡ ۶۹۹ بِکَسۡرٍ (شَـ)فَا وَافٍ وَّالِاتۡبَاعُ (ذُ)وۡ حُـلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کہف (ع ۹ کے مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا) میں حُسْنَاهُ (والے بصری کیلئے قیدوں کے) اسی (بیان) کی پسندیدگی ہے، (پس بصری کیلئے کہف میں رَشَدًا رار اور شین دونوں کے فتحہ سے اور باقیین کے لئے رُشْدًا رار کے ضمہ اور شین کے سکون سے)۔ اور (مِنْ) حُلِيِّهِمْ (عِجْلًا ع ۱۸ کی حار) کا ضمہ جو ہے (اس ضمہ کے بجائے) کسرہ کے ساتھ شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) شفا دی ہے (قراءۃ کی وجوہ کے) کامل کرنے والے (قاری) نے، اور (لغت کی رو سے پہلی حرکت میں دوسری کا) اتباع زیوروں والا ہے۔

شرح: شعر ۶۹۸ [۱] اعراف ع ۱۷ میں بصری شامی کوفیین کیلئے بِرِسٰلٰتِيْ جمع کی بنار پر الف کے اثبات سے ہے اور باقیین کیلئے بِرِسٰلَتِيْ توحید کی بنار پر الف کے حذف سے۔ [۲] تو حمزہ کسائی کیلئے سَبِيْلَ الرَّشَدِ رار اور شین دونوں کے فتحہ سے اور باقیین کیلئے سَبِيْلَ الرُّشْدِ ہے رار کے ضمہ اور شین کے سکون سے۔ اور کہف ع ۹ میں بصری کیلئے عُلِّمْتَ رَشَدًا رار اور شین دونوں کے فتحہ سے اور باقیین کیلئے رُشْدًا ہے رار کے ضمہ اور شین کے سکون سے۔ کہف کے اس موقع کی تعیین اس قرینہ سے ہوئی ہے کہ اعراف میں یہ اختلافی کلمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں ہے، پس اس سے نکل آیا کہ کہف میں بھی ایسا ہی رُشْدًا مراد ہے، رہا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ع ۱ اور مِنْ هٰذَا رَشَدًا ع ۴؟ سو ان میں جانبین کی آیات کی مناسبت سے سب کے لئے رَشَدًا ہے۔
[۳] حمزہ کسائی کیلئے مِنْ حِلِيِّهِمْ ہے حار کے کسرہ سے اور باقیین کیلئے مِنْ حُلِيِّهِمْ ہے حار کے ضمہ سے۔

وَخَاطَبَ تَرْحَمْنَا وَتَغْفِرْ لَنَا (شَـ)ـذًا ۷۰۰ وَبَا رَبَّنَا رَفْعٌ لِّغَيْرِهِمَا انْجَلَا

اور (ایسے خطاب سے) مخاطب ہو گئے ہیں (لَئِنْ لَّمْ) يَرْحَمْنَا (رَبُّنَا اور) وَيَغْفِرْ لَنَا، شَذًا (والے حمزہ کسائی کیلئے جو) خوشبو (والا) ہے۔ اور رَبَّنَا کی بار ان دونوں کے سوا (اوروں) کیلئے (نصب کے بجائے ایسے) رفع والی ہے جو (توجیہ کی رو سے) ظاہر ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے لَئِنْ لَّمْ تَرْحَمْنَا رَبَّنَا وَتَغْفِرْ لَنَا ہے یعنی خطاب اور نصب سے۔ باقیین کیلئے حفص کی طرح غیب اور رفع ہے)۔

فائدہ: خطاب کی تقدیر پر تَغْفِرْ اور تَرْحَمْ کا فاعل اَنْتَ ہے جو ان میں مستتر ہے اور رَبَّنَا کا نصب منادیٰ یعنی يَا رَبَّنَا ہونے کی بنار پر ہے اور غیب کی تقدیر پر رَبُّنَا کا رفع فاعل ہونے کی بنار پر ہے۔

وَمِيمَ ابْنَ اُمَّ اكْسِرْ مَعًا (كُـ)ـفُؤٌ (صُحْبَةٍ) ۷۰۱ وَاٰصَرَهُمْ بِالْجَمْعِ وَالْمَدِّ (كُـ)ـمِّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تو (اس) اِبۡنَ اُمَّ کے میم کو کسرہ دے (نہ کہ اسکے پہلے حرف کو) جو دو جگہ (اعراف ع ۱۸ و طٰہٰ ع ۵ میں) ہے کُفۡؤٌ صُحۡبَتِۭ (والے شامی شعبہ حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (علم میں) جماعت کا ہمسر (اور اکیلا اس کے برابر) ہے، (پس ان کے لئے اِبۡنَ اُمِّ اور یَبۡنَؤُمِّ کے میم کے کسرہ سے اور باقی کیلئے میم کا فتحہ ہے اِبۡنَ اُمَّ اور یَبۡنَؤُمَّ)۔ اور (اِصۡرَهُمۡ ع ۱۹ میں) اٰصٰرَهُمۡ جمع اور (ہمزہ اور صاد کے بعد الف) مدہ کے ساتھ کُلِّلَا (والے شامی کیلئے) تاج پہنایا گیا ہے، (پس شامی کیلئے اٰصٰرَهُمۡ ہمزہ اور صاد کے بعد الف مدہ سے اور باقی کیلئے مدہ کے بغیر اِصۡرَهُمۡ ہے۔

خَطِيۡٓـٰٔتُكُمۡ وَحِّدۡهُ عَنۡهُ وَرَفۡعُهُ ۷۰۲ (كَـ)ـمَا (اَ)لَّفُوۡا وَالۡغَيۡرُ بِالۡكَسۡرِ عَدَّلَا

خَطِيۡٓـٰٔتُكُمۡ جو ہے تو اس کو (الف کے حذف کے ذریعہ) واحد (کے صیغہ) سے پڑھ عَنۡهُ: انہیں (شامی) کیلئے۔ اور اس (خَطِيۡٓـٰٔتُكُمۡ کی تاء) کا رفع (اسی طرح) ہے كَمَا اَلَّفُوۡا (والے شامی مدنی کیلئے) جس طرح (اس کو) ان (ناقلین) نے (اپنے ذہنوں اور کتابوں میں) جمع کیا ہے۔ اور (ان دونوں کے) سوا (اوروں) نے (اس کی تاء کو) کسرہ کے ساتھ درست کر دیا ہے۔

وَلٰكِنۡ خَطَايَا (حَـ)ـجَّ فِيۡهَا وَنُوۡحِهَا ۷۰۳ وَمَعۡذِرَةٌ رَّفۡعٌ سِوٰى حَفۡصِهِمۡ تَلَا

اور (گویہ جمع کے صیغہ سے شامی کے سوا سب کیلئے ہے) لیکن (ان چھ میں سے نافع مکی کوفیین کیلئے تو جمع سالم سے خَطِيۡٓـٰٔتُكُمۡ ہے، اور جمع تکسیر کے صیغہ یعنی) خَطٰيَا، حَجَّ (والے بصری کے لئے حجت میں) غالب ہو گیا ہے فِيۡهَا: اس (سورۃ اعراف ع ۲۰) میں وَنُوۡحِهَا: اور ان (سورتوں) میں کی نوح (ع ۲) میں۔ اور (قَالُوۡا) مَعۡذِرَةً (ع ۲۱) ایسے رفع والا ہے، ان (قراء میں) کے حفص کے سوا (سب) نے اس کی پیروی کی ہے۔

نفوم: [۱] سورہ اعراف ع ۲۰ میں (۱) شامی کیلئے تُغۡفَرۡ لَكُمۡ تاء تانیث سے فعل مجہول اور خَطِيۡٓـَٔتُكُمۡ توحید اور رفع سے (۲) مدنی کے لئے تُغۡفَرۡ لَكُمۡ تاء تانیث سے فعل مجہول اور خَطِيۡٓـٰٔتُكُمۡ جمع سالم رفع سے (۳) بصری کیلئے فعل جمع متکلم نَغۡفِرۡ لَكُمۡ اور خَطٰيٰكُمۡ جمع تکسیر منصوب محلاً (۴) مکی کوفیین کے لئے حفص کی طرح نَغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطِيۡٓـٰٔتِكُمۡ جمع متکلم معروف اور جمع سالم نصب کسرہ سے۔ [۲] قَالُوۡا مَعۡذِرَةً حفص کے لئے نصب سے اور باقیین کیلئے رفع سے مَعۡذِرَةٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبِئْسٍ بِيَاءٍ (اَ)مَّ وَالْهَمْزُ (كَـ)هْفُهُ ۷۰۴ وَمِثْلَ رَئِيْسٍ غَيْرُ هٰذَيْنِ عَوَّلَا

اور (بِعَذَابٍ) بِئْسٍ (ع ۲۱ ہمزہ کے بجائے) یاء کیساتھ (بِيْسٍ) ہے، اَمَّ (والے) ان (نافع) نے (ہمزہ کو یاء سے بدلنے میں تخفیف کا) ارادہ کیا ہے۔ اور (یاء کے بجائے) ہمزہ (ہی) كَهْفُهُ (والے شامی کیلئے) اس (لفظ) کی جائے پناہ ہے۔ اور (اسکے وزن کے بارے میں) رَئِيْسٍ کے مثل پر ان دونوں (مدنی شامی) کے سوا (باقی پانچ) نے اعتماد کیا ہے (یعنی پانچ کیلئے رَئِيْسٍ کے وزن پر بَئِيْسٍ ہے ہمزہ اور یاء مدہ سے، اس کو اس لئے بتادیا کہ یہ ضد سے نہیں نکل سکتی تھی۔

وَبَيْئَسٍ نَ اسْكِنْ بَيْنَ فَتْحَيْنِ (صَـ)ادِقًا ۷۰۵ بِخُلْفٍ وَّخَفِّفْ يُمْسِكُوْنَ (صَـ)فَا وِلَا

اور بَيْئَسٍ (کی یاء) کو تو (ایسے اسکان سے) ساکن کر دے، (باء اور ہمزہ کے) دو فتحوں کے درمیان صَادِقًا (والے شعبہ کیلئے دین میں) سچا (اور پختہ) ہونے کی حالت میں جو (ان کے) خلف کیساتھ ہے، (۱ پس مدنی کیلئے بِيْسٍ ہے باء کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے۔ ۲ شامی کیلئے بِئْسٍ باء کے کسرہ اور یاء کے بجائے ہمزہ ساکنہ سے۔ ۳ مکی بصری حفص حمزہ کسائی کے لئے بَئِيْسٍ، رَئِيْسٍ کی طرح۔ ۴ شعبہ کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ ۱ بَيْئَسٍ فَيْعَلٍ کی طرح ۲ بَئِيْسٍ، رَئِيْسٍ کی طرح۔ ان میں سے پہلی بیان سے اور دوسری بِخُلْفٍ سے نکلی ہے)۔ اور تو تخفیف سے پڑھ يُمْسِكُوْنَ (بِالْكِتٰبِ ع ۲۱) کو (اسی طرح)، صَفَا (والے شعبہ کیلئے یہ (تخفیف) صاف ہوگئی ہے (نقل کی) پیروی کی رو سے (اور باقین کیلئے يُمَسِّكُوْنَ ہے تشدید سے)۔

تعلیل: ۱ شامی کا بِئْسٍ اصل کی رو سے بَئِسٍ تھا، پھر باء کا فتحہ گرا کر ہمزہ کا کسرہ باء کو دے دیا اور ہمزہ ساکن ہوگیا، یا ہمزہ کے کسرہ کی مناسبت سے باء کو بھی کسرہ دے دیا، پھر ہمزہ کو تخفیفاً ساکن کر دیا۔ ۲ بِيْسٍ کی اصل بھی بَئِسٍ ہی تھی پھر اس میں بھی نمبر ایک والی تعلیل ہوئی اور مزید تخفیف کیلئے ہمزہ کا یاء سے ابدال بھی کر لیا۔ ۳ بَئِيْسٍ صفت مشبّہ کا صیغہ ہے، یہ یا تو بَؤُسَ يَبْؤُسُ بَأْسًا سے ہے یا بَئِسَ يَبْئَسُ بُؤْسًا وَبَأْسًا وَبَئِيْسًا فَهُوَ بَائِسٌ سے ہے۔ ۴ بَيْئَسٍ صفت مشبّہ ہے جو جَيِّدٍ کی طرح مبالغہ کیلئے ہے، پس بِيْسٍ اور بِئْسٍ دونوں یا تو مصدر ہیں، جن کو مبالغہ کے طور پر یا ذی کی تقدیر سے بِعَذَابٍ کی صفت میں لے آئے ہیں، پھر ان میں نمبر ۱ و نمبر ۲ والی تعلیل کی گئی۔ اور بَئِيْسٍ یا تو نَفِيْسٍ کی طرح مبالغہ کا صیغہ ہے یا نَذِيْرٍ کی طرح مصدر ہے۔ اور بَيْئَسٍ صفت مشبّہ کا صیغہ ہے جو جَيِّدٍ کی طرح مبالغہ کیلئے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَقْصُرُ ذُرِّيَّتٍ مَعْ فَتْحِ تَائِهِ ٧٠٦ وَفِي الطُّوْرِ فِي الثَّانِيْ (ظَـ)هِيْرٌ تَحَمَّلَا

اور (الف کے ایسے) حذف سے پڑھتا ہے ذُرِّيَّتِهِمْ کو (یہاں اعراف ع ٢٢ میں) وَفِي الطُّوْرِ: اور طور (ع ا) میں، فِي الثَّانِيْ: (یعنی اسکے) دوسرے (ذُرِّيَّتِهِمْ) میں جو اس (لفظ) کی تاء کے فتحہ کے ساتھ ہے، ظَهِيْرٌ (والے مکی کوفیین کیلئے وہ) مددگار (قاری) جس نے (اس کو) روایت کیا ہے۔

وَيٰسِيْنَ (دُ)مْ (غُـ)صْنًا وَّيُكْسَرُ رَفْعُ اَوَّ ٧٠٧ وَّلِ الطُّوْرِ لِلْبَصْرِيْ وَبِالْمَدِّ (كَـ)مْ (حَـ)لَا

اور یٰسِیْنَ (ع ٣ کے ذُرِّيَّتِهِمْ) کو دُمْ غُصْنًا (والے مکی بصری کوفیین کیلئے الف کے حذف اور تاء کے فتحہ سے ذُرِّيَّتَهُمْ پڑھ۔ اللہ کرے تیرے علم اور اولاد وغیرہ کی) شاخ ہمیشہ رہے۔ اور کسرہ سے بدلا جاتا ہے طور (ع ا) کے پہلے (ذُرِّيَّتَهُمْ کی تاء) کا رفع بصری کیلئے۔ اور یہ (طور کا پہلا ذُرِّيَّتَهُمْ الف) مدہ کے ساتھ كَمْ حَلَا (والے شامی بصری کیلئے) بہت (مرتبہ) شیریں ہوگیا ہے۔

شفوح: [١] مدنی کیلئے طور کے پہلے موقع میں ذُرِّيَّتُهُمْ ہے، الف کے حذف اور تاء کے رفع سے، الف کا حذف اس سے نکلا کہ اس میں الف مدہ صرف شامی بصری کیلئے بتایا ہے، اور رفع رَفْعُ اَوَّلِ الطُّوْرِ سے نکلا ہے کیونکہ رفع کے بجائے کسرہ صرف بصری کیلئے ہے۔ اور اعراف ع ٢٢ و یٰسٓ ع ٣ اور طور کے دوسرے موقع میں، ان تین میں ذُرِّيّٰتِهِمْ ہے الف سے اور تاء وھاء کے کسرہ سے، الف قصر کی اور کسرہ فتحہ کی ضد سے نکلا ہے۔ [٢] شامی کیلئے طور کے پہلے موقع میں ذُرِّيّٰتُهُمْ الف مدہ اور تاء کے رفع سے، الف وَبِالْمَدِّ سے اور رفع رَفْعُ اَوَّلِ الطُّوْرِ سے نکلا ہے اور باقی تین میں ذُرِّيّٰتِهِمْ ہے نافع کی طرح الف اور تاء کے کسرہ سے۔ [٣] بصری کیلئے یٰسٓ ع ٣ میں ذُرِّيَّتَهُمْ الف کے حذف اور تاء کے فتحہ سے اور یہ دونوں بیان سے نکلے ہیں اور باقی تین میں ذُرِّيّٰتِهِمْ الف مدہ اور تاء وھاء کے کسرہ سے، ان میں سے طور کے پہلے میں الف اور کسرہ بیان سے اور باقی دو میں ضد سے نکلا ہے۔ [٤] مکی کوفیین کیلئے طور کے پہلے موقع میں ذُرِّيَّتُهُمْ الف کے حذف اور تاء کے رفع سے، ان میں سے الف کا حذف وَبِالْمَدِّ کی ضد سے اور رفع رَفْعُ اَوَّلِ سے نکلا ہے۔ اور باقی تین میں ذُرِّيَّتَهُمْ ہے، الف کے حذف اور تاء کے فتحہ سے اور یہ دونوں بیان سے نکلے ہیں۔ غرض ان کیلئے چاروں میں توحید ہے۔

تَقُوْلُوْا مَعًا غَيْبٌ (حَـ)مِيْدٌ وَّحَيْثُ يُلْ ٧٠٨ حِدُوْنَ بِفَتْحِ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ (فُـ)صِّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(وہ اَنْ) تَقُوْلُوْا (یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور اَوْتَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَکَ ع ۲۲ میں جو) دو جگہ ہے، (اس میں ایسی یار) غیب ہے حَمِیْدٌ (والے بصری کیلئے) جو پسندیدہ ہے، (پس باقیین کیلئے دونوں میں خطاب کی تار ہے)۔ اور جس جگہ (بھی آئے) یُلْحِدُوْنَ (جو اعراف ع ۲۲، نحل ع ۱۴، فصلت ع ۵ میں آیا ہے)، یہ (یار کے) ضمہ اور (حار کے) کسرہ (دونوں) کے بجائے فتحہ کیساتھ فُصِّلَا (والے حمزہ کیلئے) مفصل بیان کیا گیا ہے۔

وَفِي النَّحْلِ وَالَاهُ الْكِسَائِيْ وَجَزْمُهُمْ ۷۰۹ يَذَرْهُمْ (شَـ)فَا وَالْيَاءُ (غُـ)صْنٌ تَهَدَّلَا

اور نحل (ع ۱۴ والے یُلْحِدُوْنَ کے دونوں فتحوں) میں موافقت کی ہے ان (حمزہ) کی کسائی نے، (پس ① کسائی کیلئے اعراف وفصلت میں یُلْحِدُوْنَ ضمہ اور کسرہ سے، اور نحل میں یَلْحَدُوْنَ یار اور حار کے فتحہ سے ② حمزہ کیلئے تینوں میں یَلْحَدُوْنَ دو فتحوں سے ③ باقی کیلئے تینوں میں یُلْحِدُوْنَ ضمہ اور کسرہ سے)۔ اور ان (ناقلین) کا جزم سے پڑھنا جو ہے وَیَذَرْهُمْ (کی رار) کو شفا (والے حمزہ کسائی کے لئے)، اس (جزم) نے (توجیہ کی رو سے قاری کو) شفادی ہے، اور (اس میں نون کے بجائے) یار غُصْنٌ (والے بصری کوفیین کے لئے ایسی) شاخ (والی) ہے جو نرم (اور تابع) ہوگئی ہے، (پس ① حمزہ کسائی کیلئے وَیَذَرْهُمْ ہے یار سے اور رار کے جزم سے اور ان کیلئے فَلَا هَادِیَ لَهٗ پر وقف بھی نہیں ہے ② بصری عاصم کیلئے وَیَذَرُهُمْ ہے یار اور رفع سے ③ مدنی مکی شامی کیلئے وَنَذَرُهُمْ ہے نون اور رفع سے، اور ان دونوں قرار توں میں لَهٗ پر وقف درست ہے)۔

وَحَرِّكْ وَضُمَّ الْكَسْرَ وَامْدُدْهُ هَامِزًا ۷۱۰ وَلَا نُوْنَ شِرْكًا (عَـ)نْ (شَـ)ذًا (نَـ)فَرٍ (مُـ)لَا

اور تو (جَعَلَا لَهٗ) شِرْكًا (فِیْمَا ع ۲۴ کی رار) کو (فتحہ کی) حرکت دے اور (اس کے شین کے) کسرہ کو ضمہ سے بدل دے اور تو اس (میں کاف) کے بعد (الف) مدہ (بھی) زیادہ کر (اور اس کو مدّ متصل سے پڑھ)، اس حال میں کہ تو (اس الف کے بعد) ہمزہ (بھی) زیادہ کرنے والا ہو، اور (اس لفظ کے ہمزہ میں ان کے لئے) لَا نُوْنَ: تنوین (بھی) نہیں ہے عَنْ شَذًا نَفَرٍ (والے حفص حمزہ کسائی مکی بصری شامی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (شِرْكًا ان پانچوں قیود کیساتھ اس) جماعت کی خوشبو سے (منقول) ہے جو غنی (اور قوی) ہیں، (پس شِرْكًا ان پانچ قیود سے شُرَكَآءَ بنا اور باقی نافع شعبہ کیلئے شِرْكًا ہے جو تلفظ سے بھی نکلا اور ہر قید کی ضد سے بھی۔

وَلَا يَتْبَعُوْكُمْ خَفَّ مَعْ فَتْحِ بَائِهٖ ۷۱۱ وَيَتْبَعُهُمْ فِي الظُّلَّةِ (ا)حْتَلَّ وَاعْتَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور (اِلَى الْهُدٰى) لَايَتْبَعُوْكُمْ (اعراف ع ۲۴اسی طرح) تخفیف والا ہو گیا ہے اس حال میں کہ یہ اپنی بار کے فتحہ سمیت ہے اور (وَالشُّعَرَآءُ) يَتْبَعُهُمُ (الْغَاوٗنَ بھی تخفیف اور فتحہ میں اسی کی طرح ہے اور) یہ (يَتْبَعُهُمْ سورہ) ظُلَّة (شعراء ع ۱۱) میں نازل ہوا ہے اور بلند ہو گیا ہے، (پس باقین کیلئے لَايَتَّبِعُوْكُمْ اور يَتَّبِعُهُمْ ہے۔ نافع کی قرارۃ تَبِعَ سے اور باقین کی اِتَّبَعَ سے ہے)۔

وَقُلْ طَآئِفٌ طَيْفٌ (رِ)ضًى (حَقُّهٗ وَيَا ۷۱۲ يَمُدُّوْنَ فَاضْمُمْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ (اَ)عْدَلَا

اور تو کہہ دے (اِذَامَسَّهُمْ) طٰٓئِفٌ (مِّنَ الشَّيْطٰنِ ع ۲۴ کی جگہ میں) طَيْفٌ ہے، رِضًى حَقُّهٗ (والے کسائی مکی بصری کیلئے) اس (طَيْفٌ) کا حق پسندیدہ ہے۔ اور يَمُدُّوْنَهُمْ (فِى الْغَيِّ ع ۲۴) کی یار کو تو ضمہ دے اور (اس کی میم کے) ضمہ کو کسرہ سے بدل دے اَعْدَلَا (والے نافع کیلئے)، اس حال میں کہ تو (بذات خود) بہت (ہی) انصاف کرنے والا ہے، (پس اَعْدَلَ مبالغہ کا صیغہ ہے نہ کہ اسم تفضیل کا)۔

مفہوم: [۱] کسائی مکی بصری کیلئے طَيْفٌ ہے، اور یہ طَافَ يَطِيفُ کا مصدر ہے۔ باقین کے لئے طٰٓئِفٌ بروزن فَاعِلٌ اسم فاعل ہے، ابن الانباری کی رائے پر طَيْفٌ کی اصل طَيِّفٌ تھی، یار پر تشدید ثقیل تھا، اسلئے اس میں تخفیف کر لی، پس یہ مَيْتٌ اور هَيْنٌ کی طرح صفت مشبّہ کا صیغہ ہے۔ [۲] نافع کیلئے يُمِدُّوْنَهُمْ ہے یار کے ضمہ اور میم کے کسرہ سے، اور یہ اَمَدَّ يُمِدُّ (اِفْعَالٌ) سے ہے۔ باقین کیلئے يَمُدُّوْنَهُمْ ہے، یار کے فتحہ اور میم کے ضمہ سے، اور یہ نَصَرَ يَنْصُرُ سے ہے۔

وَرَبِّىْ مَعِىْ بَعْدِىْ وَاِنِّىْ كِلَاهُمَا ۷۱۳ عَذَابِىْ اٰيَاتِىْ مُضَافَاتُهَا الْعُلَا

اور [۱] رَبِّىَ (الْفَوَاحِشَ ع ۴ اور) [۲] مَعِىَ (بَنِىْ ع ۱۳ اور [۳] مِنْ) بَعْدِىْ (اَعَجِلْتُمْ ع ۱۸) اور [۴] اِنِّىْ (اَخَافُ ع ۸ اور [۵] اِنِّىْ اصْطَفَيْتُكَ ع ۱۷) دونوں (کے دونوں اور) [۶] عَذَابِىْ (اُصِيْبُ ع ۱۹ اور) [۷] اٰيٰتِىَ (الَّذِيْنَ ع ۱۷ یہ ساتوں) اس (سورۃ) کے بلندی والے (یار ایسے) مضافات ہیں (جو تلاوت میں يُمِدُّوْنَهُمْ سے پہلے آرہے ہیں، ان میں سے نمبر ایک میں حمزہ کیلئے سکون و حذف اور باقی چھ کیلئے فتحہ ہے نمبر دو میں حفص کیلئے، نمبر تین و چار میں مدنی مکی بصری کیلئے اور نمبر چھ میں مدنی کیلئے فتحہ ہے، اور نمبر پانچ میں مکی بصری کیلئے سکون و حذف اور باقی پانچ کیلئے فتحہ ہے اور نمبر سات میں شامی حمزہ کیلئے سکون و حذف اور باقی پانچ کیلئے فتحہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

وَفِيْ مُرْدِفِيْنَ الدَّالَ يَفْتَحُ نَافِعٌ ۷۱۴ وَعَنْ قُنْبُلٍ يُّرْوٰى وَلَيْسَ مُعَوَّلَا

اور (مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ) مُرْدِفِيْنَ (ع ۱) میں دال کو فتحہ دیتے ہیں نافع، اور یہ (فتحہ بعض کی روایت پر) قنبل سے (بھی) نقل کیا جاتا ہے، اس حال میں کہ یہ (فتحہ قنبل کیلئے) اعتماد کیا ہوا (امر) نہیں ہے (بلکہ صحیح یہی ہے کہ انہیں قنبل کیلئے دال کا کسرہ ہی ہے (النشر) اور باقی کیلئے بھی دال کا کسرہ ہے)۔

وَيُغْشِيْ (سَمَا) خِفًّا وَّفِيْ ضَمِّهٖ افْتَحُوْا ۷۱۵ وَفِي الْكَسْرِ (حَقًّا) وَّالنُّعَاسَ ارْفَعُوْا وِلَا

اور (اِذْ) يُغْشِيْكُمُ (النُّعَاسَ ع ۲) خِفًّا (غین کے سکون اور شین کی) تخفیف والا ہونے کی روسے) سَمَا (والے مدنی مکی بصری کیلئے) بلند ہو گیا ہے۔ اور تم اس (کی یاء) کے ضمہ میں اور (شین کے) کسرہ میں (دونوں میں) ایسا فتحہ واقع کر دو جو حَقًّا (والے مکی بصری کے لئے) حق (اور صحیح) ہے (یا فتحہ خوب ثابت ہو گیا ہے)۔ اور اَلنُّعَاسَ (کے سین کو ان ہی دونوں مکی بصری کیلئے) رفع دو، اس حال میں کہ تم (نقل کی) پیروی کرنے والے ہو، (پس ① نافع کیلئے يُغْشِيْكُمُ النُّعَاسَ ہے شین کی تخفیف اور سین کے نصب سے ② مکی بصری کے لئے يَغْشٰكُمُ النُّعَاسُ ہے تخفیف اور شین کے بعد الف مدہ اور رفع سے ③ شامی کوفیین کیلئے يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ تشدید اور نصب سے۔

وَتَخْفِيْفُهُمْ فِي الْاَوَّلَيْنِ هُنَا وَلٰـ ۷۱۶ كِنِ اللّٰهُ وَارْفَعْ هَاءَهٗ (شَـ)اعَ (كُـ)ـهَّلَا

اور ان (ناقلین) کا (نون کو) تخفیف (اور کسرہ) سے پڑھنا پہلے دو (لفظوں یعنی) وَلٰكِنَّ اللّٰهَ (قَتَلَهُمْ اور وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى دونوں) میں، هُنَا: یہاں (ع ۲ میں)۔ اور تو رفع (بھی) دیدے اس (وَلٰكِنَّ اللّٰهَ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں کلموں) کی ھار کو، شَاعَ کُفَّلَا (والے حمزہ کسائی شامی کیلئے یہ تخفیف سے پڑھنا) مشہور ہوگیا ہے ذمہ داروں کی رو سے، (پس ان تین کیلئے وَلٰکِنِ اللّٰهُ ہے تخفیف اور نون کے کسرہ اور ھار کے رفع سے۔ باقیین کے لئے تشدید اور نصب سے۔ اَلَا وَّلٰیِنِ کی قید سے وَلٰکِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ (ع ۵) اور وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ (ع ۸) ان دو کو نکال دیا، ان میں سب کیلئے تشدید و نصب ہے۔

وَمُوْهِنُ بِالتَّخْفِيْفِ (ذَ)اعَ وَفِيْهِ لَمْ ۷۱۷ يُنَوِّنْ لِّحَفْصٍ كَيْدَ بِالْخَفْضِ (عُـ)وِّلَا

اور (وَاَنَّ اللّٰهَ) مُوْهِنُ (ع ۲ کے سکون اور ھار کی) تخفیف کے ساتھ ذَاعَ (والے شامی کوفیین کیلئے) روشن ہو گیا ہے، اور اس (کے نون) میں تنوین (بھی) واقع نہیں کیا گیا حفص کیلئے۔ (اور) كَيْدِ (الْكٰفِرِيْنَ ع ۲) جو ہے (دال کے) جر کے ساتھ ہونے کی حالت میں عُوِّلَا (والے حفص کیلئے) اعتماد کیا گیا ہے، (پس ① نافع مکی بصری کیلئے مُوَهِّنٌ كَيْدَ الْكٰفِرِيْنَ واؤ کے فتحہ ھار کی تشدید، نون پر تنوین اور دال کے نصب سے ② شامی شعبہ حمزہ کسائی کیلئے مُوْهِنٌ كَيْدَ الْكٰفِرِيْنَ واؤ کے سکون، ھار کی تخفیف اور تنوین و نصب سے ③ حفص کیلئے مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ واؤ کے سکون و تخفیف، ترکِ تنوین و جر سے۔

فائدہ: ۱ اَوْهَنَهٗ، وَهَّنَهٗ دونوں ہم معنیٰ ہیں یعنی اس کو کمزور کر دیا۔ ۲ جو اسم فاعل حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو، اس میں تنوین اصل ہے، اور بٰلِغَ الْكَعْبَةِ (مائدہ ع ۱۴) کی طرح لفظی تخفیف کی غرض سے تنوین کے حذف کے ذریعہ اضافت بھی درست ہے، گو اس صورت میں مضاف الیہ پر کسرہ آجانے کے سبب ثقل پیدا ہو جاتا ہے، لیکن جو تخفیف تنوین کے ترک سے حاصل ہوتی ہے کسرہ کا ثقل اس سے کم ہے، اس لئے اس کی رعایت کی گئی، اور اسی لئے یہ فرمایا کہ اس پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اور جو اسم فاعل ماضی کے معنیٰ میں ہو اس میں اضافت واجب ہے۔

وَبَعْدُ وَاَنَّ الْفَتْحُ (عَمَّ عُـ)لًا وَّفِيْـ ۷۱۸ ـهِمَا الْعُدْوَةِ اكْسِرْ (حَقًّـ)ا اِلضَّمَّ وَاعْدِلَا

اور (اس مُوْهِنُ کے) بعد (متصل ہی كَثُرَتْ) وَاَنَّ (اللّٰهَ ع ۲ کے ہمزہ کا) فتحہ عَمَّ عُلًا (والے مدنی شامی حفص کیلئے) عام ہو گیا ہے بلندی کے اعتبار سے، (پس باقی کے لئے ہمزہ کا کسرہ ہے)۔ اور ان دونوں (یعنی) بِالْعُدْوَةِ (الدُّنْيَا اور بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى ع ۵) میں اِكْسِرِ الضَّمَّ: (عین کے) ضمہ کو کسرہ سے بدل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے، حَقًّا (والے مکی بصری کیلئے) یہ (کسرہ) خوب ثابت ہوگیا ہے، اور تو ضرور انصاف سے کام لیا کر، (پس ان کیلئے بِالْعِدْوَةِ عین کے کسرہ سے دونوں جگہ اور باقی کیلئے عین کا ضمہ سے بِالْعُدْوَةِ۔

فائدہ: ① لفظ بَعْدُ کی ابتدا متصل ہی بعد والے کلمہ سے ہوتی ہے، اس ضابطہ کی رو سے بَعْدُ سے متصل کی قید نکلی ہے، پس متصل کی قید سے وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ ع ۳ اور واو کے لگانے سے اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ ع ۳ نکل گئے نیز بَعْدُ کی قید سے ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ بھی نکل گیا۔ ② وَفِيْهِمَا سے بِالْعُدْوَةِ کے دونوں لفظ مراد ہیں، جو ایک ہی آیت میں ہیں۔

وَمَنْ حَيَّ اكْسِرْ مُظْهِرًا (اِ)ذْ (صَـ)فَا (هُـ)دًى ۷۱۹ وَاِذْ يَتَوَفّٰى اَنِّثُوْهُ (لَـ)هُ (مُـ)لَا

اور (وَيَحْيٰى) مَنْ حَيَّ (ع ۵ کی پہلی یاء) کو (اسی طرح) کسرہ دے، اس حال میں کہ تو (اس یاء کو ادغام کے بغیر) اظہار سے پڑھنے والا (بھی) ہو اِذْ صَفَا هُدًى (والے نافع شعبہ بزی کیلئے)، اس لئے کہ یہ (کسرہ یا یہ اظہار) صاف ہوگیا ہے ہدایت کی رو سے، (اور باقی پانچ کے لئے حَيَّ یاء مشدد مفتوح ہے)۔ اور اِذْ يَتَوَفَّى (الَّذِيْنَ ع ۷) جو ہے تم اس کو تانیث (کی تاء) سے پڑھو، لَهٗ مُلَا (والے ہشام) ابن ذکوان یعنی پورے شامی کیلئے، اس (تانیث) کیلئے چادریں (اور دلائل) ہیں، (پس ① ہشام کے لئے اِذْ تَّتَوَفَّى الَّذِيْنَ تانیث وادغام سے ② ابن ذکوان کے لئے اِذْ تَتَوَفَّى الَّذِيْنَ تانیث واظہار سے ③ باقی کے لئے اِذْ يَّتَوَفَّى الَّذِيْنَ تذکیر کی یاء سے۔

وَبِالْغَيْبِ فِيْهَا تَحْسَبَنَّ (كَـ)مَا (فَـ)شَا ۷۲۰ (عَـ)مِيْمًا وَّقُلْ فِي النُّوْرِ (فَـ)اشِيْهِ (كَـ)حَّلَا

وَفِيْهَا بِالْغَيْبِ: اور اس (انفال ع ۸) میں (وَلَا) يَحْسَبَنَّ (الَّذِيْنَ) غیب (کی یاء) کے ساتھ ہے كَمَا فَشَا عَمِيْمًا (والے شامی حمزہ حفص کے لئے یہ غیب اسی طرح ثابت ہوگیا ہے) جس طرح وہ مشہور ہوگیا ہے عام ہونے کے اعتبار سے، (پس باقی کے لئے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ہے خطاب سے)۔ اور تو کہہ دے کہ نور (ع ۷ کے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ) میں فَاشِيْهِ كَحَّلَا (والے حمزہ شامی کے لئے) اس (غیب کی یاء) کے مشہور کرنیوالے نے (آنکھ میں بہت) سرمہ ڈالا ہے، (پس ① شامی حمزہ کیلئے انفال ع ۸ و نور ع ۷ دونوں میں غیب ہے۔ ② حفص کیلئے انفال میں یاء اور نور میں تاء ہے۔ ③ باقی کیلئے دونوں میں خطاب کی تاء ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِنَّهُمْ افْتَحْ (كَـهافِيًا وَّاكْسِرُوا لِشُعْـ ۷۲۱ ـبَةَ السَّلْمِ وَاكْسِرْ فِي الْقِتَالِ (فَطِبْ (صِلَا

اور (سَبَقُوْا) اِنَّهُمْ (ع ۸ کے ہمزہ) کو فتحہ دے تو کَافِيًا (والے شامی کے لئے قرأت کی حفاظت کے لئے) کافی ہونے والا بن کر، (پس ان کے لئے اَنَّهُمْ فتحہ سے اور باقی کیلئے اِنَّهُمْ کسرہ سے)۔ اور کسرہ دو تم شعبہ کیلئے (وَاِنْ جَنَحُوْا) لِلسَّلْمِ (ع ۸ کے سین) کو۔ اور تو کسرہ دے (اِلَى السَّلْمِ کے سین کو سورہ) قتال (یعنی سورہ محمد ﷺ ع ۴) میں فَطِبْ صِلًا (والے حمزہ شعبہ کیلئے)، پس تو خوش رہ آگ کے شعلہ (یعنی مہمان نوازی) کے اعتبار سے، (پس ① شعبہ کیلئے اَلسِّلْمِ کسرہ سے بقرہ ع ۲۵، انفال ع ۸، سورہ محمد ﷺ ع ۴ تینوں میں ② حمزہ کیلئے انفال میں فتحہ باقی دو میں کسرہ ③ مدنی مکی کسائی کے لئے تینوں میں فتحہ ④ بصری شامی حفص کیلئے بقرہ میں کسرہ اور باقی دو میں فتحہ ہے۔

وَثَانِي يَكُنْ (غُـصْنٌ وَّثَالِثُهَا (ثَوٰى ۷۲۲ وَضُعْفًا بِفَتْحِ الضَّمِّ (فَاشِيهِ (نُـفَّلَا

اور دوسرا يَكُنْ (یعنی وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ ع ۹ اطلاقی یار تذکیر کیساتھ) غُصْنٌ (والے بصری کوفیین کیلئے نفع رساں) شاخ ہے۔ اور اس (کلمہ يَكُنْ) کا تیسرا (یعنی فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ) ثَوٰى (والے کوفیین کیلئے اسی تذکیر کیساتھ) مقیم ہوگیا ہے، (پس ① کوفیین کیلئے دونوں میں يَكُنْ تذکیر کی یار سے ② بصری کے لئے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اور فَاِنْ تَكُنْ مِّنْكُمْ دوسرے میں یار سے اور تیسرے میں تار سے ③ مدنی مکی شامی کیلئے دونوں میں تَكُنْ تار سے، پہلے اور چوتھے میں سب کیلئے یار ہے۔ اور (اَنَّ فِيْكُمْ) ضَعْفًا (ع ۹ ضاد کے) ضمہ کے بجائے فتحہ کے ساتھ ہے فَاشِيهِ نُفِّلَا (والے حمزہ عاصم کے لئے) اس (فتحہ) کا مشہور کرنے والا نہایت غنیمت دیا گیا ہے۔

وَفِي الرُّوْمِ (صِـفْ (عَـنْ خُلْفِ (فَصْلٍ وَّاَنِّثْ اَنْ ۷۲۳ يَكُوْنَ مَعَ الْاَسْرٰى الْاُسَارٰى (حُـلَا حَلَا

اور روم (ع ٦ کے ضُعْفٍ اور ضُعْفًا) میں (تینوں جگہ) صِفْ فَصْلٍ والے شعبہ حمزہ کیلئے (بلا خلف اور) عَنْ (والے حفص کیلئے) خُلْفِ فَصْلٍ: مفید خلف کیساتھ (اسی ضاد کے ضمہ کے بجائے فتحہ کو) صِفْ: تو بیان کر دے (فَصْلٍ بمعنی جَيِّدٍ مفید)۔ اور تو تانیث (کی تار) سے پڑھ اَنْ يَّكُوْنَ (لَهٗ اَسْرٰى ع ۹) کو، اس حال میں کہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مِنَ) الْاَسْرٰی کو (مِنَ) الْاُسٰرٰی (بنا دینے) کیساتھ (ہو) حُلًا (والے بصری کیلئے، نیز) اس حال میں کہ تو (اس الف مدہ کی قرارۃ میں ایسی) تعریف والا ہے جو (شمول اور عموم کے سبب) شیریں ہوگئی ہے۔ (حُلًا بمعنیٰ ثناء، تعریف والا)۔

خلاصہ: [۱] شعبہ حمزہ کیلئے انفال ع ۹ اور روم ع ۶ کے چاروں کلمات میں ضَعْفًا اور ضَعْفٍ ہے، ضاد کے فتحہ سے۔ [۲] حفص کیلئے انفال میں صرف فتحہ اور روم کے تینوں میں فتحہ اور ضمہ دونوں۔ [۳] باقی کیلئے چاروں میں ضُعْفًا اور ضُعْفٍ ہے ضمہ سے، اور یہ دونوں لغت ہیں۔ بصری کیلئے اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ تاء سے اور باقین کیلئے اَنْ یَّکُوْنَ یاء سے ہے۔ بصری کیلئے اَلْاُسٰرٰی باقی کیلئے اَلْاَسْرٰی، یہ دونوں قراءتیں باب الاستغناء یعنی تلفظ سے نکلی ہیں۔ اَلْاَسْرٰی لام تعریف والا مراد ہے، اس سے لَہٗ اَسْرٰی ع ۹ نکل گیا، یہ ساتوں کیلئے اَسْرٰی ہے۔

وَلَایَتِہِمْ بِالْکَسْرِ (فُـ)ـزْ وَبِکَھْفِہٖ ۷۲۴ (شَـ)ـفَا وَمَعًا اِنِّیْ بِیَاءَیْنِ اَقْبَلَا

اور (مَالَکُمْ مِنْ) وَّلَایَتِہِمْ (ع ۱۰ واؤ کے) کسرہ کیساتھ ہے فُزْ (والے حمزہ کیلئے، خدا کرے) تو کامیاب ہو، (باقی کیلئے واؤ کا فتحہ ہے)۔ اور اس (قرآن) کی سورہ کہف (ع ۵ کے ھُنَالِکَ الْوَلَایَۃُ) میں اسی (کسرہ) نے شفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے ہوکر قاری کو) شفا دی ہے، (پس [۱] حمزہ کیلئے انفال وکہف دونوں میں وِلَایَتِہِمْ اور اَلْوِلَایَۃُ ہے، واؤ کے کسرہ سے [۲] کسائی کیلئے انفال میں فتحہ اور کہف میں کسرہ ہے [۳] باقی کیلئے دونوں میں فتحہ ہے۔ اور وہ اِنِّیَ اَرٰی اور اِنِّیَ اَخَافُ اللّٰہَ جو (ع ۶ میں) دو جگہ ہے، وہ (اضافت کی) دو یاؤں کے ساتھ ہوکر آیا ہے، (اس ترجمہ پر اَقْبَلَا کا الف اطلاقی ہوگا، یا یہ اِنِّیَ کے دو لفظ آئے ہیں)، اس تقدیر پر اَقْبَلَا کا الف تثنیہ کیلئے ہوگا۔ ان دونوں میں مدنی مکی بصری کیلئے فتحہ اور باقی کیلئے سکون ہے)۔

مکتبۃ القراءۃ لاہور
11022014/10041435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

وَيُكْسَرُ لَا اِيْمَانَ عِنْدَ ابْنِ عَامِرٍ ۷۲۵ وَوَحَّدَ (حَقٌّ) مَّسْجِدَ اللّٰهِ الْاَوَّلَا

اور کسرہ دیا جاتا ہے لَا اِیْمَانَ (لَهُمْ ع ۲ کا ہمزہ) ابن عامر کیلئے، (پس باقی کیلئے فتحہ ہے)۔ اور واحد (کے صیغہ) سے پڑھا ہے حَقٌّ (والے مکی بصری) نے مَسْجِدَ اللّٰهِ (ع ۳) کو جو پہلا ہے (جسکے بعد شٰهِدِيْنَ ہے، اور اَلْاَوَّلَا کی قید سے دوسرا مَسْجِدَ اللّٰهِ نکل گیا جس کے بعد مَنْ اٰمَنَ ہے اور باقی کے لئے جمع کے صیغہ سے مَسٰجِدَ اللّٰهِ ہے)۔

عَشِيْرَتُكُمْ بِالْجَمْعِ (صِدْقٌ وَّنَوِّنُوْا ۷۲۶ عُزَيْرٌ (رِ)ضًى (نَ)صٍّ وَّبِالْكَسْرِ وُكِّلَا

عَشِيْرَتُكُمْ (ع ۳) جمع (کے صیغہ) سے ہے (یعنی راء کے بعد الف زیادہ کرتے ہیں) صِدْقٌ (والے شعبہ کیلئے یہ بیان سراپا) سچائی ہے، (پس ان کیلئے عَشِيْرٰتُكُمْ الف کے ساتھ ہے اور باقی کیلئے بلا الف)۔ اور تم ایسا تنوین دو عُزَيْرُ (ابْنُ اللّٰهِ کی راء) کو رِضًى نَصٍّ (والے کسائی عاصم کیلئے) جو پسندیدہ تصریح (والا) ہے اور یہ (تنوین وصل میں ان دونوں کیلئے) کسرہ (ہی) کیساتھ مقرر کیا گیا ہے، (پس ان کیلئے وصلاً عُزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ اور باقی کیلئے بلا تنوین عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ)۔

يُضَاهُوْنَ ضَمَّ الْهَاءِ يَكْسِرُ عَاصِمٌ ۷۲۷ وَزِدْ هَمْزَةً مَّضْمُوْمَةً عَنْهُ وَاعْقِلَا

يُضَاهُوْنَ (قَوْلَ ع ۵) جو ہے، (اس کی) ھاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں عاصم اور تو (ھاء کے بعد) زیادہ کر دے ضمہ والا ہمزہ (بھی)، عَنْهُ: ان (عاصم ہی) کیلئے (اور يُضَاهِئُوْنَ پڑھ۔ باقین کے لئے يُضَاهُوْنَ ھاء کے ضمہ اور ہمزہ کے حذف سے)۔ اور تو (مقصد کو) خوب سمجھ لے۔ (اِعْقِلَا کی اصل اِعْقِلَنْ ہے، نون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خفیفہ کو الف سے بدلا)۔

تعلیل: ضَاھَا بنی ثقیف کے لغت میں مہموز اللام اور باقی عرب کے لغات پر معتل اللام ہے۔ اور معتل کی اصل یُضَاھِیُوْنَ تھی، یاء کو تخفیفاً حذف کر دیا، پھر واؤ کو باقی رکھنے کے لئے ھاء کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا۔ دوسری تعلیل یہ ہے کہ ھاء کا کسرہ گرا دیا، اور یاء کا ضمہ نقل کر کے ھاء کو دے دیا، پھر یاء کو واؤ سے بدلا، اور دو واؤ جمع ہونے کے سبب ایک کو حذف کر دیا، یا یوں کہو کہ مہموز بھی اصل کی رو سے معتل ہی تھا، پھر ھاء کے بعد والی یاء کو ہمزہ سے اس لئے بدل دیا کہ یاء پر ضمہ ثقیل تھا۔

تنبیہ: احمد بن یحیٰی کہتے ہیں کہ ہمزہ میں کسی نے بھی عاصم کی موافقت نہیں کی۔ شاید موصوف کو یہ خیال نہیں آیا کہ ائمہ قراءۃ قرآن کے ایک حرف میں بھی اپنی رائے کو شامل نہیں کرتے اور وہی پڑھتے ہیں جو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا ہے۔

یَضِلُّ بِضَمِّ الْیَاءِ مَعْ فَتْحِ ضَادِهٖ ۷۲۸ (صِحَابٌ) وَّلَمْ یَخْشَوْا هُنَاكَ مُضَلِّلَا

یَضِلُّ (بِهِ الَّذِیْنَ ع ۵) کو یاء کے ضمہ سے (پڑھا ہے) صِحَابٌ (والے حفص حمزہ کسائی) نے، مَعْ فَتْحِ ضَادِهٖ: اس حال میں کہ یہ اپنے ضاد کے فتحہ سمیت ہے، (پس ان کیلئے یُضَلُّ ہے اور باقی کیلئے یَضِلُّ)۔ اور (بالکل) نہیں ڈرے وہ (قراء صحاب والے ہوں یا ان کے علاوہ) وہاں (یعنی یَضِلُّ کی وجہ میں) گمراہی کی طرف نسبت کرنے والے (اور قراءت سے اپنا غلط مذہب ثابت کرنے والے معتزلی) سے۔

شرح: مطلب یہ ہے کہ معروف والی قراءۃ پر یَضِلُّ کی نسبت اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا کی طرف ہے، اور وہی اس کے فاعل ہیں، لیکن یہ نسبت مجازی ہے اور علاقہ یہ ہے کہ بندے اپنے اَفعال کے کاسب ہیں یعنی چونکہ حق تعالیٰ نے ان کو ارادہ کر لینے کی قدرت دے رکھی ہے، اس لئے وہ اپنے اختیار سے اچھا یا برے کام کا ارادہ کر لیتے ہیں اور اس ارادہ ہی پر ثواب اور عذاب ہوتا ہے۔ اور حقیقی فاعل اور ہر چیز کے خالق خود حق تعالیٰ ہیں، اس لئے معتزلہ کا یہ مذہب ثابت نہیں ہوتا کہ بندہ خود اپنے اَفعال کا خالق ہے۔ اور مجہول والی قراءۃ پر اَلَّذِیْنَ نائب فاعل ہے، پس اصل فاعل حق تعالیٰ ہیں۔ دونوں قراءتیں اہل سنت کی دلیل ہیں جو بندہ کو کاسب اور حق تعالیٰ کو خالق مانتے ہیں۔

(اور اسم اشارہ کے بعید لانے کا سبب یہ ہے کہ جو وجہ اور قراءۃ اسکا مشار الیہ ہے وہ حاضر اور مذکور نہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْ تُقْبَلَ التَّذْكِيرُ (شَـ)اعَ وِصَالُهُ ۷۲۹ وَرَحْمَةٌ اِلْمَرْفُوعُ بِالْخَفْضِ (فَـ)اقْبَلَا

اور (وَمَامَنَعَهُمْ) اَنْ تُقْبَلَ (مِنْهُمْ ع ۷ میں) تذکیر (کی یار) جو ہے، شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہوگیا ہے اس کا (ہم تک) پہنچنا، (پس ان کیلئے تذکیر کی یار اور باقی کیلئے تانیث کی تار ہے)۔ اور (وہ وَ) رَحْمَةٌ (لِّلَّذِيْنَ ع ۸) جو (اوروں کیلئے تار کے) رفع والا ہے، (وہ) جر کے ساتھ ہے فَاقْبَلَا (والے حمزہ کیلئے)، تو (اس جر کو بھی ضرور قبول کر لے۔ (اس کی فار زائد ہے اور اِقْبَلَا کی اصل اِقْبَلَنْ ہے، نون خفیفہ الف سے بدلا اور فار زائدہ ہے)۔

وَيُعْفَ بِنُونٍ دُونَ ضَمٍّ وَّفَاؤُهُ ۷۳۰ يُضَمُّ تُعَذَّبْ تَاهُ بِالنُّوْنِ (وُ)صِلَا

(اِنْ) يُّعْفَ (ع ۸ اا ایسے) نون کے ساتھ ہے جو ضمہ کے بغیر ہے (یعنی فتحہ والا ہے)، اور اس کی فار (ان کے لئے) ضمہ دی جاتی ہے (اِنْ يُّعْفَ سے اِنْ نَّعْفُ ہوا۔ اور اسکے بعد) تُعَذَّبْ جو ہے اس کی تار (ان کیلئے) نون کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

وَفِيْ ذَالِهٖ كَسْرٌ وَّطَائِفَةٌ ۢ بِنَصْـ ۷۳۱ ـبِ مَرْفُوْعِهٖ عَنْ عَاصِمٍ كُلُّهُ اعْتَلَا

اور اس (نُعَذِّبْ) کے ذال میں (کسرہ ہے، پس تُعَذَّبْ سے نُعَذِّبْ ہوا) اور طَآئِفَةٌ اپنی رفع والی (تار) کے نصب کیساتھ ہے، عاصم سے اس (بیان) کا پورا (مجموع) جو ہے وہ عاصم سے بلند ہوا ہے، (پس ان کیلئے اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ ہے۔ كُلُّهُ کا یہ مطلب ہوا کہ باقین کیلئے يُعْفَ میں یار اور اسکے ضمہ اور فار کے فتحہ سے۔ تُعَذَّبْ میں تار سے اور ذال کے فتحہ سے۔ طَآئِفَةٌ رفع سے)۔

فائدہ: نَعْفُ، نُعَذِّبْ دونوں مضارع معروف ہیں اور اول کا لام کلمہ جزم کی وجہ سے محذوف ہے، کہ نَعْفُوْ تھا۔ اور عَنْ طَآئِفَةٍ محل نصب میں ہے۔ اور دوسرے طَآئِفَةً کا نصب لفظی ہے۔ اور يُعْفَ تُعَذَّبْ مجہول ہیں، پس پہلے حرف کا ضمہ اور عین کلمہ کا فتحہ قیاسی ہے۔

وَ(حَقٌّ) ۢ بِضَمِّ السَّوْءِ مَعْ ثَانٍ فَتْحِهَا ۷۳۲ وَتَحْرِيْكُ وَرْشٍ قُرْبَةٌ ضَمُّهُ (جَـ)لَا

اور حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے وہ دَآئِرَةُ) السَّوْءِ (توبہ ع ۱۲ سین کے) ضمہ کے ساتھ حق ہے، جو اس (کلمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلسَّوْءِ) کی (سورہ) فتحا (ع ا) کے دوسرے (اَلسَّوْءِ کے ضمہ) سمیت ہے۔ اور حرکت دینا ورش کا قُرُبَۃٌ (کی رار) کو جو ہے، اس (قُرُبَۃٌ) کے ضمہ کو اس (تحریک) نے ظاہر کر دیا ہے۔

مفہوم: [ا] مکی بصری کیلئے عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ توبہ ع ۱۲ اور سورہ فتح ع ا کا دوسرا صرف ان دونوں میں سین کا ضمہ ہے اور باقی کیلئے فتحہ۔ مَعْ ثَانٍ کی قید سے فتحا کا پہلا اور تیسرا نکل گیا۔ اسی طرح ان دونوں سورتوں کے ساتھ خاص کرنے سے دوسرے سب نکل گئے۔ جیسے اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ مریم ع ۲ اور قَوْمَ سَوْءٍ انبیاء ع ۵ و ۶ اور مَطَرَ السَّوْءِ فرقان ع ۴ وغیرہ۔ پس ان کے علاوہ سب میں سب کیلئے فتحہ ہے۔ [۲] ورش کیلئے قُرُبَۃٌ ہے رار کے ضمہ سے اور باقی کیلئے قُرْبَۃٌ سکون سے ہے۔

وَمِنْ تَحْتِهَا الْمَكِّيْ يَجُرُّ وَزَادَ مِنْ ۷۳۳ صَلٰوتَكَ وَحِّدْ وَافْتَحِ التَّا (شَـ)ـذًا (عَـ)ـلَا

اور مِنْ تَحْتِهَا (اَلْاَنْهَارُ ع ۱۳ کی دوسری تار) کو مکی جر دیتے ہیں، اور انہوں نے (اس تَحْتِهَا سے پہلے) مِنْ (بھی) زیادہ کیا ہے، (پس اوروں کیلئے تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ ہے، مِنْ کے بغیر اور تار کے نصب سے۔ اور مکی کیلئے مِنْ کی وجہ سے تَحْتِهَا ہے تار کے جر سے۔ اور تو (اِنَّ) صَلٰوتَكَ (توبہ ع ۱۳) کو واحد (کے صیغہ) سے پڑھ، اور (اس کی) تار کو (ایسا) فتحہ دے شَذًا عَلَا (والے حمزہ کسائی حفص کیلئے) جو عود کی (ایسی) خوشبو والا ہے جو بلند ہوگئی ہے۔

وَوَحِّدْ لَهُمْ فِيْ هُوْدَ تُرْجِئُ هَمْزُهُ ۷۳۴ (صِـ)ـفَا (نَـ)ـفَرٍ مَّعْ مُرْجَـوْنَ وَقَدْ حَلَا

اور واحد (کے صیغہ) سے پڑھ تو انہیں (اڑھائی) کے لئے ھود (ع ۸) میں (بھی اَصَلٰوتُكَ کو) تُرْجِئُ (مَنْ تَشَآءُ احزاب ع ۶ یعنی) اسکا ہمزہ جو مُرْجَـُٔوْنَ (توبہ ع ۱۳ کے ہمزہ) سمیت ہے، صَفَا نَفَرٍ (والے شعبہ مکی بصری شامی کیلئے اس ہمزہ میں) جماعت کی صفائی ہے اور یہ (ہمزہ) خوب شیریں (بھی) ہوگیا ہے۔

خلاصہ: [ا] ① حفص حمزہ کسائی کیلئے توبہ (ع ۱۳ میں اِنَّ صَلٰوتَكَ اور ھود ع ۸) اَصَلٰوتُكَ ہے۔ دونوں میں واؤ کے حذف اور لام کے بعد الف سے۔ اول میں تار کا فتحہ اور ثانی میں رفع سے۔ ② باقین کیلئے یہاں اِنَّ صَلٰوٰتِكَ ہے، لام کے بعد واؤ پھر الف پھر تار کے کسرہ سے۔ اور ھود میں اَصَلَوٰتُكَ ہے، لام کے بعد واؤ پھر الف پھر تار کے رفع سے۔ [۲] ابوبکر مکی بصری شامی کے لئے تُرْجِئُ مَنْ تَشَآءُ احزاب ع ۶ اور وَاٰخَرُوْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُرْجَئُوْنَ توبہ ع ۱۳ دونوں میں جیم کے بعد ہمزہ مضمومہ ہے۔ باقی کیلئے مُرْجَوْنَ اور تُرْجِیْ ہے۔ اول میں جیم کے بعد واؤ ساکن ہمزہ کے بغیر اور ثانی میں جیم کے بعد یاء ساکنہ ہمزہ کے بغیر۔

وَ(عَمَّ) بِلَا وَاوِ الَّذِیْنَ وَضُمَّ فِیْ ۷۳۵ مَنْ اَسَّسَ مَعْ کَسْرٍ وَّبُنْیَانُہٗ وِلَا

اور عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) عام ہوگیا ہے اَلَّذِیْنَ (اتَّخَذُوْا ع ۱۳ پہلے) واؤ کے بغیر ہوکر، اور انہیں عَمَّ والوں کیلئے (دونوں جگہ) ایسا ضمہ واقع کیا گیا ہے (یا ایسا ضمہ واقع کر) مَنْ اَسَّسَ (کے ہمزہ) میں جو (سین کے) کسرہ کے ساتھ ہے۔ اور بُنْیَانُہٗ (کے نون کا اطلاقی رفع بھی دونوں جگہ انہیں عَمَّ والوں کیلئے نقل کی) پیروی کرنے والا ہے (یا یہ بُنْیَانُہٗ خود ہی پیروی کرنے والا ہے)۔

خلاصہ: مدنی شامی کیلئے اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا ہے واؤ کے حذف سے۔ اور دونوں جگہ مَنْ اُسِّسَ بُنْیَانُہٗ ہے ہمزہ کے ضمہ اور سین کے کسرہ اور نون کے رفع سے۔ اور قاعدہ کے مطابق ورش کیلئے مَنْ اُسِّسَ میں نقل بھی ہوگی۔ باقی پانچ کیلئے وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا ہے واؤ کے اثبات سے۔ اور مَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ ہے ہمزہ اور سین کے فتحہ اور نون کے نصب سے۔ اور وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ (ع ۱۳) اور وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (ع ۱۴) دونوں ترتیب سے نکل گئے، پس ان دونوں میں اجماعاً واؤ ہے۔

ایک اشکال کا حل: اصطلاح تو یہ ہے کہ جب کسی کلمہ کو بلا قید لاتے ہیں تو اس سے صرف پہلا ایک موقع مراد ہوا کرتا ہے، اگر کوئی لفظ دو جگہ آیا ہو اور اسکا حکم بھی دونوں جگہ ایک ہی ہو تو اسکے ساتھ مَعًا وغیرہ لایا کرتے ہیں پس اس اصطلاح کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں مَنْ اُسِّسَ سے صرف پہلا ہی موقع مراد ہو، جبکہ یہاں پہلے کا حکم دوسرے میں بھی جاری ہو رہا ہے؟ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہاں مَنْ اُسِّسَ کے دونوں موقعوں کا مراد ہونا اس اشارہ سے نکلا ہے کہ اُسِّسَ کے ساتھ صرف مَنْ لائے ہیں، اگر اَفَمَنْ یا اَمْ مَّنْ لاتے تو پھر تخصیص ہو جاتی، اب تخصیص نہیں ہوسکتی، اس لئے کہ مَنْ کو اَفَ اور اَمْ کے بغیر لانا عمومی حکم نکلنے کیلئے کافی ہے۔

وَجُرْفٍ سُکُوْنُ الضَّمِّ (فِـ)ـیْ (صَـ)ـفْوِ (کَـ)ـامِلٍ ۷۳۶ تُقَطَّعَ فَتْحُ الضَّمِّ (فِـ)ـیْ (کَـ)ـامِلٍ (عَـ)ـلَا

اور (عَلٰی شَفَا) جُرُفٍ (ھَارٍ ع ۱۳) جو ہے، (اس کی راء کے) ضمہ کے بجائے سکون فِیْ صَفْوِ کَامِلٍ (والے حمزہ شعبہ شامی کیلئے اس) کامل (قاری) کی صفائی (والی وجہ) میں ہے (جس نے دونوں لغتوں کو کامل کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، پس باقی کیلئے جُرُفٍ ہے رار کے ضمہ سے۔ اور (اَنْ) تَقَطَّعَ جو ہے (اس کی تار کے) ضمہ کے بجائے فتحہ فِیْ کَامِلٍ عَلَا (والے حمزہ شامی حفص کیلئے اس) کامل علم والے قاری کی وجہ) میں ہے جو (قدر کی رو سے) بلند ہو گیا ہے، (پس باقی کیلئے تار کا ضمہ ہے)۔

یَزِیْغُ (عَـ)لٰی (فَـ)صْلٍ یَّرَوْنَ مُخَاطِبٌ ۷۳۷ (فَـ)شَا وَمَعِیَ فِیْهَا بِیَائَیْنِ جُمِّلَا

(مَا کَادَ) یَزِیْغُ (قُلُوْبُ ع ۱۴ کی) اطلاقی یار تذکیر) عَلٰی فَصْلٍ (والے حفص حمزہ کیلئے حق و باطل میں) جدائی کر دینے والے (قول کی بنار) پر ہے، (پس باقی کے لئے تانیث کی تار ہے۔ اَوَلَا) یَرَوْنَ (اَنَّهُمْ ع ۱۶ خطاب کی تار کیساتھ) مخاطب ہے، فَشَا (والے حمزہ کیلئے) یہ (یَرَوْنَ ان کیلئے خطاب کی تار کے ساتھ) مشہور ہو گیا ہے، (پس باقی کیلئے غیبت کی یار ہے)۔ اس (سورۃ) میں مَعِیَ (اَبَدًا اور مَعِیَ عَدُوًّا ع ۱۱ اضافت کی) دو یاؤں کیساتھ ہو کر زینت دیا گیا ہے۔ (ان دونوں میں سے نمبر ایک میں نافع مکی بصری شامی حفص کیلئے فتحہ، باقی کیلئے سکون و مد ہے اور نمبر دو میں صرف حفص کیلئے فتحہ اور باقی کیلئے سکون ہے)۔

سُوْرَةُ یُوْنُسَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

وَاِضْجَاعُ رَا کُلِّ الْفَوَاتِحِ (ذِ)کْرُهٗ ۷۳۸ (حِـ)مًی غَیْرَ حَفْصٍ طَا وَ یَا (صُحْبَةٌ) وِّلَا

اور (تیرا) امالہ محضہ سے پڑھنا (سورتوں کے) شروع والے (حروف مقطعات میں کے) تمام کی رار کا ذِکْرُهٗ حِمًی (والے شامی کوفیین بصری کیلئے) سوائے حفص کے اس (اضجاع) کی تلاوت حمایت والی ہے، (پس مدنی مکی حفص کیلئے چھیوں سورتوں میں رار کا فتح ہے۔ اور ان حروف میں سے طٰهٰ، شعراء، نمل قصص کی) طار اور (یٰسٓ کی) یار (کا امالہ محضہ) صُحْبَةٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی کی قراءۃ) ہے، اس حال میں کہ یہ (حضرات نقل کی) پیروی کرنے والے (یا ناقلین کی مدد کرنے والے) ہیں، (پس باقی کیلئے طار کا چاروں جگہ اور یار میں سے صرف یٰسٓ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی یار کا فتح ہے)۔

وَكَمْ (صُحْبَةٍ) يَا كَافَ وَالْخُلْفُ (يَـاسِرٌ ۷۳۹ وَهَا (صِفْ (رِضًى (حُلْوًا وَّتَحْتُ (جَنًا (حَلَا

اور كَمْ صُحْبَةٍ (والے شامی شعبہ حمزہ کسائی کی) بہت جماعتیں جو ہیں، (انہوں نے) کاف (ھار مریم) کی یار (کا امالہ محضہ کیا ہے)۔ اور (اس یار میں) خلف يَاسِرٌ (والے سوسی کیلئے) آسانی والا ہے (یعنی مریم کے شروع والی یار میں سوسی کیلئے خلف ہے لیکن صحیح فتح ہی ہے اور باقی کیلئے فتح ہے)۔ اور (مریم کی) هَا (کے اضجاع) کو صِفْ رِضًى حُلْوًا (والے شعبہ کسائی بصری کیلئے) بیان کر دے، اس حال میں کہ یہ (امالہ) پسندیدہ ہے (نیز) شیریں ہے، (پس باقی کیلئے فتح ہے)۔ اور (اس مریم کے) نیچے (طٰہٰ میں هَا کے امالہ کو) جَنًا حَلَا شَفَا صَادِقًا (والے ورش بصری حمزہ کسائی شعبہ کیلئے بیان کر دے)، اس حال میں کہ یہ (اضجاع ایسا) میوہ (یعنی علم ہے) جو شیریں ہو گیا ہے۔ (شَفَا صَادِقًا یہ دو رمزیں اگلے شعر میں آ رہی ہیں)۔

(شَفَا (صَادِقًا حٰمِيمَ (مُخْتَارُ (صُحْبَةٍ ۷۴۰ وَبَصْرٍ وَّهُمْ أَدْرٰى وَبِالْخُلْفِ (مُثِّلَا

شَفَا صَادِقًا: (نیز) جس (میوہ) نے شفا دی ہے، اس حال میں کہ یہ سچائی والا ہے۔ حٰمٓ (کی حار کا اضجاع) مُخْتَارُ صُحْبَةٍ (والے ابن ذکوان شعبہ حمزہ کسائی کیلئے) جماعت کا پسند کیا ہوا ہے۔ اور بصری اور یہ (تینوں یعنی مُخْتَارُ صُحْبَةٍ والے) جو ہیں ان (چاروں) نے أَدْرٰى (کی رار) کو (ہر جگہ امالہ محضہ سے پڑھا ہے اور یہ لفظ خواہ جس طرح آئے جیسے أَدْرٰىكَ، أَدْرٰىكُمْ وغیرہ)۔ اور یہ (أَدْرٰى کا اضجاع) خلف کیساتھ (ہونے کی حالت میں) مُثِّلَا (والے ابن ذکوان کیلئے) معین کیا گیا ہے، (پس ابن ذکوان کیلئے أَدْرٰى میں فتح اور امالہ دونوں ہیں)۔

تنبیہ: أَدْرٰى میں عموم حٰمٓ پر عطف کرنے سے نکلا ہے)۔

وَذُو الرَّا لِوَرْشٍ بَيْنَ بَيْنَ وَنَافِعٌ ۷۴۱ لَدٰى مَرْيَمٍ هَا يَا وَحَا (جِيدُهُ (حَلَا

اور (ان مقطعات میں سے) رار والا (یعنی خود رار) جو ہے، (اسکا امالہ) ورش کیلئے ہے، اس حال میں کہ وہ بین بین (یعنی تقلیل) ہے۔ اور نافع نے مریم میں هَا (اور) یار کو (امالہ بین بین سے پڑھا ہے)۔ اور (حٰمٓ کی) حار (کی تقلیل) جو ہے جِيدُهُ حَلَا (والے ورش بصری کیلئے) اس کی گردن (یعنی شہرت) شیریں ہو گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدول: امالہ والے حروفِ مقطعات کا حکم

اسماء قراء	را، چھ جگہ	طا، چار جگہ	حا، سات جگہ	ھا، مریم	ھا، طٰہٰ	یا، مریم	یا، یٰسٓ
شعبہ، کسائی	محضہ	محضہ	محضہ	محضہ	محضہ	محضہ	محضہ
قالون	فتح	فتح	فتح	فتح	فتح	فتح	فتح
ورش	بین بین	فتح	بین بین	بین بین	محضہ	بین بین	فتح
بصری	محضہ	فتح	بین بین	محضہ	محضہ	فتح س	فتح
ہشام	محضہ	فتح	فتح	فتح	فتح	محضہ	فتح
ابن ذکوان	محضہ	فتح	محضہ	فتح	فتح	محضہ	فتح
حمزہ	محضہ	محضہ	محضہ	فتح	محضہ	محضہ	محضہ
مکی حفص	فتح	فتح	فتح	فتح	فتح	فتح	فتح

تنبیہ: ① قالون کے لئے ھَا مریم اور یَا مریم میں فتح اَولیٰ اور تقلیل خلافِ طریق ہے۔ (النشر: عنایات رحمانی)

② گو ناظم نے مریم کی یاء میں سوسی کیلئے خلف کے ساتھ محضہ بتایا ہے لیکن یہ نہ تو نظم وتیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے۔ (النشر: عنایات رحمانی)

نُفَصِّلُ یَا (حَقٍّ عَـ)لَا سٰحِرٌ (ظُـ)بًى ۷۴۲ وَحَیْثُ ضِیَاءً وَّافَقَ الْهَمْزُ (قُـ)نْبُلَا

(بِالْحَقِّ) نُفَصِّلُ (الْاٰیٰتِ ع ۱) جو ہے (اس میں) حَقٍّ عَلَا (والے مکی بصری حفص کیلئے ایسے) حق کی یاء ہے جو بلند ہوگئی ہے، (پس باقی کیلئے نون سے ہے)۔ لَسٰحِرٌ (مُّبِیْنٌ ع ۱ اسی طرح سین کے بعد الف اور حاء کے کسرہ سے) ظُبًى (والے مکی کوفیین کیلئے نیزہ، تیر، تلوار کی) تیزیوں والا ہے۔ اور جس جگہ (بھی آئے) ضِیَآءً موافقت کی ہے (یاء کے بجائے) ہمزہ نے قنبل کی۔

مفہوم: یعنی بِالْحَقِّ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ میں مکی بصری حفص نے یُفَصِّلُ یاء کے ساتھ پڑھا ہے اور باقی کیلئے نون سے ہے۔ ② مکی کوفیین کیلئے لَسٰحِرٌ الف اور حاء کے کسرہ سے اور باقی کیلئے لَسِحْرٌ سین کے کسرہ الف کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حذف اور حاء کے سکون سے۔ [۳] ضِيَآءً سب جگہ جو صرف یونس ع ۱، انبیاء ع ۴، قصص ع ۷ میں آیا ہے، قنبل کیلئے ضِئَآءً ہے یاء کے بجائے ہمزہ سے اور باقی کیلئے یاء سے ضِيَآءً ہے۔ اَلْهَمْزُ قُنْبُلًا اصل میں قُنْبُلُ اِلْهَمْزَ تھا، قلب مکانی ہوئی ہے۔

وَفِي قُضِيَ الْفَتْحَانِ مَعْ اَلِفٍ هُنَا ۷۴۳ وَقُلْ اَجَلُ الْمَرْفُوعُ بِالنَّصْبِ كُمِّلَا

اور لَقُضِيَ (اِلَيْهِمْ ع ۲) میں (قاف اور ضاد کے) ایسے دو فتحہ ہیں، جو الف سمیت ہیں یہاں (یعنی یونس ع ۲ میں) اور تو کہہ دے کہ (وہ اِلَيْهِمْ) اَجَلُهُمْ (ع ۲) جو مرفوع ہے، وہ نصب کے ذریعہ كُمِّلَا (والے شامی کیلئے) کامل کر دیا گیا ہے، (پس شامی کیلئے لَقَضٰى اِلَيْهِمْ اَجَلَهُمْ صیغہ معروف ونصب سے اور باقین کیلئے صیغہ مجہول ورفع سے۔

وَقَصْرُ وَلَا (هَـ)ـادٍ بِخُلْفٍ (زَ)كَا وَفِي الْـ ۷۴۴ ـقِيٰمَةِ لَا الْاُوْلٰى وَبِالْحَالِ اُوِّلَا

اور (یہاں) وَلَا (اَدْرٰكُمْ بِهٖ ع ۲) کا الف کے حذف سے پڑھنا هَادٍ (والے بزی کیلئے) خلف کیساتھ ہدایت کرنے والا ہے۔ (اور) زَكَا (والے قنبل کے لئے بلا خلف) پاک ہو گیا ہے۔ اور قیامہ (ع ۱) میں (بھی) پہلے لَا (اُقْسِمُ کا قصر بزی کیلئے خلف کے ساتھ اور قنبل کے لئے بلا خلف ہے) اور (اس قصر کی تقدیر پر) یہ (لَاُقْسِمُ والا مضارع) حال کے ساتھ تاویل کیا گیا ہے۔

شعوح: یعنی وَلَا اَدْرٰكُمْ ع ۲ کا اور پہلے لَا اُقْسِمُ (قیامہ) کا قصر زَكَا والے قنبل کیلئے بلا خلف اور هَادٍ والے بزی کیلئے خلف کے ساتھ ہے، پس قنبل کیلئے وَلَاَدْرٰكُمْ اور لَاُقْسِمُ ہے الف کے حذف سے۔ اور بزی کیلئے اثبات و حذف دونوں ہیں اور باقی کیلئے صرف اثبات ہے۔ اور قصر کی صورت میں یہ لَاُقْسِمُ مضارع حال کیساتھ خاص ہے، یعنی حال کے معنٰی میں ہے اور لام تاکید کیلئے ہے، اور یہ جواب قسم نون تاکید کے بغیر ہی واقع ہو جاتا ہے۔ حال کے معنٰی میں ہونے کی قید اس لئے ہے کہ جو مضارع مثبت مستقبل کے معنٰی میں ہو اور سین اور سَوْفَ وغیرہ سے خالی ہو اور اس مضارع کا معمول اس پر مقدم نہ ہو رہا ہو تو اس مضارع کو لام اور نون دونوں سے مؤکد کرنا واجب ہے، اور اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط کم ہو جائے تو پھر صرف لام سے مؤکد کرتے ہیں، ناظم نے وَبِالْحَالِ اُوِّلَا سے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: اَلْاُوْلٰی کی قید سے دوسرا وَلَآ اُقْسِمُ اور بلد والا لَآ اُقْسِمُ دونوں نکل گئے، ان دونوں میں سب کے لئے اثبات الف ہے۔

وَخَاطَبَ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُنَا (شَـ)ـذًا ۷۴۵ وَفِی الرُّوْمِ وَالْحَرْفَیْنِ فِی النَّحْلِ اَوَّلَا

اور خطاب (کی تاء) سے پڑھا ہے (وَتَعٰلٰی) عَمَّا یُشْرِکُوْنَ کو یہاں (ع ۲ میں) شَذًا (والے حمزہ کسائی کیلئے) خوشبو والا ہونے کی حالت میں، اور رُوم (ع ۴) میں اور (ان) دو لفظوں میں (بھی) جو نحل (ع ۱) میں (اسکے) اول (ہی) میں ہیں، (پس ان چاروں موقعوں میں حمزہ کسائی کیلئے عَمَّا تُشْرِکُوْنَ تاء سے اور باقی کیلئے یاء سے ہے۔ لفظ اَوَّلَا کا ہمزہ رمز نہیں بن سکتا، گو رمز ہونے کا شبہ ہوتا ہے)۔

یُسَیِّرُکُمْ قُلْ فِیْهِ یَنْشُرُکُمْ (کَـ)ـفَا ۷۴۶ مَتَاعَ سِوٰی حَفْصٍ بِرَفْعٍ تَحَمَّلَا

یُسَیِّرُکُمْ (ع ۳) جو ہے تو کہہ دے اس (کی جگہ) میں یَنْشُرُکُمْ ہے، کَفَا (والے شامی کے لئے) یہ (یَنْشُرُکُمْ بھی معنیٰ ظاہر کرنے کیلئے) کافی ہوگیا ہے، (پس شامی کیلئے یَنْشُرُکُمْ، نَشْرٌ سے اور باقی کے لئے یُسَیِّرُکُمْ، تَسْیِیْرٌ سے ہے۔ اور) مَتَاعَ (الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ع ۳) جو ہے حفص کے سوا (سب) نے (اس کو عین کے) رفع کے ساتھ نقل کیا ہے، (پس حفص کیلئے مَتَاعَ نصب سے ہے)۔

وَاِسْکَانُ قِطْعًا (دُ)وْنَ (رَ)یْبٍ (وُ)رُوْدُهٗ ۷۴۷ وَفِیْ بَاءِ تَبْلُوا التَّاءُ (شَـ)ـاعَ تَنَزُّلَا

اور قِطْعًا (مِّنَ الَّیْلِ ع ۳ کی طاء) کا اسکان جو ہے دُوْنَ رَیْبٍ (والے مکی کسائی کے لئے) شک سے خالی ہے وُرُوْدُهٗ: اسکا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) وارد ہونا، (پس باقی کیلئے طاء کے فتحہ سے ہے جو اسکان کی ضد سے نکلا)۔ اور (هُنَالِكَ) تَبْلُوْا کی باء (کی جگہ) میں تاء شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہوگئی ہے نازل ہونے کے اعتبار سے، (پس ان کیلئے تَتْلُوْا تاء سے اور باقی کیلئے تَبْلُوْا باء سے ہے)۔

وَیَا لَا یَهِدِّیْ اکْسِرْ (صَـ)ـفِیًّا (وَّ)هَاهُ (نَـ)ـلْ ۷۴۸ وَاَخْفٰی (بَـ)ـنُوْ (حَـ)ـمْدٍ وَّ (خُـ)ـفِّفَ (شُـ)ـلْشُلَا

اور تو (اَمَّنْ) لَّا یَهِدِّیْ (اِلَّا ع ۴) کی یاء کو کسرہ دے صَفِیًّا (والے شعبہ کیلئے) پسندیدہ ہونے کی حالت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس کی ھاء کو (بھی کسرہ دے) نَلْ (والے پورے عاصم کیلئے، اور) تو سخی ہو۔ اور اختلاس سے پڑھا ہے (اس کی ھاء کو) بَنُوْ حَمْدٍ (والے قالون بصری کیلئے حق تعالیٰ کی) تعریف والوں نے۔ اور بلا تشدید پڑھا گیا ہے یہ (لَا یَهِدِیْ یعنی اس کا دال) شُلْشُلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ بلا تشدید ہونے کے سبب زبان پر) ہلکا ہے، (پس ① شعبہ کیلئے لَا یِهِدِّیْ یاء اور ھاء دونوں کے کسرہ اور دال کی تشدید سے ② حفص کیلئے لَا یَهِدِّیْ یاء کے فتحہ اور ھاء کے کسرہ اور دال کی تشدید سے ③ قالون بصری کیلئے لَا یَهَدِّیْ یاء کے فتحہ اور ھاء کے فتحہ کے اختلاس اور دال کی تشدید سے ④ قالون کے لئے دوسری وجہ میں لَا یَهْدِّیْ یاء کے فتحہ ھاء کے سکون اور دال کی تشدید سے، اور ناظم نے اس وجہ کو بیان نہیں کیا ⑤ ورش مکی شامی کیلئے لَا یَهَدِّیْ یاء کے فتحہ اور ھاء کے بھی کامل فتحہ اور دال کی تشدید سے ⑥ حمزہ کسائی کیلئے لَا یَهْدِیْ یاء کے فتحہ، ھاء کے سکون اور دال کی تخفیف سے۔

تعلیل: لَا یَهِدِّیْ اصل میں لَا یَهْتَدِیْ تھا، تاء کا دال میں ادغام کردیا اور ھاء کا کسرہ ادغام کی وجہ سے اجتماعِ ساکنین پیدا ہونے کی بناء پر ہے، اور چونکہ اِفْتِعَال کی تاء کی حرکت لازمی طور پر فتح ہے، اس لئے اس پر تنبیہ کرنے کی حاجت نہیں تھی، اور یاء کا فتحہ اس لئے کہ جن چار بابوں کی ماضی چارحرفی ہے، ان کے علاوہ دوسرے بابوں کے مضارع معروف میں علامت مضارع کا فتحہ ہی اصل ہے اور پیروی وجوبی نہیں تھی اور یاء کا کسرہ ھاء کے کسرہ کی مناسبت سے ہے، اور تشدید کے ساتھ ھاء کا سکون اس لئے ہے کہ ادغام اور وقف میں اجتماعِ ساکنین معاف ہے۔ اور تشدید کے ساتھ ھاء کا فتحہ یا تو اس لئے ہے کہ تاء کا فتحہ ھاء کی طرف نقل اس لئے ہوگیا ہے کہ تاء کی حرکت پر تنبیہ ہو جائے، یا اس لئے ہے کہ تاء تو بلا نقل ساکن ہوکر مدغم ہوگئی، پھر فتحہ کے خفیف ترین حرکت ہونے کے سبب اجتماعِ ساکنین کے باعث ھاء پر فتحہ آگیا۔ جیسا کہ الٓمّٓ اللّٰهُ کی میم پر آیا ہے۔ اور اختلاس میں اصل اور اجتماعِ ساکنین دونوں کی رعایت ہے، اسی لئے قالون بصری کو بَنُوْ حَمْدٍ یعنی تعریف والا فرمایا ہے۔

وَلٰكِنْ خَفِيْفٌ وَّارْفَعِ النَّاسَ عَنْهُمَا ۷۴۹ وَخَاطَبَ فِيْهَا يَجْمَعُوْنَ (لَهُ (مُـ)ـلَا

وَلٰكِنَّ (النَّاسَ ع ۵ کا پہلا نون) بلا تشدید (اور کسرہ والا) ہے۔ اور رفع دے تو اَلنَّاسَ (کے سین) کو (بھی) انہیں دونوں (یعنی حمزہ کسائی) کیلئے، (جن کی رمز ابھی شُلْشُلَا میں گزری)۔ اور خطاب (کی تاء) والا ہوگیا ہے اس (سورۃ یونس ع ٦) میں (خَيْرٌ مِّمَّا) يَجْمَعُوْنَ لَهُ مُلَا (والے ہشام ابن ذکوان یعنی پورے شامی کیلئے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس (خطاب) کیلئے چادریں (یعنی دلائل) ہیں، (پس باقی کیلئے غیب کی یاء ہے۔ اور یہاں فِیهَا صرف تاکید کیلئے ہے)۔

وَيَعْزُبُ كَسْرُ الضَّمِّ مَعْ سَبَإٍ (رَ)سَا ۷۵۰ وَأَصْغَرَ فَارْفَعْهُ وَأَكْبَرَ (فَـ)يْصَلَا

اور (یونس ع ۷ کا وہ وَمَا) يَعْزُبُ جو سبا (ع ۱ کے لَا يَعْزُبُ) سمیت ہے (اس کی زاء کے) ضمہ کے بجائے کسرہ رَسَا (والے کسائی کیلئے) ثابت ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے يَعْزِبُ اور باقی کیلئے ضمہ ہے)۔ اور (اس یونس ع ۷ ہی میں وَلَا) أَصْغَرَ (مِنْ ذٰلِكَ) اور (وَلَا) أَكْبَرَ (کی راء) کو تو رفع دے فَيْصَلَا (والے حمزہ کیلئے) اس حال میں کہ تو (اس رفع کی ضد نصب کا یہاں یونس ع ۷ ہی میں) حکم کرنے والا ہو، (پس باقی کیلئے نصب ہے۔ عَزَبَ: نَصَرَ اور ضَرَبَ دونوں سے آتا ہے)۔

مَعَ الْمَدِّ قَطْعُ السِّحْرِ (حُـ)كْمٌ تَبَوَّآ ۷۵۱ بِيَا وَقْفُ حَفْصٍ لَمْ يَصِحَّ فَيُحْمَلَا

قَطْعُ السِّحْرِ: (مَا جِئْتُمْ بِهِ) السِّحْرُ (ع ۸) کا (ہمزہ وصلی سے پہلے ہمزہ) قطعی (مفتوح کی زیادتی) سے پڑھنا، مَعَ الْمَدِّ: اس حال میں کہ (وہ ہمزہ) مد (لازم) سمیت ہے، حُكْمٌ (والے بصری کیلئے) یہ (ہمزہ قطعی اس لفظ کے احکام میں سے ایک) حکم ہے (اور اس میں ان کیلئے هَمْزَتَيْنِ مِنْ كِلْمَةٍ والے احکام بھی جاری ہوں گے۔ باقیین کیلئے حفص کی طرح ایک ہمزہ وصلی سے ہے)۔ اور (أَنْ) تَبَوَّآ (ع ۹) جو ہے (اس پر ہمزہ کے بجائے) حفص کا یاء سے وقف کرنا (نقل کی رو سے) صحت کو نہیں پہنچا تاکہ وہ نقل کیا جائے، (گو بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ حفص اس پر یاء سے وقف کرتے تھے، مگر یہ کسی بھی طریق سے ثابت نہیں، لہٰذا حفص کیلئے وقف ہمزہ اور اس کی تحقیق کے ساتھ کرنا چاہیئے)۔

وَتَتَّبِعَنِ النُّونُ خَفَّ (مَـ)دًا (وَ)مَا جَ بِالْفَتْحِ وَالْإِسْكَانِ قَبْلُ مُثَقَّلَا ۷۵۲

اور (وَلَا) تَتَّبِعَنِّ (ع ۹) جو ہے (اس کا) نون ہلکا (اور بلا تشدید) ہوگیا ہے، مَدًا (والے ابن ذکوان کیلئے) درازی کے اعتبار سے (یعنی نون کی تشدید کی وجہ سے جو مد لازم ہونا تھا وہ نہیں ہوگا)، وَمَاجَ: اور یہ (تَتَّبِعَنِ ابن ذکوان ہی کیلئے) مضطرب ہوگیا ہے (دوسری وجہ میں باء کے) فتحہ اور (تاء کے اس) اسکان کے ساتھ ہو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو (اس فتحہ سے) پہلے ہے (نون کے) مشدد ہونے کی حالت میں۔

شرح: یعنی ابن ذکوان کے لئے وَلَا تَتَّبِعَآنِّ میں دو وجوہ ہیں:۔ [۱] وَلَا تَتَّبِعْنِ تار کی تشدید اور فتحہ اور بار کے کسرہ اور نون کی تخفیف سے، یہ وجہ پہلے مصرع سے نکلی۔ [۲] وَمَاجَ...الخ میں ہے کہ وَلَا تَتْبَعَآنِّ تار کے سکون اور تخفیف اور بار کے فتحہ اور نون کی تشدید اور مد لازم سے، یہ دوسری وجہ نقلاً صحیح نہیں، اس کو اختیار نہیں کیا جائے گا اور باقی کیلئے حفص کی طرح وَلَا تَتَّبِعَآنِّ ہے۔

وَفِی اَنَّهُ اکْسِرْ (شَـ)افِیًا وَّبِنُوْنِهِ ۷۵۳ وَيَجْعَلُ (صِـ)ـف وَالْخِفُّ نُنْجِ (رِ)ضًی (عُـ)ـلَا

اور (قَالَ اٰمَنْتُ) اِنَّهٗ (ع ۹ کے ہمزہ) میں تو کسرہ واقع کر شَافِیًا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو شفا دینے والا ہے، (پس ان کیلئے اِنَّهٗ ہے ہمزہ کے کسرہ سے، باقی کیلئے اَنَّهٗ ہمزہ کے فتحہ سے)۔ اور وَنَجْعَلُ (الرِّجْسَ ع ۱۰) بِنُوْنِهٖ اپنے نون کے ساتھ ہے صِفْ (والے شعبہ کیلئے)، تو (اس نون کو) بیان کر دے اور باقین کے لئے وَيَجْعَلُ ہے یار سے۔ اور (عَلَيْنَا) نُنْجِ (الْمُؤْمِنِيْنَ ع ۱۰ کے نون کو سکون اور جیم) کی تخفیف سے پڑھنا رِضًی عُلَا (والے کسائی حفص کیلئے) پسندیدہ ہے بلندیوں کے اعتبار سے، (پس باقی کیلئے نُنَجِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ہے، دوسرے نون کے فتحہ اور جیم کی تشدید سے)۔

وَذَاكَ هُوَ الثَّانِی وَنَفْسِیَ یَاؤُهَا ۷۵۴ وَرَبِّیَ مَعْ اَجْرِیَ وَاِنِّیَ وَلِیَ حُلَا

اور (وَيَجْعَلُ کے بعد) یہ (نُنْجِ) دوسرا ہے (جو نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ میں ہے، نہ کہ پہلا جو ثُمَّ نُنَجِّیْ ہے اس میں ساتوں کے لئے تشدید ہے)۔ اور اس (سورۃ) کی (اضافت کی) یارات [۱] نَفْسِیَ (اِنْ اَتَّبِعُ ع ۲) اور [۲] رَبِّیَ (اِنَّهٗ ع ۵) اور [۳] اِنِّیَ (اَخَافُ ع ۲) اور [۴] لِیَ (اَنْ اُبَدِّلَهٗ ع ۲ کی ایسی یارات) ہیں، جو [۵] (اِنْ) اَجْرِیَ (اِلَّا ع ۸ کی یار) کے ساتھ ہیں، (اور یہ پانچوں یارات) زیوروں والی ہیں، (ان میں سے نمبر ایک دو میں مدنی بصری کے لئے اور نمبر تین میں مدنی بصری شامی حفص کیلئے اور نمبر چار و پانچ میں مدنی مکی بصری کے لئے فتحہ ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ هُودَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَاِنِّیٓ لَکُمْ بِالْفَتْحِ (حَقُّ) (رُ)وَاتِہٖ ۷۵۵ وَبَادِیَ بَعْدَ الدَّالِ بِالْهَمْزِ (حُـ)لِّلَا

اور اَنِّیٓ لَکُمْ (نَذِیْرٌ ع ۳ ہمزہ کے) فتحہ کیساتھ ہوکر حَقُّ رُوَاتِہٖ (والے مکی بصری کسائی کیلئے) اپنے راویوں کا حق ہے، (باقی کیلئے اِنِّیٓ کسرہ سے ہے)۔ اور بَادِیَ (الرَّأْیِ ع ۳) دال کے بعد یاء کے بجائے ہمزہ کے ساتھ حُلِّلَا (والے بصری کیلئے) حلال کر دیا گیا ہے، (پس ان کیلئے بَادِئَ الرَّأْیِ ہے اور باقی کیلئے حفص کی طرح ہمزہ کے بجائے یاء کیساتھ ہے۔ بَادِئَ ہمزہ والا بَدَأَ یَبْدَأُ سے ہے اور اَوَّلَ الرَّأْیِ کے معنیٰ میں ہے۔ اور یاء والا بَدَا یَبْدُوْا سے ہے بمعنیٰ ظَهَرَ اَیْ ظَاهِرُ الرَّأْیِ اور اسکا نصب مصدر ہونے کی بناء پر ہے)۔

وَمِنْ کُلٍّ نَوِّنْ مَّعْ قَدْ اَفْلَحَ (عَـ)الِمًا ۷۵٦ فَعُمِّیَتِ اضْمُمْهُ وَثَقِّلْ (شَـ)ـذًا (عَـ)ـلَا

اور مِنْ کُلٍّ (زَوْجَیْنِ ع ۴ کے لام) کو تو تنوین دے جو قَدْ اَفْلَحَ (الْمُؤْمِنُوْنَ ع ۲ کے مِنْ کُلٍّ) سمیت ہے عَالِمًا (والے حفص کیلئے قراءۃ کا) جاننے والا ہونے کی حالت میں، (پس ان کیلئے مِنْ کُلٍّ ہے تنوین سے باقی کیلئے ترکِ تنوین سے مِنْ کُلِّ۔ اور) فَعُمِّیَتْ (عَلَیْکُمْ ع ۳ کے عین) کو (اسی طرح) ضمہ دے اور (میم کو) تشدید سے پڑھ شَذًا عَلَا (والے حمزہ کسائی حفص کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ ایسی) خوشبو والا ہے جو بلند ہوگئی ہے، (پس باقی کیلئے فَعَمِیَتْ عَلَیْکُمْ صیغہ معروف بلا تشدید اور تنوین کی صورت میں کُلٌّ کا مضاف الیہ مقدر ہے اَیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یعنی ہر چیز میں سے)۔

وَفِیْ ضَمِّ مَجْرٖىهَا سِوَاهُمْ وَفَتْحُ یَا ۷۵۷ بُنَیَّ هُنَا (نَـ)ـصٌّ وَّفِی الْکُلِّ (عُـ)ـوِّلَا

سِوَاهُمْ اور ان (شَذًا عَلَا والے حمزہ کسائی) کے سوا (سب) مُجْرٖىهَا (ع ۴ کے میم) کے ضمہ پر ہیں، (پس حفص حمزہ کسائی کیلئے میم کا فتحہ ہے۔ اور اس کی راء میں ان تینوں کیلئے امالہ محضہ بھی ہے جو باب الامالہ میں بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے)۔ اور یٰبُنَیَّ (کی یاء) کا فتحہ یہاں (ھود ع ۴ میں) نَصٌّ (والے عاصم کے لئے) منصوص ہے، اور (اس یٰبُنَیَّ کے) سب (کلمات) میں (جو چھ ہیں:۔ ① ھود ع ۴ ② یوسف ع ۱ ③ تا ⑤ لقمان ع ۲ ⑥ صٰفّٰت ع ۳ میں) عُوِّلَا (والے صرف حفص کیلئے یاء کے فتحہ پر) اعتماد کیا گیا ہے۔

وَاٰخِرُ لُقْمٰنٍ يُّوَالِيْهِ اَحْمَدٌ ۷۵۸ وَسَكَّنَهٗ (زَ)اكٍ وَّشَيْخُهٗ الْاَوَّلَا

اور لقمان (ع ۲) کے آخری (یعنی تیسرے یٰبُنَیَّ کے فتحہ) میں موافقت کرتے ہیں ان (حفص) کی احمد (بزی پس اس میں حفص بزی دونوں کیلئے فتحہ ہے)۔ اور ساکن پڑھا ہے اس (لقمان کے آخری یٰبُنَیَّ کی یاء) کو زَاكٍ (والے قنبل) نے اور ان (قنبل) کے شیخ (ابن کثیر) نے (ساکن پڑھا ہے اس لقمان کے سب سے) پہلے (یٰبُنَیَّ کی یاء) کو، (پس ① شعبہ کیلئے ھود ع ۴ میں یٰبُنَیَّ یاء کے فتحہ سے اور باقی پانچ میں یٰبُنَیِّ یاء کے کسرہ سے ② حفص کیلئے چھیوں میں یاء کا فتحہ ③ بزی کیلئے لقمان ع ۲ کے پہلے میں یٰبُنَیْ ہے یاء کے سکون سے بلا تشدید، تیسرے میں یٰبُنَیَّ ہے فتحہ سے اور باقی چار میں یٰبُنَیِّ ہے یاء کے کسرہ سے ④ قنبل کیلئے لقمان کے پہلے اور آخری میں یٰبُنَیْ یاء کے سکون سے اور باقی چار میں یاء کے کسرہ سے ⑤ باقی سب کیلئے سب جگہ یاء کے کسرہ سے۔

وَفِيْ عَمَلٌ فَتْحٌ وَّرَفْعٌ وَّنَوِّنُوْا ۷۵۹ وَغَيْرُ ارْفَعُوْا اِلَّا الْكِسَائِيَّ ذَا الْمَلَا

اور (اِنَّهٗ) عَمَلٌ (غَيْرُ ع ۴) میں (میم کا) فتحہ اور (لام کا) رفع ہے۔ اور تنوین دو (اس لام کو ان سب کیلئے) اور غَيْرُ (کی راء) کو رفع دو ذَا الْمَلَا اِلَّا الْكِسَائِيَّ: اشراف (شیوخ) والے کسائی کے سوا، (پس چھ کیلئے اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ حفص کی طرح اور کسائی کیلئے اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔ (اَلْكِسَائِيَّ اسم صریح کے ساتھ ذَا کا ذال اور اَلْمَلَا کا ہمزہ رمزیں نہیں بن سکتے)۔

وَتَسْئَلْنِ خِفُّ الْكَهْفِ (ظِـ)ـلٌّ (حِـ)ـمًى وَّهَا ۷۶۰ هُنَا (غُـ)ـصْنُهٗ وَافْتَحْ هُنَا نُوْنَهٗ (دَ)لَا

اور (وہ فَلَا) تَسْئَلْنِيْ جو کہف (ع ۹) کا (نون کی) تخفیف والا ہے ظِلٌّ حِمًى (والے مکی کوفیین بصری کیلئے) حفاظت کا سایہ ہے، (باقی نافع شامی کے لئے نون کی تشدید ہے)۔ وَهَا هُنَا: اور یہاں (فَلَا تَسْئَلْنِ ھود ع ۴ جس میں نون کی تخفیف ہے) غُصْنُهٗ (والے بصری کوفیین کیلئے) اس (کہف کے فَلَا تَسْئَلْنِيْ) کی شاخ ہے اور باقی نافع مکی شامی کیلئے نون کی تشدید ہے)۔ وَافْتَحْ هُنَا... الخ: اور فتحہ دے یہاں اس (فَلَا تَسْئَلَنَّ) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نون ثقیلہ کو، دَلَا (والے مکی کیلئے) یہ (فتحہ خفیف ہونے کے سبب) کامیاب ہوگیا ہے۔ (اور چونکہ کہف میں یاء مرسوم ہے، اس لئے وہاں نون پر فتحہ نہیں آسکتا)۔

شعوم: [۱] فَلَا تَسْئَلْنِ نہی ہے، اسی لئے اسکے لام پر جزم ہے۔ اس میں اگر نون بلا تشدید ہو تو لام ساکن ہوگا اور اگر نون مشدد ہو تو لام مفتوح ہوگا۔ [۲] آخر میں یاء زائدہ ہے جو ھود میں تو غیر مرسوم اور کہف میں مرسوم ہے، اسکے حذف واثبات کا حکم "باب الیاءات الزوائدۃ" میں بیان ہوا ہے، وہاں دیکھیں۔

فَلَا تَسْئَلْنِ : ھود میں یاء کی رسم کے بغیر ہے

شمار	اسماء قراء	ضبط	تصریح
۱	قالون، شامی	فَلَا تَسْئَلَنِّ	لام مفتوح، نون مکسور مشدد یاء کے بغیر
۲	ورش، وقفاً ورش، وصلاً	فَلَا تَسْئَلَنِّ فَلَا تَسْئَلَنِّيْ	لام مفتوح، نون مشدد یاء کے بغیر مثل قالون کے۔ لام مفتوح اور تشدید اور یاء سے[1]
۳	مکی وصلاً	فَلَا تَسْئَلَنَّ	لام مفتوح، نون مشدد مفتوح یاء کے بغیر
۴	ابوعمرو بصری وصلاً ابوعمرو بصری وقفاً	فَلَا تَسْئَلْنِيْ فَلَا تَسْئَلْنْ	لام ساکن، نون مکسور مخفف مع اثبات یاء ساکنہ۔ لام ساکن، نون کی تخفیف اور وقفی سکون سے
۵	کوفیین (حالین میں)	فَلَا تَسْئَلْنِ	لام ساکن، نون مخفف یاء کے بغیر

فَلَا تَسْئَلْنِيْ : کہف میں یاء کی رسم کیساتھ ہے

شمار	اسماء قراء	تلفظ	تصریح
۱	نافع، ہشام	فَلَا تَسْئَلَنِّيْ	لام مفتوح، نون مکسور مشدد مع اثبات یاء
۲	ابن ذکوان وجہ اول ابن ذکوان وجہ دوم	فَلَا تَسْئَلَنِّيْ فَلَا تَسْئَلَنِّ	مثل نافع وہشام، (حالین میں) لام مفتوح، نون مکسور مشدد، یاء کے حذف سے
۳	مکی، بصری، کوفیین (حالین میں)	فَلَا تَسْئَلْنِيْ	لام ساکن، نون مکسور مخفف، اثبات یاء

[1] اور وقفاً سب کیلئے سکون ہے، خواہ وقف تشدید سے ہو یا تخفیف سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَوْمِئِذٍ مَّعْ سَالَ فَافْتَحْ (اَ)تٰى (رِ)ضًى ٧٦١ وَفِي النَّمْلِ (حِصْنٌ) قَبْلَهُ النُّوْنُ (ثـ)مَّلَا

اور (یہاں ھود ع ٦ کے اس وَمِنْ خِزْيِ) يَوْمِئِذٍ (کے میم) کو فتحہ دے جو سَالَ (معارج ع ١ کے مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ کے فتحہ) سمیت ہے، اَتٰى رِضًى (والے نافع کسائی کیلئے) یہ فتحہ آیا ہے پسندیدہ ہوکر، (پس ان دو کیلئے يَوْمَئِذٍ میم کے فتحہ سے اور باقی کیلئے میم کے کسرہ سے ہے)۔ اور نمل (ع ٧ کے يَوْمَئِذٍ) میں حِصْنٌ (والے نافع کوفیین کیلئے میم کا فتحہ حفاظت کا) قلعہ ہے، (پس ان کیلئے يَوْمَئِذٍ میم کے فتحہ سے اور باقی کیلئے يَوْمِئِذٍ میم کے کسرہ سے ہے)۔ اس (يَوْمَئِذٍ) سے پہلے (فَزَعٍ میں) نون (تنوین بھی) ہے، ثَمَّلَا (والے کوفیین کیلئے) اس (تنوین) نے (يَوْمَ کو) درست کر دیا ہے۔

حل: پس ھود و معارج میں ① نافع کسائی کیلئے میم کا فتحہ ہے جو صرف بنائی ہے۔ ② باقی کیلئے يَوْمِئِذٍ جر سے، اور یہ صرف اعرابی ہے۔ نمل میں ① نافع کیلئے فَزَعِ يَوْمَئِذٍ ترکِ تنوین اور میم کے فتحہ سے اور یہ فتحہ صرف بنائی ہے۔ ② مکی بصری شامی کیلئے فَزَعِ يَوْمِئِذٍ ترکِ تنوین اور میم کے جر سے، جو اعرابی ہے اور مضاف الیہ ہونے کی بناء پر ہے۔ ③ کوفیین کیلئے فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ تنوین اور میم کے فتحہ سے۔ اور یہ فتحہ عاصم حمزہ کیلئے اعرابی ہے اور کسائی کیلئے اعرابی بھی ہو سکتا ہے اور بنائی بھی۔

ثَمُوْدَ مَعَ الْفُرْقَانِ وَالْعَنْكَبُوْتِ لَمْ ٧٦٢ يُنَوَّنْ (عَـ)لٰى (فَـ)صْلٍ وَّفِي النَّجْمِ (فُـ)صِّلَا

(يَوْمَئِذٍ کے بعد وہ اِنَّ) ثَمُوْدَا (ھود ع ٦) جو فرقان (ع ٤) اور عنکبوت (ع ٤ کے وَثَمُوْدَا) سمیت ہے، یہ تنوین نہیں دیا گیا عَلٰى فَصْلٍ (والے حفص حمزہ کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (ثَمُوْدَا بلا تنوین حق و باطل میں) جدائی کر دینے والے (صحیح قول) پر ہے۔ اور نجم (ع ٣) میں فُصِّلَا نَمَا (یا فُصِّلَا نَمَا والے حمزہ اور پورے عاصم کیلئے) یہ (وَثَمُوْدَا تنوین کے بغیر) مفصل بیان کیا گیا ہے (یا فضیلت دیا گیا ہے، نیز) یہ (ترکِ تنوین چاروں میں) بلند ہوگیا ہے (نَمَا اگلے شعر میں ہے۔ باقی کیلئے ثَمُوْدًا ہے تنوین سے، پس ① شعبہ کیلئے اول کے تین میں ثَمُوْدًا ہے تنوین سے، اور نجم میں ترکِ تنوین سے وَثَمُوْدَا ② حفص حمزہ کیلئے چاروں میں ثَمُوْدَا ہے ترکِ تنوین سے ③ باقی کیلئے چاروں میں تنوین سے ثَمُوْدًا اور يَوْمَئِذٍ کے بعد کہنے سے اِلٰى ثَمُوْدَ نکل گیا جو سب کیلئے بلا تنوین ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(نَـهُـمَا لِثَمُوْدٍ نَوِّنُوْا وَاخْفِضُوْا (رِ)ضًى ۷۶۳ وَيَعْقُوْبُ نَصْبَ الرَّفْعِ (عَـ)ـنْ (فَـ)ـاضِلٍ (كَـ)ـمَلَا

(نَمَا کا تعلق ما قبل سے ہے۔ اور اَلَا بُعْدًا) لِّثَمُوْدٍ (ع ۶ کے دال) کو ایسا تنوین دو اور جر دو رِضًى (والے کسائی کیلئے) جو (اصالت کے سبب) پسندیدہ ہے (اور باقی کیلئے لِثَمُوْدَ ہے ترکِ تنوین اور فتحہ سے، پس پہلے چار میں تنوین والے الف سے اور ترکِ تنوین والے الف کے بغیر دال پر وقف کریں گے)۔ اور يَعْقُوْبَ (قَالَتْ ع ۷ یعنی اسکی بار کے) رفع کے بجائے نصب عَنْ فَاضِلٍ كَمَلَا (والے حفص حمزہ شامی کیلئے اس) فاضل (سیبویہ) سے ہے جس نے (قراءات کو اور کلام عرب کے اسلوب کو) محفوظ کیا ہے، (پس باقی کیلئے يَعْقُوْبُ بار کے رفع سے ہے)۔

هُنَا قَالَ سِلْمٌ كَسْرُهُ وَسُكُوْنُهُ ۷۶۴ وَقَصْرٌ وَّفَوْقَ الطُّوْرِ (شَـ)ـاعَ تَنَزُّلَا

(اور) یہاں (ھود ع ۷ میں) قَالَ سِلْمٌ (یعنی) اس (کے سین) کا کسرہ اور اس (کے لام) کا سکون اور الف کا حذف شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہوگیا ہے تَنَزُّلَا: نازل ہونے کے اعتبار سے، وَفَوْقَ الطُّوْرِ: اور طور کے اوپر (والی ذٰریٰت ع ۲ میں بھی، پس ان کے لئے دونوں جگہ قَالَ سِلْمٌ اور باقی کیلئے سَلٰمٌ ہے۔ اور سِلْمٌ سَلٰمٌ دونوں ہم معنیٰ ہیں جیسے حِلٌّ حَلَالٌ، اور حِرْمٌ حَرَامٌ)۔

وَفَاسْرِ اَنِ اسْرِ الْوَصْلُ (اَ)صْلٌ (دَ)نَا وَهَا ۷۶۵ هُنَا (حَقٌّ) اِلَّا امْرَاَتُكَ ارْفَعْ وَاَبْدِلَا

اور فَاَسْرِ (ھود ع ۷، حجر ع ۵، دخان ع ۱ اور) اَنْ اَسْرِ (طٰہٰ ع ۴ وشعراء ع ۴ ان دونوں میں ہمزہ قطعی کے بجائے) وصلی پڑھنا اَصْلٌ دَنَا (والے نافع مکی کیلئے ایسی) اصل ہے جو (ہم سے) قریب ہوگئی ہے، (پس ان کیلئے پانچوں جگہ فَاسْرِ اور اَنِ اسْرِ ہے، فاء اور نون کے بعد والے ہمزہ وصلی کے حذف اور نون کے کسرہ سے اور باقی کیلئے فَاَسْرِ، اَنْ اَسْرِ ہے، ہمزہ قطعی اور اسکے فتحہ اور نون کے سکون سے۔ اور یہاں (ھود ع ۷ میں) اِلَّا امْرَاَتَكَ (کی تاء) کو رفع دے، حَقٌّ (والے مکی بصری کے لئے) یہ (رفع) حق ہے، (پس حَقٌّ جملہ معترضہ ہے) اور (رفع کی صورت میں اس اِلَّا امْرَاَتُكَ کو اَحَدٌ سے) ضرور بدل بنا دے (یعنی اِمْرَاَتُكَ کا رفع اَحَدٌ سے بدل ہونے کی بناء پر ہے اور باقیین کیلئے نصب اسی اَحَدٌ سے مستثنیٰ ہونے کی بناء پر ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِي سَعِدُوْا فَاضْمُمْ (صِحَابًا) وَّسَلْ بِهٖ ٧٦٦ وَخِفُّ وَإِنْ كُلًّا (إِ)لٰى (صَفْوِهٖ (دَ)لَا

اور سُعِدُوْا (ع ۹ کے سین) میں ضمہ واقع کر، تو صِحَابًا (والے حفص حمزہ کسائی کیلئے) ساتھیوں والا ہونے کی حالت میں، (پس باقی کیلئے سَعِدُوْا فتحہ سے ہے)، اور تو اس (ضمہ) کی (توجیہ کی) بابت (شیوخ سے) سوال کر۔ اور (وَ) اِنْ کُلًّا (لَمَّا ع ۱۰ کے نون) کی تخفیف نے اِلٰی صَفْوِهٖ دَلَا (والے نافع شعبہ مکی کیلئے) اپنی صفائی کی طرف ڈول ڈالا ہے، (پس ان کیلئے وَاِنْ کُلًّا کا نون مخفف اور باقی کیلئے مشدد ہے وَاِنَّ کُلًّا لَمَّا)۔

وَفِيهَا وَفِي يٰسِينَ وَالطَّارِقِ الْعُلٰى ٧٦٧ يُشَدِّدُ لَمَّا (كَـ)امِلٌ (نَّـ)صَّ (فَـ)اعْتَلَا

اور اس (سورہ ھود ع ۱۰) میں اور لیٰسٓ (ع ۲) اور طارق (تینوں) میں جو بلندی والی ہیں، تشدید سے پڑھتا ہے لَمَّا (کے میم) کو، كَامِلٌ نَّصَّ فَاعْتَلَا (والے شامی عاصم حمزہ کیلئے) وہ کامل (قاری) جس نے (اس تشدید کی) تصریح کی ہے، سو (اس تصریح کے سبب) وہ (قاری) بلند ہوگیا ہے۔

وَفِي زُخْرُفٍ (فِـ)ي (نَـ)صٍّ (لُـ)سْنٍ بِخُلْفِهٖ ٧٦٨ وَيَرْجِعُ فِيهِ الضَّمُّ وَالْفَتْحُ (إِ)ذْ (عَـ)لَا

اور زخرف (ع ۳) میں (لَمَّا کی تشدید) فِي نَصٍّ (والے حمزہ عاصم کیلئے بلا خلف اور) لُسْنٍ (والے ہشام کیلئے) ان کے خلف کیساتھ ہوکر فصیح قاریوں کی تصریح میں ہے۔ (پس زخرف میں ① حمزہ عاصم کیلئے لَمَّا تشدید سے۔ ② ہشام کیلئے خلف یعنی تشدید وتخفیف دونوں ہیں۔ ③ باقی کیلئے لَمَا تخفیف سے)۔ اور یُرْجَعُ (الْاَمْرُ ع ۱۰) جو ہے، اس میں (یاء کا) ضمہ اور (جیم کا) فتحہ ہے، اِذْ عَلَا (والے نافع حفص کیلئے)۔ اس لئے کہ یہ (لفظ ضمہ وفتحہ کیساتھ) بلند ہوگیا ہے۔ (پس باقی کیلئے یَرْجِعُ ہے، فتحہ وکسرہ سے)۔

خلاصہ: [1] ھود ع ۱۰ میں ① مدنی مکی کیلئے وَاِنْ کُلًّا لَمَا نون ومیم دونوں کی تخفیف سے۔ ② شعبہ کیلئے وَاِنْ کُلًّا لَمَّا نون کی تخفیف اور میم کی تشدید سے۔ ③ بصری کسائی کیلئے وَاِنَّ کُلًّا لَمَا نون کی تشدید اور میم کی تخفیف سے۔ ④ شامی حفص حمزہ کیلئے وَاِنَّ کُلًّا لَمَّا نون اور میم دونوں کی تشدید سے۔ [2] لیٰس وطارق میں ① شامی عاصم حمزہ کیلئے لَمَّا تشدید سے۔ ② باقی کیلئے لَمَا تخفیف سے۔

توضیح: وَاِنَّ کی تشدید وتخفیف کا اختلاف صرف ھود والے میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَخَاطَبَ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ بِهَا وَأُ ۷۶۹ خِرَ النَّمْلِ (عِـ)لْمًا (عَمَّ) وَارْتَادَ مَنْزِلَا

اور (خطاب کی تاء والا ہوکر) مخاطب کیا ہے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ نے اس (سورہ ھود ع ۱۰) میں اور نمل کے آخری (ع ۷ میں)، عَمَّ عِلْمًا (والے مدنی شامی حفص کیلئے) عام ہوگیا ہے علم (والوں) کو۔ وَارْتَادَ: اور اس (علم) نے (اپنے ٹھہرنے کیلئے) تلاش کر لی ہے۔ (اہل اسلام کے سینوں میں) جگہ۔ (پس باقی کیلئے دونوں جگہ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ غیب کی یاء سے ہے)۔

وَيَا آتُهَا عَنِّيْ وَإِنِّيْ ثَمَانِيًا ۷۷۰ وَضَيْفِيْ وَلٰكِنِّيْ وَنُصْحِيَ فَاقْبَلَا

اور اس (سورۃ ھود) کی (اضافت کی) یاءات:۔ [۱] عَنِّيْ (اِنَّهٗ ع ۲) اور [۲] تا [۴] اِنِّيْ (اَخَافُ ع ۱ وع ۳ وع ۸ اور [۵] اِنِّيْ اَعِظُكَ ع ۴ اور [۶] اِنِّيْ اَعُوْذُ ع ۴ اور [۷] اِنِّيْ اِذًا ع ۳، [۸] اِنِّيْ اُشْهِدُ اللّٰهَ ع ۵ اور [۹] اِنِّيْ اَرٰىكُمْ ع ۸ کی)، اس حال میں کہ یہ (اِنِّيْ) آٹھ ہیں۔ اور [۱۰] ضَيْفِيْ (اَلَيْسَ ع ۷) اور [۱۱] وَلٰكِنِّيْ (اَرٰىكُمْ ع ۳) اور [۱۲] نُصْحِيْ (اِنْ اَرَدْتُّ ع ۳ کی)۔

شِقَاقِيْ وَتَوْفِيْقِيْ وَرَهْطِيْ عُدَّهَا ۷۷۱ وَمَعْ فَطَرَنْ اَجْرِيْ مَعًا تُحْصِ مُكْمِلَا

(اور) [۱۳] شِقَاقِيْ (اَنْ ع ۸) اور [۱۴] (وَمَا) تَوْفِيْقِيْ (اِلَّا ع ۸) اور [۱۵] اَرَهْطِيْ (اَعَزُّ ع ۸ کی) اور [۱۶] و [۱۷] (اس اِنْ) اَجْرِيَ (اِلَّا ع ۳ وع ۵ کی یاءات) ہیں، جو دو ہیں۔ اس حال میں کہ یہ (سترہ کی سترہ یاءات) [۱۸] فَطَرَنِيْ (اَفَلَا ع ۵ کی یاء) سمیت ہیں۔ فَاقْبَلَا (کی اصل فَاقْبَلَنْ ہے)۔ پس تو (ان اٹھارہ کی اٹھارہ یاءات کو) ضرور قبول (بھی کر لے، عُدَّهَا: (اور) تو ان کو شمار (بھی) کر لے، تُحْصِ: تو (ان سب کو) احاطہ میں لے لے گا، مُكْمِلَا: اس حال میں کہ تو (ان سب کی گنتی کو) کامل کرنے والا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَيٰاَبَتِ افْتَحْ حَيْثُ جَا لِابْنِ عَامِرٍ ۷۷۲ وَوَحِّدْ لِلْمَكِّيِّ اٰيٰتُ اِلْوِلَا

اور یٰاَبَتَ (کی تاء) کو تو فتحہ دے، یہ جس جگہ (بھی) آئے، ابن عامر کیلئے (پس ان کیلئے تاء کا فتحہ اور باقی کے لئے کسرہ ہے) اور واحد (کے صیغہ) سے پڑھا گیا ہے مکی کیلئے (لفظ) اٰیٰتٌ (لِّلسَّآئِلِیْنَ ع ۲، اس یٰاَبَتِ کی) نزدیکی والا۔ (پس ان کیلئے اٰیَۃٌ اور باقی کیلئے اٰیٰتٌ ہے)۔

فائدہ: اَلْوِلَآءِ کی قید سے مِنْ اٰیَۃٍ ع ۱۲ اور تِلْکَ اٰیٰتُ ع ۱ دونوں نکل گئے۔ اول بعید تر ہے، نیز رکوع ۱ والا ترتیب سے بھی نکل گیا ہے، اور دوسرا یٰاَبَتِ سے پہلے ہے۔ پہلا سب کیلئے واحد کے صیغہ سے اور دوسرا سب کیلئے جمع کے صیغہ سے ہے۔

غَیٰبٰتِ فِی الْحَرْفَیْنِ بِالْجَمْعِ نَافِعٌ ۷۷۳ وَتَاْمَنُنَا لِلْکُلِّ یُخْفٰی مُفَصَّلَا

غَیٰبٰتِ (الْجُبِّ ع ۲) کو (اس کے) دونوں کلموں میں جمع (کے صیغہ) سے (پڑھا ہے) نافع نے۔ (پس باقی کیلئے غَیٰبَتِ الْجُبِّ ہے) توحید کے سبب الف کے حذف سے۔ اور (لَا) تَاْمَنُنَا (ع ۲ کا پہلا نون) سب کیلئے اخفاء (یعنی روم) سے پڑھا جاتا ہے۔ اس حال میں کہ یہ (دوسرے نون سے بالکل) جدا کیا ہوا ہو۔ (یعنی روم کی صورت میں پہلے نون کو سب اظہار سے پڑھتے ہیں۔ پس مُفَصَّلَا میں اشارہ ہے کہ یُخْفٰی اپنے مشہور معنیٰ پر نہیں ہے۔

وَاَدْغَمَ مَعْ اِشْمَامِهِ الْبَعْضُ عَنْهُمْ ۷۷۴ وَنَرْتَعْ وَنَلْعَبْ یَاءُ (حِصْنٍ) تَطَوَّلَا

اور ادغام کیا ہے (اس کے پہلے نون کا) اس (نون) کے اشمام سمیت (ابن مجاہد جیسے) بعض (اہل ادا) نے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنۡهُمۡ: ان سب (قراء) کیلئے۔ (پس لَا تَاۡمَنَّا میں سب کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ [۱] لَا تَاۡمَنُنَا دونوں سے اور پہلے نون کے روم یعنی تہائی پیش سے، اور اس صورت میں نون کا اظہار ہے۔ اسی لئے دوسرے نون پر تشدید نہیں۔ [۲] لَا تَاۡمَنَّا ادغام اور تشدید سے غنہ کرتے ہوئے اشمام سے یعنی نون میں غنہ کرتے ہوئے ہونٹوں کو گول کر کے پیش کی طرف اشارہ بھی کرنا ہے، اور اسی کا نام اشمام ہے)۔ اور نَرۡتَعۡ اور نَلۡعَبۡ جو ہے (ان دونوں میں نون کے بجائے) حِصۡنٍ (والے نافع کوفیین کیلئے ایسے) قلعہ والے (قارئ) کی یاء ہے، جو دراز (اور اونچا) ہوگیا ہے۔ (پس ان کیلئے يَرۡتَعۡ، يَلۡعَبۡ ہے یاء سے۔ باقی کیلئے نون سے نَرۡتَعۡ، نَلۡعَبۡ ہے)۔

وَيَرۡتَعۡ سُكُوۡنُ الۡكَسۡرِ فِي الۡعَيۡنِ (ذُ)وۡ (حِـ)مًى ۷۷۵ وَبُشۡرٰى حَذۡفُ الۡيَاءِ (ثَـ)بۡتٌ وَّمُيِّلَا

اور يَرۡتَعۡ جو ہے (اس کے) عین میں سُكُوۡنُ الۡكَسۡرِ کسرہ کے بجائے سکون ذُوۡحِمًى (والے شامی کوفیین بصری کیلئے) حمایت والا ہے۔ اور يٰبُشۡرٰىَ جو ہے، (اس کی آخری یاء کا حذف) ثَبۡتٌ (والے کوفیین کیلئے) ثابت ہے۔ اور باقیین کیلئے آخری یاء اضافت مفتوح کے اثبات سے۔ اور (حمزہ کسائی کیلئے) یہ (یعنی اس کا الف) امالہ (محضہ) سے پڑھا گیا ہے۔

خلاصہ: [۱] نافع کیلئے يَرۡتَعِ وَيَلۡعَبۡ دونوں میں یاء اور اول میں عین کے کسرہ سے۔ [۲] مکی کیلئے نَرۡتَعِ وَنَلۡعَبۡ دونوں میں نون اور اول میں عین کے کسرہ سے۔ [۳] بصری شامی کیلئے نَرۡتَعۡ وَنَلۡعَبۡ دونوں میں نون اور عین کے سکون سے۔ [۴] کوفیین کیلئے يَرۡتَعۡ وَيَلۡعَبۡ دونوں میں یاء اور عین کے سکون سے ہے۔

تنبیہ: ناظم نے قنبل کیلئے وَفِيۡ نَرۡتَعِيۡ خُلۡفٌ زَكَا (شعر ۴۴۱) میں حالین میں خلف بیان کیا ہے، لیکن النشر، غیث النفع، عنایات رحمانی کی رو سے قنبل کیلئے اثبات یاء خلافِ طریق ہے۔

(شِـ)فَاءً وَّقَلِّلۡ (جِـ)هَبِذًا وَّكِلَاهُمَا ۷۷۶ عَنِ ابۡنِ الۡعَلَا وَالۡفَتۡحُ عَنۡهُ تَفَضَّلَا

شِفَاءً (والے حمزہ کسائی کیلئے) جو (امالہ) شفاء دینے والا ہے۔ (اس رمز کا تعلق ما قبل سے ہے)۔ اور تو تقلیل سے پڑھ (اس بُشۡرٰى کے الف کو) جِهَبِذًا (والے ورش کے لئے) اس حال میں کہ تو ماہر ہے۔ (یعنی تقلیل کو ماہرین کی طرح عمدگی سے ادا کرنا چاہیئے) اور یہ دونوں (یعنی محضہ و تقلیل بھی) ہیں (ابو عمرو) ابن العلاء سے۔ اور فتحہ ان (بصری) کیلئے افضل ہوگیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعوم: [۱] کوفیین کیلئے یٰبُشْرٰی (ع ۲) ہے، آخری یاء کے حذف سے۔ باقی کیلئے یٰبُشْرٰیَ ہے، آخری یاء اضافت کے اثبات سے۔ [۲] اصل قاعدہ کے موافق اسکے الف میں حمزہ کسائی کیلئے محضہ اور ورش کیلئے تقلیل اور بصری کیلئے اصل قاعدہ کے موافق محضہ ہے، لیکن ان کیلئے فتح بھی بیان کرنا مقصود تھا، اسلئے اشتباہ سے بچنے کیلئے سب کے اصول کا اعادہ فرمایا۔ اور بصری کیلئے محضہ تو اصل کے موافق ہے اور تقلیل اسلئے ہے کہ اسکا وزن فُعْلٰی ہے۔ پس اس میں دونوں حیثیتیں جمع ہیں۔ ان کیلئے فتح اَولٰی ہے پھر محضہ اور پھر تقلیل کا درجہ ہے۔

وَهَيْتَ بِكَسْرٍ (اَ)صَلُ (كُـ)ـفُؤٍ وَّهَمْزُهُ ۷۷۷ (لِـ)ـسَانٌ وَّضَمُّ التَّا (لِـ)ـوًى خُلْفِهٖ (دَ)لَا

اور هَيْتَ (لَكَ هاء کے) کسرہ سے ہے۔ اَصَلُ كُفُؤٍ (والے مدنی شامی کیلئے یہ کسرہ (جلیل القدر علماء کے) ہم پلہ (عالم) کی اصل ہے۔ اور اس (هِيْتَ) کا ہمزہ (بھی جو اس کی یاء کے بجائے ہے، لِسَانٌ: (ہشام کیلئے ایک) لغت ہے۔ اور (اس کی) تاء کا ضمہ جو ہے، لِوًی (والے ہشام کیلئے) اس (ضمہ) کے خلف کا جھنڈا۔ (اور) دَلَا (والے مکی کیلئے بلا خلف) کامیاب ہوگیا ہے۔

خلاصہ: [۱] مدنی ابن ذکوان کیلئے هِيْتَ هاء کے کسرہ پھر یاء ساکنہ اور تاء کے فتحہ سے۔ [۲] ہشام کیلئے هِئْتَ هاء کے کسرہ ہمزہ ساکنہ اور تاء کے فتحہ سے۔ [۳] ہشام ہی کیلئے دوسری وجہ هِئْتُ هاء کے کسرہ ہمزہ ساکنہ، تاء کے ضمہ سے، گو دانی نے اس کو صحیح کہا ہے لیکن یہ طریق کے خلاف ہے۔ [۴] مکی کیلئے هَيْتُ هاء کے فتحہ یاء ساکنہ پھر ضمہ سے۔ [۵] بصری کوفیین کیلئے هَيْتَ فتحہ یاء ساکنہ تاء کے فتحہ سے۔

وَفِيْ كَافَ فَتْحُ اللَّامِ فِيْ مُخْلِصًا (ثَـ)ـوٰى ۷۷۸ وَفِي الْمُخْلِصِيْنَ الْكُلِّ (حِـ)ـصْنٌ تَجَمَّلَا

اور کاف (ھایا مریم) میں (یعنی اس کے) مُخْلِصًا (وَّكَانَ ع ۴) میں لام کا فتحہ ثَوٰی (والے کوفیین کیلئے) دائم ہوگیا ہے۔ اور اَلْمُخْلَصِيْنَ (معرف باللّام کے) سب (کلمات) میں (جو آٹھ ہیں، یہی لام کا فتحہ) حِصْنٌ (والے نافع کوفیین کیلئے ایسا مضبوط) قلعہ ہے، جو خوبصورت ہوگیا ہے۔

خلاصہ: [۱] نافع کیلئے مُخْلِصًا اور اَلْمُخْلَصِيْنَ یعنی مریم ع ۴ میں لام کے کسرہ سے، اور لام تعریف والے آٹھوں میں فتحہ سے۔ [۲] مکی بصری شامی کیلئے سب میں لام کے کسرہ سے۔ [۳] کوفیین کیلئے سب میں فتحہ سے۔ اور لام تعریف کیساتھ لانے سے مُخْلِصِيْنَ وغیرہ سب نکل گئے، ان میں سب کیلئے کسرہ ہے۔ اور اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح مُخْلِصًا کیساتھ کاف کی قید سے زمرع اورع ۲ والا مُخْلَصًا نکل گیا، ان میں بھی سب کیلئے کسرہ ہے۔

مَعًا وَّصْلُ حٰشْ (حَـ)جَّ دَأْبًا لِّحَفْصِهِمْ ۷۷۹ فَحَرِّكْ وَخَاطِبْ يَعْصِرُوْنَ (شَـ)مَرْدَلَا

وَصْلُ حٰشْ (لِلّٰهِ) کا (شین کے بعد والے الف کے ساتھ) وصل کرنا، مَعًا اس حال میں کہ یہ (حٰشْ ع ۴ وع ۷ میں) دو (جگہ) ہے، حَجَّ (والے بصری کیلئے دلائل کے اعتبار سے) غالب ہوگیا ہے۔ (اور سِنِيْنَ) دَأْبًا (ع ۶ کے ہمزہ) کو ان (قرار) میں کے حفص کیلئے تو (فتحہ کی) حرکت دے (اور دَاَبًا پڑھ)۔ اور تو خطاب (کی تاء) سے پڑھ تَعْصِرُوْنَ ع ۶ کو شَمَرْدَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس حال میں کہ یہ (لفظ) ہلکا ہے۔

نغوم: [۱] بصری کیلئے حٰشْ لِلّٰهِ یعنی وصلاً شین کے بعد الف زیادہ کر کے اور وقفاً حٰشْ ہے شین کے بعد والے الف کے حذف سے۔ باقی کیلئے حالین میں الف کے حذف سے۔ [۲] حفص کیلئے دَاَبًا ہمزہ کے فتحہ سے باقی کیلئے دَأْبًا ہمزہ کے سکون سے۔ [۳] حمزہ کسائی کیلئے تَعْصِرُوْنَ خطاب سے باقی کیلئے غیب کی یاء سے۔

وَنَكْتَلْ بِيَا (شَـ)افٍ وَّحَيْثُ يَشَاءُ نُوْ ۷۸۰ نُ (دَ)ارٍ وَّحِفْظًا حٰفِظًا (شَـ)اعَ (عُـ)قَّلَا

اور (اَخَانَا) نَكْتَلْ (ع ۸) یاء کے ساتھ (ہوکر) شَافٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے قاری کو) شفاء دینے والا ہے (پس ان کیلئے يَكْتَلْ یاء سے اور باقی کیلئے نَكْتَلْ نون سے)۔ اور حَيْثُ يَشَآءُ (ع ۷) جو ہے، (اس میں) نون ہے (یعنی نَشَآءُ)، دَارٍ (والے مکی کیلئے قرارات کے) جاننے والے کا۔ (پس باقی کیلئے يَشَآءُ ہے۔ اور حَيْثُ کی قید سے مَنْ نَّشَآءُ ع ۷ وع ۹ نکل گیا جو اسکے بعد ہے اور (فَاللّٰهُ خَيْرٌ) حِفْظًا (ع ۸) جو ہے (اس میں) حٰفِظًا ہے، شَاعَ عُقَّلَا (والے حمزہ کسائی حفص کیلئے) یہ (حٰفِظًا) مشہور ہوگیا ہے عاقلوں (کی نقل) کی رو سے۔ (پس باقی کیلئے حِفْظًا ہے، الف کے حذف سے۔ یہ دونوں قراءتیں تلفظ یعنی باب استغناء سے نکلی ہیں۔ عُقَّلَا جمع عَاقِلٌ۔

وَفِتْيَتِهِ فِتْيَانِهِ (عَـ)نْ (شَـ)ذًا وَّرُدْ ۷۸۱ بِالْاِخْبَارِ فِيْ قَالُوْا اءِنَّكَ (دَ)غْفَلَا

اور (قَالَ) لِفِتْيَتِهِ (اجْعَلُوْا ع ۸) (اسکی جگہ میں) لِفِتْيَانِهِ (اجْعَلُوْا) ہے، عَنْ شَذًا (والے حفص حمزہ کسائی کیلئے) اس حال میں کہ یہ (لفظ) خوشبو سے (منقول) ہے۔ (باقی کیلئے لِفِتْيَتِهِ ہے اور یہ بھی باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استغنار سے ہے)۔ اور تو تلاش کر اخبار کے ذریعہ (یعنی کسرہ والے ایک ہمزہ سے) قَالُوْا ءَاِنَّكَ میں دَغْفَلًا (والے مکی کیلئے) وسعت والے عیش کو، (پس مکی کیلئے ایک ہمزہ سے اِنَّكَ اور باقی کیلئے ءَاِنَّكَ دو ہمزوں سے۔

وَيَايْئَسْ مَعًا وَّاسْتَيْئَسَ اسْتَيْئَسُوْا وَتَايْ ۷۸۲ ـئَسُوا اقْلِبْ عَنِ الْبَزِّىْ بِخُلْفٍ وَّابْدِلَا۔

اور (اس اِنَّهٗ لَا) يَايْئَسُ (ع ۱۰ اور اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ رعد ع ۴) کو مَعًا: جو دو جگہ ہے، اور (اِذَا) اسْتَيْئَسَ (الرُّسُلُ یوسف ع ۱۲ اور فَلَمَّا) اسْتَيْئَسُوْا (مِنْهُ ع ۱۰) اور (وَلَا) تَايْئَسُوْا (مِنْ رَّوْحِ ع ۱۰ ان پانچوں کلمات) کو (ایسے) قلب (مکانی) سے پڑھ (یعنی یاء ساکنہ کو ہمزہ کی جگہ لا کر فتحہ دے اور ہمزہ کو یاء کی جگہ لیجا کر ساکن کر دے) بزی سے، جو (ان کے) خلف کے ساتھ ہے۔ اور (قلب کے بعد پانچوں میں ہمزہ ساکنہ کو) ضرور (الف سے) بدل لے۔

خلاصہ: پانچوں میں بزی کے لئے دو وجوہ ہیں:۔ [۱] تسب کے بغیر حفص کی طرح۔ [۲] اِنَّهٗ لَا يَايَسُ اَفَلَمْ يَايَسِ الَّذِيْنَ، حَتّٰى اِذَا اسْتَايَسَ الرُّسُلُ، فَلَمَّا اسْتَايَسُوْا، وَلَا تَايَسُوْ مِنْ رَّوْحِ۔ قلب کے بعد ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے۔ اور قلب کے بعد ہمزہ کا ابدال واجب ہے۔ پس يَايْئَسُ ابدال کے بغیر پڑھنا درست نہیں۔

وَيُوْحٰى اِلَيْهِمْ كَسْرُ حَاءٍ جَمِيْعِهَا ۷۸۳ وَنُوْنٌ (عُـ)ـلًى يُوْحٰى اِلَيْهِ (شَـ)ـذًا (عَـ)ـلَا

اور (اِلَّا رِجَالًا) يُّوْحٰى اِلَيْهِمْ (یوسف ع ۱۲ و نحل ع ۶ و انبیاء ع ۱) جو ہے، جَمِيْعِهَا: اس کے سب (یعنی تینوں کلمات) کی، كَسْرُ حَآءٍ: حاء کا کسرہ اور (وہ) نون (جو ان تینوں کے شروع میں یاء کے بجائے ہے، عُلًى (والے حفص کیلئے اس کسرہ اور نون دونوں میں سے ہر ایک) بلندی والا ہے۔ (اور اِلَّا) يُوْحٰى اِلَيْهِ (انبیاء ع ۲) شَذًا عَلَا (والے حمزہ کسائی حفص کے لئے انہیں دونوں قیدوں نون اور کسرہ کے ساتھ ایسی) خوشبو ہے جو بلند ہوگئی ہے۔

خلاصہ: [۱] حفص کیلئے چاروں میں نُوْحِيْٓ ہے، نون اور حاء کے کسرہ پھر یاء ساکنہ سے۔ [۲] نافع کی بصری شامی شعبہ کیلئے چاروں میں يُوْحٰى ہے، یاء اور حاء کے فتحہ پھر الف سے۔ [۳] حمزہ کسائی کیلئے انبیاء میں حفص کی طرح اور باقی تین میں سَمَا شامی شعبہ کی طرح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: جَمِيعِ عموم کیلئے اور اِلَيْهِمْ اور اِلَيْهِ احتراز کیلئے ہے، جس سے دوسرے کلمات نکل گئے، البتہ شوریٰ ع ۱ والے کا اختلاف موقع پر بیان ہوگا۔

وَثَانِي نُنْجِي احْذِفْ وَشَدِّدْ وَحَرِّكَنْ ۷۸۴ كَـذَا (نَـ)لْ وَخَفِّفْ كُذِّبُوا (ثَـ)ابِتًا تَـلَا

اور فَنُنْجِيَ (مَنْ نَشَآءُ ع ۱۲) کے دوسرے (نون) کو حذف کر، اور (جیم کو) تشدید سے پڑھ، اور (اس کی یاء کو) ضرور (فتحہ کی) حرکت دے، كَذَا نَلْ (والے شامی عاصم کیلئے) تو اسی طرح (کی یعنی ان مقبولین جیسی نجات اور کامیابی) حاصل کر۔ (پس ان کیلئے فَنُجِّيَ ایک نون اور جیم کی تشدید اور یاء کے فتحہ سے، باقی کیلئے فَنُنْجِيْ ہے معروف کے صیغہ سے)۔ اور تو تخفیف سے پڑھ (قَدْ) كُذِبُوا (جَآءَهُمْ ع ۱۲ کی ذال) کو ثَابِتًا (والے کوفیین کے لئے)، اس حال میں کہ تو (نقل میں) ثابت (اور مضبوط) ہے۔ اس (كُذِبُوا) نے (فَنُنْجِيْ کی) پیروی کی ہے۔ (پس باقی کیلئے كُذِّبُوا تشدید سے ہے)۔

وَاِنِّيْ وَاِنِّي الْخَمْسُ رَبِّيْ بِاَرْبَعٍ ۷۸۵ اَرٰنِيْ مَعًا نَفْسِيْ لَيَحْزُنُنِيْ حُـلَا

اور [۱] اِنِّيْٓ (اُوْفِي الْكَيْلَ ع ۸ کی) اور (اس) [۲] و [۳] اِنِّيْ (اَرٰنِيْ ع ۵ [۴] اِنِّيْ اَرٰى ع ۶ [۵] اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ ع ۹ [۶] اِنِّيْٓ اَعْلَمُ ع ۱۱ کی) جو پانچ ہیں، (اور اس [۷]) رَبِّيْٓ اَحْسَنَ ع ۳ [۸] رَبِّيْ اِنِّيْ ع ۵ [۹] رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ ع ۷ [۱۰] رَبِّيْٓ اِنَّهٗ ع ۱۱ کی) جو چار (جگہ میں) ہے، (اور اس [۱۱]) اَرٰنِيْٓ اَعْصِرُ اور [۱۲] اَرٰنِيْٓ اَحْمِلُ ع ۵ کی) جو دو ہیں، (اور [۱۳]) نَفْسِيْ (اِنَّ النَّفْسَ ع ۷ اور [۱۴]) لَيَحْزُنُنِيْٓ (اَنْ ع ۲ کی چودہ کی چودہ یاءات) زیوروں والی ہیں۔

وَفِيْ اِخْوَتِيْ حُزْنِيْ سَبِيْلِيْ بِيْ وَلِيْ ۷۸۶ لَعَلِّيْ اٰبَآءِيْ اَبِيْ فَاخْشَ مَوْحَلَا

اور (اضافت کی یاءات [۱۵]) اِخْوَتِيْٓ (اِنَّ ع ۱۱ اور [۱۶] وَ) حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ع ۱۰ اور [۱۷]) سَبِيْلِيْٓ (اَدْعُوْٓا ع ۱۲ اور [۱۸] اَحْسَنَ) بِيْٓ (اِذْ ع ۱۱) اور ([۱۹] يَاْذَنَ) لِيْٓ (اَبِيْٓ ع ۱۰ اور [۲۰]) لَعَلِّيْٓ (اَرْجِعُ ع ۶ اور [۲۱]) اٰبَآءِيْٓ (اِبْرٰهِيْمَ ع ۵ اور [۲۲]) اَبِيْٓ (اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ ع ۱۰) میں (بھی) ہیں۔ پس تو ڈر کیچڑ میں گرنے (اور غلطی کرنے) سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

وَزَرْعٍ نَّخِيْلٍ غَيْرِ صِنْوَانٍ اَوَّلَا ۷۸۷ لَدٰى خَفْضِهَا رَفْعٌ (عَـ)لَا (حَـ)قُّهُ طُلَا

وَزَرْعٌ (اور وَ) نَخِيْلٌ (اور) غَيْرُ (اور وہ) صِنْوَانٌ جو پہلے موقع میں ہے، ان (چار کلمات) کے (عین، لام را، نون کے) جر (کی جگہ) میں رفع ہے۔ عَلَا حَقُّهُ (والے حفص مکی بصری کیلئے) بلند ہوگیا ہے اس (رفع) کا حق، گردن کے کناروں کے اعتبار سے۔ (باقی کیلئے چاروں میں رفع کی جگہ جر ہے)۔

وَذَكِّرْ تُسْقٰى عَاصِمٌ وَّابْنُ عَامِرٍ ۷۸۸ وَقُلْ بَعْدَهُ بِالْيَا نُفَضِّلُ (شُـ)لْشُلَا

اور تذکیر (کی یاء) سے پڑھا ہے یُسْقٰی کو عاصم اور ابن عامر نے۔ (پس باقی کیلئے تُسْقٰی ہے تانیث کی تاء سے) اور تو کہہ دے اس (یُسْقٰی) کے بعد یُفَضِّلُ یاء کیساتھ ہے شُلْشُلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس حال میں کہ تو (اسکے اختیار کرنے میں) جلدی کرنے والا ہو۔ (پس باقی کیلئے نُفَضِّلُ نون سے ہے۔ اور یُسْقٰی کے بعد کی قید سے یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ نکل گیا، جو اس سے پہلے ہے)۔

وَمَا كُرِّرَ اسْتِفْهَامُهُ نَحْوُ ءَاِذَا ۷۸۹ ءَاِنَّا فَذُو اسْتِفْهَامِ اِلْكُلُّ اَوَّلَا

اور وہ (موقع) کہ مکرر لایا گیا ہو استفہام اس (موقع) کا، جیسے ءَاِذَا (كُنَّا تُرٰبًا)، ءَاِنَّا (لَفِيْ خَلْقٍ رعد ع ۱) پس استفہام والا ہے ہر ایک (قاری) اس (موقع کے) پہلے (لفظ) میں۔ (پس اَوَّلًا: استفہام کا ظرف ہے۔ استفہام مکرر کا مسئلہ خاصا پیچیدہ ہے، اس کیلئے حاضر دماغی ضروری ہے)۔

سِوٰى نَافِعٍ فِي النَّمْلِ وَالشَّامِ مُخْبِرٌ ۷۹۰ سِوَى النّٰزِعٰتِ مَعْ اِذَا وَقَعَتْ وِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوائے نافع کے نمل (کے پہلے موقع) میں، (کہ اس میں صرف انہیں کیلئے اخبار کی بناء پر اِذَا ایک ہمزہ سے ہے اور باقی سب کیلئے استفہام ہے)۔ اور شامی (سب موقعوں میں پہلے لفظ کو) اخبار سے پڑھنے والے ہیں، سوائے اس نزٰعٰت کے (پہلے موقع کے) جو اِذَا وَقَعَتْ (سورہ واقعہ کے پہلے موقع) سمیت ہے، (نقل کی) پیروی کرنے کے سبب۔

شعر: شعر۷۸۹: [۱] وَمَا كُرِّرَ اسْتِفْهَامُهُ میں استفہام مکرر کی تعریف ہے یعنی قریب قریب دو دو ہمزہ آرہے ہوں۔

[۲] استفہام مکرر قرآن میں گیارہ جگہ ہے، جو نو سورتوں میں ہے:۔ (۱) ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا، ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ (رعد ع۱)۔ (۲)(۳) ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا، ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (اسراء ع۵ و ع۱۱) (۴) ءَاِذَا مِتْنَا، ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (مؤمنون ع۵)۔ (۵) ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا، ءَاِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ (نمل ع۶)۔ (۶) ءَاِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ، اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ (عنکبوت ع۳)۔ (۷) ءَاِذَا ضَلَلْنَا، ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ (سجدہ ع۲)۔ (۸) ءَاِذَا مِتْنَا، ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (صٰفّٰت ع۱)۔ (۹) ءَاِذَا مِتْنَا، ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ (صٰفّٰت ع۲)۔ (۱۰) اَئِذَا مِتْنَا، ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (واقعہ ع۲)۔ (۱۱) ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ، ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا (نزٰعٰت ع۱)۔

[۳] فَذُو اسْتِفْهَامٍ لِّلْكُلِّ اَوَّلًا: اس جملہ میں استفہام مکرر کے پہلے لفظ میں تمام قراء کیلئے استفہام بیان ہوا ہے۔ اور اَوَّلًا ظرف ہے یعنی یہ قاعدہ پہلے لفظ کے بارے میں ہے۔

[۴] سِوٰى نَافِعٍ فِی النَّمْلِ یعنی نافع کیلئے نمل کے پہلے لفظ کو استفہام سے مستثنیٰ کیا، کہ اس میں صرف انہیں کیلئے اخبار ہے۔ اس کی ضد سے نکلا کہ نمل کے پہلے موقع میں نافع کے سوا سب کیلئے استفہام ہے۔ ان میں شامی بھی آگئے۔ پس اس میں شامی کیلئے بھی استفہام ہے۔

[۵] وَالشَّامِ مُخْبِرٌ یعنی شامی کے لئے ہر جگہ پہلے لفظ میں اخبار ہے۔ البتہ تین جگہ استفہام ہے:۔ نزٰعٰت اور واقعہ کے پہلے لفظ میں، ان دونوں کو سِوَى النّٰزِعٰتِ... الخ میں بیان کیا، اور نمل کے پہلے لفظ میں استفہام سِوٰى نَافِعٍ فِی النَّمْلِ کی ضد سے نکلا کہ اس میں اخبار صرف نافع کیلئے ہے۔ اس کی ضد سے شامی اور باقی سب کیلئے استفہام نکلا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ(دُ)وْنَ (عِـ)ـنَادٍ (عَمَّ) فِي الْعَنْكَبُوْتِ مُخْـ ۷۹۱ ـبِرًا وَّهْوَ فِي الثَّانِيْ (اَ)تٰى (رَ)اشِدًا وَّلَا

اور یہ (استفہام مکرر کا پہلا لفظ) عنکبوت (ع ۳) میں دُوْنَ عِنَادٍ عَمَّ (والے مکی حفص مدنی شامی کیلئے معترضین کی) عناد کے بغیر عام ہوگیا ہے، مُخْبِرًا: اخبار والا ہوکر۔ اور یہ (اخبار) دوسرے (موقع) میں اَتٰی رَاشِدًا (والے نافع کسائی کیلئے) آگیا ہے، ہدایت پانے والے (نیز حق تعالیٰ کی) مدد والے (قاری) کے پاس۔

شرح: 1 یعنی عنکبوت والے استفہام مکرر کے پہلے لفظ کو مکی حفص مدنی شامی اخبار سے اور باقی بصری شعبہ حمزہ کسائی استفہام سے پڑھتے ہیں۔ اور استفہام مکرر کے دوسرے لفظ میں نافع کسائی کیلئے بطور عموم یعنی سب جگہ اخبار ہے، اس کی ضد سے باقی کیلئے سب جگہ استفہام نکلا۔

سِوَى الْعَنْكَبُوْتِ وَهْوَ فِي النَّمْلِ (كُـ)ـنْ (رِ)ضًى ۷۹۲ وَ زَادَاهُ نُوْنًا اِنَّنَا عَنْهُمَا اعْتَلَا

(نافع کسائی کے لئے استفہام مکرر کے دوسرے لفظ میں ہر جگہ اخبار ہے) سوائے عنکبوت (ع ۳) کے، (پس اس میں ان دونوں کیلئے بھی استفہام ہے)۔ اور یہ (اخبار) نمل (ع ٦ کے دوسرے لفظ) میں ہے، کُنْ رِضًی (والے شامی کسائی کیلئے) تو (اس اخبار کو پڑھ کر حق تعالیٰ کا) پسندیدہ ہوجا۔ اور زیادہ دیا ہے ان دونوں (شامی کسائی) نے اس (نمل کے دوسرے لفظ) کو (ایک) نون (بھی، اس لئے اَئِنَّا کے بجائے) اِنَّنَا ان دونوں (شامی کسائی) سے بلند ہوگیا ہے۔

وَ(عَمَّ) (رِ)ضًى فِي النّٰزِعٰتِ وَهُمْ عَلٰى ۷۹۳ اُصُوْلِهِمْ وَامْدُدْ (لِـ)ـوٰى (حَـ)ـافِظٍ (بِـ)ـلَا

اور (یہ اخبار) نزعٰت (ع ۱ کے دوسرے موقع ءَاِذَا كُنَّا) میں عَمَّ رِضًی (والے مدنی شامی کسائی کیلئے نقل کی موافقت کے سبب) پسندیدہ ہوکر عام ہوگیا ہے۔ اور وہ (ساتوں امام دوسرے ہمزہ کی تحقیق و تسہیل میں) اپنے (ان) قواعد پر ہیں (جو بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَةٍ میں بیان ہوچکے ہیں)۔ اور تو (دو ہمزوں کے درمیان ادخال کا الف لاکر ہمزہ کے تلفظ کو) دراز کردے، لِوٰی حَافِظٍ بِلَا (والے ہشام بصری قالون کیلئے اس) حافظ کے جھنڈے کو۔ (یعنی الف مدہ کی زیادتی سے پڑھ) جس نے (قرارات کو) آزمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدول: استفہام مکرر

شمار	اسماء سورہ	تخصیص موقع	نافع مدنی	علی کسائی	ابن عامر شامی	مکی حفص	بصری، حمزہ شعبہ
۱	رعد ع ۱	اول ثانی	استفہام اخبار	استفہام اخبار	اخبار استفہام	استفہام استفہام	استفہام استفہام
۲	اسراء ع ۵	اول ثانی	استفہام اخبار	استفہام اخبار	اخبار استفہام	استفہام استفہام	استفہام استفہام
۳	اسراء ع ۱۱	اول ثانی	استفہام اخبار	استفہام اخبار	اخبار استفہام	استفہام استفہام	استفہام استفہام
۴	مومنون ع ۵	اول ثانی	استفہام اخبار	استفہام اخبار	اخبار استفہام	استفہام استفہام	استفہام استفہام
۵	نمل ع ۶	اول ثانی	اخبار استفہام	استفہام اِنَّنَا اخبار نون مشدد	استفہام اِنَّنَا اخبار مع نون مشدد	استفہام استفہام	استفہام استفہام
۶	عنکبوت ع ۳	اول ثانی	اخبار استفہام	استفہام استفہام	اخبار استفہام	اخبار استفہام	استفہام استفہام
۷	الم السجدہ ع ۲	اول ثانی	استفہام اخبار	استفہام اخبار	اخبار استفہام	استفہام استفہام	استفہام استفہام
۸	صٰفّٰت ع ۱	اول ثانی	استفہام اخبار	استفہام اخبار	اخبار استفہام	استفہام استفہام	استفہام استفہام
۹	صٰفّٰت ع ۲	اول ثانی	استفہام اخبار	استفہام اخبار	اخبار استفہام	استفہام استفہام	استفہام استفہام
۱۰	واقعہ ع ۲	اول ثانی	استفہام اخبار	استفہام اخبار	استفہام استفہام	استفہام استفہام	استفہام استفہام
۱۱	نزعٰت ع ۱	اول ثانی	استفہام اخبار	استفہام اخبار	استفہام اخبار	استفہام استفہام	استفہام استفہام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توضیح: [۱] استفہام سے کلمہ کو دو ہمزوں سے پڑھنا جیسے ءَاِذَا اور ءَاِنَّا، اور اخبار سے کلمہ کو ایک ہمزہ سے پڑھنا مراد ہے جیسے اِذَا اور اِنَّا۔ [۲] کسائی شامی کیلئے نمل والے دوسرے استفہام کے موقع میں اخبار اور دو نونوں سے ہے۔

وَهَادٍ وَّوَالٍ قِفْ وَوَاقٍ بِيَائِهِ ۷۹۴ وَبَاقٍ (دَ)نَا هَلْ يَسْتَوِي (صُحْبَةٌ) تَلَا

اور هَادٍ اور (مِنْ) وَّالٍ (مِنْ) وَّاقٍ اور بَاقٍ جو ہیں، قِفْ: تو وقف کر (ان سب پر) اس کی (یعنی ان میں سے ہر ایک کی) یاء کے ساتھ، دَنَا (والے مکی کیلئے) یہ (ان چاروں پر یاء سے وقف کرنا منقول ہوکر ہم سے) قریب ہوگیا ہے۔ (اور اَمْ) هَلْ يَسْتَوِي (الظُّلُمٰتُ ع ۲) کو صُحْبَةٌ (والی) جماعت (شعبہ حمزہ کسائی) نے (اطلاقی تذکیر کی یاء سے) پڑھا ہے۔

شعوم: [۱] هَادٍ رعد ع اوع ۵ وزمر ع ۳ وع ۴ ومؤمن ع ۴ پانچوں جگہ۔ [۲] مِنْ وَّالٍ رعد ع ۲۔ [۳] مِنْ وَّاقٍ رعد ع ۵ میں دو جگہ ومؤمن ع ۳ تینوں جگہ۔ [۴] بَاقٍ نحل ع ۱۳۔ ان چاروں کلمات پر وقفاً مکی کیلئے یاء کا اثبات اور وصلاً حذف ہے۔ باقی سب کیلئے حالین میں یاء کا حذف ہے۔ ان کلمات میں یاء کا اثبات اصل کے موافق ہے۔ اور وصلاً یاء کا حذف اجتماع ساکنین کی بناء پر ہے کہ پہلا ساکن یاء اور دوسرا ساکن تنوین ہے۔ یاء کو حذف کیا اور تنوین کو باقی رکھا۔ اور وقف میں تنوین وقف کے سبب حذف ہوگئی، اس لئے یاء واپس لوٹ آئی۔ اَمْ هَلْ يَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ رعد ع ۲ میں شعبہ حمزہ کسائی کیلئے اطلاقی یاء تذکیر سے اور باقی کیلئے تَسْتَوِي ہے، تاء تانیث سے۔

وَبَعْدُ (صِحَابٌ) يُوقِدُونَ وَضَمُّهُمْ ۷۹۵ وَصُدُّوا (ثَـ)وٰى مَعْ صَدَّ فِي الطَّوْلِ وَانْجَلَا

اور (اس هَلْ يَسْتَوِي کے) بعد صِحَابٌ (والے حفص حمزہ کسائی) نے (وَمِمَّا) يُوقِدُونَ (ع ۵) کو (اطلاقی یاء غیب سے پڑھا ہے، باقی کیلئے تُوقِدُونَ تاء خطاب سے)۔ اور ان (ناقلین) کا ضمہ دینا (مَكْرُهُمْ) وَصُدُّوا (رعد ع ۵ کے صاد) کو، ثَوٰى (والے کوفیین کیلئے) قائم ہوگیا ہے، جو (اس عَمَلِهِ وَ) صُدَّ (کے صاد کے ضمہ) سمیت ہے، جو طَوْل (مؤمن ع ۵) میں ہے۔ اور یہ (ضمہ ان دونوں کلمات میں کوفیین کیلئے) ظاہر ہوگیا ہے۔ (پس باقی کیلئے دونوں میں صاد کے فتحہ سے صَدُّوا اور صَدَّ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيُثْبِتُ فِي تَخْفِيفِهٖ (حَقُّ نَـ)ـاصِرٍ ۷۹۶ وَفِي الْكُفْرِ الْكُفَّرُ بِالْجَمْعِ (ذُ)لِّلَا

اور يُثْبِتُ (ع ۶) جو ہے، اس کی (ثاء کے سکون اور باء کی) تخفیف میں حَقُّ نَاصِرٍ (والے مکی بصری عاصم کے لئے اسی طرح) مدد کرنے والے (قاری) کا حق ہے۔ (پس باقی کیلئے يُثَبِّتُ ہے تشدید سے)۔ اور (وَسَيَعْلَمُ) الْكُفْرُ میں اَلْكُفَّرُ ہے جمع (کے صیغہ) کے ذریعہ، ذُلِّلَا (والے شامی کوفیین کیلئے) آسان کر دیا گیا ہے۔ (پس باقی کیلئے اَلْكُفْرُ ہے۔ اور یہ دونوں قراءتیں تلفظ یعنی باب استغناء سے نکلی ہیں)۔

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَفِي الْخَفْضِ فِي اللّٰهِ الَّذِي الرَّفْعُ (عَمَّ) خَا ۷۹۷ لِقُ امْدُدْهُ وَاكْسِرْ وَارْفَعِ الْقَافَ (شُـ)ـلْشُلَا

اور (اس) جر میں جو (اَلْحَمِيْدِ) اللّٰهِ الَّذِيْ (ع ۱ کی حاء) میں ہے، رفع (مدنی شامی کیلئے) عام ہوگیا ہے (پس ان کیلئے اَللّٰهُ الَّذِيْ رفع سے، باقی کیلئے جر سے ہے۔ اور) خٰلِقُ جو ہے تو اس (کی خاء) کو (الف) مدہ کے اثبات سے پڑھ، اور (لام کو) کسرہ دے، اور رفع دے تو قاف کو، شُلْشُلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو متواضع ہے۔

وَفِي النُّوْرِ وَاخْفِضْ كُلَّ فِيهَا وَالْاَرْضَ هَا ۷۹۸ هُنَا مُصْرِخِيَّ اكْسِرْ لِحَمْزَةَ مُجْمِلَا

اور (سورۃ) نور (ع ۶ کے خٰلِقُ) میں (بھی یہی تینوں کام کر) اور تو جر دے كُلِّ (کے لام) کو اس (سورۃ نور) میں (اور) وَالْاَرْضِ (کے ضاد) کو (بھی جر دے) یہاں (ابراہیم ع ۳ میں، پس حمزہ کسائی کیلئے یہاں خٰلِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور نور ع ۶ میں خٰلِقُ كُلِّ ہے اور باقی کیلئے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور نور میں خَلَقَ كُلَّ ہے)۔ (اور) تو بِمُصْرِخِيِّ (ع ۴ کی یاء) کو کسرہ دے حمزہ کیلئے، اس حال میں کہ تو عمدہ بات کہنے والا ہو۔

كَهَا وَصْلِ اَوْ لِلسَّاكِنَيْنِ وَقُطْرُبٌ ۷۹۹ حَكَاهَا مَعَ الْفَرَّاءِ مَعْ وَلَدِ الْعَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(وہ عمدہ بات یہ ہے کہ اس بِمُصْرِخِيَّ کی یاء کو ایسا کسرہ دے جو) صلہ کی ہوئی ھاء (ضمیر کے کسرہ) کی طرح ہے یا (یہ کسرہ) دو ساکنوں کی وجہ سے ہے۔ اور قطرب اور فراء اور علاء کے بیٹے (ابو عمرو) نے حَكَاهَا: نقل کیا ہے اس (یاء متکلم کے کسرہ کے لغت) کو (ائمہ لغت سے بھی)۔

توجیه: مُصْرِخِيَّ کی اصل مُصْرِخِيْنَ ہے، یاء متکلم کی طرف مضاف ہونے کے سبب جمع کا نون حذف ہوا، پھر یاء کا یاء میں ادغام ہوا اور مُصْرِخِيَّ ہوا۔ اب حمزہ کی قراءۃ پر یاء کے کسرہ کی دو وجوہ ہیں:۔ ① جس طرح ھاء ضمیر میں اصل ضمہ ہے، لیکن ماقبل کے کسرہ یا یاء ساکنہ کی مناسبت سے ھاء ضمیر کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے فِيْهِ، عَلَيْهِ، بِهٖ میں ھاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا ہے، اسی طرح یاء ساکنہ کی مناسبت سے یاء متکلم کا کسرہ ہے۔ ② مُصْرِخِيّ کی پہلی یاء ساکن ہے اور متکلم کی یاء بھی ساکن ہے، دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے یاء متکلم کو کسرہ دیا۔ یہ دو وجوہ تو ناظم نے بیان کی ہیں، تیسری وجہ یہ بھی ہے کہ یاء متکلم کا کسرہ بعد والے اِنِّيْ کے ہمزہ کے کسرہ کی مناسبت سے ہے۔

وَضُمَّ (كِـ)ـفَا (حِصْنٍ) يَّضِلُّوْا يَضِلَّ عَنْ ٨٠٠ وَاَفْئِدَةً ء بِالْيَا بِخُلْفٍ (لَّـ)ـهُ وَلَا

اور تو ضمہ دے لِيُضِلُّوْا (عَنْ سَبِيْلِهٖ ابراہیم ع ٥، لِيُضِلَّ (عَنْ حج ع ١، لقمان ع ١ (اور) زمر ع ١ چاروں کی یاء) کو، كِفَا حِصْنٍ (والے شامی مدنی کوفیین کیلئے)، اس حال میں کہ تو (قوت میں) قلعہ کے ہم مثل ہے۔ (اور باقیین کیلئے یاء کے فتحہ سے لِيَضِلُّوْا اور لِيَضِلَّ ہے)۔ اور اَفْئِدَةً (مِّنَ النَّاسِ ع ٦ ہمزہ کے بعد یاء (ساکنہ) کیساتھ (اَفْئِيْدَةً) ہے۔ اس حال میں کہ یہ (لفظ یا یہ یاء ایسے) خلف کیساتھ ہے لَهٗ (والے ہشام کیلئے) جس کیلئے (ناقلین کی) مدد ہے۔ (پس ہشام کیلئے دوسری وجہ باقیین کی طرح یاء کے حذف سے ہے)۔

توضیح: وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ (ع ٧) میں کوئی اختلاف نہیں۔

وَفِيْ لِتَزُوْلَ الْفَتْحُ وَارْفَعْهُ (رَ)اشِدًا ٨٠١ وَمَا كَانَ لِيْ اِنِّيْ عِبَادِيْ خُذْ مُلَا

اور لِتَزُوْلَ میں (پہلے لام کا) فتحہ ہے، اور اس (کے دوسرے لام) کو رفع دے رَاشِدًا (والے کسائی کیلئے) اس حال میں کہ تو (سیدھی) راہ پر چلنے والا ہے۔ (پس ان کیلئے لَتَزُوْلُ اور باقی کیلئے لِتَزُوْلَ ہے لام کے نصب سے حفص کی طرح)۔ اور تو ① وَمَا كَانَ لِيَ (عَلَيْكُمْ ع ٤ اور) ② اِنِّيَ (اَسْكَنْتُ ع ٦ اور ③ قُلْ لِّعِبَادِيَ (الَّذِيْنَ ع ٥ کی یاءات) کو لے لے۔ اس حال میں کہ تو چادروں والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

وَرُبَّ خَفِيْفٌ (اِ)ذْ (نَـ)ـهَا سُكِّـرَتْ (دَ)نَا ۸۰۲ تَـنَـزَّلُ ضَمُّ التَّا لِشُعْبَةَ مُثِّلَا

رُبَّمَا (کی بار) بلا تشدید ہے اِذْ نَمَا (والے مدنی عاصم کیلئے)، اس لئے کہ یہ (رُبَ) بلند ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے رُبَّمَا تشدید سے ہے۔ اور اِنَّمَا) سُکِرَتْ (کا کاف بلا تشدید ہوکر دَنَا (والے مکی کیلئے ہم سے) قریب ہوگیا ہے، (باقی کیلئے سُکِّرَتْ تشدید سے ہے۔ اور مَا) تُنَزَّلُ (الْمَلٰٓئِکَةُ ع ا) جو ہے، (اس کی پہلی) تار کا ضمہ شعبہ کیلئے معین کیا گیا ہے، (باقین کیلئے تار کا فتحہ ہے)۔

وَبِالنُّوْنِ فِيْهَا وَاكْسِرِ الزَّایَ وَانْصِبِ الْ ۸۰۳ مَلٰٓئِكَةُ الْمَرْفُوْعَ (عَـ)ـنْ (شَـ)ـائِدٍ عُلَا

اور اس (تُنَزَّلُ کی تار مضمومہ کی جگہ) میں (ضمہ ہی والے) نون سے (پڑھ) اور (اسکے دوسرے نون کو فتحہ اور) زار کو کسرہ دے۔ اور نصب دے تو رفع والے اَلْمَلٰٓئِکَةُ (کی تار) کو، شَائِدٍ عُلَا (والے حمزہ کسائی حفص کیلئے یہ تینوں قیدیں) بلند عمارتوں کو چونے سے مضبوط کرنے والے (قاری) سے ہیں۔

شئوم: شعر۸۰۲: [ا] رُبَمَا مدنی عاصم کے لئے بار کی تخفیف سے، باقی کے لئے بار کی تشدید سے۔ [۲] مکی کے لئے سُکِرَتْ کاف کی تخفیف سے اور باقی کے لئے تشدید سے، اور یہ تخفیف اس عطف سے نکلی ہے جو واؤ مقدر کے ذریعہ ہے۔ یہ باب استغنار سے نہیں ہے کیونکہ وزن تخفیف وتشدید دونوں ہی سے درست رہتا ہے۔

[۳] [الف] شعبہ کیلئے مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ تار اور اس کے ضمہ اور زار کے فتحہ اور آخری تار کے رفع سے۔ [ب] حفص حمزہ کسائی کے لئے مَانُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ حفص کی طرح۔ [ت] مدنی مکی بصری شامی کیلئے مَاتَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ پہلی تار مفتوح زار مفتوح اور آخری تار کے رفع سے۔ [ث] بزی کے لئے مَاتَّنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ ہے یعنی مکی والی قیود کیساتھ۔ پہلی تار مشدد اور مَا کے الف میں مد لازم بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَثُقِّلَ لِلْمَكِّيِّ نُونُ تُبَشِّرُوْ ٨٠٤ نِ وَاكْسِرْهُ (حِرْمِيًّا) وَّمَا الْحَذْفُ اَوَّلَا

اور تشدید سے پڑھا گیا ہے مکی کیلئے (فَبِمَ) تُبَشِّرُوْنِ (ع ۴) کا نون۔ اور تو کسرہ دے اس (نون) کو حِرْمِيًّا (والے مدنی مکی کیلئے) اس حال میں کہ تو حِرْمِيِّ (کی قراءۃ کے موافق پڑھنے والا) ہے۔ اور نہیں ہے (یہ) حذف (اس کے پہلے (نون) میں۔

خلاصہ: [١] بصری شامی کوفیین کیلئے تُبَشِّرُوْنَ ہے، نون کے فتحہ اور تخفیف سے۔ [٢] مکی کیلئے تُبَشِّرُوْنِّ ہے، نون کی تشدید اور کسرہ سے مد لازم کیساتھ۔ اس بناء پر کہ اصل کی رو سے تُبَشِّرُوْنَنِيْ تھا، پھر نون اعرابی کا نون وقایہ میں ادغام کر دیا، اور کسرہ کی دلالت کو کافی سمجھ کر رء وس آیات کی موافقت کیلئے یاء کو حذف کر دیا۔ [٣] مدنی کیلئے تُبَشِّرُوْنِ ہے، نون کی تخفیف اور کسرہ سے۔ اس بناء پر کہ یہ اصل میں دو نون تھے، ایک کو حذف کر دیا۔ پہلا نون اعرابی علامت فاعل ہے، اس لئے دوسرا محذوف ہے کیونکہ وہ زائد ہے۔

وَيَقْنَطُ مَعْهُ يَقْنَطُوْنَ وَتَقْنَطُوْا ٨٠٥ وَهُنَّ بِكَسْرِ النُّوْنِ (رَ)افَقْنَ (حُـ)ـمَّـلَا

اور (وَمَنْ) يَّقْنِطُ (حجر ع ۴) جو ہے، (اور) اسی (يَقْنِطُ) کے ساتھ (اِذَا هُمْ) يَقْنِطُوْنَ (روم ع ۴) اور (لَا) تَقْنِطُوْا (زمر ع ۶ بھی) ہیں، اور یہ (تینوں کلمات) جو ہیں، نون کے کسرہ کیساتھ ہوکر رَافَقْنَ حُمَّلَا (والے کسائی بصری کیلئے) صحبت اختیار کی ہے انہوں نے (اپنے) ناقلین کی۔ (پس باقی کیلئے نون کا فتحہ ہے)۔

وَمُنْجُوْهُمْ خِفٌّ وَّفِي الْعَنْكَبُوْتِ نُنْـ ٨٠٦ جِيَنَّ (شَـ)ـفَا مُنْجُوْكَ (صُحْبَتُهُ) (دَ)لَا

اور (اِنَّا) لَمُنَجُّوْهُمْ (حجر ع ۴ جیم کی) تخفیف والا ہے اور عنکبوت (ع ۴) میں لَنُنَجِّيَنَّهٗ (کے نون کا سکون اور جیم کی تخفیف) ہے، شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (تخفیف) نے (اپنے قاری کو) شفا دی ہے۔ (اور اِنَّا) مُنَجُّوْكَ (عنکبوت ع ۴ کے جیم کی تخفیف) جو ہے، صُحْبَتُهٗ دَلَا (والے شعبہ حمزہ کسائی مکی کیلئے) اس (تخفیف کی) جماعت نے (اپنا) ڈول بھر کر نکالا ہے۔

خلاصہ: [١] حمزہ کسائی کیلئے تینوں میں لَمُنْجُوْهُمْ، لَنُنْجِيَنَّهٗ، مُنْجُوْكَ ہے، نون کے سکون اور جیم کی تخفیف سے۔ [٢] نافع بصری شامی حفص کیلئے تینوں میں حفص کی طرح نون کے فتحہ اور جیم کی تشدید سے۔ [٣] مکی شعبہ کیلئے اول کے دو میں حفص کی طرح اور تیسرے میں حمزہ کسائی کی طرح تخفیف والے اِفْعَالٌ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تشدید والے تَفْعِيلٌ سے ہیں، اور دونوں صورتوں میں تینوں لفظ متعدی ہیں۔

قَدَرْنَا بِهَا وَالنَّمْلِ (صِـ)ـف وَعِبَادِ مَعْ ۸۰۷ بَنَاتِي وَاِنِّي ثُمَّ اِنِّي فَاعْقِلَا

قَدَرْنَا (کے دال کی تخفیف) کو اس (سورہ حجر ع۴) میں اور نمل (ع۴ دونوں) میں صِف (شعبہ کیلئے) بیان کر دے، (اور باقی کیلئے قَدَّرْنَا ہے تشدید سے۔ اور تو [۱] (اس نَبِّئْ) عِبَادِیَ (ع۴ کی) جو [۲] بَنَاتِیَ (اِنْ كُنْتُمْ ع۵) سمیت ہے، اور [۳] اَنِّیَ اَنَا الْغَفُوْرُ ع۴ کی) پھر [۴] اِنِّیَ (اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ع۶ کی یاءات) کو ضرور سمجھ لے۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ

وَيُنْبِتُ نُوْنٌ (صِـ)ـحَّ يَدْعُوْنَ عَاصِمٌ ۸۰۸ وَفِي شُرَكَايَ الْخُلْفُ فِي الْهَمْزِ (هَـ)ـلْهَلَا

اور يُنْبِتُ (ع۲) جو ہے (اس میں ایسا) نون ہے صَحَّ (والے شعبہ کیلئے) جو (نقل کی رو سے) صحیح ہوگیا ہے (پس ان کیلئے نُنْبِتُ نون سے اور باقی کیلئے يُنْبِتُ یاء سے۔ اور) يَدْعُوْنَ (ع۲ کی اطلاقی یاء غیب) عاصم (کی قراءۃ) ہے، (باقی کیلئے تَدْعُوْنَ تاء خطاب سے)۔ اور شُرَكَآءِيَ (الَّذِيْنَ ع۴) میں (یعنی اسکے) ہمزہ (کے حذف) میں خلف ہے، هَلْهَلَا (والے بزی کیلئے) اس حال میں کہ یہ (خلف) ضعیف (اور متروک) ہے۔ (پس بزی کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ [۱] شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ حفص وغیرہ کی طرح، اور یہ طریق کے موافق ہے۔ [۲] شُرَكَايَ الَّذِيْنَ ہمزہ کے حذف سے، لیکن یہ صحیح نہیں۔

وَمِنْ قَبْلِ فِيْهِمْ يَكْسِرُ النُّوْنَ نَافِعٌ ۸۰۹ مَعًا يَتَوَفّٰهُمْ لِحَمْزَةَ وُصِّلَا

اور فِيْهِمْ سے پہلے (تُشَآقُّوْنِ کے) نون کو کسرہ دیتے ہیں نافع، (باقی کیلئے نون کا فتحہ ہے۔ اور وہ) يَتَوَفّٰهُمُ (الْمَلٰٓئِكَةُ ع۴)، مَعًا: جو (اسی رکوع میں) دو جگہ ہے، (اطلاقی یاء تذکیر کیساتھ) حمزہ کیلئے (ہم تک) پہنچایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے (پس باقی کیلئے تاء تانیث سے)۔

(سَمَا) (كَـامِلًا يَّهْدِىْ بِضَمٍّ وَّفَتْحَـةٍ ۸۱۰ وَخَاطِبْ يَرَوْا (شَـ)رْعًا وَّالْاٰخِرُ (فِـ)ـىْ (كِـ)ـلَا

(اور فَاِنَّ اللّٰهَ لَا) يَهْدِىْ (یاء کے) ضمہ اور (دال کے) فتحہ (پھر الف) کے ساتھ (لَا يُهْدٰى ہوکر) سَمَا كَامِلًا (والے مدنی مکی بصری شامی کیلئے) بلند ہوگیا ہے، کامل ہونے کی حالت میں، (پس باقی کیلئے لَا يَهْدِىْ ہے حفص کی طرح)۔ اور تو مخاطب کر دے (خطاب کی تاء کے ذریعہ) رَحِيْمٌ ۝ اَوَلَمْ) تَرَوْا (ع ٦) کو شَرْعًا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (ہر امر میں) شریعت کے موافق کام کرنے والا ہے، (باقی کیلئے اَوَلَمْ يَرَوْا)۔ اور (اس سورۃ کے) آخر (ع ١١) والا (اَلَمْ تَرَوْا خطاب کی تاء کے ساتھ) فِىْ كِلَا (والے حمزہ شامی کیلئے اپنے ناقلین کی) حفاظت میں ہے، (اور باقی کیلئے اَلَمْ يَرَوْا ہے یاء غائب سے)۔

وَرَا مُفْرَطُوْنَ اكْسِرْ (اَ)ضَا يَتَفَيَّؤُا الْـ ۸۱۱ ـمُؤَنَّثُ لِلْبَصْرِيِّ قَبْلُ تُقُبِّلَا

اور مُفْرِطُوْنَ (ع ٨) کی راء کو تو کسرہ دے اَضَا (والے نافع کیلئے) اس حال میں کہ تو (علم سے نفع پہنچانے کے اعتبار سے) بڑے تالابوں والا ہے۔ (باقی کیلئے مُفْرَطُوْنَ راء کے فتحہ سے۔ اور وہ) تَتَفَيَّؤُا (ع ٦) جو تانیث (کی تاء) والا ہے بصری کیلئے (اس مُفْرَطُوْنَ سے) پہلے وہ قبول کیا گیا ہے۔ (پس بصری کیلئے تَتَفَيَّؤُا تاء سے اور باقی کیلئے يَتَفَيَّؤُا یاء سے ہے)۔

وَ(حَقُّ صِحَابٍ) ضَمُّ نَسْقِيْكُمْ مَعًا ۸۱۲ لِشُعْبَةَ خَاطِبْ يَجْحَدُوْنَ مُعَلِّلَا

اور (اس) نُسْقِيْكُمْ (کے نون) کا ضمہ جو دو جگہ (یعنی نحل ع ٩ و مؤمنون ع ١ میں) ہے حَقُّ صِحَابٍ (والے مکی بصری حفص حمزہ کسائی کیلئے اس کے) اصحاب (ناقلین) کا حق ہے۔ (پس باقی کیلئے دونوں جگہ نون کا فتحہ ہے۔ (اور) شعبہ کیلئے تو خطاب (کی تاء) سے پڑھ تَجْحَدُوْنَ (ع ١٠) کو، اس حال میں کہ تو (اس خطاب کی) علت (بھی) بیان کرنے والا ہو (یا یہ خطاب والا يَجْحَدُوْنَ علت بیان کیا ہوا ہے۔ (باقی کیلئے یاء سے يَجْحَدُوْنَ)۔

وَظَعْنِكُمْ اِسْكَانُهُ (ذَ)ائِعٌ وَّيَجْـ ۸۱۳ ـزِيَنَّ الَّذِيْنَ النُّوْنُ (دَ)اعِيهِ (نَـ)ـوَّلَا

اور (يَوْمَ) ظَعْنِكُمْ (ع ١١) جو ہے، اس (کے عین) کا اسکان (بھی) ذَائِعٌ (والے شامی کوفیین کیلئے) مشہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ (باقی کیلئے ظَعۡنِكُمۡ فتحہ سے۔ اور) وَلَيَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ (ع ۱۲) جو ہے، دَاعِيۡهِ نُوِّلَا (والے مکی عاصم کیلئے) اس (لفظ) کے طالب نے (اس کو یاء کے بجائے) نون دیا ہے۔ (پس ان کیلئے وَلَنَجۡزِيَنَّ ہے، نون سے اور باقی کیلئے یاء سے ہے۔ وَلَنَجۡزِيَنَّ کے ساتھ اَلَّذِيۡنَ کی قید احترازی ہے، اس سے وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ نکل گیا جو اس کے بعد ہے، اور اس میں سب کیلئے نون ہے۔

(مَلَكْتَ وَعَنْهُ نَصَّ الْاَخْفَشُ يَاءَهٗ ۸۱۴ وَعَنْهُ رَوَى النَّقَّاشُ نُوْنًا مُّوَهَّلَا

مَلَكْتَ (والے ابن ذکوان کیلئے بھی وَلَنَجۡزِيَنَّ میں نون ہے۔ خدا کرے) تو (علم و بھلائی کا) مالک بنے۔ اور ان (ابن ذکوان) سے بیان کی ہے اخفش نے (اپنی کتاب میں) اس (وَلَنَجۡزِيَنَّ) کی یاء، اور انہیں (اخفش) سے نقل کیا ہے نقاش نے نون، اس حال میں کہ یہ (نقاش اس نون کی نقل میں) غلطی کی طرف منسوب کیئے ہوئے ہیں۔

نتیجہ: مکی عاصم کیلئے وَلَنَجۡزِيَنَّ میں نون ہے۔ اور مدنی بصری ہشام حمزہ کسائی کیلئے یاء غیب ہے۔ اور ابن ذکوان کیلئے خلف ہے۔ اخفش نے تو ابن ذکوان سے یاء نقل کی ہے۔ اور نقاش نے اخفش سے نون روایت کیا ہے۔ اگرچہ ناظم نے دانی کی اتباع میں نون والی روایت کو غیر صحیح کہا ہے، لیکن نشر کی تحقیق کی رو سے ابن ذکوان کیلئے یاء کی طرح نون بھی صحیح ہے۔

توضیح: اگرچہ بعض شارحین نے مَلَكْتُ کی تاء کا ضمہ لکھا ہے، لیکن عنایات رحمانی کی اتباع میں تاء کا فتحہ اس لئے اختیار کیا ہے کہ اپنی ذات کے بجائے دوسرے کیلئے دعاء کرنا حدیث کی رو سے قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔ نیز ایسی دعاء پر فرشتوں کا آمین کے ساتھ وَلَكَ مِثْلُ ذٰلِكَ کہنا (تیرے حق میں بھی یہ دعاء قبول ہو) بھی حدیث میں آیا ہے۔

سِوَى الشَّامِ ضُمُّوْا وَاكْسِرُوْا فَتَنُوْا لَهُمْ ۸۱۵ وَيُكْسَرُ فِيْ ضَيْقٍ مَّعَ النَّمْلِ (دُ)خُلُلَا

شامی کے سوا فَتَنُوْا (ع ۱۴ کی فاء) کو تم ضمہ دو اور (اسکی تاء کو) کسرہ دو، لَهُمْ: ان (سب) کیلئے، (پس شامی کیلئے فَتَنُوْا فاء اور تاء کے فتحہ سے باقی کیلئے فُتِنُوْا ہے ضمہ اور کسرہ سے)۔ اور کسرہ دیا جاتا ہے (اس) فِيْ ضَيْقٍ (نحل ع ۱۶ کا ضاد) جو نمل (ع ٦ کے فِيْ ضَيْقٍ) سمیت ہے، دُخُلُلَا (والے مکی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (نحل کا ضَيْقٍ کسرہ میں نمل والے سے) مناسبت رکھنے والا ہے۔ (باقی کیلئے دونوں جگہ ضَيْقٍ ضاد فتحہ سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاِسْرَآءِ

وَتَتَّخِذُوْا غَيْبٌ (حَـ)ـلَا لِيَسُوْٓاَ نُوْ ٨١٦ نُ (رَ)اوٍ وَّضَمُّ الْهَمْزِ وَالْمَدُّ (عُـ)ـدِّلَا

اور (اَلَّا) تَتَّخِذُوْا (ایسے) غیب والا ہے حَلَا (والے بصری کیلئے) جو شیریں ہوگیا ہے۔ (پس ان کے لئے يَتَّخِذُوْا یاء سے باقی کیلئے تاء خطاب سے)۔ لِيَسُوْٓاَ جو ہے، (اس میں) رَاوٍ (والے کسائی کیلئے اسکے) راوی کا نون ہے (جو یاء کے بجائے ہے) اور ہمزہ کا ضمہ اور (اسکے بعد واؤ) مدہ کا لانا عُدِّلَا سَمَا (والے حفص نافع مکی بصری کیلئے دونوں برابر (اور درست) کر دیئے گئے ہیں۔ ((یا عَدَّلَا دونوں نے ایک دوسرے کو درست کر دیا ہے (جعبری)۔ کیونکہ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ واؤ نہیں آسکتا اور واؤ نہ ہو تو ضمہ نہیں آسکتا۔ پس کلمہ ضمہ اور واؤ دونوں کے جمع ہونے سے درست ہوتا ہے))۔

(سَمَا) وَيُلْقٰهُ يُضَمُّ مُشَدَّدًا ٨١٧ (كَـ)ـفٰى يَبْلُغَنَّ امْدُدْهُ وَاكْسِرْ (شَـ)ـمَرْدَلَا

(سَمَا کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ یہ (لِيَسُوْٓءْا جمع والی قراءة پر بھی) بلند ہوگیا ہے۔ (پس [١] کسائی کیلئے لِنَسُوْٓاَ نون و ہمزہ مفتوحہ سے۔ [٢] حفص سَمَا کیلئے لِيَسُوْٓءْا یاء و ہمزہ مضمومہ اور واؤ مدہ سے۔ [٣] شامی شعبہ حمزہ کیلئے لِيَسُوْٓاَ یاء و ہمزہ مفتوحہ سے)۔ اور يُلَقّٰهُ (ع ٢ یاء کے) ضمہ (اور لام کے فتحہ) سے پڑھا جاتا ہے، مشدد ہونے کی حالت میں كَفٰى (والے شامی کیلئے) یہ (ضمہ و تشدید کا ذکر شامی کی قراءة کیلئے) کافی ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے يَلْقٰهُ ہے حفص کی طرح)۔ (اِمَّا) يَبْلُغَنَّ (کے غین) کو (الف) مدہ (کی زیادتی اور مد لازم) سے پڑھ، اور (اسکے نون کو) کسرہ دے (اور يَبْلُغٰٓنِّ پڑھ) شَمَرْدَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس حال میں کہ تو کریم ہے، (پس باقی کیلئے يَبْلُغَنَّ حفص کی طرح)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَعَنْ كُلِّهِمْ شَدِّدْ وَفَا أُفِّ كُلِّهَا ۸۱۸ بِفَتْحٍ (دَ)نَا (كُـ)فُوًّا وَّنَوِّنْ (عَـ)لَى (ا)عْتِلَا

اور (اس يَبْلُغَنَّ کے نون کو) ان سب (ساتوں) کے لئے تشدید سے پڑھ۔ اور اُفٍّ (اسرار ع ۳ وانبیار ع ۵ واحقاف ع ۲) کی (یعنی) اسکے سب (تینوں کلمات) کی فار ٔپسے فتحہ کیساتھ ہے جو دَنَا كُفُوًّا (والے مکی شامی کیلئے قبولیت سے) قریب ہوگیا ہے ہم مثل ہونے کے اعتبار سے، اور تنوین (بھی) دے عَلَى اعْتِلَا (والے حفص نافع کیلئے) اس حال میں کہ تو (مراتب کی) بلندی پر ہے۔ (پس [۱] مکی شامی کیلئے اُفَّ ہے تنوین کے حذف وفتحہ سے۔ [۲] حفص نافع کیلئے اُفٍّ تنوین وکسرہ سے۔ [۳] باقی کیلئے اُفِّ کسرہ وترکِ تنوین سے)۔

وَبِالْفَتْحِ وَالتَّحْرِيكِ خِطْأً (مُّـ)صَوَّبٌ ۸۱۹ وَحَرَّكَهُ الْمَكِّيْ وَمَدَّ وَجَمَّلَا

خِطْأً (خار کے) فتحہ اور (طار کو فتحہ کی) حرکت دینے کے ذریعہ مُصَوَّبٌ (والے ابن ذکوان کیلئے حق تعالیٰ کا) درست کیا ہوا ہے۔ (پس ابن ذکوان کیلئے خَطَأً ہے۔ اور اس (کی طار) کو (فتحہ کی) حرکت دی ہے مکی نے اور (اس کے بعد الف) مدہ (بھی) زیادہ کیا ہے (جس سے مدمتصل پیدا ہو جاتا ہے) اور اس (مکی) نے (مد کے ذریعہ اس کلمہ کو) خوبصورت بنادیا ہے۔ (پس ان کے لئے خِطَآءً ہے اور باقی کیلئے خِطْأً ہے حفص کی طرح۔ اور اس میں تینوں لغت ہیں)۔

وَخَاطَبَ فِيْ يُسْرِفْ (شُـ)هُوْدٌ وَّضَمُّنَا ۸۲۰ بِحَرْفَيْهِ بِالْقِسْطَاسِ كَسْرُ (شَـ)ذًا (عَـ)لَا

اور خطاب واقع کیا ہے۔ (فَلَا) يُسْرِفْ (ع ۴) میں شُهُوْدٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے قرارۃ کی صحت پر) گواہی دینے والوں نے، (پس ان کیلئے فَلَا تُسْرِفْ خطاب سے باقی کیلئے غیب سے)۔ اور ہمارا (قاف کو) ضمہ دینا جو ہے اسکے (یعنی) بِالْقِسْطَاسِ (الْمُسْتَقِيمِ اسرار ع ۴ وشعرار ع ۱۰) کے دونوں لفظوں میں، (اس ضمہ کی جگہ میں) کسرہ ہے، شَذًا عَلَا (والے حمزہ کسائی حفص کیلئے اس) خوشبو والے کا جو بلند ہوگیا ہے۔ (پس ان کیلئے دونوں جگہ بِالْقِسْطَاسِ قاف کے کسرہ سے اور باقی کیلئے ضمہ سے بِالْقُسْطَاسِ)۔

وَسَيِّئَةً فِيْ هَمْزِهِ اضْمُمْ وَهَائِهِ ۸۲۱ وَذَكِّرْ وَلَا تَنْوِيْنَ (ذِ)كْرًا (مُّـ)كَمَّلَا

اور (كَانَ) سَيِّئَةً جو ہے تو اس کے ہمزہ میں اور اس کی (اس) ھار میں (جو تار کے بجائے آگئی دونوں میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُضْمُمْ: ضمہ واقع کر، اور (تاء کے بجائے) تذکیر (یعنی ھاء ضمیر) سے پڑھ، اور (اس میں ان کیلئے) تنوین (بھی) نہیں ہے، ذِکْرًا (والے شامی کوفیین کیلئے میں نے ایسے) ذکر سے بیان ذکر کر دیا ہے (جو ہر طرح) کامل کیا ہوا ہے (پس ان کیلئے سَیِّئُهٗ ہمزہ وھاء دونوں کے ضمہ سے، باقی کیلئے سَیِّئَةً ہمزہ مفتوح اور تاء اور تنوین سے۔

وَخَفِّفْ مَعَ الْفُرْقَانِ وَاضْمُمْ لِيَذْكُرُوا ۸۲۲ (شِـ)ـفَاءً وَّفِي الْفُرْقَانِ يَذْكُرَ (فُـ)ـصِّلَا

اور تو تخفیف سے پڑھ لِيَذْكُرُوا (اسراء ع ۵ کے ذال اور کاف) کو فرقان (ع ۵ کے لِيَذْكُرُوا) سمیت، شِفَآءً (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (تخفیف اور ضمہ) نے (خوب) شفا دی ہے۔ اور فرقان (ع ٦) میں (اَنْ) يَذْكُرَ (اسی طرح تخفیف وضمہ کے ساتھ) فُصِّلَا (والے حمزہ کیلئے) مفصل بیان کیا گیا ہے، (پس لِيَذْكُرُوا اسراء وفرقان میں حمزہ کسائی کیلئے تخفیف وضمہ سے ہے، باقی کیلئے لِيَذَّكَّرُوا تشدید سے۔ اور صرف حمزہ کے لئے اَنْ يَذْكُرَ تخفیف وضمہ سے، باقی کیلئے تشدید سے اَنْ يَذَّكَّرَ)۔

وَفِي مَرْيَمٍ بِالْعَكْسِ (حَـ)ـقٌّ (شِـ)ـفَاؤُهٗ ۸۲۳ يَقُولُونَ (عَـ)ـنْ (دَ)ارٍ وَّفِي الثَّانِ (نُـ)ـزِّلَا

اور (یہ تخفیف وضمہ) مریم (ع ۵ کے اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ) میں عکس کے ساتھ ہے، حَقٌّ شِفَآؤُهٗ (والے مکی بصری حمزہ کسائی کے لئے) اس (عکس) کا شافی ہونا حق ہے۔ (پس ان کے لئے اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ تشدید وفتحہ سے اور باقی کے لئے اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ تخفیف وضمہ سے۔ اور كَمَا) يَقُولُونَ (اِذًا ع ۵ اطلاقی یاء غیب سے) عَنْ دَارٍ (والے حفص مکی کیلئے قراءت کے) جاننے والے سے ہے۔ اور دوسرے (عَمَّا يَقُولُونَ) میں نُزِّلَا۔ سَمَا كُفْلُهٗ (والے عاصم نافع مکی بصری شامی پانچوں کیلئے) یہی (یاء غیب) نازل کی گئی ہے، (اور) اس (یاء غیب) کا حصہ بلند ہو گیا ہے۔

(سَمَا كُفْلُهٗ اَنِّثْ يُسَبِّحُ (عَـ)ـنْ (حِـ)ـمًى ۸۲٤ (شَـ)ـفَا وَاكْسِرُوا اِسْكَانَ رَجْلِكَ (عُـ)ـمِّلَا

(سَمَا كُفْلُهٗ کا تعلق ماقبل سے ہے۔ پس [۱] حفص مکی کیلئے ع ۵ کی دوسری وتیسری دونوں آیتوں میں يَقُولُونَ ہے یاء سے۔ [۲] حمزہ کسائی کے لئے دونوں میں تاء ہے۔ [۳] باقی کیلئے اول میں تاء اور ثانی میں یاء ہے اور) تانیث (کی تاء) سے پڑھ تُسَبِّحُ (ع ۵) کو، عَنْ حِمًى شَفَا (والے حفص بصری حمزہ کسائی کیلئے اس) حمایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے (قاری) سے جس نے شفا دی ہے، (باقی کیلئے تذکیر کی یاء سے)۔ اور تم کسرہ سے بدل دو (وَ) رَجْلِكَ (ع ۷ کے جیم) کے اسکان کو عُمَّلًا (والے حفص کیلئے) اس حال میں کہ تم (احکامِ الٰہیہ پر شوق سے) عمل کرنے والے ہو۔ (پس ان کیلئے وَرَجِلِكَ جیم کے کسرہ سے اور باقی کیلئے رَجْلِكَ جیم کے سکون سے ہے)۔

وَيَخْسِفَ (حَقٌّ) نُّوْنُهُ وَيُعِيْدَكُمْ ۸۲۵ فَيُغْرِقَكُمْ وَاثْنَانِ يُرْسِلَ يُرْسِلَا

اور (اَنْ) يَّخْسِفَ اور (اَنْ) يُّعِيْدَكُمْ (اور) فَيُغْرِقَكُمْ اور دو (لفظ یعنی اَوْ) يُرْسِلَ (اور) فَيُرْسِلَ (ع ۷) جو ہیں، نُوْنُهُ: اس (مجموع) کا نون حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے) حق (اور صحیح) ہے۔ (پس ان کیلئے پانچوں میں نون اور باقی کیلئے یاء ہے)۔

خِلٰفَكَ فَافْتَحْ مَعْ سُكُوْنٍ وَّقَصْرِهٖ ۸۲٦ (سَمَا) (صِفْ نَاْ اَخِّرْ مَعًا هَمْزَهٗ (مُهِلًا

خِلٰفَكَ (اِلَّا ع ۸ کی خاء) کو تو فتحہ دے، اس حال میں کہ یہ (اپنے لام کے) سکون اور اپنے الف کے حذف سمیت (خَلْفَكَ) ہے، سَمَا صِفْ (والے نافع مکی بصری شعبہ کیلئے) یہ (بھی درجہ میں) بلند ہو گیا ہے۔ تو (اس کو) بیان کر دے۔ (پس باقی کیلئے خِلٰفَكَ ہے۔ اور وہ وَ) نَاْ (اسراء ع ۹ وفصلت ع ٦) جو دو جگہ ہے اَخِّرْ هَمْزَهٗ: تو مؤخر کر دے (الف سے) اسکے ہمزہ کو (وَنَآءَ پڑھ اور مد متصل بھی کر) مُلًا (والے ابن ذکوان کیلئے) اس حال میں کہ تو چادروں والا ہے۔ (پس ابن ذکوان کیلئے وَنَآءَ ہے، ہمزہ کی تاخیر سے۔ اور باقی کیلئے وَنَاْ ہے، ہمزہ کی تقدیم سے حفص کی طرح)۔

تُفَجِّرَ فِى الْاُوْلٰى كَتَقْتُلَ (ثَابِتٌ ۸۲۷ وَ(عَمَّ) (نَدًى كِسَفًا بِتَحْرِيْكِهٖ وِلَا

تُفَجِّرَ (لَنَا ع ۱۰ اپنے) پہلے (کلمہ) میں تَقْتُلَ کی طرح (یعنی تَفْجُرَ لَنَا) ثَابِتٌ (والے کوفیین کیلئے) ثابت ہے، (پس ان کیلئے تخفیف سے باقی کیلئے تشدید سے تُفَجِّرَ ہے۔ رہا دوسرا فَتُفَجِّرَ؟ سو اس میں سب کیلئے تشدید ہے)۔ اور كِسَفًا (اسراء ع ۱۰) اپنی تحریک (یعنی سین کے سکون کے بجائے فتحہ) کیساتھ (كِسَفًا) ہوکر عَمَّ نَدًى (والے مدنی شامی عاصم کیلئے) عام ہو گیا ہے، عطاء کے اعتبار سے، (نقل کی) پیروی (یا ناقلین کی مدد) کے سبب۔ (پس ان کیلئے كِسَفًا فتحہ سے اور باقی کیلئے سکون سے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِي سَبَإٍ حَفْصٌ مَّعَ الشُّعَرَآءِ قُلْ ۸۲۸ وَفِي الرُّوْمِ سَكِّنْ لَّيْسَ بِالْخُلْفِ مُشْكِلَا

وَقُلْ:اور تو کہہ دے سبا(ع ا) میں شعراء (ع ۱۰) سمیت (ان دونوں میں کِسَفًا کے سین کو صرف) حفص نے (فتحہ کی حرکت دی ہے۔ اور روم (ع ۵ کے کِسَفًا) میں (صرف شامی کیلئے سین کو) ساکن کر دے، یہ (اسکان) لَیْسَ (والے ہشام کیلئے) خلف کے ساتھ (اور) مُشْکِلًا (والے ابن ذکوان کیلئے بلا خلف) ہوکر مشکل نہیں ہے۔

خلاصہ: [۱] حفص کیلئے چاروں میں کِسَفًا ہے، سین کے فتحہ سے۔ [۲] مدنی وابوبکر کیلئے اسراء وروم والے میں فتحہ اور شعراء وسبا میں سکون ہے۔ [۳] ہشام کیلئے اسراء میں صرف فتحہ اور شعراء وسبا میں صرف سکون اور روم والے میں خلف یعنی سکون وفتحہ دونوں ہیں۔ [۴] ابن ذکوان کیلئے اسراء میں صرف فتحہ اور باقی تین میں صرف سکون ہے۔ [۵] مکی بصری حمزہ کسائی کیلئے روم میں صرف فتحہ اور باقی تین میں صرف سکون ہے۔

وَقُلْ قُلَ الْاُوْلٰى كَيْفَ دَارَ وَضَمُّ تَا ۸۲۹ عَلِمْتَ رِضًى وَّالْيَاءُ فِي رَبِّيَ انْجَلَا

اور (تَفْجُرَ کے بعد) پہلا (کلمہ) قُلْ (سُبْحٰنَ ع ۱۰) جو ہے (اس کی جگہ میں) قٰلَ ہے كَيْفَ دَارَ (والے شامی مکی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (ان دونوں سے نقلاً) دائر ہوا ہے، (اور آیا ہے) اس حال میں کہ جس کیفیت پر بھی ہو، (پس اَلْاُوْلٰی کی قید سے قُلْ لَّوْ كَانَ اور قُلْ كَفٰى اور قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ ع ۱۱ تینوں نکل گئے۔ اور (لَقَدْ) عَلِمْتُ (ع ۱۲) کی تاء کا ضمہ رِضًی (والے کسائی کیلئے) پسندیدہ ہے، (پس باقی کیلئے تاء کا فتحہ ہے)۔ اور (اس سورۃ میں اضافت کی) یاء (صرف) رَبِّيَ (اِذًا ع ۱۱) میں ظاہر ہوئی ہے۔

مکتبۃ القراءۃ لاہور
27022014/26041435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

وَسَكْتَةُ حَفْصٍ دُوْنَ قَطْعٍ لَّطِيْفَةٌ ٨٣٠ عَلٰى اَلِفِ التَّنْوِيْنِ فِيْ عِوَجًا ؕ بَلَا

اور (وصلاً) حفص کا (وہ سکتہ لطیفہ ہے، دُوْنَ قَطْعٍ: جو (سانس کے) توڑنے کے بغیر (اس) تنوین کے الف پر ہے، جو (لَهٗ) عِوَجًا (کہف ع ۱) میں ہے۔ ان (حفص) نے (اس سکتہ کی صحت کو خوب) جانچا ہے، (اس میں بھی اور بعد والے تینوں کلمات میں بھی)۔

وَفِیْ نُوْنِ مَنْ رَّاقٍ وَّمَرْقَدِنَا وَلَا ٨٣١ مِ بَلْ رَّانَ وَالْبَاقُوْنَ لَا سَكْتَ مُوْصَلَا

اور (نیز وہ سکتہ) مَنْ رَّاقٍ (قیامہ ع ۱) کے نون، اور (مِنْ) مَّرْقَدِنَا (یٰسٓ ع ۴ کے الف)، اور بَلْ رَّانَ (تطفیف) کے لام میں (ان چاروں موقعوں میں) ہے، اور (حفص کے سوا) باقی (حضرات) جو ہیں، (ان کیلئے ان چاروں موقعوں میں ایسا) سکتہ نہیں ہے جو (نقل کی رو سے ہم تک) پہنچایا گیا ہو۔

وَمِنْ لَّدُنْهٖ فِی الضَّمِّ اَسْكِنْ مُشِمَّهٗ ٨٣٢ وَمِنْ ؕ بَعْدِهٖ كَسْرَانِ عَنْ شُعْبَةَ اعْتَلَا

اور مِنْ لَّدُنْهٖ (ع ۱) جو ہے (اسکے دال کے) ضمہ میں اسکان واقع کر، اس حال میں کہ تو اس (دال ساکن) کے اشمام سے پڑھنے والا ہو، اور اس (اسکان) کے بعد (نون اور ھاء پر) دو کسرہ ہیں، (اور ھاء کے کسرہ کا یاء کیساتھ صلہ بھی ہے)، یہ (ان تینوں قیدوں کا بیان) شعبہ سے (منقول ہوکر) بلند ہوا ہے۔

وَضَمَّ وَسَكِّنْ ثُمَّ ضُمَّ لِغَيْرِهٖ ٨٣٣ وَكُلُّهُمْ فِی الْهَا عَلٰى اَصْلِهٖ تَلَا

اور تو (مِنْ لَّدُنْهٖ کے دال کو) ضمہ دے، اور (نون کو) ساکن کر، پھر (ھاء کو) ضمہ دے، اس (شعبہ) کے سوا (اوروں) کیلئے اور ان (ساتوں) میں سے ہر ایک جو ہے، اس نے (اسکی) ھاء میں اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ: [۱] شعبہ کیلئے مِنْ لَّدْنِہٖ ہے، دال ساکن مع اشمام۔ یعنی دال ساکن کو ادا کرتے ہوئے ضمہ کی طرح ہونٹوں کو گول کرنا، پھر نون مکسور اور ھاء مکسور میں صلہ ہوگا۔ [۲] باقی کیلئے مِنْ لَّدُنْهُ ہے، دال مضموم، نون ساکن، ھاء مضموم۔ [۳] مکی کیلئے ان کی اصل کے موافق اس میں صلہ اور باقی کیلئے عدم صلہ۔

وَقُلْ مِرْفَقًا فَتْحٌ مَّعَ الْكَسْرِ (عَمَّهُ ٨٣٤ وَتَزْوَرُّ لِلشَّامِيْ كَتَحْمَرُّ وُصِّلَا

اور تو کہہ دے مِرْفَقًا جو ہے (اسکے میم میں ایسا) فتحہ ہے جو (اس کی فاء کے) کسرہ کیساتھ ہے، (یعنی مَرْفِقًا ہے)، عَمَّهُ (والے مدنی شامی کیلئے، نیز) یہ (فتحہ) اس (مِرْفَقًا) کو عام ہوگیا ہے۔ اور (اِذَا طَلَعَتْ) تَزْوَرُّ (ع ۲) شامی کیلئے تَحْمَرُّ کی طرح (ہونے کی حالت میں ہم تک) پہنچایا گیا ہے۔

وَتَزَّاوَرُ التَّخْفِيْفُ فِي الزَّايِ (ثَابِتٌ ٨٣٥ وَ(حِرْمِيُّهُمْ مُّلِّئْتَ فِي اللَّامِ ثَقَّلَا

اور تَزَّاوَرُ (زاء کی تشدید والا) جو ہے، (اس کی) زاء میں تخفیف ثَابِتٌ (والے کوفیین کے لئے) ثابت ہے۔ اور ان (قراء) میں کے حِرْمِيّ (نافع مکی) جو ہیں، (وَ) لَمُلِئْتَ (ع ۳) میں (یعنی اس کے) لام میں ان دونوں نے تشدید واقع کیا ہے۔

خلاصہ و تعلیل: [۱] مدنی شامی کیلئے مَرْفِقًا ہے، میم کے فتحہ فاء کے کسرہ سے اور باقی کیلئے مِرْفَقًا ہے میم کے کسرہ فاء کے فتحہ سے۔ [۲] ① شامی کیلئے تَزْوَرُّ ہے، تَحْمَرُّ کی طرح۔ اِزْوَرَّ، اِزْوِرَارًا (اِفْعِلَالًا) سے مضارع ہے۔ ② کوفیین کیلئے تَزَاوَرُ ہے، اور یہ تَزَاوُرًا (تَفَاعُلًا) سے مضارع ہے۔ اس کی اصل تَتَزَاوَرُ ہے، ایک تاء تخفیفاً محذوف ہے۔ ③ مدنی مکی بصری کیلئے تَزَّاوَرُ ہے۔ اس کی اصل بھی تَتَزَاوَرُ ہے، دوسری تاء کو زاء سے بدلکر زاء کا زاء میں ادغام کیا۔ [۳] مدنی مکی کیلئے وَلَمُلِّئْتَ ہے، لام کی تشدید سے اور باقی کیلئے وَلَمُلِئْتَ ہے حفص کی طرح۔

بِوَرْقِكُمُ الْاِسْكَانُ (فِيْ (صَفْوِ (حُلْوِهٖ ٨٣٦ وَفِيْهِ عَنِ الْبَاقِيْنَ كَسْرٌ تَأَصَّلَا

بِوَرِقِكُمْ جو ہے، (اس کی راء کا اسی طرح) ساکن کر دینا فِيْ صَفْوِ حُلْوِهٖ (والے حمزہ شعبہ بصری کیلئے) اپنی صفائی کی شیرینی میں ہے۔ اور اس (کی راء) میں باقیین سے ایسا کسرہ ہے، جو (لغت کی رو سے) اصل ہوگیا ہے۔ (پس باقیین کیلئے بِوَرِقِكُمْ ہے، راء کے کسرہ سے۔ اور چونکہ اسکان کی ضد کسرہ نہیں ہے، اس لئے کسرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو بیان کیا اور اس میں اسکان اور کسرہ دونوں لغت ہیں)۔

وَحَذْفُكَ لِلتَّنْوِيْنِ مِنْ مِّائَةٍ (شَـ)ـفَا ۸۳۷ وَيُشْرِكُ خِطَابٌ وَّهْوَ بِالْجَزْمِ (كُـ)ـمِّلَا

اور تیرا (ثَلٰث) مِائَةٍ (ع ۳ کی تاء) سے تنوین کو حذف کر دینا (مِائَةِ سِنِيْنَ پڑھنا) جو ہے، شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس نے (توجیہ کی رو سے قاری کو) شفا دی ہے۔ (پس باقی کیلئے مِائَةٍ ہے تنوین سے۔ اور وَلَا) يُشْرِكُ (ع ۴) خطاب (کی تاء والا) ہے، اور یہ (لفظ کاف کے) جزم کے ساتھ كُمِّلَا (والے شامی کیلئے) کامل کیا گیا ہے۔ (پس شامی کیلئے وَلَا تُشْرِكْ ہے تاء اور جزم سے۔ باقی کیلئے وَلَا يُشْرِكُ ہے یاء اور رفع سے)۔

وَفِي ثُمُرٌ ضَمَّيْهِ يَفْتَحُ عَاصِمٌ ۸۳۸ بِحَرْفَيْهِ وَالْإِسْكَانُ فِي الْمِيْمِ (حُـ)ـصِّلَا

اور ثُمُرٌ میں (یعنی) بِحَرْفَيْهِ: اسکے دونوں لفظوں (لَهُ ثُمُرٌ اور بِثُمُرِهٖ ع ۵) میں اس (کی ثاء اور میم) کے دونوں ضموں کو فتحہ سے بدلتے ہیں عاصم۔ اور اسکان (اس کے) میم میں حُصِّلَا (والے بصری کیلئے شیوخ سے) حاصل کیا گیا ہے۔

خلاصہ: [۱] عاصم کیلئے ثَمَرٌ اور بِثَمَرِهٖ ہے ثاء اور میم دونوں کے فتحہ سے۔ [۲] بصری کیلئے ثُمْرٌ اور بِثُمْرِهٖ ہے ثاء کے ضمہ اور میم کے سکون سے۔ [۳] باقی کیلئے ثُمُرٌ بِثُمُرِهٖ ثاء اور میم دونوں کے ضمہ سے۔

وَدَعْ مِيْمَ خَيْرًا مِّنْهُمَا (حُـ)ـكْمُ (ثَـ)ـابِتٍ ۸۳۹ وَفِي الْوَصْلِ لٰكِنَّا فَمُدَّ (لَـ)ـهُ (مُـ)ـلَا

اور تو ترک کر دے خَيْرًا مِّنْهُمَا کے (دوسرے) میم کو، حُكْمُ ثَابِتٍ (والے بصری کوفیین کیلئے) یہ (نقل میں) ثابت (اور پختگی والے قاری) کا حکم ہے۔ (پس ان کیلئے خَيْرًا مِّنْهَا ہے، دوسرے میم کے حذف سے باقی کیلئے میم کے اثبات سے مِنْهُمَا ہے)۔ اور وصل میں (بھی) لٰكِنَّا (هُوَ اللّٰهُ کے نون) کو (الف) مدہ (کی زیادتی) سے پڑھ، لَهُ مُلَا (والے ہشام ابن ذکوان یعنی پورے شامی کیلئے) اس (الف مدہ) کیلئے چادریں (قوی دلائل) ہیں، (اور باقی کیلئے الف کو حذف کر دے، یہ حکم حالت وصل کا بیان ہوا ہے اور وقفاً سب کیلئے اثبات الف ہے، رسم کی اتباع میں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَذَکِّرْ تَکُنْ (شَـافٍ وَّفِی الْحَقِّ جَـرُّهٗ ۸۴۰ عَلٰی رَفْعِهٖ (حَـبْـرٌ (سَعِیْدٌ (تَـاَوَّلَا

اور تو تذکیر (کی یاء) سے پڑھ (وَلَمْ) یَکُنْ (لَّهٗ ع ۵) کو، شَافٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے) یہ (تذکیر توجیہ کی رو سے) شفا دینے والی ہے، (پس باقی کیلئے تانیث کی تاء سے ہے وَلَمْ تَکُنْ لَّهٗ)۔ اور (لِلّٰهِ) الْحَقِّ (ع ۵ کے قاف) میں (اوروں کیلئے تو) اس (قاف) کا جر ہے اس (قاف) کے رفع پر، حَبْرٌ سَعِیْدٌ تَاَوَّلَا (والے بصری اور ابو الحارث اور دوری علی یعنی پورے کسائی کیلئے ایسا) سَعِیْدٌ: خوش نصیب، حَبْرٌ: عالم ہے، جس نے (اس رفع کی یہ) تاویل کی ہے، (کہ یہ اَلْوَلَایَةُ کی خبر یا اس کی صفت ہونے کی بناء پر ہے۔ پس بصری کسائی کیلئے اَلْحَقُّ رفع سے اور باقی کیلئے جر سے ہے)۔

وَعُقْبًا سُکُوْنُ الضَّمِّ (نَصٌّ (فَتًی وَّیَا ۸۴۱ نُسَیِّرُ وَالٰی فَتْحَهَا (نَفَرٌ مِّلَا

اور (وَخَیْرٌ) عُقْبًا (ع ۵) جو ہے، (اس کے قاف کے) ضمہ کے بجائے سکون جو ہے، (اسکے بارے میں) نَصٌّ فَتًی (والے عاصم حمزہ کیلئے) کامل جوان کی تصریح ہے۔ (پس ان کیلئے قاف کے سکون سے عُقْبًا اور باقی کیلئے ضمہ سے عُقُبًا)۔ اور نُسَیِّرُ (الْجِبَالَ ع ۶) کی (کسرہ والی) یاء جو ہے، وَالٰی: موافقت کی ہے اس (یاء) کے فتحہ کی، نَفَرٌ (والے مکی بصری شامی کیلئے ایسی) جماعت نے جو (سب کے سب) غنی (اور ثقہ) ہیں۔ (عُقْبًا میں ضمہ اور سکون دونوں لغت ہیں)۔

وَفِی النُّوْنِ اَنِّثْ وَالْجِبَالَ بِرَفْعِهِمْ ۸۴۲ وَیَوْمَ یَقُوْلُ النُّوْنُ حَمْـزَةُ فَضَّلَا

اور تو (اس نُسَیِّرُ کے) نون میں (انہیں نَفَرٌ والوں کیلئے) تانیث (کی تاء) واقع کر۔ اور اَلْجِبَالَ (کا لام بھی) انہیں (نَفَرٌ والے تینوں) کے رفع کے ساتھ ہے۔ اور وَیَوْمَ یَقُوْلُ (ع ۶ یعنی اس کی یاء کے بجائے) نون جو ہے، حمزہ نے (اس نون کو پڑھ کر صیغہ کو) فضیلت دی ہے۔

خلاصہ: [۱] نَفَرٌ کیلئے وَیَوْمَ تُسَیَّرُ الْجِبَالُ ہے، تانیث کی تاء سے اور یاء کے فتحہ اور لام کے رفع سے اور باقی کیلئے نُسَیِّرُ الْجِبَالَ ہے حفص کی طرح نون سے اور یاء کے کسرہ اور لام کے نصب سے۔ [۲] حمزہ کیلئے وَیَوْمَ نَقُوْلُ ہے نون سے اور باقی کیلئے یاء سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِمَهْلَكِهِمْ ضَمُّوا وَمَهْلَكَ اَهْلِهٖ ۸۴۳ سِوٰى عَاصِمٍ وَّالْكَسْرُ فِي اللَّامِ (عُـ)ـوِّلَا

لِمَهْلَكِهِمْ (کہف ع ۸) اور مَهْلَكَ اَهْلِهٖ (نمل ع ۴ دونوں کے میم) کو، ضَمُّوا: سب نے ضمہ دیا ہے سوائے عاصم کے، (پس عاصم کیلئے میم کا فتحہ ہے)۔ اور (وہ) کسرہ جو لام میں ہے، عُوِّلَا (والے حفص کیلئے) اس (کسرہ) پر اعتماد کیا گیا ہے۔ (پس [۱] عاصم کے سوا سب کیلئے دونوں جگہ لِمُهْلَكِهِمْ اور مُهْلَكَ اَهْلِهٖ ہے، میم کے ضمہ اور لام کے فتحہ سے۔ [۲] شعبہ کیلئے لِمَهْلَكِهِمْ اور مَهْلَكَ اَهْلِهٖ میم اور لام دونوں کے فتحہ سے۔ [۳] حفص کیلئے لِمَهْلِكِهِمْ اور مَهْلِكَ اَهْلِهٖ میم کے فتحہ اور لام کے کسرہ سے)۔

وَهَا كَسْرِ اَنْسٰنِيْهِ ضُمَّ لِحَفْصِهِمْ ۸۴۴ وَمَعْهُ عَلَيْهِ اللّٰهَ فِي الْفَتْحِ وَصَّلَا

اور (وَهَا) اَنْسٰنِيْهِ کے کسرہ کی (یعنی کسرہ والی) ھار کو تو ضمہ دے، ان میں کے حفص کے لئے۔ اور اس (اَنْسٰنِيْهُ) کے ساتھ (اس) عَلَيْهُ اللّٰهَ (کی ھار) کو (بھی) جو فتحا (ع ۱) میں ہے، (ضمہ دے کر) اس (حفص) نے ملا دیا ہے۔ (پس حفص کیلئے دونوں میں ھار کا ضمہ اور باقی کیلئے کسرہ ہے)۔

لِتُغْرِقَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ غَيْبَةً ۸۴۵ وَقُلْ اَهْلُهَا بِالرَّفْعِ (رَ)اوِيْهِ (فَـ)ـصَّلَا

لِتُغْرِقَ (ع ۱۰) غیبت (کی یار) والا ہونے کی حالت میں (پہلے حرف یعنی یار کے) ضمہ اور (رار کے) کسرہ (دونوں) کے بجائے فتحہ دیا ہوا ہے۔ اور تو کہہ دے کہ (اسکے بعد) اَهْلَهَا (ع ۱۰ کے لام) کو رفع کے ساتھ رَاوِيْهِ فَصَّلَا (والے کسائی حمزہ کیلئے دونوں کلموں کے اختلاف کو) اسکے راوی نے مفصل بیان کیا ہے۔ (پس ان کیلئے لِيَغْرَقَ اَهْلُهَا ہے، یار اور رار دونوں کے فتحہ سے۔ اور اَهْلُهَا کا لام رفع سے۔ باقی کیلئے تار خطاب کے ضمہ اور رار کے کسرہ سے لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ہے حفص کی طرح دوسرے لام کے نصب سے)۔

وَمُدَّ وَخَفِّفْ يَاءَ زَاكِيَةً (سَـ)ـمَا ۸۴۶ وَنُوْنُ لَدُنِّي خَفَّ (صَـ)ـاحِبُهُ (اِ)لٰى

اور تو (زَكِيَّةً ع ۱۰ کی زار کو اسی طرح الف) مدہ سے پڑھ، اور (اسی) زَكِيَّةً کی یار کو تخفیف سے پڑھ، سَمَا (والے نافع مکی بصری کیلئے) یہ (مد و تخفیف کا مجموع) بلند ہو گیا ہے۔ (پس شامی کوفیین کیلئے زَكِيَّةً ہے، مدہ

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حذف اور یاء کی تشدید سے)۔ اور (مِنْ) لَّدُنِّیْ (ع ۱۰) کا نون بلا تشدید ہو گیا ہے، صَاحِبُہٗ اِلْی (والے شعبہ نافع کیلئے) اس (نون) کا قاری (حق تعالیٰ کی) نعمت والا ہے۔

فائدہ: اِلْی بمعنیٰ نعمت۔ اس میں روایۃً ہمزہ کا کسرہ ہے اور اس کی جمع اٰلَآءٌ ہے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ میں اسی کی طرح ہے، مِعًی اور اَمْعَآءٌ بھی اسی کی طرح ہے اور لغت کی رو سے اَلْی میں فتحہ بھی درست ہے۔ نیز اِلٰی جارہ بھی ہوسکتا ہے، اس تقدیر پر مجرور مقدر ہوگا اَیْ اِلٰی طَلَبِ الْعِلْمِ

وَسَکِّنْ وَّاَشْمِمْ ضَمَّۃَ الدَّالِ (صَـ)ـادِقًا ۸۴۷ تَخِذْتَ فَخَفِّفْ وَاکْسِرِ الْخَاءَ (دُ)مْ (حُـ)ـلَا

اور سکون سے بدل دے (اسی مِنْ لَّدُنِّیْ کے دال کے ضمہ کو) اور اشمام سے پڑھ (اسی) دال کے ضمہ کو (یعنی دال کو ساکن پڑھتے ہوئے ہونٹوں کو گول کر کے ضمہ کی طرف اشارہ کر)، صَادِقًا (والے شعبہ کیلئے) سچا ہونے کی حالت میں۔ (اور) تو لَتَخِذْتَ (کی پہلی تاء) کو بلا تشدید پڑھ، اور (اس کی) خاء کو کسرہ دے دُمْ حُلَا (والے مکی بصری کیلئے۔ اللہ کرے) تو ہمیشہ رہے زیوروں والا ہو کر۔

خلاصہ: اول: [۱] نافع کیلئے مِنْ لَّدُنِیْ ہے، دال کے ضمہ اور نون کی تخفیف سے۔ [۲] شعبہ کیلئے مِنْ لَّدْنِیْ دال کے سکون، نون کی تخفیف اور اشمام سے۔ [۳] باقیین کے لئے مِنْ لَّدُنِّیْ دال کے ضمہ اور نون کی تشدید سے۔ **ثانی:** [۱] مکی کے لئے لَتَخِذْتَ تاء کی تخفیف، خاء کے کسرہ اور ذال کے اظہار سے۔ [۲] بصری کے لئے لَتَخِذتَّ تاء کی تخفیف، خاء کے کسرہ، ذال کے ادغام اور تاء کی تشدید سے۔ [۳] حفص کیلئے لَتَّخَذْتَ تاء کی تشدید، خاء کے فتحہ اور ذال کے اظہار سے۔ [۴] باقی کیلئے لَتَّخَذتَّ تاء کی تشدید، خاء کے فتحہ اور ادغام سے۔

وَمِنْ بَعْدُ بِالتَّخْفِیفِ یُبْدِلَ ھٰھُنَا ۸۴۸ وَفَوْقَ وَتَحْتَ الْمُلْکِ (کَـ)ـافِیْہِ (ظَـ)ـلَّلَا

اور (اس لَتَخِذْتَ کے) بعد ھٰھُنَا (یعنی) یہاں (آیت فَاَرَدْنَا کہف ع ۱۰ میں بھی اَنْ) یُّبْدِلَ (باء کے سکون اور دال کی) تخفیف کیساتھ ہے، وَفَوْقَ الْمُلْکِ: اور (سورہ) ملک کے اوپر (تحریم ع ۱ میں) وَتَحْتَ الْمُلْکِ اور (اس سورہ ملک کے) نیچے (نٓ والقلم ع ۱ میں بھی تخفیف کیساتھ ہے)، کَافِیْہِ ظَلَّلَا (والے شامی مکی کوفیین کیلئے) اس (تخفیف) کی کفایت کرنے والا جو ہے، اس نے (لوگوں پر) سایہ ڈالا ہے۔ (پس ان کیلئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تینوں جگہ یُبْدِلَ ہے تخفیف سے، باقی مدنی بصری کیلئے یُبَدِّلَ ہے تشدید سے)۔

فَاَتْبَعَ خَفِّفْ فِي الثَّلَاثَةِ (ذَ)اكِرًا ٨٤٩ وَحْمِيَةٍ بِالْمَدِّ (صُحْبَتُهُ (كَـ)ـلَا

تو فَاَتْبَعَ (اور ثُمَّ اَتْبَعَ ع ۱۱ کی تار) کو (اسکے) تینوں (موقعوں) میں (اسی طرح) تخفیف (اور سکون) اور فتحہ والے ہمزہ قطعی سے، پڑھ ذَاكِرًا (والے شامی کوفیین کیلئے)، اس حال میں کہ تو (اس کی توجیہ کو بھی) یاد کرنے والا ہو، (پس باقی کیلئے فَاتَّبَعَ اور ثُمَّ اتَّبَعَ ہے، ہمزہ وصلی اور اس کے حذف اور تاء کی تشدید سے)۔ اور حْمِيَةٍ جو ہے، (اس کو حاء کے بعد الف) مدہ کے ساتھ صُحْبَتُهُ كَلَا (والے شعبہ حمزہ کسائی شامی کیلئے) اس کی جماعت نے محفوظ کیا ہے۔

وَفِي الْهَمْزِ يَاءٌ عَنْهُمُ وَ(صِحَابُهُمْ ٨٥٠ جَزَاءُ فَنَوِّنْ وَانْصِبِ الرَّفْعَ وَاقْبَلَا

اور (اس حْمِيَةٍ کے) ہمزہ (کی جگہ) میں یاء ہے، انہیں (صُحْبَتُهُ كَلَا والوں) سے، (پس باقی کے لئے حَمِئَةٍ ہے الف مدہ کے حذف اور ہمزہ سے)۔ وَصِحَابُهُمْ: اور ان میں کے صِحَابُ (والے حفص حمزہ کسائی) جو ہیں، تو (ان کیلئے فَلَهُ) جَزَآءَ (الْحُسْنٰی ع ۱۱ کے ہمزہ) کو تنوین دے، اور (اسکے) رفع کو نصب سے بدل دے، اور (اس تمام بیان کو) ضرور قبول کر لے، (پس ان کیلئے جَزَآءً الْحُسْنٰی ہے، تنوین اور نصب سے، اور باقی کیلئے جَزَآءُ الْحُسْنٰی ہے، رفع سے اور تنوین کے حذف سے)۔

(عَـ)ـلٰی (حَقٍّ) السَّدَّيْنِ سُدًّا (صِحَابُ) (حَقّ ٨٥١ ـقٍّ) اِلضَّمُّ مَفْتُوحٌ وَيٰسِيْنَ (شِـ)ـهِدْ (عُـ)ـلًا

(بَيْنَ) السَّدَّيْنِ (کہف ع ۱۱ کے ضمہ کے بجائے فتحہ) عَلٰی حَقٍّ (والے حفص مکی بصری کے لئے) حق پر ہے۔ اور (بَيْنَهُمْ) سَدًّا (کہف ع ۱۱) کو صِحَابُ حَقٍّ (والے حفص حمزہ کسائی مکی بصری کیلئے) اہل حق نے (ضمہ کے بجائے فتحہ سے پڑھا ہے)۔ اور لیٰسٓ (ع ۱ کے سُدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سُدًّا کے دونوں کلموں) میں شِهْدُ عُلًا (والے حمزہ کسائی حفص کیلئے ضمہ فتحہ سے بدل دیا گیا ہے۔ تو (چونے سے) مضبوط کر بلند (عمارتوں) کو۔

خلاصہ: [۱] حفص کیلئے کہف ع ۱۱ و لیٰسٓ ع ۱ کے چاروں اَلسَّدَّيْنِ اور سَدًّا سین کے فتحہ سے ہے۔ کیونکہ ان کا ذکر تینوں جگہ آیا ہے۔ [۲] مدنی شامی شعبہ کیلئے چاروں میں اَلسُّدَّيْنِ اور سُدًّا ضمہ سے۔ کیونکہ ان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر کسی جگہ بھی نہیں آیا۔ ۳ مکی بصری کے لئے کہف کے دونوں میں اَلسَّدَّیْنِ اور سَدًّا فتحہ سے، اور یٰسٓ کے دونوں میں سُدًّا ضمہ سے۔ کیونکہ ان کا ذکر کہف ہی والوں کے فتحہ میں آیا ہے۔ ۴ حمزہ کسائی کیلئے بَیْنَ السُّدَّیْنِ اور سَدًّا، اول میں ضمہ باقی تین میں فتحہ سے۔ کیونکہ ان کی رموز صرف اَلسَّدَّیْنِ میں نہیں آئیں باقی سب میں آئی ہیں۔

وَيَاجُوْجَ مَاجُوْجَ اهْمِزِ الْكُلَّ (نَـ)ـاصِرًا ۸۵۲ وَفِيْ يَفْقَهُوْنَ الضَّمُّ وَالْكَسْرُ (شُـ)ـكِّلَا

اور يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ (کہف ع ۱۱ وانبیاء ع ۷) جو ہیں، تو (ان چاروں میں سے) ہر ایک (کے الف) کو ہمزہ سے بدل دے نَـاصِرًا (والے عاصم کیلئے)، اس حال میں کہ تو مدد کرنے والا ہے (پس ان کیلئے يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ ہے ہمزہ سے اور باقی کیلئے يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ الف سے)۔ اور (لَا يَكَادُوْنَ) يَفْقَهُوْنَ میں (یاء کا) ضمہ اور (قاف کا) کسرہ شُكِّلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) دونوں صورت بنائے گئے ہیں، (پس ان کیلئے يُفْقِهُوْنَ اور باقی کیلئے يَفْقَهُوْنَ ہے یاء اور قاف کے فتحہ سے)۔

وَحَرِّكْ بِهَا وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَمُدَّهُ ۸۵۳ خَرْجًا (شَـ)ـفَا وَاعْكِسْ فَخَرْجُ (لَـ)ـهُ (مُـ)ـلَا

اور تو (فتحہ کی) حرکت دے خَرْجًا (کی راء) کو، بِهَا: اس (سورۃ کہف ع ۱۱) میں اور مؤمنون (ع ۴ میں)، اور اس (خَرْجًا کی راء) کو (الف) مدہ سے پڑھ، شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (تحریک اور مدہ کے مجموع) نے شفا دی ہے، (پس اوروں کیلئے دونوں جگہ خَرْجًا ہے، راء کے سکون اور الف مدہ کے حذف سے۔ اور اس (بیان) کا عکس کر (یعنی راء کو ساکن کر اور الف مدہ کو حذف کر) فَخَرْجُ (رَبِّكَ مؤمنون ع ۴) میں، لَهُ مُلَا (والے ہشام وابن ذکوان یعنی پورے شامی کیلئے) اس (عکس) کیلئے چادریں ہیں۔

خلاصہ: ۱ حمزہ کسائی کے لئے تینوں میں خَرَاجًا، فَخَرَاجُ۔ ۲ شامی کیلئے تینوں میں خَرْجًا فَخَرْجُ۔ ۳ باقی کیلئے خَرْجًا فَخَرَاجُ۔ www.kitabosunnat.com

وَمَكَّنَنِيْ اَظْهِرْ (دَ)لِيلًا وَّسَكِّنُوْا ۸۵۴ مَعَ الضَّمِّ فِي الصُّدُفَيْنِ عَنْ شُعْبَةَ الْمَلَا

اور (مَا) مَكَّنَنِيْ (فِيْهِ ع ۱۱ کے پہلے نون) کو (اسی طرح) اظہار (اور فتحہ) سے پڑھ دَلِيلًا (والے مکی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور (ان دونوں کے) ماسوا نے ان دونوں (موقعوں) میں ان دونوں کے (ہمزہ وصلی کے) قطعی بنا دینے، اور (اس کے بعد) الف (مدہ) زیادہ کر دینے کے ساتھ (پڑھا ہے، ان دونوں کلموں سے) ابتدا (یعنی اعادہ کرتے ہوئے بھی) اور (ان کا ماقبل سے) وصل کرتے ہوئے بھی، یعنی شعبہ حمزہ کے سواسب کیلئے حالین میں اٰتُوْنِیْ ہے اور اِیْتُوْنِیْ میں یہ بات نہیں ہے، اس میں باقیین کیلئے ہمزہ ساکنہ کا ابدال، ابتدار اور اعادہ کی صورت میں ہوگا، وصلاً نہیں)۔

وَطَاءَ فَمَا اسْطَاعُوْا لِحَمْزَةَ شَدِّدُوْا ۸۵۸ وَاَنْ تَنْفَدَ التَّذْكِيْرُ (شَـ)ـافٍ (تَـ)ـاَوَّلَا

اور فَمَا اسْطَّاعُوْا (ع ۱۱) کی طار کو حمزہ کیلئے ان (اہل ادا) نے تشدید سے پڑھا ہے (یا تم تشدید سے پڑھو، پس باقی کیلئے حفص کی طرح طار بلا تشدید ہے۔ اور رہا واؤ والا وَمَا اسْتَطَاعُوْا جو اسی آیت میں ہے، اس میں اجماعاً اظہار وتخفیف ہے)۔ اور اَنْ يَّنْفَدَ (ع ۱۲) جو ہے (اس کی یار) تذکیر شَافٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے ایسے) شافی (کی قرارۃ) ہے، جس نے (اس کی) تاویل بیان کی ہے، (پس ان کیلئے اَنْ يَّنْفَدَ یار سے اور باقی کیلئے تار سے ہے)۔

ثَلَاثُ مَعِيْ دُوْنِيْ وَرَبِّيْ بِاَرْبَعٍ ۸۵۹ وَمَا قَبْلَ اِنْ شَاءَ الْمُضَافَاتُ تُجْتَلٰى

[۱] تا [۳] مَعِيَ (صَبْرًا ع ۹ و ع ۱۰) کی تین (یارات اور [۴] مِنْ) دُوْنِيَ (اَوْلِيَآءَ ع ۱۲ کی) اور (اس [۵] رَبِّيَ (اَعْلَمُ ع ۳ [۶] [۷] اور بِرَبِّيْ اَحَدًا ع ۵ کے دونوں، اور [۸] رَبِّيَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيْ ع ۵) کی جو چار جگہ میں ہے، اور ([۹] سَتَجِدُنِيْ ع ۹ کی) وہ (یار) جو اِنْ شَآءَ (اللّٰهُ) سے پہلے ہے، (یہ نو کی نو اس سورۃ کی یارات) مضافات ہیں۔ یہ (سب یارات ان کے طالبین کیلئے) ظاہر کی جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وَحَرْفَا يَرِثْ بِالْجَزْمِ (حُـلْوُ (رِ)ضًى وَّقُلْ ٨٦٠ خَلَقْتُ خَلَقْنَا (شَاعَ وَجْهًا مُّجَمَّلَا

اور يَرِثُنِيْ (وَيَرِثُ) کے دونوں لفظ (ثاء کے) جزم کیساتھ (يَرِثْنِيْ وَيَرِثْ) ہیں، حُلْوُ رِضًى (والے بصری کسائی کیلئے) شیرینی ہے پسندیدہ ہے، (پس باقی کیلئے ثاء کے رفع سے ہے)۔ اور تو کہہ دے کہ (وَقَدْ) خَلَقْتُكَ جو ہے (اس کی جگہ میں) خَلَقْنٰكَ ہے شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے)، یہ (خَلَقْنَا) مشہور ہوگیا ہے ایسی وجہ کے اعتبار سے جو خوبصورت کی ہوئی ہے، (پس ان کے لئے خَلَقْنٰكَ ہے نون سے اور باقی کیلئے خَلَقْتُكَ ہے تاء سے۔

وَضَمُّ بُكِيًّا كَسْرُهُ عَنْهُمَا وَقُلْ ٨٦١ عِتِيًّا صِلِيًّا مَّعْ جِثِيًّا (شَـذًا (عَـلَا

اور وَبُكِيًّا (ع ۴) کا ضمہ جو ہے، اسکے بجائے کسرہ (بھی) انہیں دونوں (حمزہ کسائی) سے ہے۔ اور تو کہہ دے کہ عِتِيًّا (ع اورع ۵ اور وہ) صُلِيًّا (ع ۵) جو جُثِيًّا (ع ۵) کے دونوں کلموں سمیت ہے، (ان چاروں کے ضمہ کے بجائے کسرہ شَذًا عَلَا (والے حمزہ کسائی حفص کے لئے ایسی) خوشبو والا ہے جو بلند ہوگئی ہے۔

خلاصہ: [۱] حمزہ کسائی کیلئے چاروں میں پہلے حرف کا کسرہ ہے۔ [۲] حفص کیلئے وَبُكِيًّا میں ضمہ اور باقی تین میں کسرہ ہے۔ [۳] باقی کیلئے چاروں میں ضمہ ہے۔

وَهَمْزُ اَهَبْ بِالْيَا (جَرٰى (حُلْوُ (بَحْرِهٖ ٨٦٢ بِخُلْفٍ وَّنِسْيًا فَتْحُهٗ (فَائِزٌ (عُـلَا

اور لِأَهَبَ کا ہمزہ یاء کے ساتھ ہے (یعنی لِيَهَبَ) جَرٰى حُلْوُ (والے ورش بصری کیلئے بلا خلف اور) بَحْرِهٖ (والے قالون کیلئے ان کے) خلف کیساتھ جاری ہوگئی ہے اس (یاء) کے دریا کی شیرینی۔ (پس [۱] ورش بصری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے لِیَهَبَ ہے، یاء سے ② قالون کیلئے یاء سے بھی ہے اور ہمزہ سے بھی دو وجوہ ہیں، ان کیلئے ہمزہ والی وجہ خلافِ طرق ہے ③ باقی کیلئے لِأَهَبَ ہے ہمزہ سے)۔ اور (وَكُنْتُ) نِسْيًا (ع ۲) جو ہے، اس (کے نون) کا فتحہ فَائِزٌ عُلًا (والے حمزہ حفص کیلئے) کامیاب ہے بلندی کے اعتبار سے، (پس باقی کیلئے نون کا کسرہ ہے)۔

وَمَنْ تَحْتَهَا اكْسِرْ وَاخْفِضِ (ا)لدَّهْرَ (عَ)نْ (شَ)ذًا ٨٦٣ وَخَفَّ تَسَّقَطْ (فَ)اصِلًا فَتَحُمِّلَا

مِنْ تَحْتِهَا (أَلَّا ع ۲ کے میم) کو تو کسرہ دے، اور (اس کی دوسری تاء کو ایسا) جر دے اَلدَّهْرَ عَنْ شَذًا (والے نافع حفص حمزہ کسائی کیلئے) ہمیشہ، جو خوشبو (والے) سے (منقول) ہے، (پس باقی کیلئے میم کا فتحہ اور تاء کا نصب ہے)۔ اور بلا تشدید ہوگیا ہے تَسَقَطْ (کا سین) فَاصِلًا (والے حمزہ کیلئے) اس حال میں کہ یہ (تَسَقَطْ مبرد کے قول پر وَهُزِّيْ اور اس کے مفعول رُطَبًا میں) جدائی کر دینے والا ہے، پس یہ (اعراب اسی طرح) نقل کیا گیا ہے۔

وَبِالضَّمِّ وَالتَّخْفِيفِ وَالْكَسْرِ حَفْصُهُمْ ٨٦٤ وَفِي رَفْعِ قَوْلُ الْحَقِّ نَصْبُ (نَ)دٍ (كَ)هَلَا

اور (اس تَسَقَطْ کو تاء کے) ضمہ اور (سین کی) تخفیف اور (قاف کے) کسرہ سے ان میں کے حفص نے (پڑھا ہے)۔ اور قَوْلُ الْحَقِّ (الَّذِيْ ع ۲ کے لام) کے رفع میں نَدٍ كَلَا (والے عاصم شامی کے لئے) ایسے سخی کا (نصب) ہے جس نے محفوظ کیا ہے۔

خلاصه: [۱] حمزہ کیلئے تَسَقَطْ تاء وقاف کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے۔ [۲] حفص کیلئے تُسَاقِطْ تاء کے ضمہ، سین کی تخفیف اور قاف کے کسرہ سے۔ [۳] باقی کیلئے تَسَّقَطْ تاء وقاف کے فتحہ اور سین کی تشدید سے۔ || عاصم شامی کیلئے قَوْلَ ہے لام کے نصب سے اور باقی کیلئے لام کے رفع سے۔

وَكَسْرُ وَاَنَّ اللّٰهَ (ذَ)اكِ وَّ اَخْبَرُوْا ٨٦٥ بِخُلْفٍ اِذَا مَامُتُّ (مُ)وفِيْنَ وُصَّلَا

اور وَاَنَّ اللّٰهَ (رَبِّيْ ع ۲ کے ہمزہ) کا کسرہ ذَاكِ (والے شامی کوفیین کیلئے) خوشبودار ہے۔ اور ان (اہل ادا) نے اخبار سے پڑھا ہے خلف کیساتھ ہو کر ءَاِذَامَامِتُّ (ع ۵) کو مُوفِيْنَ (والے ابن ذکوان کیلئے) اس حال میں کہ وہ (ناقلین دونوں وجوہ کے نقل کر دینے کے ذریعہ قراءات کی حفاظت کے حق کو) پورا کرنے والے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(نیز) اس حال میں کہ وہ (اس اخبار کو نقل کے ذریعہ ہم تک) پہنچانے والے (بھی) ہیں۔ (پس ابن ذکوان کیلئے اِذَا مَامِتُّ اخبار سے اور ءَ اِذَا مَامِتُّ استفہام سے دو وجوہ ہیں۔ باقی کیلئے استفہام سے ہے)۔

وَنُنْجِي خَفِيفًا (رُ) ضْ مَقَامًا ۚ بِضَمِّهِ ٨٦٦ (دَ) نَا رِءْيًا بَ ابْدِلْ مُدْغِمًا ۚ (بَ) اسِطًا (مُّ) لَا

اور (ثُمَّ) نُنْجِي (الَّذِينَ ع ۵) کو رُضْ (والے کسائی کیلئے) ریاضت یعنی محنت سے حاصل کر، خَفِيفًا: اس حال میں کہ یہ (یعنی اسکا جیم) بلا تشدید ہے، (پس باقی کیلئے نُنَجِّي الَّذِينَ ہے، دوسرے نون کے فتحہ اور جیم کی تشدید سے)۔ (خَيْرٌ) مُّقَامًا (ع ۵) اپنے (پہلے میم کے) ضمہ کے ساتھ ہو کر دَنَا (والے مکی کیلئے ہم سے) قریب ہو گیا ہے، (پس باقی کے لئے پہلے میم کا فتحہ ہے۔ اور وَ) رِءْيًا (کے ہمزہ) کا (یاء سے) ابدال کر تو، اس حال میں کہ تو (اس ہمزہ سے بدلی ہوئی یاء ساکنہ کا دوسری یاء میں) ادغام کرنے والا ہو بَاسِطًا مُّلَا (والے قالون ابن ذکوان کیلئے، نیز) اس حال میں کہ تو پھیلانے والا ہو چادروں کو، (پس ان کیلئے رِيًّا ہے ابدال وادغام سے اور باقی کیلئے رِءْيًا ہے تحقیق سے حفص کی طرح۔

وَوُلْدًا ۚ بِهَا وَالزُّخْرُفِ اضْمُمْ وَسَكِّنَا ٨٦٧ (شِ) فَاءً وَّفِي نُوحٍ (شَ) فَا (حَ) قُّهُ وَلَا

اور وَلَدًا (اور وَلَدٌ کے واؤ) کو، بِهَا: اس (سورۃ مریم ع ۵ و ع ٦ کے چاروں موقعوں) میں اور زخرف (ع ۷) میں (غرض پانچوں میں) ضمہ دے تو، اور (لام کو) ضرور ساکن کر (اور وُلْدًا اور وُلْدٌ پڑھ)، شِفَاءً (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (مذکور یعنی ضمہ اور سکون) نے خوب شفا دی ہے۔ اور نوح (ع ۲ کے وَوُلْدُهُ) میں شَفَا حَقُّهُ (والے حمزہ کسائی مکی بصری کیلئے) اس (مذکور یعنی واؤ کے ضمہ اور لام کے سکون) کے حق نے شفا دی ہے مددگار ہو کر۔

خلاصہ: [۱] چھیوں جگہ حمزہ کسائی کیلئے وُلْدًا، وُلْدٌ، وَوُلْدُهُ ہے، واؤ کے ضمہ اور لام کے سکون سے۔ [۲] مکی بصری کیلئے نوح ع ۲ میں وَوُلْدُهُ ہے، ضمہ وسکون سے، اور باقی پانچ میں واؤ اور لام دونوں کے فتحہ سے۔ [۳] باقی کیلئے چھیوں جگہ واؤ اور لام دونوں کے فتحہ سے، اور یہ دونوں لغت ہیں۔

وَفِيهَا وَفِي الشُّورٰى يَكَادُ (اَ) تٰى (رِ) ضًى ٨٦٨ وَطَا يَتَفَطَّرْنَ اكْسِرُوا غَيْرَ اَثْقَلَا

اور اس (سورہ مریم ع ٦) میں اور شوریٰ (ع ۱) میں يَكَادُ (السَّمٰوٰتُ اطلاقی تذکیر کی یاء کیساتھ) اَتٰى رِضًى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(والے نافع کسائی کیلئے) آیا ہے پسندیدہ ہو کر۔ [۱] اور یَتَفَطَّرْنَ کی طاء کو کسرہ دو، اس حال میں کہ یہ (طاء ان کیلئے) تشدید والی (بھی) نہیں ہے۔

وَفِي التَّاءِ نُوْنٌ سَاكِنٌ (حَـ)جَّ (فِـ)ـيْ (صَـ)ـفَا ۸۶۹ (كَـ)ـمَالٍ وَّفِي الشُّوْرٰى (حَـ)ـلَا (صَـ)ـفْوُهٗ (وِ)لَا

اور (اس کی) تاء (کی جگہ) میں نون ساکن ہے، حَجَّ فِيْ صَفَا كَمَالٍ (والے بصری حمزہ شعبہ شامی کے لئے) یہ (نون حجت میں) غالب ہو گیا ہے، کمال (درجہ) کی صفائی میں ہو کر۔ اور شوریٰ (ع ۱ کے یَتَفَطَّرْنَ) میں حَلَا صَفْوُهٗ (والے بصری شعبہ کیلئے قیود کے) اسی (بیان) کی صفائی (نقل کی) پیروی والی ہو کر (خفت ہی کے باعث) شیریں ہو گئی ہے۔

خلاصہ: [۱] بصری شعبہ کیلئے مریم وشوریٰ دونوں میں یَنْفَطِرْنَ ہے، تاء کے بجائے نون ساکن اور طاء کی تخفیف اور کسرہ سے۔ [۲] نافع مکی حفص کسائی کے لئے دونوں سورتوں میں یَتَفَطَّرْنَ ہے، تاء مفتوح اور طاء کی تشدید سے۔ [۳] شامی حمزہ کیلئے مریم میں یَنْفَطِرْنَ ہے نمبر۱ کی طرح، اور شوریٰ میں یَتَفَطَّرْنَ ہے نمبر۲ کی طرح۔

وَرَاءِيَ وَاجْعَلْ لِّيْ وَاِنِّيْ كِلَاهُمَا ۸۷۰ وَرَبِّيْ وَاٰتٰنِيْ مُضَافَاتُهَا الْوُلَا

اور [۱] (مِنْ) وَّرَآءِيَ (وَكَانَتِ ع ۱) اور [۲] (رَبِّ) اجْعَلْ لِّيْ (اٰيَةً ع ۱) اور [۳] اِنِّيْ (اَعُوْذُ ع ۲ اور [۴] اِنِّيْ اَخَافُ ع ۳) دونوں کے دونوں، [۵] رَبِّيْ (اِنَّهٗ ع ۳) اور [۶] اٰتٰنِيَ (الْكِتٰبَ ع ۲ یہ چھ) اس (سورۃ) کے (ایسے) مضافات ہیں جو (یاد رکھنے کے) لائق ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ طٰهٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِحَمْزَةَ فَاضْمُمْ كَسْرَهَا اَهْلِهِ امْكُثُوْا ۸۷۱ مَعًا وَّافْتَحُوْا اِنِّيْ اَنَا (دَ)ائِمًا (حُـ)لَا

اور حمزہ کیلئے (اس) لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا (طٰہٰ ع اوقصص ع ۴) کی ھاء کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دو اور اَهْلُهُ امْكُثُوْا پڑھو جو (قرآن میں) دو (ہی) جگہ ہے، باقی کیلئے ھاء کے کسرہ سے۔ اور تم ایسا فتحہ دو اِنِّيْ اَنَا (رَبُّكَ ع ۱ کے ہمزہ) کو دَائِمًا حُلًا (والے مکی بصری کے لئے) جو ہمیشگی والا ہے زیوروں کے اعتبار سے، باقیین کیلئے ہمزہ کے کسرہ سے۔

وَنَوِّنْ بِهَا وَالنّٰزِعٰتِ طُوًى (ذَ)كَا ۸۷۲ وَفِي اخْتَرْتُكَ اخْتَرْنٰكَ (فَـ)ـازَ وَثَقَّلَا

اور تو تنوین دے اس (سورۃ طٰہٰ ع ۱) اور نٰزعٰت (ع ۱ دونوں) میں طُوًى (کے واؤ) کو، (اور نٰزعٰت میں وصلاً طُوًى اِذْهَبْ پڑھ)، ذَكَا (والے شامی کوفیین کیلئے) یہ (تنوین) خوشبودار ہو گیا ہے۔ (پس مدنی مکی بصری کیلئے طُوًى ہے ترکِ تنوین سے، اور نٰزعٰت میں طُوًى کا الف وصلاً حذف ہو جائیگا)۔ اور اِخْتَرْتُكَ (کی جگہ میں) اِخْتَرْنٰكَ ہے، فَازَ (والے حمزہ کیلئے) یہ (اِخْتَرْنٰكَ) کامیاب ہو گیا ہے۔ || اور تشدید سے پڑھا ہے ان (حمزہ) نے وَاَنَا (کے نون) کو (بھی، پس ان کے لئے وَاَنَّا اخْتَرْنٰكَ ہے، اور باقی کیلئے وَاَنَا اخْتَرْتُكَ ہے، نون کی تخفیف اور واحد کے صیغہ سے)۔

وَاَنَّا وَشَامٍ قَطْعُ اُشْدُدْ وَضُمَّ فِي ابْـ ۸۷۳ ـتِدَا غَيْرِهٖ وَاضْمُمْ وَاَشْرِكْهُ (كَـ)ـهْلَكَلَا

(وَاَنَّا کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ اور شامی (کی قراءۃ ہمزہ) قطعی (مفتوح سے) اَشْدُدْ ہے، اور ضمہ دے اس (شامی) کے سوا (اوروں) کی ابتداء (کی حالت) میں اس (اُشْدُدْ کے ہمزہ وصلی) کو، (اور اَخِيْ سے ملا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے کی صورت میں ہمزہ وصلی کو حذف کر دے اور اَخِی اشْدُدْ پڑھ، (پس یہ ہمزہ وصلی وصلاً حذف ہو جائیگا)۔ اور تو ضمہ دے اَشْرِکْهُ (کے ہمزہ) کو (بھی) کَلْکَلًا (والے شامی ہی کیلئے)، اس حال میں کہ تو عزت میں سینہ سے تشبیہ دیا گیا ہے۔ کَلْکَلًا: جمع کَلَاکِلُ بمعنیٰ سینہ۔

خلاصہ: [١] شامی کیلئے اَخِیَ اَشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ وَاُشْرِکْهُ یا، ساکن ہمزہ قطعی مفتوح اور وَاُشْرِکْهُ کے ہمزہ کے ضمہ سے۔ باقی کیلئے اَخِی اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ وَاَشْرِکْهُ ہے۔ اُشْدُدْ میں ہمزہ وصلی ہے جو وصلاً حذف ہو جائیگا اور اَشْرِکْهُ میں ہمزہ مفتوح قطعی ہے۔

فائدہ: "فَازَ" میں حمزہ رحمہ اللہ کے ایک خواب کی طرف اشارہ ہے۔ جو سند کی رو سے صحیح، ثقہ اور معتبر شیوخ سے ثابت ہے۔ بعض مؤلفین نے اسکے بارے میں مستقل رسائل بھی لکھے ہیں۔ اس کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے امام حمزہ کیلئے مَرْحَبًا فرمایا، اور ان کیلئے کرسی بچھائی اور ان کی تعظیم کی۔ اور ان کو حکم فرمایا کہ قرآن کی تلاوت کرو اور ترتیل کے ذریعہ اس کو خوب روشن اور ظاہر کر کے پڑھو۔ چند موقعوں میں جس طرح آپ نے پڑھا تھا، حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اسکے علاوہ دوسری طرح بتایا، انہی میں سے وَاَنَّا اخْتَرْنٰكَ بھی ہے اور تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ لیس ع ابھی۔ جس کو حمزہ نے رفع سے پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نصب سے پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا لِاَنِّیْ نَزَّلْتُهٗ تَنْزِیْلًا کیونکہ میں نے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے۔ انتہٰی

مَعَ الزُّخْرُفِ اقْصُرْ بَعْدَ فَتْحٍ وَّسَاكِنٍ ٨٧٤ مِهْدًا (ثَـ)ـوٰى وَاضْمُمْ سِوًى (فِـ)ـى (نَـ)ـهْدٍ (كَـ)ـلَا

(سورۃ طٰہٰ ع ٢ کے اس لَكُمُ الْاَرْضَ) مِهْدًا کو جو زخرف (ع ١) والے سمیت ہے، (دونوں کو) قصر (الف کے حذف) سے پڑھ، فتحہ (والے میم) اور (ھاء) ساکنہ کے بعد (یعنی مَهْدًا پڑھ)، ثَوٰى (والے کوفیین کیلئے) یہ (قصر اس لفظ کی رسم میں) مقیم ہو گیا ہے، (پس باقی کیلئے مِهٰدًا ہے، کسرہ، فتحہ اور الف سے)۔ اور تو (ایسا) ضمہ دے (مَكَانًا) سُوًى (ع ٣ کے سین) کو، فِی نَدٍ كَلَا (والے حمزہ عاصم شامی کے لئے)، جو (اس) نحی (کی روایت) میں ہے جس نے (قرارت کو) محفوظ کیا ہے۔

وَيَكْسِرُ بَاقِيهِمْ وَفِيهِ وَفِي سُدًى ٨٧٥ مُمَالُ وُقُوفٍ فِي الْاُصُولِ تَاَصَّلَا

اور کسرہ دیتا ہے (سِوًى کے سین کو) ان (قراء) میں کا باقی (فریق)، اور اس (سُوًى) میں اور سُدًى (قیامہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع ۲ دونوں) میں وقف (کی حالت) کا امالہ اصول میں اصل قرار پا چکا ہے (یعنی باب امالہ میں بیان ہو چکا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس میں ورش بصری کیلئے تقلیل، صُحْبَۃٌ کیلئے محضہ اور باقی کیلئے فتح ہے)۔

فَيُسْحِتَكُمْ ضَمٌّ وَّكَسْرٌ (صِحَابُهُمْ ۸۷۶ وَتَخْفِيفُ قَالُوْا اِنَّ (عَـالِمُهُ (دَ)لَا

فَيَسْحَتَكُمْ جو ہے (اس میں یاء کا) ضمہ اور (حاء کا) کسرہ ہے، ان میں کے صِحَابٌ (والے حفص حمزہ کسائی) نے (پڑھا ہے، پس ان کیلئے فَيُسْحِتَكُمْ ہے اور باقی کیلئے فَيَسْحَتَكُمْ)۔ اور قَالُوْا اِنَّ (هٰذٰنِ ع ۳ کے پہلے نون) کی تخفیف جو ہے، عَالِمُهٗ دَلَا (والے حفص مکی کیلئے) اسکے جاننے والے نے (اپنا) ڈول بھر کر نکالا ہے (باقی کیلئے قَالُوْا اِنَّ (هٰذٰنِ تشدید سے)۔

وَهٰذَيْنِ فِيْ هٰذٰنِ (حَـجَّ وَثِقْلُهٗ ۸۷۷ (دَ)نَا فَاجْمَعُوْا صِلْ وَافْتَحِ الْمِيْمَ (حُـوَّلَا

اور (اسی) هٰذٰنِ (کی جگہ) میں هٰذَيْنِ ہے، حَجَّ (والے بصری کیلئے) یہ (هٰذَيْنِ حجت میں) غالب ہو گیا ہے۔ اور اس (کے نون) کا تشدید دَنَا (والے مکی کیلئے ہم سے) قریب ہو گیا ہے۔ (پس [۱] مکی کیلئے اِنْ هٰذٰنِّ ہے، پہلے نون کی تخفیف اور دوسرے کی تشدید سے۔ [۲] حفص کیلئے اِنْ هٰذٰنِ دونوں کی تخفیف سے۔ [۳] بصری کیلئے اِنَّ هٰذَيْنِ پہلے کی تشدید سے۔ [۴] باقی کیلئے اِنَّ هٰذٰنِ پہلے کی تشدید دوسرے کی تخفیف سے)۔ (اور) تو فَاجْمَعُوْا کو (اسی طرح) ہمزہ وصلی سے پڑھ (یعنی اسکے ہمزہ قطعی کو وصلی بنا دے) اور فتحہ دے (اس کے) میم کو حُوَّلَا (والے بصری کیلئے)، اس حال میں کہ تو (معاملات کے تغیر و تبدل سے) واقفیت رکھنے والا ہے۔ (پس بصری کیلئے فَاجْمَعُوْا ہے ہمزہ وصلی سے اور یہ امر حاضر ہے فَتَحَ يَفْتَحُ سے۔ اور باقی کے لئے فَاَجْمِعُوْا ہے ہمزہ قطعی سے اور یہ اِفْعَالٌ سے امر حاضر ہے۔

وَقُلْ سٰحِرٍ سِحْرٍ (شَـفَا وَتَلَقَّفُ ارْ ۸۷۸ فَعِ الْجَزْمَ مَعْ اُنْثٰى يُخَيَّلُ (مُـقْبِلَا

اور تو کہہ دے کہ (كَيْدُ) سٰحِرٍ (ع ۳) جو ہے (اس کی جگہ میں) سِحْرٍ ہے، شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (سِحْرٍ) نے (بھی توجیہ کی رو سے قاری کو) شفا دی ہے۔ اور تَلَقَّفُ (مَا صَنَعُوْا ع ۳) جو ہے، تو (اس کی فاء کے) جزم کو رفع سے بدل دے، اس حال میں کہ یہ (رفع سے بدل جانے والا جزم) تانیث (کی تاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے یُخَیَّلُ سمیت ہے مُقْبِلًا (والے ابن ذکوان کیلئے)، اس حال میں کہ تو (اس رفع اور تانیث کی توجیہ کی طرف بھی) متوجہ ہونے والا ہو۔ (پس ابن ذکوان کیلئے تَلَقَّفُ میں رفع اور تُخَیَّلُ میں تار تانیث ہے۔ باقی کیلئے اول میں فار کا جزم اور ثانی میں تذکیر کی یار ہے)۔

خلاصہ: ١ حمزہ کسائی کے لئے سِحْرٍ اور باقی کیلئے سٰحِرٍ ہے۔ سِحْرٍ مصدر اور سٰحِرٍ اسم فاعل ہے۔ ٢ ① ابن ذکوان کیلئے تَلَقَّفُ ہے، تشدید اور رفع سے۔ ② حفص کیلئے تَلْقَفْ ہے قاف کی تخفیف اور فار کے جزم سے۔ ③ بزی کیلئے وصلاً تار کی تشدید اور فار کے جزم سے۔ ④ باقی کیلئے تَلَقَّفْ ہے، قاف کی تشدید اور فار کے جزم سے۔

توضیح: تَلَقَّفْ میں بزی کیلئے تار کی تشدید شعر ۵۲۸ میں اور حفص کیلئے قاف کی تخفیف شعر ۶۹۴ میں بیان ہو چکی ہے۔

وَاَنْجَیْتُکُمْ وٰعَدْتُّکُمْ مَّا رَزَقْتُکُمْ (شـ)ـفَا لَا تَخَفْ بِالْقَصْرِ وَالْجَزْمِ (فُـ)ـصِّلَا ۸۷۹

اور اَنْجَیْتُکُمْ (اور) وٰعَدْتُّکُمْ (اور) مَارَزَقْتُکُمْ (ع۴) جو ہیں (اسی طرح تار مضمومہ کیساتھ ہوکر) شَفَا (والے حمزہ کسائی کے لئے) شفا دی ہے (اور تینوں کلمات کی تار والی قرارۃ باب استغنار سے نکلی ہے اور باقی کیلئے اَنْجَیْنٰکُمْ، وٰعَدْنٰکُمْ، مَارَزَقْنٰکُمْ ہے تار کے بجائے نون اور الف سے، اور اس کو واضح ہونے کی بنار پر بیان نہیں کیا۔ لَا تَخَفْ (دَرَکًا ع۴) جو ہے (اسی طرح) الف کے حذف اور (فار کے) جزم کے ساتھ فُصِّلَا (والے حمزہ کیلئے) وہ مفصل بیان کیا گیا ہے (پس باقی کیلئے لَا تَخٰفُ ہے، الف کے اثبات اور فار کے رفع سے)۔

وَحَا فَیَحِلَّ الضَّمُّ فِیْ کَسْرِهٖ (رِ)ضًى وَفِیْ لَامِ یَحْلِلْ عَنْهُ وَافٰی مُحَلَّلَا ۸۸۰

فَیَحِلَّ (ع۴) کی حار جو ہے، اس کے کسرہ (کی جگہ میں) ضمہ رِضًى (والے کسائی کیلئے) پسندیدہ ہے، (پس کسائی کیلئے فَیَحُلَّ حار کے ضمہ سے اور باقی کیلئے حار کے کسرہ سے ہے)۔ اور (وَمَنْ) یَحْلُلْ (ع۴) کے لام میں (بھی) ان (کسائی ہی) سے (کسرہ کے بجائے ضمہ) آیا ہے، مباح (اور جائز) کیا ہوا ہونے کی حالت میں (پس کسائی کیلئے یَحْلُلْ ہے پہلے لام کے ضمہ سے، باقی کیلئے یَحْلِلْ ہے لام کے کسرہ سے، لَامِ یَحْلِلْ سے مراد پہلا لام ہے، کیونکہ محل اختلاف پہلا ہی لام ہے)۔ وَافٰی: مُوَافَاۃٌ سے ماضی ہے بمعنی آنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِيْ مِلْكِنَا ضَمٌّ (شَـ)فَا وَافْتَحُوْا (أُ)ولِيْ ۸۸۱ (نُـ)هًى وَحَمَلْنَا ضَمَّ وَاكْسِرْ مُثَقِّلَا

اور بِمُلْكِنَا (وَلٰكِنَّا ع ۴ کے میم) میں (ایسا) ضمہ ہے شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) جس نے (قاری کو) شفا دی ہے۔ اور تم فتحہ دے دو (بِمَلْكِنَا کے میم کو) أُولِيْ نُهًى (والے نافع عاصم کیلئے)، عقل والے ہونے کی حالت میں (پس باقی مکی بصری شامی کیلئے فتحہ کی ضد سے کسرہ نکلا)۔ اور (وَلٰكِنَّا) حَمَلْنَا (ع ۴) جو ہے تو (اسکی حار کو) ضمہ دے اور (میم کو) کسرہ دے، (اسکو) تشدید سے پڑھنے والا بن کر (اور حُمِّلْنَا پڑھ)۔

(كَـ)مَا (عِـ)نْدَ (حِرْ)مِيٍّ وَخَاطَبَ يَبْصُرُوْا ۸۸۲ (شَـ)ذًا وَبِكَسْرِ اللَّامِ تُخْلِفَهُ (حَـ)لَا

كَمَا عِنْدَ حِرْمِيٍّ (والے شامی حفص مدنی مکی کیلئے) تو (اس حار کے ضمہ اور میم کے کسرہ اور تشدید کو اسی طرح بیان کر دے) جس طرح یہ (تینوں) حرمی (یعنی برکت والے) کے نزدیک (ثابت) ہیں، (پس ان کیلئے حُمِّلْنَا ہے اور باقی کیلئے حَمَلْنَا بلا تشدید)۔ اور خطاب (کی تار) سے پڑھا ہے (بِمَالَمْ) تَبْصُرُوْا (ع ۵) کو شَذًا (والے حمزہ کسائی کیلئے) خوشبو والوں نے، (پس باقی کیلئے بِمَالَمْ يَبْصُرُوْا ہے غیب کی یار سے۔ اور (لَنْ) تُخْلِفَهُ (ع ۵) لام کے کسرہ کیساتھ ہوکر حَلَا دَرَاكِ (والے بصری مکی کیلئے) شیریں ہو گیا ہے، (باقی کیلئے لَنْ تُخْلَفَهُ لام کے فتحہ سے)۔

(دَ)رَاكِ وَمَعْ يَاءٍ يُنْفَخُ ضَمُّهُ ۸۸۳ وَفِيْ ضَمِّهِ افْتَحْ عَنْ سِوٰى وَلَدِ الْعَلَا

(دَرَاكِ کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ تو (حق کی پیروی کرنے کے شوق میں پہلے بزرگوں کے ساتھ) مل جا۔ اور (بصری کے يَوْمَ) نَنْفُخُ (ع ۵) میں اس (نَنْفُخُ کے پہلے حرف) کا ضمہ ہے، اس حال میں کہ یہ (لفظ اپنے نون کے بجائے) یار کیساتھ ہے، اور اس (کی فار) کے ضمہ (کی جگہ) میں (بھی) فتحہ واقع کر، یہ (يُنْفَخُ کا پورا بیان) علار کے بیٹے (ابوعمرو بصری) کے سوا (باقی چھ) سے ہے۔ (پس ان چھ کیلئے يُنْفَخُ اور بصری کیلئے نَنْفُخُ ہے نون مفتوح اور فار کے ضمہ سے)۔

وَبِالْقَصْرِ لِلْمَكِّيِّ وَاجْزِمْ فَلَا يَخَفْ ۸۸۴ وَاَنَّكَ لَا فِيْ كَسْرِهِ (صَـ)فْوَةُ (ا)لْعُلَا

فَلَا يَخَفْ (ع ۶) کو (اسی طرح) الف کے حذف سے (پڑھ) مکی کیلئے، اور (اس کی فار کو) جزم دے، (پس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکی کیلئے فَلَا یَخَفْ اور باقی کیلئے فَلَا یَخٰفُ ہے الف اور رفع سے)۔ اور وَاَنَّکَ لَا (تَظْمَؤُا ع ۷) جو ہے اس (کے ہمزہ) کے کسرہ میں صَفْوَةُ الْعُلَا (والے شعبہ نافع کیلئے) بلندیوں کی صفائی ہے، (پس ان کیلئے وَاِنَّکَ لَا تَظْمَؤُا ہے ہمزہ کے کسرہ سے اور باقی کیلئے وَاَنَّکَ ہے ہمزہ کے فتحہ سے)۔

وَبِالضَّمِّ تَرْضٰی (صِ)فْ (رِ)ضًی یَأْتِهِمْ مُؤَنْـ ۸۸۵ ـنَثٌ (عَ)نْ (اُ)وْلِیْ (حِ)فْظٍ لَّعَلِّیْ اَخِیْ حُلَا

اور (لَعَلَّکَ) تَرْضٰی (ع ۸ تار کے) ضمہ کیساتھ ہے، صِفْ رِضًی (والے شعبہ کسائی کیلئے اس کو) بیان کر دے، اس حال میں کہ یہ (لفظ) پسندیدہ ہے، (پس ان کیلئے تُرْضٰی ہے ضمہ سے باقی کیلئے فتحہ سے)۔ (اور اَوَلَمْ) تَاْتِهِمْ (ع ۸ تار کیساتھ) مؤنث (کا صیغہ) ہے، عَنْ اُولِیْ حِفْظٍ (والے حفص نافع بصری کیلئے قراءات کی) حفاظت والوں سے ہے، (پس باقی کیلئے اَوَلَمْ یَاْتِهِمْ ہے تذکیر کی یاء سے۔ اور ① لَعَلِّیْ (اٰتِیْکُمْ ع ۱ اور ② اَخِیْ (اشْدُدْ ع ۲ کی یاء) زیوروں والی ہے۔

وَذِکْرِیْ مَعًا اِنِّیْ مَعًا لِیْ مَعًا حَشَرْ ۸۸۶ تَنِیْ عَیْنِ نَفْسِیْ اِنَّنِیْ رَاْسِیَ انْجَلَا

اور (اس ③) لِذِکْرِیْ (اِنَّ السَّاعَةَ ع ۱ اور ④ فِیْ ذِکْرِیْ اذْهَبَا ع ۲ کی یاء) جو دو ہیں، (اور اس ⑤ اِنِّیْ (اٰنَسْتُ اور ⑥ اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ ع ۱ کی یاء) جو دو ہیں، (اور اس ⑦ وَ) لِیْ (فِیْهَا ع ۱ اور ⑧ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ع ۲ کی یاء) جو دو ہیں، (اور ⑨) حَشَرْتَنِیْ (اَعْمٰی ع ۷ اور ⑩ عَلٰی) عَیْنِیْ (اِذْ تَمْشِیْ ع ۲ اور ⑪) لِنَفْسِیْ (اذْهَبْ ع ۲ اور ⑫ اِنَّنِیْ (اَنَا اللّٰهُ ع ۱ اور ⑬ وَلَا) بِرَاْسِیْ (اِنِّیْ ع ۵ کی یاءات) بھی (زیوروں والی ہیں)۔ یہ (تیرہ یاءات کا بیان) ظاہر ہو گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

وَقُلْ قَالَ (عَـ)ـن (شُـ)ـهْدٍ وَّاٰخِرَهَا (عَـ)ـلَا ٨٨٧ وَقُلْ اَوَلَمْ لَا وَاوَ (دَ)ارِيْهِ وَصَّلَا

اور قُلْ (رَبِّيْ ع ۱) جو ہے (اسکی جگہ میں) قٰلَ (رَبِّي) ہے، عَنْ شُهْدٍ (والے حفص حمزہ کسائی کیلئے) شُهْدٍ (والے ناقلین) سے۔ اور اس (سورۃ) کے آخر میں یہ (ہی قُلْ رَّبِّ احْكُمْ کی جگہ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ) عَلَا (والے حفص کیلئے) بلند ہوگیا ہے۔ اور تو کہہ دے کہ اَوَلَمْ (يَرَ الَّذِيْنَ ع ۳) جو ہے (اس میں) واؤ نہیں ہے دَارِيْهِ (والے مکی کیلئے) اس (لفظ) کے جاننے والے نے (اسکو ہم تک واؤ کے بغیر ہی) پہنچایا ہے، (پس باقی کیلئے اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ ہے واؤ سے)۔

خلاصہ : اول ۱ حفص کیلئے ع اور ع ۷ دونوں میں قٰلَ ہے۔ ۲ حمزہ کسائی کیلئے اول میں قٰلَ اور ثانی میں قُلْ ہے۔ ۳ باقی کیلئے دونوں میں قُلْ ہے۔ **ثانی** ۱ مکی کیلئے اَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ ہے واؤ کے بغیر اور مکی مصحف کی رسم بھی اسی طرح ہے۔ ۲ باقی کیلئے اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ ہے واؤ کے ساتھ۔

وَتُسْمِعُ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ غَيْبَةً ٨٨٨ سِوَى الْيَحْصُبِيْ وَالصُّمَّ بِالرَّفْعِ وُكِّلَا

اور (وَلَا) تُسْمِعُ (الصُّمَّ ع ۴) جو ہے (اس میں تاء کے) ضمہ اور (میم کے) کسرہ (دونوں) کے بجائے فتحہ ہے، اس حال میں کہ یہ (لفظ) غیبت (کی یاء) والا (بھی) ہے (ابن عامر) یحصبی کے سوا (باقی چھ کیلئے)۔ اور اَلصُّمَّ (کا میم بھی ان چھ کیلئے) رفع کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے، (پس شامی کیلئے وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ باقی کیلئے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ)۔

وَقَالَ بِهٖ فِي النَّمْلِ وَالرُّوْمِ (دَ)ارِمٌ ٨٨٩ وَمِثْقَالَ مَعْ لُقْمٰنَ بِالرَّفْعِ (اُ)كْمِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کہا ہے، بِہٖ: (قیود کے) اسی (بیان) کے موافق نمل (ع ٦) اور روم (ع ٥) میں دَارِمٌ (والے مکی کیلئے) قریب قریب قدم رکھنے والے (صاحبِ وقار شیخ) نے (جو ابھی تُسۡمِعُ الصُّمَّ میں گزرا)۔ اور (یہاں انبیاء ع ۴ کا) وہ مِثۡقَالَ (حَبَّةٍ) جو لقمان (ع ۲ والے) سمیت ہے، وہ رفع کے ساتھ اُکۡمِلَا (والے نافع کیلئے) کامل کر دیا گیا ہے۔

خلاصه: اول ۱ مکی کیلئے انبیاء ع ۴ و نمل ع ٦ و روم ع ٥ تینوں میں وَلَا یَسۡمَعُ الصُّمُّ ہے، یاء و میم کے فتحہ اور رفع سے۔ ۲ شامی کیلئے تینوں میں وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ ہے، تاء مضموم و میم مکسور اور نصب سے۔ ۳ باقی کیلئے انبیاء میں مکی کی اور نمل و روم میں شامی کی طرح ہے۔ **ثانی** ۱ نافع کیلئے انبیاء (ع ۴) و لقمان (ع ۲) میں مِثۡقَالُ رفع سے باقی کیلئے نصب سے۔

جُذَاذًا ۪ بِكَسۡرِ الضَّمِّ (ر)اوٍ وَّنُوۡنُهٗ ۸۹۰ لِيُحۡصِنَكُمۡ (صَافِي وَاُنِّثَ (عَهۡنْ (كِهِلَا

جُذَاذًا (ع ٥ جیم کے) ضمہ کے بجائے کسرہ کے ساتھ رَاوٍ (والے کسائی کیلئے) راوی (کی روایت) ہے، (پس کسائی کے لئے جِذَاذًا کسرہ سے باقی کیلئے جُذَاذًا ضمہ سے ہے۔ اور لِيُحۡصِنَكُمۡ (ع ٦) جو ہے، نُوۡنُهٗ: اس کا نون جو ہے صَافِي (والے شعبہ کے لئے) اس (نون) نے (قاری کو عیوب سے) خالص کر دیا ہے، اور یہ (لِيُحۡصِنَكُمۡ تاء کے ذریعہ) مؤنث (کا صیغہ) بنا دیا گیا ہے عَنۡ كِلَا (والے حفص شامی کیلئے) اس حال میں کہ یہ حفاظت والے (قاری) سے ہے۔ (پس ۱ شعبہ کیلئے لِنُحۡصِنَكُمۡ ہے نون سے۔ ۲ حفص شامی کیلئے لِتُحۡصِنَكُمۡ ہے تانیث کی تاء سے۔ ۳ باقی کیلئے لِيُحۡصِنَكُمۡ ہے تذکیر کی یاء سے۔

وَسَكِّنۡ بَيۡنَ الۡكَسۡرِ وَالۡقَصۡرِ (صُحۡبَةٌ) ۸۹۱ وَحِرۡمٌ وَّنُنۡجِي احۡذِفۡ وَثَقِّلۡ (كَهۡذِي (صِهِلَا

وَحِرۡمٌ (ع ۷ کی راء) کو ساکن پڑھا ہے (حاء کے) کسرہ اور الف کے حذف کے درمیان صُحۡبَةٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی کی) جماعت نے، (پس باقی کیلئے وَحَرَامٌ ہے۔ اور نُنۡجِي (الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ع ٦) جو ہے تو (اس کے دوسرے نون کو) حذف کر دے اور (اسکے جیم کو) تشدید سے (نُجِّي الۡمُؤۡمِنِيۡنَ) پڑھ كَذِيۡ صَلَا (والے شامی شعبہ کیلئے) اس حال میں کہ تو (ذہن اور سمجھ کی تیزی میں) آگ والے کی طرح ہے۔ (پس شامی شعبہ کیلئے نُجِّي الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ہے ایک نون اور تشدید سے اور باقی کیلئے نُنۡجِي الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ہے دو نون اور تخفیف سے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلِلْكُتُبِ اجْمَعْ (عَـ)نْ (شَـ)ـذًا وَّمُضَافُهَا ٨٩٢ مَعِيَ مَسَّنِيَ اِنِّيْ عِبَادِيَ مُجْتَلَا

اور تو لِلْكُتُبِ کو (اسی طرح) جمع (کے صیغہ) سے پڑھ عَنْ شَذًا (والے حفص حمزہ کسائی کے لئے) اس حال میں کہ یہ خوشبو والے سے (منقول) ہے، (پس باقی کے لئے لِلْكِتٰبِ ہے واحد سے)۔ اور اس (سورۃ) کے مضاف (١ مَنْ) مَّعِيَ (ع ٢ اور ٢) مَسَّنِيَ (الضُّرُّ ع ٦ اور ٣) اِنِّيَ (اِلٰهٌ ع ٢ اور ٤) عِبَادِيَ (الصّٰلِحُوْنَ ع ٧ کی یاءات) ہیں، (اور یہ بیان) ظاہر کیا ہوا ہے۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ

سُكْرٰى مَعًا سَكْرٰى (شَـ)ـفَا وَمُحَرَّكٌ ٨٩٣ لِيَقْطَعْ بِكَسْرِ اللَّامِ (كَـ)ـمْ (جِـ)ـيْدُهٗ (حَـ)ـلَا

(وہ) سُكٰرٰى جو (ع ١ میں) دو جگہ ہے (اس کی جگہ میں) سَكْرٰى ہے، شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (سَكْرٰى) نے (بھی قاری کو) شفا دی ہے۔ اور حرکت دیا ہوا ہے (ثُمَّ) لِيَقْطَعْ (ع ٢) لام کے کسرہ کے ساتھ كَمْ جِيْدُهٗ حَلَا (والے شامی ورش بصری کیلئے)، بہت مرتبہ اس (تحریک) کی گردن شیریں ہوگئی ہے (پس باقی کیلئے ثُمَّ لْيَقْطَعْ لام کے سکون سے)۔

لِيُوْفُوْا ابْنُ ذَكْوَانٍ لِّيَطَّوَّفُوْا لَهٗ ٨٩٤ لِيَقْضُوْا سِوٰى بَزِّيِّهِمْ (نَـ)ـفَرٌ (جَـ)ـلَا

(اور وَ) لِيُوْفُوْا (ع ٤ کے لام کو کسرہ کی حرکت دینا) ابن ذکوان (کی قراءۃ) ہے۔ (اور وَ) لِيَطَّوَّفُوْا (ع ٤ کے لام کو کسرہ کی حرکت دینا بھی) ان (ابن ذکوان ہی) کے لئے ہے۔ (اور ثُمَّ) لِيَقْضُوْا (کے لام) کو ان (قراء) میں کے بزی کے سوا نَفَرٌ نے (اور) جَلَا (والے ورش سمیت ایسے مجمع) نے (کسرہ کی حرکت دی ہے) جو ظاہر ہو گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ: [۱] ابن ذکوان کیلئے ① ثُمَّ لِيَقْطَعْ ② ثُمَّ لِيَقْضُوْا ③ وَلِيُوْفُوْا ④ وَلِيَطَّوَّفُوْا چاروں میں لام کا کسرہ۔ [۲] قالون بزی کوفیین کیلئے چاروں میں لام کے سکون سے، کیونکہ ان کا ذکر کسی میں بھی نہیں آیا۔ [۳] ورش بصری ہشام کیلئے ایک و دو میں کسرہ اور تین و چار میں سکون۔ [۴] قنبل کیلئے نمبر دو میں کسرہ اور باقی تین میں سکون۔

وَمَعْ فَاطِرَ انْصِبْ لُؤْلُؤٍ (نَـ)ظْمُ (أُ)لْفَةٍ ۸۹۵ وَرَفْعَ سَوَآءً غَيْرُ حَفْصٍ تَنَخَّلَا

وَانْصِبْ لُؤْلُؤًا: اور تو نصب دے (اس وَ)لُؤْلُؤًا (حج ع ۳ کے ہمزہ) کو جو فاطر (ع ۴ والے) سمیت ہے نَظْمَ اُلْفَةٍ (والے عاصم نافع کے لئے)، اس حال میں کہ یہ پرویا ہوا ہے (قرارۃ سے) محبت (رکھنے والوں) کا (پس عاصم نافع کے لئے دونوں جگہ نصب اور باقی کیلئے دونوں میں جر ہے)۔ اور سَوَآءُ (اِلْعَاكِفُ حج ع ۳ کے ہمزہ) کے رفع کو حفص کے سوا (باقی ساڑھے چھ کا فریق) جو ہے اس نے چن لیا ہے، (پس حفص کیلئے سَوَآءً نصب سے)۔

وَغَيْرُ (صِحَابٍ) فِي الشَّرِيْعَةِ ثُمَّ وَلْـ ۸۹۶ يُوَفُّوْا فَحَرِّكْهُ لِشُعْبَةَ اَثْقَلَا

اور صِحَابٍ کے سوا (مدنی مکی بصری شامی شعبہ) نے جاثیہ (ع ۲) میں (سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ کے ہمزہ کے رفع کو چن لیا ہے)، پس [۱] مدنی مکی بصری شامی شعبہ کیلئے حج ع ۳ و جاثیہ ع ۲ دونوں میں سَوَآءٌ ہے رفع سے [۲] حفص کیلئے دونوں میں سَوَآءً ہے نصب سے [۳] حمزہ کسائی کیلئے حج میں رفع اور جاثیہ میں نصب ہے)۔ اور وَلْيُوَفُّوْا (ع ۴) جو ہے تو (اسی طرح فتحہ کی) حرکت دے اس (کے واؤ) کو شعبہ کے لئے، اس حال میں کہ یہ (اپنی فاء کی روسے) تشدید والا (بھی) ہے، (پس شعبہ کیلئے وَلْيُوَفُّوْا ہے فتحہ اور تشدید سے، باقی کیلئے حفص کی طرح سکون وتخفیف سے)۔

فَتَخْطَفُهُ عَنْ نَّافِعٍ مِثْلُهُ وَقُلْ ۸۹۷ مَعًا مَّنْسِكًا فِي السِّيْنِ بِالْكَسْرِ (شُـ)لْشُلَا

فَتَخْطَفُهُ (الطَّيْرُ ع ۴) نافع سے اسی (وَلْيُوَفُّوْا) کی طرح (فَتَخَطَّفُهُ الطَّيْرُ) ہے (خاء مفتوح اور طاء کی تشدید سے، باقی کیلئے خاء کے سکون اور طاء کی تخفیف سے)۔ وَقُلْ: اور پڑھ تو (اس جَعَلْنَا) مَنْسِكًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ع ٥ وع ٩) کو، مَعًا: جو (اسی سورۃ میں) دو جگہ ہے، بِالْکَسْرِ: اس کسرہ سے، فِي السِّیْنِ: جو (اسکے) سین میں ہے شُلْشُلًا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو ہلکا (اور متواضع) ہے، (پس ان کے لئے مَنْسِکًا ہے، سین کے کسرہ سے اور باقی کیلئے مَنْسَکًا ہے سین کے فتحہ سے)۔

وَیَدْفَعُ (حَقٌّ) بَیْنَ فَتْحَیْهِ سَاکِنٌ ٨٩٨ یُدٰفِعُ وَالْمَضْمُومُ فِي أُذِنَ (ا)عْتَلَا

اور یُدٰفِعُ (کی جگہ) میں اس یَدْفَعُ (کی یاء اور فاء) کے دو فتحوں کے درمیان (دال) ساکن ہے، جو حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے نقلاً) صحیح ہے، (پس ان کیلئے یَدْفَعُ ہے، یاء مفتوح دال کے سکون اور فاء کے فتحہ سے، باقی کیلئے یُدٰفِعُ ہے حفص کی طرح۔ اور أُذِنَ (لِلَّذِیْنَ ع ٦) میں ضمہ والا (ہمزہ) اِعْتَلَا نَعَمْ حَفِظُوْا (والے مدنی عاصم بصری کیلئے) بلند ہوگیا ہے۔ شعر ٨٩٩: ہاں (یہ ضمہ خوب بلند ہوگیا ہے کیونکہ) ان (ناقلین) نے (اس ضمہ کو) حفظ کیا ہے۔

(نَـ)عَمْ (حَـ)فِظُوْا وَالْفَتْحُ فِي تَا یُقٰتِلُوْ ٨٩٩ نَ (عَـ)مَّ (عُـ)لَاهُ هُدِّمَتْ خَفَّ (اِ)ذْ (دَ)لَا

(نَعَمْ حَفِظُوْا) کا تعلق ما قبل سے ہے)۔ اور (وہ) فتحہ جو یُقٰتِلُوْنَ کی تاء میں ہے عَمَّ عُلَاهُ (والے مدنی شامی حفص کے لئے) عام ہوگئی ہے اس (فتحہ) کی بلندی۔ (اور) لَهُدِّمَتْ (ع ٦ کا دال) بلا تشدید ہوگیا ہے اِذْ دَلَا (والے مدنی مکی کیلئے)، اس لئے کہ یہ (تخفیف نقلاً ثابت ہونے کے سبب) کامیاب ہوگئی ہے۔

خلاصہ: ١ مدنی حفص کیلئے أُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ ہے، ہمزہ کے ضمہ اور تاء کے فتحہ سے یعنی دونوں فعل مجہول ہیں۔ ٢ مکی حمزہ کسائی کیلئے اَذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتِلُوْنَ ہمزہ کے فتحہ اور تاء کے کسرہ سے۔ پس دونوں فعل معروف ہیں۔ ٣ بصری شعبہ کیلئے أُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتِلُوْنَ ہمزہ کے ضمہ اور تاء کے کسرہ سے۔ پس اول مجہول اور ثانی معروف ہے۔ ٤ شامی کیلئے اَذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ ہمزہ اور تاء دونوں کے فتحہ سے۔ پس اول معروف اور ثانی مجہول ہے۔ مدنی مکی کیلئے لَهُدِمَتْ ہے، دال کی تخفیف سے اور باقی کیلئے لَهُدِّمَتْ ہے دال کی تشدید سے۔

وَبَصْرِیٌّ أَهْلَکْنَا بِتَاءٍ وَضَمِّهَا ٩٠٠ تَعُدُّوْنَ فِیْهِ الْغَیْبُ (شَـ)ایَعَ (دُ)خْلُلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بصری نے اَهۡلَكۡنٰهَا (ع٦) کو تار اور اسکے ضمہ سے (اَهۡلَكۡتُهَا) پڑھا ہے، (جو واحد ہے، پس باقی کیلئے اَهۡلَكۡنٰهَا ہے جو جمع ہے۔ اور مِمَّا) تَعُدُّوْنَ (ع٦) جو ہے اس میں غیب (کی یار) ہے، شَايَعَ دُخْلُلاَ (والے حمزہ کسائی مکی کیلئے) اس (لفظ) نے (غیب کا صیغہ ہونے میں اپنے) مناسب (وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ) کی پیروی کی ہے، اس حال میں کہ وہ اسکا مناسب ہے، (پس ان کیلئے مِمَّا يَعُدُّوْنَ ہے یار غیب سے اور باقی کیلئے تار خطاب سے ہے)۔

وَفِيْ سَبَاٍ حَرْفَانِ مَعْهَا مُعٰجِزِيْ ٩٠١ ـنَ (حَقٌّ) بِلَا مَدٍّ وَّفِي الْجِيْمِ ثَـقَّـلَا

اور (سورۃ) سبا (ع ا و ع ٥) میں ایسے دو حرف مُعٰجِزِيْنَ (مُعٰجِزِيْنَ) ہیں جو اس (سورۃ حج ع ٧) کے (مُعٰجِزِيْنَ) سمیت ہیں، (ان تینوں میں سے ہر ایک) بِلَا مَدٍّ (الف) مدہ کے بغیر ہونے کی حالت میں حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے) حق (اور صحیح) ہے۔ اور (انکے) جیم میں ان دونوں نے تشدید (بھی) واقع کیا ہے (اور مُعَجِّزِيْنَ پڑھا ہے، ترک الف اور تشدید سے اور باقی کیلئے الف اور تخفیف سے)۔

وَالْاَوَّلُ مَعْ لُقْمٰنَ يَدْعُوْنَ (غَـ)لَّبُوْا ٩٠٢ سِوٰى شُعْبَةٍ وَّالْيَاءُ بَيْتِيَ جَمَّـلَا

اور (سورۃ حج ع ٨ کا) پہلا يَدْعُوْنَ جو لقمان (ع ٣ والے) سمیت ہے، (ان دونوں میں اطلاق یار غیب کو خطاب پر) غَلَّبُوْا (والے بصری کے لئے اور) شعبہ کے سوا (کوفیین کیلئے) ان (ناقلین) نے غالب کیا ہے سوائے شعبہ کے (یعنی بصری حفص حمزہ کسائی کیلئے یار غیب اور باقی کیلئے تار خطاب ہے)۔ اور (اضافت کی) یار (صرف) بَيْتِيَ (ع ٤ میں) ہے، اس (یار) نے (لفظ بَيْتِيَ کو) خوبصورت بنا دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

اَمٰنٰتِهِمْ وَحِّدْ وَفِيْ سَالَ (دَ)ارِيًا ۹۰۳ صَلٰوٰتِهِمْ (شَ)افٍ وَّعَظْمًا (كَ)ذِيْ (صَ)لَا

لِاَمٰنٰتِهِمْ کو (یہاں مؤمنون ع ۱) اور سَاَلَ (معارج ع ۱ دونوں) میں واحد (کے صیغہ) سے (لِاَمٰنَتِهِمْ) پڑھ دَارِیًا (والے مکی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (قراءۃ کی وجوہ کا) جاننے والا ہے، (پس باقی کیلئے لِاَمٰنٰتِهِمْ ہے جمع کے صیغہ سے۔ اور عَلٰی) صَلٰوٰتِهِمْ (اسی توحید کے ساتھ) شَافٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے شفا دینے والا ہے، (پس باقی کیلئے صَلَوٰتِهِمْ ہے جمع کے صیغہ سے۔ اور صَلَاتِهِمْ (معارج ع ۱ میں سب کیلئے توحید پر اور بقرہ ع ۳۱ میں سب کیلئے جمع پر اجماع ہے)۔ اور (اس اَلْمُضْغَةَ) عَظْمًا (ع ۱) کو (بھی اسی طرح واحد کے صیغہ سے پڑھ، باقی آگے)

مَعَ الْعَظْمِ وَاضْمُمْ وَاكْسِرِ الضَّمَّ (حَ)قُّهُ ۹۰۴ بِتَنْبُتُ وَالْمَفْتُوحُ سِيْنَاءَ (ذُ)لِّلَا

جو (فَكَسَوْنَا) الْعَظْمَ (ع ۱) سمیت ہے (اسکا تعلق ما قبل سے ہے) كَذِيْ صَلَا (والے شامی شعبہ کیلئے) اس حال میں کہ تو (سمجھ کی تیزی میں) آگ والے کی طرح ہے، (پس ان کیلئے عَظْمًا اور اَلْعَظْمَ دونوں توحید کے صیغہ سے اور باقی کیلئے حفص کی طرح جمع کے صیغہ سے ہیں)۔ اور تو تَنْبُتُ میں (تاء کو) ضمہ دے اور (اس کی باء کے) ضمہ کو کسرہ سے بدل دے، حَقُّهُ (والے مکی بصری کیلئے) یہ ضمہ وکسرہ بھی) اس (تَنْبُتُ) کا حق ہے، (پس ان کیلئے تُنْبِتُ ضمہ اور کسرہ سے ہے اور باقی کیلئے تَنْبُتُ ہے حفص کی طرح)۔ اور (سین کے) فتحہ والا (یعنی) سَيْنَاءَ (ع ۱) ذُلِّلَا (والے شامی کوفیین کیلئے فتحہ کے خفیف ہونے کے سبب) آسان کر دیا گیا ہے، (پس باقی کیلئے سِيْنَاءَ ہے کسرہ کے ساتھ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَضَمٌّ وَّفَتْحٌ مَّنْزِلًا غَيْرُ شُعْبَةٍ ۹۰۵ وَنَوِّنْ تَتْرًا (حَقُّهُ وَاكْسِرِ الْوِلَا

اور مَنْزِلًا (مُّبٰرَكًا ع ۲) جو ہے (اس میں میم کا ضمہ اور (زار کا) فتحہ ہے، شعبہ کے سوا (تمام قرار کے لئے (مُنْزَلًا ہے اور شعبہ کے لئے مَنْزِلًا، میم کے فتحہ اور زار کے کسرہ سے)۔ اور تنوین دیا ہے تَتْرًا (کی رار) کو حَقُّهُ (والے کی بصری کیلئے) اس (تَتْرًا) کے حق (والے) نے (اور تَتْرًا پڑھا ہے، باقی کیلئے تَتْرَا ہے ترکِ تنوین سے)۔ اور تو کسرہ دے (اس تَتْرًا کی) نزدیکی والے وَاِنَّ (هٰذِهٖ ع ۴ کے ہمزہ) کو، ثَوٰی (والے کوفیین کیلئے) یہ (کسرہ اس وَاِنَّ میں) مقیم ہوگیا ہے۔

وَاَنَّ (ثَوٰی وَالنُّوْنَ خَفِّفْ (كَفٰی وَتَهْـ ۹۰٦ ـجُرُوْنَ بِضَمٍّ وَّاكْسِرِ الضَّمَّ (اَ)جْمَلَا

(وَاَنَّ ثَوٰی کا ترجمہ ہو چکا ہے)۔ اور تو (اس وَاَنَّ کے) نون کو تخفیف (اور سکون) سے (وَاَنْ) پڑھ، كَفٰی (والے شامی کیلئے) یہ (تخفیف بھی معنیٰ کیلئے) کافی ہوگئی ہے۔ (پس [۱] کوفیین کیلئے وَاِنَّ هٰذِهٖ ہے ہمزہ کے کسرہ اور نون کی تشدید اور فتحہ سے۔ [۲] شامی کیلئے وَاَنْ هٰذِهٖ ہمزہ کے فتحہ، نون کی تخفیف اور سکون سے۔ [۳] باقی کیلئے وَاَنَّ هٰذِهٖ ہمزہ کے فتحہ، نون کی تشدید اور فتحہ سے)۔ اور تَهْجُرُوْنَ (ع ۴ تار کے) ضمہ کے ساتھ ہے، اور تو (اسکے جیم کے) ضمہ کو (بھی) کسرہ سے بدل دے اَجْمَلَا (والے نافع کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (کسرہ سے بدل جانے والا ضمہ) نہایت خوبصورت ہے۔

فائدہ: تَتْرَا کی پہلی تار واؤ سے بدلی ہوئی ہے، تُجَاهٌ، تُرَاثٌ کی طرح۔ پس یہ اس وَتْرٌ سے ہے جو مُوَاتَرَةٌ کسی چیز کے لگاتار اور پے درپے آنے کے معنیٰ میں ہے، اور تَوَاتُرٌ بھی اسی سے ہے۔ اس کا نصب اَرْسَلْنَا کا مفعول مطلق یا رُسُلَنَا سے حال ہونے کی بنار پر ہے۔ یعنی ہم نے اپنے رسولوں کو خوب اور لگاتار اور پے درپے بھیجا۔

وَفِي لَامِ لِلّٰهِ الْاَخِيْرَيْنِ حَذْفُهَا ۹۰۷ وَفِي الْهَاءِ رَفْعُ الْجَرِّ عَنْ وَّلَدِ الْعَلَا

اور (سَيَقُوْلُوْنَ) لِلّٰهِ (ع ۵ کے تین میں سے) آخری دو کے لام میں اس (لام جارہ) کا حذف ہے، اور (اس کی) ھار میں جر کے بجائے رفع ہے، یہ (حذف ورفع دونوں) علار کے بیٹے (ابو عمرو) سے ہیں، (پس ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے آخری دو موقعوں میں سَيَقُولُوْنَ اللّٰهُ ہے۔ (رہا پہلا؟ سو اس میں سب کیلئے لِلّٰهِ ہے، لام جارہ کے اثبات اور ھاء کے جر سے)۔

وَعٰلِمُ خَفْضُ الرَّفْعِ (عَـ)ـنْ (نَـ)ـفَرٍ (وَّ)فَتْـ ۹۰۸ ـحُ شِقْوَتُنَا وَامْدُدْ وَحَرِّكْهُ (شُـ)ـلْشُلَا

اور عٰلِمُ (الْغَيْبِ ع ۵ یعنی اس کے میم کے) رفع کے بجائے جر عَنْ نَفَرٍ (والے حفص کی بصری شامی کیلئے ایک) گروہ سے (منقول) ہے، (پس ان کیلئے عٰلِمِ الْغَيْبِ ہے میم کے جر سے، باقی کیلئے میم کے رفع سے ہے)۔ اور شِقْوَتُنَا (ع ۶ کے شین) کا فتحہ جو ہے، (تو اس کو لے لے)، وَحَرِّكْهُ اور اس (کے قاف) کو (فتحہ کی) حرکت دے، وَامْدُدْ: اور (اسکے بعد الف) مدہ (بھی) زیادہ کر شُلْشُلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو متواضع ہے، (پس ان کیلئے شَقَاوَتُنَا اور باقی کیلئے شِقْوَتُنَا کسرہ اور قاف کے سکون سے)۔ اور یہ دونوں مصدر ہیں، شعری ضرورت کی بناء پر وَامْدُدْ کو مقدم اور وَحَرِّكْهُ کو مؤخر کرنا پڑا۔

وَكَسْرُكَ سِخْرِيًّا بِهَا وَبِصَادِهَا ۹۰۹ عَلٰى ضَمِّهِ (اَ)عْطٰى (شِـ)ـفَاءً (وَّ)اَكْمَلَا

اور تیرا کسرہ دینا جو ہے سِخْرِيًّا (کے سین) کو، بِهَا: اس (سورۃ المؤمنون ع ۶) میں، اور ان (سورتوں) میں کی (سورۃ) صاد (ع ۴) میں، اَعْطٰى شِفَآءً (والے مدنی حمزہ کسائی کیلئے) اس (کسرہ) نے اپنے ضمہ پر ہو کر (یعنی ضمہ سے بدل کر اپنے قاری کو) شفا دی ہے، اور اس (ضمہ) نے (سُخْرِيًّا کے تینوں کلمات کو یکساں کر کے) کامل کر دیا ہے۔ (کیونکہ زخرف ع ۳ میں سب کیلئے ضمہ ہے، پس ان کیلئے سُخْرِيًّا ہے سین کے ضمہ سے اور باقی کیلئے سین کے کسرہ سے ہے سِخْرِيًّا)۔

وَفِي اَنَّهُمْ كَسْرٌ (شَـ)ـرِيفٌ (وَّ)تُرْجَعُو ۹۱۰ نَ فِي الضَّمِّ فَتْحٌ (وَّ)اكْسِرِ الْجِيمَ (وَ)اكْمُلَا

اور (صَبَرُوْا) اَنَّهُمْ (ع ۶) میں (ہمزہ کا ایسا) کسرہ ہے جو شَرِيفٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے استیناف کے سبب) بزرگی والا ہے، (پس ان کیلئے اِنَّهُمْ ہے کسرہ سے اور باقی کیلئے اَنَّهُمْ ہے فتحہ سے)۔ اور (لَا) تُرْجَعُوْنَ (ع ۶) جو ہے (اس کی تاء کے) ضمہ (کی جگہ) میں فتحہ ہے، اور تو (اسکے) جیم کو کسرہ (بھی) دے ان میں، شَرِيفٌ والے حمزہ کسائی کیلئے۔ اور تو (قراءۃ کی حفاظت کرنے اور اس بات کے معلوم کر لینے کے ذریعہ) ضرور کامل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جا (کہ جس طرح ناظم کی ایک اصطلاح یہ ہے کہ کبھی عطف کو کافی سمجھ کر معطوف والی قراءۃ کی قیود کو بیان نہیں کرتے، اسی طرح ان کی دوسری اصطلاح یہ بھی ہے کہ کبھی عطف ہی کے ذریعہ دو لفظوں کو ایک ہی رمز میں شریک کر دیتے ہیں، اور یہ موقع بھی انہیں میں سے ہے کیونکہ جس طرح اِنَّھُمْ کا کسرہ شین والوں کیلئے ہے اسی طرح لَاتَرْجِعُوْنَ میں فتحہ اور کسرہ بھی انہیں کیلئے ہے۔ پس ان دونوں کیلئے لَاتَرْجِعُوْنَ ہے معروف سے اور باقی کیلئے لَاتُرْجَعُوْنَ ہے ضمہ اور فتحہ کے ذریعہ مجہول سے)۔

وَفِيْ قٰلَ كَمْ قُلْ (دُ)وْنَ (شَ)كٍّ وَّبَعْدَهٗ ٩١١ (شَ)فَا وَبِهَا يَاءٌ لَّعَلِّيَ عَلَّلَا

اور قٰلَ كَمْ (لَبِثْتُمْ ع٦ کی جگہ) میں قُلْ (كَمْ) ہے دُوْنَ شَكٍّ (والے مکی حمزہ کسائی کیلئے) اس حال میں کہ یہ (قُلْ) شک سے خالی ہے، (کیونکہ یہاں قُلْ یہ بتا رہا ہے کہ قراء کا اصل اعتماد نقل پر ہے نہ کہ رسم پر۔ کہ اگر رسم پر اعتماد ہوتا تو یہاں مکی قُلْ کے بجائے قٰلَ پڑھتے، اس بنا پر کہ اس کی رسم کوفی میں الف کے حذف سے اور باقی قرآنوں میں الف کے اثبات سے ہے)۔ اور اس (قٰلَ كَمْ) کے بعد (قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ کی جگہ میں) شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے اسی قُلْ نے) شفا دی ہے۔ (پس [1] حمزہ کسائی کیلئے دونوں میں قُلْ [2] مکی کیلئے اول میں قُلْ اور ثانی میں قٰلَ۔ [3] باقی کیلئے دونوں میں قٰلَ ہے)۔ اور اس (سورۃ فلاح) میں (ایک ایسی) یاء (یعنی) لَعَلِّيَ (اَعْمَلُ ع٦) ہے (جس کے ذریعہ) اس (کافر) نے (دنیا کی طرف لوٹانے کی درخواست کی) علت بیان کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ النُّوْرِ

وَ(حَقٌّ) وَّفَرَّضْنَا ثَقِيْلًا وَّرَأْفَةٌ ٩١٢ يُحَرِّكُهُ الْمَكِّيْ وَاَرْبَعُ اَوَّلَا

وَفَرَّضْنٰهَا (ع اانی رار کی) تشدید والا ہونے کے حالت میں حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے) ثابت ہے، (پس باقی کیلئے فَرَضْنٰهَا ہے رار کی تخفیف سے)۔ اور رَاْفَةٌ جو ہے حرکت دیتے ہیں (فتحہ کی) اس (کے ہمزہ) کو مکی (اور رَاَفَةٌ پڑھتے ہیں، باقی کیلئے ہمزہ کا سکون ہے حفص کی طرح، اور حدید والے رَاْفَةٌ میں ساتوں کیلئے سکون ہے)۔ اور اَرْبَعُ (شَهٰدٰتٍ) جو ہے اس حال میں کہ وہ پہلا ہے (اس کی عین کا رفع)

(صِحَابٌ) وَّغَيْرُ الْحَفْصِ خَامِسَةُ الْاَخِيْرُ ٩١٣ ـرُ اَنْ غَضِبَ التَّخْفِيْفُ وَالْكَسْرُ (اُ)دْخِلَا

صِحَابٌ (والے حفص حمزہ کسائی کی قرارۃ) ہے، (پس باقی کیلئے اَرْبَعَ ہے عین کے نصب سے)، اَوَّلَا کی قید سے دوسرا اَرْبَعَ نکل گیا، اس میں سب کیلئے نصب ہے)۔ اور حفص کے سوا (سب) جو ہیں (ان کیلئے) وَالْخَامِسَةُ (اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ) جو آخری ہے (تار کے رفع والا ہے، پس حفص کیلئے اس میں نصب ہے، اَلْاَخِيْرُ کی قید سے وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ نکل گیا جو پہلا ہے، اس میں ساتوں کے لئے رفع ہے، اور اس آخری وَالْخَامِسَةُ کے بعد) اَنْ غَضِبَ جو ہے (اس میں نون کی) تخفیف (اور سکون) ہے۔ اور غَضِبَ (کے ضاد) میں کسرہ اُدْخِلَا (والے نافع کیلئے) داخل کیا گیا ہے (اور چونکہ داخل اندر والی چیز کو کہتے ہیں، اسلئے اُدْخِلَا کی قید سے غَضِبَ کا پہلا اور آخری حرف نکل کر ضاد متعین ہوگیا۔ پس باقی کیلئے ضاد کا فتحہ ہے اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ۔

وَيَرْفَعُ بَعْدُ الْجَرَّ يَشْهَدُ (شَـ)ـائِعٌ ٩١٤ وَغَيْرِ اُولِي بِالنَّصْبِ (صَـ)ـاحِبُهُ (كَـ)ـلَا

اور یہ (نافع) رفع سے بدلتے ہیں (اَنْ غَضِبَ کے) بعد (اَللّٰهِ کی ھار کے) جر کو (بھی، پس ان کے لئے اَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَضِبَ اللّٰهُ نون کی تخفیف، ضاد کے کسرہ اور ھاء کے رفع سے اور باقی کیلئے اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ ہے، نون کی تشدید وفتحہ سے اور ضاد کے فتحہ سے اور ھاء کے جر سے)۔ (اور یَوْمَ) یَشْهَدُ (ع ۳ اطلاقی یاء تذکیر کیساتھ) شَائِعٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہے۔ (پس باقی کے لئے تَشْهَدُ ہے تاء تانیث سے)۔ اور غَیْرِ اُولِی (الْاِرْبَةِ ع ۴) جو ہے (غَیْرِ راء کے نصب کیساتھ) صَاحِبُهٗ كَلَا (والے شعبہ شامی کیلئے) اس کے صاحب (ناقل) نے محفوظ کیا ہے، (پس باقی کیلئے غَیْرِ ہے جر سے)۔

وَدُرِّیٌّ اِكْسِرْ ضَمَّهٗ (حُجَّةٌ (رِ) ضًی ۹۱۵ وَفِیْ مَدِّهٖ وَالْهَمْزِ (صُحْبَتُهٗ (حَـ) لَا

دُرِّیٌّ جو ہے اس (کی دال) کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دے حُجَّةٌ رِّضًی (والے بصری کسائی کیلئے) اس حال میں کہ یہ (ضمہ) پسندیدہ حجت والا ہے۔ اور اس (لفظ کی یاء) کے مد (متصل) سے پڑھنے اور (اس یاء کے بعد دوسری یاء کے بجائے) ہمزہ لانے میں صُحْبَتُهٗ حَلَا (والے شعبہ حمزہ کسائی بصری کے لئے) اس (لفظ) کی جماعت ہے، یہ (لفظ اس مد اور ہمزہ کے ذریعہ) شیریں ہوگیا ہے۔

خلاصہ: [۱] بصری کسائی کیلئے دِرِّیْءٌ ہے کسرہ، مد اور ہمزہ سے۔ [۲] شعبہ حمزہ کیلئے دُرِّیْءٌ ہے ضمہ، مد اور ہمزہ سے۔ [۳] مدنی مکی شامی حفص کیلئے دُرِّیٌّ ہے ضمہ اور یاء کی تشدید سے (مد اور ہمزہ کے بغیر)۔

یُسَبِّحُ فَتْحُ الْبَا (كَـ) ذَا (صِـ) فْ وَیُوْقَدُ اَنْـ ۹۱۶ ـثُ (صِـ) فْ (شَـ) رْعًا وَّ (حَقٌّ) تَفَعَّلَا

اور یُسَبِّحُ جو ہے (اس میں) باء کا فتحہ ہے، كَذَا صِفْ (والے شامی شعبہ کیلئے) تو (اس فتحہ کو) اسی طرح (باء کیساتھ مخصوص کر کے) بیان کر دے، (اور باقی کیلئے باء کا کسرہ ہے)۔ اور (وہ) یُوْقَدُ جو (یاء کے بجائے تاء سے) مؤنث (کا صیغہ) ہے صِفْ شَرْعًا (والے شعبہ حمزہ کسائی کیلئے) تو (اس کو) بیان کر دے، اس حال میں کہ یہ (لفظ تانیث کے ساتھ بھی) واضح ہے۔ اور حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے اس یُوْقَدُ میں) حق ہے تَفَعَّلَ (کا وزن، پس ان دونوں کیلئے تَوَقَّدَ ہے۔ (پس [۱] شعبہ حمزہ کسائی کیلئے تُوْقَدُ تاء سے۔ [۲] مکی بصری کیلئے تَوَقَّدَ بروزن تَفَعَّلَ۔ [۳] مدنی شامی حفص کیلئے یُوْقَدُ یاء سے۔

تفریع: [۱] مدنی شامی حفص کیلئے دُرِّیٌّ یُوْقَدُ۔ [۲] مکی کیلئے دُرِّیٌّ تَوَقَّدَ۔ [۳] شعبہ حمزہ کیلئے دُرِّیْءٌ تُوْقَدُ۔ [۴] بصری کیلئے دِرِّیْءٌ تَوَقَّدَ۔ [۵] کسائی کیلئے دِرِّیْءٌ تُوْقَدُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا نَوَّنَ الْبَزِّىْ سَحَابُ وَرَفْعُهُمْ ٩١٧ لَدٰى ظُلُمٰتٍ جَـرَّ (دَ)ارٍ وَّاَوْصَـلَا

اور نہیں تنوین دی بزی نے سَحَابُ (ظُلُمٰتٍ کی بار) کو، (پس اوروں کیلئے سَحَابٌ ہے تنوین سے)۔ اور ان (قراء) کے رفع کو ظُلُمٰتٌ ، (بَعْضُهَاع ۵ کی تار) میں جر سے بدل دیا ہے دَارٍ (والے مکی کیلئے) جاننے والے نے، اور اس (عالم) نے (اس جر کو ہم تک) پہنچا دیا ہے۔ (پس [١] بزی کیلئے سَحَابُ ظُلُمٰتٍ۔ [٢] قنبل کیلئے سَحَابٌ ظُلُمٰتٍ۔ [٣] باقی کیلئے سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ ہے)۔

كَمَا اسْتَخْلَفَ اضْمُمْهُ مَعَ الْكَسْرِ (صَـ)ادِقًا ٩١٨ وَفِي يُبْدِلَنَّ الْخِفُّ (صَـ)احِبُهُ (دَ)لَا

كَمَا اسْتَخْلَفَ (الَّذِيْنَ ع ٧) جو ہے تو (ایسا) ضمہ دے اس (کی تار) کو جو (لام کے) کسرہ کیساتھ ہے صَادِقًا (والے شعبہ کیلئے) اس حال میں کہ تو سچا ہے، (پس ان کیلئے كَمَا اسْتُخْلِفَ ہے ضمہ اور کسرہ سے اور باقی کیلئے تار اور لام کے فتحہ سے ہے)۔ اور وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ (ع ٧) میں (اسی طرح بار کا سکون اور دال کی) تخفیف ہے، صَاحِبُهٗ دَلَا (والے شعبہ مکی کیلئے) اس (تخفیف) کے صاحب (ناقل) نے (اپنا) ڈول بھر کر نکالا ہے، (پس باقی کیلئے حفص کی طرح بار کے فتحہ اور دال کی تشدید سے ہے)۔

وَثَانِىْ ثَلٰثَ ارْفَعْ سِوٰى (صُحْبَةٍ) وَّقِفْ ٩١٩ وَلَا وَقْفَ قَبْلَ النَّصْبِ اِنْ قُلْتَ اُبْدِلَا

اور دوسرے ثَلٰثُ (عَوْرٰتٍ ع ٨ کی ثار) کو تو رفع دے سوار صُحْبَةٌ (والوں) کے، (پس مدنی مکی بصری شامی حفص کیلئے ثَلٰثُ ہے رفع سے، اور شعبہ حمزہ کسائی کیلئے ثَلٰثَ ہے ثار کے نصب سے)۔ (اور اگر جی چاہے تو ان رفع والوں کیلئے ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ سے پہلے ثَلٰثَ مَرّٰتٍ اور صَلٰوةِ الْعِشَآءِ پر) وقف (بھی) کر لے (کیونکہ رفع کی صورت میں ثَلٰثُ هِیَ مقدر کی خبر ہے، اسلئے ماقبل سے جدا ہے، پس ثَلٰثَ مَرّٰتٍ اور اَلْعِشَآءِ پر وقف کافی اور وقف مطلق ہے، اور شعبہ حمزہ کسائی کیلئے ثَلٰثَ عَوْرٰتٍ ہے، ثار کے نصب سے) وَقَبْلَ النَّصْبِ: اور (اس) نصب (والے ثَلٰثَ عَوْرٰتٍ) سے پہلے (ثَلٰثَ مَرّٰتٍ اور صَلٰوةِ الْعِشَآءِ پر وقف اضطراری کے سوا) اور کسی قسم کا (بھی) وقف نہیں ہے۔ اِنْ قُلْتَ: اگر تو یہ کہے کہ (نصب کی صورت میں) یہ (یعنی ثَلٰثَ عَوْرٰتٍ اپنے سے پہلے ثَلٰثَ مَرّٰتٍ سے) بدل بنایا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

وَيَأْكُلُ مِنْهَا النُّوْنُ (شَ)اعَ وَجَزْمُنَا ٩٢٠ وَيَجْعَلُ بِرَفْعٍ (دَ)لَّ (صَ)افِيْهِ (كُ)مَّلَا

اور يَأْكُلُ مِنْهَا (ع ا) جو ہے (اس کی یاء کے بجائے) نون شَاعَ (والے حمزہ کسائی کے لئے) مشہور ہوگیا ہے (پس ان کیلئے نَأْكُلُ ہے نون سے باقی کیلئے يَأْكُلُ ہے یاء سے)۔ اور ہمارا جزم دینا جو ہے وَيَجْعَلْ (تَلْكَ ع ۲ کے لام) کو (وہ) رفع سے (بدلا جاتا) ہے، دَلَّ صَافِيْهِ كُمَّلَا (والے مکی شعبہ شامی کیلئے) راہ بتائی ہے (اسکی طرف) اس (رفع) کے (کدورتوں سے) صاف کرنے والے نے (علم معانی میں) کمال رکھنے والوں کو، (پس مکی شعبہ شامی کیلئے وَيَجْعَلُ ہے رفع سے اور باقی کیلئے لام کا جزم ہے جس کی وجہ سے ادغام بھی ہے)۔

وَنَحْشُرُ يَا (دَ)ارٍ (عَ)لَا فَيَقُوْلُ نُوْ ٩٢١ نُ شَامٍ وَّخَاطِبْ يَسْتَطِيْعُوْنَ (عُ)مَّلَا

اور (وَيَوْمَ) نَحْشُرُ (هُمْ ع ۲) جو ہے (اس میں) یاء دَارٍ عَلَا (والے مکی حفص کے لئے ایسے) عالم کی ہے جو (رتبہ میں) بلند ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے يَحْشُرُهُمْ ہے یاء سے، باقی کیلئے نَحْشُرُهُمْ ہے نون سے)۔ (اور) فَيَقُوْلُ (ءَاَنْتُمْ ع ۲) جو ہے (اس میں) شامی کا نون ہے، (پس [۱] مکی حفص کے لئے يَحْشُرُ اور فَيَقُوْلُ دونوں میں یاء [۲] شامی کیلئے دونوں میں نون [۳] باقی کیلئے اول میں نون اور ثانی میں یاء ہے)۔ اور تو (تاء کے ذریعہ) مخاطب (کا صیغہ) بنا دے (فَمَا) يَسْتَطِيْعُوْنَ کو عُمَّلَا (والے حفص کیلئے)، اس حال میں کہ تم (احکام الٰہی پر شوق رغبت سے) عمل کرنے والے ہو، (پس حفص کیلئے فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ ہے تاء خطاب سے اور باقی کیلئے فَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ہے یاء غیب سے)۔

وَنُنْزِلُ زِدْهُ النُّوْنَ وَارْفَعْ وَخِفَّ وَالْ ٩٢٢ مَلَٰٓئِكَةُ الْمَرْفُوْعُ يُنْصَبُ (دُ)خْلُلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نُنْزِلُ جو ہے تو اس کو (اسی طرح ایک) نون (ساکن) زیادہ دے، وَخِفَّ وَارْفَعْ: اور (اس کی زار کو) بلا تشدید پڑھ اور (اس کے لام کو) رفع دے، (پس وَخِفَّ نیتہً مقدم ہے)۔ اور الْمَلٰٓئِكَةُ جو رفع والا ہے وہ نصب دیا جاتا ہے، (ان دونوں لفظوں کے اختلاف کا مجموعہ) دُخْلُلا (والے مکی کیلئے ہے)، اس حال میں کہ یہ (نُنْزِلُ باب کی رو سے اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ کے) مناسب ہے۔ (پس مکی کیلئے وَنُنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اور باقی کیلئے وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ ہے)۔

تَشَقَّقُ خِفُّ الشِّيْنِ مَعْ قَافَ (غَـ)الِبٌ ٩٢٣ وَيَأْمُرُ (شَـ)افٍ وَّاجْمَعُوا سُرُجًا (وِ)لَا

(اور وہ وَيَوْمَ) تَشَقَّقُ (فرقان ع ٣) جو قؔ (ع ٣) والے سمیت ہے (اس میں) شین کی تخفیف غَالِبٌ (والے بصری کوفیین کیلئے سہولت کے سبب) غالب ہے، (پس باقی کیلئے دونوں جگہ تَشَّقَّقُ ہے شین کی تشدید سے)۔ اور (لِمَا) يَأْمُرُ (نا ع ۵ اطلاق یار غیب کیساتھ شَافٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے اپنے ناقل کو) شفا دینے والا ہے (پس ان کیلئے لِمَا يَأْمُرُنَا یار غیب سے، باقی کیلئے لِمَا تَأْمُرُنَا تار خطاب سے)۔ اور تم جمع (کے صیغہ) سے پڑھو (فِيْهَا) سُرُجًا (ع ٦) کو اس حال میں کہ تم (اس کے بارے میں بھی يَأْمُرُنَا کی رمز کی) پیروی کرنے والے ہو، (پس حمزہ کسائی کیلئے سُرُجًا اور باقی کیلئے سِرٰجًا ہے)۔

وَلَمْ يَقْتُرُوا اضْمُمْ (عَمَّ) وَالْكَسْرَ ضُمَّ (ثِـ)قْ ٩٢٤ يُضْعَفْ وَيَخْلُدْ رَفْعُ جَزْمٍ (كَـ)ذِي (صِـ)لَا

(اور) وَلَمْ يَقْتُرُوا (ع ٦ کی یار) کو تو ضمہ دے، عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) یہ (ضمہ) عام ہوگیا ہے۔ اور (اسکی تار کے) کسرہ کو تو ضمہ سے بدل دے ثِقْ (والے کوفیین کیلئے اور ضمہ پر) اعتماد کر۔ (پس [1] مدنی شامی کیلئے وَلَمْ يُقْتِرُوا یار کے ضمہ اور تار کے کسرہ سے۔ [2] مکی بصری کیلئے وَلَمْ يَقْتِرُوا یار کے فتحہ اور تار کے کسرہ سے۔ [3] کوفیین کیلئے وَلَمْ يَقْتُرُوا یار کے فتحہ اور تار کے ضمہ سے۔ اور) يُضْعَفْ (اور) وَيَخْلُدْ جو ہیں (ان دونوں کی فار اور دال میں) جزم کے بجائے رفع ہے كَذِي صِلَا (والے شامی شعبہ کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (رفع) آگ والے کی طرح (مشہور) ہے، (پس ان کیلئے دونوں میں رفع اور باقی کیلئے دونوں میں جزم ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَوَحَّدَ ذُرِّيّٰتِنَا (حِـ)فْظُ (صُحْبَةٍ) ٩٢٥ وَيَلْقَوْنَ فَاضْمُمْهُ وَحَرِّكْ مُثَقِّلَا

اور واحد (کا صیغہ وَذُرِّيَّتِنَا) بنا دیا ہے ذُرِّيّٰتِنَا کو، حِفْظُ صُحْبَةٍ (والے بصری شعبہ حمزہ کسائی کیلئے ایک) جماعت کی حفاظت نے، (اور باقی کیلئے وَذُرِّيّٰتِنَا جمع کے صیغہ سے)۔اور وَيَلْقَوْنَ جو ہے تو اس (کی یاء) کو ضمہ دے اور (لام کو فتحہ کی) حرکت دے، اس حال میں کہ تو (اس کے قاف کو) تشدید سے پڑھنے والا (بھی) ہو صُحْبَةٍ (والے شعبہ حمزہ کسائی) کے سوا (مدنی مکی بصری شامی حفص کیلئے وَيُلَقَّوْنَ اور صُحْبَةٌ کیلئے وَيَلْقَوْنَ ہے)۔

سِوٰى (صُحْبَةٍ) وَّالْيَاءُ قَوْمِيْ وَلَيْتَنِيْ ٩٢٦ وَكَمْ لَوْ وَلَيْتٍ تُوْرِثُ الْقَلْبَ اَنْصُلَا

اور (اس سورۃ میں اضافت کی) یاء ([١] اِنَّ) قَوْمِيَ (اتَّخَذُوْا) اور [٢] يٰلَيْتَنِيَ (اتَّخَذْتُ ع ٢ کی یاء) ہے۔ اور بہت سے لَوْ اور لَيْتَ (شرطیں اور تمنائیں) جو ہیں (ان میں سے ہر ایک) مالک بنا دیتی ہیں دل کو (تلوار اور تیر اور نیزہ کی) نوکوں کا (یعنی بہت سی تمنائیں اور شرطیں دل کو اسی طرح زخمی کرتی ہیں جس طرح تیر نیزے وغیرہ کرتے ہیں۔

مکتبۃ القراءۃ لاہور
27022014 27 041435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

وَفِيْ حٰذِرُوْنَ الْمَدُّ (مَـ)ـا (ثُـ)ـلَّ فٰرِهِيْـ ۹۲۷ ـنَ (ذَ)اعَ وَخَلْقُ اضْمُمْ وَحَرِّكْ بِهِ (ا)لْعُلَا

اور حٰذِرُوْنَ (ع ۴) میں مد (یعنی الف) مَاثُلَّ (والے ابن ذکوان کوفیین کیلئے) نہیں حذف کیا گیا، (پس ان کیلئے حٰذِرُوْنَ ہے الف سے، اوروں کیلئے حَذِرُوْنَ ہے ترک الف سے)۔ (اور بُیُوْتًا) فٰرِهِیْنَ (ع ۸ الف مدہ کیساتھ) ذَاعَ (والے شامی کوفیین کیلئے) مشہور ہوگیا ہے، (باقی کیلئے فَرِهِیْنَ ہے ترک الف سے)۔ اور خَلْقُ (الْاَوَّلِیْنَ ع ۷ کی خار) کو ضمہ دے، اور (اسکے لام کو) حرکت دے، بِہٖ: اسی (ضمہ) کیساتھ اور خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ پڑھ)، اَلْعُلَا کَمَا فِیْ نَدٍ (والے مدنی شامی حمزہ عاصم کیلئے یہ ضمہ) بلندیوں والا ہے۔

(كَـ)ـمَا (فِـ)ـيْ (نَـ)ـدٍ وَّلَـْيكَةِ اللَّامُ سَاكِنٌ ۹۲۸ مَعَ الْهَمْزِ وَاخْفِضْهُ وَفِيْ صَادَ (غَـ)ـيْطَلَا

(نیز یہ ضمہ) اس (درخت) کی طرح (بارونق) ہے جو تر (اور عمدہ) جگہ میں ہو، (پس اوروں کیلئے خَلْقُ الْاَوَّلِیْنَ ہے فتحہ وسکون سے۔ کَمَا فِیْ نَدٍ کا تعلق ما قبل سے ہے)۔ اور (اَصْحٰبُ) لْئَیْكَةِ (ع ۱۰) جو ہے (اسی طرح اسکا) لام (یہاں ع ۱۰) اور صٓ (ع ۱) میں (بھی) ساکن ہے، (نیز یہ لفظ لام کے بعد فتحہ والے) ہمزہ کے ساتھ ہے۔ اور تو اس (کی تار) کو جر (بھی) دے غَیْطَلَا (والے بصری کوفیین کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ) گنجان درختوں والے بنوں (بنوں بَن کی جمع ہے اور عربی قہوہ اسی سے تیار ہوتا ہے) سے تفسیر کیا گیا ہے۔ (پس ان کیلئے اَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ لام ساکن اس کے بعد ہمزہ مفتوح اور تار کے جر سے، اور باقی کیلئے اَصْحٰبُ لَیْكَةَ لام کے فتحہ اور ہمزہ کے حذف اور تار کے فتحہ سے۔

وَفِيْ نَزَّلَ التَّخْفِيْفُ وَالرُّوْحَ وَالْاَمِيْـ ۹۲۹ ـنَ رَفْعُهُمَا (عُـ)ـلْوٌ (سَمَا) وَتَبَجَّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نَزَّلَ میں (زار کی) تخفیف ہے۔ اور اَلرُّوحَ اور اَلْاَمِیْنَ (ع ۱۱) جو ہیں ان دونوں (کی حار اور نون) کا رفع عُلُوٌّ سَمَا (والے حفص مدنی مکی بصری کے لئے ایسی) بلندی والا ہے جو (خوب) بلند (بھی) ہوگیا ہے اور عزت (وبزرگی) والا بھی ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِیْنُ ہے، زار کی تخفیف اور رفع سے، اور شامی شعبہ حمزہ کسائی کیلئے نَزَّلَ بِهِ الرُّوحَ الْاَمِیْنَ ہے تشدید ونصب سے۔

وَاَنِّثْ یَکُنْ لِّلْیَحْصُبِیْ وَارْفَعَ اٰیَۃً ٩٣٠ وَفَا فَتَوَکَّلْ وَاوُ (ظَـ)مَـانِـهٖ (حَـ)لَا

اور تو تانیث سے پڑھ (اَوَلَمْ) یَکُنْ (لَّهُمْ ع ۱۱) کو (ابن عامر) یحصبی کیلئے، اور رفع دے تو اٰیَۃً (کی تار) کو (اور اَوَلَمْ تَکُنْ لَّهُمْ اٰیَۃٌ پڑھ تانیث ورفع سے، باقی کے لئے یَکُنْ لَّهُمْ اٰیَۃً تذکیر ونصب سے)۔ اور فَتَوَکَّلْ (ع ۱۱) کی فار جو ہے ظَمَانِهٖ حَلَا (والے مکی کوفیین بصری کیلئے) اس (فار) کے پیاسے (طالب مقام) کا واو (بھی) شیریں ہوگیا ہے۔

مفہوم: یہ ہے کہ جس طرح یہ مقام فار کا طالب تھا، اسی طرح واو کا بھی طالب ہوگیا۔ پس مکی کوفیین بصری کے لئے وَتَوَکَّلْ ہے واو سے، اور مدنی شامی کیلئے فَتَوَکَّلْ ہے فار سے۔

وَیَا خَمْسِ اَجْرِیْ مَعْ عِبَادِیْ وَلِیْ مَعِیْ ٩٣١ مَعًا مَّعْ اَبِیْ اِنِّیْ مَعًا رَّبِّیْ انْجَلَا

اور (اس سورۃ میں اضافت کی یار [۱] تا [۵] اَجْرِیَ (اِلَّا ع ٦ تا ۱۰) کے (ان) پانچ (کلمات) کی یار ہے، جو [٦] بِعِبَادِیَ (اِنَّکُمْ ع ۴) اور ([۷] عَدُوٌّ) لِّیَ (اِلَّا ع ۵ کی یار) کیساتھ ہیں۔ (اور [۸] اس) مَعِیَ (رَبِّیْ ع ۴ اور [۹] (وَمَنْ) مَّعِیَ ع ٦ کی یار) ہے، جو دو جگہ ہے۔ (نیز) جو [۱۰] لِاَبِیَ (اِنَّهٗ ع ۵ کی یار) کے ساتھ ہے۔ (اور اس [۱۱] [۱۲]) اِنِّیَ (اَخَافُ ع ۲ وع ۷ یار) ہے، جو دو جگہ ہے۔ (اور [۱۳]) رَبِّیَ (اَعْلَمُ ع ۱۰ کی یار) یہ (ان تیرہ یارات کا مجموع) ظاہر ہوگیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ النَّمْلِ

شِهَابٍ بِنُوْنٍ (ثِـ)قْ وَقُلْ يَأْتِيَنَّنِي ۹۳۲ (دَ)نَا مَكُثَ افْتَحْ ضَمَّةَ الْكَافِ (نَـ)وْفَلَا

بِشِهَابٍ (قَبَسٍ ع ۱) نون (تنوین) کے ساتھ ہے، ثِـقْ (والے کوفیین کیلئے) تو (اس نقل پر) اعتماد کر۔ (پس مدنی مکی بصری شامی کے لئے بِشِهَابِ قَبَسٍ ہے، اضافت کے سبب ترکِ تنوین سے)۔ اور تو کہہ دے کہ لَيَأْتِيَنَّنِي (ع ۲ اسی طرح دونونوں کیساتھ ہوکر) دَنَا (والے مکی کیلئے ہم سے) قریب ہوگیا ہے۔ (اس میں پہلا نون تاکید کیلئے ہے اور دوسرا نون وقایہ کا ہے، پس باقی کیلئے لَيَأْتِيَنِّي ہے ایک نون سے۔ اور) فَمَكُثَ (ع ۲) جو ہے تو فتحہ سے بدل دے کاف کے ضمہ کو (اور فَمَكَثَ پڑھ) نَوْفَلَا (والے عاصم کیلئے)، اس حال میں کہ تو بہت سخاوت کرنے والا ہے، (پس باقی کیلئے فَمَكُثَ ہے کاف کے ضمہ سے)۔

مَعًا سَبَأَ افْتَحْ دُوْنَ نُوْنٍ (حِـ)مًى (هُـ)دًى ۹۳۳ وَسَكِّنْهُ وَانْوِ الْوَقْفَ (زُ)هْرًا وَّمَنْدَلَا

(مِنْ) سَبَأَ (نمل ع ۲ اور لِسَبَأَ سورۃ سبا ع ۲ کے ہمزہ) کو جو دو جگہ ہے تو ایسا فتحہ دے جو (اسی طرح) نون (تنوین) کے بغیر ہے حِمًى هُدًى (والے بصری بزی کیلئے)، اس حال میں کہ تو ہدایت (یعنی قرآن) کی حفاظت والا ہے، اور (دونوں سورتوں میں) اس (ہمزہ) کو ساکن کر دے (اور مِنْ سَبَأْ اور لِسَبَأْ پڑھ)۔ اور تو (اس ساکن پڑھنے میں اس ہمزہ پر) نیت کر لے وقف کی (اور اس کا نام وصل بہ نیت وقف ہے) زُهْرًا (والے قنبل کیلئے)، اس حال میں کہ تو روشنی والا اور عود (یا مرکب) خوشبو والا ہے۔ (پس باقی کیلئے مِنْ سَبَإٍ اور لِسَبَإٍ ہے کسرہ اور تنوین سے)۔

أَلَا يَسْجُدُوا (رَ)اوٍ وَّقِفْ مُبْتَلًا أَلَا ۹۳٤ وَيَا وَاسْجُدُوا وَابْدَأْهُ بِالضَّمِّ مُوْصِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلَا يَسْجُدُوْا (اسی طرح لام کی تخفیف کے ساتھ) رَاوٍ (والے کسائی کیلئے اسکے) راوی (کی روایت) ہے۔ اور تو وقف کر (اس میں) آزمایا ہوا (اور امتحان لیا ہوا) ہونے کی حالت میں اَلَا پر، اور یَا (حرفِ ندا) پر، اور اُسْجُدُوْا پر، (ان تینوں پر وقف ہوسکتا ہے)۔ اور تو ابتدار (یعنی اعادہ) کر (ہمزہ وصلی کے) ضمہ کیساتھ، اس حال میں کہ تو (اس میں ہمزہ) وصلی لانے والا ہو، (پس باقی کیلئے وصلاً اَلَّا يَسْجُدُوْا ہے لام کی تشدید سے، اور وقف اَلَّا اور يَسْجُدُوْا پر ہی ہوسکتا ہے، يَا پر نہیں ہوگا، کیونکہ يَسْجُدُوْا پورا ایک کلمہ فعل مضارع ہے)۔

فائدہ: کسائی کی قراءۃ میں اَلَا حرفِ تنبیہ ہے جو استفتاح کیلئے آتا ہے جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ میں ہے، اسلئے اس پر بلاشبہ ضرورۃً وقف ہوسکتا ہے۔ ایسے ہی يَا پر بھی وقف جائز ہے کہ یہ حرف ندا ہے اور اسکا منادیٰ هٰۤؤُلَآءِ محذوف ہے اور اُسْجُدُوْا امر کا صیغہ ہے، پس يَا کا الف اور اُسْجُدُوْا کا ہمزہ وصلی جو جیم کے ضمہ کی وجہ سے مضموم ہوگا، دونوں ہی رسم سے محذوف ہیں۔ جیسے قَالَ يَبْنَؤُمَّ میں محذوف ہیں کہ یہ اصل میں يَا اِبْنَ اُمَّ ہے، يَا کا الف اور اِبْنَ کا ہمزہ وصلی دونوں محذوف ہیں اور اُمَّ کا ہمزہ بصورت واو ہے۔ اور بِسْمِ اللّٰهِ میں ہمزہ وصلی اور یاء ندائیہ کا الف تو ہر جگہ ہی محذوف ہیں، کہ یہ اصل میں بِاِسْمِ ہے۔ اور جیسے يٰمُوْسٰى، يٰهٰرُوْنَ، يٰفِرْعَوْنَ وغیرہ کہ ان میں حرفِ نداء يَا کا الف محذوف ہے۔

اَرَادَ اَلَا يَا هٰۤؤُلَآءِ اسْجُدُوْا وَقِفْ ۹۳۵ لَهُ قَبْلَهُ وَالْغَيْرُ اَدْرَجَ مُبْدِلَا

مراد لیا ہے ان (کسائی) نے (اَلَا يَسْجُدُوْا سے) اَلَا يَا هٰۤؤُلَآءِ اسْجُدُوْا (یعنی اَلَا حرفِ تنبیہ، یاء ندائیہ اُسْجُدُوْا امر ہے، اور چونکہ حرفِ ندا اسم ہی پر آیا کرتا ہے اور یہاں امر پر داخل ہے، اس لئے یاء ندائیہ کے بعد هٰۤؤُلَآءِ مقدر مانا ہے)۔ اور تو وقف کر ان (کسائی) کیلئے اس (اَلَا يَسْجُدُوْا) سے پہلے (لَا يَهْتَدُوْنَ○ پر کیونکہ کسائی کی قراءۃ میں اس پر وقف کافی ہے)۔ اور (کسائی کے) ماسوا نے (اَلَّا يَسْجُدُوْا کو ترکیب میں لَا يَهْتَدُوْنَ کیساتھ یا لَا يَهْتَدُوْنَ کو اَلَّا يَسْجُدُوْا کے ساتھ) شامل کر دیا ہے، اس حال میں کہ وہ (فریق اَلَّا يَسْجُدُوْا کو اس کے ماقبل اَعْمَالَهُمْ سے یا عَنِ السَّبِيْلِ سے) بدل بنانے والا ہے، (پس ان چھ کیلئے لَا يَهْتَدُوْنَ پر وقف کافی نہیں، ہاں راس آیت ہونے کے سبب وقفِ حسن ہوسکتا ہے)۔

وَقَدْ قِيْلَ مَفْعُوْلًا وَّاَنْ اَدْغَمُوْا بِلَا ۹۳۶ وَلَيْسَ بِمَقْطُوْعٍ فَقِفْ يَسْجُدُوْا وَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بلا شبہ یہ (بھی) کہا گیا ہے کہ (کسائی کے غیر نے اَلَّا يَسْجُدُوْا کو لَا يَهْتَدُوْنَ کیساتھ اس حال میں شامل کیا ہے کہ) یہ (اسکا) مفعول (بِہٖ) ہے (اور لَا زائد ہے، اَیْ لَا يَهْتَدُوْنَ اَنْ يَّسْجُدُوْا۔ یا یہ زَيَّنَ کا یا صَدَّ کا مفعول لَہٗ ہے، اَیْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ اَوْ فَصَدَّهُمْ لِئَلَّا يَسْجُدُوْا یا کسائی نے لَا يَهْتَدُوْنَ کیساتھ اسکے مفعول بِہٖ اَلَّا يَسْجُدُوْا کو شامل کیا ہے) اور ان (غیر کسائی) نے اَنْ (کے نون) کا لَا میں ادغام کیا ہے، (کیونکہ اصل کی رو سے اَنْ لَا تھا، پھر ادغام کے سبب اَلَّا ہوگیا، اور مصاحف میں اسکا نون) مقطوع (یعنی مرسوم) نہیں ہے، اسلئے تو (اس میں) يَسْجُدُوْا (پر) اور لَا پر (یعنی صرف ان دو پر دو جگہ) وقف (اضطراری یا وقف اختیاری) کرلے، (پس کسائی کی طرح اوروں کیلئے تین جگہ پر وقف نہیں ہوسکتا۔

وَيُخْفُوْنَ خَاطِبْ يُعْلِنُوْنَ (عَ)لٰى (رِ)ضًى ۹۳۷ تُمِدُّوْنَنِي الْاِدْغَامُ (فَ)ازَ فَثَقَّلَا

اور تُخْفُوْنَ (اور) تُعْلِنُوْنَ (ع ۲) جو ہیں، خَاطِبْ: تو ان کو تاء خطاب سے پڑھ عَلٰی رِضًی (والے حفص کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو پسندیدگی پر ہے، (اور باقی کیلئے یاء غیب سے۔ اور) اَتُمِدُّوْنَنِ (ع ۳) جو ہے (اس میں پہلے نون کا دوسرے نون میں) ادغام فَازَ (والے حمزہ کیلئے) کامیاب ہوگیا ہے، اس (ادغام) نے (نون کو) تشدید والا بنادیا ہے۔ (پس حمزہ کیلئے اَتُمِدُّوْنِّيْ ہے، ایک نون مشدد اور اثبات یاء سے اور باقی کیلئے دو نون اور یاء کے حذف سے، اور یاء کا اثبات شعر ۴۲۶ میں بیان ہوا ہے)۔

مَعَ السُّوْقِ سَاقَيْهَا وَسُوْقِ اهْمِزُوْا (زَ)كَا ۹۳۸ وَوَجْهٌ بِهَمْزٍ بَعْدَهُ الْوَاوُ وُكِّلَا

تم (اس عَنْ) سَاقَيْهَا (نمل ع ۳ کے الف) کو جو بِالسُّوْقِ (ص ع ۳) اور (عَلٰی) سُوْقِهٖ (فتح ع ۴ کے واؤ) سمیت ہے، (تینوں کلموں میں اس الف اور واؤ دونوں کو) ہمزہ سے بدل دو، زَكَا (والے قنبل کیلئے) یہ (ہمزہ شبہات کی کدورتوں سے) پاک ہوگیا ہے، (پس قنبل کیلئے عَنْ سَأْقَيْهَا، بِالسُّؤْقِ اور عَلٰی سُؤْقِهٖ ہے ہمزہ کیساتھ اور باقی کیلئے حفص کی طرح ہے الف اور واؤ سے ہمزہ کے بغیر۔ اور (ان قنبل ہی کیلئے بِالسُّوْقِ اور سُؤْقِهٖ میں ایک) وجہ (اور بھی) ہے جو (ایسے ضمہ والے) ہمزہ کیساتھ وُكِّلَا لازم کردی گئی ہے، بَعْدَهٗ: جس کے بعد واؤ (ساکنہ کی زیادتی) ہے۔

خلاصہ: [1] قنبل کے لئے سَاقَيْهَا نمل ع ۳ میں تو صرف سَأْقَيْهَا ہے ہمزہ ساکنہ سے، اور بِالسُّوْقِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سُؤْقِہٖ میں دو وجوہ ہیں:۔ ① بِالسُّؤْقِ اور سُؤْقِہٖ واوٗ کے بجائے ہمزہ ساکنہ سے۔ ② بِالسُّؤُوْقِ اور سُؤُوْقِہٖ سین کے بعد ہمزہ مضمومہ پھر واؤ ساکنہ سے۔ ④ باقی کیلئے عَنْ سَاقَیْہَا اور بِالسُّوْقِ، سُوْقِہٖ ہے حفص کی طرح ہمزہ کے بغیر۔

تنبیہ: تحقیق یہ ہے کہ قنبل کیلئے صرف بِالسُّوْقِ (ص ع ۳) میں دو وجوہ ہیں:۔ بِالسُّؤْقِ اور بِالسُّؤُوْقِ اور عَلٰی سُؤْقِہٖ میں عَنْ سَأْقَیْہَا کی طرح صرف ایک ہی وجہ ہے یعنی ہمزہ ساکنہ سے واوٗ کے بغیر۔

نَقُوْلَنَّ فَاضْمُمْ رَابِعًا وَّنُبَیِّتَنْ ۹۳۹ ـنَهٗ وَمَعًا فِی النُّوْنِ خَاطِبْ (شَمَـرْ دَلَا

فَاضْمُمْ: تو ضمہ دے (ثُمَّ) لَنَقُوْلَنَّ (ع ۴) اور (اس سے پہلے) لَنُبَیِّتَنَّهٗ کو (یعنی دونوں کے) چوتھے (حرف لام و تاء) کو، اور (ان کے) نون (کی جگہ) میں خطاب (کی تاء) لے آ شَمَرْدَلَا (والے حمزہ کسائی کے لئے)، اس حال میں کہ یہ دونوں (اس حکم میں بھی) مجتمع (اور شریک) ہیں، (نیز) اس حال میں کہ تو بزرگی والا ہے۔ (پس ان کیلئے لَتُبَیِّتُنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَتَقُوْلُنَّ ہے، دونوں میں نون کے بجائے تاء خطاب اور تاء و لام کے ضمہ سے، اور باقی کیلئے حفص کی طرح ہے یعنی دونوں میں نون سے اور چوتھے حرف کے فتحہ سے)۔

وَمَعْ فَتْحِ اِنَّ النَّاسَ مَا بَعْدَ مَكْرِهِمْ ۹۴۰ لِكُوْفٍ وَّ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ (نَـدٍ (حَـلَا

اور اِنَّ النَّاسَ (ع ۶) کے (ہمزہ کے) فتحہ کیساتھ اس (اِنَّا دَمَّرْنٰهُمْ ع ۴ کے ہمزہ) کا (فتحہ) جو مَكْرِهِمْ کے بعد ہے، کوفیین کیلئے ہے (یعنی ان کیلئے دونوں میں ہمزہ کا فتحہ اور باقی کیلئے کسرہ ہے)۔ اور اَمَّا يُشْرِكُوْنَ (ع ۵ اطلاقی یاء غیب کے ساتھ) نَدٍ حَلَا (والے عاصم بصری کیلئے ایسے) نحی (کی قراءۃ) ہے جو (زبان کی رو سے) شیریں ہو گیا ہے، (پس باقی کیلئے اَمَّا تُشْرِكُوْنَ ہے تاء خطاب سے)۔

وَشَدِّدْ وَصِلْ وَامْدُدْ بَلِ ادّٰرَكَ (ا)لَّذِیْ ۹۴۱ (ذَ)كَا قَبْلَهٗ يَذَّكَّرُوْنَ (لَهٗ (حُـلَا

اور تو بَلِ ادّٰرَكَ (ع ۵ کے دال) کو (اسی طرح) مشدد پڑھ وَصِلْ اور (اسکے ہمزہ کو) وصلی بنا دے، (اور وصلاً حذف بھی کر دے، اور اجتماع ساکنین کے سبب بَلْ کے لام کو کسرہ دے)، اور (اسکے دال کے بعد الف) مدہ (بھی) زیادہ کر اَلَّذِیْ ذَكَا (والے مدنی شامی کوفیین کیلئے) جو روشن ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے بَلِ ادّٰرَكَ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفص کی طرح اور باقی کیلئے بَلْ اَدْرَكَ ہے، لام کے سکون، ہمزہ قطعی مفتوح، دال کے سکون اور تخفیف سے۔ اس (بَلِ ادّٰرَكَ) سے پہلے (قَلِيْلًا مَّا) يَذَّكَّرُوْنَ (ع ۵ کی اطلاقی یاء غیب سے ہے)، لَهٗ حُلًا (والے ہشام بصری کیلئے) اس (کی یاء غیب) کیلئے زیور ہیں، (پس باقی کیلئے قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ہے تاء خطاب سے)۔ پس [۱] بصری شامی کیلئے يَذَّكَّرُوْنَ ہے یاء غیب اور ذال کی تشدید سے [۲] نافع مکی ابن ذکوان کیلئے تَذَّكَّرُوْنَ تاء خطاب اور تشدید سے [۳] حفص حمزہ کسائی کیلئے تَذَكَّرُوْنَ تاء خطاب اور تخفیف سے۔

تعلیل: اِدّٰرَكَ اصل میں تَدَارَكَ تھا، تاء کو دال سے بدلکر دال کا دال میں ادغام ہوا، اور چونکہ ساکن سے ابتدا لازم آرہی تھی جو محال ہے، اسلئے ہمزہ وصلی لے آئے۔ اور فَادّٰرَءْتُمْ بقرہ ع ۹، اِدّٰرَكُوْا اعراف ع ۴، اِثَّاقَلْتُمْ توبہ ع ۶ بھی اسی باب یعنی تفاعُلْ سے ہیں۔

بِهٰدِي مَعًا تَهْدِي (فَـ)ـشَا الْعُمْيَ نَاصِبًا ٩٤٢ وَبِالْيَا لِكُلٍّ قِفْ وَفِي الرُّوْمِ (شَـ)ـمْلَلَا

(وہ) بِهٰدِي (نمل ع ۶ و روم ع ۵) جو دو جگہ ہے (اس کی جگہ میں) تَهْدِي ہے، فَشَا (والے حمزہ کیلئے) یہ (تَهْدِي) اَلْعُمْيِ (کی یاء) کو نصب دینے والا ہونے کی حالت میں ظاہر ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے دونوں جگہ تَهْدِي الْعُمْيَ اور باقی کیلئے بِهٰدِي الْعُمْيِ ہے، اور (نمل میں تو اس پر) سب (ہی) کیلئے یاء سے وقف کر (حمزہ کیلئے تَهْدِي اور باقی چھ کیلئے بِهٰدِي پڑھ)، اور رومْ (والے) میں شَمْلَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (یاء کے ساتھ وقف) نے (ہم تک پہنچنے میں) جلدی کی ہے۔

خلاصہ: [۱] حمزہ کیلئے نمل و روم دونوں میں وصلاً تَهْدِي الْعُمْيَ ہے، تَهْدِي فعل مضارع واحد مذکر حاضر ہے اور اَلْعُمْيَ کا نصب اس کا مفعول ہونے کی بناء پر ہے اور وقفاً دونوں جگہ تَهْدِي ہے، اثبات یاء سے۔ [۲] کسائی کیلئے دونوں جگہ وصلاً بِهٰدِي الْعُمْيِ اسم فاعل اور جر سے اور وقفاً دونوں جگہ بِهٰدِي اثبات یاء سے۔ [۳] باقی کیلئے وصلاً دونوں جگہ بِهٰدِي الْعُمْيِ کسائی کی طرح اور وقفاً نمل میں بِهٰدِي اثبات یاء سے اور روم میں بِهٰدْ یاء کے حذف سے۔

فائدہ: اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ نمل میں تو بِهٰدِي کی یاء مرسوم ہے، اسلئے سب ہی اثبات یاء سے وقف کرتے ہیں، اور روم والے بِهٰدْ میں یاء مرسوم نہیں ہے، اس لئے حمزہ کسائی کے علاوہ سب رسم کے موافق یاء کے بغیر اور حمزہ کسائی اصل کے موافق اور رسم کے مخالف اثبات یاء سے وقف کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاتُوهُ فَاقْصُرْ وَافْتَحِ الضَّمَّ (عِـ)لْمُهُ ٩٤٣ (فَـ)شَا تَفْعَلُونَ الْغَيْبُ (حَقٌّ) (لَّـ)هُ وَلَا

اور اٰتُوْهُ (ع ۷ کے ہمزہ) کو قصر (یعنی الف مدہ کے حذف) سے پڑھ اور (اس کی تار کے) ضمہ کو (بھی) فتحہ سے بدل دے (اور اَتَوْهُ پڑھ)، عِلْمُهُ فَشَا (والے حفص حمزہ کیلئے) اس (وجہ کے جائز ہونے) کا علم پھیل گیا ہے، (باقی کیلئے اٰتُوْهُ ہے ہمزہ کے بعد الف اور ضمہ سے۔ اور بِمَا) تَفْعَلُوْنَ (ع ۷) جو ہے (اس میں) غیب (کی یار) حَقٌّ لَّهٗ (والے مکی بصری ہشام کیلئے) صحیح ہے، اس (غیب) کیلئے (ناقلین کی) مدد ہے، (پس ان کیلئے يَفْعَلُوْنَ ہے یار سے اور باقی کیلئے تَفْعَلُوْنَ ہے تار سے)۔

وَمَالِيَ وَاَوْزِعْنِيْ وَاِنِّيْ كِلَاهُمَا ٩٤٤ لِيَبْلُوَنِيْ الْيَاآتُ فِيْ قَوْلِ مَنْ بَلَا

اور [١] مَالِيَ (لَآ اَرٰی ع ۲) اور [٢] اَوْزِعْنِيَ (اَنْ ع ۲) اور [٣] اِنِّيَ (اٰنَسْتُ ع ۱ اور [٤] اِنِّيَ اُلْقِيَ ع ۲ کی) دونوں کی دونوں، اور [٥] لِيَبْلُوَنِيَ (ءَاَشْكُرُ ع ۳، ان پانچوں کلمات میں اس سورۃ کی اضافت کی) یارات ہیں، (یہ) اس (معلم) کے قول میں ہیں جس نے جانچا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ

وَفِيْ نُرِيَ الْفَتْحَانِ مَعْ اَلِفٍ وَّيَا ٩٤٥ ئِهٖ وَثَلٰثٌ رَّفْعُهَا بَعْدُ (شُـ)كِّلَا

اور نُرِيَ (ع ۱) میں (پہلے اور دوسرے حرف کے ایسے) دو فتحہ ہیں جو (اس کے آخر میں یار کے بجائے) الف اور (شروع میں نون کے بجائے) اس کی یار سمیت ہیں، (جس سے وَيَرٰى ہو جاتا ہے اور الف میں قاعدہ کے موافق امالہ بھی ہے) اور (وہ) تین (کلمات فِرْعَوْنُ وَهَامٰنُ وَجُنُوْدُهُمَا (ع ۱) جو (اس وَيَرٰى کے) بعد ہیں، ان (تینوں) کا رفع (بھی) شُكِّلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) حرکت بنایا گیا ہے، (پس ان کیلئے وَيَرٰى فِرْعَوْنُ وَهَامٰنُ وَجُنُوْدُهُمَا ہے، غائب کے صیغہ اور امالہ نون ودال کے رفع سے، باقی کیلئے حفص کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا ہے۔

وَحُزْنًا بِضَمٍّ مَّعْ سُكُوْنٍ (شَـ)فَا وَيَصْـ ٩٤٦ ـدُرَ اضْمُمْ وَكَسْرُ الضَّمِّ (ظَـ)اهِرٌ (ا)نْهَلَا

اور (عَدُوًّا وَّ) حُزْنًا (ع ا اسی طرح حار کے ایسے) ضمہ کے ساتھ ہے جو (زار کے) سکون سمیت ہے، شَفَا (والے حمزہ کسائی کے لئے) اس (وجہ) نے (قاری) کو شفا دی ہے، (اور باقی کیلئے وَحَزَنًا ہے حار وزار دونوں کے فتحہ سے۔ اور یُصْدِرَ (الرِّعَآءُ ع ۳ کی یار) کو ضمہ دے اور (اسکی دال کے) ضمہ کے بجائے کسرہ جو ہے ظَاهِرٌ اَنْهَلَا (والے مکی کوفیین مدنی کے لئے) اس کا پیاسا (شیریں) پانی کے گھاٹ پر پہنچ گیا ہے (اور) وہ سیراب ہوگیا ہے، (پس ان کے لئے یُصْدِرَ الرِّعَآءُ ہے حفص کی طرح ضمہ اور کسرہ سے، اور بصری شامی کیلئے یَصْدُرَ الرِّعَآءُ ہے فتحہ اور ضمہ سے)۔

وَجِذْوَةٍ اضْمُمْ (فُـ)زْتَ وَالْفَتْحَ (نَـ)لْ وَ(صُحْـ ٩٤٧ ـبَةٌ) (كَهْفُ) ضَمِّ الرَّهْبِ وَاسْكِنْهُ (ذُ)بَّلَا

اور (اَوْ) جُذْوَةٍ (ع ۴ کے جیم) کو ضمہ دے فُزْتَ (والے حمزہ کیلئے، اللہ کرے) تو کامیاب ہو اور (اس کے جیم کے) فتحہ کو نَلْ (والے عاصم کیلئے شیوخ سے) حاصل کرلے (جَذْوَةٍ اور باقی کیلئے جیم کا کسرہ ہے، (جِذْوَةٍ اور یہ تینوں لغات ہیں)۔ اور صُحْبَةٌ كَهْفٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی شامی کیلئے مِنَ) الرُّهْبِ (ع ۴) کے ضمہ کی، كَهْفٌ: حفاظت کی جگہ (قلعہ) صُحْبَةٌ (کی جماعت) ہے اور اس (کی ھار) کو ساکن کردے ذُبَّلَا (والے شامی کوفیین کیلئے)، اس حال میں کہ تو نیزوں والا ہے۔ (پس [۱] شامی شعبہ حمزہ کسائی کیلئے مِنَ الرُّهْبِ رار کے ضمہ اور ھار کے سکون سے، اور یہ دونوں قیدیں بیان سے نکلی ہیں۔ [۲] حفص کیلئے مِنَ الرَّهْبِ رار کے فتحہ اور ھار کے سکون سے، فتحہ ضمہ کی ضد سے اور سکون بیان سے نکلا ہے۔ [۳] مدنی مکی بصری کیلئے مِنَ الرَّهَبِ رار کے فتحہ اور ھار پر فتحہ کی حرکت سے، اور یہ دونوں قیدیں ضد سے نکلی ہیں)۔

يُصَدِّقُنِي ارْفَعْ جَزْمَهُ (فِـ)ي (نُـ)صُوْصِهٖ ٩٤٨ وَقُلْ قَالَ مُوْسٰى وَاحْذِفِ الْوَاوَ (دُ)خْلُلَا

يُصَدِّقْنِي (ع ۴) جو ہے تو اس (کے قاف) کے اس جزم کو رفع سے بدل دے فِي نُصُوْصِهٖ (والے حمزہ عاصم کیلئے)، جو اپنی نقلوں (اور تصریحات) میں ہے، (پس ان کیلئے يُصَدِّقُنِي ہے قاف کے رفع سے، باقی کے لئے يُصَدِّقْنِي ہے قاف کے جزم سے، (اور اس کا جزم اَرْسِلْهُ کا جواب ہونے کی بنار پر ہے)۔ اور تو (وَقَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُوْسٰی ع ۴ کے بجائے) قَالَ مُوْسٰی (رَبِّیْ اَعْلَمُ) پڑھ، اور واؤ کو حذف کر دے دُخْلُلَا (والے مکی کیلئے) اس حال میں کہ یہ مناسبت رکھنے والا ہے، (باقی کے لئے وَقَالَ مُوْسٰی ہے، اور یہ وَقَالَ مکی مصحف میں واؤ کے بغیر اور باقی میں واؤ مرسوم ہے)۔

(نَہمَا (نَفَرٌ) بِالضَّمِّ وَالْفَتْحِ یَرْجِعُوْ ۹۴۹ نَ سِحْرٰنِ (ثِـ)قْ فِیْ سٰحِرٰنِ فَتُقْبَلَا

(لَا) یَرْجِعُوْنَ (ع ۴) کو نَمَا نَفَرٌ (والے عاصم مکی بصری شامی کیلئے ایک) گروہ نے (یاء کے) ضمہ اور (جیم کے) فتحہ کے ساتھ نقل کیا ہے، (پس ان کے لئے لَا یُرْجَعُوْنَ ہے اور باقی کیلئے لَا یَرْجِعُوْنَ ہے۔ اور قَالُوْا) سِحْرٰنِ (ع ۵) ہے سٰحِرٰنِ (ع ۵ کی جگہ) میں، ثِقْ (والے کوفیین کے لئے) تو (اس نقل پر) اعتماد کر، تاکہ تو (بارگاہ الٰہی میں) مقبول ہو جائے، (پس ان کیلئے سِحْرٰنِ ہے، سین کے کسرہ اور حاء کے سکون سے، باقی کیلئے حاء کے کسرہ اور اس سے پہلے فتحہ اور الف سے)۔

وَیُجْبٰی (خَـ)لِیطٌ یَّعْقِلُوْنَ (حَـ)فِظْتُہٗ ۹۵۰ وَفِیْ خُسِفَ الْفَتْحَیْنِ حَفْصٌ تَنَخَّلَا

اور یُجْبٰی (اِلَیْہِ ع ۶ اطلاقی یاء تذکیر کیساتھ) خَلِیطٌ (والے غیر نافع کیلئے) میل جول والا ہے، (پس مدنی کیلئے تُجْبٰی ہے، تاء تانیث سے۔ اور اَفَلَا) یَعْقِلُوْنَ (ع ۶) جو ہے حَفِظْتُہٗ (والے بصری کیلئے اطلاقی یاء غیب سے) میں نے اس کو حفظ کیا ہے، (پس باقی کیلئے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ہے، تاء خطاب سے)۔ اور لَخُسِفَ (بِنَا ع ۸) میں (خاء اور سین کے) دو فتحوں کو حفص نے پسند کیا ہے، (پس ان کیلئے لَخَسَفَ ہے خاء و سین کے فتحہ سے، باقی کیلئے لَخُسِفَ ہے خاء کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے)۔

وَعِنْدِیْ وَذُوالثُّنْیَا وَاِنِّیْ اَرْبَعٌ ۹۵۱ لَعَلِّیْ مَعًا رَبِّیْ ثَلٰثٌ مَّعِی اعْتَلَا

اور [۱] عِنْدِیْ (اَوَلَمْ ع ۸) اور [۲] استثناء والا (سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ) اور (وہ [۳]) اِنِّیْ اُرِیْدُ ع ۳ اور [۴] اِنِّیْ اٰنَسْتُ اور [۵] اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ اور [۶] اِنِّیْ اَخَافُ ع ۴) جو چار ہیں، (اور وہ [۷]) لَعَلِّیْ (اٰتِیْکُمْ اور [۸] لَعَلِّیْ (اَطَّلِعُ ع ۴) جو دو جگہ ہے، (اور وہ [۹]) رَبِّیْ (اَنْ یَّھْدِیَنِیْ ع ۳ اور [۱۰] [۱۱] رَبِّیْ اَعْلَمُ ع ۴ و ع ۹) جو تین ہیں، (اور [۱۲] مَعِیَ (رِدْاً ع ۴) جو ہیں، (ان بارہ کلمات میں اس سورۃ میں یاءات اضافت ہیں)، یہ (بیان) بلند ہو گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

يَرَوْا (صُحْبَةٌ) خَاطِبْ وَحَرِّكْ وَمُدَّ فِي النْ ٩٥٢ ـنَشْاءَةَ (حَقًّا) وَهُوَ حَيْثُ تَنَزَّلَا

(اَوَلَمْ) يَرَوْا (ع ٢) صُحْبَةٌ (والوں کی قرارۃ) ہے، تو (اس کو) خطاب (کی تاء) سے پڑھ، (پس ان کیلئے اَوَلَمْ تَرَوْا ہے تاء سے اور باقی کیلئے اَوَلَمْ يَرَوْا ہے یاء غیب سے)۔ اور اَلنَّشَآءَةَ میں (اسی طرح شین کو فتح کی) حرکت دے اور (اسکے بعد الف) مدہ زیادہ کر حَقًّا (والے مکی بصری کیلئے)، اور یہ (لفظ عنکبوت ع ٢، نجم ع ٢ واقعہ ع ٢ میں) جس جگہ یہ نازل ہوا ہے، (پس ان کیلئے اَلنَّشَآءَةَ ہے فتحہ اور الف مدہ سے اور باقی کیلئے تینوں جگہ حفص کی طرح اَلنَّشْاَةَ ہے شین کے سکون اور الف کے حذف سے۔

فائدہ: پہلے مصرع کا آخری حرف وہ لام تعریف ہے جو نون میں مدغم ہوگیا ہے۔

مَوَدَّةَ إِلْمَرْفُوْعُ (حَقٌّ) (رُ)وَاتِهِ ٩٥٣ وَنَوِّنْهُ وَانْصِبْ بَيْنَكُمْ (عَمَّ) (صَنْدَلَا

(وہ) مَوَدَّةَ (بَيْنِكُمْ ع ٣) جو (تاء کے) رفع والا ہے حَقٌّ رُوَاتِهِ (والے مکی بصری کسائی کیلئے) اپنے راویوں کا حق ہے، اور تو اس (مَوَدَّةَ کی تاء) کو تنوین دے، اور اسکے بعد نصب دے، تو بَيْنَكُمْ (کے نون) کو، عَمَّ صَنْدَلَا (والے مدنی شامی شعبہ کیلئے) یہ (تنوین اور نصب میں سے ہر ایک) عام ہوگیا ہے صندل (کی خوشبو) کے اعتبار سے۔

خلاصہ: [١] مکی بصری کسائی کے لئے مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ تاء کے رفع، ترکِ تنوین اور نون کے جر سے۔ [٢] حفص حمزہ کے لئے مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ تاء کے نصب بلا تنوین اور نون کے جر سے۔ [٣] مدنی شامی شعبہ کیلئے مَوَدَّةً بَيْنَكُمْ تاء کے نصب اور تنوین اور نون کے نصب سے۔

وَيَدْعُوْنَ (نَـ)جْمٌ (حَـ)افِظٌ وَمُوَحِّدٌ ٩٥٤ هُنَا ايَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ (صُحْبَةٌ) (دَ)لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور (مَا) یَدْعُوْنَ (مِنْ دُوْنِہٖ ع ۴) جو ہے (اطلاقی یاء غیب میں قراءۃ کی) نَجْمٌ حَافِظٌ (والے عاصم بصری کیلئے) حفاظت کرنے والا ستارہ (عالم) ہے، (پس ان کیلئے یَدْعُوْنَ یاء غیب سے اور باقی کیلئے تَدْعُوْنَ تاء خطاب سے)۔ اور واحد (کے صیغہ) سے پڑھنے والا ہے یہاں (ع ۵ میں) اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّہٖ کو صُحْبَةٌ دَلَا (والے شعبہ حمزہ کسائی مکی کیلئے ایسا) گروہ جس نے (اپنا) ڈول بھر کر نکالا ہے، (پس ان کیلئے اٰیَةٌ ہے توحید کے صیغہ سے اور باقی کیلئے اٰیٰتٌ ہے جمع کا صیغہ ہونے کی بناء پر اثبات الف سے۔ ھُنَا تاکید کیلئے اور مِنْ رَّبِّہٖ احتراز کیلئے ہے جس سے اٰیٰتٌ، بَیِّنٰتٌ اور اِنَّمَا الْاٰیٰتُ وغیرہ نکل گئے، ان سب میں سب کیلئے جمع کا صیغہ ہے)۔

وَفِیْ وَنَقُوْلُ الْیَاءُ (حِصْنٌ) وَّیُرْجَعُوْ ٩٥٥ نَ (صَفْوٌ وَّحَرْفُ الرُّوْمِ (صَافِیْہِ (حُلِّلَا

اور وَنَقُوْلُ (ذُوْقُوْا ع ٦) میں یاء حِصْنٌ (والے مدنی کوفیین کیلئے) قلعہ (کی طرح قوی اور محفوظ) ہے، (اور باقی کیلئے وَنَقُوْلُ نون سے ہے)۔ اور (اِلَیْنَا) یُرْجَعُوْنَ (عنکبوت ع ٦ اطلاقی یاء غیب کے ساتھ) صَفْوٌ (والے شعبہ کیلئے) صفائی والا ہے۔ اور روم (ع ٢) کا لفظ (اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ اطلاقی یاء غیب والا ہے) صَافِیْہِ حُلِّلَا (والے شعبہ بصری کیلئے)، اسکا صافی (یعنی خود یہ لفظ) نازل (اور جائز) کیا گیا ہے، (پس ١ شعبہ کیلئے عنکبوت ع ٦ و روم ع ٢ دونوں میں یُرْجَعُوْنَ ہے یاء سے۔ ٢ بصری کیلئے عنکبوت میں تاء اور روم میں یاء ہے۔ ٣ باقی کیلئے دونوں میں تاء ہے۔

وَذَاتُ ثَلٰثٍ سُکِّنَتْ بَا نُبَوِّئَنْ ٩٥٦ نَ مَعْ خِفِّہٖ وَالْھَمْزُ بِالْیَاءِ (شَمْلَلَا

اور لَنُبَوِّئَنَّھُمْ (ع ٦) کی باء، ذَاتُ ثَلٰثٍ: (ایسی) تین (نقطوں) والی (ثاء) ہے، سُکِّنَتْ جو ساکن کی گئی ہے، مَعْ خِفِّہٖ: اس حال میں کہ یہ (لفظ) اپنی (یعنی اپنے واؤ کی) تخفیف کے ساتھ ہے، اور اس حال میں کہ (اس کا) ہمزہ جو ہے اس نے بِالْیَاءِ: یاء سے (بدل جانے میں) شَمْلَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) جلدی کی ہے، (پس ان کیلئے لَنُثْوِیَنَّھُمْ ہے، باء کی جگہ ثاء ساکن، واؤ کی تخفیف اور ہمزہ کی جگہ یاء سے، اور باقی کیلئے لَنُبَوِّئَنَّھُمْ ہے مثل حفص کے۔

وَاِسْکَانُ وَلْ فَاکْسِرْ (کَمَا (حَجَّ (جَا (نَھْدٰی ٩٥٧ وَرَبِّیْ عِبَادِیْ اَرْضِیَ الْیَا بِھَا انْجَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلْيَتَمَتَّعُوْا (ع ۷ کے لام) کے اسکان کو تو کسرہ سے بدل دے (اور وَلِيَتَمَتَّعُوْا پڑھ) كَمَا حَجَّ جَا نَدًى (والے شامی بصری ورش عاصم کیلئے)، جیسے یہ (کسرہ حجت میں) غالب ہوگیا ہے (اسی طرح سخاوت کی تری والا (رونق دار) ہوکر آیا ہے، (باقی کیلئے وَلْيَتَمَتَّعُوْا ہے لام کے سکون سے)۔ اور (۱ اِلٰی) رَبِّی (اِنَّهٗ ع ۳ اور ۲) يٰعِبَادِیَ (الَّذِيْنَ ع ٦ اور ۳) اَرْضِیَ (وَاسِعَةٌ ع ٦) جو ہیں، ان (تینوں) میں (اضافت کی) یاء ظاہر ہوگئی ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ اِلٰی سُوْرَةِ السَّبَأِ

وَعَاقِبَةُ الثَّانِیْ (سَمَا) وَبِنُوْنِهٖ ۹۵۸ يُذِيْقَ (زَ)كَا لِلْعٰلَمِيْنَ اكْسِرُوْا (عُـ)لَا

اور دوسرا (ثُمَّ كَانَ) عَاقِبَةُ (الَّذِيْنَ ع ۱ تاء کے اطلاقی رفع کے ساتھ) سَمَا (والے مدنی مکی بصری کیلئے) بلند ہوگیا ہے، (پس ۱ باقی کیلئے عَاقِبَةَ ہے نصب سے ۲ اور جو كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ ع ۱ و ع ۵ میں پہلا اور تیسرا ہے، اس میں سب کیلئے رفع ہے، ان دو موقعوں میں عَاقِبَةُ سے پہلے كَيْفَ كَانَ ہے اور دوسرے موقع میں ثُمَّ كَانَ ہے، اور رفع نصب کا اختلاف اسی دوسرے میں ہے)۔ اور لِنُذِيْقَهُمْ (بَعْضَ ع ۵) اپنے نون کے ساتھ ہوکر زَكَا (والے قنبل کیلئے) پاک ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے لِيُذِيْقَهُمْ ہے یاء سے)۔ لِلْعٰلَمِيْنَ (ع ۳ کے لام) کو (ایسا) کسرہ دو عُلَا (والے حفص کیلئے) جو بلندی والا ہے، (پس حفص کیلئے لِلْعٰلِمِيْنَ لام کے کسرہ سے اور باقی کیلئے لام کے فتحہ سے لِلْعٰلَمِيْنَ ہے۔

لِتُرْبُوْا خِطَابٌ ضُمَّ وَالْوَاوُ سَاكِنٌ ۹۵۹ (اَ)تٰی وَاجْمَعُوْا اٰثٰرِ (كَـ)ـهُمْ (شَـ)ـرَفًا (عُـ)ـلَا

لِتُرْبُوْا (ع ۴ اسی طرح ایسے) خطاب (کے حرف تاء) والا ہے جو ضمہ دیا گیا ہے، اور (اس میں ان کے لئے) واؤ (بھی) ساکن ہے، (پس یہ جمع کا صیغہ ہے، اَتٰی (والے نافع کیلئے) یہ (خطاب ان سے سند کے ذریعہ) آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، (پس باقی کیلئے لِيَرْبُوَا واحد مذکر غائب سے، یاء اور واؤ دونوں کے فتحہ سے)۔ اور تم جمع (کے صیغہ) سے پڑھو (اِلٰى) اٰثٰرِ (ع ۵) کو، (اسی طرح) کَمْ شَرَفًا عَلَا (والے شامی حمزہ کسائی حفص کیلئے) بہت شرافتیں جو ہیں (ان میں) یہ (جمع) اونچی جگہ پر بلند ہوگئی ہے (یعنی بلند مرتبہ والی ہے، پس ان کیلئے اِلٰى اٰثٰرِ ہے جمع سے اور باقی کیلئے اِلٰى اَثَرِ ہے واحد سے، اور یہ اثر جنس کے معنیٰ میں ہے)۔

وَيَنْفَعُ كُوفِيٌّ وَّفِي الطَّوْلِ (حِصْنُهُ ٩٦٠ وَرَحْمَةً اِرْفَعْ (فَـا‌ئِزًا وَّمُحَصِّلَا

اور (لَا) يَنْفَعُ (الَّذِيْنَ روم ع ٦ اطلاقی یاء تذکیر سے) کوفی (کی قراءۃ) ہے اور طول (مؤمن ع ٦ کے لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ) میں حِصْنُهُ (والے مدنی کوفی کیلئے) اس (یاء تذکیر کی حفاظت) کا قلعہ ہے، (پس [١] کوفیین کیلئے روم ومؤمن دونوں میں یاء تذکیر [٢] مکی بصری شامی کے لئے دونوں میں تاء تانیث [٣] مدنی کیلئے روم میں تاء اور مؤمن میں یاء ہے)۔ اور وَرَحْمَةٌ (لِّلْمُحْسِنِيْنَ لقمان ع ا کی تاء) کو تو رفع دے فَا‌ئِزًا (والے حمزہ کیلئے) اس حال میں کہ تو (مقاصد میں) کامیاب اور (قراءات کا) حاصل کرنے والا ہے، (پس باقی کے لئے وَرَحْمَةً ہے نصب سے)۔

وَيَتَّخِذَ الْمَرْفُوْعُ غَيْرُ (صِحَابِهِمْ ٩٦١ تُصَعِّرْ بِمَدٍّ خَفَّ (اِ)ذْ (شَـرْعُـهُ (حَـلَا

اور (وہ وَ) يَتَّخِذُ (هَا) جو (ذال) کے رفع والا ہے، ان (قراء) میں کے صِحَابٌ (والے حفص حمزہ کسائی) کے سوا (کی قراءۃ) ہے، (پس صحاب کیلئے ذال کا نصب ہے۔ وَلَا) تُصَعِّرْ (ع ٢ صاد کے بعد الف) مدہ کیساتھ ہے، (نیز) یہ (یعنی اسکا عین) بلا تشدید (بھی) ہوگیا ہے، اِذْ شَرْعُهُ حَلَا (والے نافع حمزہ کسائی بصری کیلئے یہ مد وتخفیف کا مجموع) اس لئے (ہے) کہ اسکا مشروع ہونا شیریں ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے وَلَا تُصَاعِرْ ہے، الف اور تخفیف سے اور باقی کیلئے وَلَا تُصَعِّرْ ہے قصر اور تشدید سے۔

وَفِي نِعْمَةً حَرِّكْ وَذَكِّرْ هَاؤُهَا ٩٦٢ وَضُمَّ وَلَا تَنْوِيْنَ (عَـ)نْ (حُـسْنِ (ا)عْتَلَا

اور (عَلَيْكُمْ) نِعْمَةً (لقمان ع ٣ میں) تو (عین کو فتحہ کی) حرکت دے، اور مذکر (کی ضمیر بھی) بنا دی گئی ہے اسکی هاء (تانیث، یعنی تاء تانیث مذکر کی هاء ضمیر بنا دی گئی ہے)، اور (اس هاء ضمیر کو) ضمہ (بھی) دے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال میں کہ (اس میں) تنوین (بھی) نہیں ہے، عَنْ حُسْنٍ اِعْتَلَا (والے حفص بصری مدنی کیلئے یہ چاروں قیدوں کا مجموع) خوبی والے (اماموں) سے (منقول ہوکر) بلند ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے نِعَمَهٗ ھار ضمیر سے اور باقی کیلئے نِعْمَةً تار تانیث ہے، اوراس کی چاروں ضدیں طلباء خود نکالیں)۔

سِوَی ابْنِ الْعَلَا وَالْبَحْرُ اُخْفِیْ سُکُوْنُهٗ ۹۶۳ (فَـ)ـشَا خَلْقَهٗ التَّحْرِیْكُ (حِـ)ـصْنٌ تَطَوَّلَا

وَالْبَحْرُ (لقمان ع ۳ رار کے اطلاقی رفع کے ساتھ) علار کے بیٹے (بصری) کے سوا (باقی چھ کی قرارۃ) ہے (پس بصری کیلئے وَالْبَحْرَ نصب سے اور باقی کیلئے رفع سے ہے)۔ (اور مَا) اُخْفِیْ (الٓمٓ سجدہ ع ۲) جو ہے اس (کی یار) کا سکون فَشَا (والے حمزہ کیلئے) مشہور ہوگیا ہے، (پس اوروں کیلئے مَا اُخْفِیَ ہے، یار پر فتحہ کی حرکت سے۔ اور کُلَّ شَیْءٍ) خَلْقَهٗ (سجدہ ع ۱) جو ہے (اس کے لام کو فتحہ کی) حرکت دینا (اور خَلَقَهٗ پڑھنا) حِصْنٌ (والے مدنی کوفی کیلئے) ایسا قلعہ ہے جو دراز ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے خَلْقَهٗ ہے لام کے سکون سے)۔

لِمَا صَبَرُوْا فَاکْسِرْ وَخَفِّفْ (شَـ)ـذًا وَّقُلْ ۹۶۴ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اثْنَانِ عَنْ وَّلَدِ الْعَلَا

لِمَا صَبَرُوْا (سورہ سجدہ ع ۳ کے لام) کو (اسی طرح) کسرہ دے، اور (اسکے میم کو) بلا تشدید پڑھ شَذًا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ) خوشبو والا ہے، (پس ان کیلئے لِمَا صَبَرُوْا لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے، باقی کے لئے لَمَّا صَبَرُوْا فتحہ اور تشدید سے)۔ اور تو کہہ دے کہ بِمَا یَعْمَلُوْنَ (احزاب ع ۱ وع ۲) جو دو ہیں، (ان کی اطلاقی یار غیب) علار کے بیٹے (ابو عمرو) سے ہے، (باقی کیلئے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ہے تار خطاب سے)۔

وَبِالْهَمْزِ کُلُّ الّٰیْٓءِ وَالْیَاءُ بَعْدَهٗ ۹۶۵ (ذَ)کَا وَبِیَاءٍ سَاکِنٍ (حَـ)ـجَّ (هُـ)ـمَّلَا

اَلّٰٓیْءِ (احزاب ع ۱ مجادلہ ع ۱ اور طلاق ع ۱ میں دو جگہ) کے تمام (الفاظ)، بِالْهَمْزِ: (تحقیق والے) ہمزہ کے ساتھ ہیں، وَالْیَاءُ: اور (اس) یار (ساکنہ) کیساتھ ہیں جو اس (ہمزہ) کے بعد ہے، ذَکَا (والے شامی کوفیین کیلئے) یہ (اَلّٰٓیْءِ اس قرارۃ پر بھی) روشن ہوگیا ہے، اور یہ (لفظ ہمزہ کے بجائے صرف) یار ساکنہ کے ساتھ (اَلّٰیْ ہوکر) حَجَّ هُمَّلَا (والے بصری بزی کیلئے) غالب ہوگیا ہے، متروک لوگوں پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَكَالْيَاءِ مَكْسُورًا لِوَرْشٍ وَّعَنْهُمَا ٩٦٦ وَقِفْ مُسْكِنًا وَّالْهَمْزُ (زَ)اكِيهِ (بُـ)جِـلَا

اور (یہ ہمزہ) یاء کی طرح (یعنی تسہیل والا) ہے، اس حال میں کہ وہ (یاء) کسرہ دی گئی ہے ورش کیلئے، اور ان دونوں (بزی بصری) سے، (پس ورش کیلئے صرف تسہیل اور بزی بصری کیلئے ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال اور تسہیل دو وجوہ ہیں، یہ حکم وصل میں ہے، اور جب اضطراری یا اختیاری وقف کرنا ہو تو تینوں ہی کیلئے اس کلمہ کو ہمزہ کے بجائے فقط یاء) ساکن سے پڑھنے والا بن کر وقف کر۔ اور (اس کلمہ میں یاء کے بغیر تحقیق والا) ہمزہ جو ہے زَاكِيهِ بُجِلَا (والے قنبل قالون کیلئے) اس (ہمزہ) کا (شبہات کی کدورتوں سے) پاک کرنے والا عزت دار بنایا گیا ہے۔

خلاصہ: [۱] شامی عاصم کسائی کیلئے وصل و وقف دونوں میں الّٰئِی الف کے بعد تحقیق والے ہمزہ پھر یاء ساکنہ سے۔ [۲] حمزہ کیلئے وصلاً انہیں تینوں کی طرح ہے، اور وقفاً ہمزہ کی تسہیل ہے مد وقصر دونوں کے ساتھ اور ہمزہ مسہلہ کے بعد یاء ساکنہ بھی ہے۔ [۳] قالون قنبل کیلئے وصلاً الّٰئِی تحقیق والے ہمزہ سے یاء کے بغیر اور وقفاً الّٰئی تحقیق والے ہمزہ ساکنہ سے۔ [۴] ورش کیلئے وصلاً الّٰئِی تسہیل والے ہمزہ سے یاء کے بغیر مد وقصر کیساتھ، اور وقفاً الّٰئی ہمزہ کے بجائے یاء ساکنہ سے۔ [۵] بزی بصری کیلئے وصلاً دو وجوہ ہیں:۔ (۱) الّٰئی یاء ساکنہ سے ابدال۔ (۲) تسہیل مد وقصر کیساتھ، پس تسہیل کیساتھ دو وجوہ ہوں گی اور وقفاً صرف الّٰئی ہمزہ کے بجائے یاء ساکنہ سے۔

وَتَظَّهَّرُوْنَ اضْمُمْهُ وَاكْسِرْ لِعَاصِمٍ ٩٦٧ وَفِي الْهَاءِ خَفِّفْ وَامْدُدِ الظَّاءَ (ذُ)بَّلَا

اور تَظَّهَّرُوْنَ جو ہے تو اس (کی تاء) کو ضمہ دے اور (ھاء کو) کسرہ دے عاصم کے لئے، اور (اس کی) ھاء میں تخفیف (واقع) کر، اور (اسکی) ظاء کو (الف) مدہ کی زیادتی سے پڑھ ذُبَّلَا (والے شامی کوفیین کیلئے)، اس حال میں کہ تو تیزوں والا ہے۔

وَخَفَّفَهُ (ثَـ)بْتٌ وَّفِي قَدْ سَمِعْ كَمَا ٩٦٨ هُنَا وَهُنَاكَ الظَّاءُ خُفِّفَ (نَـ)وْفَلَا

اور اس (ظاء) کو تخفیف سے پڑھا ہے ثَبْتٌ (والے کوفیین کیلئے) مضبوط (قاری) نے، (پس [۱] کوفیین کیلئے ظاء وھاء دونوں کی تخفیف [۲] شامی کیلئے ھاء کی تخفیف اور ظاء کی تشدید [۳] مدنی مکی بصری کیلئے ظاء وھاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں کی تشدید ضد سے نکل آئی)۔ اور قَدْ سَمِعَ (اللّٰہُ مجادلہ ع ۱ کے یَظّٰھَرُوْنَ) میں (بھی قیود کا بیان اسی طرح ہے) جس طرح یہاں (احزاب میں) ہے، اور وہاں (مجادلہ ع ۱ میں) ظاء تخفیف سے پڑھی گئی ہے نَوْفَلاَ (والے عاصم کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (ظاء) بہت سخاوت والی ہے۔

خلاصہ: احزاب: [۱] نافع مکی بصری کیلئے تَظَّھَّرُوْنَ اور ان کی قراءۃ چاروں قیود کی ضد سے نکلی ہے۔ [۲] شامی کیلئے ناظم کے تلفظ کی طرح تَظّٰھَرُوْنَ۔ [۳] عاصم کیلئے تُظٰھِرُوْنَ، اور یہ چاروں قیود بیان سے نکلی ہیں۔ [۴] حمزہ کسائی کیلئے تَظٰھَرُوْنَ۔ مجادلہ: [۱] مدنی مکی بصری کیلئے مجادلہ کے دونوں کلموں میں یَظَّھَّرُوْنَ احزاب والے کی طرح، لیکن ان دونوں میں یاء سے ہے۔ [۲] شامی حمزہ کسائی کیلئے یَظّٰھَرُوْنَ اسی طرح جس طرح احزاب والے شامی کیلئے درج ہوا، لیکن ان دونوں میں یاء سے ہے۔ [۳] عاصم کیلئے یُظٰھِرُوْنَ احزاب والے کی طرح، لیکن یہاں یاء سے ہے۔

وَ(حَقٌّ)(صِحَابٍ) قَصْرُ وَصْلِ الظُّنُوْنَ وَالرْ ۹۶۹ رَسُوْلَ السَّبِيْلاَ وَهْوَ فِي الْوَقْفِ (فِـ)ـي (حُـ)ـلاَ

اور (بِاللّٰہِ) الظُّنُوْنَا (احزاب ع ۲) اور (وَاَطَعْنَا) الرَّسُوْلاَ (اور فَاَضَلُّوْنَا) السَّبِيْلاَ (احزاب ع ۸) کے وصل کا قصر (یعنی تینوں کا الف کے حذف سے پڑھنا) حَقٌّ صِحَابٍ (والے مکی بصری حفص حمزہ کسائی کیلئے ان کے) اصحاب (یعنی ناقلین) کا حق ہے۔ اور (ان تینوں میں) یہ (الف کا حذف) وقف میں (بھی) ہے فِيْ حُلاَ (والے حمزہ بصری کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (قصر) زیوروں میں ہے۔

خلاصہ: [۱] بصری حمزہ کیلئے وصل و وقف دونوں میں الف کا حذف ہے یعنی اَلظُّنُوْنَ، اَلرَّسُوْلَ، اَلسَّبِيْلَ کیونکہ ان کا ذکر وقف و وصل دونوں کے قصر میں آیا ہے۔ [۲] مدنی شامی شعبہ کیلئے دونوں حالتوں میں الف سے کیونکہ ان کا ذکر نہ وصل میں آیا ہے اور نہ وقف میں، پس ضد سے دونوں حالتوں کا الف نکل آیا۔ [۳] مکی حفص کسائی کیلئے وصلاً حذف ہے جو ذکر سے نکلا ہے، اور وقفاً الف ہے جو ضد سے معلوم ہوا۔

مُقَامَ لِحَفْصٍ ضُمَّ وَالثَّانِ (عَمَّ) فِي الدْ ۹۷۰ دُخَانِ وَاٰتَوْهَا عَلَى الْمَدِّ (ذُ)و (حُـ)ـلاَ

(اور لَا) مُقَامَ (احزاب ع ۲ کا پہلا میم) حفص کیلئے ضمہ دیا گیا ہے، (پس باقی کیلئے فتحہ ہے۔ اور دوسرا (فِيْ مُقَامٍ) دخان (ع ۳) میں (پہلے میم کے ضمہ کیساتھ ہے)، عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) یہ (ضمہ و فتحہ کا اختلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں موقعوں میں) عام ہوگیا ہے، (پس اوروں کیلئے میم کا فتحہ ہے۔ رہا دخان ع ۱ کا پہلا وَمَقَامٍ؟ سو اس میں سب کیلئے فتحہ ہے)۔ اور لَاٰتَوْهَا (اسی طرح ہمزہ کے بعد اس) الف مدہ پر ہے ذُوْحلًا (والے شامی کوفی بصری کیلئے) جو شیریں ہوگیا ہے، (اس ترجمہ پر ذُوْ بنی طے کے لغت کے موافق اَلَّذِیْ کے معنیٰ میں ہے، پس مدنی مکی کیلئے لَاَتَوْهَا ہے الف کے حذف سے)۔

وَفِی الْكُلِّ ضَمُّ الْكَسْرِ فِیْ اِسْوَةٌ (نَـ)ـدٰی ۹۷۱ وَقَصْرُ (كِـ)ـفَا (حَـ)ـقٍّ يُّضَعَفْ مُثَقَّلَا

اورسب (تینوں کلمات) میں (یعنی) اُسْوَةٌ (احزاب ع ۳ میں ایک وممتحنہ ع ۱) میں (دو جگہ ہمزہ کے) کسرہ کے بجائے ضمہ ہے نَدٰی (والے عاصم کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (ضمہ) تری (اور عطار) والا ہے، (پس باقی کیلئے ہمزہ کا کسرہ ہے)۔ اور يُضٰعَفْ (احزاب ع ۴ اپنے عین کی) تشدید والا ہونے کی حالت میں الف کے حذف سے (پڑھا ہوا) ہے، كِفَا حَقٍّ (والے شامی مکی بصری کیلئے) حق کی برابری ہے، (پس ان کے لئے يُضَعَّفْ ہے الف کے حذف اور تشدید سے)۔

(وَ)بِالْيَا وَفَتْحِ الْعَيْنِ رَفْعُ الْعَذَابُ (حِـ)ـصْـ ۹۷۲ ـنُ (حُـ)ـسْنٍ وَّيَعْمَلْ نُّؤْتِ بِالْيَاءِ (شَـ)ـمَلَّلَا

اور (یہ يُضٰعَفْ نون کے بجائے) یاء کے ساتھ اور عین کے فتحہ، (اور) اَلْعَذَابُ (کی باء) رفع کے ساتھ ہے حِصْنُ حُسْنٍ (والے مدنی کوفی بصری کیلئے یہ يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ان قیود کے ساتھ) حسن کا قلعہ ہے۔ وَيَعْمَلْ (صَالِحًا ع ۴) نے (اطلاقی یاء تذکیر کے ساتھ، اور) نُؤْتِهَا (احزاب ع ۴) نے (نون کے بجائے) یاء کے ساتھ شَمَلَّلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) جلدی کی ہے۔

خلاصہ: اول: [۱] مدنی عاصم حمزہ کسائی کیلئے يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ہے یاء سے اور ضاد کے بعد الف اور عین کے فتحہ وتخفیف اور باء کے رفع سے۔ ان میں سے الف وتخفیف ضد سے اور باقی تین قیود ذکر سے نکلی ہیں۔ [۲] بصری کیلئے يُضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ یاء سے اور الف کا حذف، عین کی تشدید اور باء کے رفع سے اسکی پانچوں قیود بیان سے نکلی ہیں۔ [۳] مکی شامی کیلئے نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ نون سے اور الف کے حذف وعین کی تشدید وکسرہ اور باء کے نصب سے۔ اس میں الف کا حذف وتشدید بیان سے اور باقی قیود ضد سے نکلی ہیں۔ **ثانی:** [۱] حمزہ کسائی کیلئے وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّؤْتِهَا ہے دونوں یاء کیساتھ، پھر صَالِحًا کی تنوین کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یار میں ادغام خلف کیلئے بلا غنہ ہوگا۔ باقی کیلئے وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا ہے، تار اور نون سے۔

توضیح: یَعْمَلْ کی یار تذکیر اطلاق سے، اور یُؤْتِهَا کی یار بِالْیَاءِ بیان سے نکلی ہے۔ اس بیان کی روشنی میں یَعْمَلْ میں دوسروں کیلئے یار تذکیر کی ضد سے تار تانیث نکلے گی۔ اور نُؤْتِهَا میں دوسروں کیلئے بِالْیَاءِ کی ضد سے نون نکلے گا، اور اگر دونوں میں یار تذکیر بِالْیَاءِ سے نکالیں تو اسکی ضد سے دونوں میں دوسروں کیلئے نون نکلے گا یعنی نَعْمَلْ، جو کسی طرح بھی درست نہیں۔

وَقِرْنَ افْتَحِ (ا)ذْ (نَ)صُّوْا يَكُوْنَ (لَ)هُ (ثَ)رًى ۹۷۳ يَحِلُّ سِوَى الْبَصْرِيْ وَخَاتَمَ (وُ)كِّلَا

اور قِرْنَ (ع ۴ کے قاف) کو تو فتحہ دے اِذْ نَصُّوْا (والے نافع عاصم کیلئے)، اس لئے کہ ان (ناقلین) نے (اس فتحہ کی) تصریح کی ہے، (پس ان کیلئے وَقَرْنَ اور باقی کیلئے وَقِرْنَ کسرہ سے۔ (اور اَمْرًا اَنْ) يَّكُوْنَ (ع ۵) جو ہے، لَهُ ثَرًى (والے ہشام کوفیین کے واسطے) اس (کی اطلاقی یار تذکیر) کیلئے ترمٹی ہے، (پس باقی کیلئے اَنْ تَكُوْنَ ہے تار تانیث سے۔ اور لَا) يَحِلُّ (لَكَ ع ٦ کی اطلاقی یار تذکیر بصری کے سوا (سب کی قرارۃ) ہے (پس بصری کیلئے لَا تَحِلُّ ہے تار تانیث سے۔ اور) وَخَاتَمَ (النَّبِيّٖنَ ع ۵)، بِفَتْحٍ: (تار کے ایسے) فتحہ کے ساتھ، وُكِّلَا: مقرر کیا گیا ہے نَمَا (والے عاصم کیلئے) جو بلند ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے خَاتِمَ تار کے کسرہ سے ہے۔

تعلیل: [۱] وَقِرْنَ میں قاف کے فتحہ اور کسرہ دونوں کی دو وجوہ ہیں۔ فتحہ کی دو وجوہ یہ ہیں:۔ ① یہ قَرَّ يَقَرُّ سے ہے، عَزَّ يَعَزُّ کی طرح اور باب سَمِعَ ہے۔ قَرْنَ کی اصل اِقْرَرْنَ تھی مثلین کی ثقالت کو دور کرنے کیلئے پہلی رار کا فتحہ قاف کو دیا اور رار کو حذف کر دیا، اور ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہنے کے سبب حذف ہوگیا پس اس تعلیل پر قَرْنَ کا وزن فَلْنَ ہے کہ عین کلمہ حذف ہوگیا ہے۔ ② زمخشری کے قول پر قَرْنَ قَارَ يَقَارُ سے ہے، باب سَمِعَ ہے بمعنیٰ اِجْتَمَعَ۔ جب امر جمع مؤنث حاضر بنایا تو رار کے ساکن ہو جانے کے سبب قَارْنَ ہوگیا اور اجتماعِ ساکنین کے سبب الف حذف ہوگیا۔ اس صورت میں بھی اسکا وزن فَلْنَ ہی ہے، خَفْنَ کی طرح۔ [۲] اور کسرہ کی دو وجوہ یہ ہیں:۔ ① ابو علی کے قول پر "قِرْنَ" قَرَّ يَقِرُّ سے عَزَّ يَعِزُّ کی طرح باب ضَرَبَ سے ہے۔ امر جمع مؤنث حاضر کی اصل اِقْرِرْنَ تھی، پھر اِقْرَرْنَ والی تعلیل ہوئی اور قِرْنَ ہوگیا، فِلْنَ کے وزن پر۔ ② "قِرْنَ" وَقَرَ يَقِرُ وَقَارًا سے ہے، جو ثابت ہونے کے معنیٰ میں ہے۔ اور مضارع کی اصل يَوْقِرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی، پھر واؤ علامت مضارع یاء اور لازمی کسرہ کے درمیان واقع ہونے کے سبب حذف ہوگیا، اور پورے مضارع کا حکم یکساں کرنے کیلئے تاء، ہمزہ، نون والے صیغوں سے بھی واؤ کو حذف کر دیا، اور جب اس سے امر بنایا تو قِرْ ہوا عِدْ کی طرح، اور امر جمع مؤنث حاضر قِرْنَ ہوا عِدْنَ کی طرح اور اس تقدیر پر اسکا وزن عِلْنَ ہے۔ اور معنیٰ اس کے بھی وہی ہیں جو قَرَّ یَقِرُّ والے امر کے تھے۔ ثَرًى: تنوین اور یاء سے نَصَرَ اور سَمِعَ دونوں کا مصدر ہے اور فرق یہ ہے کہ نَصَرَ سے ہو تو اسکے معنیٰ ہیں مال و دولت کا بہت زیادہ ہونا، اور سَمِعَ سے ہو تو اس کے معنیٰ ہیں مٹی کا تر ہونا نیز خشک ہوکر نرم ہو جانا۔

بِفَتْحٍ (نَّـمَا سَادٰتِنَا اجْمَعْ بِكَسْرِهِ ٩٧٤ (كَـفٰى وَكَثِيْرًا نُّقْطَةٌ تَحْتُ (نُـهِّـلَا

(بِفَتْحٍ نَّـمَا کا تعلق ما قبل سے ہے)۔ سَادٰتِنَا (ع ۸) کو (اسی طرح دال کے بعد الف کے اور) اس (کی تاء) کے کسرہ کے ذریعہ جمع (کا صیغہ) بنا دے (اور یہ جمع الجمع ہے)، كَفٰى (والے شامی کیلئے) یہ (جمع اور کسرہ کی قید اس قراءۃ کیلئے) کافی ہوگئی ہے، (پس شامی کیلئے سَادٰتِنَا ہے دال کے بعد الف اور تاء کے کسرہ سے اور باقی کیلئے سَادَتَنَا الف کے حذف اور تاء کے فتحہ سے، اور یہ سَيِّدٌ کی جمع تکسیر ہے)۔ اور (لَعْنًا) كَثِيْرًا (ع ۸ کا دوسرا حرف ایسے ایک) نقطہ والا ہے جو (اسکے) نیچے ہے، نُـهِّـلَا (والے عاصم کیلئے) یہ (وجہ) غنیمت (کا حصہ) دی گئی ہے، (پس عاصم کیلئے لَعْنًا كَبِيْرًا ہے باء سے اور باقی کیلئے لَعْنًا كَثِيْرًا ہے ثاء سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ سَبَا وَفَاطِرِ

وَعٰلِمِ قُلْ عَلّٰمِ (شَـ)ـاعَ وَرَفْعُ خَفْـ ۹۷۵ ـضِهِ (عَمَّ) مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٍ مَّعًا وِّلَا

وَقُلْ عٰلِمِ اور تو کہہ دے کہ عٰلِمِ (الْغَیْبِ) جو ہے (اس کی جگہ میں) عَلّٰمِ ہے، (لام) کی تشدید اور الف کی تاخیر سے)، شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے) یہ (عَلّٰمِ انہیں دو قیود کے ساتھ) مشہور ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے عٰلِمِ ہے حفص کی طرح، اور یہ دونوں قراءتیں باب استغناء سے نکلی ہیں۔ اور اس (عٰلِمِ کے میم) کے جر کے بجائے رفع (عَمَّ والے مدنی شامی کیلئے) عام ہوگیا ہے، (پس ۱ حمزہ کسائی کیلئے عَلّٰمِ الْغَیْبِ میم کے جر سے۔ ۲ مدنی شامی کے لئے عٰلِمُ الْغَیْبِ میم کے رفع سے۔ ۳ باقی کیلئے عٰلِمِ الْغَیْبِ میم کے جر سے۔ اور وہ) مِنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ (سبا ع او جاثیہ ع ۱) جو دو جگہ ہے، (اپنی قید میں نقل کی) پیروی والا ہے۔ (اس کا اعراب آئندہ شعر میں آرہا ہے)۔

عَلٰی رَفْعِ خَفْضِ الْمِیْمِ (دَ)لَّ (عَـ)ـلِیْمُهٗ ۹۷۶ وَنَخْسِفْ نَشَأْ نُسْقِطْ بِهَا الْیَاءُ (شُـ)ـمِّلَا

(دونوں سورتوں میں اس کے) میم کے جر کے بجائے رفع (کے جائز ہونے) پر دَلَّ عَلِیْمُهٗ (والے مکی حفص کیلئے) رہنمائی کی ہے اس (کے رفع) کے عالم نے، (پس ان کیلئے دونوں جگہ اَلِیْمٌ ہے رفع سے اور باقی کیلئے دونوں میں اَلِیْمٍ ہے جر سے۔ اور نَخْسِفْ (اور اِنْ) نَّشَأْ (اور) نُسْقِطْ جو ہیں، ان (تینوں) میں (نون کے بجائے) یاء (بھی شُمِّلَا والے حمزہ کسائی کیلئے) شامل کر دی گئی ہے (کہ نون کی طرح یاء بھی تینوں ہی میں ہے اور باقی کیلئے تینوں میں نون ہے)۔

وَفِی الرِّیْحِ رَفْعٌ (صَـ)ـحَّ مِنْسَاَتَهٗ سُکُوْ ۹۷۷ نُ هَمْزَتِهٖ (مَـ)ـاضٍ وَّاَبْدِلْهُ (اِ)ذْ (حَـ)ـلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور (وَلِسُلَیْمٰنَ) الرِّیْحَ (سباع ۲) میں (حاء کا ایسا) رفع ہے صَحَّ (والے شعبہ کیلئے) جو (ابتداء کی بناء پر) صحیح ہوگیا ہے، (باقی کیلئے نصب ہے، اور وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ انبیاء ع ۶ میں اجماعاً نصب ہے)۔ اور مِنْسَأْتَهٗ جو ہے، اس کے ہمزہ کا سکون (اسی طرح) مَاضٍ (والے ابن ذکوان کیلئے) جاری ہے۔ اور اس (کے ہمزہ) کا (الف سے) ابدال کر اِذْ حَلَا (والے نافع بصری کیلئے)، اس لئے کہ یہ (ابدال وتخفیف کے سبب) شیریں ہوگیا ہے، (پس [۱] ابن ذکوان کیلئے مِنْسَأْتَهٗ ہمزہ کے سکون سے۔ [۲] مدنی بصری کیلئے مِنْسَاتَهٗ ہمزہ کے بجائے الف سے۔ [۳] باقی کیلئے مِنْسَاَتَهٗ ہمزہ اور اسکے فتحہ سے)۔

مَسْکِنِهِمْ سَکِّنْهُ وَاقْصُرْ (عَـ)لٰی (شَـ)ـذًا ۹۷۸ وَفِی الْکَافِ فَافْتَحْ (عَـ)ـالِمًا (فَـ)ـتُبَجَّلَا

مَسْکِنِهِمْ جو ہے تو اس (کے سین) کو ساکن پڑھ، اور (الف کو) حذف کر عَلٰی شَذًا (والے حفص حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ خوشبو پر ہے۔ اور تو (اس کے) کاف میں فتحہ واقع کر عَالِمًا فَتُبَجَّلَا (حفص حمزہ کیلئے قرارۃ کا) عالم ہونے کی حالت میں، تاکہ تو عزت دار بنا دیا جائے، (پس [۱] مدنی مکی بصری شامی ابوبکر کیلئے مَسٰکِنِهِمْ ہے جمع سے۔ اِلَّا مَسٰکِنُهُمْ احقاف ع ۳ میں جمع ہی پر اجماع ہے۔ [۲] حفص حمزہ کیلئے مَسْکَنِهِمْ سین کے سکون اور کاف کے فتحہ سے۔ [۳] کسائی کیلئے مَسْکِنِهِمْ سکون اور کسرہ سے، اور یہ کسرہ فتحہ کی ضد سے نکلا ہے)۔

نُجٰزِیْ بِیَاءٍ وَّافْتَحِ الزَّایَ وَالْکَفُوْ ۹۷۹ رَ رَفْعُ (سَمَا) (کَـ)ـمْ (صَـ)ـابَ اُکْلِ اَضِفْ (حُـ)ـلَا

(اور وَهَلْ) نُجٰزِیْ (سباع ۲ نون کے بجائے) یاء سے ہے، اور تو فتحہ دے (اس کی) زاء کو اور اَلْکَفُوْرَ (ع ۲ کی راء) جو ہے (اس میں ایسا) رفع ہے جو سَمَا کَمْ صَابَ (والے مدنی مکی بصری شامی شعبہ کیلئے) بلند ہوگیا ہے، بہت (مرتبہ) جو ہیں (ان میں) یہ (فعل جزا مجہول ہونے کی شکل میں بھی) نازل ہوا ہے، (پس [۱] ان کیلئے وَهَلْ یُجٰزٰی اِلَّا الْکَفُوْرُ ہے، غائب مجہول ورفع سے۔ [۲] حفص حمزہ کسائی کے لئے نُجٰزِیْٓ اِلَّا الْکَفُوْرَ جمع متکلم معروف اور نصب سے۔ (اور) اُکُلٍ (ع ۲) کو مضاف کر زیوروں والی (اضافت) سے (یعنی تنوین کو حذف کر دیں، پس [۱] بصری کیلئے اُکُلِ خَمْطٍ کاف کے ضمہ سے اور اضافت کے سبب ترکِ تنوین سے۔ [۲] شامی کوفی کیلئے اُکُلٍ خَمْطٍ ضمہ وتنوین سے۔ [۳] مدنی مکی کیلئے اُکْلٍ خَمْطٍ کاف کے سکون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تنوین سے، اور اُكُلٍ میں کاف کے سکون وضمہ کا اختلاف شعر ۵۲۴ میں بیان ہوا ہے)۔

وَ(حَقُّ) (لِـهُوًا) بٰعِدْ بِقَصْرٍ مُّشَدَّدًا ۹۸۰ وَصَدَّقَ لِلْكُوفِيِّ جَاءَ مُثَقَّلَا

اور بٰعِدْ (بَيْنَ ع ۲ الف کے) حذف کے ساتھ (نیز اپنی عین کی رو سے) تشدید والا ہو کر حَقٌّ لِوًا (والے مکی بصری ہشام کیلئے) جھنڈے والے (عالم) کا حق ہے، (پس ان کیلئے بَعِّدْ ہے الف کے حذف اور تشدید سے اور باقی کیلئے بٰعِدْ ہے الف وتخفیف سے۔ اور (وَلَقَدْ) صَدَّقَ (ع ۲ کا دال) کوفی کیلئے) آیا ہے مشدد ہو کر، (پس باقی کیلئے صَدَقَ ہے تخفیف سے اور دال کے ادغام واظہار میں سب اپنے اپنے اصول پر ہیں)۔

وَفُزِّعَ فَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ (كَـ)امِلٌ ۹۸۱ وَمَنْ اَذِنَ اضْمُمْ (حُـ)لْوُ (شَـ)رْعٍ تَسَلْسَلَا

اور (اِذَا) فُزِّعَ (عَنْ ع ۳) جو ہے (اس میں فار کے) ضمہ اور (زار کے) کسرہ (دونوں) کے بجائے فتحہ كَامِلٌ (والے شامی کیلئے) کامل ہے، (پس شامی کیلئے فَزَّعَ فعل معروف اور باقی کیلئے فعل مجہول ہے حفص کی طرح)۔ اور تو لِمَنْ اَذِنَ (لَهُ ع ۳ کے ہمزہ) کو ضمہ دے حُلْوَ شَرْعٍ (والے بصری حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ ایسا) شیریں گھاٹ ہے جو آسان ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے اُذِنَ ضمہ سے اور باقی کیلئے اَذِنَ فتحہ سے ہے۔ ان دونوں کے ملانے سے جو قراءتیں نکلتی ہیں وہ طلبار خود نکالیں)۔

وَفِي الْغُرُفَتِ التَّوْحِيدُ (فَـ)ازَ وَيُهْمَزُ التْـ ۹۸۲ تَنَاوُشُ (حُـ)لْوًا (صُـ)حْبَةً وَّتَوَصَّلَا

اور (وَهُمْ فِي) الْغُرُفٰتِ (ع ۵) میں (اسی طرح) توحید (رار کے سکون سے بھی معنیٰ کی رو سے) فَازَ (والے حمزہ کیلئے) کامیاب ہوگئی ہے، (پس باقی کے لئے توحید کی ضد جمع ہے اَلْغُرُفٰتِ)۔ اور ہمزہ سے بدلا جاتا ہے (لَهُمُ) التَّنَاوُشُ (کا واؤ) حُلْوًا صُحْبَةً (والے بصری شعبہ حمزہ کسائی کیلئے) اس حال میں کہ یہ (لفظ) شیریں ہے (اپنی) صحبت اور (ہم تک) پہنچنے کی رو سے (پس ان کیلئے اَلتَّنَاؤُشُ ہے ہمزہ سے اور باقی کیلئے اَلتَّنَاوُشُ ہے واؤ سے)۔

وَاَجْرِيْ عِبَادِيْ رَبِّيَ الْيَا مُضَافُهَا ۹۸۳ وَقُلْ رَّفْعُ غَيْرُ اللّٰهِ بِالْخَفْضِ (شُـ)كِّلَا

اور وہ [۱] اَجْرِيَ (اِلَّا ع ۶ اور [۲] عِبَادِيَ (الشَّكُوْرُ ع ۲ اور [۳] رَبِّيْ (اِنَّهُ ع ۶) جو یار والے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یہ تینوں) اس (سورۃ) کے مضاف ہیں۔ اور تو کہہ دے کہ (مِنْ خَالِقٍ) غَيْرُ اللّٰهِ (فاطرع ۱) کا رفع جر کے ساتھ شُكِّلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) صورت بنایا گیا ہے، (پس ان دو کیلئے غَيْرِ اللّٰهِ راء کے جر سے اور باقی کیلئے راء کے رفع سے ہے)۔

وَنَجْزِي بِيَاءٍ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ زَايِهِ ۹۸٤ وَكُلَّ بِهِ ارْفَعْ وَهُوَ عَنْ وَلَدِ الْعَلَا

اور (كَذٰلِكَ) نَجْزِي (ع ۴ الیٰ) یاء کے ساتھ ہے، جو (ایسا) ضمہ دی گئی ہے جو اس کی زاء کے فتحہ سمیت ہے، (اور اس زاء کے بعد یاء کے بجائے الف ہے جس سے يُجْزٰى نکل آیا)۔ اور كُلَّ (کے لام) کو، بِهِ: اس (يُجْزٰى) کے ذریعہ تو رفع دے اور یہ (ان چاروں قیود کا مجموع) علاء کے بیٹے (ابو عمرو) سے ہے، (پس ان کیلئے يُجْزٰى كُلُّ ہے فعل غائب مجہول اور رفع سے اور باقی کیلئے نَجْزِي جمع متکلم معروف اور نصب سے)۔

وَفِي السَّيِّئِ الْمَخْفُوضِ هَمْزًا سُكُونُهُ ۹۸۵ (فَـ)ـشَا بَيِّنَتٍ قَصْرُ (حَقٍّ) (فَـ)ـتًى (عَـ)ـلَا

اور (اس وَمَكْرَ) السَّيِّئِ (وَلَا ع ۵) میں جو ہمزہ کے اعتبار سے جر دیا ہوا ہے (یعنی جس کے ہمزہ پر باقی چھ کیلئے کسرہ ہے)، اس (کے ہمزہ) کا سکون ہے، فَشَا (والے حمزہ کیلئے) یہ (سکون لغت کی رو سے) مشہور ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے وصلاً وَمَكْرَا السَّيِّئْ ہے ہمزہ کے سکون سے اور وقفاً حسب قاعدہ ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال ہے یعنی اَلسَّيِّيْ اور باقی کیلئے ہمزہ پر جر ہے حفص کی طرح، اور اَلْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا ع ۵ کے ہمزہ کا رفع اجماعی ہے۔ اور عَلٰى) بَيِّنَتٍ (مِنْهُ ع ۵) جو ہے (اس میں) قصر (الف کا حذف) ہے حَقٍّ فَتًى عَلَا (والے مکی بصری حمزہ حفص کیلئے) جو ان کے حق کا جو (رتبہ میں) بلند ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے بَيِّنَتٍ ہے الف کے حذف سے اور باقی کیلئے بَيِّنٰتٍ ہے اثبات الف سے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ یٰسِیْنَ (عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ)

وَتَنْزِیْلُ نَصْبُ الرَّفْعِ (كَهْفُ (صِحَابِهٖ ٩٨٦ وَخَفِّفْ فَعَزَّزْنَا لِشُعْبَةَ مُحْمِلَا

اور تَنْزِیْلُ (الْعَزِیْزِ ع ۱کے لام کے) رفع کے بجائے نصب كَهْفُ صِحَابِهٖ (والے شامی حفص حمزہ کسائی کیلئے) جائے پناہ ہے اپنے اصحاب کی، (پس ان کیلئے لام کا نصب اور باقی کیلئے رفع ہے)۔ اور تو تخفیف سے پڑھ فَعَزَّزْنَا (ع ۲ کی زار) کو شعبہ کیلئے، اس حال میں کہ تو (ناقلین کی مدد کر کے ان کو نقل پر) آمادہ کرنے والا ہو (پس ان کیلئے فَعَزَزْنَا ہے تخفیف سے اور باقی کیلئے حفص کی طرح ہے تشدید سے)۔

وَمَا عَمِلَتْهُ یَحْذِفُ الْهَاءَ (صُحْبَةٌ) ٩٨٧ وَوَالْقَمَرَ ارْفَعْهُ (سَمَا) وَلَقَدْ حَلَا

(اور) وَمَا عَمِلَتْهُ (ع ۳) جو ہے، حذف کرتے ہیں (اس کی) ھار کو صُحْبَةٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی، اور وَمَا عَمِلَتْ اَیْدِیْهِمْ پڑھتے ہیں۔ (اور مَا کے ساتھ واؤ لانے سے مِمَّا عَمِلَتْ ع ۵ نکل گیا، وہ سب کیلئے ھار کے بغیر ہے کوئی مصاحف کے مطابق اور باقی ھار کیساتھ پڑھتے ہیں دیگر مصاحف کے مطابق)۔ اور وَالْقَمَرَ جو ہے، تو اس (کی رار) کو رفع دے، سَمَا (والے مدنی مکی بصری کے لئے) یہ (رفع) بلند (بھی) ہو گیا ہے اور شیریں (بھی) ہو گیا ہے، (اور باقی کیلئے رار کا نصب ہے)۔ وَالْقَمَرَ کی واؤ احترازی ہے جس سے دوسرے اَلْقَمَرُ نکل گئے)۔

وَخَا یَخِصِّمُوْنَ افْتَحْ (سَمَا) (لُذْ وَاَخْفِ (حُـلْـ ٩٨٨ وَ(بَـهٍ وَّسَكِّنْهُ وَخَفِّفْ (فَـ)تُكْمِلَا

یَخِصِّمُوْنَ کی خار کو تو فتحہ دے، سَمَا لُذْ (والے مدنی مکی بصری ہشام کیلئے) یہ (فتحہ) بلند ہو گیا ہے، تو (اس کے ذریعہ) پناہ لے (کیونکہ اس سے اجتماعِ ساکنین بھی رفع ہو جاتا ہے)، اور (اس میں تخفیف) بھی ہے۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اس فتحہ کو) اختلاس سے پڑھ خُلْوَ بَرٍّ (والے بصری قالون کیلئے)، اس حال میں کہ تو نیکی کرنے والے کی شیرینی (والا) ہے۔ اور تو ساکن کر اس (کی خاء) کو اور (صاد کو)، بلا تشدید پڑھ فَتُکْمِلَا (والے حمزہ کیلئے) تاکہ تو (اس لفظ کی چاروں وجوہ کو) کامل کر دے۔

خلاصہ: ١ قالون بصری کیلئے یَخِصِّمُوْنَ خاء کے فتحہ کے اختلاس اور صاد کی تشدید سے۔ ٢ قالون کیلئے دوسری وجہ میں یَخْصِّمُوْنَ خاء کے سکون اور صاد کی تشدید سے، اور یہ وجہ قالون سے نصًا آئی ہے، گو ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔ ٣ ورش مکی ہشام کیلئے یَخَصِّمُوْنَ خاء کے کامل فتحہ اور صاد کی تشدید سے۔ ٤ حمزہ کیلئے یَخْصِمُوْنَ خاء کے سکون اور صاد کی تخفیف سے، اور یہ دونوں قیدیں بیان سے نکلی ہیں۔ ٥ ابن ذکوان عاصم کسائی کیلئے یَخِصِّمُوْنَ خاء کے کسرہ اور صاد کی تشدید سے، اور یہ دونوں قیدیں ضد سے نکلی ہیں۔

وَسَاكِنُ شُغْلٍ ضَمَّ (ذِ)كْرًا وَّكَسْرُ فِيْ ۹۸۹ ظِلٰلٍ بِضَمٍّ وَّاقْصُرِ اللَّامَ (شُ)لْشُلَا

اور تو (فِیْ) شُغُلٍ کے (غین) ساکن کو ضمہ دے ذِکْرًا (والے شامی کوفی کیلئے)، اس حال میں کہ تو یاد کرنے والا ہو، (پس باقی کیلئے شُغْلٍ ہے سکون سے)۔ اور فِیْ ظِلٰلٍ (کی ظاء) کا کسرہ ضمہ کیساتھ ہے، اور تو (اس کے لام کو بھی الف کے ایسے) حذف سے پڑھ، شُلْشُلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) جو ہلکا ہے، (پس ان کیلئے فِیْ ظُلَلٍ ہے ضمہ اور ترک الف سے اور باقی کیلئے فِیْ ظِلٰلٍ ہے کسرہ اور الف سے۔

وَقُلْ جُبُلًا مَّعْ كَسْرِ ضَمَّيْهِ ثِقْلُهُ ۹۹۰ (اَ)خُوْ (نُ)صْرَةٍ وَّاضْمُمْ وَسَكِّنْ (كَ)هٰذِيْ (حَ)لَا

اور تو کہہ دے کہ جُبُلًا (ع ۴) جو ہے، ثِقْلُهُ: اس (کے لام) کا (وہ) تشدید جو اس (لفظ کے جیم وباء) کے دو ضموں کے بجائے کسرہ کیساتھ ہے، اَخُوْ نُصْرَةٍ (والے نافع عاصم کیلئے قراءات کی) مدد کرنے والا ہے، (پس ان کیلئے جِبِلًّا ہے جیم وباء دونوں کے کسرہ اور لام کی تشدید سے)۔ اور تو ضمہ دے (اسکے جیم کو) اور (باء) کو ساکن کر کَھٰذِیْ حَلَا (والے شامی بصری کیلئے) اس حال میں کہ تو ظفر (پانے) والے کی طرح (کامیاب) ہے۔

خلاصہ: ١ مدنی عاصم کیلئے جِبِلًّا جیم وباء دونوں کے کسرہ اور لام کی تشدید سے، اور یہ دونوں قیدیں بیان سے نکلی ہیں۔ ٢ بصری شامی کیلئے جُبْلًا جیم کے ضمہ اور باء کے سکون اور لام کی تخفیف سے، پہلی دو قیدیں بیان سے اور تیسری ثِقْلُهُ کی ضد سے نکلی ہے۔ ٣ مکی حمزہ کسائی کیلئے جُبُلًا دو ضموں اور تخفیف سے، دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمہ مَعْ کَسْرِ ضَمَّیْہِ سے ظاہر ہوئے ہیں، اور تخفیف ضد سے نکلی ہے۔

وَنَنْکُسْہُ فَاضْمُمْہُ وَحَرِّكْ لِعَاصِمٍ ۹۹۱ وَحَمْزَةَ وَاكْسِرْ عَنْهُمَا الضَّمَّ اَثْقَلَا

اور نَنْكُسْهُ جو ہے تو اس (کے پہلے نون) کو ضمہ دے، اور (دوسرے نون کو فتحہ کی) حرکت دے عاصم حمزہ کیلئے، وَعَنْهُمَا: اور انہیں دونوں سے (اس کے کاف کے) ضمہ کو کسرہ سے بدل دے، اس حال میں کہ وہ (کاف) تشدید والا (بھی) ہو، (پس ان کیلئے نُنَكِّسْهُ ہے حفص کی طرح، اور باقی کیلئے نَنْكُسْهُ ہے پہلا نون مفتوح دوسرا نون ساکن اور کاف مضموم مخفف)۔

لِيُنْذِرَ (دُ)مْ (غُـ)ـصْنًا وَّالْاَحْقَافُ هُمْ بِهَا ۹۹۲ بِخُلْفٍ (هُـ)ـدًى مَالِيْ وَاِنِّيْ مَعًا حُلَا

لِيُنْذِرَ (مَنْ كَانَ لٰسٓ ع ۵ اطلاقی یاء غیب والا ہے) دُمْ غُصْنًا (والے مکی بصری کوفی کیلئے، خدا کرے تیرے علم کی) شاخ ہمیشہ رہے، (پس ان کیلئے یاء غیب سے اور باقی کیلئے تاء خطاب سے لِتُنْذِرَ ہے)۔ اور احقاف جو ہے، اس (کے لِيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ع ۲ کی یاء غیب) میں (بھی) یہی (پانچ امام) ہیں، (لیکن یہ احقاف والا ایسے) خلف کے ساتھ ہے هُدًى (والے بزی کیلئے) جس نے (صحیح بات کی) ہدایت کی ہے۔ (اور [۱] وَ) مَالِيَ (ع ۲ اور وہ [۲] اِنِّيْ (اِذًا اور [۳] اِنِّيْ اٰمَنْتُ ع ۲) جو دو جگہ ہے، (تینوں اضافت کی یاء کے ساتھ) زیوروں والے ہیں۔

خلاصہ: [۱] قنبل بصری کوفیین کیلئے لٰسٓ واحقاف دونوں میں لِيُنْذِرَ یاء غیب سے۔ [۲] نافع شامی کیلئے دونوں میں لِتُنْذِرَ خطاب کی تاء سے۔ [۳] بزی کیلئے لٰسٓ میں صرف یاء اور احقاف میں تاء اور یاء دونوں ہیں۔ نشر کی تحقیق کی رو سے احقاف والے میں بزی کیلئے طریق کے موافق صرف خطاب کی تاء ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ

وَصَفًّا وَّزَجْرًا ذِكْرًا ادْغَمَ حَمْزَةٌ ۹۹۳ وَذَرْوًا بِلَا رَوْمٍ بِهَا التَّا فَثَقَّلَا

اور صَفًّا اور زَجْرًا (اور) ذِكْرًا (تینوں صٰفّٰت ع ۱) اور ذَرْوًا (ذٰریٰت ع ۱)، بِهَا: ان (چاروں کے صاد زاء ذال) میں، اَلتَّاءِ: (ان سے پہلے کلمات کی) تاء کا، اَدْغَمَ: (ایسا کامل) ادغام کیا ہے، حَمْزَةٌ: حمزہ نے، بِلَا رَوْمٍ: جو روم کے بغیر ہے، فَثَقَّلَا: پس ان (حمزہ) نے (ان تینوں حرفوں صاد، زاء، ذال کو ادغام کے سبب) تشدید والا بنا دیا ہے۔

توضیح: چونکہ ابوعمرو کیلئے ان کے عام قاعدہ کے موافق ان کلمات میں دو وجوہ ہیں:۔ تاء کا کامل ادغام اور تاء کا اظہار مع روم جیسا کہ شعر ۱۵۵ میں بیان ہوا، اس لئے بتا دیا کہ حمزہ کیلئے ان کلمات میں صرف ادغام ہے نہ کہ بصری کی طرح رَوم بھی۔

وَخَلَّادُهُمْ بِالْخُلْفِ فَالْمُلْقِيٰتِ فَالْـ ۹۹٤ ـمُغِيْرٰتِ فِيْ ذِكْرًا وَّصُبْحًا فَحَصِّلَا

اور ان (قرار) میں کے (صرف) خلاد نے خُلف کے ساتھ فَالْمُلْقِيٰتِ (مرسلات: ۵، اور) فَالْمُغِيْرٰتِ (عادیات: ۳ کی تاء) کا ذِكْرًا اور صُبْحًا (کے ذال وصاد) میں (اسی طرح رَوم کے بغیر ادغام کیا ہے، (پس تو ان چھیوں کلمات کو قرآن میں تلاش کر کے) ضرور حاصل کر لے۔

شعوم: ان چھیوں کلمات کے ادغام میں حمزہ کے ساتھ بصری کو بھی شریک سمجھیں، کہیں حمزہ ہی کے ساتھ خاص ہونے کا وہم نہ ہو جائے۔ نیز خلاد کا خلف صرف انہیں دو تاءات کے ساتھ خاص ہے، اور خلف سے نکلا کہ آخری دو میں خلاد کیلئے ادغام واظہار دونوں ہیں، لیکن اظہار طریق کے خلاف ہے۔ پس ان دو میں بھی خلاد کیلئے صرف ادغام ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِزِيْنَةِ نَوِّنْ (فِـ)ـي (نَـ)ـهْدٍ وَّالْكَوَاكِبَ انْـ ۹۹۵ ـصِبُوا (صِـ)ـفْوَةً يَسَّمَّعُوْنَ (شَـ)ـذًا (عَـ)ـلا

بِزِيْنَةِ (کی تاء) کو تنوین دے فِيْ نَدٍ (والے حمزہ عاصم کیلئے)، اس حال میں کہ تو تر (اور رونق دار جگہ) میں ہے، (پس ان کیلئے بِزِيْنَةٍ تنوین سے اور باقی کیلئے بلا تنوین ہے)۔ اور اَلْکَوَاکِبَ (کی باء) کو تم نصب دو صَفْوَةً (والے شعبہ کیلئے) اس حال میں کہ تم صفائی والے ہو، (پس [۱] حفص حمزہ کیلئے بِزِيْنَةٍ اِلْكَوَاكِبِ تنوین اور اس کے کسرہ اور دوسری باء کے جر سے۔ [۲] شعبہ کیلئے بِزِيْنَةٍ اِلْكَوَاكِبَ تنوین اور نصب سے۔ [۳] باقی کیلئے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ترکِ تنوین اور باء کے جر سے۔ اور لَا) يَسَّمَّعُوْنَ (اِلٰى ع ۱ اسی طرح بِثِقْلَيْهِ: اپنی (سین اور میم کی) دو تشدیدوں کے ساتھ شَذًا عَلَا (والے حمزہ کسائی حفص کیلئے) خوشبو کی روسے بلند ہوگیا ہے، (پس باقی کے لئے يَسْمَعُوْنَ ہے سین اور میم دونوں کی تخفیف اور سین کے سکون سے يَسَّمَّعُوْنَ کی اصل يَتَسَمَّعُوْنَ تھی، تاء کو سین سے بدل کر سین کا سین میں ادغام کیا، پس یہ تَفَعُّلٌ سے مضارع ہے اور يَسْمَعُوْنَ سَمِعَ کا مضارع ہے)۔

بِثِقْلَيْهِ وَاضْمُمْ تَا عَجِبْتَ (شَـ)ـذًا وَّسَا ۹۹۶ ـكِنٌ مَّعًا اَوْ اٰبَآؤُنَا (كَـ)ـيْفَ (بَـ)ـلَّلَا

(بِثِقْلَيْهِ کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ اور تو ضمہ دے (بَلْ) عَجِبْتَ کی تاء کو شَذًا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس حال میں کہ تو خوشبو والا ہے۔ اور (وہ) اَوَ اٰبَآؤُنَا (الْاَوَّلُوْنَ صفّٰت ع ۱ وواقعہ ع ۲)، مَعًا: جو دو جگہ ہے سَاكِنٌ: (اپنے واؤ کی رو سے) ساکن ہے، كَيْفَ بَلَّلَا (والے شامی قالون کے لئے)، بَلَّلَا اس (سکون) نے (اپنے قاری کو) تر کر دیا ہے، كَيْفَ: اس حال میں کہ یہ (سکون) جس کیفیت پر (بھی) ہو (یعنی ترتیل سے پڑھا جائے خواہ تدویر یا حدر سے، اور باقی کیلئے واؤ کا فتحہ ہے)۔

وَفِيْ يُنْزِفُوْنَ الزَّايَ فَاكْسِرْ (شَـ)ـذًا وَّقُلْ ۹۹۷ فِي الْاُخْرٰى (ثَـ)ـوٰى وَاضْمُمْ يَزِفُّوْنَ (فَـ)ـاكْمُلَا

اور (عَنْهَا) يُنْزَفُوْنَ (صفّٰت ع ۲) میں زاء کو (ایسا) کسرہ دے شَذًا (والے حمزہ کسائی کیلئے) جو خوشبو والا ہے۔ اور تو کہہ دے کہ (اس وَلَا يُنْزِفُوْنَ کے) دوسرے (کلمہ) میں (جو واقعہ ع ۱ میں ہے)، ثَوٰى (والے کوفیین کیلئے) یہ (کسرہ زاء میں) مقیم ہوگیا ہے۔ (پس [۱] حمزہ کسائی کیلئے دونوں سورتوں میں يُنْزِفُوْنَ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسرہ سے۔ [۲] مدنی مکی بصری شامی کیلئے دونوں میں یُنۡزَفُوۡنَ ہے فتحہ سے۔ [۳] عاصم کیلئے یہاں فتحہ اور واقعہ میں کسرہ ہے)۔ اور نو ضمہ دے یُزِفُّوۡنَ (صفّٰت ع ۳ کی یار) کو فَاکۡمُلَا (والے حمزہ کے لئے)، پس تو (علم قراءات میں بھی) ضرور کامل ہو جا، (پس باقی کیلئے یَزِفُّوۡنَ ہے یار کے فتحہ سے)۔

وَمَا ذَا تَرٰی بِالضَّمِّ وَالۡکَسۡرِ (شَائِعٌ ۹۹۸ وَاِلۡیَاسَ حَذۡفُ الۡهَمۡزِ بِالۡخُلۡفِ (مُثِّلَا

اور مَاذَا تَرٰی (ع ۳ تار کے) ضمہ اور (رار کے) کسرہ (پھر یار ساکنہ) کے ساتھ شَائِعٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہے، (پس ان کیلئے مَاذَا تُرِیْ ضمہ، کسرہ اور یار ساکنہ سے اور باقی کیلئے مَاذَا تَرٰی ہے حفص کی طرح۔ اور (وَاِنَّ) اِلۡیَاسَ (ع ۴ کے) ہمزہ کا حذف خلف کے ساتھ (ہونے کی حالت میں) مُثِّلَا (والے ابن ذکوان کے لئے) صورت بنا دیا گیا ہے، (پس [۱] ابن ذکوان کیلئے وَاِنَّ الۡیَاسَ ہمزہ کے حذف سے، اس صورت میں اس کی اصل اَلۡیَاسَ تھی، یعنی اصل نام یَاسْ ہے، اسکے اول میں الف لام تعریف ہے، یہی وجہ ہے جب اس سے اعادہ کریں تو ہمزہ وصلی مفتوح ہوگا۔ [۲] ابن ذکوان کی دوسری وجہ باقیین کی طرح وَاِنَّ اِلۡیَاسَ ہمزہ قطعی مکسور کے اثبات سے۔

وَغَیۡرُ (صِحَابٍ) رَّفۡعُهُ اللّٰهَ رَبَّکُمۡ ۹۹۹ وَرَبَّ وَاِلۡ یَاسِیۡنَ بِالۡکَسۡرِ وُصِّلَا

اور غَیۡرُ صِحَابٍ: (حفص حمزہ کسائی) کے سوا (مدنی مکی بصری شامی شعبہ کا فریق) جو ہے، اس کا اَللّٰهُ (کی هار اور) رَبُّکُمۡ (اور) رَبَّ (کی بار) کو رفع دینا (ثابت ہے، پس ان کیلئے یہ تینوں کلمات اَللّٰهُ رَبُّکُمۡ وَرَبُّ مرفوع ہیں اور صِحَابٌ کے لئے تینوں میں هار اور بار کے نصب سے ہے)۔ اور اِلۡ یَاسِیۡنَ (ع ۴ بروزن مِیۡکَائِیۡلَ اسی طرح ہم تک) پہنچایا گیا ہے، بِالۡکَسۡرِ: اس حال میں کہ یہ (ہمزہ کے) کسرہ کیساتھ ہے۔

مَعَ الۡقَصۡرِ مَعۡ اِسۡکَانِ کَسۡرٍ (دَ)نَا (غِ)نًی ۱۰۰۰ وَاِنِّیۡ وَذُوالثُّنۡیَا وَاَنِّیۡ اُجۡمِلَا

(نیز) الف (مدہ) کے حذف کے ساتھ ہے، (نیز لام کے) کسرہ کے بجائے اسکان کے ساتھ ہے، دَنَا غِنًی (والے مکی بصری کوفیین کیلئے) یہ (اِلۡ یَاسِیۡنَ اس قراءۃ پر تاویل سے) بے نیازی والا ہو کر قریب ہو گیا ہے۔ اور [۱] اِنِّیۡ (اَرٰی اور استثناء والا ([۲] سَتَجِدُنِیۡ اِنۡ) اور (ہمزہ کے فتحہ والا [۳]) اَنِّیۡ (اَذۡبَحُكَ ع ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ (ان تینوں میں سے ہر ایک اضافت کی یاء کے ذریعہ) خوبصورت بنا دیا گیا ہے۔

نفوم: [۱] مکی بصری کوفیین کیلئے اِلْ یَاسِیْنَ ہے، ہمزہ کے کسرہ، الف کے حذف اور لام مکسور کے بجائے اسکان لام سے، اور یہ تمام قیود ذکر سے نکلی ہیں۔ [۲] باقیین کیلئے مذکورہ قیود کی ضد سے اٰلِ یَاسِیْنَ نکلا، پہلی قراءۃ میں یہ ایک کلمہ ہے اس لئے لام پر وقف نہیں ہوسکتا، اور دوسری قراءۃ میں اٰلِ علیحدہ کلمہ ہے، اس پر وقف اضطراری ہوسکتا ہے۔ [۳] اس سورۃ میں تین یاءات اضافت ہیں۔

سُوْرَةُ صٓ

وَضَمٌّ فَوَاقٍ (شَـ)اعَ خَالِصَةٍ اَضِفْ ۱۰۰۱ (لَـ)هُ (اِ)لرُّحْبُ وَحِّدْ عَبْدَنَا قَبْلُ (دُ)خْلُلَا

اور (مِنْ) فَوَاقٍ (ع ۲ کی فاء) کا ضمہ شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے فُوَاقٍ ضمہ سے باقی کیلئے فَوَاقٍ فتحہ سے۔ اور) تو بِخَالِصَةٍ (ع ۴) کو مضاف کر دے (اور ترکِ تنوین سے بِخَالِصَةِ ذِكْرَى الدَّارِ پڑھ)، لَهُ الرُّحْبُ (والے ہشام نافع کیلئے) اس (خَالِصَةِ مضاف) کیلئے (بھی دلائل کی) وسعت ہے، (اور باقی کے لئے بِخَالِصَةٍ ہے تنوین سے۔ (اور) تو (اسی طرح) واحد (کے صیغہ) سے پڑھ عَبْدَنَا (ع ۴) کو، قَبْلُ: (اس بِخَالِصَةٍ سے) پہلے دُخْلُلَا (والے مکی کے لئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ توحید کی صورت میں جناب ابراہیم علیہ السلام سے) خصوصیتْ رکھنے والا ہے، (پس مکی کے لئے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اِبْرٰهِيْمَ توحید کے صیغہ سے اور باقی کیلئے وَاذْكُرْ عِبٰدَنَا اِبْرٰهِيْمَ ہے جمع کے صیغہ سے، اور قَبْلُ کی قید احتراز کیلئے ہے اس سے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ نکل گیا، کیونکہ خَالِصَةٍ سے متصل نہیں ہوسکتا)۔

وَفِي يُوْعَدُوْنَ (دُ)مْ (حُـ)لًا وَّبِقَافَ (دُ)مْ ۱۰۰۲ وَثَقِّلْ غَسَّاقًا مَّعًا (شَـ)اهِدٌ (عُـ)لَا

اور (هٰذَا مَا) يُوْعَدُوْنَ (صٓ ع ۴) میں (اطلاق یاء غیب پر) دُمْ حُلًا (والے مکی بصری کے لئے) ہیشگی کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیوروں والا ہوکر، اور قؔ (ع ۳ کے یُوْعَدُوْنَ) میں (اطلاقی یا رغیب پر صرف) دُمْ (والے مکی کیلئے) ہیشگی کر (پس [۱] مکی کیلئے صؔ وقؔ دونوں میں یا۔ [۲] نافع کوفی شامی کیلئے دونوں میں تا۔ [۳] بصری کیلئے صؔ میں یا اور قؔ میں تا ہے)۔ اور تشدید سے پڑھا ہے (اس وَغَسَّاقٌ صٓ ع ۴ اور وَ) غَسَّاقًا (نبا ع ۱) کو (اسی طرح) مَعًا: جو دو جگہ ہے، شَائِدٌ عُلًا (والے حمزہ کسائی حفص کیلئے چونے اور کچھ کے ذریعہ) مضبوط (اور بلند) کرنے والے (قاری) نے بلند عمارتوں کو، (پس باقی کیلئے وَغَسَاقٌ اور وَغَسَاقًا ہے سین کی تخفیف سے)۔

وَاٰخَرُ لِلْبَصْرِیْ بِضَمٍّ وَّقَصْرِهٖ ۱۰۰۳ وَوَصْلُ اتَّخَذْنٰهُمْ (حَـلَا (شَرْعُهٗ وِلَا

(اور) وَاٰخَرُ بصری کیلئے (ہمزہ کے) ضمہ اور اپنے الف کے حذف کے ساتھ (وَاُخَرُ) ہے، (پس باقی کیلئے وَاٰخَرُ ہے ہمزہ کے فتحہ اور الف سے)۔ اور اِتَّخَذْنٰهُمْ کا (ہمزہ) وصلی (مکسور) پڑھنا جو ہے، حَلَا شَرْعُهٗ (والے بصری حمزہ کسائی کیلئے) شیریں ہوگیا ہے اسکا مشروع ہونا پیروی والا ہوکر، (پس ان کیلئے اِتَّخَذْنٰهُمْ ہے ہمزہ وصلی کسرہ کیساتھ، اور وصلاً مِنَ الْاَشْرَارِ اتَّخَذْنٰهُمْ ہمزہ وصلی کے حذف سے، اور باقی کے لئے وصلاً وابتداءً اَتَّخَذْنٰهُمْ ہے ہمزہ قطعی مفتوح سے)۔

وَفَالْحَقُّ (فِـ)ـيْ (نَـ)ـصْـرٍ وَّخُذْ يَاءَ لِيْ مَعًا ۱۰۰۴ وَاِنِّيْ وَبَعْدِيْ مَسَّنِيْ لَعْنَتِيْ اِلٰى

اور فَالْحَقُّ (کا اطلاقی رفع) فِيْ نَصْرٍ (والے حمزہ عاصم کے لئے ناقلین کی) مدد میں ہے، (پس باقی کے لئے فَالْحَقَّ ہے نصب سے۔ اور (اس [۱] وَ) لِيَ (نَعْجَةٌ ع ۲ اور [۲] لِيَ مِنْ عِلْمٍ ع ۵) کی یا کو جو دو جگہ ہے، اور [۳] اِنِّيَ (اَحْبَبْتُ) اور ([۴] مِنْ) بَعْدِيَ (اِنَّكَ ع ۳، اور [۵]) مَسَّنِيَ (الشَّيْطٰنُ ع ۴ اور [۶]) لَعْنَتِيَ اِلٰى (ع ۵، ان چھیوں کی یا) کو، خُذْ: تو لے لے۔

www.kitabosunnat.com

مکتبۃ القراءۃ لاہور
09022014/06041435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الزُّمَرِ

اَمَنْ خَفَّ (حِرْمِيٌّ) (فَـ)ـشَا مَدُّ سَالِمًا ١٠٠٥ مَعَ الْكَسْرِ (حَقٌّ) عَبْدَهُ اجْمَعْ (شَـ)ـهْمَرُ دَلَا

اَمَنْ (هُوَ قَانِتٌ ع ا کی میم) کو بلا تشدید پڑھا ہے حِرْمِیٌّ فَشَا (والے مدنی مکی حمزہ کیلئے اسی طرح) حرمی نے جو مشہور ہو گیا ہے، (پس باقی کیلئے اَمَّنْ هُوَ ہے تشدید سے)۔ سَلْمًا (لِّرَجُلٍ ع ٣) کو (اسی طرح) مَدَّ مَعَ الْكَسْرِ: (ایسے الف) مدہ سے پڑھا ہے جو (اس کے لام کے) کسرہ سمیت ہے، حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے) حق ہے، (پس باقی کیلئے سَلَمًا ہے الف کے حذف اور لام کے فتحہ سے۔ (اور بِكَافٍ) عَبْدَهُ (ع ٤) کو جمع (کے صیغہ) سے (عِبٰدَهُ) پڑھ شَمَرْدَلًا (والے حمزہ کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو ہلکا ہے، (پس باقی کیلئے عَبْدَهُ ہے توحید سے)۔

وَقُلْ كٰشِفٰتٌ مُّمْسِكٰتٌ مُّنَوِّنًا ١٠٠٦ وَرَحْمَتِهِ مَعْ ضُرِّهِ النَّصْبَ (حُـ)ـمِّلَا

اور تو پڑھ كٰشِفٰتٌ مُّمْسِكٰتٌ (ع ٤) کو (اسی طرح) اس حال میں کہ تو (ان دونوں کی تاء کو) تنوین دینے والا ہو، اور (وہ) رَحْمَتِهِ جو ضُرِّهِ سمیت ہے، (یہ دونوں لفظ) نصب (کے ساتھ) حُمِّلَا (والے بصری کیلئے) روایت کیئے گئے ہیں، (پس بصری کے لئے كٰشِفٰتٌ ضُرَّهُ اور مُّمْسِكٰتٌ رَّحْمَتَهُ ہے، دونوں تاء تنوین سے، اور راء اور دوسری تاء نصب سے اور هاء ضمیر ضمہ سے مع صلہ کے، اور باقی کیلئے ترکِ تنوین اور راء اور دوسری تاء جر سے حفص کی طرح)۔

www.kitabosunnat.com

وَضُمَّ قَضٰى وَاكْسِرْ وَحَرِّكْ وَبَعْدُ رَفْـ ١٠٠٧ ـعُ (شَـ)ـافٍ مَّفَازٰتِ اجْمَعُوا (شَـ)ـاعَ (صَـ)ـنْدَلَا

اور تو ضمہ دے قَضٰى (عَلَيْهَا الْمَوْتَ ع ٥ کے قاف) کو، اور (ضاد کو) کسرہ دے اور (الف سے بدلی ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاء کو فتحہ کی) حرکت دے (اور قُضِیَ پڑھ)، اور (اس قُضِیَ کے) بعد (اَلْمَوْتُ میں) رفع ہے شَافٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے) شفا دینے والے (قاری) کا، (پس ان دو کیلئے قُضِیَ عَلَیْھَا الْمَوْتُ فعل مجہول اور رفع سے باقی کیلئے فعل معروف اور نصب سے۔ اور بِمَفَازَتِھِمْ (ع٦١) کو (زاء کے بعد الف لا کر اسی طرح) جمع (کے صیغہ سے) پڑھو، شَاعَ صَنْدَلًا (والے حمزہ کسائی شعبہ کیلئے) مشہور ہو گئی ہے صندل کی خوشبو کے اعتبار سے (پس باقی کیلئے بِمَفَازَتِھِمْ ہے توحید سے)۔

وَزِدْ تَأْمُرُوْنِیِ النُّوْنَ (کَ)ھْفًا وَّ(عَمَّ) خِفْ ١٠٠٨ ـفُہٗ فُتِحَتْ خَفِّفْ وَفِی النَّبَاِ الْعُلَا

اور تو زیادہ دے تَأْمُرُوْنِیٓ کو (ایک) نون (اور تَأْمُرُوْنَنِیٓ پڑھ) کَھْفًا (والے شامی کیلئے) اس حال میں کہ تو (اپنے طلباء کیلئے) ٹھکانہ ہے۔ اور عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) عام ہو گئی ہے، خِفُّہٗ: اس (لفظ کے نون) کی تخفیف، (پس [١] شامی کیلئے تَأْمُرُوْنَنِیٓ اَعْبُدُ دونوں نون سے، اول کی تخفیف اور ثانی کے کسرہ اور یاء مدہ سے [٢] مدنی کیلئے تَأْمُرُوْنِیَ اَعْبُدُ ایک نون مخفف اور یاء کے فتحہ سے۔ [٣] مکی کیلئے تَأْمُرُوْنِّیَ اَعْبُدُ ایک نون مشدد مکسور اور یاء کے فتحہ سے۔ [٤] بصری کوفی کیلئے تَأْمُرُوْنِّیٓ اَعْبُدُ ایک نون مشدد مکسور اور یاء مدہ سے)۔ (اور) فُتِحَتْ (کی تاء) کو (جو عین کلمہ ہے زمر ع٨ کے دونوں موقعوں میں) اور (سورۃ) نبا (ع١) میں (بھی) جو بلند صفات والی ہے (تینوں موقعوں میں)، خَفِّفْ: بلا تشدید پڑھ، لِکُوْفٍ: کوفی کیلئے، (پس باقی کیلئے تینوں جگہ فُتِّحَتْ اور وَفُتِّحَتْ ہے پہلی تاء کی تشدید سے جو عین کلمہ ہے)۔

لِکُوْفٍ وَّخُذْ یَا تَأْمُرُوْنِیٓ اَرَادَنِیٓ ١٠٠٩ وَاِنِّیٓ مَعًا مَّعْ یَا عِبَادِیْ مُحَصِّلَا

(لِکُوْفٍ کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ اور تو لے لے یاء (اضافت) کو [١] تَأْمُرُوْنِیَ (اَعْبُدُ ع٧ اور [٢] اَرَادَنِیَ (اللّٰہُ ع٤ کی) اور (اس [٣] اِنِّیَ (اُمِرْتُ ع٢ اور [٤] اِنِّیَ (اَخَافُ ع٢) کی (یاء کو) جو دو جگہ ہے، اس حال میں کہ یہ (چاروں [٥] یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ع٦ کی یاء) سمیت ہے، (پس تو پانچوں کو محفوظ کر لے)، اس حال میں کہ تو (قرب الٰہی) حاصل کرنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

وَيَدْعُوْنَ خَاطِبْ (اِ)ذْ (لَهُوْى هَاءُ مِنْهُمْ ١٠١٠ بِكَافٍ (كَـ)فٰى اَوْ اَنْ زِدِالْهَمْزَ (ثُـ)مَّلَا

اور تو تَدْعُوْنَ (مِنْ دُوْنِهٖ ع ٢) کو (تار) خطاب سے پڑھ اِذْ لَوٰى (والے نافع ہشام کیلئے)، اس لئے کہ اس (لفظ) نے (ان غائب لوگوں سے منہ) موڑ لیا ہے (جو اس سے بیشتر مَالِلظّٰلِمِیْنَ میں مذکور ہیں، پس باقی کیلئے یَدْعُوْنَ ہے یارِ غیب سے۔ اور اَشَدَّ) مِنْهُمْ (ع ٣) کی ھار کاف سے (بدلی ہوئی) ہے، كَفٰى (والے شامی کیلئے) یہ (خطاب کا کاف بھی معنیٰ ظاہر کرنے کیلئے) کافی ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے اَشَدَّ مِنْكُمْ ہے کاف سے باقی کیلئے مِنْهُمْ ہے ھار سے حفص کی طرح۔ اور دِیْنَكُمْ) اَوْ اَنْ (یُّظْهِرَ ع ٣) جو ہے، (اے قرار کی قوم) تو (اس میں اسی طرح واؤ سے پہلے) ہمزہ زیادہ کر ثُمَّلَا (والے کوفی کیلئے)، اس حال میں کہ تم (معنیٰ کی) اصلاح کرنے والے ہو۔

وَسَكِّنْ لَّهُمْ وَاضْمُمْ بِيَظْهَرَ وَاكْسِرَنْ ١٠١١ وَرَفْعَ الْفَسَادُ انْصِبْ (اِ)لٰى (عَـ)اقِلٍ (حَـ)لَا

اور تو (اس اَوْ اَنْ میں واؤ کو) ساکن (ہی) کر ان (ہی) کوفیین کیلئے، (پس کوفی کیلئے اَوْ اَنْ ہے، فتحہ والے ہمزہ کی زیادتی اور واؤ کے سکون سے، اور باقی کے لئے وَاَنْ ہے، ہمزہ کے حذف اور واؤ کے فتحہ سے)۔ اور تو ضمہ دے يَظْهَرَ میں (یار کو)، اور ھار کو ضرور کسرہ دے، اور اَلْفَسَادَ (کی دال) کے رفع کو نصب سے بدل دے اِلٰى عَاقِلٍ حَلَا (والے نافع حفص بصری کیلئے، دونوں لفظوں کی اس قرارۃ کو اس) عاقل کی طرف (منسوب کر) جو (اخلاق وعلم کی روسے) شیریں ہوگیا ہے۔ (پس [١] مدنی بصری کیلئے وَاَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ، ہمزہ کے حذف، واؤ کے فتحہ، یار کے ضمہ، ھار کے کسرہ اور دال کے نصب سے۔ [٢] حفص کیلئے اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ، ہمزہ کی زیادتی، واؤ کے سکون، فعل معروف اور نصب سے۔ [٣] شعبہ حمزہ کسائی کیلئے اَوْ اَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَّظْهَرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادُ، اثبات ہمزہ، واؤ کے سکون فعل معروف اور رفع سے۔ [٤] مکی شامی کیلئے وَاَنْ يَّظْهَرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادُ، ہمزہ کے حذف، واؤ کے فتحہ فعل معروف اور رفع سے)۔

فَاطَّلِعَ ارْفَعْ غَيْرَ حَفْصٍ وَّقَلْبِ نَوْ ١٠١٢ وِنُوا (مِهْنَ (حَهِمِيْدٍ اَدْخِلُوا (نَفَرٌ (صِهلًا

(اور) تو فَاطَّلِعَ (ع٤ کے عین) کو رفع دے حفص کے سوا (سب کیلئے، اور حفص کیلئے نصب سے ہے)۔ اور (کُلِّ) قَلْبِ (ع٤ کی بار) کو تم (ایسا) تنوین دو مِنْ حَمِيْدٍ (والے ابن ذکوان بصری کے لئے)، جو پسندیدہ (قاری) سے (منقول) ہے، (پس ان کیلئے قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ بار کی تنوین سے اور باقی کیلئے قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ ہے اضافت کے سبب ترکِ تنوین سے۔ اور) اَدْخِلُوْا (ع ٥) کو نَفَرٌ صِلًا (والے مکی بصری شامی شعبہ کیلئے) آگ (کی طرح تیز سمجھ) والی جماعت نے اس حال میں (پڑھا ہے) کہ یہ (لفظ) عَلَى الْوَصْلِ: (ہمزہ) وصلی پر ہے۔

عَلَى الْوَصْلِ وَاضْمُمْ كَسْرَهُ يَتَذَكَّرُوْ ١٠١٣ نَ (كَهْفٌ (سَمَا) وَاحْفَظْ مُضَافَاتِهَا الْعُلَا

(عَلَى الْوَصْلِ کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ اور تو (انہیں ساڑھے تین کیلئے) اس (کی خار) کے کسرہ کو (بھی) ضمہ سے بدل دے، (پس نَفَرٌ اور شعبہ کیلئے اعادہ میں اُدْخُلُوْا ہے ہمزہ وصلی مضموم اور خار کے ضمہ سے، اور وصلاً ہمزہ وصلی حذف ہو جائیگا، اور باقی کیلئے اَدْخِلُوْا ہے ہمزہ قطعی کے فتحہ اور خار کے کسرہ سے۔ مَا) يَتَذَكَّرُوْنَ (ع١٦ اسی طرح اطلاقی یا رغیب کے ساتھ) كَهْفٌ سَمَا (والے شامی مدنی مکی بصری کیلئے ایسے قوی) ٹھکانہ والا ہے جو بلند ہو گیا ہے، (پس باقی کیلئے تَتَذَكَّرُوْنَ ہے تار خطاب سے)، اور تو یاد کر لے اس (سورۃ) کے بلند مرتبوں والے مضافات کو۔

ذَرُوْنِيَ وَادْعُوْنِيَ وَاِنِّيَ ثَلٰثَةٌ ١٠١٤ لَعَلِّيَ وَفِيْ مَالِيَ وَاَمْرِيَ مَعَ اِلَى

(یعنی [١] ذَرُوْنِيَ (اَقْتُلْ ع٣) اور ([٢] رَبُّكُمْ) اُدْعُوْنِيَ (اَسْتَجِبْ ع٦ کو) [٣] تا [٥] اس (اِنِّيَ اَخَافُ ع٣ و ع٤ کے دونوں موقعوں کو) جو تین ہیں، (اور [٦] لَعَلِّيَ (اَبْلُغُ ع٤) کو (یاد کر لے)، اور (اضافت کی یار [٧]) مَالِيَ (اَدْعُوْكُمْ) اور ([٨] اس) اَمْرِيَ (اِلَى اللّٰهِ ع٥) میں (بھی) ہے جو اِلٰى کے ساتھ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ فُصِّلَتْ

وَاِسْكَانُ نَحْسٰتٍ بِهٖ كَسْرُهٗ (ذَ)كَا ١٠١٥ وَقَوْلُ مُمِيْلِ السِّيْنِ لِلَّيْثِ اُخْمِلَا

اور نَحِسَاتٍ (ع ٢ کی حاء) کا اسکان جو ہے، بِہٖ: اس (کی جگہ) میں اس (اسکان) کا کسرہ ہے، ذَكَا (والے شامی کوفی کیلئے) یہ (کسرہ) مشہور ہوگیا ہے، (اور باقی کیلئے نَحْسَاتٍ ہے حاء کے سکون سے)۔ اور (نَحِسَاتٍ کے) سین (اور الف) کو امالہ سے پڑھنے والے کا قول لَیث (ابوالحارث) کیلئے ترک کر دیا گیا ہے، (پس اس میں امالہ نظم، تیسیر اور نشر کسی بھی طرق سے صحیح نہیں)۔

وَنَحْشُرُ يَاءٌ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ ضَمِّهٖ ١٠١٦ وَاَعْدَاءُ (خُـ)ـذْ وَالْجَمْعُ (عَمَّ) (عَـ)ـقَنْقَلَا

اور نَحْشُرُ (اَعْدَآءُ اللّٰهِ ع ٣ نون کے بجائے ایسی) یاء والا ہے جو (ایسا) ضمہ دی گئی ہے جو اس (لفظ) کے (شین کے) ضمہ کے بجائے فتحہ سمیت ہے، اور تو اَعْدَآءُ (اللّٰهِ کے ہمزہ) کو (بھی ان ہی کیلئے اطلاقی رفع کے ساتھ) خُذْ (والے غیر نافع کیلئے) لے لے، (پس نافع کیلئے نَحْشُرُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ نون اور نصب سے، اور باقی چھ کیلئے يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ ہے یاء اور رفع سے)۔ اور جمع عَمَّ عَقَنْقَلَا (والے مدنی شامی حفص کیلئے) عام ہوگئی ہے، اس حال میں کہ یہ (جمع مشہور ہونے میں بہت زیادہ) ریت کے بڑے ٹیلے کی طرح ہے۔ (اگلا شعر بھی دیکھیں):۔

لَدٰى ثَمَرٰتٍ ثُمَّ يَا شُرَكَاءِىَ الْـ ١٠١٧ ـمُضَافُ وَيَا رَبِّىْ بِهِ الْخُلْفُ (بُـ)ـجِّلَا

(یہ جمع جو مشہور ہوگئی ہے مِنْ) ثَمَرٰتٍ (ع ٦) میں ہے، (پس باقی کیلئے مِنْ ثَمَرَتٍ ہے الف کے حذف سے)۔ پھر (اَيْنَ) شُرَكَاءِىَ (قَالُوْا ع ٦) کی یاء (اس سورۃ کا) مضاف ہے، اور (اِلٰى) رَبِّىْ (اِنَّ لِىْ ع ٦) کی یاء جو ہے اس (کے فتحہ اور سکون) میں خلف بُجِّلَا (والے قالون کیلئے) عزت والا بنا دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى وَالزُّخْرُفِ وَالدُّخَانِ

وَيُوْحٰى بِفَتْحِ الْحَاءِ (دَ)انَ وَيَفْعَلُوْ ۱۰۱۸ نَ غَيْرُ (صِحَابٍ) يَّعْلَمَ ارْفَعْ (كَهمَا (ا)عْتَلَا

اور (كَذٰلِكَ) يُوْحٰى (ع ۱ اسی طرح) حار کے فتحہ (پھر الف) کیساتھ ہے، دَانَ (والے مکی کیلئے) یہ (فتحہ نقل کے) تابع ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے يُوْحِيْ ہے حار کے کسرہ پھر یار مدہ سے۔ اور وَيَعْلَمُ مَا) يَفْعَلُوْنَ (ع ۳ اطلاقی یار غیب سے) صِحَابٍ کے سوا (سب کی یعنی مدنی مکی بصری شامی شعبہ کی قراءۃ) ہے، (پس صحاب یعنی حفص حمزہ کسائی کیلئے مَاتَفْعَلُوْنَ ہے تار خطاب سے۔ (اور وَ) يَعْلَمُ (الَّذِيْنَ ع ۴ کے میم) کو رفع دے كَمَا اعْتَلَا (والے شامی نافع کیلئے) جس طرح یہ (رفع نقلاً) بلند ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے وَيَعْلَمَ ہے نصب سے)۔

بِمَا كَسَبَتْ لَا فَاءَ (عَمَّ) كَبِيْرَ فِيْ ۱۰۱۹ كَبٰئِرَ فِيْهَا ثُمَّ فِي النَّجْمِ (شَمْلَلَا

(مُصِيْبَةٍ) بِمَا كَسَبَتْ (اَيْدِيْكُمْ ع ۴) جو ہے، (اس میں اسی طرح) فار نہیں ہے عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے)، یہ (ان کیلئے اسکا فار کے بغیر ہونا) عام ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے فَبِمَا كَسَبَتْ ہے فار کیساتھ۔ كَبِيْرَ (الْاِثْمِ) ہے كَبٰٓئِرَ (الْاِثْمِ کی جگہ) میں، اس (سورۃ شوریٰ ع ۴) میں (بھی) پھر نجم (ع ۲) میں (بھی ان دونوں موقعوں میں) شَمْلَلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (كَبِيْرَ) نے (ہم تک پہنچنے میں) جلدی کی ہے، (پس ان کیلئے كَبِيْرَ الْاِثْمِ ہے اور باقی کیلئے كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ حفص کی طرح)۔

وَيُرْسِلَ فَارْفَعْ مَعْ فَيُوْحِيْ مُسَكِّنًا ۱۰۲۰ (اَ)تَانَا وَاَنْ كُنْتُمْ بِكَسْرٍ (شَ)ذًا (ا)لْعُلَا

(اَوْ) يُرْسِلَ (کے لام) کو تو (ایسا) رفع دے جو فَيُوْحِيْ (کی یار کے رفع) سمیت ہے، اس حال میں کہ تو (رفع کے سبب اس کی یار کو) ساکن کرنے والا ہو، اَتَانَا (والے نافع کیلئے) یہ (رفع بھی) ہمارے پاس آیا ہے (پس ان کے لئے اَوْ يُرْسِلُ رَسُوْلًا فَيُوْحِيْ ہے، لام اور یار کے رفع سے، اور یار کا رفع سکون سے ہے نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ضمہ سے، اور باقی کیلئے اَوْیُرْسِلَ رَسُوْلاً فَیُوْحِیَ ہے حفص کی طرح لام اور یاء کے نصب سے)۔ اور اِنْ کُنْتُمْ (زخرف ع ۱ کا ہمزہ کسرہ کیساتھ ہو کر شَذَ الْعُلَا (والے حمزہ کسائی نافع کیلئے) بلند مرتبوں کی خوشبو والا ہے، (پس باقی کیلئے اَنْ کُنْتُمْ ہے فتحہ سے)۔

وَیُنْشَؤُا فِیْ ضَمٍّ وَّثِقْلٍ (صِحَابُهٗ ۱۰۲۱ عِبَادُ بِرَفْعِ الدَّالِ فِیْ عِنْدَ (غَـ)لْغَلَا

اور (اَوَمَنْ) یُّنَشَّؤُا (زخرف ع ۲) جو ہے، (یاء کے) ضمہ (اور نون کے فتحہ) اور (شین کی) تشدید میں ہیں صِحَابُهٗ: اس (یُنَشَّؤُا) کے اصحاب (یعنی حفص حمزہ کسائی، پس ان کیلئے یُنَشَّؤُا اور باقی کیلئے یَنْشَؤُا ہے یاء کے فتحہ اور شین کی تخفیف سے)۔ اور عِبٰدُ (الرَّحْمٰنِ زخرف ع ۲ اسی طرح) دال کے رفع کیساتھ ہو کر عِنْدَ (الرَّحْمٰنِ کے مصداق) میں غَلْغَلَا (والے بصری کوفی کیلئے) داخل ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ دال کے رفع سے اور باقی کیلئے عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ہے)۔

وَسَکِّنْ وَّزِدْ هَمْزًا کَوَاوٍ ءَاُشْهِدُوْا ۱۰۲۲ (اَ)مِیْنًا وَّفِیْهِ الْمَدُّ بِالْخُلْفِ (بَـ)لَّلَا

اور تو ءَاُشْهِدُوْا میں (اسی طرح شین کو) ساکن کر، اور (اس لفظ کو ایک ایسا ضمہ والا) ہمزہ زیادہ دے جو (تسہیل کے سبب) واؤ کی طرح ہے اَمِیْنًا (والے نافع کیلئے)، اس حال میں کہ تو (قراءات کے بھیدوں کا) امانت دار ہے۔ اور اس میں مد (الف کا ادخال بھی) ہے خلف کیساتھ ہو کر، بَلَّلَا (والے قالون کیلئے) اس (مد ادخال) نے (قاری کو انوار کی بارشوں سے) تر کر دیا ہے۔

خلاصہ: [۱] قالون کیلئے ءَاُشْهِدُوْا ہے، دو ہمزوں کے درمیان ادخال الف، پہلا ہمزہ مفتوح دوسرا مضموم اور اس میں واؤ کی طرح تسہیل۔ [۲] قالون ہی کیلئے دوسری وجہ میں ءَاُشْهِدُوْا پہلا ہمزہ مفتوح اور دوسرے ہمزہ مضموم میں تسہیل بلا ادخال۔ [۳] ورش کیلئے صرف ایک وجہ تسہیل بلا ادخال، قالون کی دوسری وجہ کی طرح۔ [۴] غیر نافع کیلئے اَشَهِدُوْا حفص کی طرح بلا تسہیل اور بلا ادخال۔

وَقُلْ قٰلَ (عَـ)نْ (کُـ)فُؤٍ وَّسَقْفًا بِضَمِّهٖ ۱۰۲۳ وَتَحْرِیْکِهٖ بِالضَّمِّ (ذَ)کَّرَ (اَ)نْبَلَا

قُلْ (اَوَلَوْ ع ۲) جو ہے، (اسکی جگہ میں) قٰلَ (اَوَلَوْ) ہے، عَنْ کُفُؤٍ (والے حفص شامی کیلئے) ہم پلہ (قاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے، (پس باقی کیلئے قُلْ اَوَلَوْ ہے)۔ اور سَقْفًا (ع ۳) جو ہے، اس نے اپنے (سین کے) ضمہ کے ساتھ اور اپنے (قاف کو اسی) ضمہ (ہی) سے حرکت دیا جانے کے ساتھ ہو کر ذَكَّرَ اَنْبَلَا (والے شامی کوفی مدنی کیلئے آخرت کی نعمتیں) یاد دلادی ہیں کامل (انسان) کو، (پس ان کیلئے سُقُفًا سین وقاف دونوں کے ضمہ سے اور باقی کیلئے سَقْفًا سین کے فتحہ اور قاف کے سکون سے)۔

وَ(حُـكْمُ (صِحَابٍ) قَصْرُ هَمْزَةِ جَاءَنَا ۱۰۲۴ وَاَسْوِرَةٌ سَكِّنْ وَّبِالْقَصْرِ (عُـدِّلَا

اور (اِذَا) جَآءَنَا (زخرف ع ۴) کے ہمزہ کا قصر (الف کا حذف) حُكْمُ صِحَابٍ (والے بصری حفص حمزہ کسائی کیلئے) اصحاب کا حکم کیا ہوا ہے، (پس ان کیلئے حفص کی طرح اور باقی کیلئے جَآءَانَا ہے تثنیہ کے سبب ہمزہ کے بعد الف کے اثبات سے)۔ اور تو اَسْوِرَةٌ (زخرف ع ۵ کے سین) کو (اسی طرح) ساکن کر اور الف کے حذف کے ساتھ عُدِّلَا (والے حفص کیلئے) یہ (لفظ) برابر کر دیا گیا ہے، (پس باقی کیلئے اَسَاوِرَةٌ ہے جمع کثرت سے یعنی سین کے فتحہ اور پھر الف سے)۔

وَفِيْ سَلَفًا ضَمَّا (شَـرِيْفٍ) وَّصَادُهُ ۱۰۲۵ يَصُدُّوْنَ كَسْرُ الضَّمِّ (فِـيْ (حَقٍّ) (نَهْشَلَا

اور (فَجَعَلْنٰهُمْ) سَلَفًا (زخرف ع ۵) میں شَرِيْفٍ (والے حمزہ کسائی کیلئے) شرافت والے (قاری) کے دو ضمہ ہیں، (پس ان کیلئے سُلُفًا ہے اور باقی کیلئے سَلَفًا دو فتحوں سے۔ اور اسکا (یعنی) يَصُدُّوْنَ کا صاد جو ہے ضمہ کے بجائے کسرہ والا ہے فِيْ حَقٍّ نَهْشَلَا (والے حمزہ مکی بصری عاصم کیلئے، یہ يَصُدُّوْنَ کفار کے اس گروہ کے) حق میں ہے جو (عقل کی رو سے) کمزور ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے يَصِدُّوْنَ ہے صاد کے کسرہ سے، اور باقی کیلئے صاد کے ضمہ سے۔

ءَالِهَةٌ كُوْفٍ يُّحَقِّقُ ثَانِيًا ۱۰۲۶ وَقُلْ اَلِفًا لِّلْكُلِّ ثَالِثًا اُبْدِلَا

ءَاٰلِهَتُنَا (خَيْرٌ زخرف ع ۶) جو ہے، (اس میں) کوفی تحقیق سے پڑھتے ہیں دوسرے (ہمزہ) کو، (پس باقی کے لئے دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے، اور تو کہہ دے کہ یہ (ءَاٰلِهَتُنَا)، ثَالِثًا: تیسرے (ہمزہ) کی رو سے لِلْكُلِّ: سب (ہی) کیلئے، اَلِفًا: الف سے، اُبْدِلَا: بدل دیا گیا ہے (کیونکہ یہ اصل میں ءَءَالِهَتُنَا تھا، پھر تیسرے ہمزہ کو وجوباً الف سے بدل لیا اور ءَاٰلِهَتُنَا ہوا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِیْ تَشْتَهِیْهِ تَشْتَهِیْ (حَقُّ صُحْبَةٍ) ۱۰۲۷ وَفِیْ تُرْجَعُوْنَ الْغَیْبُ (شَ)ایَعَ (دُ)خْلُلَا

اور تَشْتَهِیْهِ (الْاَنْفُسُ ع ۷) میں تَشْتَهِیْ (الْاَنْفُسُ) ہے (ھاء ضمیر کے بغیر)، یہ (تَشْتَهِیْ) حَقُّ صُحْبَةٍ (والے مکی بصری شعبہ حمزہ کسائی کیلئے) جماعت (صُحْبَة) کا حق ہے، (پس باقی کیلئے تَشْتَهِیْهِ ہے ھاء ضمیر کے ساتھ)۔ اور یُرْجَعُوْنَ (زخرف ع ۷) میں یاء غیب ہے شَایَعَ دُخْلُلًا (والے حمزہ کسائی مکی کے لئے) اس (لفظ) نے غائب کا صیغہ ہونے میں اپنے) مناسب (صیغوں کی) پیروی کی ہے، (پس باقی کیلئے تاء خطاب ہے)۔

وَفِیْ قِیْلَهٗ اکْسِرْ واکْسِرِ الضَّمَّ بَعْدُ (فِ)ی ۱۰۲۸ (نَ)صِیْرٍ وَّخَاطِبْ یَعْلَمُوْنَ (كَ)مَا (ا)نْجَلَا

اور تو (وَ) قِیْلَهٗ (ع ۷) میں (لام کو) کسرہ (یعنی جر) دے، وَبَعْدُ: اور (اس لام کے) بعد (ھاء کے) ضمہ کو کسرہ سے بدل دے (اور وَقِیْلِهٖ پڑھ) فِیْ نَصِیْرٍ (والے حمزہ عاصم کیلئے) اس حال میں کہ تو مدد کرنے والے (مجمع) میں (شامل) ہے، (پس باقی کیلئے وَقِیْلَهٗ ہے)۔ اور تو (تاء کے ذریعہ ایسے خطاب سے) مخاطب کر دے (فَسَوْفَ) تَعْلَمُوْنَ (ع ۷) کو کَمَا انْجَلَا (والے شامی مدنی کیلئے) جس طرح یہ (خطاب نقل کی رو سے) ظاہر ہوگیا ہے، (پس ان دو کیلئے تاء اور باقی کیلئے یاء ہے)۔

فائدہ: اور فَسَوْفَ والے یَعْلَمُوْنَ کی تعیین ترتیب بیان سے ہوئی ہے، کیونکہ اس کو وَقِیْلَهٗ کے بعد لائے ہیں۔ پس وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ جو اس سے دو آیتیں پہلے ہے، سب کیلئے یاء سے ہے۔

بِتَحْتِنِیْ عِبَادِی الْیَا وَیَغْلِیْ (دَ)نَا (عُ)لًا ۱۰۲۹ وَرَبُّ السَّمٰوٰتِ اخْفِضُوا الرَّفْعَ (ثُ)مَّلَا

(اور اس سورۃ زخرف میں اضافت کی) یاء (۱ مِنْ) تَحْتِیَ (اَفَلَا ع ۵ اور ۲) یٰعِبَادِیَ (لَاخَوْفٌ ع ۷) میں ہے، اور یَغْلِیْ (فِی الْبُطُوْنِ دخان ع ۳ اطلاقی یاء تذکیر کے ساتھ) دَنَا عُلًا (والے مکی حفص کیلئے) قریب ہوگیا ہے بلندیوں کی رو سے، (پس باقی کیلئے تَغْلِیْ ہے تاء تانیث سے)۔ اور رَبُّ السَّمٰوٰتِ (دخان ع ۱ کی باء) جو ہے، تم اسکے رفع کو جر سے بدل دو ثُمَّلَا (والے کوفی کیلئے)، اس حال میں کہ تم (توجیہ کے ذریعہ معنیٰ کے) درست کرنے والے ہو، (پس ان کیلئے باء کا جر اور باقی سے باء کا رفع ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَضَمَّ اعْتِلُوْهُ اكْسِرْ (غِـ)نًى اِنَّكَ افْتَحُوْا ۱۰۳۰ (رَ)بِيعًا وَّقُلْ اِنِّیْ وَلِیْ الْيَاءُ حُمِّلَا

اور تو فَاعْتِلُوْهُ (کی تار) کے ضمہ کو (اسی طرح) کسرہ سے بدل دے غِنًى (والے بصری کوفی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ شبہات سے) بے نیازی والا ہے، (پس ان کے لئے فَاعْتِلُوْهُ تار کے کسرہ سے اور باقی کیلئے فَاعْتُلُوْهُ ہے تار کے ضمہ سے ہے)۔ اور تم (ذُقْ) اِنَّكَ (کے ہمزہ) کو (ایسا) فتحہ دو رَبِيعًا (والے کسائی کیلئے) جو (خوبی اور رونق میں) فصل ربیع کی طرح ہے، (پس کسائی کیلئے ذُقْ اَنَّكَ ہمزہ کے فتحہ سے اور باقی کیلئے ذُقْ اِنَّكَ کسرہ سے ہے)۔ اور تو کہہ دے کہ [۱] اِنِّیْ (اٰتِيْكُمْ ع ۱) اور [۲] لِیْ (فَاعْتَزِلُوْنِیْ ع ۱) جو ہیں، (ان دونوں میں اضافت کی) یاء نقل کی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الشَّرِيْعَةِ وَالْاَحْقَافِ

مَعًا رَفْعُ اٰيٰتٍ عَلٰى كَسْرِهٖ (شَـ)فَا ۱۰۳۱ وَاِنَّ وَفِیْ اَضْمِرْ بِتَوْكِيْدٍ اَوِّلَا

(وَفِیْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ اور وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ میں لفظ) اٰيٰتٌ کا رفع جو (شریعہ ع ۱ میں) دو جگہ ہے، شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (رفع) نے عَلٰى كَسْرِهٖ: اپنے کسرہ پر ہو کر (قاری کو) شفا دی ہے، (پس پہلے پانچ کیلئے دونوں جگہ اٰيٰتٌ رفع سے اور حمزہ کسائی کیلئے دونوں میں نصب کسرہ سے آئے گا)۔ اور تو (اس نصبی کسرہ کی توجیہ کیلئے) اِنَّ اور فِیْ کو اَضْمِرْ مقدر مان لے (اور) یہ (اٰيٰتٍ دونوں موقعوں میں) تاکید سے تفسیر کیا گیا ہے۔

مطلب: یہ ہے کہ پہلے موقع میں اِنَّ اور دوسرے میں اِنَّ فِیْ مقدر ہے یعنی وَاِنَّ فِیْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٍ اور اِنَّ فِیْ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٍ۔ پس اٰيٰتٍ کا نصبی کسرہ اِنَّ مقدر کا اسم ہونے کی بناء پر ہے، اور دوسری توجیہ علماء تفسیر نے یہ کی ہے کہ دوسرا اور تیسرا اٰيٰتٍ پہلے کی تاکید ہے جو اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ میں ہے، اس میں اجماعاً نصبی کسرہ ہے، پس لَاٰیٰتٍ "اِنَّ" کا پہلا اسم ہے اور باقی دو پہلے کی تاکید ہیں اور ان کا نصب اسی کی تاکید ہونے کی بنار پر ہے۔

لِنَجْزِیَ یَا (نَہِصٍ) (سَمَا) وَغِشَاوَۃً ۱۰۳۲ بِہٖ الْفَتْحُ وَالْاِسْکَانُ وَالْقَصْرُ (شُہِّلَا

لِنَجْزِیَ (قَوْمًا جاثیہ ع۲ ایلی) یار (والا) ہے نَصٍّ سَمَا (والے عاصم مدنی کی بصری کیلئے)، جو صاف بیان کی گئی ہے، یہ (یار) بلند ہوگئی ہے، (پس ان کیلئے لِیَجْزِیَ یار سے اور باقی کیلئے لِنَجْزِیَ نون سے ہے)۔ اور غِشٰوَۃً (جاثیہ ع۳) جو ہے بِہٖ: اس میں (غین کا) فتحہ اور (شین کا) اسکان اور الف کا حذف شُہِّلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) یہ (مذکور) شامل کر دیا گیا ہے، (پس ان کیلئے غَشْوَۃً اور باقی کیلئے غِشٰوَۃً ہے)۔

وَوَالسَّاعَۃَ ارْفَعْ غَیْرَ حَمْزَۃَ حُسْنًا نِ الْ ۱۰۳۳ مُحْسِنٌ اِحْسَانًا لِّکُوْفٍ تَحَوَّلَا

اور تو وَالسَّاعَۃُ (شریعہ ع۴ کی تار) کو رفع دے حمزہ کے سوا (سب کیلئے، پس حمزہ کیلئے تار کا نصب ہے، اور وَالسَّاعَۃُ میں واو احترازی ہے اس سے مَا السَّاعَۃُ نکل گیا اس میں سب کیلئے رفع ہے۔ اور وہ بِوَالِدَیْہِ) حُسْنًا (احقاف ع۲) جو (شریعت وطبیعت دونوں ہی کی روسے) خوبصورت بنا دیا گیا ہے، کوفی کیلئے اِحْسَانًا ہوگیا، (پس تَحَوَّلَا بمعنی صَارَ ہے۔ اور کوفی کیلئے اِحْسَانًا اور باقی کیلئے حُسْنًا ہے)۔

وَغَیْرُ (صِحَابٍ) اَحْسَنَ ارْفَعْ وَقَبْلَہٗ ۱۰۳۴ وَبَعْدُ بِیَاءٍ ضُمَّ فِعْلَانِ وُصِّلَا

اور غَیْرُ صِحَابٍ (یعنی مدنی کی بصری شامی شعبہ) جو ہیں تو (ان کیلئے) اَحْسَنَ (کے نون) کو رفع دے، اور (ان کیلئے) اس (اَحْسَنَ) سے پہلے اور (اسکے) بعد فِعْلَانِ: (یعنی نَتَقَبَّلُ اور نَتَجَاوَزُ ایسے) دو فعل ہیں جو (ہم تک)، بِیَاءٍ: (ایلی) یار کیساتھ، وُصِّلَا: پہنچائے گئے ہیں، ضُمَّ: جو ضمہ دی گئی ہے۔

خلاصہ: [۱] مدنی کی بصری شامی شعبہ کیلئے یُتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنُ مَا عَمِلُوْا وَیُتَجَاوَزُ ہے، نون کے بجائے یارِ مضمومہ اور اَحْسَنُ کے رفع سے۔ [۲] حفص حمزہ کسائی کے لئے نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ ہے نون اور اس کے فتحہ اور اَحْسَنَ کے نصب سے۔

وَقُلْ عَنْ ہِشَامٍ اَدْغِمُوْا تَعِدَانِنِیْ ۱۰۳۵ نُوَفِّیَھُمْ بِالْیَا (لَہٗ) (حَقٌّ) (نَہْشَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اور) تو کہہ دے ہشام سے (نقل کرتے ہوئے) کہ ان (اہل ادا) نے (ان ہشام کیلئے) ادغام کیا ہے اَتَعِدٰنِنِیْ (کے پہلے نون) کا (دوسرے نون میں اور اَتَعِدٰنِّنِیْ پڑھا ہے اور باقی کیلئے اظہار ہے۔ اور وَ) لِیُوَفِّیَهُمْ (ع ۲ (نون) کے بجائے) یاء کیساتھ ہے لَهٗ حَقٌّ نَهْشَلَا (والے ہشام مکی بصری عاصم کیلئے)، اس (یاء) کیلئے (اس قاری (کیلئے) ہے جو (حق تعالیٰ کی ہیبت کے سبب) کمزور ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے وَلِنُوَفِّیَهُمْ ہے نون سے)۔

وَقُلْ لَّا تَرٰی بِالْغَیْبِ وَاضْمُمْ وَبَعْدَهٗ ۱۰۳۶ مَسٰکِنَهُمْ بِنُرِّفْعِ (فَهَاشِیْهِ (نُهوِّلَا

(اور) تو کہہ دے کہ لَا تَرٰی (اِلَّا مَسٰکِنَهُمْ ع ۳ یاء) غیب کے ساتھ ہے، (جو واقع میں یاء تذکیر ہے)، اور تو (اس یاء کو) ضمہ دے اور اس (لَا یُرٰی) کے بعد مَسٰکِنُهُمْ (نون کے) رفع کے ساتھ ہے فَاشِیْهِ نُوِّلَا (والے حمزہ عاصم کیلئے)، اس (رفع) کا مشہور کرنے والا (آخرت میں عمدہ تعریف اور ثواب) دیا گیا ہے، (پس ان (دو) کیلئے لَا یُرٰی اِلَّا مَسٰکِنُهُمْ ہے یاء غیب ضمہ کے ساتھ اور نون کے رفع سے اور باقی کیلئے لَا تَرٰی اِلَّا مَسٰکِنَهُمْ ہے تاء خطاب، فتحہ اور نون کے نصب سے)۔

وَیَاءُ وَلٰکِنِّیْ وَیَا تَعِدٰنِنِیْ ۱۰۳۷ وَاِنِّیْ وَاَوْزِعْنِیْ بِهَا خُلْفُ مَنْ تَلَا

اور [۱] وَلٰکِنِّیَ (اَرٰیکُمْ ع ۳) کی یاء اور [۲] اَتَعِدٰنِنِیَ (اَنْ ع ۲) کی یاء اور [۳] اِنِّیَ (اَخَافُ ع ۳) اور اَوْزِعْنِیَ (اَنْ ع ۲ کی یاء) جو ہے ان (چاروں یاءات) میں اس (شخص) کا خلاف ہے جس نے (ان کو) پڑھا ہے (یا مَنْ بَلَا: جس نے ان کو جانچا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ اِلٰی سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ

وَبِالضَّمِّ وَاقْصُرْ وَاكْسِرِ التَّاءَ قُتِلُوْا ۱۰۳۸ (عَـ)لٰی (حُـ)جَّةٍ وَّالْقَصْرُ فِیْ اٰسِنٍ (دَ)لَا

اور (وَالَّذِیْنَ) قٰتَلُوْا (ع ۱ کے قاف) کو بِالضَّمِّ ضمہ سے (پڑھ) اور (اسکے) الف کو حذف کر دے اور تار کو کسرہ دے (اور قُتِلُوْا پڑھ) عَلٰی حُجَّةٍ (والے حفص بصری کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ) حجت پر ہے (پس باقی کیلئے قٰتَلُوْا ہے قاف کے فتحہ اور اثبات الف اور تار کے فتحہ سے)۔ اور اٰسِنٍ (ع ۲) میں الف کا حذف (یعنی اَسِنٍ) دَلَا (والے مکی کیلئے) کامیاب ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے اثبات الف سے اٰسِنٍ ہے حفص کی طرح)۔

وَفِیْ اٰنِفًا خُلْفٌ (هَـ)دٰی وَبِضَمِّهِمْ ۱۰۳۹ وَكَسْرٍ وَّتَحْرِیْكٍ وَّاُمْلِیَ (حُـ)صِّلَا

اور اٰنِفًا (ع ۲ کے الف کے حذف) میں (ایسا) خلف ہے هَدٰی (والے بزی کیلئے) جس نے (قاری کو راہِ حق کی) ہدایت کی ہے، (پس اس میں بزی کیلئے الف کا اثبات وحذف دونوں ہیں، لیکن نشر کی تحقیق کی رو سے الف کا حذف تیسیر کے طرق سے نہیں ہے، اس لئے اولیٰ یہ ہے کہ اس میں اوروں کی طرح بزی کیلئے بھی اثبات الف ہی پڑھا جائے)۔ اور ان (اہل ادا) کے (ہمزہ کو) ضمہ دینے اور (لام کو) کسرہ دینے اور (الف کے بجائے یار کو فتحہ کی) حرکت دینے کے ذریعہ وَاُمْلِیَ (لَهُمْ ع ۳) حُصِّلَا (والے بصری کیلئے) حاصل کیا گیا ہے، (پس باقی کیلئے وَاَمْلٰی لَهُمْ ہے حفص کی طرح)۔

وَاَسْرَارَهُمْ فَاكْسِرْ (صِـ)حَابًا وَّنَبْلُوَنْـ ۱۰۴۰ ـنَكُمْ نَعْلَمَ الْیَا (صِـ)فْ وَنَبْلُوَ وَاقْبَلَا

اور تو اِسْرَارَهُمْ (ع ۳ کے ہمزہ) کو کسرہ دے صِحَابًا (والے حفص حمزہ کسائی کے لئے)، اس حال میں کہ تو ساتھیوں والا ہے، (اور باقی کیلئے اَسْرَارَهُمْ ہمزہ کے فتحہ سے ہے)۔ اور وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ (اور حَتّٰی) نَعْلَمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وَنَبْلُوَا (ع۴) جو ہیں، تو (ان تینوں میں نون کے بجائے) صِفْ (والے شعبہ کیلئے) یاء بیان (بھی) کردے اور (اس یاء کو) ضرور قبول (بھی) کرلے، (پس شعبہ کیلئے تینوں میں یاء ہے اور باقی سب کیلئے تینوں میں نون)۔

فائدہ: رِضْوَانَہٗ ع۳ شعر۵۴۸ اور اِلَی السَّلْمِ شعر۱۰۲۷ میں بیان ہو چکے ہیں۔

وَفِیْ یُؤْمِنُوْا (حَقٌّ) وَّبَعْدُ ثَلٰثَۃٌ ۱۰۴۱ وَفِیْ یَاءِ نُؤْتِیْہِ (غَدِیْرٌ تَسَلْسَلَا

اور لِیُؤْمِنُوْا (بِاللّٰہِ ع۱) میں (اطلاقی یاء غیب) حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے) حق ہے، اور (اسکے) بعد تین (فعل وَتُعَزِّرُوْہُ، وَتُوَقِّرُوْہُ، وَتُسَبِّحُوْہُ جو) ہیں، (ان میں بھی انہیں دونوں کیلئے یاء غیب حق ہے، پس ان چاروں میں ان کیلئے یاء اور باقی کیلئے تاء ہے)۔ اور فَسَیُؤْتِیْہِ (فتحاع۱) کی یاء میں غَدِیْرٌ (والے بصری کوفی کیلئے ایسا) تالاب ہے جو (دراز) ہو گیا ہے، (پس باقی کیلئے فَسَنُؤْتِیْہِ ہے (نون سے)۔

وَبِالضَّمِّ ضَرًّا (شَـ)ـاعَ وَالْکَسْرُ عَنْهُمَا ۱۰۴۲ بِلَامِ کَلٰمَ اللّٰہِ وَالْقَصْرُ (وُ)کِّلَا

اور (بِکُمْ) ضَرًّا (فتحاع۲ ضاد کے) ضمہ کیساتھ شَاعَ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہو گیا ہے، (پس باقی کیلئے ضاد کے فتحہ سے حفص کی طرح)۔ اور (وہ) کسرہ جو کَلٰمَ اللّٰہِ (ع۲) کے لام میں ہے، عَنْهُمَا: انہیں دونوں (حمزہ کسائی) سے ہے، اور الف کا حذف (بھی انہیں کیلئے) مقرر کیا گیا ہے، (پس ان کیلئے کَلِمَ اللّٰہِ ہے لام کے کسرہ اور الف کے حذف سے، باقی کیلئے کَلٰمَ اللّٰہِ ہے حفص کی طرح)۔

بِمَا یَعْمَلُوْنَ (حَـ)ـجٌّ حَرَّکَ شَطْاَہٗ ۱۰۴۳ (دُ)عَا (مَـ)ـاجِدٍ وَّاقْصُرْ فَاٰزَرَہٗ (مُـ)ـلَا

(اور اس کَلٰمَ اللّٰہِ کے بعد) بِمَا یَعْمَلُوْنَ (بَصِیْرًا ع۳ اطلاقی یاء غیب کے ساتھ) حَجٌّ (والے بصری کیلئے) حجت میں غالب ہو گیا ہے، (رہا بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ع۲ جو کَلٰمَ اللّٰہِ سے پہلے ہے، اس میں سب کے لئے تاء ہے)۔ اور) شَطْاَہٗ (ع۴ کی طاء) کو (فتحہ کی) حرکت دے دی ہے دُعَا مَاجِدٍ (والے مکی ابن ذکوان کیلئے) شریف (قاری) کے تلفظ نے، (پس ان کیلئے شَطَاَہٗ ہے طاء کے فتحہ سے اور باقی کیلئے سکون سے)۔ اور فَاٰزَرَہٗ (ع۴) کو الف کے حذف سے (فَاَزَرَہٗ) پڑھ مُلَا (والے ابن ذکوان کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ) چادروں والا ہے، (پس باقی کیلئے فَاٰزَرَہٗ ہے اثبات الف سے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِي يَعْمَلُوْنَ (دُ)مْ نَقُوْلُ بِيَاءٍ (ا)ذْ ۱۰۴۴ (صَـ)فَا وَاكْسِرُوْا اَدْبَارَ (ا)ذْ (فَـ)ازَ (دُ)خْلُلَا

اور (بِمَا) يَعْمَلُوْنَ (حجرات ع ۲) میں (اطلاق یاء غیب پر) دُمْ (والے مکی کیلئے) تو ہمیشہ رہ (پس باقی کیلئے تاء خطاب سے تَعْمَلُوْنَ ہے۔ اور يَوْمَ) تَقُوْلُ (ق ع ۳) یاء کیساتھ ہے اِذْ صَفَا (والے مدنی شعبہ کیلئے)، اس لئے کہ یہ (یاء اعتراض کی کدورتوں سے) صاف ہوگئی ہے، (پس ان کیلئے يَقُوْلُ یاء سے اور باقی کیلئے نَقُوْلُ نون سے ہے)۔ اور اَدْبَارَ (السُّجُوْدِ ق ع ۳ کے ہمزہ) کو کسرہ دو اِذْفَازَ دُخْلُلَا (والے نافع حمزہ مکی کیلئے) اسلئے کہ یہ (کسرہ والا وَاِدْبَارَ بھی نقلاً) کامیاب ہوگیا ہے، اس حال میں کہ یہ (کسرہ میں طور والے وَاِدْبَارَ کے) مناسب ہے (جس میں اجماعاً کسرہ ہے، پس باقی کیلئے ہمزہ کا فتحہ ہے)۔

وَبِالْيَا يُنَادِيْ قِفْ (دَ)لِيْلًا بِخُلْفِهٖ ۱۰۴۵ وَقُلْ مِثْلَ مَا بِالرَّفْعِ (شَـ)مَّمَ (صَـ)نْدَلَا

اور (يَوْمَ) يُنَادِيْ (ع ۳) جو ہے، (اس پر) بِالْيَاءِ: یاء کے (اثبات) سے، قِفْ: (ایسا) وقف کر دَلِيْلًا (والے مکی کیلئے) دلیل والا ہونے کی حالت میں جو ان کے خلف کے ساتھ ہے، (پس مکی کیلئے وقفاً يُنَادِيْ بھی ہے اور يُنَادْ بھی اوروں کی طرح، باقی کیلئے صرف يُنَادْ ہے یاء کے بغیر)۔ اور تو کہہ دے کہ (لَحَقٌّ) مِثْلَ مَا (ذٰرِيٰت ع ۱) جو ہے (لام کے) رفع کیساتھ شَمَّمَ صَنْدَلَا (والے حمزہ کسائی شعبہ کیلئے) اس نے خوشبو سونگھائی ہے (اپنے قاری کو)، صندل (کی، پس ان کیلئے مِثْلُ ہے رفع سے اور باقی کیلئے نصب سے)۔

وَفِي الصَّعْقَةُ اقْصُرْ مُسْكِنَ الْعَيْنِ (رَ)اوِيًا ۱۰۴۶ وَقَوْمَ بِخَفْضِ الْمِيْمِ (شَـ)رَّفَ (حُـ)مَّلَا

اور تو اَلصَّعْقَةُ (ذٰرِيٰت ع ۲ کے صاد) میں (اسی طرح) قصر واقع کر، اس حال میں کہ تو (اس کے) عین (کے کسرہ) کا (بھی) سکون سے بدلنے والا ہو رَاوِيًا (والے کسائی کیلئے، نیز) روایت کرنے والا ہو، (پس باقی کیلئے اَلصَّاعِقَةُ ہے حفص کی طرح۔ اور) قَوْمَ (نُوْحٍ ذٰرِيٰت ع ۲) نے میم کے جر کے ساتھ ہو کر شَرَّفَ حُمَّلَا (والے حمزہ کسائی بصری کیلئے اپنے) ناقلین کو بزرگی دی ہے، (پس ان کیلئے قَوْمِ نُوْحٍ میم کے جر سے اور باقی کیلئے قَوْمَ ہے نصب سے۔

وَبَصْرٍ وَّاَتْبَعْنَا بِوَاتَّبَعَتْ وَمَا ۱۰۴۷ اَلَتْنَا اكْسِرُوْا (دِ)نْيَا وَّاِنَّ افْتَحُوْا (ا)لْجَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بصری نے وَاَتْبَعْنٰهُمْ (پڑھا ہے) وَاتَّبَعَتْهُمْ (کی جگہ) میں، (پس بصری کیلئے وَاَتْبَعْنٰهُمْ ہے اور باقی کیلئے وَاتَّبَعَتْهُمْ ہے حفص کی طرح، اور یہ دونوں قراءتیں باب استغناء سے نکلی ہیں)۔ اور وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ (طور ع ۱ کے لام) کو تم کسرہ دو دِنْيًا (والے مکی کے لئے)، اس حال میں کہ یہ (وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ، وَاَتْبَعْنٰهُمْ کے) قریب ہے، (پس ان کیلئے اَلِتْنٰهُمْ ہے لام کے کسرہ سے اور باقی کیلئے حفص کی طرح)۔ اور (نَدْعُوْهُ) اِنَّهٗ (کے ہمزہ) کو تم فتحہ دو (اَنَّهٗ پڑھو) اَنْجَلَا رِضًى (والے مدنی کسائی کیلئے) اس حال میں کہ یہ (اَنَّهٗ) پسندیدگی کی رو سے ظہور والا ہے، (پس باقی کیلئے اِنَّهٗ ہے کسرہ سے)۔

(رِ)ضًى يَصْعَقُوْنَ اضْمُمْهُ (كَـ)ـمْ (نَـ)ـصَّ وَالْمُسَيْـ ۱۰۴۸ طِرُوْنَ (لِـ)ـسَانٌ (عَـ)ـابَ بِالْخُلْفِ (زُ)مَّلَا

(رِضًى کا تعلق ماقبل سے ہے۔ اور (فِيْهِ) يُصْعَقُوْنَ (طور ع ۲) جو ہے، تو اس (کی یاء) کو ضمہ دے، كَمْ نَصَّ (والے شامی عاصم کیلئے) یہ (ضمہ) بہت مرتبہ ظاہر ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے یاء کے فتحہ سے ہے)۔ اور اَلْمُسَيْطِرُوْنَ (ع ۲ سین کیساتھ) لِسَانٌ زُمَّلَا (والے ہشام قنبل کیلئے بلا خلف اور) عَابَ (والے حفص کیلئے بالخلف) ایسا لغت ہے (جس نے) عیب لگایا ہے (حفص کے) خلف کیساتھ ہو کر ضعیف عقل والوں پر۔

وَصَادٌ كَزَايٍ (قَـ)ـامَ بِالْخُلْفِ (ضَـ)ـبْعُهٗ ۱۰۴۹ وَكَذَّبَ يَرْوِيْهِ هِشَامٌ مُّثَقَّلَا

اور (اس اَلْمُسَيْطِرُوْنَ طور ع ۲ میں وہ) صاد جو زاء کے مانند (اشمام والا) ہے قَامَ بِالْخُلْفِ: (قاف والے خلاد کیلئے) خلف کے ساتھ قائم ہوگیا ہے ضَبْعُهٗ (والے خلف کیلئے بلا خلف) اس (اشمام والے صاد) کا بازو (پس [1] قنبل ہشام کیلئے اَلْمُسَيْطِرُوْنَ ہے سین سے۔ [2] حفص کیلئے اَلْمُصَيْطِرُوْنَ صاد اور سین دونوں سے۔ [3] خلف کیلئے صاد کا زاء کی طرح اشمام۔ [4] خلاد کیلئے اشمام اور خالص صاد دونوں وجوہ۔ [5] باقی کیلئے صرف صاد ہے)۔ اور (مَا) كَذَبَ (الْفُؤَادُ نجم ع ۱) جو ہے روایت کرتے ہیں، اس (کے ذال) کو ہشام تشدید والا ہونے کی حالت میں (پس ہشام کیلئے مَاكَذَّبَ الْفُؤَادُ تشدید سے باقی کیلئے مَاكَذَبَ ہے تخفیف سے)۔

تُمٰرُوْنَهٗ تَمْرُوْنَهٗ وَافْتَحُوْا (شَـ)ـهْذًا ۱۰۵۰ مَنٰوَةَ (لِـ)ـلْمَكِّيْ زِدِ الْهَمْزَ وَاحْفِلَا

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ جو ہے (اس کی جگہ میں) اَفَتَمْرُوْنَهٗ ہے، اور تم (اس کی تاء کو ایسا) فتحہ دو شَهْذًا (والے حمزہ کسائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے) جو (خفیف ہونے کے سبب) عود کی خوشبو والا ہے، (پس ان کیلئے اَفَتَمْرُوْنَهٗ ضَرَبَ سے ہے اور باقی کیلئے اَفَتُمٰرُوْنَهٗ مُفَاعَلَةٌ سے ہے، اور یہ دونوں قراءتیں باب استغنار سے نکلی ہیں، اور وَافْتَحُوْا وضاحت کیلئے ہے۔ اور وَ) مَنٰوٰۃَ (نجم ع ۱) جو ہے تو (اس میں) مکی کیلئے (اسی طرح) زیادہ کر (فتحہ والا) ہمزہ اور (اسکا) خوب اہتمام کر، (پس مکی کیلئے وَمَنٰوْءَۃَ ہمزہ مفتوحہ سے اور باقی کیلئے وَمَنٰوۃَ ہے ترک ہمزہ سے)۔

وَيَهْمِزُ ضِيْزٰى خُشَّعًا خٰشِعًا (شَـ)فَا ۱۰۵۱ (حَـ)مِيْدًا وَّخَاطِبْ يَعْلَمُوْنَ (فَـ)طِبْ (كَـ)لَا

اور یہ (مکی قِسْمَةٌ) ضِيْزٰى (نجم ع ۱ کی یاء) کو ہمزہ سے بدلتے ہیں اور ضِئْزٰى پڑھتے ہیں (اور وَيَهْمِزُ کی ضمیر فاعل کلی کی طرف لوٹ رہی ہے، پس باقی کیلئے ضِيْزٰى ہے یاء سے۔ اور) خُشَّعًا (قمر ع ۱) جو ہے (اس کی جگہ میں) خٰشِعًا ہے شَفَا حَمِيْدًا (والے حمزہ کسائی بصری کیلئے)، اس (خٰشِعًا) نے (بھی قاری کو) شفا دی ہے، اس حال میں کہ یہ (لفظ) پسندیدہ ہے، (پس ان کیلئے خٰشِعًا الف وتخفیف سے اور باقی کیلئے خُشَّعًا حذف الف وتشدید سے ہے، اور یہ دونوں قراءتیں بھی باب استغنار سے ہیں)۔ اور تو خطاب (کی تاء) سے پڑھ سَتَعْلَمُوْنَ (قمر ع ۲) کو فَطِبْ كَلَا (والے حمزہ شامی کیلئے)، پس تو خوش ہو جا چراگاہ (یعنی علمی نفع) کے اعتبار سے، (پس ان کیلئے سَتَعْلَمُوْنَ تاء سے اور باقی کیلئے سَيَعْلَمُوْنَ یاء سے ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ

وَوَالْحَبُّ ذُوالرَّيْحَانُ رَفْعُ ثَلَاثِهَا ۱۰۵۲ بِنَصْبٍ (كَـ)فَى وَالنُّوْنُ بِالْخَفْضِ (شُـ)كِّلَا

اور وَالْحَبُّ (اور) ذُو(الْعَصْفِ اور وَ) الرَّيْحَانُ جو ہیں، ان میں کے تینوں کا رفع نصب کے ساتھ ہے كَفٰی (والے شامی کیلئے) یہ (نصب بھی) کافی ہو گیا ہے۔ اور (وَالرَّيْحَانُ) کا نون جر کے ساتھ شُكِّلَا (والے حمزہ کسائی کیلئے) صورت بنا دیا گیا ہے۔

خلاصه: [۱] شامی کے لئے وَالْحَبَّ ذَاالْعَصْفِ وَالرَّيْحَانَ تینوں کے نصب سے، اور ذُوْ کا نصب ذَا ہے الف سے، اور وصل میں الف کے حذف اور ذال کے فتحہ سے۔ [۲] مدنی مکی بصری عاصم کے لئے وَالْحَبُّ ذُوالْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ہے تینوں کے رفع سے، اور ذُوْ کا رفع واؤ سے ہے، اور وصل میں واؤ کے حذف اور ذال کے ضمہ سے۔ [۳] حمزہ کسائی کیلئے اول کے دو کا رفع اور تیسرے میں نون کا جر ہے۔

وَيَخْرُجُ فَاضْمُمْ وَافْتَحِ الضَّمَّ (اِ)ذْ (حَـ)مٰى ۱۰۵۳ وَفِي الْمُنْشَئٰتُ الشِّيْنُ بِالْكَسْرِ (فَـ)احْمِلَا

اور تو يَخْرُجُ (کی یاء) کو ضمہ دے، اور (اسکی راء کے) ضمہ کو فتحہ سے بدل دے اِذْ حَمٰى (والے نافع بصری کیلئے)، اسلئے کہ اس (مذکور) نے (اپنے نقل کرنے والے کی) حمایت کی ہے، (پس ان کیلئے يُخْرَجُ ہے ضمہ اور فتحہ سے اور باقی کیلئے يَخْرُجُ ہے فتحہ اور ضمہ سے، اول مجہول اور ثانی معروف ہے)۔ اور اَلْمُنْشِئٰتُ میں شین کسرہ کیساتھ ہے فَاحْمِلَا صَحِيْحًا (والے حمزہ شعبہ کیلئے)، پس تو (اس کسرہ کو) ضرور نقل کر دے۔

(صَـ)حِيْحًا ؕ بِخُلْفٍ نَفْرُغُ الْيَاءُ (شَـ)ائِعٌ ۱۰۵۴ شُوَاظٌ بِكَسْرِ الضَّمِّ مَكِّيُّهُمْ جَلَا

اس حال میں کہ یہ (کسرہ) صحیح ہے، (نیز ابوبکر کے) خلف کے ساتھ ہے، (پس [۱] حمزہ کیلئے اَلْمُنْشِئٰتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شین کے کسرہ سے۔ ۲ نافع کی بصری شامی حفص کسائی کیلئے شین کے فتحہ سے۔ ۳ شعبہ کیلئے شین کا کسرہ اور فتحہ دونوں)۔ سَيَفْرُغُ (لَكُمْ ع ۲) جو ہے (اس میں) یاء شَائِعُ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہے، (پس باقی کیلئے نون سے۔ اور) شُوَاظٌ جو ہے (اس کو شین کے) ضمہ کے بجائے کسرہ سے ان میں کے مکی نے ظاہر کیا ہے، (پس مکی کیلئے شِوَاظٌ کسرہ سے اور باقی کیلئے شُوَاظٌ ضمہ سے ہے)۔

وَرَفْعُ نُحَاسٌ جَرَّ (حَقٍّ) وَّكَسْرَ مِيْـ ۱۰۵۵ ـمِ يَطْمِثْ فِي الْاُوْلٰى ضُمَّ (تُـهْدٰى وَتُقْبَلَا

(اور) وَنُحَاسٌ (ع ۲ کے سین) کا رفع جو ہے (اسکی جگہ میں) حَقٍّ (والے مکی بصری کیلئے) حق (والے قاری) کا جر ہے، (پس ان کیلئے نُحَاسٍ جر سے اور باقی کیلئے نُحَاسٌ رفع سے ہے)۔ اور تو (لَمْ) يَطْمِثْهُنَّ (ع ۳) کے میم کے کسرہ کو (اس لَمْ يَطْمِثْهُنَّ کے) پہلے (کلمہ یعنی پہلے موقع) میں ضمہ سے بدل دے، تُهْدٰى (والے دوری کسائی کیلئے) تو ہدایت کیا جائیگا اور تو ضرور قبول (بھی) کر لیا جائے گا۔

وَقَالَ بِهٖ لِلَّيْثِ فِي الثَّانِ وَحْدَهٗ ۱۰۵۶ شُيُوْخٌ وَّنَصَّ اللَّيْثُ بِالضَّمِّ الْاَوَّلَا

وَقَالَ شُيُوْخٌ لِّلَّيْثِ: اور قائل ہوئے ہیں شیوخ (ابوالحارث) لَیث کے لئے، فِي الثَّانِ وَحْدَهٗ: صرف دوسرے (لَمْ يَطْمِثْهُنَّ ع ۳ کے میم) میں، بِهٖ: اسی (کسرہ کے بجائے ضمہ) کے، وَنَصَّ اللَّيْثُ: اور تصریح کی ہے (خود ابوالحارث) لَیث نے، بِالضَّمِّ: ضمہ دینے کی، اَوَّلَا: (فقط) پہلے (لَمْ يَطْمِثْهُنَّ کے میم) کو۔

خلاصہ: یعنی شیوخ نے تو یہ بتایا ہے کہ ابوالحارث دوسرے لَمْ يَطْمُثْهُنَّ کے میم میں ضمہ پڑھتے تھے اور خود ابوالحارث کے بیان اور ان کی عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ پہلے لَمْ يَطْمُثْهُنَّ میں ضمہ دیا جائے، پس ابوالحارث لَیث کی قراءۃ اور ان کے بیان دونوں کے جمع کرنے سے نکل آیا کہ ان کیلئے دونوں میں ضمہ پڑھنا بھی صحیح ہے۔

وَقَوْلُ الْكِسَائِيْ ضُمَّ اَيُّهُمَا تَشَا ۱۰۵۷ وَجِيْهٌ وَّبَعْضُ الْمُقْرِئِيْنَ بِهٖ تَلَا

اور کسائی کا (یہ) قول، وَجِيْهٌ: وجاہت والا ہے کہ تو ضمہ دے دونوں (فعلوں) میں سے جس کو چاہے (یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختیار ہے) اور بعض پڑھانے والے (شیوخ) نے، بِہٖ: اسی (تخییر) کے موافق پڑھا (بھی) ہے۔

مطلب: یہ ہے کہ یہاں کسائی کیلئے میم کے ضمہ اور کسرہ کے بارے میں چار قول ہیں:۔ [۱] دوری کیلئے اول میں ضمہ اور ثانی میں کسرہ۔ [۲] شیوخ کی ایک جماعت کے قول پر ابوالحارث کیلئے اول میں کسرہ اور ثانی میں ضمہ۔ [۳] شیوخ کی ایک اور جماعت کے قول پر ابوالحارث کیلئے ان کی نص کی رو سے دوری کی طرح اول میں ضمہ اور ثانی میں کسرہ۔ [۴] کسائی سے تخییر کہ دونوں میں سے جس کو چاہو ضمہ دیدو، پس جو باقی رہے ان کیلئے اس میں کسرہ ہوگا۔

ترتیبِ تلاوت: یہ کہ جب تم کسائی کیلئے ان دونوں کلموں کی دونوں وجوہ پڑھنا چاہو تو اول میں پہلے میم کا ضمہ پڑھو پھر کسرہ، اور ثانی میں پہلے کسرہ پڑھو پھر ضمہ۔ اور جعبری کی رائے پر دونوں میں کسرہ مختار ہے۔

وَاٰخِرَهَا يَا ذِي الْجَلٰلِ ابْنُ عَامِرٍ ۱۰۵۸ بِوَاوٍ وَّرَسْمُ الشَّامِ فِيْهِ تَمَثَّلَا

اور اس (سورۃ) کے آخر میں ذِی الْجَلٰلِ کی یاء کا بِوَاوٍ: واؤ سے ابن عامر نے (ابدال کیا ہے اور ذُوالْجَلٰلِ پڑھا ہے، اور (مصحفِ) شامی کی رسم (بھی) اس (واؤ کے بارے) میں متصور (متعین) ہوگئی ہے، (پس غیر شامی کیلئے ذِی الْجَلٰلِ ہے یاء سے، اور غیر شامی مصاحف کی رسم بھی یاء سے ہے) اور شامی کے لئے شامی مصاحف میں ذُوالْجَلٰلِ واؤ سے ہے۔

مکتبۃ القراءات
27022014/26041435

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ وَالْحَدِيْدِ

وَحُوْرٌ وَّعِيْنٌ خَفْضُ رَفْعِهِمَا (شَـ)ـفَا ۱۰۵۹ وَعُرُبًا سُكُوْنُ الضَّمِّ (صُـ)ـحِّحَ (فَـ)ـاعْتَلَا

اور حُوْرٌ اور عِيْنٌ (ع ۱) جو ہیں ان دونوں (کی راء ونون) کے رفع کے بجائے جر نے شَفَا (والے حمزہ کسائی کیلئے اپنے قاری کو) شفا دی ہے، (پس ان کیلئے حُوْرٍ عِيْنٍ ہے جر سے، اور باقی کیلئے حُوْرٌ عِيْنٌ ہے رفع سے)۔ اور عُرُبًا (ع ۱) جو ہے (اسکی راء کے) ضمہ کے بجائے سکون صُحِّحَ فَاعْتَلَا (والے شعبہ حمزہ کیلئے اسی طرح) صحیح کر دیا گیا ہے، سو یہ (سکون) بلند ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے عُرُبًا ہے ضمہ سے)۔

وَخِفُّ قَدَرْنَا (دَ)ارَ وَانْضَمَّ شُرْبَ (فِـ)ـيْ ۱۰۶۰ نَـدًى (ا)لصَّفْوِ وَاسْتِفْهَامُ اِنَّا (صَـ)ـفَا وِلَا

اور (نَحْنُ) قَدَرْنَا (کی دال) کی تخفیف دَارَ (والے مکی کیلئے اسی طرح) دائر (اور مشہور) ہوگئی ہے، (پس باقی کیلئے قَدَّرْنَا ہے تشدید سے)۔ اور شُرْبَ (الْهِيْمِ ع ۲ کا شین) ضمہ والا ہوگیا ہے فِيْ نَدَى الصَّفْوِ (والے حمزہ عاصم نافع کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ) صفائی کی تری میں ہے، (پس باقی کیلئے شَرْبَ ہے فتحہ سے)۔ اور اِنَّا (لَمُغْرَمُوْنَ ع ۲) کا استفہام سے (ءَاِنَّا) پڑھنا صَفَا (والے شعبہ کیلئے) صاف ہوگیا ہے پیروی کی رو سے، (پس باقی کیلئے اِنَّا ہے خبر سے)۔

بِمَوْقِعِ بِالْاِسْكَانِ وَالْقَصْرِ (شَـ)ـائِعٌ ۱۰۶۱ وَقَدْ اَخَذَ اضْمُمْ وَاكْسِرِ الْخَاءَ (حُـ)ـوِّلَا

بِمَوْقِعِ (النُّجُوْمِ واقعہ ع ۳ اسی طرح واؤ کے) اسکان اور الف کے حذف کے ساتھ شَائِعٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہے، (پس باقی کیلئے بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ہے فتحہ اور الف سے)۔ اور وَقَدْ اَخَذَ (حدید ع ۱ کے ہمزہ) کو ضمہ دے اور (اس کی) خاء کو کسرہ دے حُوِّلَا (والے بصری کیلئے)، اس حال میں کہ تم (معاملات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ع ۴) جو ہے تو (اس میں سے) ھُوَ کو حذف کر دے عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے)، یہ (حذف اسی موقع میں رسم کے احتمال کے سبب) عام ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ہے ھُوَ کے حذف سے اور باقی کیلئے ھُوَ کیساتھ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ہے)، اس حال میں کہ یہ (ایسے) وصل والا ہے جو (ہم تک) خوب پہنچا دیا گیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُجَادَلَةِ اِلٰى سُوْرَةِ نٓ

وَفِيْ يَتَنٰجَوْنَ اقْصُرِ النُّوْنَ سَاكِنًا ۱۰۶۵ وَقَدِّمْهُ وَاضْمُمْ جِيْمَهٗ (فَـ)ـتُكَمِّلَا

اور (وَ) يَتَنٰجَوْنَ میں اَلنُّوْنَ: نون کو (اس کے) ساکن ہونے کی حالت میں، اُقْصُرْ: الف کے حذف سے پڑھ (قصر کی قید کا ذکر ضد کیلئے ہے، ورنہ مذکور کیلئے سَاكِنًا ہی کافی تھا) اور اس (نون ساکن) کو (تاء سے) پہلے لے آ، اور ضمہ دے اسکے جیم کو فَتُكَمِّلَا (والے حمزہ کیلئے)، تاکہ تو (ان قیود کے ذریعہ حمزہ کی قراءۃ کو) کامل کر دے، (پس ان کیلئے وَيَنْتَجُوْنَ اور باقی کیلئے وَيَتَنٰجَوْنَ ہے)۔

تعلیل: یہ دونوں قراءتیں نَجْوٰی سے ہیں، پھر يَتَنٰجَوْنَ تَفَاعُلٌ سے اور يَنْتَجُوْنَ اِفْتِعَالٌ سے ہے۔ ان کی اصل يَتَنَاجَيُوْنَ اور يَنْتَجِيُوْنَ تھی، پھر اول میں تو یاء قَالَ والے قاعدہ سے الف سے بدل گئی اور الف اجتماعِ ساکنین کے سبب حذف ہو گیا۔ اور ثانی میں قَاضُوْنَ والی تعلیل جاری ہوئی ہے، پس اول کا وزن يَتَفَاعَوْنَ اور ثانی کا يَفْتَعُوْنَ ہے، اور دونوں قراءتیں ہم معنیٰ ہیں۔

وَكَسْرَ انْشِزُوْا فَاضْمُمْ مَعًا (صِـ)ـفْوُ خُلْفِهٖ ۱۰۶۶ (عُـ)ـلًى (عَمَّ) وَامْدُدْ فِي الْمَجٰلِسِ (نَـ)ـوْفَلَا

اور تو (وَاِذَا قِيْلَ) انْشِزُوْا (فَانْشُزُوْا مجادلہ ع ۲) کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دے جو دو جگہ ہے، صَفْوُ خُلْفِهٖ (والے شعبہ کے لئے) خلف سے اور عُلًى عَمَّ (والے حفص مدنی شامی کیلئے بلا خلف)، اس (لفظ) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ع ۳) جو ہے تو (اس میں سے) ھُوَ کو حذف کر دے عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے)، یہ (حذف اسی موقع میں رسم کے احتمال کے سبب) عام ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے فَإِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ہے ھُوَ کے حذف سے اور باقی کیلئے ھُوَ کیساتھ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ہے)، اس حال میں کہ یہ (ایسے) وصل والا ہے جو (ہم تک) خوب پہنچادیا گیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُجَادَلَةِ اِلٰى سُوْرَةِ نٓ

وَفِيْ يَتَنٰجَوْنَ اقْصُرِ النُّوْنَ سَاكِنًا ۱۰۶۵ وَقَدِّمْهُ وَاضْمُمْ جِيْمَهُ (فَـ)تُكَمِّلَا

اور (وَ) يَتَنٰجَوْنَ میں اَلنُّوْنَ: نون کو (اس کے) ساکن ہونے کی حالت میں، اُقْصُرْ: الف کے حذف سے پڑھ (قصر کی قید کا ذکر ضد کیلئے ہے، ورنہ مذکور کیلئے سَاكِنًا ہی کافی تھا) اور اس (نون ساکن) کو (تاء سے) پہلے لے آ، اور ضمہ دے اسکے جیم کو فَتُكَمِّلَا (والے حمزہ کیلئے)، تاکہ تو (ان قیود کے ذریعہ حمزہ کی قراءۃ کو) کامل کر دے، (پس ان کیلئے وَيَنْتَجُوْنَ اور باقی کیلئے وَيَتَنٰجَوْنَ ہے)۔

تعلیل: یہ دونوں قراءتیں نَجْوٰی سے ہیں، پھر يَتَنٰجَوْنَ تَفَاعُلٌ سے اور يَنْتَجُوْنَ اِفْتِعَالٌ سے ہے۔ ان کی اصل يَتَنَاجَيُوْنَ اور يَنْتَجِيُوْنَ تھی، پھر اول میں تو یاء قَالَ والے قاعدہ سے الف سے بدل گئی اور الف اجتماعِ ساکنین کے سبب حذف ہوگیا۔ اور ثانی میں قَاضُوْنَ والی تعلیل جاری ہوئی ہے، پس اول کا وزن يَتَفَاعَوْنَ اور ثانی کا يَفْتَعُوْنَ ہے، اور دونوں قراءتیں ہم معنیٰ ہیں۔

وَكَسْرَ انْشِزُوْا فَاضْمُمْ مَعًا (صِـ)ـفْوُ (خُـ)ـلْفِهٖ ۱۰۶۶ (عُـ)ـلًى (عَمَّ) وَامْدُدْ فِي الْمَجْلِسِ (نَـ)ـوْفَلَا

اور تو (وَإِذَا قِيْلَ) انْشِزُوْا (فَانْشِزُوْا مجادلہ ع ۲) کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دے جو دو جگہ ہے، صَفْوُ خُلْفِهٖ (والے شعبہ کے لئے) خلف سے اور عُلًى عَمَّ (والے حفص مدنی شامی کیلئے بلا خلف)، اس (لفظ) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلف کی صفائی (ایسی) بلندی والی ہے جو عام ہو گئی ہے، (پس [۱] مدنی شامی حفص کے لئے قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا ہے، دونوں میں شین کے ضمہ سے، اور اعادہ کرنے میں ہمزہ وصلی مضموم ہوگا۔ [۲] مکی بصری حمزہ کسائی کیلئے قِيلَ انشِزُوا فَانشِزُوا دونوں کسرہ سے، اور اعادہ کرنے میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا، لیکن ہمزہ وصلی سے اعادہ صرف پہلے کلمہ سے ہوسکتا ہے۔ [۳] شعبہ کیلئے خلف ہے یعنی شین کا ضمہ بھی ہے اور کسرہ بھی)۔ اور تو فِي الْمَجٰلِسِ کو (اسی طرح) الف مدہ (کی زیادتی) سے پڑھ نَوْفَلًا (والے عاصم کیلئے)، اس حال میں کہ تو بہت سخاوت والا ہے، (پس باقی کیلئے فِي الْمَجْلِسِ ہے الف کے حذف سے)۔

وَفِيْ رُسُلِيَ الْيَا يُخَرِّبُوْنَ الثَّقِيْلَ (حُـ)ـزْ ١٠٦٧ وَمَعْ دُوْلَةٌ اَنِّثْ يَكُوْنَ بِخُلْفِ (لَـ)ـمْ

(وَ) رُسُلِيَ (اِنَّ اللّٰہَ ع ۳) میں (مجادلہ کی اضافت کی) یاء ہے (اور راء کی) تشدید (اور خاء کے فتحہ) والے يُخَرِّبُوْنَ (حشر ع۱) کو حُزْ (والے بصری کیلئے اپنے سینہ میں) جمع کر لے، (پس ان کیلئے يُخَرِّبُوْنَ ہے فتحہ اور تشدید سے، اور باقی کیلئے يُخْرِبُوْنَ تخفیف وسکون سے)۔ اور تو تانیث (کی تاء) سے پڑھ (كَيْ لَا) يَكُوْنَ کو لَمْ (والے ہشام کیلئے، ایسا مؤنث پڑھنا جو) دیر میں ثابت ہونے والے خلف کیساتھ ہے، وَمَعْ دُوْلَةٌ: اس حال میں کہ یہ (تَكُوْنَ) دُوْلَةٌ (کی تاء کے اطلاقی رفع) سمیت ہے، (پس ① ہشام کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ يَكُوْنَ دُوْلَةٌ یاء اور رفع سے اور تَكُوْنَ دُوْلَةٌ تاء تانیث اور رفع سے ② باقی کیلئے يَكُوْنَ دُوْلَةً یاء اور نصب سے)۔

انتباہ: لفظ مع سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ خلف يَكُوْنَ کی تذکیر وتانیث اور دُوْلَةٌ کے رفع ونصب دونوں میں ہے، اور تحقیق یہ ہے کہ خلف صرف يَكُوْنَ کی تذکیر وتانیث میں ہے اور دُوْلَةٌ میں ہشام کیلئے تذکیر وتانیث دونوں کے ساتھ رفع ہی ہے)۔

فائدہ: لَمْ جو ہشام کی رمز ہے، اس کی اصل لَآءٍ ہے بمعنی مؤخر رکھنے والا یعنی دیر میں ثابت ہونے والا۔

وَكَسْرُ جِدَارٍ ضُمَّ وَالْفَتْحَ وَاقْصُرُوْا ١٠٦٨ (ذَ)وِيْ (اُ)سْوَةٍ اِنِّيْ بِيَاءٍ تَوَصَّلَا

وَضُمَّ: اور تو ضمہ سے بدل دے جِدَارٍ (کے جیم) کے کسرہ اور (دال کے) فتحہ کو، اور الف کو حذف کر دو ذَوِيْ اُسْوَةٍ (والے شامی کوفی نافع کیلئے)، اس حال میں کہ تم (متقدمین کی) اقتداء کرنے والے ہو، (پس [۱] مکی بصری کیلئے جِدَارٍ کسرہ فتحہ اور الف سے، مکی کیلئے تو کوئی امالہ نہیں البتہ بصری اپنے قاعدہ کے موافق اس کے الف میں امالہ محضہ بھی کریں گے۔ [۲] باقی کیلئے جُدُرٍ ہے دو ضموں اور الف کے حذف سے)۔ اِنِّيْ (اَخَافُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہَ ع ۲ اضافت کی) یار کے ساتھ ہو کر (ہم تک) پہنچا ہے۔

وَيُفْصَلُ فَتْحُ الضَّمِّ (نَـ)صٌّ وَّصَادُهُ ۱۰۶۹ بِكَسْرٍ (ثَـ)وٰى وَالثِّقْلُ (شَـ)افِيْهِ (كَـ)مَّلَا

اور يَفْصِلُ (ممتحنہ ع ۱) جو ہے (اس کی یار کے) ضمہ کے بجائے فتحہ نَصٌّ (والے عاصم کیلئے ناقلین کا) صاف بیان کیا ہوا ہے۔ اور اس (لفظ) کا صاد کسرہ کے ساتھ ہو کر ثَوٰى (والے کوفی کیلئے) مقیم ہو گیا ہے۔ اور (اس کے صاد کی) تشدید جو ہے شَافِيْهِ كَمَّلَا (والے حمزہ کسائی شامی کیلئے) اس کے شافی (دلائل) نے (اس تشدید کو) کامل کر دیا ہے۔

خلاصہ: [۱] عاصم کیلئے يَفْصِلُ یار کے فتحہ فار کے سکون اور صاد کی تخفیف اور کسرہ سے۔ فتحہ اور کسرہ بیان سے اور سکون تلفظ سے اور تخفیف ثقل کی ضد سے نکلی ہے۔ [۲] حمزہ کسائی کے لئے يُفَصِّلُ یار کے ضمہ فار کے فتحہ اور صاد کی تشدید اور کسرہ سے، ضمہ لفظ ضَمّ سے اور فتحہ لفظی سکون کی ضد سے، کسرہ و تشدید بیان سے نکلے ہیں۔ [۳] شامی کیلئے يُفَصَّلُ یار کے ضمہ فار کے فتحہ صاد کی تشدید اور فتحہ سے، صاد کا فتحہ کسرہ کی ضد سے اور باقی قیود بیان سے نکلی ہیں۔ [۴] باقی کیلئے يُفْصَلُ یار کے ضمہ، فار کے سکون اور صاد کی تخفیف اور فتحہ سے۔ پہلی دو قیود بیان اور تلفظ سے اور باقی دو قیود ضد سے نکلی ہیں۔ www.kitabosunnat.com

وَفِيْ تُمْسِكُوْا ثِقْلٌ (حَـ)لَا وَمُتِمٌّ لَا ۱۰۷۰ تُنَوِّنْهُ وَاخْفِضْ نُوْرَهٗ (عَـ)نْ (شَـ)هْدًا (دَ)لَا

اور (وَلَا) تُمْسِكُوْا (ممتحنہ ع ۲ کے سین) میں (ایسا) تشدید ہے حَلَا (والے بصری کیلئے) جو شیریں ہو گیا ہے (پس ان کیلئے وَلَا تُمَسِّكُوْا ہے اور باقی کیلئے تخفیف سے)۔ اور (وَاللّٰهُ) مُتِمٌّ (صف ع ۱) جو ہے تو اس (کے میم) کو تنوین نہ دے، اور جر دے نُوْرَهٗ (صف ع ۱ کی رار) کو عَنْ شَهْدًا دَلَا (والے حفص حمزہ کسائی مکی کے لئے)، اس حال میں کہ یہ (مجموعہ ایسی) خوشبو والے سے ہے جس نے اپنا ڈول بھر کر نکالا ہے، (پس ان کیلئے مُتِمُّ نُوْرِهٖ ہے ترکِ تنوین اور رار کے جر اور ھار کے کسرہ سے مع صلہ کے۔ اور نافع بصری شامی شعبہ کیلئے مُتِمٌّ نُوْرَهٗ ہے تنوین اور اسکے ادغام اور رار کے نصب سے مع صلہ کے)۔

وَلِلّٰهِ زِدْ لَامًا وَّاَنْصَارَ نَوِّنَا ۱۰۷۱ (سَـ)مَا وَتُنَجِّيْكُمْ عَنِ الشَّامِ ثُقِّلَا

اور لِلّٰهِ (كَمَا قَالَ صف ع ۲) جو ہے (اس میں اسی طرح ایک) لام زیادہ کر دے، اور (اس سے پہلے) اَنْصَارَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کی رار) کو ضرور تنوین دے، سَمَا (والے مدنی مکی بصری کیلئے) یہ (بیان اور تنوین) بلند ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے اَنْصَارًا لِّلّٰهِ ہے، رار کے تنوین پھر کسرہ والے لام کی زیادتی سے۔ اور شامی کوفی کیلئے اَنْصَارَ اللّٰهِ ہے حفص کی طرح۔ اور نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ میں سب کیلئے تنوین کا ترک ہے)۔ اور تُنَجِّيْكُمْ (صف ع ۲ کا جیم) شامی سے (اسی طرح) مشدد پڑھا گیا ہے، (پس باقی کیلئے تُنْجِيْكُمْ ہے تخفیف سے)۔

وَبَعْدِیْ وَاَنْصَارِیْ بِیَاءِ اِضَافَةٍ ۱۰۷۲ وَخُشْبٌ سُكُوْنُ الضَّمِّ (ز)ادَ (ر)ضًی (حـ)لًا

اور (۱ مِنْ) بَعْدِیْ (اسْمُهٗ) اور ۲ اَنْصَارِیْ (اِلَی اللّٰهِ صف ع ۱ و ع ۲) جو ہیں (ان دونوں میں سے ہرایک) یار اضافت کیساتھ ہے۔ اور خُشُبٌ (منافقون ع ۱) جو ہے (اس میں اسی طرح شین کے) ضمہ کے بجائے سکون زَادَ رِضًی حَلًا (والے قنبل کسائی بصری کیلئے) زیادہ ہوا ہے، (ایسی) پسندیدگی کی رو سے جو شیریں ہوگئی ہے، (پس نافع شامی بزی عاصم حمزہ کیلئے خُشُبٌ ہے شین کے ضمہ سے)۔

وَخَفَّ لَوَوْا (ا)لْفًا، بِمَا يَعْمَلُوْنَ (صـ)ـف ۱۰۷۳ اَكُوْنَ بِوَاوٍ وَّانْصِبُوا الْجَزْمَ (حُـ)ـفَّلَا

بلا تشدید ہوگیا ہے لَوَوْا (منافقون ع ۱ کا پہلا واؤ) اِلْفًا (والے نافع کیلئے اسی طرح) پسندیدہ ہونے کی حالت میں، (پس باقی کے لئے لَوَّوْا ہے واؤ کی تشدید سے)۔ اور بِمَا يَعْمَلُوْنَ (ع ۲ کی اطلاقی یارِ غیب) کو صِفْ (والے شعبہ کے لئے) بیان کر دے، (پس باقی کے لئے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ہے تار خطاب سے۔ اور اس سے پہلے وَ) اَكُوْنَ (ع ۲ اسی طرح) واؤ (کی زیادتی) سے ہے، اور تم (اسکے نون کے) جزم کو (بھی) نصب سے بدل دو حُفَّلًا (والے بصری کیلئے)، اس حال میں کہ تم (قرارات کی وجوہ کے) جمع کرنے والے ہو، (پس بصری کیلئے وَاَكُوْنَ ہے اور باقی کیلئے وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہے دوسرے واؤ کے حذف اور نون کے جزم سے)۔

وَبَالِغُ لَا تَنْوِيْنَ مَعْ خَفْضٍ اَمْرِهٖ ۱۰۷۴ لِحَفْصٍ وَّبِالتَّخْفِيْفِ عَرَّفَ (ر)فِّلَا

اور (اِنَّ اللّٰهَ) بَالِغُ (طلاق ع ۱) جو ہے (اس کے غین میں) تنوین نہیں ہے، اس حال میں کہ یہ (بَالِغُ) اَمْرِهٖ (کی رار) کے جر کے ساتھ ہے حفص کیلئے، (پس ان کیلئے بَالِغُ اَمْرِهٖ ہے، اور باقی کیلئے بَالِغٌ اَمْرَهٗ ہے تنوین اور رار کے نصب اور ھار کے ضمہ سے مع صلہ کے)۔ اور عَرَّفَ (بَعْضَهٗ تحریم ع ۱ رار کی) تخفیف کے ساتھ (عَرَفَ) ہوکر رُفِّلَا (والے کسائی کیلئے) عزت دار بنایا گیا ہے، (پس کسائی کیلئے عَرَفَ تخفیف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور باقی کیلئے عَرَّفَ تشدید سے ہے)۔

وَضَمَّ نَصُوحًا شُعْبَةٌ مِّنْ تَفٰوُتٍ ۱۰۷۵ عَلَى الْقَصْرِ وَالتَّشْدِيْدِ (شَهِقٌ تَهَلَّلَا

اور ضمہ دیا ہے (تَوْبَةً) نَّصُوحًا (تحریم ع ۲ کے نون) کو شعبہ نے، (پس شعبہ کیلئے نُصُوحًا ہے نون کے ضمہ سے اور باقی کیلئے نون کا فتحہ ہے۔ اور) مِنْ تَفٰوُتٍ (ملک ع ۱) جو ہے، وہ الف کے حذف اور (واؤ کی) تشدید پر ہوئے ہیں، شَہِقٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے) چمک اٹھا ہے روشن ہونے کے اعتبار سے، (پس ان کیلئے مِنْ تَفَوُّتٍ اور باقی کیلئے مِنْ تَفٰوُتٍ ہے حفص کی طرح)۔

وَاٰمِنْتُمْ فِي الْهَمْزَتَيْنِ أُصُوْلُهُ ۱۰۷۶ وَفِي الْوَصْلِ الْاُوْلٰى قُنْبُلٌ وَّاوًا نَ ابْدَلَا

اور ءَاٰمِنْتُمْ جو ہے بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ (شعر ۱۹۱) میں، اسکے (دوسرے ہمزہ کی تحقیق و تسہیل، ابدال اور ادخال وعدم ادخال کے) قواعد ہیں (یعنی وہاں بیان ہو چکے ہیں)، اور (وہیں یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ اس ءَاٰمِنْتُمْ کے پہلے (ہمزہ) کا قنبل نے فِي الْوَصْلِ: وصل میں واؤ سے ابدال کیا ہے (یعنی وصلاً وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ وَاٰمِنْتُمْ پڑھتے ہیں اور وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال سے ءَاٰمِنْتُمْ، پس اس کلمہ کو دوبارہ بیان کرنا تاکید کیلئے ہے)۔

فَسُحْقًا سُكُوْنًا ضُمَّ مَعْ غَيْبِ تَعْلَمُوْ ۱۰۷۷ نَ مَنْ (رُ)ضْ مَعِيَ بِالْيَا وَاَهْلَكَنِي انْجَلَا

(اور) فَسُحْقًا (ملک ع ۱) جو ہے تو (اس میں حاء کے) سکون کو ضمہ سے بدل دے (اور فَسُحُقًا لِّاَصْحٰبِ پڑھ)، اس حال میں کہ یہ (ضمہ سے بدل جانے والا سکون) فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ (هُوَ ملک ع ۲) کے (یاء) غیب سمیت ہے (یعنی فَسُحُقًا میں حاء کا ضمہ اور فَسَيَعْلَمُوْنَ میں یاء دونوں) رُضْ (والے کسائی کیلئے ہیں)، تو (ان دونوں کو) ریاضت سے حاصل کر، اور باقی کیلئے فَسُحْقًا میں حاء کا سکون اور فَسَتَعْلَمُوْنَ تاء سے، اور فَسَتَعْلَمُوْنَ کیساتھ مَنْ کی قید احترازی ہے، اس سے فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نکل گیا جو اس سے پہلے ہے۔ اور [۱] وَمَنْ) مَّعِيَ (اَوْ ع ۲ اضافت کی) یاء کے ساتھ ہے۔ اور [۲] اَهْلَكَنِيَ (اللّٰهُ ع ۲ بھی یاء کے ساتھ) ظاہر ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ اِلٰى سُوْرَةِ الْقِيٰمَةِ

وَضَمُّهُمْ فِىْ يُزْلِقُوْنَكَ (خَـ)الِدٌ ۱۰۷۸ وَمَنْ قَبْلَهٗ فَاكْسِرْ وَحَرِّكْ (رِ)وًى (حَـ)لَا

اور ان (ناقلین) کا ضمہ لَیُزْلِقُوْنَكَ (نٓ ع ۲ کی یاء) میں خَالِدٌ (والے نافع کے سواسب کیلئے) ہمیشہ رہنے والا ہے، (پس نافع کیلئے لَیَزْلِقُوْنَكَ ہے یاء کے فتحہ سے)۔ اور وَمَنْ قَبْلَهٗ (حاقہ ع ۱ کے قاف کو) تو کسرہ دے اور (باء کو فتحہ کی) حرکت دے (اور وَمَنْ قِبَلَهٗ پڑھ) رِوًى حَلَا (والے کسائی بصری کیلئے)، اس حال میں کہ تو سیرابی والا (یعنی سیراب کیا ہوا) ہے جو شیریں ہوگئی ہے، (پس باقی کیلئے وَمَنْ قَبْلَهٗ ہے حفص کی طرح)۔

وَيَخْفٰى (شِـ)فَاءٌ مَّالِيَهْ مَاهِيَهْ فَصِلْ ۱۰۷۹ وَسُلْطٰنِيَهْ مِنْ دُوْنِ هَاءٍ (فَـ)تُوْصَلَا

اور (لَا) یَخْفٰى (مِنْكُمْ حاقہ ع ۱ اطلاقی یاء تذکیر کے ساتھ بھی قاری کو) شِفَآءٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے) شفاء دینے والا ہے، (پس باقی کیلئے لَا تَخْفٰى ہے تاء تانیث سے۔ اور) مَالِيَهْ اور سُلْطٰنِيَهْ (حاقہ ع ۱ اور مَاهِيَهْ (قارعہ تینوں) کا مِنْ دُوْنِ هَآءٍ: ھاء کے بغیر ہونے کی حالت میں فَصِلْ: پس تو وصل کر (یعنی وصلاً مَالِيَ هَلَكَ، سُلْطٰنِيَ خُذُوْهُ اور مَاهِيَ نَارٌ پڑھ) فَتُوْصَلَا (والے حمزہ کیلئے)، تاکہ تو (اپنے اعلیٰ ترین مقصد یعنی حق تعالیٰ کی رضاء تک) پہنچا دیا جائے، (پس حمزہ کیلئے وصلاً ھاء کا حذف اور باقی کیلئے اثبات ہے اور وقفاً سب کیلئے ھاء ساکنہ کا اثبات ہے، اور یہ ھاء سکتہ ہے)۔

وَيَذَّكَّرُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ (مَـ)قَالُهٗ ۱۰۸۰ بِخُلْفٍ (لَـ)هٗ (دَ)اعٍ وَّيَعْرُجُ (رُ)تِّلَا

اور (مَا) يَذَّكَّرُوْنَ (اور اس سے پہلے مَا) يُؤْمِنُوْنَ (حاقہ ع ۲) جو ہیں مَقَالُهٗ (والے ابن ذکوان کیلئے) اس (کی یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک کی یاء غیب) کا تلفظ خلف کے ساتھ ہے۔ (اور) لَهٗ دَاعٍ (والے ہشام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکی کے لئے بلا خلف ہے) جس کیلئے باعث (اور سبب) ہے، (پس ۱ ہشام مکی کیلئے یُؤْمِنُوْنَ، یَذَّكَّرُوْنَ دونوں میں یاء غیب ہے۔ ۲ نافع بصری کوفی کیلئے دونوں میں تاء خطاب۔ ۳ ابن ذکوان کیلئے دونوں میں یاء اور تاء دونوں)۔ اور یَعْرُجُ (اَلْمَلٰٓئِکَةُ معارج ع ۱ الاطلاق یاء تذکیر کیساتھ) رُتِّلَا (والے کسائی کیلئے) ترتیل سے پڑھا گیا ہے، (پس باقی کیلئے تَعْرُجُ ہے تاء تانیث سے)۔

وَسَالَ بِهَمْزٍ (غُـ)ـصْنُ (دَ)انٍ وَّغَیْرُهُمْ ۱۰۸۱ مِنَ الْهَمْزِ اَوْ مِنْ وَّاوٍ اَوْ یَاءٍ اَبْدَلَا

اور سَاَلَ (سَآئِلٌ معارج ع ۱ الف کے بجائے) ہمزہ کے ساتھ غُصْنُ دَانٍ (والے بصری کوفی مکی کیلئے جھک کر) قریب ہو جانے والے (میوے) کی شاخ ہے۔ اور ان (پانچ) کے سوا (مدنی شامی کا فریق) جو ہے اس نے (اس سَالَ کے الف کو) ہمزہ سے، یا واؤ سے، یا یاء سے بدلا ہے۔

توجیه: یعنی مکی بصری کوفی کیلئے سَاَلَ مہموز العین ہے، اور نافع شامی کیلئے سَالَ ہے الف سے اور اس الف میں تین قول ہیں:۔ ۱ اسکی اصل سَاَلَ ہے باقیین کی طرح، ہمزہ کو تخفیفاً الف سے بدل لیا۔ ۲ اصل میں سَوَلَ تھا، واؤ کو الف سے بدل لیا معنیٰ اسکے بھی وہی ہیں جو سَاَلَ کے ہیں۔ ۳ یہ الف یاء سے بدلا ہوا ہے۔ اور یہ سَالَ یَسِیْلُ سے ہے یعنی ان پر عذاب کا ایک نالہ بہے گا اور بہت عذاب پائیں گے۔

وَنَزَّاعَةً فَارْفَعْ سِوٰی حَفْصِهِمْ وَقُلْ ۱۰۸۲ شَهٰدٰتِهِمْ بِالْجَمْعِ حَفْصٌ تَقَبَّلَا

اور نَزَّاعَةً (لِّلشَّوٰی معارج ع ۱ کی تاء) کو تو رفع دے، ان میں کے حفص کے سوا (سب کیلئے، پس ان کیلئے نَزَّاعَةٌ رفع سے ہے اور حفص کیلئے نَزَّاعَةً نصب سے)۔ اور تو کہہ دے کہ بِشَهٰدٰتِهِمْ (معارج ع ۱) جو ہے (اس کو اسی طرح) جمع (کے صیغہ) سے ہونے کی حالت میں حفص نے قبول کیا ہے، (اور باقی کیلئے بِشَهَادَتِهِمْ ہے توحید کے صیغہ سے)۔

اِلٰی نُصُبٍ فَاضْمُمْ وَحَرِّكْ بِهٖ (عُـ)ـلٰی ۱۰۸۳ (كِـ)ـرَامٍ وَّقُلْ وَدًّا بِهِ الضَّمُّ (اُ)عْمِلَا

تو اِلٰی نُصُبٍ (معارج ع ۲ کے نون) کو (اسی طرح) ضمہ دے، اور (صاد کو) حرکت دے، بِهٖ: اسی (ضمہ) کیساتھ عُلٰی كِرَامٍ (والے حفص شامی کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ) بزرگوں کی بلندیوں والا ہے، (پس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی کیلئے نَصۡبٍ نون کے فتحہ اور صاد کے سکون سے)۔ اور تو کہہ دے کہ وُدًّا (وَّلَا نوح ع ۲) جو ہے، بِہٖ: اس (کے واؤ) میں ضمہ اُعۡمِلَا (والے مدنی کیلئے) استعمال کیا گیا ہے، (پس باقی کیلئے وَدًّا فتحہ سے ہے)۔

دُعَاءِیۡ وَاِنِّیۡ ثُمَّ بَیۡتِیۡ مُضَافُھَا ۱۰۸۴ مَعَ الۡوَاوِ فَافۡتَحۡ اِنَّ کَمۡ (شَ‍هۡرًفًا (عَھۡلَا

---

[۱] دُعَاءِیۡ (اِلَّا) اور [۲] اِنِّیۡ (اَعۡلَنۡتُ نوح ع ۱) پھر [۳] بَیۡتِیَ (مُؤۡمِنًا نوح ع ۲ تینوں) اس (سورۃ نوح) کے مضافات ہیں۔ اور تو (جن ع ۱ میں) وَاِنَّہٗ (وَاِنَّا اور وَاِنَّھُمۡ کے ہمزہ) کو واؤ کے ساتھ ہونے کی حالت میں، فَافۡتَحۡ: فتحہ دے کَمۡ شَرَفًا عَلَا (والے شامی حمزہ کسائی حفص کیلئے)، کتنی نوبتیں جو ہیں (ان میں) یہ (ہمزہ کا فتحہ) اونچے مکان پر (بھی) بلند ہوگیا ہے۔

شعوم: سورۃ جن میں اَنَّہٗ، اَنَّا، اَنَّھُمۡ کے جتنے کلمات بھی واؤ کے بعد ہیں جو وَاَنَّہٗ تَعَالٰی سے وَاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ تک مسلسل بارہ آیتوں میں بارہ جگہ ہیں، ان سب میں شامی حمزہ کسائی حفص کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور باقی کیلئے سب میں کسرہ ہے۔ مَعَ الۡوَاوِ کی قید سے اَنَّہٗ اسۡتَمَعَ اور اِنَّا سَمِعۡنَا نکل گئے، جو سورۃ کی پہلی آیت میں ہیں، اول میں سب کیلئے فتحہ اور ثانی میں سب کیلئے کسرہ ہے جیسا کہ اب بیان ہوگا۔

وَعَنۡ کُلِّھِمۡ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ فَتۡحُہٗ ۱۰۸۵ وَفِیۡ اَنَّہٗ لَمَّا بِکَسۡرٍ (صُوَی (ا)لۡعُلَا

اور وَاَنَّ الۡمَسٰجِدَ (جن ع ۱) اس (کے ہمزہ) کا فتحہ عَنۡ کُلِّھِمۡ: ان (قراء) میں کے تمام سے ہے (یعنی گو اسمیں اَنَّ واؤ کے بعد ہے لیکن اسمیں کسرہ کسی کیلئے بھی نہیں ہے۔ اور (اس) وَاَنَّہٗ لَمَّا (ع ۱) میں جو کسرہ کیساتھ ہے صُوَی الۡعُلَا (والے شعبہ نافع کیلئے) بلندی کے (وہ) اونچے پتھر ہیں (جن کو جنگل میں راستہ ظاہر کرنے کیلئے بطور علامت گاڑ دیتے ہیں، پس ان کیلئے وَاِنَّہٗ لَمَّا کسرہ سے ہے اور باقی کیلئے وَاَنَّہٗ لَمَّا فتحہ سے)۔

خلاصہ یہ کہ اَنَّہٗ، اَنَّا اور اَنَّھُمۡ جن کلمات میں اختلاف ہے وہ کل تیرہ ہیں، ان کا سلسلہ وَاَنَّہٗ تَعَالٰی سے وَاَنَّہٗ لَمَّا تک ہے۔ پس نافع شعبہ کیلئے تیرہ کے تیرہ میں ہمزہ کا کسرہ ہے اور شامی حفص حمزہ کسائی کیلئے تیرہ کے تیرہ میں فتحہ ہے، اور مکی بصری کیلئے وَاَنَّہٗ لَمَّا میں فتحہ اور باقی بارہ میں کسرہ ہے۔ رہا وَاَنَّ الۡمَسٰجِدَ؟ سو اس میں سب کیلئے فتحہ ہے۔

وَنَسۡلُکۡہُ یَا کُوۡفٍ وَّفِیۡ قَلۡ اِنَّمَا ۱۰۸۶ ھُنَا قُلۡ (فَھۡشَا (نَھۡصًا وَّطَابَ تَقَبُّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نَسْلُکْہُ (جن ع ۲) جو ہے (اس میں) کوفی کی یار ہے، (پس ان کیلئے یَسْلُکْہُ ہے یار سے اور باقی کیلئے نون سے ہے)۔ اور قُلْ اِنَّمَا (جن ع ۲ کی جگہ) میں یہاں قُلْ (اِنَّمَا) ہے، فَشَا نَصًّا (والے حمزہ عاصم کیلئے) مشہور ہوگیا ہے تصریح کے اعتبار سے، اور یہ عمدہ (بھی) ہوگیا ہے مقبول ہونے کے اعتبار سے، (پس حمزہ عاصم کیلئے قُلْ اِنَّمَا اور باقی کیلئے قٰلَ اِنَّمَا ہے)۔

وَقُلْ لِّبَدًا فِیْ کَسْرِہِ الضَّمُّ (لَا زِمٌ ۱۰۸۷ بِخُلْفٍ وَّیَا رَبِّیْ مُضَافٌ تَجَمَّلَا

اور تو کہہ دے کہ لِبَدًا (جن ع ۱) جو ہے اس (کے لام) کے کسرہ میں ضمہ (بھی) لَازِمٌ (والے ہشام کیلئے) لازم ہے، اس حال میں کہ یہ (ضمہ انکے) خلف کیساتھ ہے، (پس ہشام کیلئے لام کا کسرہ اور ضمہ دونوں اور باقی کیلئے صرف کسرہ ہے۔ اور رَبِّیْ (اَمَدًا ع ۲) کی یار (والا لفظ اس سورۃ کا ایسا) مضاف ہے جو عمدہ ہوگیا ہے)۔

وَوَطْأً وِّطَاءً فَاکْسِرُوْہُ (کَـ)ـمَا (حَـ)ـکَوْا ۱۰۸۸ وَرَبُّ بِخَفْضِ الرَّفْعِ (صُحْبَتُہٗ (کَـ)ـلَا

اور وَطْأً (مزمل ع ۱) جو ہے (اس کی جگہ میں) وِطَآءً ہے، (اور اس کی غیر واضح قید کا بیان یہ ہے کہ) پس تم اس (کے واؤ) کو (ایسا کسرہ دو (جو اسی طرح کامل ہے) کَمَا حَکَوْا (والے شامی بصری کیلئے) جس طرح ان (اہل ادا) نے (اس کو) نقل کیا ہے (یعنی واؤ کے کسرہ ہی پر بس نہ کرو بلکہ طار کو فتحہ دے کر اسکے بعد الف مدہ بھی پڑھو، پس شامی بصری کیلئے وِطَآءً کسرہ اور الف مدہ سے اور باقی کیلئے وَطْأً فتحہ الف کے حذف اور طار کے سکون سے)۔ اور (وہ) رَبُّ (الْمَشْرِقِ مزمل ع ۱) جو (بار کے) رفع کے بجائے جر کے ساتھ ہے، صُحْبَتُہٗ کَلَا (والے شعبہ حمزہ کسائی شامی کیلئے) اس (رَبُّ) کی جماعت (یعنی فوج) نے (اس کو جر ہی سے) محفوظ کیا ہے، (پس ان کیلئے رَبِّ الْمَشْرِقِ بار کے جر سے ہے اور باقی کیلئے بار کے رفع سے)۔

وَثَا ثُلُثِہٖ فَانْصِبْ وَفَا نِصْفِہٖ (ظُـ)ـبًی ۱۰۸۹ وَثُلْثَیْ سُکُوْنُ الضَّمِّ (لَا)حَ وَجَمَّلَا

اور تو وَثُلُثِہٖ کی ثار اور وَنِصْفِہٖ کی فار (دونوں) کو (جر کے بجائے) فَانْصِبْ نصب دے (اور ھار کو ضمہ دے مع صلہ کے اور وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ پڑھ) ظُبًی (والے کوفی مکی کیلئے)، اس حال میں کہ تو نیزوں والا ہے (پس باقی کیلئے وَنِصْفِہٖ وَثُلُثِہٖ ہے، فار و ثار کے جر اور ھار کے کسرہ سے مع صلہ کے)، اور (ان دونوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے مِنْ) ثُلُثَيِ (الَّـيْـلِ مزمل ع ا) جو ہے (اس کے لام کے) ضمہ کے بجائے سکون لَاحَ (والے ہشام کیلئے) ظاہر ہو گیا ہے۔ اور اس (سکون) نے (اپنے قاری کو) خوبصورت بنا دیا ہے، (پس ہشام کیلئے مِنْ ثُلْثَيِ الَّـيْـلِ لام کے سکون سے اور باقی کیلئے ثُلُثَيِ الَّـيْـلِ لام کے ضمہ سے ہے)۔

وَوَالرِّجْزَ ضَمَّ الْكَسْرَ حَفْصٌ إِذَا قُلِ اِذْ ١٠٩٠ وَاَدْبَرَ فَاهْمِزْهُ وَسَكِّنْ (عَـ)ـنِ (ا)جْتِلَا

اور وَالرِّجْزَ (مدثر ع ا) جو ہے (اسکی راء کے) کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا ہے حفص نے (اور وَالرُّجْزَ پڑھا ہے اور باقی کیلئے وَالرِّجْزَ ہے، راء کے کسرہ سے۔ اور اِذَا دَبَرَ ع ۲ میں) اِذَا جو ہے (اسکی جگہ میں) اِذْ پڑھ، اور اَدْبَرَ جو ہے اس کو (اسی طرح فتحہ والے) ہمزہ (کی زیادتی) سے پڑھ، اور (اسکے دال کو) ساکن کر عَنِ اجْتِلَا فَبَادِرْ (والے حفص نافع حمزہ کیلئے، اس کی جگہ میں قراءات کی توجیہ کے یا اس لغت کے) ظاہر کرنے والے سے، تو (اس اَدْبَرَ کو حاصل کرنے کیلئے اوروں سے) آگے بڑھ (تاکہ مرجوح ہونے کے سبب کوئی اس لغت کو ترک نہ کر دے، پس ان کیلئے اِذْ اَدْبَرَ ہے ذال کے سکون پھر ہمزہ مفتوحہ اور دال کے سکون سے، اور باقی کیلئے اِذَا دَبَرَ ہے یعنی اِذْ کے بجائے اِذَا اور اَدْبَرَ کے بجائے دَبَرَ ہمزہ کے حذف اور دال کے فتحہ سے)۔

(فَـ)ـبَادِرْ وَفَا مُسْتَنْفِرَةٌ (عَـمَّ) فَتْحُهُ ١٠٩١ وَمَا تَذْكُرُوْنَ الْغَيْبُ (خُـ)ـصَّ وَخُلِّلَا

(فَبَادِرْ کا تعلق ما قبل سے ہے)۔ اور مُسْتَنْفِرَةٌ (مدثر ع ۲) کی فاء جو ہے، فَتْحُهُ: اس (فاء) کا فتحہ عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) عام ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے مُسْتَنْفَرَةٌ فاء کے فتحہ سے اور باقی کیلئے مُسْتَنْفِرَةٌ ہے فاء کے کسرہ سے ہے۔ وَمَا تَذْكُرُوْنَ (مدثر ع ۲) جو ہے (اسکا یاء) غیب سے پڑھنا خُصَّ (والے نافع کے سوا سب کیلئے) خاص کر دیا گیا ہے، اور بالکل خاص کر دیا گیا ہے، (پس نافع کیلئے وَمَا تَذْكُرُوْنَ تاء خطاب سے اور باقی کیلئے وَمَا يَذْكُرُوْنَ یاء غیب سے ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ سُوْرَةِ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سُوْرَةِ النَّبَاِ

وَرَا بَرِقَ افْتَحْ (ا)مِنًا يَذَرُوْنَ مَعْ ۱۰۹۲ يُحِبُّوْنَ (حَقٌّ) (كَهْفٌ يُمْنٰى (عُـ)لٰى عَلَا

اور بَرِقَ (الْبَصَرُ قیامہ ع ۱) کی راء کو تو فتحہ دے امِنًا (والے نافع کیلئے)، اس حال میں کہ تو (قیامت کے دن آنکھوں کے اندھا ہونے سے) امن پانے والا ہے، (پس نافع کیلئے بَرَقَ الْبَصَرُ راء کے فتحہ سے اور باقی کیلئے بَرِقَ راء کے کسرہ سے۔ اور وہ) وَيَذَرُوْنَ (الْاٰخِرَةَ قیامہ ع ۱) جو يُحِبُّوْنَ (الْعَاجِلَةَ) سمیت ہے (ان دونوں کا اطلاقی یاء غیب سے پڑھنا) حَقٌّ كَفٌّ (والے مکی بصری شامی کیلئے ایسا) حق ہے جس نے (باطل کو) روک دیا ہے۔ (اور) يُمْنٰى (قیامہ ع ۲ اطلاقی یاء تذکیر سے عُلًى عَلَا (والے حفص کے لئے ایسی) بلندی والا ہے جو (خوب) بلند ہوگئی ہے، (پس ان تین کیلئے یاء غیب ہے اور باقی کیلئے دونوں میں خطاب کی تاء)۔

سَلٰسِلَ نَوِّنْ (اِ)ذْ (رَ)وَوْا (صَـ)رْفَهُ (لَـ)نَا ۱۰۹۳ وَبِالْقَصْرِ قِفْ (مَـ)نْ (عَـ)نْ (هُـ)دًى خُلْفِهِمْ (فَـ)لَا

تو سَلٰسِلَ (دھر ع ۱ کے دوسرے لام) کو تنوین دے (اور سَلٰسِلًا وَّاَغْلٰلًا پڑھ) اِذْ رَوَوْا صَرْفَهُ لَنَا (والے مدنی کسائی شعبہ ہشام کیلئے)، اس لئے کہ ان (ناقلین اور نحاۃ) نے روایت کیا ہے اس کا منصرف کر دینا ہمارے لئے، (پس باقی کیلئے سَلٰسِلَ ہے ترکِ تنوین سے)۔ اور تو (اس پر) الف کے حذف سے (ایسا) وقف کر جو ان مِنْ عَنْ هُدًى (والے ابن ذکوان حفص بزی) کے خلف کی ہدایت کی جانب سے ہے (یعنی خلف نے ان کی طرف رہبری کی ہے اور بتایا ہے کہ ان تینوں کیلئے وقفاً الف کا اثبات اور حذف دونوں ہیں۔ اور) فَلَا زَكَا (والے حمزہ قنبل کیلئے اس پر) بِالْقَصْرِ قِفْ: الف کے حذف سے وقف کر فَلَا: اس (خلف) نے (اپنے ناقل کے قول کو) درست کر دیا ہے، زَكَا: یہ (خلف یا قصر شبہات سے) پاک ہوگیا ہے۔

خلاصہ: [۱] مدنی ہشام شعبہ کسائی کیلئے وصلاً سَلٰسِلًا تنوین سے اور وقفاً سَلٰسِلَا الف سے جو تنوین سے بدلا ہوا ہے۔ [۲] قنبل حمزہ کیلئے وصلاً سَلٰسِلَ ترکِ تنوین سے اور وقفاً سَلٰسِلْ الف کے حذف سے کیونکہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر تنوین والوں میں تو ہے نہیں اور وقفاً قصر والوں میں ہے۔ [۳] بزی ابن ذکوان حفص کیلئے وصلاً سَلٰسِلَ بلا تنوین اور بلا الف کیونکہ تنوین والوں میں مذکور نہیں ہیں اور وقفاً خلف ہے :۔ ① سَلٰسِلْ الف کے حذف سے ② سَلٰسِلَا اثبات الف سے۔ اس بناء پر کہ ان تینوں کیلئے وقفاً قصر میں خلف بتایا ہے۔ اس لئے دونوں وجوہ نکل آئیں، لیکن اَولیٰ یہ ہے کہ بزی ابن ذکوان کیلئے صرف حذف الف سے وقف کیا جائے اور اثبات الف خلاف طریق ہے۔ اور حفص کیلئے وقفاً صرف سَلٰسِلَا اثبات الف سے اَولیٰ ہے اور الف کا حذف خلاف طریق ہے۔ [۴] بصری کیلئے وصلاً سَلٰسِلَ بلا تنوین اور وقفاً سَلٰسِلَا الف سے، کیونکہ ان کا ذکر نہ تو تنوین والوں میں ہے اور نہ وقفاً قصر والوں میں، اس لئے وصلاً ترکِ تنوین اور وقفاً اثبات الف نکل آیا۔

(ز)کَا وَقَوَارِيْرًا فَنَوِّنْهُ (ا)ذْ (د)نَا ١٠٩٤ (ر)ضًى (صَ)رْفِهٖ وَاقْصُرْهُ فِي الْوَقْفِ (فَ)يْصَلَا

(زکَا کا تعلق ماقبل سے ہے)۔ اور (پہلا) قَوَارِيْرًا جو ہے تو اس (کی راء) کو (اسی طرح) تنوین دے اِذْ دَنَا رِضًى صَرْفِهٖ (والے مدنی مکی کسائی شعبہ کیلئے) اسلئے کہ (ہم سے) قریب ہوگئی ہے اسکے منصرف کر دینے کی پسندیدگی (اور نقل کے ذریعہ پہنچی ہے، پس باقی کیلئے قَوَارِيْرَا ہے ترکِ تنوین سے)۔ اور تو اس (پہلے قَوَارِيْرَا) کو الف کے حذف سے پڑھ وقف میں فَيْصَلَا (والے حمزہ کیلئے)، اس حال میں کہ تو (ایک مسئلہ کو دوسرے سے بالکل) جدا کر دینے والا ہے، (پس پہلے قَوَارِيْرَا پر صرف حمزہ کیلئے الف کے بغیر وقف ہے اور باقی کیلئے الف سے ہے)۔

وَفِي الثَّانِ نَوِّنْ (ا)ذْ (ر)وَوْا (صَ)رْفَهٗ وَقُلْ ١٠٩٥ يَمُدُّ هِشَامٌ وَّاقِفًا مَّعْهُمْ وِلَا

اور دوسرے (قَوَارِيْرًا) میں (راء کو) تنوین دے اِذْ رَوَوْا صَرْفَهٗ (والے مدنی کسائی شعبہ کیلئے)، اسلئے کہ ان (ناقلین) نے روایت کیا ہے اسکا منصرف کرنا (بھی)۔ اور تو کہہ دے کہ (اس دوسرے قَوَارِيْرَا کو الف) مدہ سے پڑھتے ہیں ہشام حالت وقف میں ان (تنوین والوں) کے ساتھ ہوکر (نقل کی) پیروی کرتے ہوئے، (پس دوسرے قَوَارِيْرَا پر مدنی ابوبکر کسائی ہشام الف سے وقف کرتے ہیں اور باقی الف کے حذف سے)۔

خلاصہ : [۱] اول پر حمزہ کیلئے الف کے حذف سے وقف ہے اور باقی چھ کیلئے الف سے ہے۔ [۲] دوسرے پر تنوین والوں میں سے سب کیلئے الف سے وقف ہے، اور بلا تنوین والوں میں سے ہشام کیلئے الف سے اور باقی چار کیلئے حذف سے ہے۔

الحاصل : [۱] مدنی شعبہ کسائی کیلئے وصلاً قَوَارِيْرًا قَوَارِيْرًا مِنْ دونوں میں تنوین سے، اور وقفاً قَوَارِيْرَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَوَارِیۡرَا دونوں میں الف سے یعنی جس پر بھی وقف کریں الف ہی سے کریں۔ ۲ مکی کیلئے وصلاً قَوَارِیۡرًا قَوَارِیۡرَ پہلے میں تنوین سے اور دوسرے میں ترکِ تنوین اور ترک الف سے اور وقفاً قَوَارِیۡرَا قَوَارِیۡرْ اول میں الف سے اور ثانی میں حذف سے۔ ۳ حمزہ کیلئے وصلاً قَوَارِیۡرَ قَوَارِیۡرَ دونوں میں تنوین اور الف دونوں کے ترک سے اور وقفاً قَوَارِیۡرْ قَوَارِیۡرْ دونوں میں الف کے بغیر۔ ۴ ہشام کیلئے وصلاً قَوَارِیۡرَ قَوَارِیۡرَ دونوں میں بلاتنوین اور بلاالف، اور وقفاً قَوَارِیۡرَا قَوَارِیۡرَا دونوں میں الف سے۔ ۵ بصری ابن ذکوان حفص کیلئے وصلاً قَوَارِیۡرَ قَوَارِیۡرَ دونوں میں بلاتنوین اور بلاالف اور وقفاً قَوَارِیۡرَا قَوَارِیۡرْ اول میں الف سے اور ثانی میں حذف سے۔

تنبیہ: ان میں سے اول پر تو وقف سب کیلئے صحیح ہے کیونکہ اس پر رأس آیت ہے، اور دوسرے پر اضطراری یا اختیاری وقف ہوسکتا ہے۔ اور وقف میں ضابطہ وہی ہوگا جو عام ہے اور اوپر بیان ہوا، یہ مطلب نہیں کہ دونوں پر ایک دم وقف کر دینا درست ہے یا ضروری ہے۔

جدول اختلاف: سَلٰسِلَا، اول قَوَارِیۡرَا، ثانی قَوَارِیۡرَا (دھر)

شمار	اسماء قراء	سَلٰسِلَا وصلاً	سَلٰسِلَا وقفاً	اول: قَوَارِیۡرَا وصلاً	اول: قَوَارِیۡرَا وقفاً	ثانی: قَوَارِیۡرَا وصلاً	ثانی: قَوَارِیۡرَا وقفاً
۱	اص ر (رموز)	سَلٰسِلًا تنوین سے	سَلٰسِلَا الف سے	قَوَارِیۡرًا تنوین سے	قَوَارِیۡرَا الف سے	قَوَارِیۡرًا تنوین سے	قَوَارِیۡرَا الف سے
۲	مکی	سَلٰسِلَاْ بلاتنوین	سَلٰسِلْ بلاالف	قَوَارِیۡرًا تنوین سے	قَوَارِیۡرَا الف سے	قَوَارِیۡرَاْ بلاتنوین	قَوَارِیۡرْ بلاالف
۳	ح ع (رموز)	سَلٰسِلَاْ بلاتنوین	سَلٰسِلَا الف سے	قَوَارِیۡرَاْ بلاتنوین	قَوَارِیۡرَا الف سے	قَوَارِیۡرَاْ بلاتنوین	قَوَارِیۡرْ بلاالف
۴	ہشام	سَلٰسِلًا تنوین سے	سَلٰسِلَا الف سے	قَوَارِیۡرَاْ بلاتنوین	قَوَارِیۡرَا الف سے	قَوَارِیۡرَاْ بلاتنوین	قَوَارِیۡرَا الف سے
۵	ابن ذکوان	سَلٰسِلَاْ بلاتنوین	سَلٰسِلْ بلاالف	قَوَارِیۡرَاْ بلاتنوین	قَوَارِیۡرَا الف سے	قَوَارِیۡرَاْ بلاتنوین	قَوَارِیۡرْ بلاالف
۶	حمزہ	سَلٰسِلَاْ بلاتنوین	سَلٰسِلَا الف سے	قَوَارِیۡرَاْ بلاتنوین	قَوَارِیۡرْ بلاالف	قَوَارِیۡرَاْ بلاتنوین	قَوَارِیۡرْ بلاالف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: [۱] اگرچہ نظم سے بزی ابن ذکوان کیلئے سَلٰسِلَا میں وقفاً خلف نکلتا ہے لیکن تیسیر و نظم کے طریق سے ان کیلئے الف کا حذف صحیح ہے اور اثبات الف خلافِ طریق ہے، ایسے ہی حفص کیلئے اس میں وقفاً اثبات الف اَولیٰ ہے اور الف کا حذف خلافِ طریق ہے۔ [۲] اگر بزی کیلئے ناظم کے بیان کے موافق سَلٰسِلَاْ میں دونوں وجوہ کا اعتبار کرلیں تو اثبات الف والی وجہ میں قنبل سے جدا ہو جائیں گے، اور ایسے ہی اگر حفص کیلئے سَلٰسِلَا میں دونوں وجوہ اختیار کریں تو پھر بلا الف والی وجہ میں بصری سے جدا ہو جائیں گے، اور اسی طرح ابن ذکوان کے لئے خلف سے دو وجوہ مراد لیں تو اثبات الف والی وجہ زیادہ ہو جائے گی، لیکن حق وہی ہے جو نمبر ایک کے ذیل میں ہے۔

وَعٰلِيْهِمُ اسْكِنْ وَّاكْسِرِ الضَّمَّ (اِ)ذْ (فَـ)ـشَا ۱۰۹۶ وَخُضْرٌ بِرَفْعِ الْخَفْضِ (عَمَّ) (حُـ)ـلًا (عُـ)ـلَا

اور عٰلِيْهِمْ (دھر ع اکی یاء) کو (اسی طرح) ساکن کر، اور (اسکی ھاء کے) ضمہ کو کسرہ سے بدل دے اِذْ فَشَا (والے نافع حمزہ کیلئے)، اسلئے کہ یہ (مذکور) مشہور ہوگیا ہے، (پس باقی کیلئے عٰلِيَهُمْ ہے یاء پر فتحہ کی حرکت اور ھاء کے ضمہ سے)۔ اور خُضْرٌ (راء کے) جر کے بجائے رفع کے ساتھ ہو کر عَمَّ حُلًا عُلَا (والے مدنی شامی بصری حفص کیلئے) یہ عام ہوگیا ہے زیوروں والا ہونے کی رو سے، (نیز) یہ (خُضْرٌ مرتبہ میں بھی) بلند ہو گیا ہے، (پس ان کیلئے خُضْرٌ ہے رفع سے اور باقی کیلئے خُضْرٍ ہے جر سے)۔

وَاِسْتَبْرَقٍ (حِـ)ـرْمِيٌّ (نَـ)ـصْرٍ وَّخَاطَبُوْا ۱۰۹۷ تَشَاءُوْنَ (حِـ)ـصْنًا وُّقِّتَتْ وَاوُهُ (حَـ)ـلَا

اور اِسْتَبْرَقٍ (دھر ع اکے جر کے بجائے رفع) جو ہے، (اس رفع میں قراءات کی) مدد کرنے والا حِرْمِيٌّ ہے (ان تین کے لئے قاف کا رفع اور باقی کیلئے جر ہے، پس [۱] نافع حفص کے لئے خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ راء اور قاف دونوں کے رفع سے، کیونکہ ان کا ذکر دونوں ہی کے رفع میں آیا ہے۔ [۲] حمزہ کسائی کیلئے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ دونوں میں جر سے، کیونکہ ان کا ذکر دونوں میں سے ایک کے رفع میں بھی نہیں آیا۔ [۳] مکی شعبہ کیلئے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٌ راء کے جر اور قاف کے رفع سے، اس لئے کہ ان کا ذکر صرف ثانی کے رفع میں ہے۔ [۴] بصری شامی کیلئے خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٍ راء کے رفع اور قاف کے جر سے، اس لئے کہ ان کا ذکر صرف اول کے رفع میں ہے، اور جر والوں کی قراءۃ اَلْخَفْضِ کے لفظ سے نکلی ہے)۔ || باقی ترجمہ: اور ان (ناقلین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے (ایسے خطاب سے) مخاطب کیا ہے (وَمَا) تَشَآءُوْنَ (دھرع ۲) کو حِصْنًا (والے مدنی کوفی کے لئے) جو (حفاظت کے) قلعہ والا ہے، (پس باقی کیلئے وَمَا یَشَآءُوْنَ ہے یا رغیب سے۔ اور) وُقِّتَتْ (مرسلات ع ۱) جو ہے اسکا واؤ (جو ہمزہ کے بجائے ہے، وہ اصل کے موافق ہونے کے سبب) حَلَا (والے بصری کیلئے شیریں ہو گیا ہے، پس بصری کیلئے وُقِّتَتْ ہے اور باقی کیلئے اُقِّتَتْ)۔

وَبِالْهَمْزِ بَاقِيهِمْ قَدَرْنَا ثَقِيلُ (ا)ذْ ۱۰۹۸ (رَ)سَا وَجِمٰلَتٌ فَوَحِّدْ (شَـ)ـذًا (عَـ)ـلَا

اور (بصری کے سوا) بَاقِيهِمْ: ان میں کا باقی (فریق) جو ہے، بِالْهَمْزِ: (وُقِّتَتْ میں ان کی قرارۃ) ہمزہ سے ہے (یعنی ان کیلئے اُقِّتَتْ ہے۔ اور) فَقَدَرْنَا (مرسلات ع ا کا دال) تشدید والا ہے اِذْ رَسَا (والے نافع کسائی کیلئے)، اس لئے کہ یہ (قَدَرْنَا اپنے ان دونوں لغتوں پر) ثابت ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے فَقَدَّرْنَا ہے تشدید سے اور باقی کیلئے فَقَدَرْنَا ہے تخفیف سے)۔ اور جِمٰلَتٌ کو تو واحد (کے صیغہ) سے (جِمٰلَتٌ) پڑھ شَذًا عَلَا (والے حمزہ کسائی حفص کیلئے)، اس حال میں کہ تو ایسی خوشبو (والا) ہے جو بلند ہوگئی ہے، (پس باقی کیلئے جِمٰلٰتٌ ہے جمع کے صیغہ سے)۔

اور یہ دونوں قرارتوں پر جمع ہی سے ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حمزہ کسائی حفص کے لئے صرف جمع سے ہے، کیونکہ جِمٰلَتٌ دوسرے الف کے حذف سے جَمَلٌ (اونٹ) کی جمع ہے اور باقیین کے لئے جِمٰلٰتٌ ہے جو جمع الجمع ہے۔ بس دونوں میں فرق کرنے کیلئے ناظم نے حمزہ کسائی حفص کی قرارۃ کو واحد کے صیغہ سے تعبیر کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّبَاِ اِلٰى سُوْرَةِ الْعَلَقِ

وَقُلْ لَّبِثِيْنَ الْقَصْرُ (فَـ)اشٍ وَّقُلْ وَلَا ۱۰۹۹ كِذٰبًا ، بِتَخْفِيْفِ الْكِسَائِيِّ اَقْبَلَا

اور تو کہہ دے کہ لَبِثِيْنَ (نبا ع ۱) جو ہے (اس میں) الف کا حذف فَاشٍ (والے حمزہ کیلئے) مشہور ہے، (پس ان کیلئے مَابًا لَّبِثِيْنَ ہے اور باقی کیلئے لٰبِثِيْنَ اثبات الف سے۔ اور تو کہہ دے کہ وَلَا كِذٰبًا (نبا ع ۲ کا ذال اسی طرح) کسائی کی تخفیف کیساتھ ہوکر آیا ہے، (پس باقی کیلئے وَلَا كِذّٰبًا ہے تشدید سے، اور وَلَا کی قید سے بِاٰيٰتِنَا كِذّٰبًا نکل گیا ہے جو اس سے پہلے ع ا میں ہے، اس میں اجماعاً تشدید ہے)۔

وَفِيْ رَفْعِ بَارَبُّ السَّمٰوٰتِ خَفْضُهٗ ۱۱۰۰ (ذ)لُوْلٌ وَّفِي الرَّحْمٰنُ (نَـ)امِيْهِ (كَـ)مَّلَا

اور رَبُّ السَّمٰوٰتِ (نبا ع ۲) کی بار کے رفع (کی جگہ) میں اس (بار) کا جر (بھی توجیہ کی رو سے) ذَلُوْلٌ (والے شامی کوفی کیلئے) آسان ہے، (پس باقی کیلئے بار کا رفع ہے)۔ اور (اسکے بعد) اَلرَّحْمٰنُ (ع ۲ کے نون) میں نَامِيْهِ كَمَّلَا (والے عاصم شامی کیلئے) اس (رفع کے بجائے جر) کے نقل کرنے والے نے (اور اس کے بلند کرنے والے نے قرارات کو) کامل کر دیا ہے۔

خلاصہ: [۱] شامی عاصم کیلئے رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ ہے، بار اور نون دونوں کے جر سے کیونکہ یہ دونوں میں مذکور ہیں۔ [۲] مدنی مکی بصری کیلئے بار اور نون دونوں کا رفع، کیونکہ ان کا ذکر دونوں ہی کے جر میں نہیں ہے۔ [۳] حمزہ کسائی کیلئے بار کے جر اور نون کے رفع سے، اسلئے کہ ان کا ذکر صرف بار کے جر میں ہے۔

وَنٰخِرَةٌ ، بِالْمَدِّ (صُحْبَتُـ)هُمْ وَفِيْ ۱۱۰۱ تَزَكّٰى تَصَدّٰى الثَّانِ (حِرْمِيٌّ) نَ اثْقَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور (عِظَامًا) نّٰخِرَةً (نزعٰت ع ۱) کو (اسی طرح الف) مدہ سے (پڑھا ہے) صُحْبَتُهُمْ: ان (قرار) میں کے صُحْبَةٌ (شعبہ حمزہ کسائی) نے، (پس باقی کیلئے عِظَامًا نَّخِرَةً ہے الف کے حذف سے۔ اور (اَنْ) تَزَّكّٰی (نزعٰت ع ۱ اور لَہٗ) تَصَدّٰی (عبس دونوں) میں دوسرے (حرف زار اور صاد) کو حِرْمِیٌّ (مدنی مکی) نے تشدید سے پڑھا ہے، (اور باقی کیلئے تخفیف سے حفص کی طرح ہے)۔

فَتَنْفَعُهُ فِیْ رَفْعِهٖ نَصْبُ عَاصِمٍ ۱۱۰۲ وَاِنَّا صَبَبْنَا فَتْحُهٗ (ثَ)بَتُهٗ تَلَا

فَتَنْفَعَهُ (الذِّكْرٰی عبس) جو ہے، اس (کے عین) کے رفع (کی جگہ) میں عاصم کا نصب ہے (اور باقی کیلئے فَتَنْفَعُهُ ہے عین کے رفع سے۔ اور اِنَّا صَبَبْنَا (الْمَآءَ) جو ہے ثَبَتُهٗ (والے کوفی کیلئے) اس کے ثابت (ناقل) نے فَتْحُهٗ تَلَا: (اسکے ہمزہ) کا فتحہ پڑھا ہے، (پس ان کے لئے اَنَّا صَبَبْنَا ہمزہ کے فتحہ سے ہے اور باقی کیلئے اِنَّا صَبَبْنَا ہمزہ کے کسرہ سے)۔

وَخَفَّفَ (حَقٌّ) سُجِّرَتْ ثِقْلُ نُشِّرَتْ ۱۱۰۳ (شَ)رِيعَةُ (حَقٍّ) سُعِّرَتْ (عَ)نْ (اُ)وْلِیْ (مُ)لَا

اور بلا تشدید پڑھا ہے حَقٌّ (والے مکی بصری) نے سُجِّرَتْ (کی جیم) کو، (پس ان کیلئے سُجِرَتْ تخفیف سے اور باقی کیلئے تشدید سے ہے حفص کی طرح۔ اور) نُشِّرَتْ (کے شین) کا تشدید شَرِيعَةُ حَقٍّ (والے حمزہ کسائی مکی بصری کیلئے) حق (والی جماعت) کا طریق ہے، (پس باقی کیلئے نُشِرَتْ ہے تخفیف سے۔ اور) سُعِّرَتْ تکویر کے عین کا تشدید) عَنْ اُولِیْ مَلَا (والے حفص نافع ابن ذکوان کیلئے) اشراف (اساتذہ) والوں سے ہے، (پس باقی کیلئے سُعِرَتْ ہے عین کی تخفیف سے)۔

وَظَا بِضَنِیْنٍ (حَقٌّ) (رَ)اوٍ وَّخَفَّ فِیْ ۱۱۰۴ فَعَدَّلَكَ الْكُوْفِیْ وَ(حَقُّ)كَ يَوْمُ لَا

اور (ضاد کی طرح) بِضَنِیْنٍ (تکویر) کی ظاء (بھی) حَقٌّ رَاوٍ (والے مکی بصری کسائی کیلئے اسکے) راوی کا حق ہے (پس مکی بصری کسائی کیلئے بِظَنِیْنٍ ظاء سے اور باقی کیلئے ضاد سے ہے اور قدیم خط کی رو سے ضاد اور ظاء کی صورت میں تھوڑا ہی فرق ہے)۔ اور تخفیف واقع کی ہے فَعَدَّلَكَ (انفطار کی دال) میں کوفی نے (اور فَعَدَّلَكَ پڑھا ہے، پس باقی کیلئے تشدید سے ہے)۔ اور حَقُّكَ (والے مکی بصری کیلئے) تیرا حق ہے يَوْمُ لَا (تَمْلِكُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انفطار کے میم کو اطلاقی رفع سے پڑھنا، پس ان کیلئے یَوْمُ ہے رفع سے اور باقی کیلئے یَوْمَ ہے نصب سے، اور لَا کی قید سے یَصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ اور مَا یَوْمُ الدِّیْنِ جو دو جگہ ہے تینوں نکل گئے، کیونکہ اول میں سب کیلئے نصب اور باقی دو میں سب کیلئے رفع ہے)۔

وَفِی فَكِهِیْنَ اقْصُرْ (عَ)لا وَخِتٰمُهٗ ١١٠٥ بِفَتْحٍ وَّقَدِّمْ مَدَّهٗ (رَ)اشِدًا وَّلَا

فَكِهِیْنَ (تطفیف) میں تو الف کو حذف کر دے (اور فَكِهِیْنَ پڑھ)، عَلَا (والے حفص کیلئے) یہ (الف کا حذف بھی) بلند ہوگیا ہے (اور باقیین کیلئے اثبات الف سے)۔ اور خِتٰمُهٗ (تطفیف خاء کے) فتحہ کے ساتھ ہے، اور تو اس کے (الف) مدہ کو (بھی تاء سے) پہلے لے آ (اور خاء سے ملاکر خَاتَمُهٗ مِسْكٌ پڑھ) رَاشِدًا (والے کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو ہدایت پانے والا ہے، (نیز) تو (اس قرارات کی) مدد کرنے والا (بھی) ہے، (پس باقی کیلئے خِتٰمُهٗ ہے حفص کی طرح)۔

یُصَلّٰی ثَقِیلًا ضُمَّ (عَمَّ) (رِ)ضًی (دَ)نَا ١١٠٦ وَبَا تَرْكَبُنَّ اضْمُمْ (حَ)بِیًا (عَمَّ) (نُ)هَّلَا

تو یُصَلّٰی (سَعِیْرًا انشقاق کی یاء) کو (اسی طرح) ضُمَّ: ضمہ دے، ثَقِیلًا: اس حال میں کہ یہ (صاد کے فتحہ اور لام کی) تشدید والا (بھی) ہے، عَمَّ رِضًی دَنَا (والے مدنی شامی کسائی مکی کیلئے) یہ (مذکور) عام ہوگیا ہے، اس حال میں کہ یہ (مذکور ایسا) پسندیدہ ہے جو قریب ہوگیا ہے، اور باقی کیلئے یَصْلٰی ہے یاء کے فتحہ، صاد کے سکون اور لام کی تخفیف سے۔ اور لَتَرْكَبُنَّ کی باء کو ضمہ دے حَبِیًا عَمَّ نُهَّلَا (والے بصری مدنی شامی عاصم کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ ضمہ کی قرارة پر اس) بارش کی طرح ہے جو عام ہوگئی ہے پیاسوں (اور طالبوں) کو، (پس ان کیلئے لَتَرْكَبُنَّ باء کے ضمہ سے اور باقی کیلئے لَتَرْكَبَنَّ ہے باء کے فتحہ سے)۔

وَمَحْفُوظٌ اخْفِضْ رَفْعَهٗ (خُ)صَّ وَهْوَ فِی الْـ ١١٠٧ ـمَجِیدِ (شَ)فَا وَالْخِفُّ قَدَّرَ (رُ)تِّلَا

اور (لَوْحٍ) مَحْفُوظٍ (بروج) جو ہے تو اس (کی ظاء) کے رفع کو جر سے بدل دے (اور مَحْفُوظٍ پڑھ) خُصَّ (والے نافع کے سواسب کیلئے)، یہ (مَحْفُوظٍ ہی اس حکم کے ساتھ) خاص کیا گیا ہے، (پس نافع کیلئے مَحْفُوظٌ ہے رفع سے)۔ اور یہ (رفع کے بجائے جر ذُو الْعَرْشِ) الْمَجِیدِ (کی دال) میں (بھی) ہے، شَفَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(والے حمزہ کسائی کیلئے) اس (جر) نے شفا دی ہے، (پس ان دونوں کیلئے دال کا جر اور باقی کیلئے رفع ہے)۔ اور (وَالَّذِیْ) قَدَّرَ (سورۃ اعلیٰ) میں اَلْخِفُّ: تخفیف رُتِّلَا (والے کسائی کیلئے) ترتیل سے پڑھی گئی ہے، (پس کسائی کیلئے قَدَرَ ہے تخفیف سے اور باقی کیلئے تشدید سے۔ اور طارق میں لَمَّا کا فرشی اختلاف شعر ۷۶ میں بیان ہو چکا ہے)۔

وَبَلْ یُؤْثِرُوْنَ (حُـ)ـزْ وَتَصْلٰی یُضَمُّ (حُـ)ـزْ ۱۱۰۸ (صَـ)ـفَا تَسْمَعُ التَّذْكِيْرُ (حَقٌّ) وَّ ذُوْ جِلَا

اور تو بَلْ تُؤْثِرُوْنَ (سورۃ اعلیٰ) کو (اطلاقی یار غیب سے) حُزْ (والے بصری کیلئے اپنے سینہ میں) جمع کر لے (پس ان کیلئے بَلْ یُؤْثِرُوْنَ ہے یار غیب سے اور باقی کیلئے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ ہے تار خطاب سے، اور خطاب والوں میں سے سب حضرات اظہار وادغام میں اپنے اپنے اصول پر ہیں)۔ اور تُصْلٰی (غاشیہ تار کی روسے) ضمہ دیا جاتا ہے، حُزْ صَفَا (والے بصری شعبہ کیلئے) تو (اس کو بھی اپنے سینہ میں) جمع کر لے، یہ (ضمہ کدورتوں سے) صاف ہو گیا ہے، اور باقیین کیلئے تار کا فتحہ ہے۔ (اور لَا) تَسْمَعُ (غاشیہ) جو ہے (اسکی یار) تذکیر حَقٌّ (والے مکی بصری کیلئے) حق ہے، اور (معنیٰ اور توجیہ کی روسے) ظہور والی بھی۔ پس ان کیلئے لَا یَسْمَعُ یار تذکیر سے اور باقی کیلئے لَا تَسْمَعُ تار تانیث یا تار خطاب سے ہے)۔

وَضَمَّ (اُ)وْلُوْا (حَقٍّ) وَّلَاغِيَةٌ لَّهُمْ ۱۱۰۹ مُصَيْطِرٍ اشْمِمْ (ضَـ)ـاعَ وَالْخُلْفُ (قُـ)ـلِّلَا

اور ضمہ دیا ہے اُولُوْحَقٍّ (والے نافع مکی بصری کیلئے) حق والوں نے (اس یَسْمَعُ کے پہلے حرف تار اور یار کو) اور اس کے بعد) لَاغِيَةٌ (کا اطلاقی رفع بھی) انہیں (تینوں) کیلئے ہے۔

خلاصہ: [۱] نافع کیلئے لَا تُسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةٌ تانیث کی تار مضمومہ اور لَاغِيَةٌ کے رفع سے۔ [۲] مکی بصری کے لئے لَا یُسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةٌ تذکیر کی یار مضمومہ پھر رفع سے۔ [۳] شامی کوفی کیلئے لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً تار مفتوح اور لَاغِيَةً کے نصب سے، اور ان کیلئے تَسْمَعُ کی تار یا تو تانیث کی ہے، جس کی ضمیر وُجُوْهٌ کیلئے ہے یعنی وہ رونق دار چہروں والے جنت میں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے، یا تار خطاب ہے یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اے وہ شخص جو جنت میں ہوگا تو وہاں کوئی لغو نہیں سنے گا۔

باقی ترجمہ: (اور) تو بِمُصَيْطِرٍ (غاشیہ کے صاد) کو (زار کیساتھ) اشمام سے پڑھ (اس اشمام کی تشریح شعر ۱۰۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آچکی ہے)، ضَاعَ (والے خَلَف کیلئے) یہ (اشمام) مہک اٹھا ہے۔ اور (اس اشمام میں) خلف قُلِّلَا (والے خلاد کیلئے) کی کیساتھ بیان کیا گیا ہے (چنانچہ تیسیر میں دونوں وجوہ بتائی ہیں اسلئے خلف کے ناقلین کم ہو گئے)۔

وَبِالسِّيْنِ (لُذْ وَالْوَتْرِ بِالْكَسْرِ (شَـ)ـائِعٌ ١١١٠ فَقَدَّرَ يَرْوِي الْيَحْصُبِيُّ مُثَقَّلَا

اور (تو اس بِمُصَيْطِرٍ کو صاد کے بجائے) سین سے (پڑھ) لُذْ (والے ہشام کیلئے، اور حق تعالیٰ کی حفاظت میں) پناہ لے، (پس [١] بِمُصَيْطِرٍ میں خَلَف کیلئے صاد کا زار سے اشمام۔ [٢] خلاد کیلئے اشمام اور خالص صاد دونوں۔ [٣] ہشام کیلئے بِمُصَيْطِرٍ سین سے۔ [٤] باقی کیلئے صرف صاد سے۔ اور) وَالْوَتْرِ (سورۃ فجر) کسرہ کے ساتھ شَائِعٌ (والے حمزہ کسائی کیلئے) مشہور ہے؛ (پس ان کیلئے وَالْوِتْرِ واؤ کے کسرہ سے اور باقی کیلئے وَالْوَتْرِ واؤ کے فتحہ سے۔ اور) فَقَدَّرَ (فجر کی دال) کو روایت کرتے ہیں (ابن عامر) یحصبی (اسی طرح) تشدید والا ہونے کی حالت میں، (پس باقی کیلئے فَقَدَرَ ہے دال کی تخفیف سے)۔

وَأَرْبَعُ غَيْبٍ بَعْدَ بَلْ لَّا (حُـ)ـصُوْلُهَا ١١١١ تَحُضُّوْنَ فَتْحُ الضَّمِّ بِالْمَدِّ (ثُـ)ـمِّلَا

اور غیب کے چار (کلمات) جو ہیں (وہ یار غیب سے پڑھے جاتے ہیں) حُصُوْلُهَا (والے بصری کیلئے) ان (چاروں) کا حصول بَلْ لَّا کے بعد ہے۔ (اور یہ يُكْرِمُوْنَ، يَحُضُّوْنَ، يَأْكُلُوْنَ، يُحِبُّوْنَ ہیں جو بصری کیلئے یار غیب سے اور باقی کے لئے تار خطاب سے ہیں حفص کی طرح۔ اور ان میں سے دوسرا فعل وَلَا) تَحُضُّوْنَ جو ہے (اس کی حار کے) ضمہ کے بجائے فتحہ (حار کے بعد الف) مدہ (کی زیادتی) کے ذریعہ ثُمِّلَا (والے کوفی کیلئے) درست کر دیا گیا ہے، (پس اس کلمہ میں تین قرارتیں ہیں:۔ [١] بصری کیلئے وَلَا يَحُضُّوْنَ یار غیب اور حار کے ضمہ سے۔ [٢] نافع مکی شامی کیلئے وَلَا تَحُضُّوْنَ تار خطاب اور حار کے ضمہ سے۔ [٣] کوفی کیلئے وَلَا تَحَاضُّوْنَ تار خطاب، حار کے فتحہ پھر الف مدہ سے مع مد لازم کے)۔

يُعَذِّبُ فَافْتَحْهُ وَيُوْثِقُ (رَ)اوِيًا ١١١٢ وَيَا اِنِ فِيْ رَبِّيْ وَفَكُّ ارْفَعَنْ وَلَا

(اور فجر کے لَا) يُعَذِّبُ (کی ذال) اور (وَلَا) يُوْثِقُ (کی ثار) جو ہے، ان (دونوں میں سے ہر ایک کو) تو فتحہ دے رَاوِيًا (والے کسائی کیلئے)، اس حال میں کہ تو (اس فتحہ کا شیوخ سے) روایت کرنے والا ہے، (پس کسائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے لَا یُعَذِّبُ اور لَا یُوْثِقُ ذال اور ثار کے فتحہ سے اور باقی کیلئے ذال اور ثار کے کسرہ سے)۔ اور (اس سورۃ فجر میں اضافت کی) دو یائیں ١ رَبِّیٓ اَکْرَمَنِ اور ٢ رَبِّیٓ اَھَانَنِ) میں ہیں۔ اور تو (سورۃ بلد میں) فَكُّ (کے کاف) کو ضرور رفع دے (نقل کی) پیروی کرتے ہوئے۔

وَبَعْدُ اخْفِضَنْ وَّاكْسِرْ وَمُدَّ مُنَوِّنَا ۱۱۱۳ مَعَ الرَّفْعِ اِطْعَمٌ (نَّـ)ـدًى (عَمَّ) (فَـ)ـانْهَلَا

اور (اس فَكُّ کے) بعد (رَقَبَةٍ کی تار کو) ضرور جر دے اور (اَوْ) اِطْعٰمٌ (بلد کے ہمزہ) کو کسرہ دے اور (عین کے بعد الف) مدہ زیادہ کر، اس حال میں کہ تو (اسکے میم کو ایسی) تنوین (بھی) دینے والا ہو جو (اسکے) رفع سمیت ہے نَدًی عَمَّ فَانْهَلَا (والے عاصم نافع شامی حمزہ کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (اِطْعٰمٌ ایسی) تری والا ہے جو عام ہوگئی ہے، پس تو (اس گھاٹ سے) ضرور پانی پی لے، (پس ١ ان چاروں کیلئے فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ ہے حفص کی طرح۔ ٢ باقیین کے لئے فَكَّ رَقَبَةً اَوْ اَطْعَمَ ہے کاف کے فتحہ تار کے نصب ہمزہ کے فتحہ اور عین کے بعد والے الف کے حذف اور میم کے فتحہ بلا تنوین سے)۔

وَمُؤْصَدَةٌ فَاهْمِزْ مَعًا (عَـ)ـنْ (فَـ)ـتًى (حَـ)ـمٰى ۱۱۱۴ وَلَا (عَمَّ) فِيْ وَالشَّمْسِ بِالْفَا وَاَبْجَلَا

اور تو مُؤْصَدَةٌ کو جو (بلد و ہمزہ میں) دو جگہ ہے فَاهْمِزْ: (واؤ کے بجائے) ہمزہ (ساکنہ) سے (مُؤْصَدَةٌ) پڑھ عَنْ فَتًی حَمٰی (والے حفص حمزہ بصری کیلئے)، اس حال میں کہ یہ (لفظ اس) نوجوان سے ہے جس نے (قراءات کو) حفظ کیا ہے، (پس باقی کیلئے مُوْصَدَةٌ ہے واؤ ساکنہ سے)۔ اور وَلَا (یَخَافُ سورۃ) وَالشَّمْسِ میں فار کے ساتھ ہوکر عَمَّ (والے مدنی شامی کیلئے) عام ہوگیا ہے، اور یہ (اپنے راوی کی دلیل بننے کیلئے) کافی ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے فَلَا یَخَافُ ہے فار سے اور باقی کیلئے وَلَا یَخَافُ ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ

وَعَنْ قُنْبُلٍ قَصْرًا رَّوَى ابْنُ مُجَاهِدٍ ١١١٥ رَاٰهُ وَلَمْ يَأْخُذْ بِهٖ مُتَعَمِّلَا

اور قنبل سے قصر (الف کے حذف) سے پڑھنا روایت کیا ہے ابن مجاہد نے (اَنْ) رَّاٰهُ (اسْتَغْنٰی علق) کو، اور (حال یہ ہے کہ خود) ان (ابن مجاہد) نے اس (قصر) کو اختیار نہیں کیا، اس حال میں کہ وہ (اس پر) عمل کرنے والے (بھی) ہوں۔

شرح: وَلَمْ يَأْخُذْ بِهٖ مُتَعَمِّلَا اس جملہ میں ذیل کی عبارت کی طرف اشارہ ہے، جو ابن مجاہد کی کتاب السبعۃ میں درج ہے کہ اَنْ رَّاٰهُ (علق) میں یہ قصر غلط ہے، اس میں صرف رَاٰهُ بروزن رَعَاهُ درست ہے خواہ امالہ سے ہو یا بلا امالہ، پس چونکہ ابن مجاہد کے خیال میں قصر عربیت کی رو سے صحیح نہیں ہے اس لئے وہ نہ تو اسے پڑھاتے تھے اور نہ اس کے پڑھنے اور اختیار کرنے کی تاکید کرتے تھے (ابراز)۔ لیکن ابن مجاہد کی یہ رائے صحیح نقل کے مقابلہ میں کوئی وزن نہیں رکھتی، اس لئے صحیح یہی ہے کہ قنبل کیلئے الف کا حذف اور اثبات دونوں وجوہ بلاشبہ صحیح اور متواتر ہیں، اور باقی کیلئے اثبات الف ہے۔

فائدہ: چونکہ قراءات متواترہ قرآن ہی کا حصہ اور قرآن ہی کے حکم میں ہیں اس لئے ارباب علم وفضل نے بڑی سے بڑی شخصیت کی بھول چوک کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا، اور خوبی پر خوبی یہ ہے کہ کسی بھی حالت میں ادب واحترام کو پائے مال نہیں کیا۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى آمین یا کریم۔

وَمَطْلَعِ كَسْرُ اللَّامِ (رَ)حْبٌ وَّحَرْفَيِ الْـ ١١١٦ ـبَرِيَّةِ فَاهْمِزْ (اَ)هِلًا (مُّـ)ـتَاهِلَا

اور مَطْلِعِ (الْفَجْرِ سورۃ القدر) جو ہے، (اسکے) لام کا کسرہ رَحْبٌ (والے کسائی کیلئے) وسعت والا ہے (پس باقیین کیلئے لام کا فتحہ ہے)۔ اور (شَرُّ) الْبَرِيَّةِ (اور خَيْرُ الْبَرِيَّةِ سورۃ بینہ) کے دونوں لفظوں (کی یاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ہمزہ سے بدل دے اٰھلًا مُّتَا ھِلَا (والے نافع ابن ذکوان کیلئے، اَلْبَرِيْئَۃِ پڑھ) اس حال میں کہ تو اہل والا ہے، (نیز) تو (اس کی توجہ کیلئے اور بھی) اہل (اور ساتھی) طلب کرنے والا ہے، (اور باقی کیلئے اَلْبَرِيَّۃِ ہے یار کی تشدید سے۔

وَتَا تَرَوُنَّ اضْمُمْ فِي الْاُوْلٰى (كَـ)مَا (رَ)سَا ۱۱۱۷ وَجَمَّعَ بِالتَّشْدِيْدِ (شَـ)افِيْهِ (كَـ)مَّلَا

اور لَتَرَوُنَّ (سورۃ تکاثر) کی تار کو تو (ایسا) ضمہ دے (اسکے) پہلے (کلمہ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ) میں كَمَا رَسَا (والے شامی کسائی کیلئے)، جس طرح یہ (ضمہ توجیہ کی رو سے) ثابت ہوگیا ہے، (پس ان کیلئے لَتُرَوُنَّ تار کے ضمہ سے اور باقی کیلئے تار کے فتحہ سے حفص کی طرح)۔ اور جَمَّعَ (سورہ ہُمزہ اسی طرح میم کی) تشدید کے ساتھ ہے شَافِيْهِ كَمَّلَا (والے حمزہ کسائی شامی کیلئے)، اس (تشدید) کے شافی نے (اس لفظ کو ہر طرح) کامل کر دیا ہے، (پس باقی کیلئے جَمَعَ ہے میم کی تخفیف سے)۔

وَ(صُحْبَةٌ) اِلضَّمَّيْنِ فِي عَمَدٍ وَّعَوْا ۱۱۱۸ لِاِيْلٰفِ بِالْيَا غَيْرُ شَامِيِّهِمْ تَلَا

اور صُحْبَةٌ (والے شعبہ حمزہ کسائی) نے (فِيْ) عَمَدٍ (سورہ ہُمزہ) میں (عین و میم کے) دو ضموں کو محفوظ کیا ہے (اور فِيْ عُمُدٍ پڑھا ہے، اور باقی کیلئے فِيْ عَمَدٍ ہے عین و میم کے فتحہ سے)۔ لِاِيْلٰفِ (سورۃ قریش) کو (اسی طرح) یار (ساکنہ کے اثبات) سے ان (قراء) میں کے شامی کے سوا (جو ہیں ان سب) نے پڑھا ہے (پس شامی کیلئے لِاِلٰفِ ہے یار کے حذف سے)۔

وَاِلٰفِ كُلٌّ وَّهُوَ فِي الْخَطِّ سَاقِطٌ ۱۱۱۹ وَلِيْ دِيْنِ قُلْ فِي الْكٰفِرِيْنَ تَحَصَّلَا

اور (اس لِاِيْلٰفِ کے بعد) اِلٰفِهِمْ کو سب نے (اسی طرح یار کے اثبات سے پڑھا ہے)، اس حال میں کہ یہ (یار) خطِ (عثمانی) میں محذوف ہے۔ (اور) قُلْ: تو کہہ دے کہ فِي الْكٰفِرِيْنَ (سورۃ) کافرون میں وَلِيَ دِيْنِ (اضافت کی یار کے ساتھ) حاصل ہوا ہے۔

مفہوم: اِلٰفِهِمْ میں مصاحفِ عثمانیہ میں ہمزہ کے بعد یار محذوف ہے، اس لئے قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ اس کو سب یار کے بغیر پڑھتے، یا کم از کم اس یار میں اختلاف ہوتا، جبکہ لِاِيْلٰفِ میں یار مرسوم ہے، اور اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف ہے، اس سے معلوم ہوا کہ قراءات میں عقلی قیاس کا ذرہ بھی دخل نہیں، اور یہ یقین کر لینا چاہیئے کہ قراء اپنی قراءتوں میں صحیح نقل کی پیروی کرتے ہیں نہ کہ صرف رسم کی یا صرف عربیت کی۔

وَهَاءَ اَبِیْ لَهَبٍ بِالْاِسْكَانِ (دَ)وِّنُوا ١١٢٠ وَحَمَّالَةُ الْمَرْفُوْعُ بِالنَّصْبِ (نُـ)ـزِّلَا

اور اَبِیْ لَهَبٍ (سورۃ تبت) کی ھاء کو (اسی طرح) اسکان کے ساتھ دَوِّنُوْا (والے مکی کیلئے) ان (شیوخ) نے لکھا ہے، (پس باقی کیلئے لَهَبٍ ہے ھاء کے فتحہ سے۔ اور اَبِیْ کی قید سے ذَاتَ لَهَبٍ نکل گیا، اس میں سب کیلئے فتحہ ہے)۔ اور (وہ) حَمَّالَةُ (الْحَطَبِ) جو رفع والا ہے، نصب کے ساتھ نُزِّلَا (والے عاصم کیلئے) نازل کیا گیا ہے، (پس عاصم کیلئے حَمَّالَةَ نصب سے ہے، اور باقیین کیلئے رفع سے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ التَّكْبِيرِ

رِوَى الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ فَاسْتَسْقِ مُقْبِلًا ۱۱۲۱ وَلَا تَعْدُ رَوْضَ الذَّاكِرِيْنَ فَتُمْحِلَا

دل کی سیرابی اللہ کا ذکر ہے، پس تو (اسی کے ذریعہ) سیرابی طلب کر (اور ذکر میں خوب کوشش کر اس کی طرف) متوجہ ہونے والا بن کر، اور نہ تجاوز کر ذاکرین کے باغوں (یعنی مجلسوں) سے (کہ ان کو چھوڑ کر دوسری مجلسوں کو اختیار کرنے لگے) ورنہ تو (خشک زمین میں پہنچ کر) قحط میں پھنس جائیگا (اور ذکر کی برکات سے محروم رہ جائیگا)۔

وَآثِرِ عَنِ الْآثَارِ مَثْرَاةَ عَذْبِهٖ ۱۱۲۲ وَمَا مِثْلُهٗ لِلْعَبْدِ حِصْنًا وَّمَوْئِلَا

اٰثِرْ اِیْثَارٌ سے امر: اور تو اختیار کر احادیث سے اس (ذکر) کی شیریں تری کو (یعنی احادیث کی روشنی میں کثرت ذکر کو ہر چیز پر ترجیح دے)، اور (اس ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ) اس (ذکر) جیسی (کوئی چیز بھی) نہیں ہے بندہ کیلئے اس حال میں کہ یہ (ذکر حفاظت کے) قلعہ اور پناہ لینے کی جگہ کی طرح ہے۔

وَلَا عَمَلٌ اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِهٖ ۱۱۲۳ غَدَاةَ الْجَزَا مِنْ ذِكْرِهٖ مُتَقَبَّلَا

اور نہیں ہے کوئی عمل مِنْ ذِكْرِهٖ: اسکے ذکر سے، اَنْجٰى: بڑھ کر نجات دلانے والا، لَهٗ: اس (بندہ) کیلئے، اس (اللہ تعالیٰ) کے عذاب سے بدلہ ملنے کی صبح میں (یعنی قیامت کے دن)، اس حال میں کہ وہ (ذکر) مقبول بھی ہو (یعنی قیامت کے دن نجات کیلئے جتنی مدد مقبول ذکر سے ملے گی اتنی مدد کسی اور نیکی سے نہیں ملے گی)۔

وَمَنْ شَغَلَ الْقُرْاٰنُ عَنْهُ لِسَانَهٗ ۱۱۲۴ يَنَلْ خَيْرَ اَجْرِ الذَّاكِرِيْنَ مُكَمَّلَا

اور (ہر) وہ (شخص) کہ پھیر دیا ہو قرآن مجید نے اس (ذکر) سے اس کی زبان کو، وہ (دوسرے) ذکر کرنے والوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دعا مانگنے والوں) کے اجر سے بہتر (اجر و مقصد) پائیگا، اس حال میں کہ وہ (اجر و مقصد ہر طرح) مکمل ہوگا۔

مفہوم: ناظم نے جس حدیث کے مفہوم کو یہاں بیان کیا ہے، وہ یہ ہے:۔

مَنْ شَغَلَهُ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ عَنْ مَسْئَلَتِيْ وَذِكْرِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ ثَوَابِ السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔ (اَوْكَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (سنن الدارمی: باب فضائل القران)

یعنی جس کو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے میرے ذکر کی اور مجھ سے سوال کرنے کی فرصت نہ ملے، اس کو میں ان سب ثوابوں سے بڑھ کر ثواب دوں گا جو سوال کرنے والوں کو دوں گا۔ (اور ان کی دنیوی تمام حاجات کو پورا کر دینا بھی اسی میں آگیا)۔ انتہٰی

وَمَا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اِلَّا افْتِتَاحُهُ ۱۱۲۵ مَعَ الْخَتْمِ حِلًّا وَّارْتِحَالًا مُّوَصَّلَا

اور (انسان کے اعمال میں سے کوئی عمل بھی سب) اعمال سے افضل نہیں ہے، لیکن اِفْتِتَاحُهُ مَعَ الْخَتْمِ: اس (قرآن) کا (ایسا) شروع کر دینا جو ختم کر دینے کیساتھ ہی ہو، اس حال میں کہ وہ (شروع کر دینے والا) قیام کرنے والا ہو، اور (ایسا) کوچ کرنے والا ہو جو (قیام سے) متصل کیا گیا ہو (یعنی اس مسافر کی طرح ہو جو سفر سے پہنچتے ہی دوسرا سفر بلا کسی تاخیر کے شروع کر دے۔ "اَلْحَآلُّ الْمُرْتَحِلُ" قرآن کے اس ختم کا نام ہے جس کے بعد فوراً دوسرا قرآن شروع کر دیا جائے)۔

وَفِيْهِ عَنِ الْمَكِّيِّيْنَ تَكْبِيْرُهُمْ مَّعَ الْـ ۱۱۲۶ ـخَوَاتِمِ قُرْبَ الْخَتْمِ يُرْوٰى مُسَلْسَلَا

اور (قرآن کے) اس (ختم والے عمل) میں (جس کو اَلْحَآلُّ الْمُرْتَحِلُ کہتے ہیں)، مکہ والوں سے ان کی تکبیر (بھی) ہے، اس حال میں کہ وہ (سورتوں کے) خاتموں کے ساتھ ہے ختم کے قرب میں، یہ (تکبیر ان مکہ والوں سے) اس حال میں روایت کی جاتی ہے کہ (سند کے اعتبار سے) مسلسل (یعنی متصل) ہے۔

اِذَا كَبَّرُوْا فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ اَرْدَفُوْا ۱۱۲۷ مَعَ الْحَمْدُ حَتَّى الْمُفْلِحُوْنَ تَوَسُّلَا

جب (تکبیر کو سورتوں کے آخر کیلئے ماننے کی تقدیر پر) وہ (اہل مکہ سورۃ) اَلنَّاسِ کے آخر میں تکبیر پڑھتے ہیں، تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حق تعالیٰ کے زیادہ فضل کی طرف) وسیلہ بنانے کی غرض سے اَلْحَمْدُ (کی قراءۃ) سمیت (بقرہ کی اس قراءۃ کو تکبیر کے) پیچھے لاتے ہیں جو اَلْمُفْلِحُوْنَ تک (پہنچنے والی) ہے (یعنی اَلنَّاسِ کے آخر میں تکبیر پڑھ کر اس کے بعد اَلْحَمْدُ اور بقرہ میں سے اَلْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھتے ہیں)۔

وَقَالَ بِهِ الْبَزِّيُّ مِنْ اٰخِرِ الضُّحٰى ۱۱۲۸ وَبَعْضٌ لَّهٗ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَصَّلَا

اور پڑھا ہے اس (تکبیر) کو بزی نے وَالضُّحٰی کے آخر سے، اور بعض (ناقلین) جو ہیں انہوں نے اس (بزی) کے لئے (اس تکبیر کو) وَالَّیْلِ کے آخر سے (شروع کر کے روایتاً ہم تک) پہنچایا ہے (یعنی اس بارے میں دو روایتیں ہیں:۔ [۱] تکبیر وَالَّیْلِ کے آخر سے شروع ہوتی ہے۔ [۲] وَالضُّحٰی کے آخر سے شروع ہوتی ہے، اور عمل دونوں ہی پر ہے۔

اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہے کہ تکبیر کو سورتوں کے شروع کے لئے ماننے کی صورت میں وَالضُّحٰی کے شروع سے لیکر اَلنَّاس کے شروع تک تکبیر کہیں گے، اور سورتوں کے آخر کیلئے ماننے کی صورت میں وَالضُّحٰی کے آخر سے وَالنَّاس کے آخر تک کہیں گے)۔

فَاِنْ شِئْتَ فَاقْطَعْ دُوْنَهٗ اَوْ عَلَيْهِ اَوْ ۱۱۲۹ صِلِ الْكُلَّ دُوْنَ الْقَطْعِ مَعَهٗ مُبَسْمِلَا

پس اگر تو چاہے تو اس (تکبیر) کے ورے (یعنی سورۃ کے آخر پر) وقف کر دے، (اور اب چار وجوہ نکلیں گی:۔ [۱] تکبیر کے آخر اور اَلرَّحِیْمِ پر بھی وقف، یہ فصل کل ہے۔ [۲] تکبیر پر وقف اور اَلرَّحِیْمِ کا وصل، یہ فصل اول وثانی اور وصل ثالث ہے۔ [۳] اسکا عکس یعنی تکبیر کا وصل اور اَلرَّحِیْمِ پر وقف، یہ فصل اول وثالث اور وصل ثانی ہے۔ [۴] تکبیر اور اَلرَّحِیْمِ دونوں کا وصل، یہ فصل اول اور وصل ثانی وثالث ہے۔

یا (سورۃ کے آخر پر نہ کرکے) اس (تکبیر) پر (وقف کر دے، اور اب دو وجوہ نکلیں گی:۔ [۵] اَلرَّحِیْمِ پر بھی وقف، یہ وصل اول فصل ثانی وثالث ہے۔ [۶] اَلرَّحِیْمِ کا وصل، یہ وصل اول وثالث اور فصل ثانی ہے۔

یا [۷] (بِسْمِ اللّٰهِ پر) وقف کرنے کے بغیر (سورۃ کے آخر تکبیر اَلرَّحِیْمِ اور دوسری سورۃ کے شروع) سب کا وصل کر دے، (اور اس کو وصل کل کہتے ہیں)، اس حال میں کہ تو اس (تکبیر) کے ساتھ (ملاکر) بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے والا ہو۔ (اور آٹھویں دُوْنَ الْقَطْعِ سے نکلی ہے، اور وہ یہ ہے کہ سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقف نہ کر کے بِسۡمِ اللّٰہِ پر کر دیں، یہ صورت منع ہے، کیونکہ اس تقدیر پر بِسۡمِ اللّٰہِ ختم ہونے والی سورۃ کے آخر کیلئے ہو جاتی ہے اور آئندہ سورۃ کی ابتداء کیلئے نہیں رہتی، اور اسکا نام وصل اول وثانی اور فصل ثالث ہے)۔

وَمَا قَبۡلَهُ مِنۡ سَاكِنٍ اَوۡ مُنَوَّنٍ ۱۱۳۰ فَلِلسَّاكِنَيۡنِ اكۡسِرۡهُ فِي الۡوَصۡلِ مُرۡسَلَا

اور (ختم ہونے والی سورۃ کا) وہ (آخری حرف) جو اس (تکبیر) سے پہلے ہو، اس حال میں کہ وہ (حرف) ساکن ہو یا تنوین والا ہو، پس تو ساکنین کے (جمع ہو جانے) کے سبب وصل میں ایسا کسرہ دے اس (ساکن) کو جو (دونوں قسموں کیلئے) مطلق (اور عام) ہے۔

وَاَدۡرِجۡ عَلٰى اِعۡرَابِهٖ مَا سِوَاهُمَا ۱۱۳۱ وَلَا تَصِلَنۡ هَاءَ الضَّمِيۡرِ لِتُوصَلَا

اور اس (حرف) کا تو وصل کر دے (تکبیر سے) اس کی حرکت پر (رکھتے ہوئے) جو ان دونوں (ساکن اور منون) کے سوا ہو (یعنی حرکت والا ہو)۔ اور تو (وصلاً) ہرگز نہ پڑھ صلہ سے ھاء ضمیر کو (بلکہ صلہ کے بغیر یَرَهُ اللّٰهُ اَكۡبَرُ پڑھ) تاکہ تو (مقصود پر) پہنچا دیا جائے۔

توضیح: سورۃ کا آخری حرف چار طرح کا ہوتا ہے:۔ [۱] تنوین ہو جیسے لَخَبِيۡرٌ، تَوَّابًا۔ [۲] تنوین کے سوا اور کوئی ساکن ہو جیسے فَحَدِّثۡ، فَارۡغَبۡ۔ ان دونوں صورتوں میں ساکن اور منون ان دونوں کو تو تکبیر سے ملانے کے وقت کسرہ دیتے ہیں جیسے لَخَبِيۡرُ نِ اللّٰهُ اَكۡبَرُ، تَوَّابَا نِ اللّٰهُ اَكۡبَرُ، فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكۡبَرُ۔ [۳] ھاء ضمیر کا صلہ حذف ہو جاتا ہے جیسے رَبَّهُ اللّٰهُ اَكۡبَرُ، يَرَهُ اللّٰهُ اَكۡبَرُ۔ [۴] حرکت والا حرف، یہ اپنی حرکت پر رہتا ہے جیسے اَلۡحٰكِمِيۡنَ اللّٰهُ اَكۡبَرُ، اَلۡفَجۡرِ اللّٰهُ اَكۡبَرُ، اَلۡاَبۡتَرُ اللّٰهُ اَكۡبَرُ۔

وَقُلۡ لَّفۡظُهُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ وَقَبۡلَهُ ۱۱۳۲ لِاَحۡمَدَ زَادَ ابۡنُ الۡحُبَابِ فَهَيۡلَلَا

اور تو کہہ دے کہ اس (تکبیر) کا لفظ (مشہور قول کی بناء پر تو) اَللّٰهُ اَكۡبَرُ ہے اور اس (اَللّٰهُ اَكۡبَرُ) سے پہلے احمد (بزی) کیلئے (ایک تعظیم کا لفظ بھی) زیادہ کیا ہے (ابو علی حسن) بن الۡحُبَاب نے یعنی انہوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بھی پڑھا ہے، (پس مجموعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ ہو گیا۔ اور بعض نے تحمید بھی زیادہ کی ہے، اب مجموعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ ہوگا)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقِیلَ بِهٰذَا عَنْ اَبِی الْفَتْحِ فَارِسٍ ۱۱۳۳ وَعَنْ قُنْبُلٍ بَعْضٌ بِتَکْبِیرِهٖ تَلَا

اور کہا گیا ہے، بِهٰذَا: اسکے موافق ابوالفتح یعنی فارس سے (قنبل کیلئے بھی کہ انہوں نے بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زیادہ کر کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھا ہے)، اور بعض (اہل ادا) جو ہیں اس نے قنبل سے ان کی تکبیر ہی کے ساتھ پڑھا ہے (یعنی تہلیل وتحمید نقل نہیں کی)۔

فائدہ: یہاں عقلاً چار صورتیں ہیں:۔ ① صرف تکبیر ② تہلیل وتکبیر ③ تہلیل، تکبیر اور تحمید ④ تکبیر وتحمید، لیکن یہ صحیح نہیں۔

مکتبہ اقراء ۔۔۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَصِفَاتِهَا الَّتِيْ يَحْتَاجُ الْقَارِئُ اِلَيْهَا

وَهَاكَ مَوَازِيْنَ الْحُرُوْفِ وَمَا حَكٰى ١١٣٤ جَهَابِذَةُ النُّقَّادِ فِيْهَا مُحَصَّلَا

اور تو لے لے حروف کے مخارج کو (بھی)، وَمَا: اور اس (کلام) کو (بھی لے لے)، حَكٰى: جس کو نقل کیا ہے جَهَابِذَةُ النُّقَّادِ: پرکھنے والوں میں کے ماہرین نے، فِيْهَا: ان (مخارج) کے بارے میں، مُحَصَّلَا: اس حال میں کہ وہ (کلام دوسرے ائمہ سے) حاصل کیا ہوا ہے۔

وَلَا رِيْبَةٌ فِيْ عَيْنِهِنَّ وَلَا رِبًا ١١٣٥ وَعِنْدَ صَلِيْلِ الزَّيْفِ يَصْدُقُ الِابْتِلَا

وَلَا رِيْبَةٌ: اور نہ تو (کوئی) شک ہے، وَلَا رِبًا: اور نہ (کوئی) زیادتی ہے (اور نہ کوئی کمی ہے)، فِيْ عَيْنِهِنَّ: ان (حروف کے مخارج) کی ذاتوں میں (اور اسی طرح ان کی صفات میں، بلکہ تمام حروف کے مخارج وصفات بالکل الگ الگ مقرر اور معلوم ہیں، اور انہیں کے ذریعہ حروف ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا ہوتے ہیں، اور (میرے اس دعوے کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ) کھوٹے (اور کھرے سکہ) کی آواز کے وقت سچی (اور صحیح) ہو جاتی ہے آزمائش (اور پرکھ)۔

مطلب: یہ ہے کہ اگر کسی کو روپے اور درہم کے کھوٹا اور کھرا ہونے میں شک ہوتا ہے تو اس کو بجا کر دیکھ لیتا ہے، پس اس کی آواز سے پتہ چل جاتا ہے کہ پرکھنے والا ٹھیک کہہ رہا تھا یا غلط، نیز اس سے اسکے تجربہ کار ہونے کا پتہ چل جاتا ہے، اسی طرح اگر تم مخارج وصفات کے بارے میں میرے بیان کی صحت کا پتہ لگانا چاہو تو ماہر قراء کے روبرو پیش کر کے دیکھ لینا، وہ بتادیں گے کہ آیا میرا بیان صحیح ہے یا نہیں۔

یا دوسرے مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح روپے کی آواز سے اسکے کھوٹے کھرا ہونے کا پتہ چل جاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اسی طرح مخارج وصفات کو حروف کے پرکھنے کی کسوٹی سمجھیں، اگر ادا ان کے موافق پاؤ تو صحیح سمجھو ورنہ غلط۔

وَلَا بُدَّ فِيْ تَعْيِيْنِهِنَّ مِنَ الْأُوْلٰى ١١٣٦ عُنُوْا بِالْمَعَانِيْ عَامِلِيْنَ وَقُوَّلَا

اور (ہمارے لئے) فِيْ تَعْيِيْنِهِنَّ: ان (مخارج) کے معین کرنے میں (یا مخارج وصفات کے اعتبار سے ان حروف کے معین کرنے میں)، مِنَ الْأُوْلٰى: ان (اماموں کے اقوال) سے (مدد لینا بھی) لَا بُدَّ: ضروری ہے عُنُوْا: جنہوں نے اہتمام کیا ہے، بِالْمَعَانِيْ: ان معانی (یعنی صفات ومخارج) کا، (اور ان کو پوری کوشش سے بیان کیا ہے)، اس حال میں کہ وہ (ان مخارج اور صفات پر خود بھی عمل کرنے والے ہیں اور (دوسروں کی تعلیم کیلئے) کہنے والے (بھی) ہیں (یعنی کامل بھی ہیں اور مکمل بھی)۔

فَابْدَءُ مِنْهَا بِالْمَخَارِجِ مُرْدِفًا ١١٣٧ لَهُنَّ بِمَشْهُوْرِ الصِّفَاتِ مُفَصِّلَا

پس میں ان (معانی یا صفات ومخارج کے مجموعہ) میں سے اولاً مخارج کو بیان کروں گا۔ اس حال میں کہ میں ان (مخارج) کے بعد (حروف کی) مشہور صفات کو لانے والا ہوں گا، (نیز میں اس مجموع کو خوب) تفصیل سے بیان کرنے والا ہوں گا۔

مطلب: [١] یہاں بِالْمَعَانِيْ سے مخارج وصفات دونوں مراد ہیں۔ اور چونکہ ان معانی میں سے مخارج اصل ہیں اور صفات کا مرتبہ ان کے بعد ہے، اسلئے میں پہلے مخارج کو اور پھر صفات کو بیان کروں گا اور دونوں کو الگ الگ پوری تفصیل سے بیان کروں گا۔ [٢] ناظم نے مخارج کو مَوَازِيْنَ (ترازوئیں) فرمایا ہے، جو مِيْزَانٌ (ترازو) کی جمع ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح ترازو کسی چیز کی کمی بیشی کا اندازہ بتاکر ہر ایک کا حق پورا پورا دلا دیتی ہے اور ایک کے حق کو دوسرے کے حق سے بالکل جدا کر دیتی ہے، اسی طرح مخارج بھی حروف کو ایک دوسرے سے جدا کر دیتے ہیں۔

ثَلَاثٌ بِأَقْصَى الْحَلْقِ وَاثْنَانِ وَسْطَهُ ١١٣٨ وَحَرْفَانِ مِنْهَا أَوَّلَ الْحَلْقِ جَمِّلَا

(وہ) تین (حروف ہمزہ، الف، ھاء) اقصیٰ حلق میں ہیں، اور دو (حرف عین، حاء) اس (حلق) کے وسط میں ہیں، اور دو (ایسے) حرف (غین، خاء) جو انہیں میں سے ہیں حلق کے اول (حصہ) کو ان دونوں نے خوبصورت بنا دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَحَرْفٌ لَّهُ اَقْصَى اللِّسَانِ وَفَوْقَهُ ١١٣٩ مِنَ الْحَنَكِ احْفَظْهُ وَحَرْفٌ بِاَسْفَلَا

اور (انہیں انتیس میں کا) ایک حرف (یعنی قاف) جو ہے، اس کیلئے اَقْصَى اللِّسَانِ: زبان کا دور والا (یعنی آخری) حصہ اور (وہ موقع ہے) جو اس کے اوپر ہے، اس حال میں کہ وہ (موقع) تالو سے ہے (یعنی قاف کا مخرج زبان کی جڑ اور اس کے مقابل اوپر کا تالو ہے) تو اس (بیان یا مخرج) کو یاد کرلے۔ اور (انہیں میں کا) ایک حرف (یعنی کاف) جو ہے وہ (قاف کے مخرج سے ذرا) نیچے کے حصہ میں ہے (یا تالو کے اسفل میں ہے زبان کے آخری حصہ سمیت)۔

وَوَسْطُهُمَا مِنْهُ ثَلَاثٌ وَّحَافَةُ الْـ ١١٤٠ لِسَانِ فَاَقْصَاهَا لِحَرْفٍ تَطَوَّلَا

اور ان دونوں (زبان اور اوپر کے تالو) کے درمیان جو ہے، اس سے تین (حروف جیم، شین، یاء نکلتے ہیں)۔ اور زبان کی کروٹ (یعنی) اسکا (حلق کی طرف کا) دور والا حصہ (اس) حرف (ضاد) کیلئے ہے جو اس (مسوڑھے) تک لمبا ہوگیا ہے۔

اِلَى مَا يَلِي الْاَضْرَاسَ وَهْوَ لَدَيْهِمَا ١١٤١ يَعِزُّ وَبِالْيُمْنَى يَكُوْنُ مُقَلَّلَا

جو (دونوں طرف کی) ڈاڑھوں سے ملتا ہے، اور یہ (حرف یعنی اسکا مخرج زبان کی) ان دونوں (کروٹوں) میں نادر (اور کمیاب) ہوتا ہے (یعنی دونوں جانبوں سے ایک دم ادا کرنا بہت مشکل ہے، اور کہتے ہیں کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات میں سے تھا)، اور یہ (حرف یعنی اسکا مخرج) دائیں (کروٹ) میں (بھی) کمتر ہوتا ہے (لیکن مشکل نہیں ہے، اس سے نکل آیا کہ بائیں جانب سے ادا کرنا آسان ہے)۔

وَحَرْفٌ بِاَدْنَاهَا اِلَى مُنْتَهَاهُ قَدْ ١١٤٢ يَلِي الْحَنَكَ الْاَعْلَى وَدُوْنَهُ ذُوْ وِلَا

اور (انہیں انتیس میں کا) ایک حرف (لام) جو ہے، اس (کروٹ) کے (منہ کی طرف کے) قریب والے حصہ میں ہے، اس حال میں کہ وہ (حرف) اس (زبان) کی انتہا تک (یعنی نوک تک پہنچنے والا) ہے اس حال میں کہ (یا کبھی) وہ (حرف) اوپر والے تالو سے ملتا ہے۔ اور اس (لام) کے قریب (ایک ایسا حرف ہے جو مخرج میں اس کی) پیروی والا ہے (اور وہ نون ہے جس کا مخرج لام کے قریب ہے یعنی منہ کی طرف ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَحَرْفٌ يُّدَانِيهِ إِلَى الظَّهْرِ مُدْخَلٌ ۱۱۴۳ وَكَمْ حَاذِقٍ مَّعْ سِيبَوَيْهِ بِهِ اجْتَلَا

اور (انہیں انتیس میں کا) ایک حرف (رار) جو ہے وہ اس (نون کے مخرج) کے قریب ہوتا ہے، اس حال میں کہ وہ (حرف زبان کے سرے کی) پشت کی طرف (بھی) داخل کیا ہوا ہے (یعنی اسکے ادا کرنے میں نوک کے ساتھ زبان کی پشت کو بھی کچھ دخل ہے) اور بہت سے (وہ) ماہر (عالم) جو سیبویہ سمیت ہیں، انہوں نے اس (قول) کو (کہ رار زبان کی پشت سے تعلق رکھتی ہے) ظاہر کیا ہے۔

وَمِنْ طَرَفٍ هُنَّ الثَّلٰثُ لِقُطْرُبٍ ۱۱۴۴ وَيَحْيٰى مَعَ الْجَرْمِيِّ مَعْنَاهُ قَوَّلَا

اور یہ (یعنی) تینوں (حروف لام، نون رار محمد بن مستنیر) قطرب کے قول میں (زبان کی) طرف (یعنی آخری سرے) سے ہیں۔ اور (وہ) یحیٰی (فرار) جو (ابوعمرو صالح بن اسحاق) جَرْمِی سمیت ہیں (قطرب کے) اس (قول) کے معنیٰ (ان دونوں کی طرف بھی) منسوب کیئے گئے ہیں (یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان دونوں نے بھی قطرب کی طرح تینوں کا مخرج ایک ہی بتایا ہے۔

وَمِنْهُ وَمِنْ عُلْيَا الثَّنَايَا ثَلٰثَةٌ ۱۱۴۵ وَمِنْهُ وَمِنْ اَطْرَافِهَا مِثْلُهَا انْجَلَا

اور (ان میں کے) تین (حروف طار، دال، تار) اس (زبان کے سرے) سے اور (سامنے کے) اوپر والے دو دانتوں سے ہیں۔ اور اس (زبان کے سرے) سے اور ان (اوپر کے دانتوں) کے سروں سے (بھی) ان (تین) کے مثل (تین حرف ظار، ذال، ثار) ہیں۔ یہ (بیان مذکور شبہات سے محفوظ ہوکر) ظاہر ہوگیا ہے۔

وَمِنْهُ وَمِنْ بَيْنِ الثَّنَايَا ثَلٰثَةٌ ۱۱۴۶ وَحَرْفٌ مِّنَ اَطْرَافِ الثَّنَايَا هِيَ الْعُلَا

اور (ان میں کے) تین (حروف زار، سین، صاد) اس (زبان کے سرے) سے اور (آگے کے اوپر نیچے کے چاروں) دانتوں کے درمیان سے ہیں (یعنی ان تینوں کے ادا کرنے میں زبان کی نوک اوپر اور نیچے کے دانتوں کے درمیان آجاتی ہے)۔ اور (ان میں کا) ایک حرف (یعنی فار آگے کے) دانتوں کے سروں سے ہے، یہ (دانت) اوپر والے ہیں۔

وَمِنْ بَاطِنِ السُّفْلٰى مِنَ الشَّفَتَيْنِ قُلْ ۱۱۴۷ وَلِلشَّفَتَيْنِ اجْعَلْ ثَلَاثًا لِّتَعْدِلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقُلْ: اور تو کہہ دے کہ (نیز یہ فاء اس) نیچے والے (ہونٹ) کے اندرونی حصہ سے ہے جو دونوں ہونٹوں میں سے (ایک) ہے۔ اور تو (خود) دونوں ہونٹوں کے لئے تین (حروف واؤ، باء، میم) کو تو (تجویز) کر دے تاکہ (دانتوں کے سروں کے حروف کو اور ان ہونٹوں والے حروف کو تعداد میں) برابر کر دے۔

وَفِیْ اُوَلِ مِّنْ کِلْمِ بَیْتَیْنِ جَمْعُھَا ۱۱۴۸ سِوٰی اَرْبَعٍ فِیْھِنَّ کِلْمَۃُ نَ اوَّلَا

اور ان (پندرہ مخارج کے تمام حروف) کا مجموعہ (ان) پہلے پہلے (حروف) میں ہے جو (آنے والے) دوشعروں کے کلمات سے (لئے جاتے) ہیں، سوائے (ایسے) چار (حروف ہمزہ، ھاء، الف، عین) کے جن (کے مجموعہ) میں (وہ پورا) کلمہ ہے، جو (ان دونوں شعروں میں سے پہلے کے) اول میں (واقع) ہے، (پس یہ چار حروف چار کلمات کے شروع شروع میں سے لینے کے بجائے پہلے کلمہ کے مجموعہ سے لئے جائیں گے یعنی آئندہ دوشعروں میں کل کلمات چھبیس[۲۶] ہیں۔ ان میں سے پہلے کلمہ تو چاروں حروف کا شمار کیا جائیگا اور باقی پچیس[۲۵] میں سے صرف پہلا پہلا حرف لیا جائیگا۔ اسطرح عمل کرنے سے تمام حروف مخارج کی ترتیب کے موافق جمع ہوکر ہر مخرج کے حروف الگ الگ معلوم ہو جائیں گے۔

اَھَاعَ حَشَا غَاوٍ خَلَا قَارِئٍ کَمَا ۱۱۴۹ جَرٰی شَرْطُ یُسْرٰی ضَارِعٍ لَّاحَ نَوْفَلَا

گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے گمراہ کے باطن کو (یعنی دل کو، اسی طرح) قاری کی عمدہ قراءۃ نے جیسا کہ جاری ہوئی ہے (حق تعالیٰ کی عبادت میں خشوع اور خضوع کرنے والے) اس گڑگڑانے والے (قاری) کی بہت آسان قراءۃ کی شرط (عادت) جو (اپنے طالبین کیلئے) ظاہر ہوا ہے سخی (یعنی کثیر الفوائد) ہو کر۔

مقصد: یہ ہے کہ جو قاری صاحب باطن اور صاحب نسبت تھا، جب اس نے خلوص و محبت کیساتھ قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو اس کی تلاوت کا اثر اہل طلب اور اہل محبت سے گزر کر اس شخص تک بھی پہنچا جو دنیا کے تعلقات میں پھنس کر آخرت کو بھلا بیٹھا تھا، اور اس کامل اثر نے اس گمراہ کو آخرت کے سنوارنے اور اخلاقِ رذیلہ کے درست کرنے کا پورا شائق بنا کر اس کے دل کو پریشان اور فکر مند کر دیا، اور وہ اس صاحبِ باطن قاری سے درخواست کرنے لگا کہ مجھے عادات رذیلہ کی اصلاح کی تدبیر بتایئے۔ اس عاجزانہ درخواست پر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ہدایت کے راستے کھول دیئے۔ الٰہی مجھ سراپا عاصی کو بھی معصیت کی دلدل سے نکال کر ایسی ہی تلاوت کی توفیق عطاء فرما! آمین یا کریم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَعٰی طُهْرَ دِيْنٍ تَمَّهُ ظِلُّ ذِیْ ثَنَا ١١٥٠ صَفَا سَجْلَ زُهْدٍ فِیْ وُجُوْهٍ بَنِیْ مَلَا

(اس کی قراءۃ اتنی با اثر اس لئے ہوگئی کہ) محفوظ رکھا اس (خشوع والے قاری) نے طُهْرَ دِيْنٍ: دین کی پاکی کو تَمَّهُ: کامل کیا ہے جس کو (یعنی دین پاکی کو) ظِلَّ ذِیْ ثَنَا: تعریف (کی لیاقت رکھنے) والے (اس شیخ) کے (فیوض کے) سایہ نے صَفَا: جس نے صاف کر لیا تھا (دنیا کے تعلقات کی کدورتوں سے)، سَجْلَ زُهْدٍ: (اپنے) زہد کے ڈول (یعنی حصہ) کو (نیز وہ شیخ) فِیْ وُجُوْهٍ: ان وجاہت (اور عزت) والوں میں (شامل) تھا بَنِیْ مَلَا: جو اشراف کی اولاد ہیں۔

وَغُنَّةُ تَنْوِيْنٍ وَّنُوْنٍ وَّمِيْمِ اِنْ ١١٥١ سَكَنَّ وَلَا اِظْهَارَ فِی الْاَنْفِ يُجْتَلَا

اور تنوین اور نون اور میم کا غنہ جو ہے، اگر یہ (تینوں) ساکن ہوں يُجْتَلَا: تو ظاہر (اور واضح) کیا جاتا ہے فِی الْاَنْفِ: ناک (کے اندرونی حصہ) میں، وَلَا اِظْهَارَ: جبکہ (حالت یہ ہو کہ ان تینوں میں) اظہار نہ ہو (یعنی ادغام یا اخفاء کی حالت میں ہوں، اس وقت ان کا غنہ ناک سے ادا ہوتا ہے)۔

وَجَهْرٌ وَّرِخْوٌ وَّانْفِتَاحٌ صِفَاتُهَا ١١٥٢ وَمُسْتَفِلٌ فَاجْمَعْ بِالْاَضْدَادِ اَشْمُلَا

وَصِفَاتُهَا: اور ان (حروف) کی صفات جہر اور رخاوت اور انفتاح اور استفال ہیں، (اور ان چار صفات کی ضدیں بھی ہیں)، پس تو ان ضدوں کے (حفظ کر لینے کے) ذریعہ متفرق صفات کو (ایک جگہ) اکٹھا کر دے۔

تنبیہ: یہاں ناظم صفات بیان فرما رہے ہیں اور مُسْتَفِل وہ حروف ہیں جن میں صفتِ استفال ہو، پس صفات کے ذکر میں اسم فاعل، اسم مفعول اور مصدر ایک دوسرے کے معنیٰ میں استعمال ہوتے رہتے ہیں تفصیل کے لئے التقدمة الشريفية فی شرح المقدمة الجزرية دیکھیں۔

فَمَهْمُوْسُهَا عَشْرٌ حَثَتْ كِسْفَ شَخْصِهٖ ١١٥٣ اَجَدْتُّ كَقُطْبٍ لِّلشَّدِيْدَةِ مُثِّلَا

(ان چاروں صفتوں کی ضدیں)، پس ان (حروف) میں کے مہموسہ دس (یعنی) حَثَتْ كِسْفَ شَخْصِهٖ (کے حروف) ہیں۔ اَجَدْتُّ كَقُطْبٍ (کا مجموع) حروف شدیدہ کیلئے صورت بنایا گیا ہے، (پس شدیدہ آٹھ ہیں)۔

وَمَا بَيْنَ رِخْوٍ وَّالشَّدِيْدَةِ عَمْرُ نَلْ ١١٥٤ وَوَایُ حُرُوْفُ الْمَدِّ وَالرِّخْوُ كَمَّلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ (حروف) جو رخوہ اور شدیدہ کے درمیان ہیں (وہ) عَمَرُ نَلُ (کے پانچ حروف) ہیں (کہ ان کو بَیْنِیَّہ اور متوسطہ کہتے ہیں)۔ اور وَایٌ (کا مجموع) مد کے حروف ہیں اور اس (مجموع) نے (حروف) رخوہ کو کامل کر دیا ہے (یعنی حروف رخوہ سولہ۱۶ ہیں جن میں مد کے تینوں حروف بھی شامل ہیں۔

وَقِظْ خُصَّ ضَغْطٍ سَبْعُ عِلْوٍ وَّمُطْبَقٌ ١١٥٥ هُوَ الضَّادُ وَالظَّا اُعْجِمَا وَاِنْ اُهْمِلَا

اور قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ (کا مجموعہ) مستعلیہ کے سات (حروف) ہیں، اور (ان حروف میں سے بعض) اطباق والے (بھی) ہیں، وہ (مُطْبَق) ضاد اور ظاء ہیں اگر یہ (دونوں) نقطہ دیئے جائیں۔ اور (ضاد اور ظاء ہوں تب بھی)، اور اگر (یہ دونوں) بے نقطہ کیئے جائیں (یعنی صاد اور طاء ہوں تب بھی، پس حروف مطبقہ چار ہیں:۔ صاد ضاد طاء ظاء)۔

وَصَادٌ وَّسِيْنٌ مُّهْمَلَانِ وَزَايُهَا ١١٥٦ صَفِيْرٌ وَّشِيْنٌ بِالتَّفَشِّيْ تَعَمَّلَا

اور (وہ) صاد اور سین جو بے نقطہ کیئے گئے ہیں، اور ان (حروف) میں کی زاء (یہ تینوں) صفیر والے ہیں۔ اور شین جو ہے اس نے تفشی کو استعمال کیا ہے (یعنی تفشی کے ساتھ متصف ہوا ہے)۔

وَمُنْحَرِفٌ لَّامٌ وَّرَاءٌ وَّكُرِّرَتْ ١١٥٧ كَمَا الْمُسْتَطِيْلُ الضَّادُ لَيْسَ بِاَغْفَلَا

اور لام اور راء (میں سے ہر ایک) انحراف والا ہے، اور یہ (راء) مکرر کی گئی ہے (یعنی تکرار والی ہے) جیسا کہ ضاد استطالت والا ہے، اس حال میں کہ یہ (ضاد) نقطہ سے خالی نہیں ہے۔

كَمَا الْاَلِفُ الْهَاوِيْ وَاٰوِيْ لِعِلَّةٍ ١١٥٨ وَفِيْ قُطْبُ جَدٍّ خَمْسُ قَلْقَلَةٍ عُلَا

(راء اور ضاد اسی طرح مکرر اور مستطیل ہیں) جس طرح الف ہوائی ہے (یعنی اس کیلئے کوئی حیّز نہیں یعنی کوئی مانع اور رکاوٹ نہیں کہ اس کی آواز کی درازی کو روکے، یہ ناظم، دانی، ابن حاجب اور ابن مالک کا مذہب ہے اور مکی کی رائے پر حروفِ مدہ تینوں کے تینوں ہوائی ہیں نہ کہ صرف الف، اور تحقیق بھی یہی ہے)۔ اور اٰوِيْ (کے چار حروف) علت کیلئے ہیں، (اور اہل صرف کے ہاں ہمزہ حروفِ علت میں شامل نہیں ہے)۔ اور قلقلہ کے (وہ) پانچ (حروف) جو بلندی والے ہیں (وہ) قُطْبُ جَدٍّ میں (جمع کیئے گئے) ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَعْرَفُهُنَّ الْقَافُ كُلٌّ يَّعُدُّهَا ۱۱۵۹ فَهٰذَا مَعَ التَّوْفِيْقِ كَافٍ مُّحَصِّلَا

اور ان (پانچ) میں کا زیادہ مشہور قاف ہے، اس کو سب قراء (قلقلہ والا) شمار کرتے ہیں، (رہے باقی چار؟ سوان کو بعض نے قلقلہ والا نہیں گنا)، پس (مضامین کی) یہ (مقدار جو باب الاستعاذہ سے یہاں تک بیان ہوئی ہے قرارات وتجوید کے) حاصل کرنے والے (طالب علم) کو کافی ہے، اس حال میں کہ (وہ حاصل کرنے والا حق تعالیٰ کی) توفیق کے ساتھ ہو۔

وَقَدْ وَفَّقَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ بِمَنِّهٖ ۱۱۶۰ لِإِكْمَالِهَا حَسْنَاءَ مَيْمُوْنَةَ الْجِلَا

اور بیشک کرامت اور بزرگی والے (اور احسان کرنے والے) اللہ نے اپنے انعام کے سبب (مجھے) اس (قصیدہ) کے پورا کرنے کیلئے توفیق عطاء فرمائی اس حال میں کہ یہ (قصیدہ الفاظ کے اعتبار سے) خوبصورت (دلہن کی طرح) ہے، (نیز اس حال میں کہ معنیٰ کے اعتبار سے) برکت دیا ہوا ظہور کا ہے (یعنی اس کے معنیٰ کا ظہور نہایت مبارک ہے، پس اس کے مضامین جس جگہ بھی بیان کیئے جاتے ہیں وہ طرح طرح کی برکتوں سے مالا مال ہو جاتی ہے)۔

وَاَبْيَاتُهَا اَلْفٌ تَزِيْدُ ثَلٰثَةً ۱۱۶۱ وَمَعْ مِائَةٍ سَبْعِيْنَ زُهْرًا وَّكُمَّلَا

اور اس (قصیدہ) کے اشعار (ایسے) ایک ہزار ہیں جو ثَلَاثَةً: تین، وَسَبْعِيْنَ: اور ستر کے اعتبار سے، تَزِيْدُ زیادہ ہوتے ہیں، مَعْ مِائَةٍ: اس حال میں کہ یہ (۱۷۳ تہتر مزید) سوسمیت ہیں (یعنی کل گیارہ سو تہتر ۱۱۷۳ ہیں)، اس حال میں کہ یہ (تمام اشعار الفاظ کے اعتبار سے یا رموز کے سبب) زُهْرًا: روشن، وَكُمَّلَا: اور (معنیٰ ومطلب کے لحاظ سے) کامل ہیں۔

وَقَدْ كُسِيَتْ مِنْهَا الْمَعَانِيْ عِنَايَةً ۱۱۶۲ كَمَا عَرِيَتْ عَنْ كُلِّ عَوْرَاءَ مِفْصَلَا

اور بلا شک لباس پہنائے گئے ہیں اس (قصیدہ) میں سے معانی، (ناظم کی طرف سے اسی طرح مزید برمزید) عِنَايَةً: اہتمام (اور کوشش کا)، كَمَا عَرِيَتْ: جس طرح یہ (قصیدہ) خالی ہوگیا ہے، عَنْ كُلِّ عَوْرَاءَ: ہر اس جملہ سے جو عیب دار ہو، مِفْصَلَا: جوڑ (یعنی عضو، مراد اجزا) کے اعتبار سے (یا قوافی کے اعتبار سے)۔

مطلب: یہ ہے کہ گو ناظم اس قصیدہ میں الفاظ بھی عمدہ اور نفیس لائے ہیں لیکن معانی اور مضامین کے عمدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترین اور مفید ترین بنانے کے بارے میں اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر کوشش کی ہے، اور اس میں کوئی جملہ بھی ایسا نہیں جس کے کلمات قبیح ہوں اور ان سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہو، پس مِفْصَلًا سے مراد تمام اجزاء ہیں۔ اور دوسرے قول پر اس سے مراد قافیہ ہے، کیونکہ نظم میں قافیہ بندی بھی خاص اہمیت کی چیز ہوتی ہے۔

وَتَمَّتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ سَهْلَةً ١١٦٣ مُنَزَّهَةً عَنْ مَّنْطِقِ الْهُجْرِ مِقْوَلَا

اور یہ (قصیدہ) پورا ہوگیا ہے اللہ کی تعریف کے ساتھ، فِي الْخَلْقِ: (اپنی) بناوٹ میں (یا فِي الْخُلْقِ: اپنی عادت میں)، سَهْلَةً: آسان ہوکر، مُنَزَّهَةً: بری (اور پاک) ہوکر، عَنْ مَّنْطِقِ الْهُجْرِ: بیہودہ گفتگو سے مِقْوَلًا: زبان کے لحاظ سے۔

وَلٰكِنَّهَا تَبْغِي مِنَ النَّاسِ كُفْؤَهَا ١١٦٤ اَخَاثِقَةٍ يَّعْفُوْ وَيُغْضِي تَجَمُّلَا

اور لیکن یہ (قصیدہ) ڈھونڈ رہا ہے لوگوں میں سے اپنے ہم مثل کو یعنی اس قابلِ اعتماد شخص کو جو احسان کرنے کے سبب (عیب سے) درگزر کرے، اور چشم پوشی کر جائے۔

وَلَيْسَ لَهَا اِلَّا ذُنُوْبُ وَلِيِّهَا ١١٦٥ فَيَا طَيِّبَ الْاَنْفَاسِ اَحْسِنْ تَاَوُّلَا

اور نہیں ہے اس (قصیدہ) کیلئے (کوئی عیب) سوا اسکے ولی (یعنی ناظم) کے گناہوں کے، (جب یہ بات ہے) تو اے پاک خوشبوؤں (یعنی اچھی عادتوں) والے تو اچھا ہو (اسکے مضامین کی) تاویل (یعنی تفسیر) کے اعتبار سے۔

وَقُلْ رَّحِمَ الرَّحْمٰنُ حَيًّا وَّمَيِّتًا ١١٦٦ فَتًى كَانَ لِلْاِنْصَافِ وَالْحِلْمِ مَعْقِلَا

اور تو کہہ دے کہ رحم فرمائے حضرت رحمٰن، فَتًى: اس قوی جوان پر حَيًّا: اس کے زندہ ہونے کی حالت میں بھی، وَمَيِّتًا: اور اسکے مردہ ہونے کی حالت میں بھی (یعنی زندگی میں بھی رحمتِ الٰہی سے مالا مال رہے اور موت کے بعد بھی) جو انصاف اور بردباری کیلئے قلعہ ہو (یعنی خوب سمائی کرنے والا ہو)۔

عَسَى اللّٰهُ يُدْنِيْ سَعْيَهٗ بِجَوَازِهٖ ١١٦٧ وَاِنْ كَانَ زَيْفًا غَيْرَ خَافٍ مُّزَلَّلَا

(اور تو دعا میں یہ بھی کہہ کہ) امید ہے اللہ تعالیٰ قریب کردے اس (ناظم) کی کوشش کو اسکے جائز قرار دینے کے ذریعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ ہے وہ (کوشش) کھوٹی (جس کا کھوٹ) پوشیدہ نہیں ہے، (نیز وہ کوشش) ناقص کی ہوئی (اور نکمّی) ہے۔

فَيَا خَيْرَ غَفَّارٍ وَّيَا خَيْرَ رَاحِمٍ ۱۱۶۸ وَيَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ جَدًا وَّتَفَضُّلًا

پس اے سب سے بڑھ کر بخشنے والے اور اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے، اور اے سب سے بڑھ کر (ان میں کے) جو امید کیئے گئے ہیں عطیہ کے اور احسان کرنے کے اعتبار سے۔

اَقِلْ عَثْرَتِيْ وَانْفَعْ بِهَا وَبِقَصْدِهَا ۱۱۶۹ حَنَانَيْكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَافِعَ الْعُلَا

تو (مجھے) رہائی دے میری لغزش (کی بد انجامیوں) سے (یعنی لغزشوں کو معاف فرما) اور نفع دے اس (قصیدہ) سے (طلباء کو) اور اسکے مقاصد (اور مسائل) سے (اور ان کیلئے اسکا یاد کرنا اور مطالب کا سمجھنا آسان کر دیجئے، اور ہم پر) اپنی دو (یعنی بہت بہت) مہربانیاں (فرمائیے)۔ اے اللہ! اے (سات) آسمانوں کے اونچا کرنے والے (اور زمین کو فرش کی طرح بچھا دینے والے اور ان سب دعاؤں کو محض اپنے لطف وفضل سے قبول فرما لیجئے)۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا بِتَوْفِيْقِ رَبِّنَا ۱۱۷۰ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَحْدَهٗ عَلَا

(پھر ابتداء کی طرح قصیدہ کا خاتمہ بھی حق تعالیٰ کی حمد اور صلوٰۃ وسلام ہی پر کرتے ہیں چنانچہ ان آخری چار اشعار میں فرماتے ہیں):- بِتَوْفِيْقِ رَبِّنَا: اور ہمارے رب کے توفیق دینے کے سبب ہماری آخری پکار یہ ہے کہ (تحقیق شان یہ ہے کہ) سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو یکتا (شریکوں کی شرکت اور مخالفین کی عداوت سے پاک) ہونے کی حالت میں بلند ہو گیا ہے۔

وَبَعْدُ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهٗ ۱۱۷۱ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ الرِّضٰى مُتَنَخَّلَا

اور بعد (حمد کے میں کہتا ہوں کہ) اللہ کی رحمتِ کاملہ اور اسکا سلام مخلوق کے اس سردار پر نازل ہو جو (سب میں سے) پسند کیئے ہوئے ہیں (یا پسندیدگی والے ہیں)، اس حال میں کہ وہ (سردار) چن لئے گئے ہیں۔

مُحَمَّدِ نِالْمُخْتَارِ لِلْمَجْدِ كَعْبَةً ۱۱۷۲ صَلٰوةً تُبَارِ الرِّيْحَ مِسْكًا وَّمَنْدَلَا

(یعنی) محمد (ﷺ) پر جو بزرگی کی وجہ سے منتخب کیئے گئے ہیں، اس حال میں کہ وہ (اس) کعبہ سے تشبیہ دیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں (جو فیوضِ الٰہی کا سرچشمہ ہے، میں) ایسا درود (بھیجتا ہوں) جو (نفع پہنچانے میں) ہوا کی برابری کرے اس حال میں کہ وہ (صلوٰۃ خالص) مشک (اور خوشنما) صندل (عود) کی طرح ہو۔

وَتُبْدِیْ عَلٰی اَصْحَابِهٖ نَفَحَاتِهَا ١١٧٣ بِغَیْرِ تَنَاهٍ زَرْنَبًا وَّقَرَنْفُلَا

اور وہ (صلوٰۃ) ان (نبی ﷺ) کے اصحاب (اور مبارک آل) پر بھی اپنے اثرات (وبرکات) ظاہر کرے، اس حال میں کہ وہ (اثرات) بغیر ختم ہونے کے (ہمیشہ رہنے والے) ہوں، (اور) اس حال میں کہ وہ (صلوٰۃ خوشبو میں) زَرْنَبْ: (یعنی سونٹھ یا عمدہ خوشبودار بوٹی) اور قرنفل (یعنی لونگ) کی طرح ہو۔ (مقصد یہ ہے کہ ہر اعتبار سے کامل وعمدہ ہو اور ابدالآباد تک جاری رہے)۔

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَیَا اَغْفَرَ الْغَافِرِیْنَ محض اپنے لطف وکرم سے اس حقیری کاوش کو اپنے دربار میں قبول فرماکر متنِ شاطبیہ اور اس کی شرح عنایات رحمانی کی طرح اس کو بھی قبولیتِ عامّہ نصیب فرما اور اس کے نفع کو عام وتام فرما اور اس خدمت کو احقر کے والدین اور جملہ شیوخ واساتذہ کرام اور جملہ اعزاء واقرباء اور متعلقین کیلئے ذریعہ نجات اور ذخیرہ آخرت بنادے، اور وہ جملہ حضرات واحباب جن کی مساعی جمیلہ اس کو منظر عام پر لارہی ہیں، ان سب کو بھی اپنی رحمت ومغفرت اور رضا اور خصوصی انعام واکرام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور آپ کے دستِ مبارک سے آب کوثر سے سیرابی نصیب فرمائے۔

آمین یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَنَبِیِّهٖ وَحَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَخُدَّامِ كِتَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا وَّارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

محمد تقی الاسلام دہلوی

جمعرات ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ

۲۱ مئی ۱۹۹۸ء رات ۱۲ بجکر ۲۸ منٹ

المكتبة الرحمانية
23061
مکتبۃ القراءۃ
27022014/26041435
www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "